

مَا تَأْتِيهِ الرَّبُّ بِخَيْرٍ إِلَّا وَأَنْتَ تُكْفِرُ بِهِ وَأَنْتَ لَمُتَّعًا

مَشْكُوهُ الْمَصْبِيحِ

لِلشَّيْخِ الْأَمِينِ إِلَى اللَّهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ الْعَمِّيِّ الْقُرَشِيِّ النَّبِيِّ الْأَمِينِ

جِلْد سَوِّم

تَحْقِيقٌ وَنَظَرٌ فِي

فَنَا صَبْحِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ
فَأَسَدِ السَّلَامِ يَوْمَ تَرَسَّخَ الْحَقِيْقَةُ لِلنُّوْرَةِ

تَرْجَمَهُ وَنَشْرَهُ

مَوْلَانَا مُحَمَّدٌ صَادِقٌ مَخْلُصٌ

مَكْتَبَةُ مُحَمَّدٍ سَائِدِيَّةٌ

قَالَ اللهُ تَعَالَى

وَمَا أَتَيْكُمْ مِنَ الشُّرُكِ فَذَرُوهُ وَأَنْهَيْكُمْ عَنْهُ فَإِنَّهُمْ لَوْ

”اور جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم کو دین وہ قبول کیا کرو اور جس سے وہ روکیں اس سے ٹک جا لیا کرو“
(سُورَةُ الْجَسْرِ)

مَشْكُوتُ الْمَصْبُوحِ

لِلشَّيْخِ الْأَمِيرِ الْإِسْلَامِيِّ د. مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَادِقِ بْنِ خَلِيلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْبَنْدُوكِيِّ الْقَائِمِ بِإِسْرَائِيلَ

جِلْد سَوِّم

تَرْجَمَهُ وَتَشْرِيحَهُ

مَوْلَانَا مُحَمَّدُ صَادِقُ بْنُ خَلِيلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْبَنْدُوكِيِّ الْقَائِمِ بِإِسْرَائِيلَ

تَحْقِيقُ وَنَظَرٌ ثَلَاثِي

فَطَنَانُ صِدْقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْبَنْدُوكِيِّ الْقَائِمِ بِإِسْرَائِيلَ

فَاضِلُ اسْلَاكِكُمْ يُوتِرُ فِي الْمَدِينَةِ الْمُقَدَّسَةِ لِلنَّبِيِّ

وَاحِدَةٌ تَقْسِيمٌ كَارٌ

نَاشِرٌ

إِسْتِيفَانُ الْإِسْلَامِيِّ
إِدَارَةُ التَّرْجُمَةِ
وَالتَّالِيفِ

رَمْتِ آبَاد (حَاجِي آبَاد) فَيْضِ آبَاد، پَاسْتَان

مَكْتَبَةُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ

چَکِٹِ جِیو وَطِنِ ۰ ضِلَعِ سَابِیوَالِ



مشکوٰۃ المصابیح	-----	نام کتاب
شیخ ولی الدین الدین الخطیب البتیزی رحمہ اللہ	-----	تالیف
استاذ العلماء مولانا محمد صادق خلیل رحمہ اللہ	-----	ترجمہ و تشریح
حافظ ناصر محمود انور	-----	نظر ثانی
عبدالرحمان عابد	-----	طابع
موٹروے پرنٹرز	-----	مطبع
جنوری 2005ء	-----	طبع اول
600	-----	تعداد
مکتبہ مجتہدین	-----	ناشر
1- روپے	-----	قیمت

مکتبہ اسلامیہ
غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور
Ph.: 0092-042-7244973

دارالکتب اہلیہ شیش محل ٹنڈو لاہور

Ph.: 0092-042-7237184
7230271- 7213032

اسٹاکسٹ

ملنے کے پتے

اسلامی اکیڈمی الفضل مارکیٹ فون نمبر: 7357587 * مکتبہ قدوسیہ رحمن مارکیٹ - غزنی سٹریٹ -
نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ فون: 7321865 * محمدی پبلشنگ ہاؤس، الفضل مارکیٹ،
دارالفرقان، الفضل مارکیٹ، اردو بازار لاہور فون 042-7231602 * حذیفہ اکیڈمی، الفضل مارکیٹ

اردو بازار
لاہور

مکتبہ اسلامیہ - بیرون امین پور بازار بالمقابل شیل پٹرول پمپ * رحمانیہ دارالکتب، امین پور بازار
مکتبہ اہل حدیث، بالمقابل مرکز جامع مسجد اہل حدیث امین پور بازار * ملک سنز - کارخانہ بازار

فیصل آباد

والی کتاب گھر اردو بازار 233089 * مدینہ کتاب گھر اردو بازار * مکتبہ نعمانیہ اردو بازار

گوچرانوالہ

فاروقی کتب خانہ بیرون بوہریٹ 541809 * مکتبہ دارالسلام کنگھیا نوالی مسجد تھانہ بوہریٹ 541229

ملتان

مکتبہ تفہیم السنہ شیر ربانی ٹاؤن - غازی روڈ 528621

اوکاڑہ

اسلامی کتب خانہ ڈاکخانہ بازار نرذہانی والی ٹیکسٹی جیجی وطنی، ضلع ساہیوال

چیچہ وطنی



اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ

كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ

إِنَّكَ لَمُبْدِي مَبْدِيهَا

اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ

كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ

إِنَّكَ لَمُبْدِي مَبْدِيهَا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

رَبِّ أَوْ زِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ
نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ
وَعَلَى وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ
صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَصْلِحْ لِي
فِي ذُرِّيَّتِي ط ۖ إِنِّي تُبْتُ إِلَيْكَ
وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۝ أُولَئِكَ
الَّذِينَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ أَحْسَنَ
مَا عَمِلُوا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ
سَيِّئَاتِهِمْ فِي أَصْحَابِ الْجَنَّةِ
وَعَدَ الصِّدْقِ الَّذِي كَانُوا
يُوعَدُونَ ۝

(سورة الاحقاف ط ١١)

﴿١١﴾

فہرست عنوانات

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار	صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
۷۲	خلع اور طلاق کا بیان	۱۲		کِتَابُ النِّكَاحِ	
۸۰	اس عورت کے بارے میں جس کو تین طلاقیں دی گئی ہیں	۱۳	۱	نکاح کے مسائل	۱
۸۳	کفارہ میں مومن، غلام یا لونڈی کے آزاد کرنے کا بیان	۱۴	۶	جس لڑکی سے منگنی کرنے کا ارادہ ہے اس کو دیکھنے اور ستر کا بیان	۲
۸۵	لعان کا بیان	۱۵	۱۵	نکاح میں ولی اور عورت سے اجازت طلب کرنے کا بیان	۲
۹۶	عورت کے عدت گزارنے کا بیان	۱۶	۱۹	نکاح کے اعلان، خطبہ اور شرائط کا بیان	۳
۱۰۲	لونڈی کے استبراءِ رحم کا بیان	۱۷	۲۷	ان عورتوں کا بیان جن سے نکاح حرام ہے	۵
۱۰۴	اخراجات اور غلام کے حقوق کا بیان	۱۸	۳۶	بیویوں کے ساتھ صحبت کرنے کا بیان	۶
۱۱۵	بچوں کے بالغ ہونے اور بچپن میں ان کی ننگداشت کا بیان	۱۹	۴۱	غلام اور لونڈی کو آزاد کرنے کا بیان	۷
			۴۳	حق مہر کا بیان	۸
			۴۷	ولیمہ کا بیان	۹
			۵۳	بیویوں کے ہاں شبِ باشی میں باری کا بیان	۱۰
			۵۷	بیویوں کے ساتھ رہنے سنے اور ہر ایک کے حقوق کا بیان	۱۱
۱۱۹	غلاموں کو آزاد کرنے کا بیان	۲۰			
۱۲۲	مشترک غلام کو آزاد کرنے، قرابت دار کو	۲۱			

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار	صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
	وعید کا بیان		"	خریدنے اور بیماری میں آزاد کرنے کا بیان	"
	كِتَابُ الْإِمَارَةِ وَالْقَضَاءِ			كِتَابُ الْإِيْمَانِ وَالنُّذُوْرِ	
۲۲۷	امارت اور قضاء کا بیان	۳۶	۱۲۸	تسمیوں کھانے اور نذریں ماننے کا بیان	۲۲
۲۳۸	اس بات کا بیان کہ حکام کو رعایا پر آسانی	۳۷	۱۳۳	نذروں کا بیان	۲۳
	کرنی چاہیے	"			
۲۵۱	قضاء کے منصب اور اس سے ڈرنے کا بیان	۳۸		كِتَابُ الْقِصَاصِ	
۲۵۷	حکام کے مشاہرات اور ان کو طعنے والے	۳۹	۱۳۲	قصاص کا بیان	۲۴
	تخائف کا بیان	"	۱۵۶	دخوں کا بیان	۲۵
۲۶۲	فیصلوں اور شہادتوں کا بیان	۴۰	۱۶۵	جن جرائم پر کچھ جرمانہ نہیں ان کا بیان	۲۶
			۱۷۲	قسامہ کا بیان	۲۷
	كِتَابُ الْجِهَادِ		۱۷۳	مرتدین اور مفسدین کو قتل کرنے کا بیان	۲۸
۲۷۳	جہاد کا بیان	۴۱			
۳۰۱	جہاد کیلئے وسائل مہیا کرنے کا بیان	۴۲		كِتَابُ الْحُدُوْدِ	
۳۱۲	سفر کے آداب کا بیان	۴۳	۱۸۳	حدود کا بیان	۲۹
۳۲۲	کفار کی جانب خطوط تحریر کرنے اور انہیں	۴۴	۲۰۰	چوروں کے ہاتھ کاٹنے کا بیان	۳۰
	اسلام کی دعوت دینے کا بیان	"	۲۰۷	حدود میں سفارش کا بیان	۳۱
۳۲۹	جہاد میں لڑائی کرنے کا ذکر	۴۵	۲۱۰	شراب پینے کی حد کا بیان	۳۲
۳۳۷	قیدیوں کے احکام کا بیان	۴۶	۲۱۳	اس بات کا بیان کہ جس پر حد لگائی گئی	۳۳
۳۳۷	امان دینے کا بیان	۴۷		ہے اس کیلئے بددعا نہ کی جائے	"
۳۵۱	غنائم کی تقسیم اور ان میں خیانت کا بیان	۴۸	۲۱۷	تعمیر کا بیان	۳۴
۳۷۲	جزیہ کا بیان	۴۹	۲۱۹	شراب کیا ہے؟ اور شرابی کے بارے میں	۳۵

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار	صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
	چراغِ بھمانے وغیرہ کا بیان	"	۳۷۵	صلح کا بیان	۵۰
	کِتَابُ اللَّبَاسِ		۳۸۲	جزیرہ عرب سے یہودیوں کو نکالنے کا بیان	۵۱
	لباس اور اس کے آداب کا بیان	۶۳	۳۸۵	مالِ فنی کا بیان	۵۲
۳۶۸	انگوٹھی پہننے کے احکام	۶۳		کِتَابُ الصَّيْدِ وَالذَّبَائِحِ	
۳۹۰	جوڑوں کی کیفیت اور ان کے احکام کا بیان	۶۵	۳۹۰	شکار اور حلال جانوروں کا بیان	۵۳
۳۹۸	بالوں پر کنگھی کرنے، انہیں خوبصورت	۶۶	۴۰۱	کتے کے احکام کا بیان	۵۴
۵۰۱	بنانے اور سنوارنے کا بیان	"	۴۰۳	ان اشیاء کا بیان جن کا کھانا حلال اور جن	۵۵
۵۲۱	تصویر بنانے اور اس کے استعمال وغیرہ کا بیان	۶۷		کا کھانا حرام ہے	"
	کِتَابُ الطِّبِّ وَالرِّفْقِ		۴۱۷	حقیقہ اور اس کے احکام	۵۶
۵۳۰	بیماریوں کا "ادویات" اور "دم" وغیرہ کے	۶۸		کِتَابُ الْأَطْعِمَةِ	
	ساتھ علاج کرنے کا بیان	"	۴۲۱	کھانے پینے کے آداب کا بیان	۵۷
۵۳۸	نیک فال اور بد فگونی کا بیان	۶۹	۴۲۵	مہمان نوازی کا بیان	۵۸
۵۵۳	کھانت کا بیان	۷۰	۴۵۳	اضطراری حالت میں حرام چیز کے کھانے کی	۵۹
	کِتَابُ الرُّؤْيَا			اجازت کا بیان	"
	خواب کی شرعی حیثیت اور اس کی تعبیر	۷۱	۴۵۴	مشروبات کے پینے کے آداب	۶۰
۵۶۰	وغیرہ کا بیان	"	۴۶۳	منقہ اور کجور سے تیار کردہ "نمیز" کا بیان	۶۱
				برتنوں کو ڈھانپنے، دروازے بند کرنے اور	۶۲

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ النِّكَاحِ

(نکاح کے مسائل)

الفصل الأول

۳۰۸۰ - (۱) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ - فَلْيَتَزَوَّجْ؛ فَإِنَّهُ أَغْضُ لِلْبَصْرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ - فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ؛ فَإِنَّهُ لَهُ وَجَاءٌ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل : ۳۰۸۰ : عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، نوجوانو! تم میں سے جو شخص نکاح (کے اخراجات) کی استطاعت پائے وہ نکاح کرے اس لئے کہ نکاح نظر کو نچا کرتا ہے اور شرمگاہ کو تحفظ عطا کرتا ہے اور جو شخص اخراجات برداشت نہ کر سکے وہ روزے رکھے اس لئے کہ روزے اس کی جنسی شہوت کو کچل دیں گے (بخاری، مسلم)

۳۰۸۱ - (۲) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَدَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيَّ عُثْمَانَ بْنَ مَطْعُونِ التَّبْتَلِ - وَلَوْ أَدِنَ لَهُ لِأَخْتَصِينَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۰۸۱ : سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن مطعون کو (نکاح سے) کنارہ کش رہنے کی اجازت نہ دی، اگر آپ اس کو اجازت عطا کر دیتے تو ہم خصی ہو جاتے (بخاری، مسلم)

وضاحت : اسلام میں کسی شخص کے لئے خود کو خصی کرنے کی اجازت نہیں، اسلام نے اس کو حرام قرار دیا ہے حدیث کے یہ الفاظ کہ ہم خصی ہو جاتے، کو ظاہر پر محمول نہ کیا جائے بلکہ اس سے مقصود یہ ہے کہ ہم عورتوں سے کنارہ کش رہتے اور تمنا کی زندگی بسر کرتے۔ معلوم ہوا کہ اسلام میں نکاح کرنا مستحب ہے لیکن اگر شہوت پر کنٹرول نہ ہو سکے تو فرض ہے (واللہ اعلم)

۳۰۸۲ - (۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِأَرْبَعٍ: لِمَالِهَا، وَلِحَسْبِهَا، وَلِجَمَالِهَا، وَلِدِينِهَا؛ فَاطْفَرِ بِذَاتِ الْبَيْتِ تَرَبَّتْ - يَدَاكَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۰۸۲ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، چار باتوں کی وجہ سے کسی عورت سے نکاح کی رغبت کی جاتی ہے۔ اس کے مالدار ہونے کی بنا پر، اس کی خاندانی شرافت کے سبب، اس کی خوبصورتی کے پیش نظر اور اس کی دینداری کی وجہ سے۔ (بھی فرمایا اگر) تو دیندار عورت کو نکاح میں لائے گا تو اللہ تجھے

بھلائی عطا کرے گا (بخاری، مسلم)

وضاحت: دیندار بیوی، اولاد کو دینی تعلیم سے آراستہ و پیراستہ کر سکے گی، خاوند کے مال کی حفاظت کرے گی، پاکدامنی سے ہم کنار رہے گی، گھر کے ماحول کو پاکیزہ رکھے گی، انشاء اللہ اس طرح گھرا من و سکون کا گوارہ بنا رہے گا۔

۳۰۸۳ - (۴) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الدُّنْيَا كُلُّهَا مَتَاعٌ، وَخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۰۸۳: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دنیا ساری کی ساری فائدہ اٹھانے کی چیز ہے اور دنیا کا بہترین سامان صالحہ بیوی ہے (مسلم)

۳۰۸۴ - (۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «خَيْرُ نِسَاءٍ رَزَقْنَ الْإِبِلَ صَالِحُ نِسَاءٍ قُرَيْشٍ أَحْنَاهُ عَلَيَّ وَلَدٍ - فِي صِغَرِهِ، وَأَرْعَاهُ عَلَيَّ زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ».

۳۰۸۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اونٹ کی سواری کرنے والی عورتیں یعنی عرب عورتوں میں سے بہترین عورتیں قریش کی نیک عورتیں ہیں جو چھوٹی اولاد پر غایت درجہ شفیق ہوتی ہیں اور خاوند کے مال کی حفاظت بہت اچھی طرح کرتی ہیں (بخاری، مسلم)

۳۰۸۵ - (۶) وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِتْنَةً أَضْرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۰۸۵: اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے، میں اپنے دنیا سے رخصت ہونے کے بعد مردوں کے حق میں شدید ترین ضرر رساں فتنہ، عورتوں کے فتنہ کو سمجھتا ہوں (بخاری، مسلم)

۳۰۸۶ - (۷) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ، وَإِنَّ اللَّهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيهَا فَيَنْظُرُ كَيْفَ تَعْمَلُونَ، فَاتَّقُوا الدُّنْيَا، وَاتَّقُوا النِّسَاءَ فَإِنَّ أَوَّلَ فِتْنَةٍ بَنَى إِسْرَائِيلَ كَانَتْ فِي النِّسَاءِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۰۸۶: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے، بلاشبہ دنیا شیریں اور ہری بھری ہے اور بلاشبہ اللہ نے تمہیں زمین میں خلیفہ بنایا ہے، وہ دیکھ رہا ہے کہ تم کیا عمل کر رہے ہو؟ پس تم دنیا اور عورتوں کے فتنہ سے بچے رہنا کیوں کہ بنی اسرائیل میں سب سے پہلے فتنے عورتوں کے سبب رونما ہوئے۔ (مسلم)

۳۰۸۷ - (۸) وَعَنْ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «السُّؤْمُ فِي الْمَرْأَةِ وَالِدَّارِ، وَالْفَرَسِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ: «السُّؤْمُ فِي ثَلَاثَةٍ: فِي الْمَرْأَةِ،

وَالْمَسْكَنِ وَالِدَابَّةِ».

۳۰۸۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے، ”نخوست“ عورت، گمراہ اور گھوڑے میں ہے (بخاری، مسلم) اور ایک روایت میں ہے کہ تین چیزوں میں نخوست ہے۔ وہ عورت، گمراہ اور چارپائے ہیں۔

وضاحت: بد اخلاق عورت، ایسا گمراہ جس کا پرہیزی بد اخلاق ہو اور وہ جانور جس کو نمائش کے لیے رکھا گیا ہو اور اس سے فائدہ نہ اٹھایا جاتا ہو، نخوست ہیں (واللہ اعلم)

۳۰۸۸ - (۹) وَقَدْ جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَزْوَةٍ، فَلَمَّا قَفَلْنَا - كُنَّا قَرِيبًا مِنَ الْمَدِينَةِ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي حَدِيثٌ عَهْدٍ بِعُزْرٍ. قَالَ: «تَزَوَّجْتَ؟» قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: «أَبْكَرٌ أَمْ يُتَبُّ؟» قُلْتُ: بَلْ يُتَبُّ - قَالَ: «فَهَلَّا يَكْرًا تَلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ». فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ، فَقَالَ: «أَمَهَلُوا حَتَّى نَدْخُلَ لَيْلًا أَوْ عِشَاءً لَكِنِّي تَمْتَشِطُ الشَّعْبَةَ - وَتَسْتَحِدُّ - الْمَغْيِبَةَ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۰۸۸: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک جنگ میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں تھے جب ہم واپسی میں مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میرا ابھی نکاح ہوا ہے۔ آپ نے مجھ سے دریافت کیا، نکاح ہو گیا ہے؟ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ آپ نے دریافت کیا، کنواری لڑکی سے یا بیوہ سے؟ میں نے عرض کیا، جی! بیوہ سے۔ آپ نے فرمایا، کنواری لڑکی سے کیوں نہ کیا؟ تو اس سے کھیلا اور وہ تجھ سے کھیلتی۔ تو جب ہم نے مدینہ منورہ میں داخل ہونا چاہا تو آپ نے فرمایا، ابھی رک جاؤ، ہم عشاء (کی نماز) کے وقت داخل ہوں گے تاکہ پر آئندہ ہاؤں والی عورتیں اپنے ہاؤں کو سنواریں اور جن عورتوں کے خلود سفر میں رہے ہیں وہ اپنی صفائی کر لیں یعنی بل صاف کرنے کے لوازمات استعمال کر لیں (بخاری، مسلم)

وضاحت: کنواری لڑکی سے نکاح کرنا مستحب ہے اس لیے کہ اس کا دل کسی شخص کے ساتھ متعلق نہیں ہوتا جب کہ بیوہ اور مطلقہ کے بارے میں خیال گزرتا ہے کہ شاید اس کا دل پہلے خلود کے ساتھ متعلق ہو نیز جو شخص لمبے سفر پر نکلے، وہ اپنے گھر میں اچانک نہ آئے بلکہ پہلی اطلاع دے اور اگر سفر مختصر ہے تو اچانک گھر میں آنا درست ہے نیز خلود کے لیے عورت کا ہاؤ سنگھار کرنا اور صاف ستھرا لباس زیب تن کرنا مستحسن عمل ہے (تتبع الرواة جلد ۲ صفحہ ۲)

الْفَصْلُ الثَّانِي

۳۰۸۹ - (۱۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «ثَلَاثَةٌ حَقٌّ عَلَى اللَّهِ عَوْنُهُمْ: الْمَكَاتِبُ الَّتِي يُرِيدُ الْأَدَاءَ - ، وَالنَّائِكُحُ - الَّتِي يُرِيدُ الْعَفَافَ، وَالْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ». رَوَاهُ الْبُرَيْدِيُّ، وَالسَّائِبِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

دوسری فصل : ۳۰۸۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تین شخص ایسے ہیں جن کی اللہ عزوجل ضرور مدد فرماتا ہے۔ ایک وہ (غلام) جس نے (آزاد ہونے کے لیے اپنے آقا سے) مکاتبت کر رکھی ہے اور وہ مکاتبت کی رقم ادا کرنا چاہتا ہے، دوسرا وہ جو زنا سے بچاؤ کے لیے نکاح کرتا ہے اور تیسرا وہ جو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا ہے (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

۳۰۹۰ - (۱۱) **وَقَوْلُهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا خَطَبَ إِلَيْكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِينَهُ وَخُلُقَهُ فَرَوْجُوهُ؛ إِنْ لَا تَفْعَلُوهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِيضٌ»...** رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۰۹۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تمہاری جانب ایسا شخص (کسی لڑکی کے بارے میں) منگنی کا پیغام بھیجے جس کی دینی اور اخلاقی حالت تم کو پسند ہو تو تم (اس لڑکی کا) اس سے نکاح کر دو اگر اس طرح نہیں کرو گے تو زمین پر فتنے اور بڑے فسادات رونما ہوں گے (ترمذی)

وضاحت : امام بخاری نے عبد الحمید راوی کی وجہ سے حدیث کو غیر محفوظ قرار دیا ہے (الجرح والتعديل جلد ۶ صفحہ ۳۶، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۳۹، طبقات ابن سعد جلد ۹ صفحہ ۲۳۰، تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۳۶۷، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳)

۳۰۹۱ - (۱۲) **وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تَزَوَّجُوا الْوُدُودَ الْوَلُودَ -؛ فَإِنِّي مُكَائِرٌ بِكُمْ الْأُمَّمَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.**

۳۰۹۱: معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، محبت کرنے والی اور بچے جننے والی عورتوں سے نکاح کرو تاکہ میں دیگر امتوں پر تمہاری (کثرت کی) وجہ سے فخر کر سکوں (ابوداؤد، نسائی)

وضاحت : کسی لڑکی کے بارے میں یہ معلوم کرنے کے لئے کہ وہ بچے جننے گی اور خاندان کے ساتھ محبت کرے گی، اس کے قریبی رشتہ داروں کے احوال سے پتا لگایا جا سکتا ہے (واللہ اعلم)

۳۰۹۲ - (۱۳) **وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَالِمِ بْنِ عْتَبَةَ بْنِ عُوَيْمِ بْنِ سَاعِدَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «عَلَيْكُمْ بِالْأَبْكَارِ؛ فَإِنَّهُنَّ أَعَذِبُ أَقْوَاهَا، وَأَنْتُمْ أَرْحَامًا -، وَأَرْضِي بِالْيَسِيرِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ مُرْسِلًا.**

۳۰۹۲: عبدالرحمان اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کنواری لڑکیوں سے نکاح کرو اس لئے کہ وہ شیریں زبان ہوتی ہیں اور ان سے اولاد زیادہ ہوتی ہے اور وہ قلیل عطیہ پر خوش ہو جاتی ہیں۔ ابن ماجہ نے اس حدیث کو مرسل بیان کیا ہے۔

الفصل الثالث

۳۰۹۳- (۱۴) **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَمْ تَرَ لِلْمُتَحَابِّينِ مِثْلَ النِّكَاحِ».**

تیسری فصل: ۳۰۹۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، نکاح کے رشتہ سے بڑھ کر کوئی چیز محبت کرنے والوں کے درمیان تعلقات کو بڑھانے والی نہیں ہے (ابن ماجہ)

۳۰۹۴- (۱۵) **وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَرَادَ أَنْ يَلْقَى اللَّهَ طَاهِرًا مُطَهَّرًا؛ فَلْيَتَزَوَّجِ الْحَرَائِرَ».**

۳۰۹۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص چاہتا ہے کہ جب وہ اللہ سے ملاقات کرے تو وہ پاکیزہ ہو، اسے چاہیے کہ وہ آزاد عورت سے نکاح کرے (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں سلام بن سلیمان اور کثیر بن سلیم ضعیف راوی ہیں (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳)

۳۰۹۵- (۱۶) **وَعَنْ أَبِي أَمَامَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ يَقُولُ: «مَا اسْتَفَادَ الْمُؤْمِنُ بَعْدَ تَقْوَى اللَّهِ خَيْرًا لَهُ مِنْ زَوْجَةٍ صَالِحَةٍ، إِنْ أَمَرَهَا أَطَاعَتْهُ، وَإِنْ نَظَرَ إِلَيْهَا سَرَّتَهُ، وَإِنْ أَقْسَمَ عَلَيْهَا أَبْرَتْهُ، وَإِنْ غَابَ عَنْهَا نَصَحَتْهُ فِي نَفْسِهَا وَمَالِهَا»... زَوَى ابْنُ مَاجَةَ الْأَحَادِيثَ الثَّلَاثَةَ.**

۳۰۹۵: ابو امامہ رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، مومن اللہ کے بعد جو کچھ پاتا ہے اس میں سے کوئی چیز نیک بیوی سے بہتر نہیں، جب اس کو حکم دیتا ہے تو وہ اس کی اطاعت کرتی ہے، جب اس کی جانب دیکھتا ہے تو وہ اس کو خوش کر دیتی ہے، جب کسی کام کے لئے اس کے بھروسہ پر قسم کھاتا ہے تو وہ اس کی قسم کو پورا کرتی ہے اور جب اس کا خاوند اس کے پاس موجود نہیں ہوتا تو وہ اپنے جسم اور خاوند کے مال کے بارے میں خاوند کی خیر خواہی کرتی ہے (ابن ماجہ)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں عثمان بن ابی عاتکہ اور ان کے استاد علی بن یزید بن ابی زیاد دونوں ضعیف ہیں (الجرح والتعديل جلد ۶ صفحہ ۸۹۶، الضعفاء والمتروكين صفحہ ۴۲۱، ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۱۳۳، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۰، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۱۰)

۳۰۹۶- (۱۷) **وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا تَزَوَّجَ الْعَبْدُ فَقَدْ اسْتَكْمَلَ نِصْفَ الدِّينِ، فَلْيَتَّقِ اللَّهَ فِي النِّصْفِ الْبَاقِي».**

۳۰۹۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب بندہ نکاح کرتا ہے تو اس کا آدھا دین کمل ہو جاتا ہے، اسے چاہیے کہ وہ باقی دین کے بارے میں اللہ سے خوف کھائے (بیہقی شعب الایمان) وضاحت: اس حدیث کی سند میں یزید رقاشی اور جابر جعفی دونوں راوی ضعیف ہیں (المرح والتعدیل جلد ۳ صفحہ ۲۰۴۳، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۷۹، تقریب التہذیب جلد ۳ صفحہ ۳۳۳، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۴) نیز یہ حدیث تعدد طرق کی وجہ سے حسن ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۹۳۰)

۳۰۹۷ - (۱۸) وَهَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ أَعْظَمَ النِّكَاحِ بَرَكَهَ أَيْسَرُهُ مُؤَنَةً... رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۳۰۹۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ وہ نکاح بہت برکت والا ہے جس میں اخراجات کم ہوں۔ (بیہقی شعب الایمان) وضاحت: اس حدیث کی سند میں حارث بن شبل راوی ضعیف ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۴، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۴۳۵)

بَابُ النَّظْرِ إِلَى الْمَخْطُوبَةِ وَبَيَانِ الْعَوْرَاتِ

(جس لڑکی سے منگنی کرنے کا ارادہ ہے اس کو دیکھنے اور ستر کا بیان)

الفصل الأول

۳۰۹۸ - (۱) هَنَّ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ: قَالَ: «فَانظُرْ إِلَيْهَا فَإِنَّ فِي أَعْيُنِ الْأَنْصَارِ شَيْئًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل: ۳۰۹۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور بیان کیا کہ میں انصار (قبیلہ) کی ایک لڑکی سے نکاح کا ارادہ رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا، اسے دیکھ لینا اس لئے کہ انصار کی آنکھوں میں عیب ہے۔ یعنی چھوٹی ہیں (مسلم)

۳۰۹۹ - (۲) وَهَنَّ ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تُبَاشِرِ الْمَرْأَةَ الْمَرْأَةَ - فَتَنَعَتْهَا لِزَوْجِهَا كَأَنَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۰۹۹: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عورت دوسری عورت کے ساتھ (ایک کپڑے) میں جسم کو جسم کے ساتھ نہ ملائے اور نہ (اس کے جسم کو دیکھ کر) اس کے جسم کے اوصاف اس طرح اپنے خاوند سے بیان کرے گویا اس کا خاوند اس کا مشاہدہ کر رہا ہے (بخاری، مسلم)

۳۱۰۰ - (۳) وَفَنَ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ إِلَى عَوْرَةِ الرَّجُلِ، وَلَا الْمَرْأَةُ إِلَى عَوْرَةِ الْمَرْأَةِ، وَلَا يُفْضِي الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، وَلَا تُفْضِي الْمَرْأَةُ إِلَى الْمَرْأَةِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.»

۳۱۰۰: ابوسعید (خدری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی مرد دوسرے مرد کی شرمگاہ نہ دیکھے اور کوئی عورت دوسری عورت کی شرمگاہ نہ دیکھے۔ کوئی مرد دوسرے مرد کے ساتھ ایک کپڑے میں برہنہ نہ لیئے اور کوئی عورت دوسری عورت کے ساتھ ایک کپڑے میں برہنہ نہ لیئے (مسلم)

۳۱۰۱ - (۴) وَفَنَ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَلَا لَا يَبِيتَنَّ رَجُلٌ عِنْدَ امْرَأَةٍ تَيْبٍ إِلَّا أَنْ يَكُونَ نَاكِحًا - أَوْ ذَا مَحْرَمٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.»

۳۱۰۱: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی مرد کسی بیوہ عورت کے پاس تنہائی میں نہ بیٹھے البتہ خاوند یا اس کے محرم کو اجازت ہے (مسلم)

۳۱۰۲ - (۵) وَفَنَ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَيَاكُمْ وَالِدُخُولِ عَلَى النِّسَاءِ» فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ الْحَمَوَ؟ قَالَ: «الْحَمَوُ الْمَوْتُ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.»

۳۱۰۲: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے، عورتوں کے ہاں تنہائی میں جانے سے بچو۔ ایک شخص نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! آپ دیور کے بارے میں بتائیں؟ آپ نے جواب دیا، دیور تو موت ہے یعنی اس کا تنہائی میں بھاج کے پاس بیٹھنا منع ہے (بخاری، مسلم)

۳۱۰۳ - (۶) وَفَنَ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ اسْتَأْذَنَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي الْحِجَامَةِ، فَأَمَرَ أَبَا طَيْبَةَ أَنْ يَحْجِمَهَا، قَالَ: حَسِبْتُ أَنَّهُ كَانَ أَخَاهَا مِنَ الرُّضَاعَةِ، أَوْ غُلَامًا لَمْ يَحْتَلِمَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.»

۳۱۰۳: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سیگی (بچنے) لگوانے کی اجازت طلب کی۔ آپ نے ابو طیبہ کو حکم دیا کہ وہ اس کو سیگی (بچنے) لگائے۔ جابر نے بیان کیا، میرا خیال ہے کہ ابو طیبہ اُمّ سلمہ کا رضاعی بھائی تھا یا ابھی بالغ نہ تھا (مسلم)

وضاحت: ڈاکٹر حکیم وغیرہ سے علاج کرانے میں عورتیں پردہ اتار سکتی ہیں (تفتیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۵)

۳۱۰۴- (۷) وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ نَظَرِ الْفُجَاءَةِ، فَأَمَرَنِي أَنْ أَصْرِفَ بَصَرِي... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۱۰۳: جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اچانک نظر کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے مجھے نظر پھیر لینے کا حکم دیا (مسلم)

وضاحت: عورتوں کو نیگے منہ گھر سے باہر نہیں نکلنا چاہیے بالفرض اگر وہ نیگے منہ بازاروں میں پھر رہی ہیں تو مردوں کے لئے ضروری ہے کہ اراداً ان کی جانب نظر نہ اٹھائیں لیکن اچانک نظر معاف ہے (واللہ اعلم)

۳۱۰۵- (۸) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الْمَرْأَةَ تُقْبَلُ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ، وَتُدْبِرُ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ. إِذَا أَحَدُكُمْ أَعْجَبَتْهُ الْمَرْأَةُ فَوَقَعَتْ فِي قَلْبِهِ فَلْيَعْمِدْ إِلَى امْرَأَتِهِ فَلْيُوقِعْهَا فَإِنَّ ذَلِكَ يَرُدُّ مَا فِي نَفْسِهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۱۰۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ عورت جب سامنے سے آتی ہے تو شیطان کی صورت میں آتی ہے اور جب منہ پھیر کر جاتی ہے تو شیطان کی صورت میں ہوتی ہے۔ تم میں سے کسی شخص کو جب کوئی عورت اچھی معلوم ہو تو وہ اپنی بیوی کے ہاں جائے اس سے ہم بستری ہو۔ اس طرح اس کے دل سے اس عورت کا خیال نکل جائے گا (مسلم)

وضاحت: یعنی عورت کا آنا جانا اور مرد کا اس کو تازا، شیطان کو برکانے کا موقع دیتا ہے (واللہ اعلم)

الفصل الثلثي

۳۱۰۶- (۹) عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا خَطَبَ أَحَدُكُمْ الْمَرْأَةَ فَإِنْ اسْتَطَاعَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى مَا يَدْعُوهُ إِلَى نِكَاحِهَا - فَلْيَفْعَلْ» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

دوسری فصل: ۳۱۰۶: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی شخص کسی عورت کے بارے میں ممکنہ کا پیغام بھیجے تو اگر وہ اس کو دیکھ کر یہ اطمینان حاصل کر سکتا ہے کہ اس عورت میں نکاح کے لئے کوئی پرکشش بات موجود ہے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے ضرور دیکھ لے (ابوداؤد)

۳۱۰۷- (۱۰) وَعَنْ الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: حَاطَبْتُ امْرَأَةً، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «هَلْ نَظَرْتَ إِلَيْهَا؟» قُلْتُ: لَا. قَالَ: «فَانظُرْ إِلَيْهَا؛ فَإِنَّهُ أَحْرَى أَنْ يُؤَدِمَ بَيْنَكُمَا»... رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالتَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۳۱۰۷: مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک عورت کی جانب منگنی کا پیغام بھیجا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا، کیا تو نے اس کو دیکھا ہے؟ میں نے نفی میں جواب دیا۔ آپ نے حکم دیا، اس کو دیکھ لو، اس طرح زیادہ توقع ہے کہ تم میں الفت پیدا ہو (اور بعد میں پچھتانا نہ پڑے) (احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، دارمی)

۳۱۰۸- (۱۱) وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ امْرَأَةً فَأَعْجَبَتْهُ، فَاتَى سَوْدَةَ وَهِيَ تَصْنَعُ طَبِيبًا وَعِنْدَهَا نِسَاءٌ فَأَخْلَيْنَهُ - ، فَقَضَى حَاجَتَهُ، ثُمَّ قَالَ: «أَيُّمَا رَجُلٍ رَأَى امْرَأَةً تُعْجِبُهُ فَلْيَقُمْ إِلَى أَهْلِهَا؛ فَإِنَّ مَعَهَا مِثْلَ الَّذِي مَعَهَا». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۳۱۰۸: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک عورت پر اچانک نظر پڑی وہ آپ کو اچھی لگی تو آپ اپنی زوجہ محترمہ سودہ کے ہاں گئے وہ خوشبو بنا رہی تھیں اور ان کے ہاں عورتیں تھیں۔ انہوں نے آپ کے لئے غلوت مہیا کر دی آپ نے اپنی شہوت کو پورا کیا۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا، جس شخص کو کوئی عورت پسند آئے تو وہ اپنی بیوی کے ہاں جائے بلاشبہ اس کے ہاں وہی کچھ ہے جو اس کے ہاں ہے (دارمی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، عبد اللہ بن حلام راوی معروف نہیں ہے۔ (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۵، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۵)

۳۱۰۹- (۱۲) وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «الْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ، فَإِذَا خَرَجْتَ اسْتَشْرِفْهَا الشَّيْطَانُ»... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۱۰۹: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عورت چھپانے کی چیز ہے جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اس کو گھور گھور کر دیکھتا ہے (ترمذی)

وضاحت: یعنی اس کو اور اس کے ذریعہ سے مردوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

۳۱۱۰- (۱۳) وَعَنْ بُرَيْدَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِعَلِيِّ: «يَا عَلِيُّ! لَا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ، فَإِنَّ لَكَ الْأُولَىٰ وَلَيْسَتْ لَكَ الْآخِرَةُ»... رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ.

۳۱۱۰: بريدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا، اے علی! ایک نظر کے بعد دوسری نظر نہ دوڑاؤ اس لئے کہ پہلی نظر تو تیرے لئے معاف ہے اور دوسری نظر معاف نہیں ہے (احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، دارمی)

۳۱۱۱- (۱۴) وَعَنْ عَمْرٍو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا زَوَّجَ أَحَدُكُمْ عَبْدَهُ أُمَّتَهُ فَلَا يَنْظُرَنَّ إِلَى عَوْرَتِهَا». وَفِي رِوَايَةٍ: «فَلَا يَنْظُرَنَّ إِلَى مَا دُونَ السُّرَّةِ وَفَوْقَ الرُّكْبَةِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۱۱۱: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی شخص اپنے غلام کا اپنی لونڈی سے نکاح کرے تو پھر وہ اس لونڈی کی شرمگاہ نہ دیکھے اور ایک روایت میں ہے کہ ناف سے نیچے اور گھٹنے سے اوپر نہ دیکھے (ابوداؤد)

۳۱۱۲- (۱۵) وَعَنْ جُرْهُدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «أَمَا عَلِمْتُمْ أَنَّ الْفَخِذَ عَوْرَةٌ...» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۳۱۱۲: جرہد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تجھے معلوم نہیں کہ ران ستر ہے۔ (ترمذی، ابوداؤد)

۳۱۱۳- (۱۶) وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَهُ: «يَا عَلِيُّ! لَا تُبْرِزْ فَخِذَكَ، وَلَا تَنْظُرْ إِلَى فَخِذِ حَيٍّ وَلَا مَيِّتٍ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۱۱۳: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا، اے علی! اپنی ران عریاں نہ کر اور کسی زندہ یا فوت شدہ کی ران نہ دیکھ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں انقطاع ہے۔ حبیب نے عاصم سے نہیں سنا (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۶)

۳۱۱۴- (۱۷) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَحِيشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى مَعْمَرٍ، وَفَخِذَاهُ مَكْشُوفَتَانِ، قَالَ: «يَا مَعْمَرُ! غَطِّ فَخِذَيْكَ؛ فَإِنَّ الْفَخِذَيْنِ عَوْرَةٌ». رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَنِ».

۳۱۱۴: محمد بن جحش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر معمر کے پاس سے ہوا اور اس کی دونوں رانیں برہنہ تھیں۔ آپ نے فرمایا، اے معمر! اپنی رانوں کو ڈھانپ اس لیے کہ ران تو شرمگاہ ہے (شرح السنہ)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البہانی نے ۳۱۱۲ - ۳۱۱۳ - ۳۱۱۴ تینوں احادیث کو ضعیف قرار دیا ہے البتہ احادیث ایک دوسری کو تقویت دے رہی ہیں (مکملہ علامہ البہانی جلد ۲ صفحہ ۹۳۴)

۳۱۱۵- (۱۸) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِيَّاكُمْ وَالتَّعْرِيَّ؛ فَإِنَّ مَعَكُمْ مَنْ لَا يُفَارِقُكُمْ إِلَّا عِنْدَ الْغَائِطِ، وَحِينَ يُفِضِي الرَّجُلُ إِلَى أَهْلِهِ، فَاسْتَحْيَوْهُمْ - وَأَكْرَمُوهُمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۱۱۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، برہنہ ہونے سے پرہیز کرو کیوں کہ تمہارے ساتھ (فرشتے) ہیں جو تم سے صرف اس وقت الگ ہوتے ہیں جب تم قضائے حاجت کے لئے بیٹھتے ہو اور جب خاوند اپنی بیوی سے ہم بستر ہوتا ہے پس تم ان سے شرم کرو اور ان کی عزت کرو (ترمذی) وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۳۳۲)

۳۱۱۶- (۱۹) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَمِيمُونَةَ، إِذْ أَقْبَلَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِحْتَجِبَا مِنْهُ» فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلَيْسَ هُوَ أَعْمَى لَا يُبْصِرُنَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَفَعَمِيَا وَإِنْ أَنْتُمَا؟ أَلَسْتُمَا تَبْصِرَانِهِ؟». رَوَاهُ أَحْمَدُ. وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۳۱۱۶: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور میمونہ رضی اللہ عنہما کے پاس تھیں کہ اچانک عبداللہ بن ام مکتوم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم اس سے پردہ کرو۔ میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! یہ شخص تو نابینا ہے ہمیں دیکھتا نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا تم بھی اندھی ہو؟ کیا تم اسے نہیں دیکھ رہی ہو؟ (احمد، ترمذی، ابو داؤد)

وضاحت ۱: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کے لئے جائز نہیں کہ وہ اجنبی مرد کی جانب نگاہ اٹھائے اور اسے دیکھے جبکہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے آپ نے فرمایا تھا کہ تو عبداللہ بن ام مکتوم کے ہاں عدت گزار، اس لئے کہ وہ نابینا شخص ہے تو وہاں اپنے کپڑے بھی اتار سکتی ہے ان دونوں میں مطابقت کی صورت یہ ہے کہ عام عورتوں کے لئے جواز ہے کہ وہ مردوں کی جانب نگاہ اٹھا سکتی ہیں جبکہ کسی فتنے کا اندیشہ نہ ہو لیکن ازواج مطہرات کے لئے جائز نہیں، ان کی یہ خصوصیت ہے اگر یہ حکم عام ہوتا تو پھر عورتوں کی طرح مردوں کے لئے بھی ضروری ہوتا کہ وہ خود کو پردے میں رکھیں حالانکہ یہ حکم نہیں ہے نیز حدیث فاطمہ بنت قیس میں بھی فاطمہ کے لئے نظر اٹھا کر ابن ام مکتوم کو دیکھنے کا ذکر نہیں یا حدیث ام سلمہ کو فضیلت اور حدیث فاطمہ کو جواز پر محمول کیا جا سکتا ہے۔ (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۳۳، ضعیف ترمذی صفحہ ۳۳۳، ضعیف ابو داؤد صفحہ ۴۰۸)

۳۱۱۷- (۲۰) وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِحْفَظْ عَوْرَتَكَ - إِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ أَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ» فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَفَرَأَيْتَ إِذَا - كَانَ الرَّجُلُ خَالِيًا؟ - قَالَ: «فَاللَّهُ أَحَقُّ أَنْ يُسْتَحْيَى مِنْهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَأَبْنُ مَاجَةَ.

۳۱۷: بہترین حکیم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنی شرمگاہ کو بیوی یا لونڈی کے علاوہ چھپا کر رکھو۔ میں نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! آپ بتائیں اگر کوئی شخص تنہا ہو تو؟ آپ نے جواب دیا، تو اللہ زیادہ لائق ہے کہ اس سے شرم کی جائے (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ تنہائی میں بھی برہنہ ہونا جائز نہیں حالانکہ امام بخاری نے موسیٰ علیہ السلام اور ایوب علیہ السلام کے غسل کرنے سے استدلال کیا ہے کہ خلوت میں برہنہ ہو کر نہانا درست ہے۔ مزید برآں ارشاد ربانی ہے۔ "لِيَهْدَاهُمْ سَبِيلَهُ" یعنی پیغمبروں کی سیرت کی اقتداء کرو ان دونوں میں مطابقت کی صورت یہ ہے کہ افضل یہی ہے کہ تنہائی میں بھی تمام کپڑے نہ اتارے، البتہ جواز ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۷)

۳۱۸ - (۲۱) وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لَا يَخْلُونَ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ - إِلَّا كَانَ تَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۱۸: عمر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، کوئی مرد جب بھی کسی غیر محرم عورت کے ساتھ تنہائی میں ہوتا ہے تو ان کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے (ترمذی)

۳۱۹ - (۲۲) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لَا تَلْجُوا عَلَيَّ الْمَغِيْبَاتِ - فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنْ أَحَدِكُمْ مَجْرَى الدَّمِ» قُلْنَا: وَمِنْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «وَمِنِّْي، وَلَكِنَّ اللَّهَ أَعَانَنِي عَلَيْهِ؛ فَاسْلَمَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۱۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جن عورتوں کے خاوند گھر میں موجود نہیں ہوتے ان کے ہاں نہ جایا کرو۔ بلاشبہ شیطان تم میں سے ہر شخص کے ساتھ اس طرح کھل مل جاتا ہے جیسے خون جسم میں جاری و ساری رہتا ہے ہم نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! آپ کے ساتھ بھی شیطان اسی طرح ہے؟ آپ نے جواب دیا، ہاں! میرے ساتھ بھی ہے البتہ اللہ تعالیٰ نے اس کے خلاف میری اعانت کی ہے، پس میں اس سے محفوظ رہتا ہوں (ترمذی)

۳۲۰ - (۲۳) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنِّي فَاطِمَةَ بَعْدَ قَدْوَهَبَةَ لَهَا، وَعَلَى فَاطِمَةَ ثَوْبٌ إِذَا قَنَعَتْ بِهِ رَأْسَهَا لَمْ يَبْلُغْ رَجُلِيهَا، وَإِذَا غَطَّتْ بِهِ رَجُلِيهَا لَمْ يَبْلُغْ رَأْسَهَا، فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا تَلَقَى قَالَ: «إِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ بَأْسٌ، إِنَّمَا هُوَ أَبُوكَ وَغَلَامُكَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۲۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم، فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کے ہاں ایک غلام لے کر آئے، جس کو آپ نے اس کے لیے جبہ کیا تھا اور فاطمہ پر ایک چادر تھی جب وہ اس کے ساتھ اپنا سر ڈھانپتیں تو چادر ان کے پاؤں تک نہ پہنچتی اور جب پاؤں ڈھانپتیں تو ان کے سر تک نہ پہنچتی چنانچہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی پریشانی کو محسوس کیا تو آپ نے فرمایا، فاطمہ! کچھ حرج نہیں، صرف تیرا والد اور تیرا غلام

ہے یعنی ان دونوں سے پردہ نہیں ہے (ابوداؤد)

وضاحت: غلام اپنی مالکہ کو دیکھ سکتا ہے، اس سے پردہ نہیں لیکن اس کی مالکہ اس کی محرم نہیں جب غلام آزاد ہو جائے تو وہ اپنی سابقہ مالکہ سے نکاح کر سکتا ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۷-۸)

الفصل الثالث

۳۱۲۱- (۲۴) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ عِنْدَهَا، وَفِي الْبَيْتِ مُخْنَثٌ—، فَقَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ أَخِي أُمِّ سَلَمَةَ: يَا عَبْدَ اللَّهِ! إِنْ فَتَحَ اللَّهُ لَكُمْ غَدَا الطَّائِفَ فَإِنِّي أَدُلُّكَ عَلَى ابْنَةِ غَيْلَانَ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبَرُ بِثَمَانٍ— فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا يَدْخُلَنَّ هَؤُلَاءِ عَلَيْكُمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل: ۳۱۲۱: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تھے جب کہ گھر میں ایک مخنث تھا اس نے ام سلمہ کے بھائی عبداللہ بن ابی امیہ سے کہا، اے عبداللہ! اگر اللہ تعالیٰ نے کل کو تمہارے لئے طائف فتح کر دیا تو میں تمہیں غیلان کی بیٹی دکھاؤں گا، جو پیٹ کی چار شکنوں کے ساتھ آتی ہے اور آٹھ شکنوں کے ساتھ جاتی ہے یعنی خوب موٹی تازی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مخنث تمہارے ہاں نہ آئیں (بخاری، مسلم) وضاحت: مخنث سے مقصود وہ لوگ ہیں جو پیدائشی طور پر نہ مرد ہیں نہ عورتیں بلکہ اخلاق، گفتگو، حرکات و سکنات میں عورتوں کے ساتھ مشابہت رکھتے ہیں اور کبھی تکلف کے ساتھ عورتوں کا لباس پہن لیتے ہیں اور معاشرے میں بگاڑ پیدا کرتے ہیں اس لئے آپ نے انہیں گھروں میں آنے سے روک دیا (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۸)

۳۱۲۲- (۲۵) وَعَنِ الْمَسُورِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: حَمَلْتُ حَجْرًا ثَقِيلًا، فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي سَقَطَ عَيْنِي ثُوبِي، فَلَمْ أَسْتَطِعْ أَخْذَهُ، فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ لِي: «خُذْ عَلَيْكَ ثُوبَكَ؛ وَلَا تَمْشُوا عُرَاةً» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۱۲۲: مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے بھاری پتھر اٹھایا میں چل رہا تھا کہ میری چادر نیچے گر گئی میں اس کو اٹھانہ سکا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا اور مجھ سے کہا، چادر پہن لو ننگے بدن نہ چلو (مسلم)

۳۱۲۳- (۲۶) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا نَظَرْتُ— أَوْ مَا رَأَيْتُ— فَرَجَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَطُّ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۳۱۲۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے کبھی بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شرمگاہ نہیں دیکھی

(ابن ماجہ)

وضاحت: ابن ماجہ کی سند میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی لونڈی مجہول ہے اسی لئے بو صیری نے اس کی سند کو زوائد میں ضعیف قرار دیا ہے پس خاوند اور بیوی ایک دوسرے کی شرمگاہ کو دیکھ سکتے ہیں۔ تفصیل کیلئے دیکھیں (آداب الزفاف علامہ البانی صفحہ ۳۳-۳۵، ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۵۰)

۳۱۲۴- (۲۷) **وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَنْظُرُ إِلَى مَحَاسِنِ امْرَأَةٍ أَوْ لَمَّةٍ ثُمَّ يَغْضُ بَصَرَهُ إِلَّا أَحَدَّثَ اللَّهُ لَهُ عِبَادَةً يَجِدُ حَلَاوَتَهَا».**
رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۳۱۲۳: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو مسلمان پہلی نظر میں اچانک کسی اجنبی عورت کے محاسن دیکھتا ہے اس کے بعد نظر نیچی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو ایسی عبادت کی توفیق عطا فرمائے گا جس کی مٹھاس کو وہ محسوس کرے گا (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (مکلوۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۹۳۶)

۳۱۲۵- (۲۸) **وَعَنِ الْحَسَنِ، مُرْسَلًا، قَالَ: بَلَّغْنِي أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَعَنَ اللَّهُ النَّاطِرَ وَالْمَنْظُورَ إِلَيْهِ»... رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».**

۳۱۲۵: حسن سے مرسل روایت ہے اس نے بیان کیا، مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دیکھنے والے اور جس کی جانب دیکھا گیا ہے، دونوں پر اللہ کی لعنت ہے (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں اسحاق بن نجیح مللی راوی کذاب ہے (تتبع الرواة جلد ۳ صفحہ ۸، الاحادیث الضعیفہ رقم ۳۰۵)

بَابُ الْوَلِيِّ فِي النِّكَاحِ وَاسْتِئْذَانِ الْمَرْأَةِ

(نکاح میں ولی اور عورت سے اجازت طلب کرنے کا بیان)

الفصل الأول

۳۱۲۶- (۱) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تُنْكَحُ الْأَيْمُ - حَتَّى تُسْتَأْمَرَ، وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ». قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَكَيْفَ إِذْنُهَا؟ قَالَ: «أَنْ تَسْكُتَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل : ۳۱۲۶ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، شوہر دیدہ عورت کا نکاح نہ کرایا جائے جب تک اس سے صریح زبانی اجازت نہ لے لی جائے اور کنواری عورت کا نکاح نہ کرایا جائے جب تک اس سے اجازت طلب نہ کی جائے۔ صحابہ نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! اس سے اجازت حاصل کرنا کس طرح ہے؟ آپ نے فرمایا، اس کا خاموش رہنا اجازت ہے (بخاری، مسلم)

۳۱۲۷- (۲) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «الْأَيْمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا، وَالْبِكْرُ تُسْتَأْذَنُ فِي نَفْسِهَا وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا»... وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ: «الْثَّيْبُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا، وَالْبِكْرُ تُسْتَأْمَرُ، وَإِذْنُهَا سُكُونُهَا» وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ: «الْثَّيْبُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ يُسْتَأْذَنُ أَبُوْهَا فِي نَفْسِهَا، وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۱۲۷ : ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، شوہر دیدہ عورت اپنے نفس کی اپنے ولی سے زیادہ حقدار ہے اور کنواری عورت سے اس کے نفس کے بارے میں اجازت طلب کی جائے اور اس کا خاموشی اختیار کرنا اس کی اجازت ہے اور ایک روایت میں ہے آپ نے فرمایا، بیوہ عورت اپنے نفس کے بارے میں اپنے ولی سے زیادہ حقدار ہے اور کنواری لڑکی سے اس کے نفس کے بارے میں اس کا والد اجازت طلب کرے اور اس کا خاموشی اختیار کرنا اس کی اجازت ہے (مسلم)

۳۱۲۸- (۳) وَعَنْ خُنَسَاءَ بِنْتِ خِذَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ ثَيْبٌ، فَكَرِهَتْ ذَلِكَ، فَاتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَرَدَّ نِكَاحَهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ مَاجَةَ: نِكَاحَ أَبِيهَا.

۳۱۳۸: خنساء بنتِ خذام رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں، اس کے والد نے اس کا نکاح کر دیا جب کہ وہ بیوہ تھی۔ اس نے اس کو ناپسند کیا چنانچہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ آپ نے اس کے نکاح کو فسخ کر دیا (بخاری) اور ابن ماجہ میں ہے کہ اس کے والد کے (کیئے ہوئے) نکاح کو فسخ کر دیا۔

۳۱۲۹ - (۴) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سَبْعِ سِنِينَ، وَزُفَّتْ إِلَيْهِ وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ، وَلَعِبُهَا مَعَهَا، وَمَاتَ عَنْهَا وَهِيَ بِنْتُ ثَمَانِي عَشْرَةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۱۲۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے نکاح کیا، تو وہ سات برس کی تھی اور جب اس کی رخصتی ہوئی تب اس کی عمر نو برس تھی اور اس کی گزیاں اس کے ساتھ تھیں اور جب آپ فوت ہوئے تو اس کی عمر اٹھارہ برس تھی (مسلم)

الفصل الثانی

۳۱۳۰ - (۵) عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ...» رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ.

دوسری فصل: ۳۱۳۰: ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا، ولی کے بغیر نکاح نہیں ہے (احمد، ترمذی، ابو داؤد، ابن ماجہ، دارمی)

وضاحت: ولی کی اجازت کے بغیر نکاح صحیح نہیں۔ ولی سے مراد وہ شخص ہے جو عورت کے عصبیات سے اس کے زیادہ قریب ہے۔ ذوی الارحام ولی نہیں بن سکتے اور کوئی عورت بھی اپنا نکاح ولی کی اجازت کے بغیر نہیں کرا سکتی نیز عورت سے بھی اجازت ضروری ہے بلکہ اس کا استحقاق مقدم ہے اور ولی کو چاہیے کہ وہ اس کے ساتھ اتفاق کرے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۹)

۳۱۳۱ - (۶) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «أَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحْتِ بِغَيْرِ إِذْنٍ وَلَيْهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، فَإِنْ دَخَلَ بِهَا فَلَهَا الْمَهْرُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا، فَإِنْ اسْتَجْرُوا - فَالْسلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لَا وَلِيَّ لَهُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۳۱۳۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو عورت اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرے اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے۔ اگر وہ اس کے ساتھ ہم بستر ہو

گیا تو عورت حق مہر کی مستحق ہے کیونکہ اس خاندان نے اس عورت سے مباشرت کر لی اور اگر عورت اور اس کے اولیاء میں اختلاف رونما ہو جائے تو حاکم وقت ایسی عورت کا ولی ہے جس کا کوئی ولی نہیں ہے (احمد، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، داری)

۳۱۳۲ - (۷) **وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «الْبَغَايَا اللَّاتِي يُنْكِحْنَ أَنْفُسَهُنَّ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ». وَالْأَصْحَحُّ أَنَّهُ مُوقُوفٌ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.**

۳۱۳۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ عورتیں زانیہ ہیں جو گواہوں کے بغیر نکاح کراتی ہیں۔ زیادہ صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث موقوف ہے (ترمذی)

۳۱۳۳ - (۸) **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْيَتِيمَةُ تَسْتَأْمِرُ فِي نَفْسِهَا، فَإِنْ صَمَتَتْ فَهِيَ إِذْنُهَا، وَإِنْ أَبَتْ فَلَا جَوَازَ عَلَيْهَا». . . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ.**

۳۱۳۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کنواری یتیم بچی کے نکاح کے بارے میں اس سے اجازت لی جائے اگر وہ خاموش رہے تو یہ اس کی اجازت ہے اور اگر وہ انکار کر دے تو اس پر زیادتی نہ کی جائے (ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

۳۱۳۴ - (۹) **وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ أَبِي مُوسَى .**

۳۱۳۴: نیز داری نے اس حدیث کو ابو موسیٰ سے روایت کیا ہے۔

۳۱۳۵ - (۱۰) **وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَيُّمَا عَبْدٍ تَزَوَّجَ بِغَيْرِ إِذْنِ سَيِّدِهِ فَهُوَ عَاهِرٌ» . . . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ.**

۳۱۳۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو غلام اپنے آقا کی اجازت کے بغیر نکاح کرتا ہے وہ زانی ہے (ترمذی، ابوداؤد، داری)

الفصل الثالث

۳۱۳۶ - (۱۱) **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «إِنَّ جَارِيَةَ بِكْرًا أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَتْ أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ» . . . فَخَيَّرَهَا النَّبِيُّ ﷺ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.**

تیسری فصل : ۳۱۳۶ : ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک کنواری بالغ لڑکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور بتایا کہ اس کے والد نے اس کا نکاح کر دیا ہے جبکہ وہ اس نکاح کو بنظر کراہت دیکھتی ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اختیار دے دیا (ابوداؤد)

۳۱۳۷- (۱۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَزُوجِ الْمَرْأَةَ الْمَرْأَةَ، وَلَا تَزُوجِ الْمَرْأَةَ نَفْسَهَا، فَإِنَّ الزَّانِيَةَ هِيَ الَّتِي تَزُوجُ نَفْسَهَا». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۳۱۳۷ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی عورت کسی عورت کا نکاح نہ کرے نیز اپنا نکاح بھی نہ کرے۔ وہ عورت زانیہ ہے جو خود (بلاولی) اپنا نکاح کراتی ہے (ابن ماجہ)
وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے (ضعیف ابن ماجہ علامہ البانی صفحہ ۱۳۵)

۳۱۳۸- (۱۳) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ، وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ وُلِدَ لَهُ وَلَدٌ فَلْيُحْسِنِ اسْمَهُ وَأَدَبَهُ، فَإِذَا بَلَغَ فَلْيُزَوِّجْهُ، فَإِنْ بَلَغَ وَلَمْ يُزَوِّجْهُ فَاصَابَ إِثْمًا؛ فَإِنَّمَا إِثْمُهُ عَلَى أَبِيهِ».

۳۱۳۸ : ابوسعید اور ابن عباس رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص کے ہاں لڑکا پیدا ہو وہ اس کا بہترین نام رکھے اور اس کو ادب سکھائے اور جب وہ بلوغت کو پہنچے تو اس کا نکاح کرے اگر بلوغت کے بعد اس نے اس کا نکاح نہیں کیا اور اس سے گناہ ہو گیا تو گناہ اس کے والد پر ہو گا (بیہقی شعب الایمان)
وضاحت : علامہ البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (الاحادیث الضعیفہ جلد ۲ صفحہ ۶۳)

۳۱۳۹- (۱۴) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «فِي التَّوْرَةِ مَكْتُوبٌ: مَنْ بَلَغَتْ ابْنَتُهُ عَشْرَةَ سَنَةٍ وَلَمْ يُزَوِّجْهَا فَاصَابَتْ إِثْمًا، فَإِنَّ ذَلِكَ عَلَيْهِ». رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۳۱۳۹ : عمر اور انس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تورات" میں تحریر ہے کہ جس شخص کی بیٹی ۱۰ سال کی ہو گئی اور اس نے اس کا نکاح نہیں کیا اور وہ گناہ کی مرتکب ہوئی تو گناہ اس کے والد پر ہو گا (بیہقی شعب الایمان)

بَابُ إِعْلَانِ النِّكَاحِ وَالْخُطْبَةِ وَالشَّرْطِ

(نکاح کے اعلان، خطبہ اور شرائط کا بیان)

الفصل الأول

۳۱۴۰ - (۱) عَنْ الرَّبِيعِ بِنْتِ مُعَوِذِ بْنِ عَفْرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَدَخَلَ حَيْنَ بِنَى عَلِيَّ، فَجَلَسَ عَلَيَّ فِرَاشِي كَمَا جَلَسَ مِنِّي؛ فَجَعَلَتْ جُوبِيَّاتٍ لَنَا يَضْرِبْنَ بِالذَّفِّ وَيَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ آبَائِي يَوْمَ بَدْرٍ، إِذْ قَالَتْ إِحْدَاهُنَّ: وَفِينَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ. فَقَالَ: «دَعْنِي هَذِهِ، وَقَوْلِي بِالَّذِي كُنْتِ تَقُولِينَ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل: ۳۱۴۰: ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب میری رخصتی ہوئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور میرے بستر پر تشریف فرما ہوئے جیسے تم مجھ سے (دور) بستر پر بیٹھے ہو تو ہاوی چھوٹی عمروالی لڑکیوں نے دف بجانی شروع کر دی اور جنگ بدر میں میرے جو باپ دادا قتل ہو گئے تھے ان کے اوصاف بیان کرنا شروع کر دیئے۔ اچانک ان میں سے ایک لڑکی نے کہہ دیا، ہم میں اللہ کا پیغمبر ہے جو کل کی باتیں جانتا ہے۔ آپ نے اس کو حکم دیا کہ ان کلمات کو نہ کہیں اور جو کلمات پہلے کہہ رہی تھیں وہی کہیں (بخاری)

وضاحت: دف کے ساتھ گھنگھرو نہ تھے نیز یہ انصاری لڑکیاں بالغ نہ تھیں اور فوت شدہ لوگوں کے محاسن کے ذکر میں کچھ قباحت نہیں اور جب انہوں نے نبی کے بارے میں اس خیال کا اظہار کیا کہ آپ کل کی باتوں کا علم رکھتے ہیں تو آپ نے روک دیا اس لئے کہ غیب کا علم تو صرف اللہ تعالیٰ کے لئے خاص ہے نیز دف کے ساتھ نکاح کا اعلان کیا جا سکتا ہے اور موسیقی کے بغیر جائز اشعار بھی گائے جا سکتے ہیں نیز امام بھی شادی بیاہ کی تقریبات میں شرکت کر سکتا ہے۔ ربیع بنت معوذ نے خالد بن ذکوان کو حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ جس طرح تم میرے بستر پر بیٹھے ہو اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے۔ کرائی کہتے ہیں کہ ربیع بنت معوذ نے خالد بن ذکوان سے یہ حکایت پردے میں کہی یا پردے کا حکم نازل ہونے سے پہلے کہی تھی۔ (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۱)

۳۱۴۱ - (۲) وَفَنَّ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: زُفَّتْ امْرَأَةٌ إِلَى رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ: «مَا كَانَ مَعَكُمْ لَهْوٌ؟ فَإِنَّ الْأَنْصَارَ يُعْجِبُهُمُ اللَّهُوُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۱۴۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ایک عورت کی ایک انصاری مرد کے ساتھ رخصتی ہوئی تو نبی نے فرمایا، کیا تمہارے ساتھ گانے بجانے والی نہیں تھی کیونکہ انصار دف بجانے اور اشعار کہنے کو پسند کرتے ہیں (بخاری)

وضاحت: باجے، سارنگی، ہارمونیم اور ناچائز آلات بجانا جائز نہیں۔ عشقیہ اور فحش اشعار کہنا بھی جائز نہیں

البتہ نکاح کا اعلان کرنا ضروری ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۱)

۳۱۴۲ - (۳) **وَعَنَّهَا** ، قَالَتْ : تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي شَوَّالٍ ، وَبَنِي بِي فِي شَوَّالٍ ، فَأَيُّ نِسَاءِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَانَ أَحْظَىٰ عِنْدَهُ مِنِّي ؟ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۳۱۴۲ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ شوال میں نکاح کیا اور میری رخصتی بھی شوال میں ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں میں سے کون سی بیوی تھی جو مجھ سے زیادہ حضور کے ہاں خوش نصیب ہو؟ (مسلم)

وضاحت : زمانہ جاہلیت میں شوال کے مہینہ میں نکاح کرنے کو بے برکت سمجھا جاتا تھا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا اس کا رد کر رہی ہیں اور اس کو غلط قرار دے رہی ہیں۔ عائشہ کا مقصود یہ ہے کہ اگر شوال میں نکاح کرنا منحوس ہوتا تو مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں اتنی قدر و منزلت حاصل نہ ہوتی (واللہ اعلم)

۳۱۴۳ - (۴) **وَعَنْ عُقَبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ** ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «أَحَقُّ الشُّرُوطِ أَنْ تُوفُوا بِهِ مَا اسْتَحَلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۳۱۴۳ : عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمام شروط میں سے سب سے زیادہ پورا کرنے کی لائق وہ شروط ہیں جن کے سبب تم نے شرمگاہوں کو حلال کیا یعنی نکاح کے موقع پر طے کی گئیں شرائط (بخاری، مسلم)

وضاحت : البتہ وہ شرطیں جو حلال کو حرام بنائیں یا حرام کو حلال بنائیں انہیں پورا نہ کیا جائے "کتاب البیوع" میں ابوداؤد کے حوالہ سے صحیح حدیث ذکر ہو چکی ہے جس میں وضاحت ہے کہ مسلمان اپنی شرائط پر ہیں البتہ وہ شرائط جائز نہیں جو حلال کو حرام بنائیں یا حرام کو حلال بنائیں۔

۳۱۴۴ - (۵) **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ** ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «لَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلَىٰ خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّىٰ يَنْكِحَ أَوْ يَتْرُكَ» . . . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۳۱۴۴ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی شخص اپنے بھائی کی منگنی پر منگنی کا پیغام نہ بھیجے یہاں تک کہ پہلے منگنی کا پیغام بھیجنے والا نکاح کرے یا منگنی کو ختم کر دے (بخاری، مسلم)

وضاحت : اگر پہلے شخص نے نکاح کر لیا تو دوسرے انسان کی امید ختم ہو گئی اور اگر پہلا منگنی کو ختم کر دے تو دوسرے انسان کے لئے منگنی کا پیغام بھجوانا درست ہے اگر پہلے شخص کی منگنی ابھی تکمیل پذیر نہیں ہوئی تو اس کے علاوہ لوگ بھی منگنی کا پیغام بھجوا سکتے ہیں۔ ہاں! اگر منگنی پختہ ہو جائے تو پھر دوسرے انسان کے لئے منگنی کا پیغام بھیجنا شرعاً درست نہیں (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۱)

۳۱۴۵ - (۶) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَسَالِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا - لِيَسْتَفْرِغَ صَحْفَتَهَا - ، وَلِتَنْكِحَ فَإِنَّ لَهَا مَا قَدَرَ لَهَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۱۴۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی عورت اپنی بہن یعنی پہلی بیوی کی طلاق کا مطالبہ اس نیت سے نہ کرے کہ اس کے حصہ کا رزق بھی اسے مل جائے بلکہ اس کی موجودگی میں نکاح کرے کیونکہ اس کو بس وہی کچھ ملے گا جو اس کی تقدیر میں ہے (بخاری، مسلم)

۳۱۴۶ - (۷) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الشِّغَارِ وَالشِّغَارُ: أَنْ يُزَوِّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ عَلَى أَنْ يُزَوِّجَهُ الْأَخْرَ ابْنَتَهُ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: قَالَ: «لَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ».

۳۱۴۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح بڑے سے منع کیا اور نکاح بڑے سے ہے کہ کوئی شخص اپنی بیٹی کا نکاح اس شرط پر کسی کے ساتھ کرے کہ وہ دوسرا شخص اس کو اپنی بیٹی کا نکاح دے اور دونوں نکاحوں میں حق مہرنہ ہو (بخاری، مسلم) اور مسلم کی روایت میں ہے کہ ”اسلام میں نکاح بڑے نہیں ہے“ (بخاری، مسلم)

وضاحت: حدیث میں موجود لفظ ”شِغَار“ کی تشریح ابن عمر یا تابع نے کی ہے ہر حال یہ نکاح جائز نہیں کیونکہ اس سے بچیاں مہر سے محروم رہتی ہیں اگر ہر متعین ہو اور اس میں کسی بیشی ہو تب بھی نکاح درست نہیں اس لیے کہ ایک شخص اس شرط پر اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح دیتا ہے کہ دوسرا شخص اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح اس کے بیٹے کو دے (واللہ اعلم)

۳۱۴۷ - (۸) وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ مَتْعَةِ النِّسَاءِ - يَوْمَ خَيْبَرَ، وَعَنْ أَكْلِ لَحْمِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۱۴۷: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے ساتھ ”متعہ“ کرنے اور گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے، خیر کے دن منع فرمایا (بخاری، مسلم)

وضاحت: نکاح متعہ سے مراد نکاح موقت ہے فتح مکہ کے موقع پر آپ نے اس کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے حرام قرار دے دیا جمہور صحابہؓ بھی اس کی حرمت کے قائل ہیں (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۲)

۳۱۴۸ - (۹) وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَامَ أَوْطَاسٍ فِي الْمَتْعَةِ ثَلَاثًا ثُمَّ نَهَى عَنْهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۱۳۸: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جنگ اوطاس کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن نکاح متعہ کی رخصت دی، پھر آپ نے اس سے منع فرمایا (مسلم)

الفصل الثانی

۳۱۴۹- (۱۰) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: عَلَّمَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ التَّشَهُدَ فِي الصَّلَاةِ، وَالتَّشَهُدَ فِي الْحَاجَةِ، قَالَ: التَّشَهُدُ فِي الصَّلَاةِ: «التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ». وَالتَّشَهُدُ فِي الْحَاجَةِ: «إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ، نَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يَضِلَّ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ» وَيَقْرَأُ ثَلَاثَ آيَاتٍ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ﴾. ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا﴾. ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ. وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا﴾. . . رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ، وَفِي جَامِعِ التِّرْمِذِيِّ فَسَّرَ الْآيَاتِ الثَّلَاثَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، وَزَادَ ابْنُ مَاجَةَ بَعْدَ قَوْلِهِ: «إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ» وَبَعْدَ قَوْلِهِ: «مَنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا» وَالدَّارِمِيُّ بَعْدَ قَوْلِهِ: ﴿عَظِيمًا﴾ ثُمَّ يَتَكَلَّمُ بِحَاجَتِهِ وَرَوَى فِي شَرْحِ السُّنَنِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ فِي خُطْبَةِ الْحَاجَةِ مِنَ النِّكَاحِ وَغَيْرِهِ.

دوسری فصل : ۳۱۳۹: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ”نماز کے تشہد“ اور ”تشہد فی الحاجہ“ کی تعلیم دی۔ آپ نے فرمایا، نماز کا تشہد یہ ہے ”تمام قویٰ بدنی اور مالی عبادات اللہ کے لئے ہیں۔ اے پیغمبر تجھ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں ہوں، ہم پر اور اس کے صالح بندوں پر سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود برحق نہیں، سوائے اللہ کے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے پیغمبر ہیں“ اور تشہد فی الحاجہ ”یعنی خطبہ حاجت“ یہ ہے ”تمام حمد و ثناء اللہ کے لئے ہے، ہم اس سے مدد مانگتے ہیں اور اسی سے مغفرت طلب کرتے ہیں اور ہم اللہ کے ساتھ اپنے نفسوں کے شر سے پناہ مانگتے ہیں جس شخص کو اللہ ہدایت عطا کرے اس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جس کو وہ گمراہ کرے اس کو کوئی ہدایت دینے والا

نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے پیغمبر ہیں“ اور تین آیات تلاوت کرے پہلی آیت (جس کا ترجمہ ہے) ”اے مومنو! اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور مرنا تو مسلمان ہی مرنا۔ دوسری آیت (جس کا ترجمہ ہے) ”اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو، جس نے تم کو ایک شخص یعنی آدم علیہ السلام سے پیدا کیا، اس سے اس کا جوڑا بنایا پھر ان دونوں سے کثرت سے مرد و عورت پیدا کر کے روئے زمین پر پھیلا دیئے اور اللہ سے، جس کے نام کو تم اپنی حاجت براری کا ذریعہ بناتے ہو، ڈرو اور قطع رحمی سے بچو۔ کچھ شک نہیں کہ اللہ تمہیں دیکھ رہا ہے تیسری آیت (جس کا ترجمہ ہے) ”اے مومنو! اللہ سے ڈرو اور بات سیدھی کیا کرو وہ تمہارے اعمال درست کر دے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے گا تو بے شک بڑی مراد پائے گا“ (احمد، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، داری) اور جامع ترمذی میں سفیان ثوری نے تین آیات کی نشاندہی کی ہے اور ابن ماجہ نے ”إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ“ کے بعد ”نَحْمَدُكَ“ اور ”مَنْ شَرَّورَ أَنْفُسَانَا“ کے بعد ”وَمَنْ نِيَّاتِ أَعْمَالِنَا“ زیادہ بیان کیا ہے اور داری نے ”عَظِيمًا“ کے بعد اضافہ کیا ہے کہ بعد ازاں ضرورت کے مطابق کلام کرے اور ”شرح السنہ“ میں ابن مسعود کی روایت میں ہے کہ نکاح یا کسی اور ضرورت کے موقع پر یہ خطبہ پڑھے۔

وضاحت: علامہ البانی نے خطبہ الحاجہ کے عنوان سے ایک مستقل رسالہ تحریر کیا ہے جس میں اس کے جملہ طرق اور الفاظ کو بیان کیا ہے۔

۳۱۵۰- (۱۱) **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كُلُّ خُطْبَةٍ لَيْسَ فِيهَا تَشَهُدُ فَهِيَ كَالْيَدِ الْجَذْمَاءِ»...** رَوَاهُ الْبِرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۳۱۵۰: ابوہریرہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس خطبہ میں تشہد کا ذکر نہیں ہے وہ خطبہ کٹے ہوئے ہاتھ کی مانند ہے (ترمذی) امام ترمذی نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے

۳۱۵۱- (۱۲) **وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كُلُّ أَمْرٍ ذِي بَالٍ - لَا يُدْأُ فِيهِ بِالْحَمْدِ لِلَّهِ فَهُوَ أَقْطَعُ»...** رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۳۱۵۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر وہ اہم کام جس کے آغاز میں ”الحمد لله“ نہیں ہے وہ کام برکت سے خالی ہے (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ارواء الغلیل صفحہ ۲۹، ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۱۳۶)

۳۱۵۲- (۱۳) **وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَعْلِنُوا هَذَا النِّكَاحَ، وَاجْعَلُوهُ فِي الْمَسَاجِدِ، وَأَضْرِبُوا عَلَيْهِ بِالذُّفُوفِ».** رَوَاهُ الْبِرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۳۱۵۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، نکاح کا اعلان کرو اور نکاح مسجدوں میں کرو اور نکاح کے موقع پر دف بجاؤ (ترمذی) امام ترمذی نے بیان کیا کہ یہ حدیث غریب ہے۔
وضاحت: اس حدیث کی سند میں عیسیٰ بن میمون انصاری کو امام ترمذی نے ضعیف اور امام بخاری نے منکر الحدیث قرار دیا ہے (میزان الاعتدال، جلد ۳ صفحہ ۱۳، تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۳)

۳۱۵۳- (۱۴) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبِ الْجُمَحِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «فَضْلُ مَا بَيْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ: الصَّوْتُ وَالذَّفُّ فِي النِّكَاحِ». . . زَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۱۵۳: محمد بن حاطب جمحی رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، حلال اور حرام کے درمیان امتیاز، نکاح کا اعلان کرنے اور نکاح کے وقت دف بجانے سے ہوتا ہے (احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)
وضاحت: اس حدیث میں "صوت" سے مقصود یہ ہے کہ معاشرہ میں اس کی شہرت کی جائے نیز دف بجاکر اعلان کرنا درست ہے، ڈھول بجانا ناجائز ہے۔ ڈھول کی حدیث کا ذکر صحیح نہیں۔

۳۱۵۴- (۱۵) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَتْ عِنْدِي جَارِيَةٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ زَوَّجْتُهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا عَائِشَةُ! أَلَا تُغْنِينِ؟ فَإِنَّ هَذَا الْحَيُّ مِّنَ الْأَنْصَارِ يُحِبُّونَ الْغِنَاءَ». زَوَاهُ ابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ.

۳۱۵۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میری تولیت میں انصاری لڑکی تھی، میں نے اس کا نکاح کرا دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے عائشہ! لگانے کا انتظام کیوں نہیں کرتی، قبیلہ انصار کے لوگ تو گانے کو پسند کرتے ہیں (صحیح ابن حبان)

۳۱۵۵- (۱۶) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَنْكَحْتُ عَائِشَةَ ذَاتَ قَرَابَةٍ لِّهَا مِنَ الْأَنْصَارِ -، فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: «أَهْدَيْتُمُ الْفَتَاةَ؟» - قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: «أَرْسَلْتُمْ مَعَهَا مَنْ تُغْنِي؟» قَالَتْ: لَا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الْأَنْصَارَ قَوْمٌ فِيهِمْ غَزْلٌ، فَلَوْ بَعَثْتُمْ مَعَهَا مَنْ يَقُولُ:

أَتَيْنَاكُمْ أَتَيْنَاكُمْ فَحَيَّانَا وَحَيَّاكُمْ» زَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۳۱۵۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنی قرابت دار انصاری لڑکی کا نکاح کرایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ نے دریافت کیا، تم نے لڑکی کی رخصتی کر دی ہے؟ انہوں نے

اثبات میں جواب دیا۔ آپ نے فرمایا، کیا تم نے اس کے ساتھ گانے والیوں کو بھیجا ہے؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نفی میں جواب دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ترغیب دلاتے ہوئے) فرمایا، انصاریوں کا گانے کی جانب میلان ہے، کاش! تم اس کے ہمراہ ایسی جماعت کو بھیجتیں جو یہ گیت گاتی۔ ہم تمہارے پاس آئے ہیں، ہم تمہارے پاس آئے ہیں، ہمیں بھی مبارک ہو اور تمہیں بھی مبارک ہو (ابن ماجہ)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، ابلیح اور ابو زبیر کا ابن عباس سے سماع ثابت نہیں۔ (ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۱۷۶، ارواء الغلیل ۱۹۹۵، احادیث ضعیفہ ۲۹۸۱)

۳۱۵۶ - (۱۷) وَعَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «أَيُّمَا امْرَأَةٍ زَوَّجَهَا وَلِيَانٌ، فَهِيَ لِلأَوَّلِ مِنْهُمَا وَمَنْ بَاعَ بَيْعًا مِنْ رَجُلَيْنِ؛ فَهُوَ لِلأَوَّلِ مِنْهُمَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتَّسَائِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

۳۱۵۶: سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس عورت کا نکاح دو بیوی کرا دیں تو وہ پہلے نکاح والے کی ہوگی اور جو شخص کسی چیز کو دو شخصوں کے پاس بیچتا ہے تو وہ پہلے خریدار کی ہوگی۔ (ترمذی، ابوداؤد، نسائی، دارمی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، سمرہ سے حسن روایت کرتے ہیں جبکہ حسن کا سمرہ سے سماع ثابت نہیں (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۳، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۰۳)

الفصل الثالث

۳۱۵۷ - (۱۸) وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا نَغزُو مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ مَعَنَا نِسَاءٌ، فَقُلْنَا: أَلَا نَحْتَصِي؟ فَهَانَا عَنْ ذَلِكَ، ثُمَّ رَخَّصَ لَنَا أَنْ نَسْتَمْتِعَ، فَكَانَ أَحَدُنَا يَنْكِحُ الْمَرْأَةَ بِالثَّوْبِ إِلَى أَجَلٍ، ثُمَّ قَرَأَ عَبْدُ اللَّهِ: «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَحْرِمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ».

تیسری فصل: ۳۱۵۷: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں جہاد کرتے، ہمارے ساتھ ہماری عورتیں نہیں ہوتی تھیں۔ ہم نے آپ سے پوچھا؟ کیا ہم خصی نہ ہو جائیں؟ آپ نے ہمیں اس سے منع کیا بعد ازاں آپ نے ہمیں منع کرنے کی اجازت دی چنانچہ ہم میں سے بعض لوگ معین وقت تک کے لئے کپڑا بطور مردے کر ایک عورت سے نکاح کرتے پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) "اے مومنو! جو عمدہ چیزیں اس نے تمہارے لئے حلال کی ہیں ان کو حرام نہ سمجھو" (بخاری، مسلم)

۳۱۵۸ - (۱۹) **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا**، قَالَ: **إِنَّمَا كَانَتِ الْمُتَعَةُ فِي**
أَوَّلِ الْإِسْلَامِ، كَانَ الرَّجُلُ يَقْدُمُ الْبَلْدَةَ لَيْسَ لَهُ بِهَا مَعْرِفَةٌ، فَيَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ بِقَدْرِ مَا يُرَى أَنَّهُ
يُقِيمُ، فَتَحْفَظُ لَهُ مَتَاعَهُ، وَتُصَلِّحُ لَهُ شَيْءٌ - حَتَّى إِذَا نَزَلَتِ الْآيَةُ **﴿إِلَّا عَلَىٰ أَرْوَاحِهِمْ أَوْ مَا**
مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ﴾ .. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَكُلُّ فَرْجٍ سِوَاهُمَا فَهُوَ حَرَامٌ. رَوَاهُ ابْنُ تَرْمِذِي.

۳۱۵۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ شروع اسلام میں متعہ جائز تھا، ایک شخص کسی شہر میں آتا وہاں
اس کی جان پہچان نہ ہوتی تو وہ کسی عورت سے اتنے عرصہ کے لئے نکاح کر لیتا جب تک وہ وہاں اقامت پذیر رہنے کا
خیال کرتا چنانچہ عورت اس کے سامان کی حفاظت کرتی اور اس کے لئے کھانے پکانے کا اہتمام کرتی جب یہ آیت نازل
ہوئی (جس کا ترجمہ ہے) ”مگر بیویاں اور لونڈیاں جائز ہیں“ تو ابن عباس نے کہا کہ ان دونوں کے علاوہ سب شرمگاہیں
حرام ہیں (ترمذی)

وضاحت ۱: یہ روایت ضعیف ہے، اس کی سند میں موسیٰ بن عبیدہ راوی ضعیف ہے نیز فتح مکہ کے موقع پر آپ
نے متعہ کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے حرام قرار دے دیا (احادیث صحیحہ صفحہ ۳۸۱، تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۳، ضعیف ترمذی
صفحہ ۱۳۰)

۳۱۵۹ - (۲۰) **وَعَنِ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ**، قَالَ: **دَخَلْتُ عَلَىٰ قَرْظَةَ بِنِ كَعْبٍ وَأَبِي مَسْعُودٍ**
الْأَنْصَارِيِّ فِي عُرْسٍ وَإِذَا جَوَارِ يُغَنِّيْنَ، فَقُلْتُ: **أَيُّ صَاحِبِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَهْلِ بَدْرٍ!**
يُفَعِّلُ هَذَا عِنْدَكُمْ؟ فَقَالَا: **إِجْلِسْ إِنْ شِئْتَ فَاسْمَعْ مَعَنَا**، **وَإِنْ شِئْتَ فَادْهَبْ**؛ **فَأَنَّهُ قَدْ رُخِّصَ**
لَنَا فِي اللَّهِوَ عِنْدَ الْعُرْسِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۳۱۵۹: عامر بن سعد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک نکاح کی مجلس میں قرظہ بن کعب اور ابو مسعود انصاری کے
ہاں جانا ہوا وہاں کچھ لڑکیاں گانا گا رہی تھیں میں نے ان سے کہا، آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی ہونے کا
شرف اور غزوة بدر میں بھی شرکت کا اعزاز حاصل ہے، یہ آپ کے سامنے کیا ہو رہا ہے؟ ان دونوں نے مجھ سے کہا، اگر
آپ پسند کریں تو ہمارے ساتھ بیٹھ جائیں اور گانا سنیں اور اگر جانا پسند کریں تو چلے جائیں اس لئے کہ ہمیں نکاح کے
موقع پر گانے بجانے کی اجازت عطا کی گئی ہے (نسائی)

وضاحت: اچھے اشعار کے ساتھ بغیر موسیقی کے گانا جائز ہے۔ عشقیہ اشعار جن میں حسن و جمال کے مناظر کی
عکاسی ہو اور فسق و فجور کی جانب میلان ہو اور جن کے سننے سے شہوت میں اشتعال رونما ہو وہ ناجائز ہیں (تنقیح الرواۃ
جلد ۳ صفحہ ۱۳)

بَابُ الْمُحَرَّمَاتِ

(ان عورتوں کا بیان جن سے نکاح حرام ہے)

الفصل الأول

۳۱۶۰- (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يُجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَلَا بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۳۱۶۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عورت اور اس کی پھوپھی، عورت اور اس کی خالہ بیک وقت نکاح میں اکٹھی نہیں ہو سکتیں (بخاری، مسلم) وضاحت: معلوم ہوا کہ قرآن پاک کے عموم کو خبر واحد کے ساتھ خاص کرنا درست ہے اس لئے کہ قرآن پاک میں جن محرمات کا ذکر ہے ان میں خالہ، بھانجی کے جمع کرنے کی حرمت کا ذکر نہیں ہے (فتح الباری جلد ۹ صفحہ ۱۲۲)

۳۱۶۱- (۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَحْرُمُ مِنَ الرِّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ... رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۱۶۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو رشتے نسب سے حرام ہیں وہ رضاعت سے بھی حرام ہیں (بخاری)

وضاحت: نسب کی وجہ سے ماں، بیٹی، بہن، پھوپھی، خالہ، بھتیجی اور بھانجی سے نکاح حرام ہے اور قرآن پاک کی نص کے لحاظ سے رضاعی ماں اور رضاعی بہن سے بھی نکاح حرام ہے ان کے ساتھ ساتھ رضاعی بیٹی، رضاعی پھوپھی، رضاعی خالہ، رضاعی بھتیجی اور رضاعی بھانجی سے بھی نکاح حرام ہے نیز خیال رہے، حرمت کا تعلق رضاعی ماں کے اقارب کے ساتھ ہے وہ رضاعی بچے کے بھی اقارب ہیں جبکہ رضاعی بچے کے نسبی اقارب کا رضاعی ماں کے ساتھ حرمت کا تعلق نہیں ہے اور قرآن پاک کی نص کے مطابق خوشدامن، بیوی کی پہلے خاوند سے لڑکی، صلیبی بیٹوں کی بیویوں اور دو بہنوں کو ایک نکاح میں جمع کرنا بھی محرمات میں سے ہے (واللہ اعلم)

۳۱۶۲- (۳) وَعَنْهَا قَالَتْ: جَاءَ عَمِّي مِنَ الرِّضَاعَةِ، فَاسْتَأْذَنَ عَلَيَّ، فَأَبَيْتُ أَنْ أَدْنَ لَهُ حَتَّى أَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: «إِنَّهُ عَمُّكَ فَأَدْنِي لَهُ» قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّمَا أَرْضَعْتَنِي الْمَرْأَةَ وَلَمْ يَرْضِعْنِي الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّهُ عَمُّكَ فَلْيَلِجْ عَلَيْكَ» وَذَلِكَ بَعْدَ مَا ضُرِبَ عَلَيْنَا الْحِجَابُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۱۶۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے رضاعی چچا نے میرے ہاں آنے کی اجازت طلب کی، میں نے اس کو اجازت دینے سے انکار کیا جب تک کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت نہ لے لوں چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، میں نے یہ مسئلہ آپ سے دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا، بلاشبہ وہ تیرا چچا ہے اس کو اجازت دے۔ میں نے عرض کیا کہ مجھے دودھ عورت یعنی اس کی بھانجی نے پلایا ہے، مرد یعنی اس کے بھائی نے نہیں پلایا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ تیرا چچا ہے تیرے پاس آ سکتا ہے۔ یہ واقعہ پردہ کی آیت نازل ہونے کے بعد کا ہے (بخاری، مسلم)

وضاحت: ابوداؤد میں وضاحت ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب میرا رضاعی چچا ”فلح“ میرے گھر آیا تو میں نے اس سے پردہ کیا۔ اس نے کہا آپ مجھ سے پردہ کرتی ہیں جب کہ میں آپ کا چچا ہوں۔ میں نے دریافت کیا، کیسے؟ اس نے بتایا کہ میرے بھائی کی بیوی نے تجھے دودھ پلایا ہے۔ عائشہ نے کہا، مجھے عورت نے دودھ پلایا ہے اس کے خاوند نے تو دودھ نہیں پلایا (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۴)

۳۱۶۳ - (۴) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَلْ لَكَ فِي بِنْتِ عَمِّكَ حَمْزَةَ؟ فَإِنَّهَا أَجْمَلُ فِتْنَةٍ فِي قُرَيْشٍ. فَقَالَ لَهُ: «أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ حَمْزَةَ أُخْتِي مِنَ الرِّضَاعَةِ؟ وَإِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ مِنَ الرِّضَاعَةِ مَا حَرَّمَ مِنَ النَّسَبِ؟» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۱۶۳: علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! کیا آپ اپنے چچا حمزہ کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہیں گے؟ وہ قریش کی خوبصورت ترین جوان لڑکی ہے؟ آپ نے اس سے کہا، کیا تجھے علم نہیں کہ حمزہ میرا رضاعی بھائی ہے (اور وہ میری رضاعی بہن بھی ہے) اور اللہ نے رضاعت سے وہ رشتے حرام کر دیئے ہیں جو نسب سے حرام ہیں (مسلم)

وضاحت: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حمزہ کو ابو جہل کی لونڈی ثویبہ نے دودھ پلایا تھا (واللہ اعلم)

۳۱۶۴ - (۵) وَعَنْ أُمِّ الْفَضْلِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا تُحْرِمُ الرِّضْعَةَ أَوْ الرِّضْعَتَيْنِ».

۳۱۶۳: اُمُّ الْفَضْلِ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک بار دودھ پینے (یا) دو بار دودھ پینے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی (مسلم)

۳۱۶۵ - (۶) وَفِي رِوَايَةِ عَائِشَةَ، قَالَ: «لَا تُحْرِمُ الْمِصَّةُ وَالْمِصَّتَانِ».

۳۱۶۵: اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے آپ نے فرمایا، ایک بار دودھ پلانا اور دو بار دودھ پلانا حرام نہیں کرنا (مسلم)

۳۱۶۶- (۷) وَفِي أُخْرَى لَأَمِ الْفَضْلِ ، قَالَ : «لَا تُحْرَمُ الْإِمْلَاجَةُ - وَالْإِمْلَاجَتَانِ» .
هَذِهِ رَوَايَاتٌ لِمُسْلِمٍ .

۳۱۶۶ : اور ام الفضل رضی اللہ عنہا کی دوسری روایت میں ہے آپ نے فرمایا، ایک بار دودھ پلانا اور دو بار دودھ پلانا حرام نہیں کرتا (مسلم)

وضاحت : قرآن پاک میں مطلق رضاعت کا ذکر ہے یعنی ایک بار چوسنے سے بھی حرمت ثابت ہوتی ہے لیکن حدیث نے اس کی تخصیص کر دی ہے کہ ایک بار یا دو بار چوسنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی البتہ دوسری حدیث میں پانچ رضعات سے حرمت ثابت ہونے کا ذکر ہے۔ معلوم ہوا کہ تین یا چار بار چوسنے سے بھی حرمت ثابت نہ ہوگی۔
(نیل الاوطار جلد ۶ صفحہ ۳۱)

۳۱۶۷- (۸) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ : كَانَ فِيمَا أَنْزَلَ مِنَ الْقُرْآنِ : «عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ يُحْرَمَنَّ» . ثُمَّ نَسِخَنَ بِخَمْسٍ مَعْلُومَاتٍ فَتَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهِيَ فِيمَا يُقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۳۱۶۷ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ قرآن پاک میں نازل ہوا تھا کہ ”واضح طور پر دس بار چوسنے سے حرمت ثابت ہوتی ہے“ بعد ازاں اس کو منسوخ کر کے حکم دیا گیا کہ پانچ بار چوسنے سے حرمت ثابت ہوتی ہے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت پانچ رضعات کی تلاوت قرآن پاک میں ہوتی تھی (مسلم)

وضاحت : اس کی تلاوت وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب منسوخ ہوئی اور حکم باقی رہا بعض لوگوں کو اس آیت کی تلاوت کے منسوخ ہونے کا علم نہ ہو سکا اس لئے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت اس کو تلاوت کرتے تھے (واللہ اعلم)

۳۱۶۸- (۹) وَمَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا رَجُلٌ، فَكَانَتْ كَرِهَ ذَلِكَ فَقَالَتْ : إِنَّهُ أَخِي . فَقَالَ : «أَنْظُرَنَّ مَنْ إِخْوَانُكُمْ؟ فَإِنَّمَا الرُّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ -» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۳۱۶۸ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ہاں تشریف لائے تو وہاں ایک شخص تھا، یوں محسوس ہوا کہ آپ نے اس کی موجودگی کو اچھا نہ جانا، عائشہ نے وضاحت کی کہ یہ میرا بھائی ہے آپ نے فرمایا، اچھی طرح غور کیا کرو کہ تمہارے بھائی کون ہیں؟ اس لئے کہ دودھ سے حرمت اس دور میں ثابت ہوتی ہے جب بھوک دور کرنے کے لئے صرف دودھ پر گزارا ہو (بخاری، مسلم)

وضاحت : مقصود یہ ہے کہ اس رضاعت سے حرمت ثابت ہوتی ہے جو رضاعت کی مدت میں ہو جب دودھ

سے بھوک جاتی رہتی ہو اور جب اس کی خوراک دودھ نہیں ہے تو دودھ سے بھوک دور نہیں ہوتی پس آپ اچھی طرح معلوم کریں کہ دودھ کی رضاعت اس وقت ہوتی ہے جب بچہ دودھ پیتا ہے۔ معلوم ہوا کہ بڑی عمر والے انسان کو اگر دودھ پلایا جائے تو رضاعت ثابت نہیں ہوگی (نیل الاوطار جلد ۶ صفحہ ۳۱۶)

۳۱۶۹- (۱۰) وَقَنَّ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ تَزَوَّجَ ابْنَةَ لِابْنِ إِهَابِ بْنِ عَزِيزٍ، فَاتَتْ امْرَأَةً، فَقَالَتْ: قَدْ أَرْضَعْتُ عُقْبَةَ وَالنَّبِيَّ تَزَوَّجَ بِهَا. فَقَالَ لَهَا عُقْبَةُ: مَا عَلِمْتُ أَنَّكَ قَدْ أَرْضَعْتَنِي وَلَا أَخْبَرْتَنِي. فَأَرْسَلَ إِلَى آلِ أَبِي إِهَابٍ، فَسَأَلَهُمْ، فَقَالُوا: مَا عَلِمْنَا أَرْضَعْتَ صَاحِبَتَنَا، فَرَكِبَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِالْمَدِينَةِ، فَسَأَلَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كَيْفَ وَقَدْ قِيلَ؟» فَفَارَقَهَا عُقْبَةُ، وَنَكَحَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ... رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۱۶۹: عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے ابو احباب بن عزیز کی بیٹی سے نکاح کیا، ایک عورت آئی۔ اس نے کہا، میں نے عقبہ اور جس عورت کے ساتھ عقبہ نے نکاح کیا ہے (دونوں) کو دودھ پلایا ہے۔ عقبہ نے اس عورت سے کہا، مجھے علم نہیں کہ تو نے مجھے دودھ پلایا ہے اور نہ ہی تو نے مجھے بتایا ہے۔ اس پر عقبہ نے آل ابی احباب کی جانب پیغام بھیجا (اور) ان سے دریافت کیا۔ انہوں نے بتایا، ہمیں علم نہیں کہ اس عورت نے ہماری اس لڑکی کو دودھ پلایا ہے۔ اس پر وہ مدینہ منورہ گیا اور آپ سے دریافت کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تو اس کو کیسے اپنے نکاح میں برقرار رکھ سکتا ہے؟ جب کہ کہا گیا ہے (کہ تم دونوں کو ایک عورت نے دودھ پلایا ہے) چنانچہ عقبہ نے اس سے مفارقت اختیار کر لی اور اس لڑکی نے کسی دوسرے مرد کے ساتھ نکاح کر لیا (بخاری)

وضاحت: معلوم ہوا کہ دودھ پلانے والی ایسی عورت کی گواہی کو قبول کیا جائے گا۔ امام بخاری نے "کتاب الشهادات" میں اس مفہوم کا باب منعقد کر کے اس کے تحت اس حدیث کو ذکر کیا ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۵)

۳۱۷۰- (۱۱) وَقَنَّ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ بَعَثَ جَيْشًا إِلَى أَوْطَاسٍ —، فَلَقُوا عَدُوًّا، فَقَاتَلُوهُمْ، فَظَهَرُوا عَلَيْهِمْ، وَأَصَابُوا لَهُمْ سَبَايَا، فَكَانَ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ تَحْرَجُوا مِنْ غَشِيَانِهِنَّ مِنْ أَجْلِ أَرْوَاجِهِنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى فِي ذَلِكَ ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾ — أَى فِهِنَّ لَهُمْ حَلَالٌ إِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهُنَّ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۱۷۰: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جنگِ حنین کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر اوطاس (مقام) کی جانب بھیجا۔ وہ دشمن سے لڑے، ان سے جنگ کی، ان پر غالب آگئے اور ان کی عورتوں کو قیدی بنایا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ کرام نے ان سے جماعت کو گنہ سمجھا اس لیے کہ ان کے

مشرک خلوند موجود ہیں۔ اللہ پاک نے یہ آیت نازل کی (جس کا ترجمہ ہے) ”اور وہ عورتیں جو شلوی شدہ ہیں (تم پر حرام ہیں) مگر جو تمہاری مملوک ہو جائیں۔“ یعنی ان کے لیے وہ عورتیں حلال ہیں جب ان کی عدت ختم ہو جائے (مسلم)

وضاحت: اگر وہ حاملہ ہیں تو ان کی عدت وضع حمل ہے اور اگر انہیں حیض آتا ہے تو ان کی عدت ایک حیض ہے اس کے بعد ان سے مجامعت درست ہے ان کا پہلا نکاح فسخ ہو گیا جب وہ دارالاسلام میں پہنچ گئیں (تنقیح الرواۃ جلد ۲ صفحہ ۱۵-۱۶)

الفصل الثانی

۳۱۷۱- (۱۲) **فَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ تُنَكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا، أَوْ الْعَمَّةُ عَلَى بِنْتِ أُخِيَّتِهَا، وَالْمَرْأَةُ عَلَى خَالَتِهَا، أَوْ الْخَالَةُ عَلَى بِنْتِ أُخْتِهَا، لَا تُنَكَحُ الصُّغْرَى عَلَى الْكُبْرَى. وَلَا الْكُبْرَى عَلَى الصُّغْرَى. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالِدَّارِمِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَرَوَاتُهُ إِلَى قَوْلِهِ: بِنْتِ أُخْتِهَا.**

دوسری فصل: ۳۱۷۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ کسی عورت سے اس کی پھوپھی سے نکاح ہوتے ہوئے نکاح کیا جائے یا پھوپھی سے اس کی بھینچی سے نکاح ہوتے ہوئے نکاح کیا جائے یا خالہ سے اس کی بھانجی سے نکاح ہوتے ہوئے نکاح کیا جائے یا چھوٹی سے بڑی کی موجودگی میں اور بڑی سے چھوٹی کی موجودگی میں نکاح کیا جائے (ترمذی، ابوداؤد، دارمی، نسائی) البتہ نسائی کی روایت اس کے قول ”بھانجی“ تک ہے۔

۳۱۷۲- (۱۳) **وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَّبِي خَالِي أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ، وَمَعَهُ لِبَاسٌ، فَقُلْتُ: أَيْنَ تَذْهَبُ؟ قَالَ: بَعَثَنِي النَّبِيُّ ﷺ إِلَى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً أَبِيهِ آتِيَةً بِرَأْسِهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.**

وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ وَلِلنَّسَائِيِّ وَابْنِ مَاجَةَ وَالِدَّارِمِيِّ: فَأَمَرَنِي أَنْ أُضْرِبَ عُنُقَهُ وَأَخَذَ مَالَهُ. وَفِي هَذِهِ الرِّوَايَةِ قَالَ: عَمِّي بَدَل: خَالِي.

۳۱۷۲: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میرے پاس سے میرا ماموں ابوبردہ بن نیار گزرا اور اس کے پاس جھنڈا تھا، میں نے اس سے دریافت کیا، تو کہاں جاتا ہے؟ اس نے جواب دیا، مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کی جانب بھیجا ہے جس نے اپنے والد کی عورت سے نکاح کیا ہے کہ میں آپ کے پاس اس کا سر قلم کر کے لاؤں (ترمذی، ابوداؤد) اور ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ اور دارمی کی روایت میں ہے کہ آپ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اس کی

گردن اتاروں اور اس سے مال چھین لوں اور اس روایت میں ماموں کے بجائے چچا کا ذکر ہے۔
وضاحت: چونکہ اس شخص نے نص شرعی کی مخالفت کی تھی اور حرام کو حلال گردانا تھا اور عملاً اس کا مرتکب
ہوا اور مرتد ہو گیا اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص کے قتل کا حکم دیا۔ جس نے علانیہ محرمات کو
حلال گردانا بلکہ مزید اس کو سزا دیتے ہوئے اس کے مال کو بھی ضبط کر لیا (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۷۷)

۳۱۷۳- (۱۴) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يُحْرِمُ
مِنَ الرُّضَاعِ إِلَّا مَا فَتَحَ الْأَمْعَاءُ فِي الثَّدْيِ - ، وَكَانَ قَبْلَ الْفِطَامِ»... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۱۷۳: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، صرف پستانوں کی اس
رضاعت سے حرمت ثابت ہوگی جس سے بچے کی انتڑیوں میں پھیلاؤ نمودار ہو۔ جبکہ یہ رضاعت دودھ پلانے کی مدت میں
ہو (ترمذی)

۳۱۷۴- (۱۵) وَعَنْ حَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ الْأَسْلَمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ
قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا يَذْهَبُ عَنِّي مَدْمَةُ الرُّضَاعِ - ؟ فَقَالَ: «غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ»... رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَالِدَّارِمِيُّ.

۳۱۷۴: حجج بن حجج اسلمی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں، اس نے پوچھا، اے اللہ کے رسول!
دودھ پلانے والی کا حق کیسے ادا ہو سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا، غلام یا لونڈی دینے سے (ترمذی، ابوداؤد، نسائی، دارمی)
وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۱۳۳، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۰۱)

۳۱۷۵- (۱۶) وَعَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ الْغَنَوِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ
النَّبِيِّ ﷺ إِذْ أَقْبَلَتِ امْرَأَةٌ، فَبَسَطَ النَّبِيُّ ﷺ رِدَاءَهُ حَتَّى قَعَدَتْ عَلَيْهِ، فَلَمَّا ذَهَبَتْ، قِيلَ:
هَذِهِ أَرْضَعَتِ النَّبِيَّ ﷺ.. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۱۷۵: ابوالطفیل غنوی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا
اچانک ایک عورت آئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر بچھائی وہ اس پر بیٹھ گئی جب وہ چلی گئی تو کہا گیا، اس
عورت نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلایا تھا (ابوداؤد)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں جعفر بن یحییٰ راوی مجہول ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۶، تنقیح الرواۃ
جلد ۳ صفحہ ۱۶)

۳۱۷۶- (۱۷) وَهْنُ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ غَيْلَانَ بْنَ سَلَمَةَ الثَّقَفِيَّ اسْلَمَ وَلَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَأَسْلَمَ مَعَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَمْسِكْ أَرْبَعًا، وَفَارِقْ سَائِرَهُنَّ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۱۷۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ غیلان بن سلمہ ثقفی جب مسلمان ہوا تو دور جاہلیت میں اس کے نکاح میں دس عورتیں تھیں، وہ سب اس کے ساتھ مسلمان ہو گئیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، چار عورتوں کو روک رکھ اور باقی کو اپنے سے جدا کر دے (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

۳۱۷۷- (۱۸) وَهْنُ نَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: اسْلَمْتُ وَتَحْتِي خَمْسُ نِسْوَةٍ، فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: فَارِقْ وَاحِدَةً، وَأَمْسِكْ أَرْبَعًا، فَعَمَدْتُ إِلَى أَقْدَمِيهِنَّ صُحْبَةً عِنْدِي: عَاقِرٌ مُنْذُ بَيِّتِينَ سَنَةً، فَفَارَقْتُهَا رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَنِ».

۳۱۷۷: نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں مسلمان ہوا تو میرے نکاح میں پانچ عورتیں تھیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا، ایک عورت سے جدا ہو جا اور چار کو اپنے ہاں رکھ لے چنانچہ ان میں سے ایک بانجھ عورت جو تقریباً ساٹھ سال سے میری رفاقت میں تھی، میں نے اس کو جدا کر دیا۔ (شرح السنہ)

۳۱۷۸- (۱۹) وَهْنُ الضَّحَّاكِ بْنِ فَيْرُوزَ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي اسْلَمْتُ وَتَحْتِي أُخْتَانِ، قَالَ: اخْتَرِ أَيْتَهُمَا شِئْتَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۱۷۸: ضحاک بن فیروز دہلی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میں مسلمان ہوا تو میرے نکاح میں دو بہنیں تھیں۔ آپ نے فرمایا، ان میں سے جس کو چاہو رکھ لو اور دوسری کو طلاق دے دو (ترمذی، ابو داؤد، ابن ماجہ)

۳۱۷۹- (۲۰) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اسْلَمْتُ امْرَأَةً، فَتَزَوَّجْتُ، فَجَاءَ زَوْجُهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي قَدْ اسْلَمْتُ، وَعِلِمْتُ بِاسْلَامِي. فَأَنْتَزَعَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ زَوْجِهَا الْآخِرِ، وَرَدَّهَا إِلَيَّ زَوْجِهَا الْأَوَّلِ - وَفِي رِوَايَةٍ: إِنَّهُ قَالَ: إِنَّهَا اسْلَمَتْ مَعِي، فَرَدَّهَا عَلَيَّ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۱۷۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک عورت مسلمان ہو گئی اس نے نکاح کر لیا اس کا خاوند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اس نے عرض کی، اے اللہ کے رسول! میں مسلمان ہو چکا تھا اور اس کو میرے اسلام لانے کا علم تھا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو دوسرے خاوند سے چھین لیا اور پہلے خاوند کی طرف لوٹایا اور ایک روایت میں ہے اس نے بتایا، وہ میرے ساتھ مسلمان ہوئی۔ آپ نے اس کو اس کی طرف لوٹا دیا (ابوداؤد)

۳۱۸۰- (۲۱) وَرَوَى فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ»: أَنَّ جَمَاعَةً مِنَ الْبَسَاءِ رَدَّهِنَّ النَّبِيُّ ﷺ بِالنِّكَاحِ الْأَوَّلِ عَلَى أَرْوَاجِهِنَّ، عِنْدَ اجْتِمَاعِ الْإِسْلَامِيِّينَ بَعْدَ اخْتِلَافِ الْبَدِينِ وَالْدَّارِ، مِنْهُنَّ بِنْتُ الْوَلِيدِ بْنِ مَغِيْرَةَ، كَانَتْ تَحْتَ صَفْوَانَ بْنِ أُمِيَّةَ، فَأَسْلَمَتْ يَوْمَ الْفَتْحِ، وَهَرَبَ زَوْجُهَا مِنَ الْإِسْلَامِ، فَبَعَثَ إِلَيْهِ [رَسُولُ اللَّهِ ﷺ] - ابْنُ عَمِيهِ وَهَبُ بْنُ عُمَيْرٍ بِرِذَاءِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَمَانًا لِيَصْفَوَانَ، فَلَمَّا قَدِمَ جَعَلَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَسْيِيرًا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ - حَتَّى أَسْلَمَ، فَاسْتَفْرَتْ عِنْدَهُ، وَأَسْلَمَتْ أُمُّ حَكِيمٍ بِنْتُ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، امْرَأَةٌ عِكْرَمَةَ بْنِ أَبِي جَهْلٍ يَوْمَ الْفَتْحِ بِمَكَّةَ، وَهَرَبَ زَوْجُهَا مِنَ الْإِسْلَامِ، حَتَّى قَدِمَ الْيَمَنَ، فَارْتَحَلَتْ أُمُّ حَكِيمٍ، حَتَّى قَدِمَتْ عَلَيْهِ الْيَمَنَ، فَدَعَتْهُ إِلَى الْإِسْلَامِ، فَأَسْلَمَ، فَتَبْنَا عَلَى نِكَاحِهِمَا. رَوَاهُ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ مُرْسَلًا.

۳۱۸۰: شرح السنۃ میں مروی ہے، عورتوں کی ایک جماعت کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے نکاح کے ساتھ ان کے خاوندوں کے ہاں واپس کر دیا جب کہ دونوں اسلام لائے بعد اس کے کہ پہلے ان دونوں میں اسلام اور رہائش کا اختلاف تھا (یعنی وہ دائر الاسلام میں تھیں اور ان کے خاوند مسلمان نہ تھے) ان میں ولید بن مغیرہ کی بیٹی صفوان بن امیہ کے نکاح میں تھی وہ فتح مکہ کے روز مسلمان ہوئی اور اس کا خاوند اسلام لانے سے بھاگ گیا چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی جانب اس کے چچیرے بھائی وہب بن عمیر کو اپنی چادر دے کر بھیجا۔ صفوان بن امیہ کو امن دی جب وہ آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو چار ماہ چلنے پھرنے کی اجازت دی یہاں تک کہ وہ مسلمان ہو گیا چنانچہ اس کی بیوی اس کے ہاں برقرار رہی اور ام حکیم بنت حارث، عکرمہ بن ابی جہل کی بیوی فتح مکہ کے روز مکہ مکرمہ میں مسلمان ہوئی اور اس کا خاوند اسلام سے بھاگ کر یمن چلا گیا چنانچہ ام حکیم یمن کا سفر کر کے وہاں پہنچی اور اس کو اسلام کی دعوت دی وہ مسلمان ہو گیا وہ دونوں اپنے (پہلے) نکاح پر قائم رہے (مالک نے ابن شہاب سے مرسل بیان کیا ہے)

وضاحت: اس حدیث کو امام بغوی نے شرح السنۃ میں بلا اسناد بیان کیا ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۷۱)

الفصل الثالث

۳۱۸۱- (۲۲) عن ابن عباس رضي الله عنه، قال: حُرِّمَ مِنَ النَّسَبِ سَبْعٌ، وَمِنَ الصَّهْرِ سَبْعٌ، ثُمَّ قُرَأَ: ﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ﴾ .. آيَةٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

تیسری فصل: ۳۱۸۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نسب اور نکاح دونوں سے سات، سات رشتے حرام ہوتے ہیں۔ بعد ازاں انہوں نے یہ آیت تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) ”تم پر حرام کی گئیں تمہاری مائیں.....“ (بخاری)

وضاحت: نسب سے ذیل کے رشتے حرام ہوتے ہیں۔

۱۔ ماں ۲۔ بیٹی ۳۔ بہن ۴۔ پھوپھی ۵۔ خالہ ۶۔ بیٹی ۷۔ بھانجی

اور نکاح سے ذیل کے رشتے حرام ہوتے ہیں۔

۱۔ ساس ۲۔ بیوی کے پہلے خلود سے بیٹی لیکن جب بیوی کے ساتھ جماع کیا ہو ۳۔ بیٹی کی بیوی ۴۔ شادی شدہ عورت ۵۔ بیوی کی دادی ۶۔ بیوی کے پہلے خلود کی بیٹی کی بیٹی ۷۔ عورت اور اس کی پھوپھی یا عورت اور اس کی خالہ یا عورت کی بہن کو جمع کرنا نیز رضاعی ماں اور رضاعی بہن کو بھی مجازاً نکاح کے رشتوں میں شامل کیا گیا ہے نیز نسب اور نکاح سے مزید رشتے بھی حرام ہوتے ہیں تفصیل کے لیے دیکھیے۔

(فتح الباری جلد ۱ صفحہ ۱۵۳ - ۱۵۵)

۳۱۸۲- (۲۳) وَفَنَ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «أَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةً فَدَخَلَ بِهَا، فَلَا يَجِلُّ لَهُ نِكَاحُ ابْنَتِهَا. وَإِنْ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا فَلْيَنْكِحْ ابْنَتَهَا، وَأَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةً، فَلَا يَجِلُّ لَهُ أَنْ يَنْكِحَ أُمَّهَا، دَخَلَ بِهَا أَوْ لَمْ يَدْخُلْ» ... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ لَا يُصَحُّ مِنْ كِبَلِ إِسْنَادِهِ، إِنَّمَا رَوَاهُ ابْنُ لَهْيَعَةَ، وَالْمُنْثَى بْنُ الصَّبَّاحِ، عَنْ عَمْرٍو بْنِ شُعَيْبٍ، وَهُمَا يُضَعَّفَانِ فِي الْحَدِيثِ.

۳۱۸۲: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے کسی عورت سے نکاح کیا اور اس کے ساتھ جماعت کی، اس کی بیٹی سے نکاح جائز نہیں اور اگر اس کے ساتھ جماعت نہیں کی تو اس کی بیٹی سے نکاح درست ہے اور جس شخص نے کسی عورت سے نکاح کیا اس کی بیٹی سے نکاح جائز نہیں چاہے بیوی کے ساتھ جماعت کی یا نہیں (ترمذی) امام ترمذی نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث سند کے لحاظ سے صحیح نہیں ہے۔ اس حدیث کو ابن لہیعہ اور منثی بن صباح نے عمرو بن شعیب سے روایت کیا ہے اور ان دونوں کو فن حدیث میں ضعیف سمجھا جاتا ہے۔

بَابُ الْمَبَاشَرَةِ (بیویوں کے ساتھ صحبت کرنے کا بیان)

الفصل الأول

۳۱۸۳ - (۱) عَنْ حَابِرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَتْ الْيَهُودُ تَقُولُ: إِذَا أَتَى الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ مِنْ دُبْرِهَا فِي قُبْلِهَا. كَانَ الْوَلَدُ أَحْوَلَ، فَزَلْتُ: ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۳۱۸۳: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں، یہودی کہا کرتے تھے کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی سے اندام نرالی میں پیٹھ کی جانب سے جماعت کرے گا تو بچہ بیٹا پیدا ہو گا۔ اس پر یہ آیت اتری ہے: ”تمہاری عورتیں تمہاری کھیتی ہیں تم اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو جاؤ“ (بخاری، مسلم)

وضاحت: جماعت صرف عورت کی شرمگاہ میں جائز ہے خواہ کوئی بھی طریقہ اختیار کیا جائے البتہ پیچھے کی جانب یعنی پانخانہ کی جگہ میں لواطت ہے اور یہ حرام ہے (واللہ اعلم)

۳۱۸۴ - (۲) وَصْنَهُ كُنَّا نَعَزِلُ وَالْقُرْآنُ يَنْزِلُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَزَادَ مُسْلِمٌ: فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَلَمْ يَنْهِنَا.

۳۱۸۳: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں، ہم عزل کرتے تھے اور قرآن پاک اترتا تھا (بخاری، مسلم) اور مسلم میں اضافہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا علم ہوا لیکن آپ نے ہمیں اس سے نہ روک

وضاحت: عزل سے مقصود یہ ہے کہ انزال کے وقت عضو تاسل کو عورت کی شرمگاہ سے نکل لیا جائے اور ”منی“ کو عورت کی شرمگاہ سے باہر گرایا جائے۔ آئندہ ذکر ہونے والی احادیث کے مفہوم سے معلوم ہوتا ہے کہ عزل نہ کیا جائے اس سے کچھ فائدہ حاصل نہیں ہوتا، اس لیے اس سے بچنا چاہیے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۸۱۸)

۳۱۸۵ - (۳) وَصْنَهُ، قَالَ: إِنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: إِنَّ لِي جَارِيَةً مِمِّي خَادِمَتَنَا، وَأَنَا أَطْوَفُ عَلَيْهَا، وَأَكْرَهُ أَنْ تَحْمِلَ فَقَالَ: «إِعْزِلْ عَنْهَا إِنْ شِئْتَ، فَإِنَّ سَيِّئَاتِهَا مَا قَدِّرَ لَهَا»... فَلَبِثَ الرَّجُلُ، ثُمَّ أَنَاهُ، فَقَالَ: إِنَّ الْجَارِيَةَ قَدْ حَبِلَتْ. فَقَالَ: «قَدْ أَخْبَرْتُكَ أَنَّ سَيِّئَاتِهَا مَا قَدِّرَ لَهَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۱۸۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس نے کہا، میری ایک لونڈی ہے وہ ہماری خادمہ ہے اور میں اس سے محبت کرتا ہوں اور میں اس کے حاملہ ہونے کو پسند نہیں کرتا۔ آپ نے فرمایا، تو چاہے تو اس سے عزل کر، لیکن جو تقدیر میں لکھا جا چکا ہے وہ ہو کر رہے گا (یعنی اگر اس کا حاملہ ہونا تقدیر میں لکھا جا چکا ہے تو تیرے عزل کرنے سے تقدیر بدل نہیں سکتی اس لئے عزل کی ضرورت نہیں) کچھ عرصہ بعد وہی شخص آیا اور بتایا کہ لونڈی تو حاملہ ہو چکی ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا، میں نے تجھے بتا دیا تھا کہ اس کے حق میں جو تقدیر میں لکھا جا چکا ہے وہ ہو کر رہے گا (مسلم)

۳۱۸۶ - (۴) وَقَنَّ ابْنُ سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ، فَأَصْنَانَا سَبِيًّا مِنْ سَبَى الْعَرَبِ، فَأَشْتَهَيْنَا النِّسَاءَ، وَاشْتَدَّتْ عَلَيْنَا الْعُزْبَةُ - ، وَاحْبَبْنَا الْعَزْلَ، فَأَرَدْنَا أَنْ نَعْزَلَ، وَقُلْنَا: نَعْزَلُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ أَظْهُرِنَا قَبْلَ أَنْ نَسْأَلَهُ؟ فَسَأَلْنَا عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ: «مَا عَلَيْكُمْ إِلَّا تَفْعَلُوا، مَا مِنْ نَسْمَةٍ كَائِنَةٍ - إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، إِلَّا وَهِيَ كَائِنَةٌ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۱۸۶: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ بنی المصطلق میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں نکلے ہمیں عرب قیدی دستیاب ہوئے ہم نے عورتوں (کے ساتھ جماعت) کی رغبت کی، جماعت سے دور رہنا ہمارے لئے مشکل ہو گیا چنانچہ ہم نے عزل کو اچھا سمجھا ہم نے چاہا کہ ہم عزل کریں (لیکن) ہم نے خیال کیا کہ ہم کیسے عزل کریں؟ جبکہ ہم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں کیوں نہ ہم آپ سے دریافت کریں چنانچہ ہم نے آپ سے اس کے بارے میں دریافت کیا، آپ نے فرمایا، اگر تم عزل نہ کرو تو تمہیں کیا ہے؟ اس لئے کہ جو روح قیامت تک وجود میں آنے والی ہے وہ ضرور آکر رہے گی (بخاری، مسلم)

وضاحت: اس حدیث میں بھی عزل کو مستحسن قرار نہیں دیا گیا بلکہ اس کے نہ کرنے کی ترغیب موجود ہے۔

۳۱۸۷ - (۵) وَقَنَّ، قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْعَزْلِ. فَقَالَ: «مَا مِنْ كُلِّ الْمَاءِ يَكُونُ الْوَلَدُ، وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ خَلْقَ شَيْءٍ لَمْ يَمْنَعَهُ شَيْءٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۱۸۷: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل کے بارے میں دریافت کیا گیا؟ آپ نے فرمایا، منی سے ہر وقت تو بچہ پیدا نہیں ہوتا اور جب اللہ تعالیٰ کسی چیز کو پیدا فرمانا چاہتا ہے تو کوئی اس کو روک نہیں سکتا (مسلم)

۳۱۸۸ - (۶) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ، فَقَالَ: إِنِّي إِعْزَلٌ عَنْ امْرَأَتِي. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لِمَ تَفْعَلُ ذَلِكَ؟» فَقَالَ الرَّجُلُ: أَشْفِقُ عَلَيَّ وَلَدَهَا — فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَوْ كَانَ ذَلِكَ ضَارًّا ضَرًّا فَارِسَ وَالرُّومَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۱۸۸: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اس نے بیان کیا کہ میں اپنی عورت سے عزل کرتا ہوں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا، تو عزل کس لئے کرتا ہے؟ اس شخص نے کہا، اس کے بچے کا ڈر ہے (جو دودھ پی رہا ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر دودھ (پلانے کے دوران حمل ہو جانے سے) کچھ ضرر ہوتا تو فارس اور روم کے لوگوں کو اس سے ضرر ہوتا (مسلم)

۳۱۸۹ - (۷) وَعَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: حَضَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي أَنَابِسٍ وَهُوَ يَقُولُ: «هَمَمْتُ أَنْ أَنْهِيَ عَنِ الْغَيْلَةِ —، فَنظَرْتُ فِي الرُّومِ وَفَارِسَ، فَإِذَا هُمْ يُغَيِّلُونَ أَوْلَادَهُمْ، فَلَا يَضُرُّ أَوْلَادَهُمْ ذَلِكَ شَيْئًا». ثُمَّ سَأَلُوهُ عَنِ الْعَزْلِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «ذَلِكَ الْوَادُ الْخَفِيُّ وَهِيَ ﴿وَإِذَا الْمَوْؤُودَةُ سُئِلَتْ﴾... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۱۸۹: جذامہ بنت وہب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ چند لوگوں کی موجودگی میں، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھی۔ آپؐ فرما رہے تھے، میں نے ارادہ کیا کہ دودھ پلانے کے زمانہ میں عورت سے جماع کو روک دوں لیکن جب میں نے رومیوں اور فارسیوں کو دیکھا کہ وہ اپنی عورتوں سے دودھ پلانے کے زمانہ میں جماع کرتے ہیں اور اس سے ان کی اولاد کو کچھ نقصان نہیں ہوتا (تو میں نے نہ روکا) اس کے بعد لوگوں نے آپؐ سے عزل کے بارہ میں سوال کیا۔ آپؐ نے فرمایا، یہ تو پوشیدہ طور پر زندہ انسان کو دفن کرنا ہے اور اس آیت میں اس کا ذکر ہے ”اور جب اس لڑکی سے جو زندہ دفن کی گئی تھی پوچھا جائے گا“

۳۱۹۰ - (۸) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ أَعْظَمَ الْأَمَانَةِ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» - وَفِي رِوَايَةٍ -: «إِنَّ مِنْ أَشْرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللَّهِ مَنْزِلَةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الرَّجُلُ يُفْضِي إِلَى امْرَأَتِهِ وَتُفْضِي إِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۱۹۰: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن اللہ کے نزدیک بہت بڑی امانت اور ایک روایت میں ہے کہ قیامت کے دن اللہ کے نزدیک بدترین مقام اس شخص کا ہے جو اپنی بیوی سے مباشرت کرتا ہے اور وہ اس کے ساتھ اس میں شریک ہوتی ہے پھر وہ اس کی پوشیدہ باتوں کو پھیلاتا ہے (مسلم)

الفصلُ الثَّانِي

۳۱۹۱- (۹) **وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أُوْحِيََ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: «نَسَاؤُكُمْ حَرْتُ لَكُمْ فَاتُوا حَرَّتُكُمْ»** — آيَةٌ: «أَقْبِلْ وَأَدْبِرْ، وَأَتَقِ الدُّبُرَ وَالْحَيْضَةَ»... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل : ۳۱۹۱ : ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی کی گئی ”تمہاری عورتیں تمہاری کھیتی ہیں تم اپنی کھیتی میں جس طرح جاہو جاؤ۔“ اگلی جانب سے آؤ (یا) پھیل جانے سے آؤ (البتہ) پیٹھ سے اور حیض کی حالت میں (اندام نعلانی سے بھی) احتراز کرو (ترمذی، ابن ماجہ)

۳۱۹۲- (۱۰) **وَقَالَ خُزَيْمَةُ بْنُ ثَابِتٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ، لَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَدْبَارِهِنَّ»**. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۳۱۹۲ : خزيمة بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ اللہ حق کے بیان کرنے سے شرم نہیں کرتا، تم عورتوں کی (پیٹھ) میں جماع نہ کرو (احمد، ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)

۳۱۹۳- (۱۱) **وَقَالَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَلْعُونٌ مَنْ أَتَى امْرَأَتَهُ فِي دُبُرِهَا»**. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَابْنُ دَاوُدَ.

۳۱۹۳ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ملعون ہے جو اپنی بیوی کی پیٹھ میں جماع کرتا ہے (احمد، ابوداؤد)

۳۱۹۴- (۱۲) **وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الَّذِي يَأْتِي امْرَأَتَهُ فِي دُبُرِهَا لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْهِ»**... رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَنِ».

۳۱۹۴ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنی بیوی کی پیٹھ میں جماع کرتا ہے اللہ اس شخص کی جانب نظر (رحمت) نہیں فرمائے گا (شرح السنہ)

۳۱۹۵- (۱۳) **وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى رَجُلٍ أَتَى رَجُلًا أَوْ امْرَأَةً فِي الدُّبُرِ»**. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۱۹۵ : ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ اس شخص کی جانب نہیں دیکھے گا جو کسی مرد یا کسی عورت کی پیٹھ میں جماع کرتا ہے (ترمذی)

وضاحت : اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۳۸)

۳۱۹۶ - (۱۴) وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ سِوَا، فَإِنَّ الْغَيْلَ - يُدْرِكُ الْفَارِسَ فَيُدْعِيهِ عَنْ فَرَسِهِ» . . . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۱۹۶ : اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا، تم اپنی اولاد کو پوشیدہ طریقے سے قتل نہ کرو اس لئے کہ بچے کو دودھ پلانے کے دوران اس کی والدہ سے ہم بستر ہونا بچے کے جوان ہونے پر اس کو گھوڑے سے گرا دیتا ہے (ابوداؤد)

وضاحت : بچے کے دودھ پینے کے زمانے میں اس کی والدہ سے ہم بستر ہونے سے بچے کی صحت متاثر ہو سکتی ہے اور بچہ جواں سال ہونے کی عمر میں گھوڑے کی سواری پر کنٹرول نہیں کر پائے گا اور گھوڑا تیز رفتاری کے عالم میں اس کو نیچے گرا دے گا۔ اس لئے آپ نے اس خدشہ کے پیش نظر اس سے روکا ہے اور یہ نئی تزیہی ہے اسی باب کی پہلی فصل میں جذامہ بنت وہب سے مروی حدیث میں ذکر ہے کہ آپ نے اس سے روکنے کا ارادہ فرمایا لیکن جب آپ نے روم و فارس کے لوگوں کا جائزہ لیا کہ ان کی صحت متاثر نہیں ہوتی تو آپ نے اس کو حرام قرار نہ دیا مقصود یہ ہے کہ جذامہ کی حدیث میں نئی تزیہی کا ارادہ ترک فرمایا اور اس حدیث میں نئی تزیہی ہے دونوں میں تضاد نہیں ہے۔ مناسب یہی ہے کہ اس سے بچاؤ اختیار کیا جائے البتہ مباح ہے (واللہ اعلم)

الفصل الثالث

۳۱۹۷ - (۱۵) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُعْزَلَ عَنِ الْحُرَّةِ إِلَّا بِإِذْنِهَا. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

تیسری فصل : ۳۱۹۷ : عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، آزاد عورت سے اس کی اجازت کے بغیر عزل نہ کیا جائے (ابن ماجہ)

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں عبداللہ بن لعیعہ راوی میں مقال ہے (الضعفاء الصغیر صفحہ ۱۹۰، الجرح والتعديل جلد ۵ صفحہ ۶۸۲، المجموعین جلد ۲ صفحہ ۱۱، الضعفاء والمتروکین صفحہ ۳۳۶، التاريخ الکبیر جلد ۵ صفحہ ۵۷۳، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۷۵، تقرب التذیب جلد ۱ صفحہ ۲۳۳، ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۱۳۸)

بَابُ خِيَارِ الْمَمْلُوكِينَ

(غلام اور لونڈی کو آزاد کرنے کا بیان)

الفصل الأول

۳۱۹۸- (۱) عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَهَا فِي بَرِيرَةَ - : «خُذِيهَا فَأَعْتِقِيهَا» وَكَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا، فَخَيْرَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَأَخْتَارَتْ نَفْسَهَا، وَلَوْ كَانَ حُرًّا لَمْ يُخَيِّرْهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل : ۳۱۹۸ : عروہ، عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بریرہ (لونڈی) کے بارے میں فرمایا کہ آپ بریرہ کو آزاد کر دیں جب کہ اس وقت اس کا خاوند غلام تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو اختیار دیا تو اس نے اپنا نکاح ختم کر دیا لیکن اگر اس کا خاوند آزاد ہوتا تو آپ اس کو اختیار نہ دیتے (بخاری، مسلم)

۳۱۹۹- (۲) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ عَبْدًا أَسْوَدًا، يُقَالُ لَهُ مُغِيثٌ؛ كَأَنِّي أَنْظَرُ إِلَيْهِ يَطُوفُ خَلْفَهَا فِي سِكَكِ الْمَدِينَةِ - ، يَبْكِي وَدُمُوعُهُ تَسِيلُ عَلَيَّ لِحْيَتِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِلْعَبَّاسِ: «يَا عَبَّاسُ! أَلَا تَعْجَبُ مِنْ حُبِّ مُغِيثِ بَرِيرَةَ؟ وَمِنْ يُغِضُ بَرِيرَةَ مُغِيثًا؟» فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَوْ رَأَيْتَهُ» - فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! تَأْمُرُنِي؟ قَالَ: «إِنَّمَا أَسْفَعُ» قَالَتْ: لَا حَاجَةَ لِي فِيهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۱۹۹ : ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ بریرہ کا خاوند سیاہ قام غلام تھا اس کو مغیث کہہ کر پکارا جاتا تھا، اب بھی میری آنکھوں کے سامنے وہ منظر دکھائی دے رہا ہے کہ جب وہ مدینہ منورہ کی گلیوں میں روتے ہوئے بریرہ کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا اور اس کے آنسو اس کی داڑھی پر بہ رہے تھے اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عباس رضی اللہ عنہ سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا، اے عباس! تجھے تعجب لاحق نہیں ہو رہا ہے کہ مغیث کو بریرہ سے کس قدر محبت ہے؟ اور بریرہ کو اس سے کتنی نفرت ہے؟ (یہ منظر دیکھ کر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا، اگر ممکن ہو تو اس سے (دوبارہ) رابطہ قائم کر لو۔ اس نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! کیا آپ مجھے حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا، میں تو سفارش کرتا ہوں۔ اس نے کہا، مجھے اس کی ضرورت نہیں (بخاری)

الفصل الثانی

۳۲۰۰ - (۳) **فَمِنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا:** أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تُعْتِقَ مَمْلُوكَيْنِ لَهَا، زَوْجٌ - ، فَسَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ، فَأَمَرَهَا أَنْ تَبْدَأَ بِالرَّجُلِ قَبْلَ الْمَرْأَةِ.. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

دوسری فصل: ۳۲۰۰: عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارادہ کیا کہ وہ غلام اور لونڈی دونوں کو آزاد کرے۔ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، آپ نے انہیں حکم دیا کہ وہ غلام (خلوند) کو بیوی لونڈی سے پہلے آزاد کرے (ابوداؤد، نسائی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن عبدالرحمان ضعیف راوی ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۲۰، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۰)

۳۲۰۱ - (۴) **وَعَنْهَا:** أَنَّ بَرِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَتَقَتْ وَهِيَ عِنْدَ مُغِيثٍ، فَخَيْرَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ قَرَبِكَ فَلَا خِيَارَ لَكَ».. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۲۰۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ بریرہ جب آزاد ہوئی تو وہ مغیث کے نکاح میں تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اختیار عطا فرمایا البتہ وضاحت کی کہ اگر اس اختیار کے دوران مغیث تیرے ساتھ ہم بستر ہو گیا تو تیرا اختیار ختم ہو جائے گا (ابوداؤد)

یہ باب تیسری فصل سے خالی ہے۔

بَابُ الصَّدَاقِ (حق مہر کا بیان)

الفصل الأول

۳۲۰۲ - (۱) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! ابْنِي وَهَبْتُ نَفْسِي لَكَ. فَقَامَتْ طَوِيلًا، فَقَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! زَوَّجْتِنِيهَا إِنْ لَمْ تَكُنْ لَكَ فِيهَا حَاجَةٌ. فَقَالَ: «هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ تُصَدِّقُهَا؟» - قَالَ: مَا عِنْدِي إِلَّا إِزَارِي هَذَا. قَالَ: «فَالْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ» فَالْتَمَسَ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ؟» قَالَ: نَعَمْ، سُوْرَةٌ كَذَا وَسُوْرَةٌ كَذَا. فَقَالَ: «زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ». وَفِي رِوَايَةٍ، قَالَ: «إِنْ طَلِقَ فَقَدْ زَوَّجْتُكَهَا، فَعَلِمَهَا مِنَ الْقُرْآنِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل : ۳۲۰۲ : سهل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی اس نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میں نے خود کو آپ کے لئے جہ کر دیا ہے وہ کافی دیر کھڑی رہی تو ایک صحابی اٹھا، اس نے عرض کی، اے اللہ کے رسول! اگر آپ کو اس کی ضرورت نہیں ہے تو آپ میرا اس عورت سے نکاح کرا دیں۔ آپ نے دریافت کیا، تیرے پاس حق مردینے کے لئے کوئی چیز ہے؟ اس نے جواب دیا، میرے پاس تو صرف میری یہ چادر ہے۔ آپ نے فرمایا، تلاش کر! اگرچہ لوہے کی انگوٹھی ہی کیوں نہ ہو۔ اس نے تلاش کیا لیکن اسے کچھ نہ مل سکا اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا، اچھا تجھے کچھ قرآن یاد ہے؟ اس نے کہا، ہاں! مجھے فلاں فلاں سورتیں یاد ہیں۔ آپ نے فرمایا، میں نے اس کے ساتھ تیرا نکاح کر دیا۔ حق مہر قرآن پاک کی سورتیں ہیں (اسے یاد کرا دے) اور ایک روایت میں ہے آپ نے فرمایا، جا! میں نے اس کے ساتھ تیرا نکاح کر دیا ہے چنانچہ اس نے اس کو قرآن پاک پڑھایا (بخاری، مسلم)

وضاحت : حق مہر کم از کم کتنا ہو؟ شرعاً اس کا تعین نہیں ہے، حق مہر ایک درہم بلکہ اس سے بھی کم رکھا جا سکتا ہے، جس پر خاوند بیوی کا اتفاق ہو جائے۔ اس حدیث میں ایک عورت نے خود کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جہ کیا ہے یہ آپ کے ساتھ خاص ہے اس میں عمومیت نہیں ہے۔ بعض محدثین نے سورہ احزاب کی اس آیت سے (جس کا ترجمہ ہے کہ) ”نبی مومنوں پر ان کی جانوں سے بھی زیادہ حق رکھتے ہیں“ سے استدلال کیا ہے کہ آپ بلا اجازت بھی کسی عورت کا نکاح کسی مرد سے کرا سکتے ہیں۔ تفصیل کے لئے دیکھیں (فتح الباری جلد ۹ صفحہ ۳۱۰)

۳۲۰۳- (۲) وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ: كَمْ كَانَ صَدَاقُ النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَتْ: كَانَ صَدَاقُهُ لِأَزْوَاجِهِ ثِنْتِي عَشْرَةَ أُوقِيَةً وَنَشًا. قَالَتْ: أَتَدْرِي مَا النَّشُ؟ قُلْتُ: لَا. قَالَتْ: نِصْفُ أُوقِيَةٍ، فِتْلِكَ خَمْسِمِائَةِ دِرْهَمٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَنَشٌ بِالرَّفْعِ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ» وَفِي جَمِيعِ الْأَصُولِ.

۳۲۰۳: ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عائشہؓ سے دریافت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حق مہر کتنا تھا؟ انہوں نے بیان کیا، آپ کی بیویوں کا حق مہر بارہ ”اوقیہ“ اور ایک ”نش“ تھا۔ (پھر) انہوں نے پوچھا، کیا تو جانتا ہے کہ ”نش“ کیا ہے؟ (ابوسلمہ کہتے ہیں) میں نے نبیؐ میں جواب دیا (تو) انہوں نے بتایا، ایک ”نش“ نصف اوقیہ کے برابر ہے، اس طرح کل پانچ سو درہم ہوئے (مسلم) شرح السنہ اور دیگر تمام نسخوں میں لفظ ”نش“ پیش کے ساتھ ہے۔
وضاحت: آپ کی تمام بیویوں کا حق مہر پانچ سو درہم نہ تھا، البتہ اکثر بیویوں کا حق مہر اتنا تھا جبکہ نجاشی نے ام حبیبہؓ کو (۳۰۰۰) چار ہزار درہم حق مہر دیا اور صفیہؓ کا حق مہر ان کو آزاد کرنا تھا نیز اوقیہ سے مراد ”حجازی اوقیہ“ ہے جو قریباً چالیس درہم کے برابر ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۱)

الفصل الثانی

۳۲۰۴- (۳) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَلَا لَا تُغَالُوا صَدَقَةَ النِّسَاءِ -؛ فَإِنَّهَا لَوْ كَانَتْ مَكْرُمَةً فِي الدُّنْيَا وَتَقْوَى عِنْدَ اللَّهِ، لَكَانَ أَوْلَاكُمْ بِهَا نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ مَا عَلِمْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَكَحَ شَيْئًا مِنْ نِسَائِهِ، وَلَا أَنْكَحَ شَيْئًا مِنْ بَنَاتِهِ عَلَى أَكْثَرِ مِنْ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ أُوقِيَةً. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ.

دوسری فصل: ۳۲۰۴: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، عورتوں کو زیادہ مقدار میں حق مہر نہ دو، اس لئے کہ اگر زیادہ مقدار میں دینا (اس) دنیا میں عزت کا باعث ہوتا اور اللہ کے ہاں پرہیزگاری (کا کام) ہوتا تو سب سے زیادہ اس کے مستحق نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہوتے، مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں علم نہیں کہ آپ نے کسی عورت سے نکاح کرتے ہوئے یا اپنی صاحبزادیوں کا نکاح کرتے وقت بارہ ”اوقیہ“ سے زیادہ مہر دیا ہو (احمد، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، دارمی)

وضاحت: شریعت میں حق مہر مقرر نہیں، آپ جس قدر چاہیں، حق مہر دیں۔ جہاں تک عمر رضی اللہ عنہ کے بیان کا تعلق ہے تو انہوں نے اس سے رجوع کر لیا تھا۔ جس کا ثبوت یہ ہے کہ ایک عورت نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ یہ پابندی نہیں لگا سکتے جب کہ سورت نساء میں اللہ پاک کا فرمان ہے کہ ”تم نے پہلی بیوی کو بہت سا سامان

دے رکھا ہو“ عمر نے فرمایا ایک عورت مجھ پر غالب آگئی۔ اے اللہ! مجھے معاف فرما، سب لوگ عمر سے زیادہ سمجھ دار ہیں بعد ازاں عمر واپس آئے، منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا، اے لوگو! میں نے تمہیں چار سو درہم سے زیادہ حق مر دینے سے روکا تھا اب میں اعلان کرتا ہوں کہ تم لوگ جس قدر چاہو، حق مردود (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۱)

۳۲۰۵ - (۴) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَعْطَى فِي صَدَاقِ امْرَأَتِهِ مِثْلَءٍ كَفَيْهِ سَوِيْقًا أَوْ تَمْرًا فَقَدْ اسْتَحْلُ». . . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۲۰۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے اپنی عورت کو دونوں ہاتھ بھر کر ستویا کھجور بطور مردیا اس نے اس کو حلال کر لیا (ابوداؤد)
وضاحت: حافظ ابن حجر نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔ اس حدیث سند میں موسیٰ بن مسلم راوی ضعیف ہے (فتح الباری جلد ۹ صفحہ ۳۱۱، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۰۶)

۳۳۰۶ - (۵۵) وَعَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ امْرَأَةً مِنْ بَنِي فِزَارَةَ تَزَوَّجَتْ عَلِيَّ نَعْلَيْنِ. فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَرْضَيْتِ مِنْ نَفْسِكَ وَمَالِكَ بِنَعْلَيْنِ؟» قَالَتْ: نَعَمْ؛ فَأَجَازَهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۳۰۶: عامر بن ربیعہ بیان کرتے ہیں کہ بنو فزارہ کی ایک عورت نے حق مر میں جوتا لے کر نکاح کر لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا، کیا تو خود کو اور اپنے مال کو جوتے کے بدلے دینے پر رضامند ہے، اس نے اثبات میں جواب دیا، (تب) آپ نے اس نکاح کو نافذ فرمایا (ترمذی)
وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں عامر بن عبید اللہ راوی مکر الحدیث ہے (العلل و معرفۃ الرجال جلد ۱ صفحہ ۲۹۹، المجموعین جلد ۲ صفحہ ۱۳، الجرح والتعديل جلد ۶ صفحہ ۹۷، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۵۳، تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۳۸۳، ارواء الغلیل جلد ۶ صفحہ ۳۳۶)

۳۲۰۷ - (۶) وَعَنْ عَلْقَمَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَلَمْ يَفْرُضْ لَهَا شَيْئًا، وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا حَتَّى مَاتَ. فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: لَهَا مِثْلُ صَدَاقِ نِسَائِهَا، لَا وَكَسَ وَلَا شَطَطَ - ، وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ، وَلَهَا الْمِيرَاثُ. فَقَامَ مَعْقِلُ بْنُ سَنَانِ الْأَشْجَعِيُّ، فَقَالَ: قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي بَرُوعِ بِنْتِ وَاشِقِ امْرَأَةً مِثْلَ مَا قَضَيْتَ. فَفَرَّحَ بِهَا ابْنُ مَسْعُودٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَالِدَّارِمِيُّ.

۳۲۰۷: ملقمہ، ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ سے ایک فحش کے بارے میں دریافت کیا گیا جس نے کسی عورت سے نکاح کیا (اور) حق مرکا تعین نہیں ہوا نیز خاوند نے اس سے مجامعت بھی نہیں کی، وہ پہلے ہی فوت ہو گیا؟ ابن مسعود نے فرمایا، اس عورت کو اس کی (رفقاء) عورتوں کے برابر حق مرطے گا، کسی بیشی نہ ہوگی۔ وہ عورت عدت گزارے نیز اس کو وراثت میں سے بھی حصہ ملے گا۔ (یہ سن کر) معقل بن سنان کھڑا ہوا، اس نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم میں سے ایک عورت بروح بنت واشق کے بارے میں (بھی) اسی طرح کا فیصلہ فرمایا تھا۔ اس پر ابن مسعود نے مسرت کا اظہار کیا (ترمذی، ابوداؤد، نسائی، داری)

الفصل الثالث

۳۲۰۸- (۷) **وَمِنْ أُمَّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَحْشٍ، فَمَاتَ بَارِضُ الْحَبَشَةِ، فَزَوَّجَهَا النَّجَّاشِيُّ النَّبِيُّ ﷺ وَأَمَّهَرَهَا عَنْهُ أَرْبَعَةَ آلَافٍ. وَفِي رِوَايَةٍ: أَرْبَعَةَ آلَافٍ دِرْهَمٍ، وَبَعَثَ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَعَ شَرْحِبِيلِ بْنِ حَسَنَةَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.**

تیسری فصل: ۳۲۰۸: ام حبیبہ رضی اللہ عنہا عبد اللہ بن جحش کے نکاح میں تھی۔ حبشہ کی سرزمین میں اس کا انتقال ہو گیا تو نجاشی نے اس کا نکاح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کر دیا اور آپ کی جانب سے اس کو چار ہزار حق مر دیا۔ ایک روایت میں چار ہزار درہم ہے اور شرحبیل بن حسنہ کی معیت میں اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب بھیجا (ابوداؤد، نسائی)

وضاحت: منکوۃ کے نسخوں میں ام حبیبہ کے پہلے شوہر کا نام عبد اللہ بن جحش مذکور ہے جو غلط ہے۔ اس کا نام عبید اللہ بن جحش تھا جو حبشہ میں نصرانی ہو کر مر گیا تھا (اللہ اعلم)

۳۲۰۹- (۸) **وَمِنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: تَزَوَّجَ أَبُو طَلْحَةَ أُمَّ سَلِيمٍ، فَكَانَ صَدَاقَ مَا بَيْنَهُمَا الْإِسْلَامُ، أَسْلَمَتْ أُمَّ سَلِيمٍ قَبْلَ أَبِي طَلْحَةَ، فَخَطَبَهَا فَقَالَتْ: إِنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ، فَإِنْ أَسْلَمْتَ نَكَحْتُكَ. فَاسْلَمْ، فَكَانَ صَدَاقَ مَا بَيْنَهُمَا. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.**

۳۲۰۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ابو طلحہ نے ام سلیم سے نکاح کیا، حق مرا سلام تھا۔ ام سلیم ابو طلحہ سے پہلے مشرف بہ اسلام ہوئیں تو ابو طلحہ نے اس کی جانب منگنی کا پیغام بھجوایا۔ اس نے بتایا کہ میں مسلمان ہو گئی ہوں اگر تو مسلمان ہو جائے تو میں تیرے ساتھ نکاح کر لیتی ہوں چنانچہ وہ مسلمان ہو گیا تو اسلام ہی ان کے درمیان حق مر تھا (نسائی)

بَابُ الْوَلِيْمَةِ

(ولیمہ کا بیان)

الفصل الأول

۳۲۱۰ - (۱) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى عَلِيَّ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَثْرَ صُفْرَةٍ، فَقَالَ: «مَا هَذَا؟» قَالَ: إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلِيٌّ وَزَيْنٌ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ. قَالَ: «بَارَكَ اللَّهُ لَكَ، أَوْلِمَ وَلَوْ بِشَاةٍ» . . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل : ۳۲۱۰ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمان بن عوف پر زرد رنگ کا نشان دیکھا، دریافت کیا، یہ کیا ہے؟ انہوں نے بتایا، میں نے ایک عورت سے (کھجور کی) سٹھلی کے برابر سونا حق مردے کر نکاح کیا ہے آپ نے فرمایا، تجھے مبارک ہو، ولیمہ کر، اگرچہ ایک بکری ہی ہو (بخاری، مسلم)

۳۲۱۱ - (۲) وَعَنْهُ، قَالَ: مَا أَوْلِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلِيٌّ أَحَدًا مِنْ نِسَائِهِ مَا أَوْلِمَ عَلِيٌّ زَيْنَبَ، أَوْلِمَ بِشَاةٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۲۱۱ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی بیوی کا ولیمہ اس طرح کا نہیں کیا جس طرح کا زینب کا کیا، آپ نے اس کے ولیمہ پر بکری ذبح کی (بخاری، مسلم)

۳۲۱۲ - (۳) وَعَنْهُ، قَالَ: أَوْلِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ بَنَى بَزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَأَشْبَعَ النَّاسَ خُبْزًا وَلَحْمًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۲۱۲ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب زینب بنت جحش کے ساتھ نکاح کیا، اسے لائے اور اس کا ولیمہ کیا تو حاضرین کو گوشت اور روٹی سے سیر کر دیا (بخاری)

۳۲۱۳ - (۴) وَعَنْهُ، قَالَ: إِنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَتَزَوَّجَهَا، وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا وَأَوْلِمَ عَلَيْهَا بِحَيْسٍ . . . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۲۱۳ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ کو آزاد کر کے اس سے نکاح

کیا اور اس کے آزاد کرنے کو اس کا حق مقرر دیا (تو) اس کے ولیمہ میں کھانا (کجور، پیڑ اور گھی سے) تیار کروایا (بخاری، مسلم)

۳۲۱۴ - (۵) وَعَنْهُ، قَالَ: أَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ خَيْبَرَ وَالْمَدِينَةِ ثَلَاثَ لَيَالٍ يُبْنَى عَلَيْهِ بِصِفِيَّةَ، فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِينَ إِلَيَّ وَلِيَمْتَبِهَ، وَمَا كَانَ فِيهَا مِنْ خُبْزٍ وَلَا لَحِيمٍ، وَمَا كَانَ فِيهَا إِلَّا أَنْ أَمَرَ بِالْأَنْطَاعِ - فَبَسِطْتُ فَالِقَى عَلَيْهَا التَّمْرَ وَالْأَقِطُ وَالسَّمْنُ... رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۲۱۴: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر اور مدینہ منورہ کے درمیان تین رات اقامت پذیر رہے۔ صفیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ آپ کا نکاح ہوا تھا چنانچہ میں نے دعوتِ ولیمہ کے لیے لوگوں کو مدعو کیا (لیکن) دعوت میں گوشت (یعنی) نہ تھا (لہذا) اس میں آپ کے ارشاد کے مطابق چڑے کا دسترخوان بچھایا گیا اس پر کجور، پیڑ اور گھی رکھ دیا گیا (بخاری)

۳۲۱۵ - (۶) وَعَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: أَوْلَمَ النَّبِيُّ ﷺ عَلِيَّ بَعْضَ نِسَائِهِ بِمُدَيْنٍ مِنْ شَعِيرٍ... رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۲۱۵: صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعض بیویوں کا ولیمہ دو ”مد“ جو سے کیا (بخاری)

وضاحت: ”مد“ ایک پیمانہ ہے جس میں پونے گیارہ چمٹاک جو وغیرہ سماتے ہیں (واللہ اعلم)

۳۲۱۶ - (۷) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْوَلِيمَةِ فَلْيَأْتِهَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: «فَلْيُجِبْ، عُرْسًا كَانَ أَوْ نَحْوَهُ».

۳۲۱۶: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی شخص کو ولیمہ کی دعوت دی جائے تو اسے چاہیے کہ وہ دعوتِ ولیمہ میں شریک ہو (بخاری، مسلم) اور مسلم کی روایت میں ہے کہ وہ دعوت قبول کرے خواہ نکاح کی دعوت ہو یا اس کے علاوہ کوئی اور دعوت ہو (البتہ غیر شرعی اجتماع نہ ہو)

۳۲۱۷ - (۸) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ فَلْيُجِبْ، فَإِنْ شَاءَ طَعِمَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ»... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۲۱۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی شخص کو کھانے کی دعوت دی جائے تو اسے چاہیے کہ قبول کرے (یعنی شریک ہونا چاہیے) پھر چاہے کھائے یا نہ کھائے (مسلم)

۳۲۱۸- (۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ يُدْعَى لَهَا الْأَغْنِيَاءُ وَيَتْرَكَ الْفُقَرَاءُ، وَمَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ». متفق عليه.

۳۲۱۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سب سے برا کھانا، اس ولیمہ کا کھانا ہے جس میں مالدار لوگوں کو دعوت طعام دی گئی ہو اور فقیروں کو چھوڑ دیا گیا ہو اور جس شخص نے دعوت کو قبول نہ کیا اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی (بخاری، مسلم)

۳۲۱۹- (۱۰) وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ يُكْتَبِي أَبَا شُعَيْبٍ، كَانَ لَهُ غُلَامٌ لِحَامٌ، فَقَالَ: اصْنَعْ لِي طَعَامًا يَكْفِي خَمْسَةَ، لَعَلِّي أَدْعُو النَّبِيَّ ﷺ خَامِسَ خَمْسَةَ، فَصَنَعَ لَهُ طَعِيمًا —، ثُمَّ آتَاهُ فَدَعَاهُ فَتَبِعَهُمْ رَجُلٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَا أَبَا شُعَيْبٍ! إِنَّ رَجُلًا تَبِعَنَا، فَإِنْ شِئْتَ أَذْنَتْ لَهُ، وَإِنْ شِئْتَ تَرَكْتَهُ» قَالَ: لَا، بَلْ أَذْنَتْ لَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۲۱۹: ابو مسعود انصاری بیان کرتے ہیں، ایک انصاری شخص کی کنیت ابو شعیب تھی اس کا غلام گوشت بنانے کا کام کرتا تھا اس نے اس سے کہا، پانچ آدمیوں کا کھانا تیار کر، شائد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے پر مدعو کروں آپ پانچویں ہوں گے۔ اس نے مختصر سا کھانا تیار کیا۔ بعد ازاں وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ کو کھانے کے لئے بلایا۔ آپ کے ساتھ ایک شخص (زائد) ہو لیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے (معذرت خواہانہ انداز میں) ذکر کیا کہ ایک شخص (بلا دعوت) ہمارے ساتھ آ گیا ہے اگر آپ پسند کریں تو ملے سے اجازت دیں اگر نہ اجازت دینا چاہیں تو جیسے آپ پسند کریں؟ اس نے عرض کیا، کوئی بات نہیں، میں اس کو اجازت دیتا ہوں (بخاری، مسلم)

الفصل الثانی

۳۲۲۰- (۱۱) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَوْلَمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي سَهْلٍ بِسَوِيْقٍ وَتَمْرٍ. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

دوسری فصل: ۳۲۲۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ رضی اللہ عنہا کے ولیمہ پر ستو اور کھجوروں کا انتظام فرمایا (احمد، ترمذی، ابو داؤد، ابن ماجہ)

۳۲۲۱- (۱۲) وَعَنْ سَفِينَةَ — أَنَّ رَجُلًا ضَافَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ —، فَصَنَعَ لَهُ

طَعَامًا، فَقَالَتْ فَاطِمَةُ: لَوْ دَعَوْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَكَلْنَا مَعَنَا، فَدَعَوَهُ، فَجَاءَ، فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى عِضَادَتِي الْبَابِ، فَرَأَى الْقِرَامَ - قَدْ ضُرِبَ - فِي نَاحِيَةِ الْبَيْتِ، فَرَجَعَ. قَالَتْ فَاطِمَةُ: فَتَبِعْتُهُ - ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا رَدَّكَ؟ - قَالَ: «إِنَّهُ لَيْسَ لِي أَوْلِيَّيْنِي أَنْ يَدْخُلَ بَيْتًا مُزَوَّقًا». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۲۲۱: سفینہ (ام سلمہ کا غلام) بیان کرتا ہے کہ ایک شخص علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا مہمان بنا انہوں نے اس کے لئے کھانا تیار کیا۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے خیال کیا اگر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے پر مدعو کر لیں (تو) وہ بھی ہمارے ساتھ (کھانے میں) شریک ہو جائیں چنانچہ انہوں نے آپ کو کھانے کی دعوت دی، آپ تشریف لائے۔ ابھی آپ نے اپنے ہاتھ دروازے کی چوکت پر رکھے ہی تھے کہ آپ کی نظر گھر کے کونے میں ایک نقش پر دے کے کپڑے پر پڑی تو آپ واپس لوٹ گئے فاطمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا (اس پر) میں آپ کے پیچھے گئی اور میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! آپ واپس کیوں آ گئے؟ آپ نے فرمایا، میرے لئے یا کسی پیغمبر کے لئے مناسب نہیں کہ وہ نقش و نگار والے گھر میں داخل ہو (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

۳۲۲۲ - (۱۳) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ دُعِيَ فَلَمْ يُجِبْ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ، وَمَنْ دَخَلَ عَلَيَّ غَيْرَ دَعْوَةٍ دَخَلَ سَارِقًا وَخَرَجَ مُغَيَّرًا». . . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۲۲۲: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص کو (کسی دعوت میں) مدعو کیا جائے وہ دعوت قبول نہ کرے تو اس نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی اور جو شخص بن بلائے (دعوت میں) شریک ہو گیا، وہ چور (بن کر) داخل ہوا اور (کھانا) لوٹ کر واپس چلا گیا (ابوداؤد) وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابان بن طارق بصری مجہول راوی ہے نیز درست بن زیاد راوی کی بیان کردہ حدیث قابل حجت نہیں ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۲۳، تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۳، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۶۸)

۳۲۲۳ - (۱۴) وَعَنْ رَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا اجْتَمَعَ الدَّاعِيَانِ - فَاجِبُ أَقْرَبَهُمَا بَابًا، وَإِنْ سَبَقَ أَحَدُهُمَا فَاجِبُ الَّذِي سَبَقَ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَابْنُ دَاوُدَ.

۳۲۲۳: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے کسی شخص کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب دو دعوت دینے والے (اکٹھے آ جائیں تو جس کا دروازہ قریب ہو، اس کی دعوت قبول کی جائے اور اگر

ایک پہلے آجائے تو پہلے آنے والے کی دعوت قبول کی جائے (احمد، ابوداؤد)
وضاحت: اس حدیث کو حافظ ابن حجر نے اپنی کتاب تلخیص العبر میں ضعیف کہا ہے (ضعیف ابوداؤد
صفحہ ۳۷۰)

۳۲۲۴ - (۱۵) وَفِي ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «طَعَامُ
أَوَّلِ يَوْمٍ - حَقٌّ، وَطَعَامُ يَوْمِ الثَّانِي سُنَّةٌ، وَطَعَامُ يَوْمِ الثَّلَاثِ سُمْعَةٌ، وَمَنْ سَمِعَ سَمِعَ اللَّهُ
بِهِ»... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۲۲۴: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پہلے روز (ولیمہ کی) دعوت کرنا
لازم ہے اور دوسرے دن سنت ہے اور تیسرے دن ریاکاری ہے اور جو شخص شہرت چاہتا ہے اللہ اس کو رسوا کرتا ہے
(ترمذی)

وضاحت: امام ترمذی حدیث ذکر کرنے کے بعد کہتے ہیں کہ یہ حدیث صرف زیاد بن عبد اللہ بکائی سے مروی
ہے اور وہ کثرت کے ساتھ غریب اور منکر روایات بیان کرتا ہے اور اگر اس حدیث کو صحیح باور کر لیا جائے تو تیسرے روز
اور اس کے بعد دیگر دنوں میں دعوت کو حرام قرار دینا پڑے گا اس لئے بھی یہ حدیث قابل قبول نہیں ہے جبکہ امام
بخاری نے صحیح بخاری میں بیان کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یا دو دن کا تعین نہیں فرمایا۔ انہوں نے ترمذی
کی ذکر کردہ حدیث کے ضعف کی جانب اشارہ کیا ہے اور مسند ابو یعلیٰ میں حسن سند کے ساتھ مروی ہے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے صیۃ رضی اللہ عنہما کا ولیمہ تین دن تک جاری رکھا (فتح الباری جلد ۱۵ صفحہ ۱۵۰)

۳۲۲۵ - (۱۶) وَفِي عِكْرَمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ طَعَامِ
الْمُتَبَارِئِينَ - أَنْ يُؤْكَلَ، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَقَالَ مُحْسِنُ السُّنَّةِ: وَالصَّحِيحُ أَنَّهُ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ
النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلًا.

۳۲۲۵: عکرمہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آپس میں دو فخریہ دعوت
کرانے والوں کا کھانا تناول کرنے سے منع فرمایا (ابوداؤد) امام محسن السنہ نے بیان کیا، صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث عکرمہ، نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل بیان کر رہا ہے۔

الفصل الثالث

۳۲۲۶ - (۱۷) فَمِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «
الْمُتَبَارِئَانِ لَا يُجَابَانِ -، وَلَا يُؤْكَلُ طَعَامُهُمَا». قَالَ الْإِمَامُ أَحْمَدُ: يَعْنِي الْمُتَعَارِضِينَ
بِالصِّيَافَةِ فَخَرًا وَرِيَاءً.

تیسری فصل : ۳۲۲۶ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، نہ دو شخصوں کے درمیان ہونے والی فخریہ دعوت کو قبول کیا جائے اور نہ ہی ان کا کھانا تناول کیا جائے۔ امام احمدؒ فرماتے ہیں مقصود وہ دو شخص ہیں جو فخر اور ریاکاری کے ساتھ دعوت میں مقابلہ کرتے ہیں (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت : امام احمد سے مراد احمد بیہقی ہیں، احمد بن حنبل نہیں۔ نیز یہ حدیث مرسل ہے اور اس کی سند صحیح ہے (احادیث صحیحہ جلد ۲ صفحہ ۲۰۳)

۳۲۲۷ - (۱۸) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ إِبْطَاءِ الْفَاسِقِينَ.

۳۲۲۷ : عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاسقوں کی دعوت کھانے سے منع فرمایا ہے (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت : سند میں ابو مروان واسطی راوی کے حالات معلوم نہیں ہو سکے ہیں اور ابو عبد الرحمن سلمی حدیثیں وضع کیا کرتا تھا بہر حال حدیث کی سند ضعیف ہے (فیض القدر صفحہ ۳۲۶)

۳۲۲۸ - (۱۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ عَلَى أَخِيهِ الْمُسْلِمِ، فَلْيَأْكُلْ مِنْ طَعَامِهِ، وَلَا يَسْأَلْ، وَيَشْرَبْ مِنْ شَرَابِهِ وَلَا يَسْأَلْ».

رَوَى الْأَحَادِيثَ الثَّلَاثَةَ الْبِيهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ» وَقَالَ: هَذَا إِنْ صَحَّ فَلِأَنَّ الظَّاهِرَ أَنَّ الْمُسْلِمَ لَا يُطْعَمُهُ وَلَا يَسْقِيهِ إِلَّا مَا هُوَ حَلَالٌ عِنْدَهُ.

۳۲۲۸ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے کوئی شخص جب اپنے مسلمان بھائی کے پاس جائے تو (دعوت دینے پر) اس کے کھانے میں شریک ہو جائے، دریافت نہ کرے۔ (اسی طرح) اس کے مشروب میں بھی شریک ہو جائے اور دریافت نہ کرے (بیہقی شعب الایمان)

نیز بیہقی نے وضاحت کی ہے کہ اگر یہ حدیث صحیح ہے تو اسے ظاہر پر محمول کیا جائے گا کہ مسلمان شخص اپنے بھائی کو جو کچھ کھائے اور پلائے گا وہ حلال ہی ہو گا (کیونکہ مومن کے ہارے میں یہ بدگمانی ہرگز نہیں ہو سکتی کہ وہ حرام مل کھائے گا اور کھائے گا)

بَابُ الْقَسَمِ

(بیویوں کے ہاں شبِ باشی میں باری کا بیان)

الفصل الأول

۳۲۲۹- (۱) **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَبِضَ عَنْ تِسْعِ نِسْوَةٍ، وَكَانَ يَقْسِمُ مِنْهُنَّ لِثَمَانٍ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

پہلی فصل : ۳۲۲۹ : ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نو بیویاں (چھوڑ کر) فوت ہوئے ان میں آٹھ بیویوں کی باری مقرر تھی (بخاری، مسلم)
وضاحت : آپ کے انتقال کے وقت آپ کی جو ازواج مطہرات بقید حیات تھیں، وہ عائشہ، حفصہ، سوودہ، ام سلمہ، صفیہ، میمونہ، ام حبیبہ، زینب اور جویریہ رضی اللہ عنہن تھیں۔ ان میں سوودہ نے اپنی باری عائشہ کو جبہ کر دی تھی (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۶)

۳۲۳۰- (۲) **وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ سَوْدَةَ لَمَّا كَبِرَتْ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَدْ جَعَلْتُ يَوْمِي مِنْكَ لِعَائِشَةَ. فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْسِمُ لِعَائِشَةَ يَوْمَيْنِ: يَوْمَهَا وَيَوْمَ سَوْدَةَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

۳۲۳۰ : عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ جب سوودہ رضی اللہ عنہا بوڑھی ہو گئیں تو انہوں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میں نے آپ کی جانب سے اپنی باری عائشہ کو جبہ کر دی ہے چنانچہ آپ عائشہ کے ہاں دو دن، ان کی اپنی باری اور سوودہ کی باری کے دن رہا کرتے تھے (بخاری، مسلم)

۳۲۳۱- (۳) **وَعَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَسْأَلُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ: «أَيْنَ أَنَا غَدًا؟ أَيْنَ أَنَا غَدًا؟» يُرِيدُ يَوْمَ عَائِشَةَ، فَأَذِنَ لَهُ أَزْوَاجُهُ يَكُونُ حَيْثُ شَاءَ، فَكَانَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ حَتَّى مَاتَ عِنْدَهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.**

۳۲۳۱ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرض الموت میں دریافت فرماتے کہ کل میری کس کے ہاں شبِ باشی ہے؟ کل میں کس کے ہاں رات بسر کروں گا؟ آپ کا مقصد عائشہ کی باری تھا چنانچہ آپ کی بیویوں نے آپ کو اجازت عطا کر دی کہ آپ جہاں پسند کریں رہیں تو (پھر) آپ وفات تک عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رہے (بخاری)

۳۲۳۲ - (۴) وَعَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ سَفْرًا أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ، فَأَيَّتَهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۲۳۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر پر جانے کا ارادہ فرماتے تو بیویوں کی قرعہ اندازی فرماتے، جس بیوی کا قرعہ نکل آتا، اس کو اپنے ساتھ لے جاتے۔ (بخاری، مسلم)

۳۲۳۳ - (۵) وَعَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مِنَ السُّنَّةِ إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْبِكْرَ عَلَى الْيَتِيمِ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَقَسَمَ؛ وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَسَمَ — قَالَ أَبُو قِلَابَةَ: وَلَوْ شِئْتُ لَقُلْتُ: إِنَّ أَنَسًا رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۲۳۳: ابو قلابہ، انس رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا، سنت یہ ہے کہ جب کوئی شخص بیوہ کے نکاح میں ہوتے ہوئے یا کہ عورت سے نکاح کرے تو اس کے ہاں سات (راتیں) رہے پھر باری (کا نفاذ) کرے اور جب بیوہ سے نکاح کرے تو اس کے ہاں تین رات رہے، پھر باری چلائے۔ ابو قلابہ نے بیان کیا کہ اگر میں چاہوں تو کہہ سکتا ہوں کہ انس رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوع بیان کیا ہے (بخاری، مسلم)

وضاحت: صحابی کا کسی بات کو ”من السنہ“ کہہ کر بیان کرنے سے مقصود مرفوع حدیث ہوتی ہے۔ (واللہ اعلم)

۳۲۳۴ - (۶) وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جِئِنَ تَزَوَّجَ أُمَّ سَلَمَةَ، وَأَصْبَحَتْ عِنْدَهُ قَالَتْ لَهَا: «لَيْسَ بِكَ عَلَى أَهْلِكَ هَوَانٌ، إِنْ شِئْتَ سَبَعْتُ عِنْدَكَ وَسَبَعْتُ عِنْدَهُنَّ، وَإِنْ شِئْتَ ثَلَاثُ عِنْدَكَ وَدُرْتُ» قَالَتْ: ثَلَاثُ. وَفِي رِوَايَةٍ: أَنَّهُ قَالَ لَهَا: «لِلْبِكْرِ سَبْعٌ وَلِلْيَتِيمِ ثَلَاثٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۲۳۴: ابو بکر بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ام سلمہ سے نکاح کیا اور وہ آپ کے ہاں اقامت گزیریں ہوئیں تو آپ نے اس سے کہا کہ تو اپنے اہل خانہ یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک ذلیل نہیں ہے اگر تو چاہے تو میں سات راتیں تیرے ہاں مقیم رہتا ہوں، پھر مجھے دوسری بیویوں کے ہاں بھی سات راتیں بسر کرنا ہوں گی اور اگر تجھے پسند ہو تو میں تیرے ہاں تین راتیں گزاروں؟ پھر باری شروع کروں گا۔ انہوں نے کہا، آپ تین راتیں گزاریں (مسلم) اور ایک روایت میں ہے، آپ نے اس سے فرمایا، کنواری کا حق سات اور بیوہ کا حق تین راتیں ہے۔

الفصل الثانی

۳۲۳۵- (۷) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْسِمُ بَيْنَ نِسَائِهِ فَيَعْدِلُ، وَيَقُولُ: «اللَّهُمَّ هَذَا قَسَمِي فِيمَا أَمْلِكُ، فَلَا تَلْمَنِي فِيمَا تَمْلِكُ وَلَا أَمْلِكُ»... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالذَّارِمِيُّ.

دوسری فصل : ۳۲۳۵ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں کی باریاں مقرر فرماتے اور انصاف کیا کرتے اور فرماتے 'اے اللہ! اپنی بساط کے مطابق میں نے باریاں مقرر کی ہیں پس جس چیز پر تیرا اختیار ہے میرا نہیں ہے' اس پر مجھے ملامت نہ کرنا (ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، دارمی) وضاحت : اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۱۰)

۳۲۳۶- (۸) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا كَانَتْ عِنْدَ الرَّجُلِ امْرَأَتَانِ فَلَمْ يَعْدِلْ بَيْنَهُمَا، جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَشِقُّهُ سَاقِطٌ»... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالذَّارِمِيُّ.

۳۲۳۶ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، اگر کسی شخص کے نکاح میں دو عورتیں ہیں اور وہ ان کے درمیان عدل نہیں کرتا تو وہ قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ اس کا ایک پہلو ناکارہ ہو گا (ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

الفصل الثالث

۳۲۳۷- (۹) عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: حَضَرْنَا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ جَنَازَةَ مَيِّمُونَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، بَسْرَفٍ - فَقَالَ: هَذِهِ زَوْجَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَإِذَا رَفَعْتُمْ نَعَشَهَا فَلَا تُزَعِرْ عَوْهَا - وَلَا تُزَلِّزْ لَوْهَا - وَارْفُقُوا بِهَا - ، فَإِنَّهُ كَانَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تِسْعُ نِسْوَةٍ كَانَ يَقْسِمُ مِنْهُنَّ لِثَمَانٍ، وَلَا يَقْسِمُ لِوَاحِدَةٍ. قَالَ عَطَاءٌ: الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَقْسِمُ لَهَا بَلَّغْنَا أَنَّهَا صَفِيَّةٌ، وَكَانَتْ آخِرَهُنَّ مَوْتًا، مَاتَتْ بِالْمَدِينَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَقَالَ رَزِينٌ: قَالَ غَيْرُ عَطَاءٍ هِيَ سَوْدَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، وَهِيَ أَصْحَبُ، وَهَبَتْ يَوْمَهَا لِعَائِشَةَ حِينَ أَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ طَلَاقَهَا، فَقَالَتْ لَهُ: أَمْسِكْنِي؛ قَدْ وَهَبْتُ يَوْمِي لِعَائِشَةَ، لَعَلِّي أَكُونُ مِنْ نِسَائِكَ فِي الْجَنَّةِ.

تیسری فصل : ۳۲۳۷ : عطاء بیان کرتے ہیں ہم کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی معیت میں سرف (مقام) میں میمونہ کے جنازے میں شریک ہوئے۔ ابن عباس نے کہا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ (محترمہ) ہے جب تم اس کی میت کو کندھا دو تو تم عجلت سے کام نہ لینا اور نہ ہی اس کی لاش کو حرکت دینا (نیز) آرام کے ساتھ لے جانا۔ اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں نو بیویاں تھیں، ان میں سے آٹھ بیویوں کی باریاں مقرر تھیں ایک بیوی کی باری نہ تھی (عطاء نے بیان کیا) جس عورت کی باری نہ تھی ہمیں معلوم ہوا کہ وہ صفیہؓ تھیں۔ وہ سب سے آخر میں فوت ہوئیں ان کی وفات مدینہ منورہ میں ہوئی (بخاری، مسلم)

رزین نے بیان کیا کہ عطاء کے علاوہ (رواۃ) کہتے ہیں، وہ سوہہؓ تھیں اور یہی صحیح ہے۔ انہوں نے اپنی باری عائشہ رضی اللہ عنہا کو حبه کر دی تھی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو طلاق دینے کا ارادہ کیا تو اس نے کہا، مجھے اپنے ہاں رکھیں میں نے اپنا دن عائشہؓ کو حبه کر دیا ہے تاکہ شاید میں جنت میں آپ کی بیویوں میں شمار کی جاؤں۔

وضاحت : خیال رہے کہ جس عورت کی باری مقرر نہ تھی وہ سوہہؓ تھیں صفیہؓ نہ تھیں۔ ابن جریج راوی جو

عطاء سے بیان کرتا ہے اس کو وہم لاحق ہوا ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۷)

بَابُ عَشْرَةِ النِّسَاءِ وَمَا لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنَ الْحُقُوقِ

(بیویوں کے ساتھ رہنے سہنے اور ہر ایک کے حقوق کا بیان)

الفصل الأول

۳۲۳۸ - (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اسْتَوْصُوا
بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَإِنَّهُنَّ خُلِقْنَ مِنْ ضِلْعٍ، وَإِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلْعِ أَعْلَاهُ - ، فَإِنْ ذَهَبَتْ
نُقَيْمُهُ كَسَرْتَهُ - ، وَإِنْ تَرَكَتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ، فَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل : ۳۲۳۸ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عورتوں کے
ساتھ بھلائی کا خیال کرو کیونکہ ان کی پیدائش پہلی سے ہوئی ہے اور پہلی کا سب سے زیادہ ٹیڑھا حصہ اس کے اوپر کا حصہ
ہے اگر آپ اس کو درست کرنا چاہیں گے تو توڑ دیں گے اور اگر اس کی حالت پر چھوڑ دیں تو اس کا ٹیڑھا پن باقی رہے
گا پس عورتوں کے ساتھ بھلائی کا خیال کیا کرو (بخاری، مسلم)

۳۲۳۹ - (۲) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلْعٍ، لَنْ
تَسْتَقِيمَ لَكَ عَلَى طَرِيقَةٍ، فَإِنْ اسْتَمْتَعَتْ بِهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَبِهَا عِوَجٌ، وَإِنْ ذَهَبَتْ نُقَيْمُهَا
كَسَرْتَهَا، وَكَسَرُهَا طَلَاقُهَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۲۳۹ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ عورت پہلی سے پیدا ہوئی
ہے وہ آپ کے ساتھ کبھی ایک انداز پر قائم نہیں رہتی۔ اگر آپ اس سے فائدہ اٹھانا پسند کریں تو اس کے ٹیڑھے پن
کے ہوتے ہوئے فائدہ اٹھاتے رہیں اور اگر آپ اس کے ٹیڑھے پن کو سیدھا کرنا چاہیں گے تو اس کو توڑ دیں گے اور
اس کا توڑنا اس کو طلاق دینا ہے (مسلم)

وضاحت : عورت کی تخلیق پہلی سے ہوئی ہے اس سے مقصود مائی حوا ہیں جو آدم علیہ السلام کی پہلی سے پیدا
کی گئیں۔

۳۲۴۰ - (۳) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَفْرَكُ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً، إِنْ كَرِهَ
مِنْهَا خُلُقًا رَضِيَ مِنْهَا آخَرَ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۲۳۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی مومن شخص اپنی مومنہ (بیوی) سے بغض نہ رکھے۔ اگر اس کی ایک عادت ناپسند ہوگی، تو اس کی کسی دوسری عادت کو وہ پسند بھی کرے گا (مسلم)

۳۲۴۱- (۴) وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَوْلَا بَنُو إِسْرَائِيلَ لَمْ يَخْتَزِرِ - اللَّحْمُ، وَلَوْلَا حَوَاءُ لَمْ تَخُنْ أُنْتِ زَوْجَهَا الدَّهْرَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۲۳۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر بنو اسرائیل نہ ہوتے تو گوشت بدبودار نہ ہوتا اور اگر حوا (آدم علیہ السلام کی بیوی) نہ ہوتیں تو کوئی عورت اپنے خاوند کی کبھی بھی خیانت نہ کرتی (بخاری، مسلم)

وضاحت: بنو اسرائیل نے سلویٰ یعنی گوشت کا ذخیرہ کیا، زیادہ عرصہ گزرنے کی وجہ سے اس سے بدبو آنے لگی۔ انہیں گوشت کو محفوظ نہیں کرنا چاہیے تھا۔

۳۲۴۲- (۵) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَمْعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَجْلِدُ أَحَدُكُمْ امْرَأَتَهُ جِلْدَ الْعَبْدِ ثُمَّ يُجَامِعُهَا فِي آخِرِ الْيَوْمِ» وَفِي رِوَايَةٍ: «يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ فَيَجْلِدُ امْرَأَتَهُ جِلْدَ الْعَبْدِ، فَلَعَلَّهُ يَضَاجِعُهَا فِي آخِرِ يَوْمِهِ». ثُمَّ وَعَظَهُمْ فِي ضَحِكِهِمْ مِنَ الضَّرْطَةِ، فَقَالَ: «لِمَ يَضْحَكُ أَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ؟». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۲۳۲: عبداللہ بن زعمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے کوئی شخص اپنی عورت کو غلاموں کی مانند کوڑے نہ لگائے بعد ازاں دن کے آخری حصہ میں اس سے جماعت کرے اور ایک روایت میں ہے، تم میں سے ایک شخص اپنی بیوی کو کوڑے لگاتا ہے جیسے غلام کو کوڑے لگتے ہیں شاید اسے دن کے آخر میں اس سے جماعت کرنا پڑے بعد ازاں آپ نے ان کو ”گوز“ کی وجہ سے ہنسنے پر نصیحت کرتے ہوئے فرمایا، تم ایسے فعل پر کیوں ہنستے ہو؟ جو فعل تم خود بھی کرتے ہو (بخاری، مسلم)

وضاحت: حاتم اضمّ ایک صلح انسان گزرے ہیں، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں بہرہ نہ تھا۔ ایک دن میری بیوی نے مجھ سے کوئی بات دریافت کی، جب وہ گفتگو کر رہی تھی تو اس کی ہوا آواز کے ساتھ خارج ہو گئی۔ حاتم کہتے ہیں کہ میں نے اپنی بیوی کی شرمندگی کا ازالہ کرتے ہوئے کہا کہ مجھے تمہاری بات سنائی نہیں دے رہی ہے، تم بلند آواز سے بات کرو گویا انہوں نے اپنی بیوی کو باور کراٹا چاہا کہ تیری ہوا خارج ہونے کی آواز مجھے سنائی نہیں دی۔

(مرقات شہوہ مشکوٰۃ ملا علی قاری)

۳۲۴۳ - (۶) **وَمَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كُنْتُ أَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ - عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، وَكَانَ لِي صَوَاحِبٌ يَلْعَبْنَ مَعِيَ، فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، إِذَا دَخَلَ يَنْقَمِعَن - فَيَسْتَرْبِهْنِ إِلَيَّ - ، فَيَلْعَبْنَ مَعِيَ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .**

۳۲۴۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں گڑیوں کے ساتھ کھیل رہی ہوتی تھی اور میری سیلیاں بھی میرے ساتھ کھیلا کرتی تھیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لاتے تو مارے شرم کے چھپ جاتیں تو آپ انہیں میری جانب بھیج دیتے (اور) وہ میرے ساتھ کھیلتیں (بخاری، مسلم)

۳۲۴۴ - (۷) **وَمِنْهَا، قَالَتْ: وَاللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، يَقُومُ عَلَيَّ بَابِ حُجْرَتِي، وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ بِالْحِرَابِ فِي الْمَسْجِدِ، وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْتَرْبِيئِي بِرِدَائِهِ، لِأَنْظُرَ إِلَيَّ لِعَبِهِمْ بَيْنَ أَذْيِهِ وَعَائِقِهِ، ثُمَّ يَقُومُ مِنْ أَجْلِي حَتَّى أَكُونَ أَنَا الَّتِي أَنْصَرِفُ - ، فَأَقْدُرُوا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيثَةِ السِّنِّ الْحَرِيصَةِ عَلَى اللَّهْوِ ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .**

۳۲۴۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، اللہ کی قسم! میں نے دیکھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے حجرہ کے دروازے میں کھڑے تھے اور حبشی لوگ مسجد (کے صحن) میں نیزوں کے ساتھ کھیل رہے تھے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنی چادر کے ساتھ ڈھانپ رکھا تھا تاکہ میں آپ کے کان اور کندھے کے درمیان سے ان کا کھیل دیکھوں، آپ میری وجہ سے کھڑے رہتے۔ آخر کار میں ہی کھیل دیکھنے سے (سیر ہو کر) واپس ہوتی، ذرا اندازہ لگائیں ایک کم عمر، کھیل تماشہ کی شوقین لڑکی کی شان... (بخاری، مسلم)

وضاحت: معلوم ہوا کہ عورت، اجنبی انسان کی جانب نظر اٹھا کر دیکھ سکتی ہے شرط یہ ہے کہ نظر شہوت سے خالی ہو، اسی طرح کھیل دیکھنا بھی جائز ہے اور مسجد کے صحن میں جماد کی پریکٹس کے لئے اسلحہ لے جانا بھی درست ہے (واللہ اعلم)

۳۲۴۵ - (۸) **وَمِنْهَا قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنِّي لَأَعْلَمُ إِذَا كُنْتُ عِنِّي رَاضِيَةً، وَإِذَا كُنْتُ عَلَيَّ غَضْبِي». فَقُلْتُ: مِنْ أَيْنَ تَعْرِفُ ذَلِكَ؟ فَقَالَ: «إِذَا كُنْتُ عِنِّي رَاضِيَةً؛ فَإِنَّكَ تَقُولِينَ: لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ، وَإِذَا كُنْتُ عَلَيَّ غَضْبِي؛ قُلْتِ: لَا وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ». قَالَتْ: قُلْتُ: أَجَلُ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا أَهْجُرُ إِلَّا إِسْمَكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .**

۳۲۴۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے (مخاطب کرتے ہوئے) فرمایا: 'بلاشبہ مجھے علم ہے، جب تو مجھ پر خوش ہوتی ہے اور جب تو مجھ پر ناراض ہوتی ہے۔ میں نے عرض کیا، آپ کیسے پہچان

لیتے ہیں؟ آپ نے جواب دیا، جب تو مجھ پر خوش ہوتی ہے تو (گفتگو کے دوران) تو کہتی ہے، نہیں! محمد کے رب کی قسم، اور جب تو مجھ پر ناراض ہوتی ہے تو (دوران گفتگو) تو کہتی ہے، نہیں! ابراہیم کے رب کی قسم۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے کہا، اللہ کی قسم، اے اللہ کے رسول! آپ درست کہتے ہیں لیکن میں صرف آپ کا نام ہی چھوڑتی ہوں (بخاری، مسلم)

۳۲۴۶۔ (۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَأَبَتْ، فَبَاتَ غَضْبَانَ؛ لَعَنَتَهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تَصْبِحَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا، قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، مَا مِنْ رَجُلٍ يَدْعُو امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَتَأْبِي عَلَيْهِ، إِلَّا كَانَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ سَاحِظًا عَلَيْهَا حَتَّى يَرْضَى عَنْهَا».

۳۲۴۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب خاوند اپنی بیوی کو اپنے بستر پر آنے کی دعوت دے (اور) وہ انکار کر دے اور خاوند اس سے ناراض ہو کر رات بسر کرے تو صبح تک اس پر فرشتے لعنت بھیجتے رہتے ہیں (بخاری، مسلم)

اور ان دونوں کی ایک روایت میں ہے۔ آپ نے فرمایا، اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جو خاوند اپنی بیوی کو اپنے بستر پر (آنے کی) دعوت دیتا ہے (اور) وہ انکار کر دیتی ہے تو جو آسمانوں میں ہے (یعنی اللہ پاک) اس پر، اس وقت تک ناراض رہتے ہیں جب تک خاوند اس سے ناراض رہتا ہے۔

وضاحت: بیوی کے لیے ہرگز جائز نہیں کہ جب اس کا خاوند اسے جماع کے لیے بلائے تو وہ بلاعذر شرعی انکار کرے اور خاوند کو بھی چاہئے کہ وہ حد اعتدال سے کام لے (واللہ اعلم)

۳۲۴۷۔ (۱۰) وَعَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ لِي نِسَاءً، فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ أَنْ تَشَبَّعْتُ مِنْ زَوْجِي غَيْرَ الَّذِي يُعْطِينِي؟ - فَقَالَ: «الْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ، كَلَابِسِ ثَوْبِي زُورًا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۲۴۷: اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک عورت نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! بے شک میری ایک سوکن ہے، کیا مجھ پر گناہ ہو گا، اگر میں اپنے خاوند کے بارے میں غلط بیانی کرتے ہوئے (اپنی سوکن کے سامنے) اپنے خاوند کے ایسے عطیات کا ذکر کروں جو اس نے مجھ نہیں دیئے ہیں؟ آپ نے جواب دیا، وہ شخص جو ایسے عطیات کے ملنے کا اظہار کرتا ہے جو درحقیقت اسے نہیں ملے ہیں تو وہ اس شخص کی مانند گنہگار ہے جو سر تاپا جھوٹا ہو۔ (بخاری، مسلم)

۳۲۴۸ - (۱۱) **وَمَنْ أَنَسَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: آلِي - رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ نِسَائِهِ شَهْرًا، وَكَانَتْ أَنْفَكْتَ رَجُلُهُ - ، فَأَقَامَ فِي مَشْرَبَةٍ - تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً، ثُمَّ نَزَلَ: فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! آلَيْتَ شَهْرًا. فَقَالَ: «إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ».** رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۲۴۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات سے ایک ماہ کے لئے قسم کھائی (کہ آپ ان سے الگ تھلگ رہیں گے) جب کہ آپ کے پاؤں (کا جوڑ) نکل گیا تھا۔ آپ اپنے بالاخانہ میں ۲۹ راتیں اقامت گزیر رہے بعد ازاں آپ (بیچے) اترے، صحابہ کرام نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! آپ نے تو ایک ماہ کے لئے قسم اٹھائی تھی آپ نے فرمایا، مہینہ کبھی ۲۹ (دن) کا بھی ہوتا ہے (بخاری)

۳۲۴۹ - (۱۲) **وَمَنْ جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَسْتَأْذِنُ عَلَيَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَوَجَدَ النَّاسَ جُلُوسًا بِنَابِهِ لَمْ يُؤْذَنَ لِأَحَدٍ مِنْهُمْ. قَالَ: فَأَذِنَ لِأَبِي بَكْرٍ، فَدَخَلَ، ثُمَّ أَقْبَلَ عُمَرَ، فَاسْتَأْذَنَ، فَأَذِنَ لَهُ، فَوَجَدَ النَّبِيَّ ﷺ جَالِسًا حَوْلَهُ نِسَاءُؤُهُ، وَاجْمًا سَابِكًا - ، قَالَ: فَقُلْتُ: لَأَقُولَنَّ شَيْئًا أُضْحِكُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَوْ رَأَيْتَ بِنْتَ خَارِجَةَ - سَأَلْتَنِي النَّفْقَةَ، فَقَمَّتْ إِلَيْهَا فَوَجَّأَتْ عُقْفَهَا - ، فَضَجَّكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَقَالَ: «هُنَّ حَوْلِي كَمَا تَرَى، يَسْأَلَنِي النَّفْقَةَ». فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ إِلَى عَائِشَةَ يَبْجَأُ عُقْفَهَا وَقَامَ عُمَرُ إِلَى حَفْصَةَ يَبْجَأُ عُقْفَهَا - ، كِلَاهُمَا يَقُولُ: تَسْأَلِينَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَا لَيْسَ عِنْدَهُ؟! فَقُلْنَا: وَاللَّهِ لَا نَسْأَلُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ شَيْئًا أَبَدًا لَيْسَ عِنْدَهُ، ثُمَّ اعْتَزَلَهُنَّ شَهْرًا، أَوْ تِسْعًا وَعِشْرِينَ، ثُمَّ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِمَ لَكُمْ مِنْ أَجْرِ عَاطِشَةٍ يَبْجَأُ مِنْكُمْ أَجْرًا عَظِيمًا﴾ - قَالَ: فَبَدَأَ بِعَائِشَةَ، فَقَالَ: «يَا عَائِشَةُ! إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَعْرِضَ عَلَيْكَ أَمْرًا، أَحِبُّ أَنْ لَا تَعْجَلِي فِيهِ حَتَّى تَسْتَشِيرِي أَبِي بَكْرٍ». قَالَتْ: وَمَا هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَتَلَا عَلَيْهَا الْآيَةَ. قَالَتْ: أَفِيكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَسْتَشِيرُ أَبَوِي؟ بَلْ اخْتَارَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالذَّارُ الْآخِرَةَ، وَأَسْأَلُكَ أَنْ لَا تُخْبِرَ امْرَأَةً مِنْ نِسَائِكَ بِالَّذِي قُلْتَ. قَالَ: «لَا تَسْأَلَنِي امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ - إِلَّا أَخْبَرْتُهَا إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَبْعَثْنِي مُعْتَبًا - ، وَلَا مُتَعَبًا - ، وَلَكِنْ بَعَثَنِي مُعَلِّمًا مَيَّسْرًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.**

۳۲۴۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی اجازت طلب کرنے آئے تو انہوں نے آپ کے دروازے پر کچھ صحابہ کرام کو پایا کہ انہیں آپ سے ملاقات کی اجازت نہیں ملی (راوی نے بیان کیا) جب ابوبکر صدیق کو اجازت ملی تو وہ اندر تشریف لے گئے بعد ازاں عمر اجازت طلب کرنے

آئے ان کو بھی اجازت مل گئی (جب وہ اندر داخل ہوئے) تو انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو غمگین پایا آپ خاموش تھے، آپ کے ارد گرد آپ کی بیویاں (بیٹھی) تھیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے (دل میں) سوچا کہ میں ایسی گفتگو کروں، جس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑیں چنانچہ انہوں نے کہا، اے اللہ کے رسول! اگر خارجہ کی بیٹی (یعنی عمر کی بیوی) مجھ سے اخراجات کا مطالبہ کرتی تو میں اٹھ کر اس کی گردن پر پاؤں رکھ دیتا یا گھونسا مارتا (اس جملہ کو سن کر آپ مسکرائے اور بتایا کہ یہ میری بیویاں ہیں، انہوں نے میرے گرد گھیرا ڈال رکھا ہے۔ جیسا کہ آپ ملاحظہ کر رہے ہیں، مجھ سے اخراجات کا مطالبہ کر رہی ہیں چنانچہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ عائشہ کی گردن دبانے کے لئے اٹھے اور عمر رضی اللہ عنہ حفصہ کی گردن دبانے کے لئے اٹھے وہ دونوں (ناراضگی کے عالم میں) کہہ رہے تھے، تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی چیزیں طلب کر رہی ہو جو آپ کے پاس نہیں ہیں تو انہوں نے کہا، اللہ کی قسم! ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی چیز کا مطالبہ نہیں کریں گی جو آپ کے پاس نہ ہوگی بعد ازاں آپ ان سے ایک ماہ یا انتیس دن الگ رہے اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی (جس کا ترجمہ ہے) اے نبی! اپنی بیویوں سے کہہ دو، اگر تم دنیا اور اس کی نعمت چاہتی ہو تو آؤ، میں تمہیں کچھ دے دلا کر بھلے طریقے سے رخصت کر دوں اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول اور دارِ آخرت کی طالب ہو تو جان لو کہ تم میں سے جو نیکو کار ہیں اللہ نے ان کے لئے بڑا اجر مہیا کر رکھا ہے۔

چنانچہ آپ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے آغاز کیا، آپ نے فرمایا، عائشہ! میں تیرے سامنے ایک تجویز رکھتا ہوں، میں چاہتا ہوں کہ تجھے اس بارے میں جلدی نہیں کرنا چاہیے، جب تک تو اپنے والدین سے مشورہ نہ کر لے اس نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! وہ تجویز کیا ہے؟ آپ نے مذکورہ آیت تلاوت فرمائی۔ عائشہ نے جواب دیا، اے اللہ کے رسول! بھلا میں آپ کے بارے میں اپنے والدین سے مشورہ کروں؟ میں تو یقیناً اللہ، اس کے رسول اور آخرت کو ترجیح دیتی ہوں، نیز میں آپ سے گزارش کرتی ہوں کہ آپ اپنی بیویوں میں سے کسی کو یہ بات نہ بتائیں کہ میں نے کیا کہا ہے۔ آپ نے فرمایا، اگر کوئی بیوی مجھ سے دریافت کرے گی تو میں اس کو ضرور بتاؤں گا۔ مجھے اللہ نے (لوگوں کو اور اپنے آپ کو) تکلیف میں ڈالنے کے لئے نہیں بھیجا بلکہ مجھے ایسا معلم بنا کر بھیجا ہے جو (لوگوں کے لئے) آسانیاں کرنے والا ہے (مسلم)

۳۲۵۰ - (۱۳) وَفَنَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كُنْتُ أَعَارُ مِنَ اللَّائِي وَهَبَنَ أَنْفُسَهُنَّ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقُلْتُ: أَتَهَبُ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا؟ فَلَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿تُرْجَى مَنْ نَشَاءُ مِنْهُنَّ، وَتُؤْوَى إِلَيْكَ مَنْ نَشَاءُ، وَمَنْ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ﴾. قُلْتُ: مَا أَرَى رَبِّكَ - إِلَّا يُسَارِعُ فِي هَوَاكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَحَدِيثُ جَابِرٍ: «اتَّقُوا اللَّهَ فِي النِّسَاءِ» ذِكْرٌ فِي «قِصَّةِ حَبَّةِ الْوَدَاعِ».

۳۲۵۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں ان عورتوں پر غصہ کرتی تھی جو خود کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جہ کرتی تھیں۔ میں سوچتی تھی، بھلا عورت خود کو جہ کر سکتی ہے؟ جب اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی

(جس کا ترجمہ ہے) ”اور تمہیں یہ بھی اختیار ہے کہ جس بیوی کو چاہو علیحدہ رکھو اور جسے چاہو اپنے پاس رکھو اور جس کو تم نے علیحدہ کر دیا ہو“ (اور) اگر اس کو دوبارہ سے اپنے پاس بلا لو، تو تم پر کوئی گناہ نہیں“ (عائشہ فرماتی ہیں) تو میں نے بڑا کما میں محسوس کرتی ہوں کہ آپ کا پروردگار آپ کو خوش رکھنے کو پسند فرماتا ہے (بخاری، مسلم) اور جابر سے مروی حدیث جس میں ہے کہ ”عمورتوں کے (حقوق کے) بارے میں اللہ سے ڈرو“ حجتہ الوداع کے واقعہ میں ذکر کی گئی ہے۔

الفصل الثانی

۳۲۵۱- (۱۴) **فَمِنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّهَا كَانَتْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ. قَالَتْ: فَسَابَقْتُهُ فَسَبَقْتُهُ عَلَى رَجُلِي، فَلَمَّا حَمَلْتُ اللَّحْمَ -، سَابَقْتُهُ فَسَبَقْتَنِي. قَالَ: «هَذِهِ بَيْتُكَ السَّبِقَةَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.**

دوسری فصل : ۳۲۵۱ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ وہ ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں تھیں۔ انہوں نے بیان کیا میں نے آپ سے دوڑ میں مقابلہ کیا تو میں آپ سے سبقت لے گئی جب میں فریہ ہو گئی تو میں نے پھر آپ سے دوڑ میں مقابلہ کیا تو آپ مجھ سے سبقت لے گئے۔ آپ نے فرمایا، یہ اس کا بدلہ ہو گیا (ابوداؤد)

۳۲۵۲- (۱۵) **وَعَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِيهِ، وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي، وَإِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَدَعُوهُ»... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.**

۳۲۵۲ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے وہ شخص بہت اچھا ہے جو اپنے گھر والوں کے (حق میں) اچھا ہے اور میں اپنے اہل والوں کے لئے تم سب سے اچھا ہوں اور جب تمہارا کوئی ساتھی فوت ہو جائے تو اس کے عیوب بیان نہ کیا کرو (ترمذی، دارمی)

۳۲۵۳- (۱۶) **وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ إِلَى قَوْلِهِ: «لِأَهْلِي».**

۳۲۵۳ : نیز ابن ماجہ نے اس حدیث کو ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ”لا اہل“ کے لفظ تک بیان کیا ہے۔

۳۲۵۴- (۱۷) **وَمِنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْمَرْأَةُ إِذَا صَلَّتْ خَمْسَهَا، وَصَامَتْ شَهْرَهَا، وَاحْتَصَنَتْ فَرْجَهَا، وَأَطَاعَتْ بَعْلَهَا -، فَلْتَدْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَتْ». رَوَاهُ أَبُو نَعِيمٍ فِي «الْحُلِيِّ».**

۳۲۵۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب کوئی عورت پانچوں نمازیں ادا کرے، ماہ رمضان کے روزے رکھے، اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے اور اپنے خاوند کی اطاعت کرے تو وہ جنت کے جس

دروازے سے داخل ہونا چاہے داخل ہو جائے (ابو نعیم فی الحلیہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں یزید بن ابان رقاشی راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۰) تنقیح

الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۰)

۳۲۵۵- (۱۸) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَوْ كُنْتُ أَمْرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ؛ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا»... رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

۳۲۵۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر کسی (مفخص) کو حکم ہوتا کہ وہ کسی مفخص کو سجدہ کرے تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے (ترمذی)

۳۲۵۶- (۱۹) وَهِيَ أُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَيُّمَا امْرَأَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ، دَخَلَتْ الْجَنَّةَ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

۳۲۵۶: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو عورت فوت ہوئی اور اس کا خاوند اس سے خوش تھا تو وہ جنت میں داخل ہوگی (ترمذی)

۳۲۵۷- (۲۰) وَهِيَ طَلْقُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا الرَّجُلُ دَعَا زَوْجَتَهُ لِحَاجَتِهِ، فَلْتَأْتِهِ وَإِنْ كَانَتْ عَلَى التَّنَوُّرِ... رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

۳۲۵۷: طلق بن علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب خاوند اپنی بیوی کو جماع کے لئے بلائے تو اسے اس کے پاس جانا چاہیے اگرچہ وہ تنور پر ہو (ترمذی)

۳۲۵۸- (۲۱) وَهِيَ مُعَاذُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لَا تُؤْذِي امْرَأَةً زَوْجَهَا— فِي الدُّنْيَا، إِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُهُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ: لَا تُؤْذِيهِ قَاتَلَكِ اللَّهُ، فَإِنَّمَا هُوَ عِنْدَكَ دَخِيلٌ— يُؤْشِكُ أَنْ يُفَارِقَكَ الْبَيْتَ»، رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَقَالَ الْبَيْهَقِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۳۲۵۸: معاذ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، جو بیوی اپنے خاوند کو دنیا میں تکلیف پہنچاتی ہے تو اس کی بیوی کو حوریں کہتی ہیں اس کو تکلیف نہ دے وہ تیرے پاس مسمان ہے، جلد ہی تجھ سے جدا ہو کر ہمارے پاس آئے گا (ترمذی، ابن ماجہ) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے۔

۳۲۵۹- (۲۲) **وَمَنْ حَكِيمٌ بِنِ مَعَاوِيَةَ الْقَشِيرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا حَقُّ زَوْجَةٍ أَحَدِنَا عَلَيْهِ؟ قَالَ: «أَنْ تَطْعِمَهَا إِذَا طَعِمْتَ، وَتَكْسُوَهَا إِذَا اكْتَسَيْتَ، وَلَا تَضْرِبَ الْوَجْهَ—، وَلَا تُقْبِحَ—، وَلَا تَهْجُرَ إِلَّا فِي الْبَيْتِ—»**—
رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۲۵۹: حکیم بن معاویہ قشیری اپنے والد سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا، میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ہماری بیویوں کے ہم پر کیا حقوق ہیں؟ آپ نے فرمایا، جب تو کھائے اس کو بھی کھلائے، جب تو اپنے لئے لباس تیار کرے تو اس کے لئے بھی لباس سلوائے، اس کے چہرے پر نہ مارے، نہ اسے گالیاں دے اور اگر وہ ناراض بھی ہو تو اسے گھر سے نہ نکالے (احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ)

وضاحت: خاوند مناسب سمجھے تو اس گھر کی سکونت چھوڑ کر دوسرے گھر میں چلا جائے اس کا بھی جواز ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ازدواج مطہرات سے قسم کھائی تھی تو بالا خانے میں نخل ہو گئے تھے نیز جب چہرے پر مارنے سے منع کیا ہے تو معلوم ہوا کہ چہرے کے علاوہ دوسرے بدن پر مارنا درست ہے نیز اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۷۹)

۳۲۶۰- (۲۳) **وَمَنْ لَقِيَطِ بْنِ صَبْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنْ لِي إِمْرَأَةٌ فِي لِسَانِهَا شَيْءٌ— يَعْصِي الْبَدَاءَ— قَالَ: «طَلَّقْهَا». قُلْتُ: إِنْ لِي مِنْهَا وَلَدًا، وَلَهَا صُحْبَةٌ. قَالَ: «فَمُرَّهَا» يَقُولُ عِظْهَا «فَإِنَّ يَكُ فِيهَا خَيْرٌ فَسَتَقْبَلُ، وَلَا تَضْرِبَنَّ ظَعِينَتَكَ— ضَرْبَكَ أُمَّتِكَ»... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.**

۳۲۶۰: لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے آپ سے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! میری بیوی کی زبان میں فحش کلامی ہے؟ آپ نے فرمایا، اس کو طلاق دے دے۔ میں نے عرض کیا، اس سے میری اولاد ہے اور اس کے ساتھ دیرینہ رفاقت بھی ہے؟ آپ نے فرمایا، اس کو نصیحت کر، اگر اس میں خیر کا پہلو ہو! تو وہ تیری نصیحت کو قبول کر لے گی اور اپنی بیوی کو لونڈی کی طرح نہ مار (ابوداؤد)

۳۲۶۱- (۲۴) **وَمَنْ إِيَّاسِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:**

«لَا تَضْرِبُوا إِمَاءَ اللَّهِ» فَجَاءَ عُمَرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ذَبْرُنَ النِّسَاءِ عَلَى أَرْوَاجِهِنَّ —
فَرَحَّصَ فِي ضَرْبِهِنَّ، فَطَافَ بِأَلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نِسَاءً كَثِيرًا يَشْكُونَ أَرْوَاجِهِنَّ. فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَقَدْ طَافَ بِأَلِ مُحَمَّدٍ نِسَاءً كَثِيرًا، يَشْكُونَ أَرْوَاجِهِنَّ —، لَيْسَ أَوْلَيْكَ
بِخِيَارِكُمْ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالِدَارِمِيُّ.

۳۲۶۱: ایس بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ کی بندویں (یعنی اپنی بیویوں) کو
مت مارو تو عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے اور بیان کیا، بیویاں اپنے خاوندوں پر غالب
آگئی ہیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پنپنے کی اجازت عطا کی۔ چنانچہ عورتیں کثرت کے ساتھ آپ کی
ازواج مطہرات کے پاس پہنچیں وہ اپنے خاوندوں کا شکوہ کر رہی تھیں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عمر
(صلی اللہ علیہ وسلم) کی بیویوں کے پاس کثرت کے ساتھ عورتیں جمع ہو گئی ہیں وہ اپنے خاوندوں کا شکوہ کر رہی ہیں، تم
میں ایسے لوگ (جو ظالم ہیں) اچھے اخلاق والے نہیں ہیں (ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی)

۳۲۶۲ - (۲۵) وَفَنَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَيْسَ مِنَّا
مَنْ خَبَبَ — إِمْرَأَةً عَلَى زَوْجِهَا، أَوْ عَبْدًا عَلَى سَيِّدِهِ»... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۲۶۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ شخص (ہمارے
تابعداروں) میں سے نہیں ہے جو کسی عورت کو اس کے خاوند کے خلاف یا کسی غلام کو اس کے مالک کے خلاف بھڑکاتا
ہے (ابوداؤد)

۳۲۶۳ - (۲۶) وَفَنَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ مِنْ
أَكْمَلِ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنَهُمْ خُلُقًا، وَالْأَطْفَهَمُ بِأَهْلِهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۲۶۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ ان لوگوں کا ایمان کامل
ہے جن کے اخلاق اچھے ہیں اور جو اپنے اہل و عیال کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرتے ہیں (ترمذی)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں انقطاع ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۲۷۳)

۳۲۶۴ - (۲۷) وَفَنَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَكْمَلُ
الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنَهُمْ خُلُقًا، وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ إِلَى قَوْلِهِ «خُلُقًا».

۳۲۶۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جن لوگوں کے اخلاق اچھے ہیں، ان کا ایمان کامل ہے اور تم میں بہترین لوگ وہ ہیں جو اپنی بیویوں کے ساتھ اچھے ہیں (ترمذی) امام ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوداؤد نے اس حدیث کو اس کے قول ”خلقا“ تک بیان کیا ہے۔

۳۲۶۵- (۲۸) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ، أَوْ حُنَيْنٍ، وَفِي سَهْوَتِهَا - سِتْرٌ، فَهَبَّتْ رِيحٌ فَكَشَفَتْ نَاحِيَةَ السِّتْرِ عَنْ بَنَاتِ لِعَائِشَةَ لُعْبٍ، فَقَالَ: «مَا هَذَا يَا عَائِشَةُ؟» قَالَتْ: بَنَاتِي. وَرَأَى بَيْنَهُنَّ فَرَسًا لَهُ جَنَاحَانِ مِنْ رِقَاعٍ، فَقَالَ: «مَا هَذَا الَّذِي أَرَى وَسَطَهُنَّ؟» قَالَتْ: فَرَسٌ. قَالَ: «وَمَا الَّذِي عَلَيْهِ؟» قَالَتْ: جَنَاحَانِ. قَالَ: «فَرَسٌ لَهُ جَنَاحَانِ؟» قَالَتْ: أَمَا سَمِعْتَ أَنْ لِسُلَيْمَانَ خَيْلًا لَهَا أَجْنِحَةٌ؟. قَالَتْ: فَضَحِكَ حَتَّى رَأَيْتُ نَوَاجِذَهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۲۶۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ تبوک یا جنگ حنین سے واپس لوٹے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کے طاق پر پردہ پڑا ہوا تھا۔ ہوا چلی، تو اس سے پردے کا کنارہ سرکا تو عائشہ رضی اللہ عنہا کی گڑیاں نظر آئیں۔ آپ نے دریافت کیا، اے عائشہ! یہ کیا ہیں؟ انہوں نے کہا، میری گڑیاں ہیں۔ اس دوران آپ نے ان کے درمیان ایک گھوڑا دیکھا جس کے کپڑے کے ٹکڑوں سے بنے ہوئے دو پر تھے۔ آپ نے پوچھا، گڑیوں کے درمیان یہ کیا ہے؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا یہ گھوڑا ہے، آپ نے دریافت کیا، گھوڑے کے اوپر کیا ہے؟ انہوں نے بتایا، دو پر ہیں۔ عائشہ نے کہا، کیا آپ نے نہیں سنا کہ سلیمان علیہ السلام کے پاس دو گھوڑے تھے جن کے پر تھے۔ (یہ سن کر) آپ ہنس پڑے یہاں تک کہ میں نے آپ کی کچلیوں کا مشاہدہ کیا (ابوداؤد)

وضاحت: جن گڑیوں کے ساتھ چھوٹی بچیاں کھیلتی ہیں ان کی تصویریں واضح نہیں ہوتیں اور نہ ہی ان کا احترام ہوتا ہے بلکہ استخفاف ہوتا ہے۔ اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع نہیں کیا اس لئے ان کا تیار کرنا اور نابالغ بچیوں کا ان کے ساتھ کھیلنا جائز ہے (واللہ اعلم)

الفصل الثالث

۳۲۶۶- (۲۹) عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: آتَيْتُ الْحَيْرَةَ - فَرَأَيْتُهُمْ يَسْجُدُونَ لِمَرْزُبَانَ - لَهُمْ، فَقُلْتُ: لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَحَقُّ أَنْ يُسْجَدَ لَهُ، فَآتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ: إِنِّي آتَيْتُ الْحَيْرَةَ، فَرَأَيْتُهُمْ يَسْجُدُونَ لِمَرْزُبَانَ لَهُمْ، فَأَنْتَ أَحَقُّ بِأَنْ يُسْجَدَ لَكَ. فَقَالَ لِي: «أَرَأَيْتَ لَوْ مَرَرْتَ بِقَبْرِي أَكُنْتَ تَسْجُدُ لَهُ؟» فَقُلْتُ: لَا. فَقَالَ: «لَا تَفْعَلُوا، لَوْ كُنْتُ أَمْرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ النِّسَاءَ أَنْ يَسْجُدْنَ لِأَزْوَاجِهِنَّ، لِمَا جَعَلَ

اللَّهُ لَهُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ حَقٍّ» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

تیسری فصل : ۳۲۶۶ : قیس بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں ”حیرہ“ شہر میں گیا، میں نے (وہاں) لوگوں کو دیکھا کہ وہ اپنے سردار کو سجدہ کرتے ہیں، میں نے محسوس کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ حقدار ہیں کہ انہیں سجدہ کیا جائے چنانچہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے بیان کیا کہ میں حیرہ شہر گیا تھا میں نے دیکھا کہ لوگ اپنے سردار کو سجدہ کرتے ہیں چنانچہ آپ زیادہ حقدار ہیں کہ آپ کو سجدہ کیا جائے آپ نے مجھے مخاطب کیا اور فرمایا، تو یہ بتا کہ جب کبھی (میری وفات کے بعد) تیرا گزر میری قبر کے پاس سے ہو تو کیا تو (میری) قبر کو سجدہ کرے گا؟ میں نے نفی میں جواب دیا، آپ نے فرمایا، (اب بھی) مجھے سجدہ نہ کرو، اگر میں کسی شخص کو حکم دیتا کہ وہ کسی شخص کو سجدہ کرے تو میں عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوندوں کو سجدہ کریں۔ اس لئے کہ اللہ نے خاوندوں کو عورتوں پر ایک مقام عطا کیا ہے (ابوداؤد)

وضاحت : حدیث کی سند میں شریک بن عبداللہ راوی کا حافظہ صحیح نہ تھا (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۹۷۵)

۳۲۶۷- (۳۰) وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ .

۳۲۶۷ : نیز احمد نے اس حدیث کو معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۳۲۶۸- (۳۱) وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يُسْأَلُ الرَّجُلُ فِيمَا ضَرَبَ امْرَأَتَهُ عَلَيْهِ»... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۲۶۸ : عمر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے حکم دیا، خاوند سے دریافت نہ کیا جائے کہ اس نے اپنی بیوی کو کیوں پیٹا ہے؟ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں عبدالرحمان مسلی کوئی راوی ضعیف ہے (ارواء الغلیل ۲۰۳۳، الاحادیث الضعیفہ ۳۷۷۶، ضعیف الجامع الصغیر ۶۲۱۸، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۱۱)

۳۲۶۹- (۳۲) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ عِنْدَهُ، فَقَالَتْ: زَوْجِي صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ يَضْرِبُنِي إِذَا صَلَّيْتُ، وَيَقَطِرُنِي إِذَا صُمْتُ - ، وَلَا يُصَلِّيَ الْفَجْرَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ. قَالَ: وَصَفْوَانُ عِنْدَهُ: قَالَ: فَسَأَلَهُ عَمَّا قَالَتْ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَمَا قَوْلُهَا: يَضْرِبُنِي إِذَا صَلَّيْتُ؛ فَإِنَّهَا تَقْرَأُ بِسُورَتَيْنِ وَقَدْ نَهَيْتُمَا، قَالَ: فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَوْ كَانَتْ سُورَةٌ وَاحِدَةً لَكَفَّتِ النَّاسَ». قَالَ: وَأَمَا قَوْلُهَا:

يُفْطِرُنِي إِذَا صُمْتُ؛ فَإِنَّهَا تَنْطَلِقُ تَصُومُ وَأَنَا رَجُلٌ شَابٌّ؛ فَلَا أَصْبِرُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَصُومُ امْرَأَةٌ إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا» وَأَمَّا قَوْلُهَا: إِنِّي لَا أُصَلِّي حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ؛ فَنَا أَهْلُ بَيْتٍ قَدْ عَرَفْنَا لَنَا ذَاكَ، لَا نَكَادُ نَسْتَيْقِظُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ — قَالَ: «فَإِذَا اسْتَيْقِظْتَ يَا صَفْوَانُ! فَصَلِّ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۲۶۹: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچی جب کہ ہم آپ کے پاس تھے، اس نے (اپنے خاوند) صفوان بن معطل کی شکایت کی کہ جب میں نماز ادا کرتی ہوں تو وہ مجھے مارتا ہے اور جب میں روزے سے ہوتی ہوں تو وہ میرا روزہ افطار کرا دیتا ہے اور سورج نکلنے کے بعد صبح کی نماز پڑھتا ہے (راوی بیان کرتا ہے) کہ اس کا خاوند صفوان بھی مجلس میں ہی تھا آپ نے اس کی بیوی کی شکایت کے بارے میں اس سے دریافت کیا؟ اس نے بتایا، اے اللہ کے رسول! یہ جو کہتی ہے کہ جب (وہ) نماز پڑھتی ہے تو میں اسے پیٹتا ہوں تو اس کا سبب یہ ہے کہ یہ (لمبی) سورتیں تلاوت کرتی ہے۔ جب کہ میں نے اس کو اس سے منع کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر ایک ہی سورت ہوتی تو لوگوں کو کافی ہوتی یعنی تجھے لمبی سورتوں کی تلاوت سے احتراز کرنا چاہیے۔ صفوان نے کہا، یہ جو کہتی ہے کہ جب میں روزہ رکھتی ہوں تو میرا روزہ افطار کرا دیتا ہے، اس کا سبب یہ ہے کہ یہ مسلسل روزے رکھنے لگ جاتی ہے جب کہ میں جواں آدمی ہوں، مجھ سے صبر نہیں ہو سکتا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی عورت اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر (نفل) روزے نہیں رکھ سکتی اور یہ جو کہتی ہے کہ میں سورج طلوع ہونے کے بعد صبح کی نماز پڑھتا ہوں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے خاندان کے بارہ میں یہ بات معروف ہے کہ جب تک سورج طلوع نہ ہو جائے ہم بیدار ہی نہیں ہوتے۔ آپ نے فرمایا، اے صفوان! جب تو بیدار ہو تب نماز پڑھ لیا کر (ابوداؤد، ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی صحت پر بحث کرتے ہوئے حافظ ابن حجر نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ اس حدیث کے اس جملہ کہ ”آپ نے اس کی معذرت قبول کرتے ہوئے فرمایا، جب تم نیند سے بیدار ہو جاؤ تو اس وقت نماز ادا کرو“ اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ اب ہر شخص کو اجازت دی جائے جس کا معاملہ اس کے مشابہ ہے۔ دراصل خاص مضمرات کے پیش نظر اس شخص کو وقتی طور پر اجازت دی گئی تھی اور اس طرح کے واقعہ کو جس میں احتمالات کی گنجائش ہو، کو عموم پر محمول نہیں کرنا چاہیے (فتح الباری جلد ۱ صفحہ ۷۵-۷۶)

۳۲۷۰- (۳۳) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ فِي نَفَرٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ، فَجَاءَ بَعِيرٌ فَسَجَدَ لَهُ، فَقَالَ أَصْحَابُهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! تَسْجُدُ لَكَ الْبَهَائِمُ وَالشَّجَرُ؛ فَنَحْنُ أَحَقُّ أَنْ نَسْجُدَ لَكَ. فَقَالَ: «اعْبُدُوا رَبَّكُمْ، وَاکْرُمُوا أَخَاكُمْ، وَلَوْ كُنْتُ أَمْرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا، وَلَوْ أَمَرَهَا أَنْ تَنْقُلَ مِنْ جَبَلٍ أَصْفَرَ إِلَى جَبَلٍ أَسْوَدَ، وَمِنْ جَبَلٍ أَسْوَدَ إِلَى جَبَلٍ أَبْيَضَ؛ كَانَ يَنْبَغِي لَهَا أَنْ تَفْعَلَهُ».. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۳۲۷۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماجرین اور انصار (صحابہ کرامؓ) کی جماعت میں تھے ایک اونٹ آیا، اس نے آپؐ کو سجدہ کیا۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! جب آپؐ کو چارپائے اور درخت سجدہ کرتے ہیں تو ہم زیادہ لائق ہیں کہ آپؐ کو سجدہ کریں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنے رب کی عبادت کرو اور اپنے بھائی کی عزت کرو۔ اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ وہ کسی شخص کو سجدہ کرے تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے اور اگر خاوند اس کو حکم دے کہ وہ زرد رنگ (کے پتھروں کے) پہاڑ سے سیاہ رنگ (کے پتھروں کے) پہاڑ کی جانب اور سیاہ رنگ (کے پتھروں کے) پہاڑ سے سفید رنگ (کے پتھروں کے) پہاڑ کی جانب پتھر منتقل کرے تو اس کے یہی لائق تھا کہ وہ یہ کام پورا انجام دے (احمد)

وضاحت: اونٹ کا آپؐ کو سجدہ کرنا قدرت الہیہ کی تسخیر کے ساتھ ہے اور یہ آپؐ کا معجزہ ہے۔
(تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۳)

۳۲۷۱ - (۳۴) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «ثَلَاثَةٌ لَا تُقْبَلُ لَهُمْ صَلَاةٌ، وَلَا يُصْعَدُ لَهُمْ حَسَنَةٌ: الْعَبْدُ الْأَبْقَى — حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى مَوَالِيهِ فَيَضَعَ يَدَهُ فِي أَيْدِيهِمْ، وَالْمَرْأَةُ السَّاجِدَةُ عَلَيْهَا زَوْجَهَا، وَالسُّكْرَانُ حَتَّى يَصْحَوْا» رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۳۲۷۱: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تین شخص ہیں جن کی نماز قبول نہیں ہوتی نہ ان کے نیک اعمال آسمان کی جانب چڑھتے ہیں۔ ایک وہ غلام جو اپنے آقا سے بھاگ گیا ہے جب تک واپس نہ لوٹے اور اپنے آپ کو اپنے آقا کے حوالہ نہ کر دے دوسری وہ عورت جس سے اس کا خاوند ناراض ہے اور تیسرا وہ شخص جو نشہ میں ہو جب تک ہوش میں نہ آئے (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند معلوم نہیں ہو سکی البتہ طبرانی اوسط میں عبد اللہ بن محمد بن عمیل سے روایت مروی ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۳)

۳۲۷۲ - (۳۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: أَيُّ النِّسَاءِ خَيْرٌ؟ قَالَ: «الَّتِي تَسْرُهُ إِذَا نَظَرَ، وَتَطِيعُهُ إِذَا أَمَرَ، وَلَا تُخَالِفُهُ فِي نَفْسِهَا وَلَا مَالِهَا بِمَا يَكْرَهُ». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۳۲۷۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا، کونسی عورت بہتر ہے؟ آپؐ نے فرمایا، وہ عورت جو اپنے خاوند کو خوش کرے جب وہ اس کی جانب نظر اٹھائے، اس کے حکم کی اطاعت کرے جب وہ اس کو (شریعت کے مطابق) حکم دے اور اپنے وجود اور خاوند کے مال میں خاوند کی مرضی کے خلاف ایسا کام نہ کرے جو اس کے خاوند کو ناپسند ہو (نسائی، بیہقی شعب الایمان)

۳۲۷۳- (۳۶) وَفِي ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «أَرْبَعٌ مِنْ أَعْطِيَهُنَّ، فَقَدْ أُعْطِيَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ: قَلْبٌ شَاكِرٌ، وَلِسَانٌ ذَاكِرٌ، وَبَدَنٌ عَلَى الْبَلَاءِ صَابِرٌ، وَزَوْجَةٌ لَا تَبْعِيهِ خَوْناً فِي نَفْسِهَا وَلَا مَالَهُ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۳۲۷۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے چار چیزیں مل گئیں اسے دنیا و آخرت کی خیر و برکت مل گئی۔ ایسا دل جو اللہ کا شکر ادا کرنے والا ہے، ایسی زبان جو اللہ کے ذکر میں محو ہے، ایسا بدن جو مصائب پر صبر کرنے والا ہے اور ایسی بیوی جو اپنے جسم اور خاوند کے مال میں خیانت کرنے والی نہیں ہے (یعنی شعب الایمان)

بَابُ الْخُلْعِ وَالطَّلَاقِ (خلع اور طلاق کا بیان)

الفصل الأول

۳۲۷۴- (۱) **فَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ امْرَأَةً ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ آتَتْ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ مَا عَتَبُ عَلَيْهِ فِي خُلُقٍ وَلَا دِينٍ، وَلَكِنِّي أَكْرَهُ الْكُفْرَ فِي الْإِسْلَامِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَتَرُدِّينَ عَلَيْهِ حَدِيثَهُ؟» - قَالَتْ: نَعَمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اقْبَلِ الْحَدِيثَ وَطَلِّقْهَا تَطْلِيقَةً». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.**

پہلی فصل : ۳۲۷۴ : ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ثابت بن قیس کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ثابت بن قیس کی عادات اور اس کے دیندار ہونے پر مجھے کچھ اعتراض نہیں البتہ میں اسلام میں کفر (یعنی خلاف اسلام امور) کو اچھا نہیں سمجھتی۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا، تو (حق میں دیا گیا) اس کا باغ واپس کر دے گی؟ اس نے اثبات میں جواب دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے خاوند کو حکم دیا، تم باغ واپس لے لو اور اس کو ایک طلاق دے دو (بخاری)

وضاحت : اسلام میں کفر سے مراد یہ ہے کہ مسلمان ہونے کے باوجود انسان ایسے امور کا مرتکب ہو جو دین کے منافی ہوں۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ میں اپنے خاوند سے اس قدر بیزار ہوں کہ میں اس کے حقوق ادا نہیں کر سکوں گی۔ اسلام میں زندگی کے تمام شعبوں کے بارے میں راہ نمائی ملتی ہے عائلی زندگی کو بہتر بنانے اور پرسکون زندگی بسر کرنے کے ذرائع سے خبردار کیا گیا ہے لیکن خاوند بیوی اگر باہم زندگی گزارنے اور اتفاق کی فضا قائم رکھنے سے قاصر ہوں تو شریعت اسلامیہ انہیں اجازت دیتی ہے کہ وہ رشتہ ازدواج کو ختم کر سکتے ہیں اگر بیوی کا خیال ہے کہ اس کا اپنے خاوند کے ساتھ زندگی گزارنا مشکل ہے اور اس سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہتی ہے تو حق مرد واپس لوٹائے اور خاوند اس کو ایک طلاق دے اس کا نام خلع ہے۔ اس سے نکاح فسخ ہو جائے گا اور رجوع کا اختیار بھی سلب ہو جائے گا۔ اسی طرح اگر خاوند کا اپنی بیوی سے نباہ مشکل ہے تو وہ اس کو سنت کے مطابق ایک طلاق رجعی حالت طہر میں دے کر فارغ کر دے خیال رہے کہ اس طہر میں اس سے جماعت نہ کرے اور تین حیض عدت گزارنے کے بعد عورت کو اختیار ہے کہ وہ جس شخص سے چاہے نکاح کر سکتی ہے بلکہ پہلے خاوند کے ساتھ اگر نکاح کرنا چاہے اور پہلا خاوند بھی اس کو دوبارہ بیوی بنانے اور اچھی زندگی گزارنے پر آمادہ ہو تو وہ بھی نکاح کر سکتا ہے لیکن بیوی کو بحالت حیض طلاق دینا اور ایک ہی مجلس میں تین طلاق دینا بدعت ہے (واللہ اعلم)

۳۲۷۵- (۲) **وَمَنْ** عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَةً لَهُ وَهِيَ حَائِضٌ، فَذَكَرَ عُمَرُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَتَغَيَّبَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: «لِيُرَاجِعَهَا ثُمَّ يُمْسِكُهَا حَتَّى تَطْهَرَ، ثُمَّ تَحِيضُ فَتَطْهَرَ، فَإِنْ بَدَأَ لَهُ أَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا قَبْلَ أَنْ يَمْسُهَا، فَبِتِلْكَ الْعِدَّةِ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ». وَفِي رِوَايَةٍ: «مَرَّةً فَلْيُرَاجِعَهَا، ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا أَوْ حَامِلًا... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۲۷۵: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اس نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دی۔ ان کے والد عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا تذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ آپ نے اس کے اس فعل پر ناراضگی کا اظہار کیا اور حکم دیا کہ وہ اس سے رجوع کرے اور اس کو اپنے ہاں روکے رکھے پھر جب وہ حیض سے پاک ہو جائے، اس کے بعد پھر اسے حیض آئے اور وہ حیض سے فارغ ہو جائے تو اگر اس کا خیال اس کو طلاق دینے کا ہے تو اس کو پاک حالت میں بلاجماعت طلاق دے کیوں کہ یہی وہ عدت ہے جس میں عورتوں کو طلاق دینے کا اللہ نے حکم دیا ہے اور ایک روایت میں ہے، آپ نے فرمایا، اس کو کہیں کہ وہ اس سے رجوع کرے بعد ازاں اس کو اس کے پاک ہونے کی حالت یا حمل کی حالت میں طلاق دے (بخاری، مسلم)

وضاحت: حالت حیض میں طلاق رتائ بدعی ہے البتہ صحیح احادیث کی روشنی میں وہ طلاق شمار ہوگی چنانچہ احمد، ابو داؤد اور نسائی میں ابن عمر سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طلاق کو شمار کیا نیز یہ حدیث صحیح ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھیں (سنن نسائی شرح سیوطی جلد ۶ صفحہ ۱۱۵، صحیح مسلم مع مختصر شرح نووی جلد ۳ صفحہ ۹)

۳۲۷۶- (۳) **وَمَنْ** عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: خَيْرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَاخْتَرْنَا اللَّهَ وَرَسُولَهُ، فَلَمْ يَعُدْ ذَلِكَ عَلَيْنَا شَيْئًا... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۲۷۶: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار دیا لیکن ہم نے اللہ اور اس کے رسول کو پسند کیا آپ نے اس اختیار کو کچھ شمار نہیں فرمایا یعنی اختیار طلاق نہیں ہے۔
وضاحت: خاوند کے اختیار دینے کے بعد اگر بیوی خاوند کو پسند کرتی ہے تو طلاق نہ ہوگی (واللہ اعلم)

۳۲۷۷- (۴) **وَمَنْ** ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: فِي الْحَرَامِ يُكْفَرُ—، لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۲۷۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا، بیوی کو حرام قرار دینے میں کفارہ ہے۔ ارشاد ربانی ہے ”بلاشبہ تمہارے لئے اللہ کا رسول اچھا نمونہ ہیں“ (بخاری، مسلم)

۳۲۷۸ - (۵) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ ، وَشَرِبَ عِنْدَهَا عَسَلًا ، فَتَوَاصَيْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ أَنْ آتِنَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ فَلْتَقَلَ : إِنِّي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ مَغَافِيرٍ - ، أَكَلْتَ مَغَافِيرًا؟ فَدَخَلَ عَلَيَّ إِحْدَاهُمَا ، فَقَالَتْ لَهُ ذَلِكَ . فَقَالَ : «لَا بَأْسَ ، شَرِبْتَ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ ، فَلَنْ أَعُودَ لَهُ ، وَقَدْ حَلَفْتُ ؛ لَا تُخْبِرُنِي بِذَلِكَ أَحَدًا» - يَتَّبِعِي مَرْضَاةَ أَزْوَاجِهِ - ، فَتَنَزَّلَتْ : «يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ ﷺ لِمَ تُحْرِمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ تَتَّبِعِي مَرْضَاةَ أَزْوَاجِكَ» الْآيَةَ . . . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۳۲۷۸ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم زینب بنت جحش کے ہاں رکتے اور وہاں شہد نوش فرماتے چنانچہ میں نے اور حفصہ نے اس بات پر اتفاق کیا کہ ہم میں سے جس کے ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں وہ کہے کہ مجھے آپ سے مغفیر (گوند) کی بدبو آ رہی ہے، کیا آپ نے مغفیر کا استعمال کیا ہے؟ چنانچہ آپ ان میں سے ایک کے ہاں تشریف لے گئے۔ اس نے آپ سے یہی جملہ کہا آپ نے فرمایا، کوئی بات نہیں، میں نے تو بس زینب بنت جحش کے ہاں شہد نوش کیا تھا اب میں قسم کھاتا ہوں کہ دوبارہ اس کے ہاں شہد نوش نہیں کروں گا (لیکن) اس بات کا کسی سے ذکر نہ کرنا (دراصل) آپ اپنی بیویوں کی رضامندی کے خواہاں تھے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) ”اے پیغمبر علیہ السلام! آپ ایسی چیز کو کیوں حرام قرار دے رہے ہیں جس کو اللہ نے آپ کے لئے حلال قرار دیا ہے آپ اپنی بیویوں کی رضامندی تلاش کرتے ہیں؟“ (بخاری، مسلم)

الفصل الثانی

۳۲۷۹ - (۶) عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَيُّمَا امْرَأَةٍ سَأَلَتْ زَوْجَهَا طَلَاقًا - فِي غَيْرِ مَا بَأْسٍ - ؛ فَحَرَامٌ عَلَيْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ .

دوسری فصل : ۳۲۷۹ : ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو عورت اپنے خاوند سے بغیر کسی وجہ کے طلاق کا مطالبہ کرے اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے (احمد، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی)

وضاحت: اس حدیث میں بڑی سخت وعید ہے۔ جب کہ کبیرہ گناہوں کے مرتکب اپنے گناہوں کی سزا کٹنے کے بعد جنت میں داخل کئے جائیں گے۔ حدیث کے ان الفاظ کو کہ بغیر وجہ کے طلاق کا مطالبہ کرنے والی عورت پر جنت کی خوشبو حرام ہوگی، کو سختی پر محمول کیا جائے گا کہ ایسا کرنے والی عورت اس سلوک کی مستحق ہے لیکن اگر اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے معاف فرمادیں تو الگ بات ہے (تتبیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۶)

۳۲۸۰- (۷) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَبْغَضُ الْحَلَائِلِ إِلَى اللَّهِ الطَّلَاقُ» . . . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۲۸۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، حلال کاموں میں سے اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ فعل طلاق دینا ہے (ابوداؤد)
وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے (ارواء الغلیل ۲۰۳۰، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۷۳)

۳۲۸۱- (۸) وَعَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لَا طَلَاقَ قَبْلَ نِكَاحٍ —، وَلَا عِتَاقَ إِلَّا بَعْدَ مِلْكٍ —، وَلَا وَصَالَ فِي صِيَامٍ —، وَلَا يُتَمَّ بَعْدَ اجْتِلَامٍ — وَلَا رِضَاعَ بَعْدَ فِطَامٍ —، وَلَا صَمْتًا يَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ» . . . رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۳۲۸۱: علی رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، نکاح سے پہلے طلاق نہیں، ملکیت میں آنے سے پہلے آزاد کرنا نہیں، روزوں میں وصال نہیں، بلوغت کے بعد یتیمی نہیں، دودھ چھڑانے کے بعد رضاعت (ثابت) نہیں ہوتی اور تمام دن رات تک خاموش رہنا جائز نہیں (شرح السنہ)
وضاحت: ۲۶۷ نمبر حدیث کی موافقت کی وجہ سے یہ حدیث صحیح ہے (ارواء الغلیل جلد ۷ صفحہ ۱۵۲)

۳۲۸۲- (۹) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا نَذْرَ لِابْنِ آدَمَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ، وَلَا عِتْقَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ، وَلَا طَلَاقَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَزَادَ أَبُو دَاوُدَ: «وَلَا بَيْعَ إِلَّا فِيمَا يَمْلِكُ».

۳۲۸۲: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، آدم کا بیٹا اس چیز کی نذر نہ مانے جو اس کی ملکیت میں نہیں اور جس چیز پر ملکیت نہیں اس کو آزاد نہ کرے اور جس پر اس کا حق نہیں اس کو طلاق نہ دے (ترمذی) اور ابو داؤد میں اضافہ ہے کہ جس چیز پر حق نہیں اس کو فروخت نہ کرے۔

۳۲۸۳- (۱۰) وَعَنْ رُكَانَةَ بِنِ عَبْدِ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ طَلَّقَ إِمْرَأَتَهُ سُهَيْمَةَ النَّبْتَةَ، فَأَحْبَرَ النَّبِيُّ ﷺ، وَقَالَ: وَاللَّهِ مَا أَرَدْتُ إِلَّا وَاحِدَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَاللَّهِ مَا أَرَدْتُ إِلَّا وَاحِدَةً؟» فَقَالَ رُكَانَةُ: وَاللَّهِ مَا أَرَدْتُ إِلَّا وَاحِدَةً، فَرَدَّهَا إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَطَلَّقَهَا الثَّانِيَةَ فِي زَمَانِ عُمَرَ، وَالثَّلَاثَةَ فِي زَمَانِ عُثْمَانَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ، إِلَّا أَنَّهُمْ لَمْ يَذْكُرُوا الثَّانِيَةَ، وَالثَّلَاثَةَ.

۳۲۸۳: رکانہ بن عبد یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے اپنی بیوی سہیمہ کو ”بتہ“ (ایسی طلاق جس کے بعد تعلق منقطع ہو جاتا ہے) طلاق دی۔ اس کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلع کیا گیا آپ نے دریافت کیا، کیا تو نے ایک طلاق کا ارادہ کیا تھا؟ رکانہ نے بتایا، اللہ کی قسم! میں نے بس ایک طلاق کا ارادہ کیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بیوی کو اس کے ہاں واپس کر دیا پھر اس نے عمر کے دور میں اس کو دوسری طلاق دی اور عثمان کے دور میں تیسری طلاق دی (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، داری) البتہ انہوں نے دوسری اور تیسری طلاق کا ذکر نہیں کیا۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے امام بخاری نے اس حدیث کو مضطرب قرار دیا ہے، سند میں زبیر بن سعید حاشمی (راوی) ضعیف ہے۔ البتہ سند احمد میں ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رکانہ نے اپنی بیوی کو ایک مجلس میں تین طلاقیں دیں اس پر اسے شدید غم لاحق ہوا اس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تو نے کیسے طلاق دی؟ تو اس نے بتایا، ایک مجلس میں تین طلاقیں دی ہیں۔ آپ نے فرمایا، یہ ایک طلاق ہے، اگر تو پسند کرے تو اس سے رجوع کر۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ ابن القسیم اور استاذ احمد شاکر نے بھی اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۷) ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۱۸

اسی طرح صحیح مسلم میں ابن عباسؓ سے مروی حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیقؓ کے زمانہ میں اور خلافت عمرؓ کے پہلے دو سالوں میں تین طلاقیں ایک ہی شمار کی جاتی تھیں۔

۳۲۸۴ - (۱۱) وَفَن أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «ثَلَاثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ، وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ: النِّكَاحُ، وَالطَّلَاقُ، وَالرَّجْعَةُ»... زَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۳۲۸۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تین باتیں ایسی ہیں کہ جنہیں اگر سنجیدگی سے کہا جائے تو بھی پختہ ہیں اور مذاق کے انداز میں بھی ان کو کتنا سنجیدگی ہے، وہ تین باتیں نکاح، طلاق اور رجوع کرنا ہیں۔ (ترمذی، ابوداؤد) امام ترمذی نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔
وضاحت: علامہ البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف کہا ہے البتہ اس حدیث کے شواہد کی وجہ سے اسے قوی قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۹۷)

۳۲۸۵ - (۱۲) وَفَن عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا طَّلَاقَ وَلَا عِتَاقَ فِي إِغْلَاقٍ». زَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ قَبِلَ: مَعْنَى الْإِغْلَاقِ: الْإِكْرَاهُ.

۳۲۸۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا،

مجبوری میں طلاق دینا (اور) آزاد کرنا وقوع پذیر نہیں ہوتا (ابوداؤد، ابن ماجہ) کہا جاتا ہے ”اغلاق“ سے مقصود مجبور کرنا ہے۔

وضاحت: کسی شخص کو مجبور کیا جائے کہ وہ طلاق دے، وگرنہ اسے قتل کر دیا جائے گا اور وہ طلاق دے ڈالے تو ایسی طلاق واقع نہیں ہوگی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے **الْأَمْنُ أَوْ كُورُهُ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ** (جس کا ترجمہ ہے) ”البتہ جس شخص پر جبر کیا گیا (لیکن) اس کا دل ایمان (کی نعمت) سے مطمئن ہے“

۳۲۸۶- (۱۳) **وَمَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كُلُّ طَلَاقٍ جَائِزٌ إِلَّا طَلَاقَ الْمَعْتُوهِ، وَالْمَغْلُوبِ عَلَى عَقْلِهِ».** زَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، وَعِظَاءُ بْنُ عَجَلَانَ الرَّاَوِيُّ ضَعِيفٌ، ذَاهِبُ الْحَدِيثِ.

۳۲۸۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر طرح سے طلاق دینا نافذ ہو جاتا ہے البتہ دیوانے اور فاقر العقل کا طلاق کا درست نہیں (ترمذی)
امام ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے، سند میں عطاء بن عجلان راوی ضعیف اور ذاہب الحدیث ہے۔

۳۲۸۷- (۱۴) **وَمَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ: عَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ، وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يَبْلُغَ، وَعَنِ الْمَعْتُوهِ حَتَّى يَعْقِلَ».** زَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۳۲۸۷: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تین شخص مرفوع القلم ہیں یعنی سزا کے مستحق نہیں۔ سونے والا جب تک بیدار نہ ہو جائے، بچہ جب تک بلوغ نہ ہو جائے اور دیوانہ جب تک (اس کے) ہوش ٹھکانے نہ آجائیں (ترمذی، ابوداؤد)

۳۲۸۸- (۱۵) **وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ عَائِشَةَ، وَابْنُ مَاجَةَ عَنْهُمَا.**

۳۲۸۸: نیز داری نے اس حدیث کو عائشہ سے اور ابن ماجہ نے عائشہ اور علیؑ سے روایت کیا ہے۔

۳۲۸۹- (۱۶) **وَمَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «وَطَلَاقُ الْأَمَةِ تَطْلِيقَتَانِ، وَعِدَّتُهَا حَيْضَتَانِ».** زَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۳۲۸۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، لونڈی دو طلاق کی مستحق ہے اور اس کی عدت دو حیض ہے (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، داری)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳، ارواء الغلیل جلد ۱ صفحہ ۱۵۰، ضعیف ترمذی صفحہ ۳۳۱، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۲۱) امام ابوداؤد نے اس حدیث کو مجہول کہا ہے۔ سند میں مظاہر راوی ضعیف ہے تفصیل کیلئے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۸) کا مطالعہ کریں۔

الفصل الثالث

۳۲۹۰ - (۱۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «الْمُنْتَزِعَاتُ - وَالْمُخْتَلِعَاتُ - هُنَّ الْمُنَافِقَاتُ». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

تیسری فصل: ۳۲۹۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ عورتیں جو اپنے آپ کو خاوند کے نکاح سے نکالنا چاہتی ہیں اور خلع کرنا چاہتی ہیں وہ عورتیں منافق ہیں (نسائی)

۳۲۹۱ - (۱۸) وَعَنْ نَافِعٍ، عَنِ مَوْلَاةٍ لَصِيفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ، أَنَّهَا اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا بِكُلِّ شَيْءٍ لَهَا -، فَلَمْ يُنْكَرْ ذَلِكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ. رَوَاهُ مَالِكٌ.

۳۲۹۱: نافع رحمہ اللہ، صفیہ بنت ابی عبید رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ لونڈی سے بیان کرتے ہیں کہ اس نے اپنے خاوند سے اپنی ہر چیز دے کر خلع حاصل کیا تو عبداللہ بن عمر نے اس کو غلط نہیں ٹھہرایا (مالک)

۳۲۹۲ - (۱۹) وَعَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثَ تَطْلِيقَاتٍ جَمِيعًا، فَقَامَ غَضَبَانَ، ثُمَّ قَالَ: «أَيْلَعُ بِكِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَنَا بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ!؟» حَتَّى قَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلَا أَقْتُلُهُ؟. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۳۲۹۲: محمود بن لبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک شخص کے بارے میں بتایا گیا جس نے اپنی بیوی کو یکبارگی تین طلاقیں دیں چنانچہ آپ ناراضگی کی حالت میں کھڑے ہوئے اور فرمایا (تعب ہے) اللہ کی کتاب کے ساتھ مذاق کیا جا رہا ہے جبکہ میں تم میں موجود ہوں۔ اس پر ایک صحابی کھڑا ہوا اس نے کہا، اے اللہ کے رسول! کیا میں اس کو قتل نہ کر دوں؟ (نسائی)

وضاحت: ایک مجلس میں تین طلاقیں دینا بدعت ہے اور تین طلاقیں واقع نہ ہوں گی بلکہ ایک طلاق ہوگی۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ عہد رسالت میں خلافت صدیقہ اور خلافت فاروقی کے پہلے دو سالوں میں تین طلاقوں کو ایک شمار کیا جاتا تھا اس پر عثر نے فرمایا، جس کام میں لوگوں کو تیزی نہیں دکھانا چاہیے تھی اس میں وہ تیزی دکھا رہے ہیں

اس بناء پر میں چاہتا ہوں کہ ایک مجلس کی تین طلاق واقع کر دوں چنانچہ انہوں نے اس کو واقع کر دیا پس یہ ان کا سیاسی فیصلہ تھا اور پھر اس فیصلہ پر انہیں ندامت ہوئی اور انہوں نے اس سے رجوع کر لیا۔ تفصیل کیلئے دیکھیے (نیل الاوطار جلد ۱۰-۱۱، ابحاث اللہیان عن مکائد الشیطان جلد ۱ صفحہ ۳۳۶، ایک مجلس کی تین طلاق حکیم محمد اسرائیل سلفی صفحہ ۱۳۶) نیز اس حدیث کی سند منقطع ہے۔ مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۹۸۱

۳۲۹۳- (۲۰) وَعَنْ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، بَلَغَهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ :
إِنِّي طَلَّقْتُ إِمْرَاتِي مِائَةَ تَطْلِيقَةٍ، فَمَاذَا تَرَى عَلَيَّ؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : طَلَّقْتَ مِنْكَ بِثَلَاثٍ،
وَسَبَعٌ وَتَسْعُونَ اتَّخَذَتْ بِهَا آيَاتِ اللَّهِ هُزُؤًا... رَوَاهُ فِي «الْمَوْطَأِ».

۳۲۹۳ : امام مالک کی بلاغات میں سے ہے کہ ایک شخص نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو سو بار طلاق دی ہے، آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے؟ ابن عباس نے جواب دیا، تین طلاق واقع ہو گئیں اور ستانوے طلاقیں اللہ کی آیات کے ساتھ مذاق ہے (موطا امام مالک)

۳۲۹۴- (۲۱) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ، قَالَ : قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «يَا مُعَاذُ! مَا خَلَقَ اللَّهُ شَيْئًا عَلَيَّ وَجْهِ الْأَرْضِ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الْعِتَاقِ، وَلَا خَلَقَ اللَّهُ شَيْئًا عَلَيَّ وَجْهِ الْأَرْضِ أَبْغَضَ إِلَيْهِ مِنَ الطَّلَاقِ». رَوَاهُ الدَّارِقُطَنِيُّ .

۳۲۹۴ : معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا، اے معاذ! اللہ نے زمین کی سطح پر کسی چیز کو پیدا نہیں کیا جو آزاد کرنے سے زیادہ اللہ کو محبوب ہو اور اللہ نے سطح زمین پر کوئی ایسی چیز پیدا نہیں کی ہے جو طلاق سے زیادہ (اللہ کو) ناپسند ہو (دارقطنی)
وضاحت : اس حدیث کی سند میں حمید بن مالک راوی ضعیف ہے۔ نیز کھول کی معاذ سے ملاقات ثابت نہیں ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۹، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۹)

بَابُ الْمُطَلَّقةِ ثَلَاثًا

(اس عورت کے بارے میں جس کو تین طلاقیں دی گئی ہیں)

الفصل الأول

۳۲۹۵ - (۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ رِفَاعَةَ الْقُرْظِيَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَتْ: إِنِّي كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِي، فَبِتُّ طَلَاقِي فَتَزَوَّجْتُ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ الزُّبَيْرِ، وَمَا مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ - . فَقَالَ: «أَتُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَيَّ رِفَاعَةَ؟» قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ: «لَا، حَتَّى تَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوقَ عُسَيْلَتِكَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل : ۳۲۹۵ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رفاعہ قرظی کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور بتایا کہ میں رفاعہ کے نکاح میں تھی، اس نے مجھے تین طلاقیں دیں۔ اس کے بعد میں نے عبدالرحمان بن زبیر کے ساتھ نکاح کر لیا اور اس کا آلہ تاسل چادر کے پھندے جیسا تھا یعنی اس میں ڈھیلا پن تھا انتشار نہ تھا آپ نے استفسار کیا، کیا تو رفاعہ کی جانب واپس جانے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا۔ آپ نے فرمایا، تو اس وقت تک واپس نہیں جاسکتی جب تک کہ تو اس سے جماع کا لطف نہ پائے اور وہ تجھ سے لطف اندوز نہ ہو پائے (بخاری، مسلم)

وضاحت : تین مختلف اوقات میں سنت کے مطابق جب تین طلاقیں واقع ہو جائیں تو عورت عدت گزارنے کے بعد اس شخص سے نکاح کرے جس میں جماعت کی طاقت ہو اس سے لطف اندوز ہونے کے بعد اگر وہ دونوں آپس میں میاں بیوی کی حیثیت سے نہیں رہنا چاہتے تو جب خاوند اس کو سنت کے مطابق طلاق دے تو عدت کے بعد اس عورت سے پہلے خاوند کا نکاح ہو سکتا ہے (واللہ اعلم)

الفصل الثاني

۳۲۹۶ - (۲) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُحِلَّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

دوسری فصل : ۳۲۹۶ : عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلالہ کرنے والے اور جس کے لئے حلالہ کیا گیا ہے، دونوں پر لعنت فرمائی (دارمی)

وضاحت: مطلقہ ثلاثہ کا نکاح اگر کسی شخص سے عارضی طور پر کیا جائے کہ وہ اس کے ساتھ مجامعت کرنے کے بعد اس کو طلاق دے تاکہ وہ عورت پہلے خاوند کے لئے حلال ہو جائے تو ایسا شخص ملعون ہے اور جس نے حلال کرنے کے لئے اس کو سائڈ بنایا وہ بھی ملعون ہے اور یہ فعل زنا ہے۔ علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ (ارواء الغلیل جلد ۶ صفحہ ۳۰۷) اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے حلالہ کے نکاح کو قوی دلائل کے ساتھ باطل قرار دیا ہے نیز حافظ ابن قیم نے اس مسئلہ کا رد ”اقامہ الدلیل علی ابطال التحلیل“ اور ”اناشد اللہ عن مکائد الشیطان“ اور ”اعلام الموقعین“ وغیرہ میں کیا ہے

۳۲۹۷ - (۳) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَلِيٍّ، وَابْنِ عَبَّاسٍ، وَعُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ.

۳۲۹۷: نیز ابن ماجہ نے اس حدیث کو علی بن عباس اور عقبہ بن عامر سے روایت کیا ہے۔

۳۲۹۸ - (۴) وَفَنَ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: أَدْرَكْتُ بِضَعَةَ عَشْرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كُلُّهُمْ يَقُولُ: يُوقَفُ الْمُؤَلَّى... رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۳۲۹۸: سلیمان بن یسار رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے دس سے کچھ زائد کو پایا، ان سب کا کہنا ہے کہ (بیوی سے صحبت نہ کرنے کی) قسم اٹھانے والے کو کھڑا کیا جائے۔ (شرح السنہ)

وضاحت: ابن عمر سے منقول ہے کہ بیوی سے قسم اٹھانے والے پر کہ میں اس سے مجامعت نہیں کروں گا جب چار ماہ گزر جائیں تو اس سے کہا جائے گا کہ وہ اپنی بیوی کو طلاق دے اور یہ طلاق رجعی ہو گی پس یہ کہنا کہ چار ماہ گزرنے کے ساتھ ایک طلاق خود بخود واقع ہو جائے گی درست نہیں (تتبع الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۰)

۳۲۹۹ - (۵) وَفَنَ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ سَلْمَانَ بْنَ صَخْرٍ - وَيُقَالُ لَهُ: سَلْمَةُ بْنُ صَخْرٍ الْبَيَاضِيُّ جَعَلَ إِمْرَأَتَهُ عَلَيْهِ كَظَهْرِ أُمِّهِ - حَتَّى يَمُضِيَ رَمَضَانَ، فَلَمَّا مَضَى نِصْفُ مِنْ رَمَضَانَ وَقَعَ عَلَيْهَا لَيْلًا، فَاتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَعْتَقَ رَقَبَةً» قَالَ: لَا أَجِدُهَا. قَالَ: «فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ» قَالَ: لَا أَسْتَطِيعُ. قَالَ: «أَطْعِمِ سِتِّينَ مَسْكِينًا» قَالَ: لَا أَجِدُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِفِرْوَةَ بْنِ عَمْرٍو: «أَعْطِهِ ذَلِكَ الْعَرَقَ» - وَهُوَ مَكْتَلٌ يَأْخُذُ خَمْسَةَ عَشْرَ صَاعًا أَوْ سِتَّةَ عَشْرَ صَاعًا «لِيُطْعِمَ سِتِّينَ مَسْكِينًا» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۲۹۹: ابوسلمہ بیان کرتے ہیں کہ سلمان بن صححر رضی اللہ عنہ جسے سلمہ بن صححر بیاضی بھی کہا جاتا ہے، نے اپنی بیوی کو خود پر حرام قرار دیتے ہوئے یعنی اس سے ظہار کرتے ہوئے اس کی پیٹھ کو رمضان المبارک کے ختم ہونے تک اپنی والدہ کی مانند قرار دیا۔ جب نصف رمضان گزر گیا، تو رات کے وقت بیوی سے مجامعت کی، اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اس کا ذکر کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حکم دیا کہ وہ ایک غلام آزاد کرے اس نے (معذرت کے انداز میں) کہا، مجھ میں غلام آزاد کرنے کی طاقت نہیں ہے آپ نے حکم دیا کہ تو مسلسل دو ماہ روزے رکھ، اس نے کہا، اس کی بھی مجھ میں استطاعت نہیں (پھر) آپ نے حکم دیا کہ تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا۔ اس نے عرض کیا، مجھ میں اس کی بھی طاقت نہیں (اس پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرہ بن عمرو سے کہا، اس کو وہ ”عرق“ دے دے یعنی وہ ٹوکرا جس میں پندرہ یا سولہ صاع کھجور ہوتی ہے تاکہ وہ ساٹھ مسکینوں کو کھلائے (ترمذی)

۳۳۰۰ - (۶) وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ سَلْمَةَ بِنِ صَخْرٍ نَحْوَهُ، قَالَ: كُنْتُ امْرَأً أُصِيبُ مِنَ النِّسَاءِ مَا لَا يُصِيبُ غَيْرِي. وَفِي رِوَايَتِهِمَا - أَعْنَى أَبَا دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيِّ -: «فَاطِعِمُ وَسَقَا - مِنْ تَمْرٍ بَيْنَ سِتِّينَ مَسْكِينًا».

۳۳۰۰: نیز ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی نے سلیمان بن یسار سے اس نے سلمہ بن صححر سے اس کی مثل روایت کیا ہے۔ اس میں ہے کہ (وہ) ایسا انسان تھا جسے عورتوں کے ساتھ اتنا لگاؤ تھا جو دوسروں کو نہ تھا اور ان دونوں یعنی ابوداؤد اور دارمی کی روایت میں ہے کہ تو ساٹھ مسکینوں کو کھجوروں کا (ایک) ایک وسق دے (یعنی ساٹھ وسق دے یعنی جب کہ ایک صاع پونے تین کلو وزن کا ہوتا ہے)

۳۳۰۱ - (۷) وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ سَلْمَةَ بِنِ صَخْرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمَظَاهِرِ يُوَاقِعُ قَبْلَ أَنْ يُكْفِرَ، قَالَ: «كَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۳۰۱: سلیمان بن یسار، سلمہ بن صححر سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتا ہے کہ ظہار کرنے والا جب کفارہ ادا کرنے سے پہلے اپنی بیوی سے مجامعت کرے تو ایک ہی کفارہ کافی ہے (ترمذی، ابن ماجہ)

الفصل الثالث

۳۳۰۲ - (۸) عَنْ عِكْرَمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلًا ظَاهَرَ مِنْ امْرَأَتِهِ فَعَشِيهَا قَبْلَ أَنْ يُكْفِرَ - ، فَاتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ. فَقَالَ: «مَا حَمَلَكَ عَلَى ذَلِكَ؟» قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! رَأَيْتُ بَيَاضَ حَجَلِيهَا - فِي الْقَمْرِ - ، فَلَمْ أَمْلِكْ نَفْسِي أَنْ وَقَعْتُ

عَلَيْهَا. فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَمَرَهُ أَنْ لَا يَقْرَبَهَا حَتَّى يُكْفَّرَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ. وَرَوَى
الْتِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهُ مُسْنَدًا وَمُرْسَلًا. وَقَالَ النَّسَائِيُّ: الْمُرْسَلُ أَوْلَى
بِالصَّوَابِ مِنَ الْمُسْنَدِ.

تیسری فصل : ۳۳۰۲ : عکرمہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے اپنی بیوی سے
ظہار کیا، پھر کفارہ ادا کرنے سے پہلے اس کے ساتھ ہم بستر ہو گیا۔ پھر وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا
اور یہ واقعہ ذکر کیا۔ آپ نے اس سے استفسار کیا! تجھے ہم بستر ہونے پر کس چیز نے ابھارا؟ اس نے عرض کیا، اے اللہ
کے رسول! میں نے (جب) چاندنی رات میں اس کی پازیبوں کی چمک دمک کا نظارہ کیا تو مجھ سے رہا نہ گیا اور میں اس
سے ہم بستر ہو گیا (اس کا جواب سن کر) آپ مسکرا دیئے اور اس کو حکم دیا کہ وہ کفارہ ادا کرنے سے پہلے اس کے ساتھ
جماع نہ کرے (ابن ماجہ) ترمذی نے اس کی مثل بیان کیا اور اس نے اس حدیث کو حسن صحیح غریب قرار دیا ہے اور
ابوداؤد، نسائی نے اس کی مثل، مسند اور مرسل بیان کیا ہے اور نسائی نے واضح کیا ہے کہ حدیث کا مرسل ہونا مسند ہونے
سے زیادہ صحیح ہے۔

بَابُ (فِي وَجُوبِ كَوْنِ الرَّقَبَةِ الْمُعْتَقَةِ كَفَّارَةً مُؤْمِنَةً)

(کفارہ میں مومن غلام یا لونڈی کے آزاد کرنے کا بیان)

الفصل الأول

۳۳۰۳ - (۱) عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ جَارِيَةَ كَانَتْ لِي تَرَعِي غَنَمًا لِي فَجِئْتُهَا وَقَدْ فَقَدْتُ شَاةً مِنَ الْغَنَمِ، فَسَأَلْتُهَا عَنْهَا. فَقَالَتْ: أَكَلَهَا الذِّئْبُ. فَاسْفُتُ عَلَيْهَا وَكُنْتُ مِنْ بَنِي آدَمَ، فَلَطَمْتُ وَجْهَهَا -، وَعَلَى رَقَبَةٍ -؛ أَفَاعْتِقُهَا -؟ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَيْنَ اللَّهُ؟» فَقَالَتْ: فِي السَّمَاءِ - فَقَالَ: «مَنْ أَنَا؟» فَقَالَتْ: أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَعْتِقُهَا». رَوَاهُ مَالِكٌ.

وَفِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ، قَالَ: كَانَتْ لِي جَارِيَةٌ تَرَعِي غَنَمًا لِي قَبْلَ أُحُدٍ - وَالْجَوَانِيَّةُ -، فَاطَّلَعْتُ ذَاتَ يَوْمٍ فَإِذَا الذِّئْبُ قَدْ ذَهَبَ بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِنَا، وَأَنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي آدَمَ آسَفٌ كَمَا يَأْسَفُونَ -، لَكِنِّ صَكَّكْتُهَا - صَكَّةً، فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَعَظَمَ ذَلِكَ عَلَيَّ. قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَفَلَا أَعْتِقُهَا؟ قَالَ: «إِتْبِنِي بِهَا؟» فَاتَيْتُهُ بِهَا. فَقَالَ لَهَا: «أَيْنَ اللَّهُ؟» قَالَتْ: فِي السَّمَاءِ. قَالَ: «مَنْ أَنَا؟» قَالَتْ: أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ. قَالَ: «أَعْتِقُهَا فَإِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ».

پہلی فصل : ۳۳۰۳ : معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میری ایک لونڈی میری بکریاں چرانے کے لئے لے جاتی تھی۔ ایک روز اس نے ایک بکری کو گم کر دیا۔ میں اس کے ہاں گیا اور میں نے اس سے (بکری کے گم ہو جانے کے بارے میں) دریافت کیا۔ اس نے بتایا کہ اسے بھیڑیا اٹھا کر لے گیا ہے چنانچہ مجھے اس پر غصہ آیا اور میں انسان تھا، میں نے اس کے چہرے پر طمانچہ مارا اور (ہاں!) میرے ذمہ گردن (آزاد کرنا) ہے کیا میں اس کو آزاد کر دوں؟ آپ نے لونڈی سے دریافت کیا، اللہ کہاں ہے؟ اس نے بتایا، اللہ آسمانوں میں ہے۔ پھر آپ نے دریافت کیا، میں کون ہوں؟ اس نے جواب دیا، آپ اللہ کے پیغمبر ہیں (یہ جواب سن کر) آپ نے فرمایا، اس کو آزاد کر دے (مالک) اور مسلم کی روایت میں ہے اس نے بیان کیا، میری ایک لونڈی تھی جو احد پہاڑ اور جوانیہ (مقام کی طرف) میری بکریاں چرایا کرتی تھی میں نے ایک روز جائزہ لیا تو معلوم ہوا کہ ہماری بکریوں میں سے ایک بکری کو بھیڑیا اٹھا کر لے گیا ہے اور میں انسان تھا جیسے دوسرے انسانوں کو غصہ آتا ہے، مجھے بھی غصہ آگیا اس پر میں نے اس کو ایک طمانچہ دے مارا۔ پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ چنانچہ آپ نے اسے میرا بڑا جرم قرار دیا۔ میں نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! کیا

میں اسے آزاد کر دوں؟ آپ نے حکم دیا کہ تو اسے میرے پاس لا۔ چنانچہ میں اسے آپ کی خدمت میں لے گیا آپ نے اس سے دریافت کیا، اللہ کہاں ہے؟ اس نے جواب دیا، اللہ آسمانوں میں ہے (پھر) آپ نے دریافت کیا، میں کون ہوں؟ اس نے جواب دیا، آپ اللہ کے پیغمبر ہیں۔ آپ نے فرمایا، اسے آزاد کر دے، یہ ایمان دار ہے۔

بَابُ اللَّعَانِ (لعان کا بیان)

الفصل الأول

۳۳۰۴ - (۱) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ عُوَيْمِرَ الْعَجَلَانِيَّ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيْقَلُّهُ فَيَقْتُلُونَهُ - أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «قَدْ أَنْزَلَ فِيكَ وَفِي صَاحِبَتِكَ - ، فَأَذْهَبْ فَاتِ بِهَا». قَالَ سَهْلٌ: فَتَلَّعْنَا فِي الْمَسْجِدِ، وَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَلَمَّا فَرَعَا قَالَ عُوَيْمِرٌ: كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا، فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا - ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «انظروا - ؛ فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ اسْحَمَ - ، أَدْعَجَ الْعَيْنَيْنِ - ، عَظِيمَ الْأَلْتَيْنِ، خَدَلَجَ السَّاقَيْنِ - فَلَا أَحْسِبُ عُوَيْمِرًا إِلَّا قَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا - ، وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَحْيَمَرَ - كَأَنَّهُ وَحَرَةٌ - فَلَا أَحْسِبُ عُوَيْمِرًا إِلَّا قَدْ كَذَبَ عَلَيْهَا. فَجَاءَتْ بِهِ عَلَى التَّعْتِ الَّذِي نَعَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ تَصْدِيقِ عُوَيْمِرٍ، فَكَانَ بَعْدُ يُنْسَبُ إِلَى أُمَّهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل : ۳۳۰۴ : سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، عویمر عجلانی نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! آپ بتائیں کہ (اگر) کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی (اجنبی) شخص کو پائے تو کیا وہ اسے قتل کر دے؟ اس صورت میں (اس کے وارث) اس کو قتل کر دیں گے یا اسے کیا کرنا چاہیے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہاری بیوی اور تمہارے بارے میں حکم نازل ہو گیا ہے۔ تم جاؤ (اور) اسے لے آؤ۔ سہل نے بیان کیا، (چنانچہ) خاوند بیوی نے مسجد میں لعان کیا۔ میں (اس واقعہ میں دیگر) لوگوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا۔ جب خاوند بیوی (لعان سے) فارغ ہوئے تو عویمر نے کہا، اے اللہ کے رسول! اگر میں اس کو (بیوی بنا کر) رکھوں تو میں جھوٹا ہوں تو اس نے اپنی بیوی کو (آپ کے حکم کے بغیر) تین طلاقیں دے دیں۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، (پیدا ہونے والے بچے کا) جائزہ لینا، اگر وہ سیاہ رنگ کا ہوا (اور) اس کی آنکھیں بڑی بڑی اور بہت زیادہ سیاہ ہوئیں، اس کے چوڑے بڑے ہوئے اور اس کی پنڈلیاں موٹی ہوئیں تو عویمر سچا ہے اور اگر وہ سرخ رنگ کا ہوا گویا کہ وہ کچھرا ہے تو پھر میرا گمان یہی ہے کہ عویمر جھوٹا ہے۔ جب بچہ ان اوصاف کا پیدا ہوا جن اوصاف کا ذکر

کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عویڑ کو سچا قرار دیا تھا۔ تو اس کے بعد بچے کو اس کی ماں کی جانب منسوب کیا جاتا تھا (بخاری، مسلم)

وضاحت : جب خاوند اپنی بیوی کو کسی مرد کے ساتھ قابل اعتراض حالت میں پائے تو چونکہ اس کے لئے چار گواہ لانے مشکل ہیں اور بیوی کو قتل کرنا شرعاً ناجائز ہے اور بیوی کے ساتھ ان حالات میں زندگی بسر کرنا بے عزتی ہے تو شریعت نے ان حالات میں لعان کا حکم دیا ہے۔ مرد چار بار کہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ میں سچا ہوں میں نے اپنی بیوی کو فلاں مرد کے ساتھ قابل اعتراض حالت میں پایا ہے اور پانچویں بار کہے، اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر اللہ کی لعنت ہو۔ خاوند کی طرح بیوی بھی چار بار گواہی دے گی کہ میں سچی ہوں میرا خاوند جھوٹا ہے اور اگر میں جھوٹ کہتی ہوں تو مجھ پر اللہ کی لعنت ہو اس کے بعد اسلامی حکومت ان کے درمیان جدائی کرا دے گی اور یہ جدائی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہوگی وہ کبھی زندگی میں خاوند بیوی کی حیثیت سے نہیں رہ سکتے اس صورت میں خاوند کو طلاق دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کو لعان کہا جاتا ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھئے (سورت النور آیت ۶-۱۰)

۳۳۰۵ - (۲) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَاعَنَ بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَتِهِ، فَانْتَفَى مِنْ وَلَدِهَا، فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا، وَالْحَقَّ الْوَلَدُ بِالْمَرْأَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي حَدِيثِهِ لَهَا — أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَعَظَهُ، وَذَكَرَهُ وَأَخْبَرَهُ أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ —، ثُمَّ دَعَاها فَوَعَّظَهَا، وَذَكَرَهَا، وَأَخْبَرَهَا أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ .

۳۳۰۵ : ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص اور اس کی بیوی کے درمیان لعان کا حکم دیا۔ اس (شخص) نے اس عورت سے پیدا شدہ بچے کا انکار کیا تھا تو ان دونوں کے درمیان جدائی کرا دی گئی اور بچے کو عورت کے ساتھ ملا دیا (بخاری، مسلم) نیز ابن عمر کی روایت میں ان دونوں کے نزدیک ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کو وعظ و نصیحت فرمائی اور اسے خبردار کیا کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے بہت کم ہے۔ پھر عورت کو بلا کر اس کو نصیحت کی اور اسے خبردار کیا کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے بہت کم ہے۔

۳۳۰۶ - (۳) وَعَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِلْمُتْلَاعَيْنِ: «حِسَابُكُمْ عَلَى اللَّهِ، أَحَدُكُمْ كَاذِبٌ، لَا سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا» قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَالِي. قَالَ: «لَا مَالَ لَكَ، إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهَوِيْمَا اسْتَحَلَّتْ مِنْ فَرْجِهَا، وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَاكَ أَبَعْدُ وَأَبَعْدُ لَكَ مِنْهَا» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۳۳۰۶ : ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں (خاوند بیوی) لعان کرنے والوں کو خبردار کیا کہ اللہ تمہارا محاسبہ کرے گا، تم میں سے ایک (ضرور) جھوٹا ہے (اور خاوند سے کہا) تیرا (اب) اس کے ساتھ

کچھ تعلق نہیں۔ اس نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میرا مال! آپ نے فرمایا، تیرا مال تجھے نہیں ملے گا اگر تو سچا ہے تب بھی تیرا مال تجھے نہیں ملے گا کیونکہ تو اس سے جماع کر چکا ہے اور اگر تو جھوٹا ہے تو مال کا ملنا تجھے ممکن نہیں (بلکہ) اب تو تجھ کو اس سے زیادہ دوری حاصل ہو گئی ہے (بخاری، مسلم)

۳۳۰۷- (۴) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ هِلَالَ بْنَ أُمِيَّةَ، قَذَفَ امْرَأَتَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ بِشَرِيكَ بْنِ سَحْمَاءَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «الْبَيْتَةُ - أَوْ حَدَا فِي ظَهْرِكَ». فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِذَا رَأَى أَحَدُنَا عَلَى امْرَأَتِهِ رَجُلًا يَنْطَلِقُ يَلْتَمِسُ الْبَيْتَةَ؟ فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: «الْبَيْتَةُ، وَالْأَحَدُ فِي ظَهْرِكَ» فَقَالَ هِلَالٌ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنِّي لَصَادِقٌ، فَلْيَنْزِلَنَّ اللَّهُ مَا يُبْرِئُ ظَهْرِي مِنَ الْحَدِّ، فَنَزَلَ جِبْرِيْلُ، وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ: ﴿وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ﴾ فَقَرَأَ حَتَّى بَلَغَ ﴿إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ﴾. فَجَاءَ هِلَالٌ فَشَهِدَ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمْ كَاذِبٌ، فَهَلْ مِنْكُمْ تَائِبٌ؟» ثُمَّ قَامَتْ، فَشَهِدَتْ فَلَمَّا كَانَتْ عِنْدَ الْخَامِسَةِ وَقَفُوهَا -، وَقَالُوا: إِنَّهَا مُوجِبَةٌ -، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَتَلَكَّاتٍ وَنَكَصَتْ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهَا تَرْجِعُ، ثُمَّ قَالَتْ: لَا أَفْضَحُ قَوْمِي سَائِرَ الْيَوْمِ، فَمَضَتْ. وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَبْصُرُوهَا، فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلُ الْعَيْنَيْنِ سَابِغِ الْإِلْتِيْنِ، خَدَّلَجِ السَّاقِيْنِ؛ فَهُوَ لِشَرِيكَ بْنِ سَحْمَاءَ، فَجَاءَتْ بِهِ كَذَلِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَوْلَا مَا مَضَى مِنْ كِتَابِ اللَّهِ؛ لَكَانَ لِي وَلَهَا شَأْنٌ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۳۰۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حلال بن امیہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر کے شریک بن سحماء (نای مرد) کے ساتھ متہم کر دیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، گواہ (پیش کر) یا تیری کمر پر کوڑے لگیں گے۔ اس نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! جب ہم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی پر کسی مرد کو پائے تو کیا وہ گواہ ڈھونڈنے شروع کر دے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، گواہ (پیش کر) یا تیری کمر پر کوڑے لگیں گے اس پر حلال نے (برجستہ) کہا، اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق و صداقت کے ساتھ (پیغمبر بنا کر) بھیجا ہے، بلاشبہ میں سچا ہوں اور یقیناً اللہ اب (واضح) حکم اتارے گا جو میری کمر کو کوڑوں سے بچا دے گا اس کے بعد جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور آپ پر یہ آیات نازل کیں (جن کا ترجمہ یہ ہے) ”اور جو لوگ اپنی بیویوں پر تہمت لگاتے ہیں“ آپ نے مکمل آیت (”اگر وہ سچا ہے“) تک تلاوت کی اس کے بعد حلال آیا، اس نے اپنی صداقت کی گواہی دی۔ جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے بلاشبہ اللہ جانتا ہے کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے تو کیا تم میں سے کوئی ایک توبہ کرنے کے لئے تیار ہے۔ پھر (اس کی) بیوی کھڑی ہوئی اور اس نے اپنی صداقت پر گواہی دی۔ جب وہ پانچویں بار گواہی دینے لگی تو صحابہ نے اس کو روکا۔ اور بتایا کہ پانچویں بار کی گواہی (اللہ کے عذاب کو) واجب کرنے والی

ہے۔ ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ عورت جھجکی اور پیچھے ہٹ گئی۔ ہم نے محسوس کیا کہ وہ (اپنے قول سے) پھر جائے گی لیکن اس نے کہا، میں اپنی قوم کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رسوا نہیں کر سکتی چنانچہ اس نے (پانچویں گواہی کو) مکمل کر دیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس عورت کا خیال رکھنا۔ اگر اس نے بچہ سر میلی آنکھوں والا، بھاری بھر کم چوڑوں والا، موٹی پنڈلیوں والا جتا تو بچہ شریک بن سحملہ کا ہے چنانچہ ان اوصاف کا بچہ پیدا ہوا اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر کتاب اللہ کا حکم نازل نہ ہو چکا ہوتا تو میں اس سے نپٹتا (بخاری)

۳۳۰۸- (۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ: لَوْ وَجَدْتُ مَعَ أَهْلِي رَجُلًا لَمْ أَمْسُهُ حَتَّى آتِي بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «نَعَمْ». قَالَ: كَلَّا، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنْ كُنْتُ لِأَعَاجِلُهُ بِالسَّيْفِ قَبْلَ ذَلِكَ. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِسْمَعُوا إِلَيَّ مَا يَقُولُ سَيِّدُكُمْ، إِنَّهُ لَغَيُورٌ، وَأَنَا أَعْيُرُ مِنْهُ، وَاللَّهِ أَعْيُرُ مِنْتِي». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۳۰۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا، اگر میں اپنی بیوی کے پاس کسی مرد کو پاؤں تو کیا میں اس کو قتل نہ کر دوں، بلکہ چار گواہ تلاش کروں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اثبات میں جواب دیا۔ اس نے (جوش میں آ کر) کہا ہرگز نہیں، اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق و صداقت کے ساتھ بھیجا ہے میں تو (گواہ ڈھونڈنے سے) پہلے ہی، تلوار کے ساتھ اس کا کام تمام کر دوں گا (اس پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سنو! تمہارا سردار کیا کہہ رہا ہے؟ یہ شخص بہت غیرت مند ہے حالانکہ میں اس سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ مجھ سے (بھی) زیادہ غیرت والا ہے (مسلم)

۳۳۰۹- (۶) وَعَنْ الْمَعْبُورَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ: لَوْ رَأَيْتُ رَجُلًا مَعَ إِمْرَأَتِي لَضَرَبْتَهُ بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُصْفِحٍ — ، فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: «أَتَعْجَبُونَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ؟ وَاللَّهِ لَأَنَا أَعْيُرُ مِنْهُ، وَاللَّهِ أَعْيُرُ مِنْتِي، وَمِنْ أَجْلِ غَيْرَةِ اللَّهِ حَرَّمَ اللَّهُ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَّنَ، وَلَا أَحَدٌ أَحَبُّ إِلَيَّ الْعُذْرُ مِنَ اللَّهِ، مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ بَعَثَ الْمُنْذِرِينَ وَالْمُبَشِّرِينَ، وَلَا أَحَدٌ أَحَبُّ إِلَيَّ الْمِدْحَةُ مِنَ اللَّهِ، وَمِنْ أَجْلِ ذَلِكَ وَعَدَّ اللَّهُ الْجَنَّةَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۰۹: معبورہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں سعد بن عبادہ نے تذکرہ کیا کہ اگر میں اپنی بیوی کے پاس کسی مرد کو پاؤں گا تو میں اس کو تلوار (کی دھار) کے ساتھ قتل کر دوں گا۔ تلوار کی الٹی طرف نہیں ماروں گا۔ اس کی یہ بات جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ نے فرمایا، تم سعد کی غیرت مندی پر تعجب کا اظہار کر رہے ہو؟ اللہ کی قسم! میں اس سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ مجھ سے (بھی) زیادہ غیرت والا ہے اور اللہ نے غیرت کی وجہ سے ظاہری اور

باطنی (تمام قسم کی) بے حیائیوں کو حرام قرار دیا ہے اور اللہ سے بڑھ کر کوئی نہیں جس کو معذرت زیادہ پسند ہو اسی وجہ سے اللہ نے پیغمبروں کو مبعوث فرمایا ہے جو ڈرانے اور خوشخبری دینے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو تعریف سے بڑھ کر کوئی چیز پسند نہیں، اسی وجہ سے اللہ نے تعریف کرنے والوں کے لئے جنت کا وعدہ فرمایا ہے (بخاری، مسلم)

۳۳۱۰ - (۷) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَغَارُ، وَإِنَّ الْمُؤْمِنِينَ يَغَارُونَ، وَغَيْرَةُ اللَّهِ أَنْ لَا يَأْتِيَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ اللَّهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۱۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ اللہ تعالیٰ غیرت والا ہے اور بلاشبہ مومن بھی غیرت مند ہے اور اللہ تعالیٰ کی غیرت (کا تقاضا) ہے کہ ایماندار شخص محرمات کا ارتکاب نہ کرے (بخاری، مسلم)

۳۳۱۱ - (۸) وَعَنْهُ، أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ وَإِنِّي أَنْكَرْتُهُ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ؟» قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: «فَمَا الْوَأْنُهَا؟» قَالَ: حُمْرٌ. قَالَ: «هَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقٍ؟» - قَالَ: إِنَّ فِيهَا لَوُرْقًا. قَالَ: «فَأَنَّى تُرَى ذَلِكَ جَاءَهَا؟» . قَالَ: عِرْقٌ نَزَعَهَا. قَالَ: «فَلَعَلَّ هَذَا عِرْقٌ نَزَعَهُ» وَلَمْ يُرْخِصْ لَهُ فِي الْإِنْتِفَاءِ مِنْهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۱۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک بدوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور بتایا کہ میری بیوی نے سیاہ رنگ کے بچے کو جنم دیا ہے اور مجھے یہ بات ناپسند ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے استفسار کیا، کیا تیرے پاس اونٹ ہیں؟ اس نے اثبات میں جواب دیا۔ آپ نے دریافت کیا، ان کا رنگ کیا ہے؟ اس نے جواب دیا وہ سرخ رنگ کے ہیں۔ آپ نے دریافت کیا، ان میں کوئی خاکستری رنگ کا بھی ہے؟ اس نے جواب دیا، بے شک ان میں خاکستری رنگ کے (بھی) ہیں آپ نے دریافت کیا، اس رنگ کے کہاں سے آگئے؟ اس نے کہا، نب نے ان کو اس رنگ کا بنا دیا ہے۔ آپ نے فرمایا، شاید یہاں بھی نسب کی وجہ سے اس بچے نے یہ رنگ اختیار کر لیا ہے اور آپ نے اس کو بچے کی نفی کی اجازت نہ دی (بخاری، مسلم)

۳۳۱۲ - (۹) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ عَبْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ عَهْدَ إِلَى أَخِيهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ: أَنَّ ابْنَ وَلِيدَةَ زَمْعَةَ مِنِّي، فَأَقْبَضَهُ إِلَيْكَ، فَلَمَّا كَانَ عَامَ الْفَتْحِ أَخَذَهُ سَعْدٌ، فَقَالَ: إِنَّهُ ابْنُ أَخِي وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: أَخِي، فَتَسَاوَقَا - إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ أَخِي كَانَ عَهْدَ إِلَيَّ فِيهِ. وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ:

اَخِي وَابْنُ وَلِيدَةِ أَبِي، وَوَلَدَ عَلِيَّ فِرَاشِهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ بْنَ زَمْعَةَ، الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ، وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ» ثُمَّ قَالَ لِسُودَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ: «اِحْتَجِبِي مِنْهُ» لِمَا رَأَى مِنْ شَبهِهِ بِعُتْبَةَ، فَمَا رَأَاهَا حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ. وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ: «هُوَ أَحْوَكُ يَا عَبْدَ بْنَ زَمْعَةَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ وُلِدَ عَلِيَّ فِرَاشِ أَبِيهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۱۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں عقبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص کو وصیت کی کہ زعمہ کی لوتڑی کا بچہ میرا ہے، اسے اپنے قبضہ میں لے لیتا۔ چنانچہ فتح مکہ کے سال سعد بن ابی وقاص نے اس لڑکے کو اپنے قبضہ میں لے لیا اور اعلان کیا کہ یہ بچہ میرا بھیجا ہے اور زعمہ کے بیٹے عبد نے کہا (یہ بچہ) میرا بھائی ہے۔ چنانچہ وہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے سعد نے بیان کیا، اے اللہ کے رسول! میرے بھائی نے اس بچے کے بارے میں مجھے وصیت کی تھی اور عبد بن زعمہ نے عرض کیا (یہ بچہ) میرا بھائی ہے اور میرے والد کی لوتڑی کا بیٹا ہے، اس کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے عبد بن زعمہ! بچہ تجھے ملے گا بچہ اس کا ہے جس کے بستر پر پیدا ہوا اور زانی محروم ہو گا۔ لیکن زعمہ کی بیٹی سودہ کو حکم دیا کہ تجھے اس سے پردہ کرنا چاہیے۔ کیونکہ بچے میں آپ کو عقبہ سے مشابہت نظر آئی۔ چنانچہ اس نے تازنگی سودہ کو نہ دیکھا اور ایک روایت میں ہے آپ نے فرمایا، اے عبد بن زعمہ! وہ تیرا بھائی ہے۔ یہ آپ نے اس لئے فرمایا، کیونکہ وہ عبد کے باپ (زعمہ) کے بستر پر پیدا ہوا تھا (بخاری، مسلم)

۳۳۱۳ - (۱۰) وَمِنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَ عَلِيٌّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ مَسْرُورٌ، فَقَالَ: «أَيُّ عَائِشَةَ! أَلَمْ تَرَيِ أَنْ مُجْرَزَا الْمُدَلَجِيِّ دَخَلَ، فَلَمَّا رَأَى أُسَامَةَ وَزَيْدًا وَعَلَيْهِمَا قَطِيفَةٌ قَدَّ غَطْيَا رُؤُوسَهُمَا وَبَدَّتْ أَقْدَامُهُمَا، فَقَالَ: إِنَّ هَذِهِ الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ» — مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۱۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو خوش و خرم دکھائی دے رہے تھے۔ آپ نے فرمایا، اے عائشہ! کیا تجھے معلوم نہیں کہ مجز مدلی آیا ہوا ہے، جب اس نے اسامہ اور اس کے والد زید کو دیکھا، ان دونوں نے ایک چادر کے ساتھ اپنے سروں کو ڈھانپ رکھا تھا جبکہ ان کے پاؤں چادر سے باہر تھے تو اس نے (بر ملا) کہا یہ پاؤں ایک دوسرے کے مشابہ ہیں (بخاری، مسلم)

وضاحت: امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اسامہ کے والد کا رنگ سفید تھا جبکہ خود اسامہ سیاہ رنگ کے تھے کیونکہ اسامہ کی والدہ ام ایمن سیاہ فام حبشی عورت تھی۔ عوام الناس انہیں مشتبہ سمجھتے تھے اور ان کے خلاف زبانی طعن درازی کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سبب سے کبیرہ خاطر رکھتے تھے جب فن قیافہ کے ایک ممتاز ماہر نے ان دونوں کے پاؤں ملاحظہ کر کے کہا کہ یہ دونوں باپ بیٹا ہیں تو آپ اس سے بہت خوش ہوئے بالخصوص جبکہ دور جاہلیت میں قیافہ گری کے فن پر اعتماد کیا جاتا تھا اور اس کو صحیح سمجھا جاتا تھا (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۴۵)

۳۳۱۴ - (۱۱) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ ، وَأَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَا : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «مَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ — فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۳۳۱۳ : سعد بن ابی وقاص اور ابوبکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے اپنے والد کے علاوہ کسی دوسرے کی جانب (خود) کو منسوب کیا جبکہ اسے یقین ہے کہ وہ اس کا والد نہیں ہے تو جنت اس پر حرام ہے (بخاری، مسلم)

۳۳۱۵ - (۱۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «لَا تَرْغَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ — ، فَمَنْ رَغِبَ عَنْ أَبِيهِ فَقَدْ كَفَرَ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .
وَذَكَرَ حَدِيثُ عَائِشَةَ «مَا مِنْ أَحَدٍ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ» فِي «بَابِ صَلَاةِ الْخُسُوفِ» .

۳۳۱۵ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنے باپوں سے اعراض نہ کرو جس شخص نے اپنے باپ سے اعراض کیا، اس نے کفر کیا (بخاری، مسلم) اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی حدیث ”اللہ سے زیادہ غیرت والی ذات کوئی نہیں۔“ نمازِ خسوف کے باب میں ذکر ہو چکی ہے۔

الفصل الثانی

۳۳۱۶ - (۱۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لَمَّا نَزَلَتْ آيَةُ الْمَلَاعِنَةِ : «أَيُّمَا امْرَأَةٍ ادْخَلَتْ عَلَى قَوْمٍ مِنْ لَيْسَ مِنْهُمْ ؛ فَلَيْسَتْ مِنَ اللَّهِ فِي شَيْءٍ — ، وَلَنْ يَدْخُلَهَا اللَّهُ جَنَّتَهُ ، وَأَيُّمَا رَجُلٍ جَحَدَ وَلَدَهُ وَهُوَ يَنْظُرُ إِلَيْهِ — ، اِحْتَجَبَ اللَّهُ مِنْهُ وَفَضَحَهُ عَلَى رُؤُوسِ الْخَلَائِقِ فِي الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ» . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ، وَالنَّسَائِيُّ ، وَالذَّارِمِيُّ .

دوسری فصل : ۳۳۱۶ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جب لعان کی آیت نازل ہوئی تو آپ نے فرمایا، جو عورت کسی قوم میں ایسے شخص کو داخل کرتی ہے جو ان میں سے نہیں ہے تو اس کا اللہ سے کوئی تعلق نہیں اور اللہ کبھی اس کو جنت میں داخل نہ کرے گا اور جو شخص اپنے بیٹے کا انکار کرتا ہے حالانکہ (وہ بچہ پیار سے) اس کی طرف دیکھتا ہے تو اللہ اس سے پردے میں ہوگا اور اس کو تمام تلوقات اولین و آخرین کے سامنے رسوا کرے گا (ابوداؤد، نسائی، دارمی)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن یونس راوی مفرد ہے اور اس کا ذکر صرف اسی حدیث میں ہے پس اس حدیث کا صحیح ہونا محل نظر ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۶۳، تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۶۳، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۲)

۳۳۱۷- (۱۴) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ لِي امْرَأَةً لَا تَرُدُّ يَدَ لَأَمْسٍ — فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «طَلَّقَهَا» قَالَ: إِنِّي أَحْبَبْتُهَا. قَالَ: «فَأَمْسِكْهَا إِذَا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ النَّسَائِيُّ: رَفَعَهُ أَحَدُ الرُّوَاةِ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، وَاحَدُهُمْ لَمْ يَرْفَعُهُ. قَالَ: وَهَذَا الْحَدِيثُ لَيْسَ بِثَابِتٍ.

۳۳۱۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا، ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میری بیوی کسی ہاتھ لگانے والے کے ہاتھ کو نہیں روکتی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حکم دیا کہ وہ اس کو طلاق دے دے اس نے عرض کیا، مجھے اس سے محبت ہے آپ نے فرمایا، تو پھر اس کو روکے رکھ (ابوداؤد، نسائی) اور نسائی نے کہا ہے، اس حدیث کو ایک راوی نے ابن عباسؓ سے مرفوعاً ذکر کیا ہے اور دوسرے راوی نے مرفوعاً ذکر نہیں کیا۔ اس نے بیان کیا کہ یہ حدیث ثابت نہیں ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبدالکریم راوی قوی نہیں ہے اور اس عورت کے بارے میں یہ کہنا بالکل درست نہیں کہ وہ عورت اس شخص کے ہاتھ کو روکتی نہ تھی جو اس کے ساتھ بے حیائی کا ارتکاب کرنا چاہتا۔ اس لئے کہ ایسی عورت کے بارے میں آپؐ ہرگز حکم نہیں دے سکتے تھے کہ وہ اسے اپنے پاس رکھے دراصل یہ عورت ہنس کھٹکے مزاج کی تھی جو شخص اس سے باتیں شروع کرتا وہ اس کے ساتھ کھل مل جاتی تھی (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۴۶)

۳۳۱۸- (۱۵) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضَىٰ أَنْ كُلُّ مُسْتَلْحَقٍ إِسْتَلْحَقَ بَعْدَ أَبِيهِ الَّذِي يُدْعَىٰ لَهُ ادِّعَاةٌ وَرَثَتُهُ فَقَضَىٰ أَنْ كُلٌّ مَنْ كَانَ مِنْ أُمَّةٍ يَمْلِكُهَا يَوْمَ أَصَابَهَا فَقَدْ لَحِقَ بِمَنْ اسْتَلْحَقَهُ وَلَيْسَ لَهُ مِمَّا قُسِمَ قَبْلَهُ مِنَ الْمِيرَاثِ شَيْءٌ، وَمَا أَدْرَكَ مِنْ مِيرَاثٍ لَمْ يُقَسِّمْ فَلَهُ نَصِيبُهُ، وَلَا يَلْحَقُ إِذَا كَانَ أَبُوهُ الَّذِي يُدْعَىٰ لَهُ أَنْكَرَهُ، فَإِنْ كَانَ مِنْ أُمَّةٍ لَمْ يَمْلِكُهَا أَوْ مِنْ حُرَّةٍ عَاهَرَ — بِهَا فَإِنَّهُ لَا يَلْحَقُ بِهِ وَلَا يَرِثُ، وَإِنْ كَانَ الَّذِي يُدْعَىٰ لَهُ هُوَ الَّذِي ادِّعَاهُ فَهُوَ وَلَدُ زَنِيَّةٍ مِنْ حُرَّةٍ كَانَ أَوْ أُمَّةٍ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۳۱۸: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر اس (بچہ) کے بارے میں، جس کو اس کے والد (کی وفات) کے بعد جس کی طرف اس کا (حقیقی) نسب ہے کسی اور نے اپنے نسب میں شامل کر لیا اور اس کے وارثوں نے دعویٰ کیا، یہ فیصلہ دیا کہ ہر وہ بچہ جو اس لونڈی سے ہے، جس سے جس روز کوئی شخص ہم بستر ہوا اور وہ لونڈی اس کے قبضہ میں تھی تو بچہ اس شخص کو ملے گا جس نے اس کے ملانے کا مطالبہ کیا اور جو مال اس کے ملانے سے پہلے تقسیم ہوا اس کو اس سے کچھ نہیں ملے گا اور جو مال ابھی تقسیم نہیں ہوا اس سے اس کو حصہ ملے گا اور بچے کو نہیں ملایا جائے گا جب اس کے والد نے جس کی طرف اس کو منسوب کیا جاتا ہے، اس کا انکار کیا

تھاپس اگر بچہ اس لونڈی سے ہے جو اس کی ملک میں نہ تھی یا آزاد عورت سے ہے جس کے ساتھ اس نے زنا کیا تھا تو بچے کو اس کے ساتھ نہ ملایا جائے گا اور نہ وہ وارث ہو گا اور اگر بچہ جس کی طرف منسوب ہے اس نے اس کا دعویٰ کیا ہے تو وہ بچہ ”ولد الزنا“ ہے خواہ آزاد عورت کے بطن سے پیدا ہو یا لونڈی کے بطن سے پیدا ہو (ابوداؤد) وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن راشد راوی منکر الحدیث ہے۔ (الجرح والتحلیل جلد ۷ صفحہ ۱۳۸۵، اللعل و معرفتہ الرجال۔ رقم ۲۷۳۷، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۵۳۳، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۱۶۰، تاریخ بغداد جلد ۵ صفحہ ۲۷۳، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۶)

۳۳۱۹ - (۱۶) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مِنَ الْغَيْرَةِ مَا يُحِبُّ اللَّهُ، وَمِنْهَا مَا يُبْغِضُ اللَّهُ؛ فَأَمَّا الَّتِي يُحِبُّهَا اللَّهُ فَالْغَيْرَةُ فِي الرَّبِيبَةِ - ، وَأَمَّا الَّتِي يُبْغِضُهَا اللَّهُ فَالْغَيْرَةُ فِي غَيْرِ رِيبَةٍ، وَإِنَّ مِنَ الْخِيَلَاءِ مَا يُبْغِضُ اللَّهُ، وَمِنْهَا مَا يُحِبُّ اللَّهُ؛ فَأَمَّا الْخِيَلَاءُ الَّتِي يُحِبُّ اللَّهُ فَالْخِيَالُ الرَّجُلِ عِنْدَ الْقِتَالِ، وَالْخِيَالُ عِنْدَ الصَّدَقَةِ، وَأَمَّا الَّتِي يُبْغِضُ اللَّهُ فَالْخِيَالُ فِي الْفَخْرِ». وَفِي رِوَايَةٍ: «فِي الْبَغْيِ». . . رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتَّسَانُؤُ.

۳۳۱۹: جابر بن عتيك رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، غیرت (کی ایک قسم) وہ ہے جس کو اللہ محبوب جانتا ہے اور ایک غیرت وہ ہے جس کو اللہ ناپسند کرتا ہے جس غیرت کو اللہ پسند کرتا ہے وہ ہے جو تمہمت کے مقام میں کی جائے اور جس غیرت کو اللہ ناپسند کرتا ہے وہ ہے جو تمہمت کے مقام میں نہیں (صرف سوء ظن ہے) اور تکبر کی ایک قسم وہ ہے جس کو اللہ ناپسند جانتا ہے جبکہ ایک تکبر وہ ہے جس کو اللہ پسند کرتا ہے پس وہ تکبر جس کو اللہ پسند فرماتا ہے وہ مجاہد کا جہاد اور صدقات کے وقت اترانا ہے اور جس تکبر کو اللہ ناپسند جانتا ہے وہ اس کا فخر کے ساتھ اڑ کر چلنا ہے اور ایک روایت میں ہے، فسق و فجور کرتے ہوئے اتر کر چلنا ہے (احمد، ابوداؤد، نسائی)

الفصل الثالث

۳۳۲۰ - (۱۷) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ فُلَانًا ابْنِي؛ عَاهَرْتُ بِأَمِّهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا دَعْوَةَ - فِي الْإِسْلَامِ، ذَهَبَ أَمْرُ الْجَاهِلِيَّةِ، أَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ، وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

تیسری فصل: ۳۳۲۰: عمرو بن شعيب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں ایک شخص کھڑا ہوا۔ اس نے کہا، اے اللہ کے رسول! فلاں میرا بیٹا ہے۔ جاہلیت میں، میں نے اس کی والدہ کے ساتھ زنا کیا تھا رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اسلام میں (اس طرح) دعویٰ کرنا درست نہیں۔ دور جاہلیت کے طور طریقے ختم ہو چکے ہیں۔ بچہ اس شخص کا ہے جس کے بستر پر پیدا ہوا اور زانی محروم ہو گا (ابوداؤد)

۳۳۲۱- (۱۸) **وَعَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «أَرْبَعٌ مِنَ النِّسَاءِ لَا مُلَاعَنَةَ بَيْنَهُنَّ —**
النَّضْرَانِيَّةُ تَحْتَ الْمُسْلِمِ —، وَالْيَهُودِيَّةُ تَحْتَ الْمُسْلِمِ —، وَالْحُرَّةُ تَحْتَ الْمَمْلُوكِ —
وَالْمَمْلُوكَةُ تَحْتَ الْحُرِّ».. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۳۳۲۱: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، چار (قسم کی) عورتیں ہیں ان کے (اور ان کے خاوندوں) کے درمیان لعان نہیں ہے۔ عیسائی عورت جو مسلمان کے نکاح میں ہے، یہودی عورت جو مسلمان کے نکاح میں ہے، آزاد عورت جو غلام کے نکاح میں ہے اور لونڈی جو آزاد (انسان) کے نکاح میں ہے (ابن ماجہ)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں عثمان بن عطاء الخراسانی راوی کے ضعیف ہونے پر اتفاق کیا گیا ہے (الجرح والتعديل جلد ۶ صفحہ ۸۸۷، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۸، المجموعین جلد ۲ صفحہ ۱۰۰، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۱۲، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۴، ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۱۵۸)

۳۳۲۲- (۱۹) **وَمِنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ رَجُلًا جَيِّنَ أَمْرَ الْمُتَلَاعِنِينَ أَنْ يَتْلَاعَنَا أَنْ يَضَعَ يَدَهُ عِنْدَ الْخَامِسَةِ عَلَى فِيهِ —، وَقَالَ: «إِنَّهَا مُوجِبَةٌ». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.**

۳۳۲۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حکم دیا (جب آپ نے دو لعان کرنے والوں کو لعان کا حکم دیا) کہ وہ پانچویں بار میں اپنا ہاتھ مرد کے منہ پر رکھے اور (اسے) بتائے کہ (پانچویں بار کا) اقرار واجب کرنے والا ہے (نسائی)

۳۳۲۳- (۲۰) **وَمِنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا لَيْلًا، قَالَتْ: فَغَرْتُ عَلَيْهِ، فَجَاءَ، فَرَأَى مَا أَصْنَعُ. فَقَالَ: «مَا لَكَ يَا عَائِشَةُ! أَغْرَبْتُ؟» فَقُلْتُ: وَمَا لِي؟ لَا يَغَارُ مِثْلِي عَلَى مِثْلِكَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَقَدْ جَاءَكَ شَيْطَانُكَ» قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَمَعِيَ شَيْطَانٌ؟ قَالَ: «نَعَمْ». قُلْتُ: وَمَعَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «نَعَمْ! وَلَكِنْ أَعَانَنِي اللَّهُ عَلَيْهِ حَتَّى أَسْلَمَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.**

۳۳۲۳ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت اس کے پاس سے نکلے، عائشہؓ نے بیان کیا کہ مجھے (آپ کے باہر جانے پر) غیرت ہوئی پھر آپ تشریف لائے اور آپ نے ملاحظہ فرمایا، جو میں کر رہی تھی تو آپ نے فرمایا، عائشہ! کیا بات ہے؟ کیا تو نے غیرت کی ہے؟ میں نے عرض کیا، مجھے کیا ہے کہ میرے جیسی بیوی آپ جیسے خاوند پر غیرت نہ کرے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تیرے پاس تیرا شیطان آگیا۔ عائشہؓ نے آپ سے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! کیا میرے ساتھ شیطان ہے۔ آپ نے اثبات میں جواب دیا۔ (عائشہؓ فرماتی ہیں) میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! آپ کے ساتھ بھی ہے؟ آپ نے اثبات میں فرمایا، (اور وضاحت کی) البتہ اللہ نے اس کے خلاف میری معاونت کی ہے۔ چنانچہ میں اس کے دوسرے سے محفوظ رہتا ہوں (مسلم)

بَابُ الْعِدَّةِ

(عورت کے عدت گزارنے کا بیان)

الفصل الأول

۳۳۲۴- (۱) عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ أَبَا عَمْرٍو بِنَ حَفِصٍ طَلَّقَهَا الْبَتَّةَ - وَهُوَ غَائِبٌ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا وَكَيْلُهُ الشُّعَيْرُ فَسَخَطَتْهُ - ، فَقَالَ : وَاللَّهِ ، مَا لَكَ عَلَيْنَا مِنْ شَيْءٍ . فَبَجَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ . فَقَالَ : «لَيْسَ لَكَ نَفَقَةٌ» . فَأَمَرَهَا أَنْ تَعْتَدَ فِي بَيْتِ أُمِّ شَرِيكٍ ، ثُمَّ قَالَ : «تِلْكَ امْرَأَةٌ يَغْشَاهَا أَصْحَابِي ، اِعْتَدِي عِنْدَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ ، فَإِنَّهُ رَجُلٌ أَعْمَى ، تَضَعِينَ ثِيَابَكَ فَإِذَا حَلَلْتَ - فَأَذِنِينِي - » . قَالَتْ : فَلَمَّا حَلَلْتُ ذَكَرْتُ لَهُ أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ وَأَبَا جَهْمٍ خَطَبَانِي . فَقَالَ : «أَمَّا أَبُو الْجَهْمِ فَلَا يَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهِ - ، وَأَمَّا مُعَاوِيَةُ فَضُعْلُوكُ - لَا مَالَ لَهُ ؛ اِنكِحِي أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فِكِرْهَتْهُ ، ثُمَّ قَالَ : «اِنكِحِي أُسَامَةَ» فَنَكَحَتْهُ ، فَجَعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا وَاعْتَبَطَتْ . . . وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهَا : «فَأَمَّا أَبُو جَهْمٍ فَرَجُلٌ ضَرَابٌ لِلنِّسَاءِ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ . وَفِي رِوَايَةٍ : أَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا ، فَاتَتْ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ : «لَا نَفَقَةَ لَكَ إِلَّا أَنْ تَكُونِي حَامِلًا» .

پہلی فصل : ۳۳۲۳ : ابوسلمہ، فاطمہ بنت قیس سے بیان کرتے ہیں کہ ابو عمرو بن حفص نے اس کو بتہ یعنی آخری طلاق دی جب کہ وہ (بین) میں تھا تو ابو عمرو کے وکیل نے فاطمہ بنت قیس کی جانب ”جو“ بھیجے (اس نے ان کو معمولی سمجھا) اور اس پر ناراض ہو گئی۔ اس نے کہا ”اللہ کی قسم! تیرا ہم پر کچھ حق نہیں ہے چنانچہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے آپ کے پاس اس کا ذکر کیا آپ نے فرمایا ”تیرا خرچ (اس کے ذمہ) نہیں ہے۔ اس کے بعد آپ نے اس کو حکم دیا کہ وہ ام شریک کے گھر میں عدت بسر کرے، لیکن آپ نے واضح کیا کہ وہ ایسی خاتون ہے جس کے پاس میرے صحابہ کرام کا آنا جانا ہے۔ تجھے ابن ام مکتوم کے پاس عدت گزارنی چاہیے۔ وہ نابینا انسان ہے تو (وہاں) کپڑے بھی اتار سکتی ہے جب تیری عدت ختم ہو جائے تو مجھے اطلاع دینا اس نے بیان کیا، جب میں حلال ہو گئی تو میں نے آپ سے عرض کیا کہ معاویہ بن ابی سفیان اور ابو جہم نے میری جانب منگنی کا پیغام بھیجوا یا ہے آپ نے مشورہ دیا کہ ابو جہم تو لاشی اپنے کندھے سے نیچے نہیں رکھتا (یعنی عورتوں کو مارتا ہے یا بیش سر پر رہتا ہے) اور معاویہ مفلس ہے اس کے پاس مال نہیں ہے (البتہ) تجھے اسامہ بن زید سے نکاح کر لینا چاہیے لیکن میں نے اس کو ناپسند جانا۔ آپ نے دوبارہ فرمایا ”اسامہ سے نکاح کر چنانچہ میں نے اس سے نکاح کیا اللہ نے اس میں خیر و برکت عطا کی اور (اس نکاح کی وجہ سے) مجھ پر رشک کیا گیا۔ اور ایک روایت میں ہے البتہ ابو جہم عورتوں کی بہت زیادہ پٹائی کرنے والا ہے (مسلم) اور ایک روایت میں ہے کہ اس کے خاوند نے اس کو تیسری (آخری) طلاق دی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

حاضر ہوئی۔ آپ نے فرمایا، تجھے خرچ نہیں ملے گا اگر تو حاملہ ہوتی تو پھر تجھے خرچ دیا جاتا۔
وضاحت: اس حدیث میں طلاق بہ سے مقصود تیسری طلاق ہے۔ جس کے بعد تعلق منقطع ہو جاتا ہے قبل ازیں وہ دو
طلاقیں دے چکا تھا اور اس طلاق سے تعلق ختم ہو گیا اور اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ نابینا انسان کی موجودگی میں اگر پردے کا
کپڑا سر سے اتر جائے تو کچھ حرج نہیں لیکن ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ کی ازواج مطہرات نے جب نابینا کی موجودگی میں
پردے کا خیال نہ کیا اور بر ملا کہا کہ وہ نابینا ہے ہمیں دیکھ نہیں رہا ہے تو آپ نے فرمایا، وہ نابینا ہے۔ تم تو دیکھ رہی ہو، تمہیں ایسا نہیں
کرنا چاہیے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ازواج مطہرات کے لیے زیادہ احتیاط مد نظر تھی (واللہ اعلم)

۳۳۲۵- (۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: إِنَّ فَاطِمَةَ كَانَتْ فِي مَكَانٍ وَحْشٍ،
فَخِيفَ عَلَيَّ نَاجِيَتِهَا، فَلِذَلِكَ رَخَّصَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ - نَعْنِي فِي الثَّقَلَةِ - وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَتْ: مَا
لِفَاطِمَةَ؟ أَلَا تَتَّقِي اللَّهَ؟ تَعْنِي فِي قَوْلِهَا: لَا سَكْنِي وَلَا نَفَقَةَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۳۲۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ فاطمہ بنت قیس غیر آباد مکان میں اقامت پذیر تھیں ان کے بارے میں خطرہ
محسوس کیا گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو وہاں سے منتقل ہونے کی اجازت عطا کی اور ایک روایت میں ہے کہ عائشہ نے کہا،
فاطمہ کو کیا ہو گیا ہے؟ وہ اللہ سے ڈرتی نہیں ہے جب وہ کہتی ہے، مطلقہ ٹلاش کے لئے رہائش ہے نہ خرچ (بخاری)
وضاحت: فاطمہ بنت قیس کا موقف درست ہے وہ صاحب واقعہ ہے آپ نے اس کا نان و نفقہ اور مکان وغیرہ کی ذمہ
داری طلاق ٹلاش کے بعد اس کے خاوند پر نہیں ڈالی، جس نے اس کو آخری تیسری طلاق دی تھی۔ جبکہ عائشہ کا موقف درست
نہیں۔ اسی طرح عمر کا موقف بھی عائشہ جیسا تھا وہ صاف کہتے تھے کہ ہم اللہ کی کتاب کو ایک عورت کے کہنے پر کیسے چھوڑ دیں؟ ہم
نہیں جانتے کہ وہ سچ کہتی ہے یا جھوٹ بول رہی ہے۔ جبکہ فاطمہ کا موقف بالکل صحیح ہے وہ صاحب واقعہ ہے اور آپ نے کلمے
لفظوں میں فرمایا، تیسری طلاق کے بعد چونکہ خاوند کو رجوع کا اختیار نہیں ہے، اس لئے نان و نفقہ اور مکان کی ذمہ داری اس پر نہیں
ہے (واللہ اعلم)

۳۳۲۶- (۳) وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّمَا نُقِلْتُ فَاطِمَةَ لِطَوْلِ
لِسَانِهَا عَلَيَّ أَحْمَانِيهَا. رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۳۳۲۶: سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں کہ فاطمہ کو اس لئے اس کے خاوند کے مسکن سے منتقل کیا گیا کہ وہ اپنے خاوند کے
بھائیوں سے زبان درازی کرنے سے نہ رکتی تھی (شرح السنہ)

۳۳۲۷- (۴) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: طَلَّقْتُ خَالَتِي ثَلَاثًا، فَأَرَادَتْ أَنْ
تَجِدَ - نَخَلَهَا، فَرَجَرَهَا رَجُلٌ أَنْ تَخْرُجَ، فَأَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: «بَلَى، فَجُدِّي نَخَلِكَ،
فَإِنَّهُ عَسَى أَنْ تَصَدَّقِي أَوْ تَفْعَلِي مَعْرُوفًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۳۲۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میری خالہ کو تین طلاقیں ہو گئیں۔ اس نے چاہا کہ وہ اپنی کھجور کے درختوں سے کھجوریں اتارے۔ تو ایک شخص نے اس کو باہر نکلنے سے روکا چنانچہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی آپ نے فرمایا، کیوں نہیں! تو کھجوریں اتار سکتی ہے کیونکہ ممکن ہے تو (ان سے) صدقہ کرے یا کوئی اچھا کام کرے (مسلم)

وضاحت: معلوم ہوا کہ مطلقہ ثلاثہ ایام عدت میں ذاتی ضرورت کیلئے گھر سے باہر جاسکتی ہے (واللہ اعلم)

۳۳۲۸ - (۵) وَعَنْ الْمَسُورِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ سُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةَ نَفَسَتْ - بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بَلِيَالٍ ، فَجَاءَتِ النَّبِيَّ ﷺ ، فَاسْتَأْذَنَتْهُ أَنْ تَنْكِحَ ، فَادِنَ لَهَا ، فَانْكَحَتْ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

۳۳۲۸: مسور بن مخرمہ بیان کرتے ہیں کہ ”سبعمہ اسلمیہ“ اپنے خاوند کی وفات کے چند روز بعد نفاس والی ہو گئی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ سے نکاح کی اجازت طلب کی آپ نے اس کو اجازت عطا کی چنانچہ اس نے نکاح کر لیا (بخاری)

وضاحت: بچے کے تولد کے بعد شرعاً وہ نکاح کر سکتی تھی اسے چار ماہ دس دن عدت گزارنے کی ضرورت نہ تھی اس لئے کہ وہ حاملہ تھی لیکن اس کی جانب منگنی کا پیغام بھیجنے والوں میں ابواسناہل بھی تھا اس نے کہا، ابھی تیری عدت ختم نہیں ہوئی تو وہ آپ کی خدمت میں پہنچی آپ نے فرمایا، ابواسناہل جھوٹ کتا ہے تیری عدت ختم ہو چکی ہے معلوم ہوا کہ صحابی کی رائے غلط ہو سکتی ہے وہ معصوم عن الخطاء نہیں۔ (واللہ اعلم)

۳۳۲۹ - (۶) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ ابْنَتِي تُوفِّي عَنْهَا زَوْجُهَا، وَقَدْ اشْتَكَّتْ عَيْنُهَا، أَفَنَكْحُهَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا» مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، كُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ: «لَا». قَالَ: «إِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ، وَقَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۲۹: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! میری بیٹی کا خاوند فوت ہو گیا ہے اور اس کی آنکھوں میں درد ہے کیا ہم اس کی آنکھوں میں سرمہ لگا سکتے ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو بار یا تین بار نفی میں جواب دیا ہر دفعہ آپ نے منع کیا (اور) فرمایا، اب تو عدت چار ماہ دس دن ہے جبکہ دور جاہلیت میں عورت سال کے اختتام پر اونٹ کی میٹھی پھیکتی تھی یعنی ایک سال بعد اس کی عدت ختم ہوتی تھی (بخاری، مسلم)

۳۳۳۰ - (۷) وَعَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ، وَزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَجِلُّ لِامْرَأَةٍ أَنْ - تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحْدِثَ عَلَى مِيتٍ فَوْقَ

ثَلَاثَ لَيَالٍ ، إِلَّا عَلَى زَوْجِ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا . . . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۳۳۳۰: ام حبیبہ اور زینب بنت جحش رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتی ہیں۔ آپ نے فرمایا، کسی عورت کے لئے جائز نہیں جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہے کہ وہ کسی فوت شدہ پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے البتہ خاوند پر چار ماہ دس دن (سوگ) کرے (بخاری، مسلم)

۳۳۳۱- (۸) وَهِنَّ أُمَّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا تُجِدُ امْرَأَةً عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا عَلَى زَوْجِ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا، وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا إِلَّا ثَوْبَ عَصَبٍ - ، وَلَا تَكْتَجِلُ، وَلَا تَمَسُّ طَبِيئًا، إِلَّا إِذَا طَهَّرْتَ نُبْدَةً - مِنْ قُسْطٍ أَوْ أَظْفَارٍ» . . . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ . وَزَادَ أَبُو دَاوُدَ: «وَلَا تَخْتَضِبُ» .

۳۳۳۱: ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی عورت کسی فوت شدہ پر تین دن سے زیادہ سوگ نہ کرے البتہ خاوند پر چار ماہ دس دن سوگ کرے اور رنگین لباس زیب تن نہ کرے البتہ یعنی سادہ چادریں (زیب تن کرے) نہ سرمہ لگائے نہ خوشبو لگائے۔ البتہ پاک ہونے پر قسط یا اظفار (خوشبو) لگائے (بخاری، مسلم) ابو داؤد میں اضافہ ہے کہ وہ ہندی نہ لگائے۔

الفصل الثانی

۳۳۳۲- (۹) عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ الْفُرَيْعَةَ بِنْتَ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ - وَهِيَ أُخْتُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ - أَخْبَرَتْهَا أَنَّهَا جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تَسْأَلُهُ أَنْ تَرْجِعَ إِلَى أَهْلِهَا فِي بَنِي خُدْرَةَ، فَإِنَّ زَوْجَهَا خَرَجَ فِي طَلْبِ أَعْبُدٍ لَهُ أَبَقُوا فَقَتَلُوهُ. قَالَتْ: فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْ أَرْجِعَ إِلَى أَهْلِي فَإِنَّ زَوْجِي لَمْ يَتْرُكْنِي فِي مَنْزِلٍ يَمْلِكُهُ وَلَا نَفَقَةٍ. فَقَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «نَعَمْ». فَانصرفت حتى إذا كنت في الحجرة أو في المسجد، دعاني، فقال: «أمكثي في بيتك حتى يبلغ الكتاب أجله» قالت: فاعتدت فيه أربعة أشهر وعشرا. رواه مالك، والترمذي، وأبو داود، والنسائي، وابن ماجه، والدارمي.

دوسری فصل: ۳۳۳۲: زینب بنت کعب بیان کرتی ہیں کہ فریعتہ بنت مالک بن سنان، ابوسعید خدری کی ہمیشہ نے زینب کو بتایا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی آپ سے دریافت کر رہی تھی کہ وہ بخود رہ (قبیلہ) میں اپنے گھر والوں کی جانب واپس چلی جائے اس لئے کہ اس کا خاوند اپنے غلاموں کی تلاش میں نکلا تھا جو بھاگ گئے تھے اور اس کے غلاموں نے

اس کو قتل کر دیا تھا اس نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، میں اپنے گھر والوں کے ہاں واپس چلی جاؤں؟ اس لئے کہ میرے خاوند نے میرے لئے کوئی ایسا گھر نہیں چھوڑا، جس پر اس کا قبضہ ہو اور نہ اخراجات کے لئے (کچھ مال) چھوڑا ہے اس نے بیان کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اثبات میں جواب دیا۔ چنانچہ میں واپس لوٹی لیکن ابھی میں حجرہ میں یا مسجد میں تھی۔ آپ نے مجھے بلایا اور فرمایا، اپنے گھر میں عدت گزار یہاں تک کہ عدت ختم ہو جائے اس نے بیان کیا، میں نے وہاں چار ماہ دس دن عدت بسر کی (مالک، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، دارمی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں زینب بنت کعب بن محمد ہے اس لئے یہ روایت ضعیف ہے (ارواء الغلیل جلد ۲ صفحہ ۳۰۶-۳۰۷، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۱۰۸)

۳۳۳۳- (۱۰) وَفَنَ امَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ تَوَفَّى أَبُو سَلَمَةَ وَقَدْ جَعَلْتُ عَلَيَّ صَبْرًا - . فَقَالَ: «مَا هَذَا يَا امَّ سَلَمَةَ؟». قُلْتُ: إِنَّمَا هُوَ صَبْرٌ لَيْسَ فِيهِ طَيْبٌ. فَقَالَ: «إِنَّهُ يَشُبُّ الْوَجْهَ - فَلَا تَجْعَلِيهِ إِلَّا بِاللَّيْلِ، وَتَنْزِعِيهِ بِالنَّهَارِ، وَلَا تَمْتَشِطِي بِالطَّيْبِ وَلَا بِالْحِنَاءِ فَإِنَّهُ خِضَابٌ». قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «بِالسِّدْرِ - تُغْلِفِينَ بِهِ رَأْسَكَ» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۳۳۳۳: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے جب (میرے خاوند) ابوسلمہ فوت ہوئے اور میں نے صبر لگایا ہوا تھا آپ نے دریافت کیا، ام سلمہ! یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا، یہ صبر ہے اس میں خوشبو نہیں ہے آپ نے فرمایا، یہ چہرے کو خوبصورت کرتا ہے۔ تو اسے رات کو لگا اور دن کو اتار دے نیز خوشبو اور مندی وغیرہ (بھی) نہ لگا۔ اس لئے کہ وہ بھی خضاب ہے۔ میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میں کس طرح (سر کے بالوں کو) صاف کروں؟ آپ نے فرمایا، بیری (درخت کے پتوں) کے ساتھ اپنے سر کے بالوں کو لپ (اور صاف کر) (ابوداؤد، نسائی)

وضاحت: سند میں مغیرہ اور اس سے اوپر والے روایت مجہول ہیں نیز دواہتمہ "یہ حدیث ام سلمہ سے مروی حدیث کے مفہوم کے خلاف ہے، جس میں وضاحت ہے کہ وہ عورت جس کا خاوند فوت ہو گیا ہو، عدت گزارنے کے دوران آنکھوں میں سرمہ نہ لگائے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۵۰)

۳۳۳۴- (۱۱) وَمِنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا لَا تَلْبَسُ الْمَعْصِفَ - مِنَ الْيَتَابِ، وَلَا الْمُمَشِقَةَ -، وَلَا الْحَلِيَّ، وَلَا تَخْتَضِبُ، وَلَا تَكْتَحِلُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۳۳۳۴: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے وہ کسبہ، رنگ اور گیر و رنگ کا لباس زیب تن نہ کرے، نہ زیور پہنے، نہ مندی لگائے اور نہ سرمہ لگائے (ابوداؤد، نسائی)

الفصل الثالث

۳۳۳۵ - (۱۲) **فَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ الْأَحْوَصَ هَلَكَ بِالشَّامِ حِينَ دَخَلَتْ أَمْرَأَتُهُ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّلَاثَةِ، وَقَدْ كَانَ طَلَّقَهَا، فَكَتَبَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ إِلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ يَسْأَلُهُ عَنْ ذَلِكَ. فَكَتَبَ إِلَيْهِ زَيْدٌ: أَنَّهَا إِذَا دَخَلَتْ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّلَاثَةِ - فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ وَبَرِيَءٌ مِنْهَا، لَا يَرِثُهَا وَلَا تَرِثُهُ. رَوَاهُ مَالِكٌ.**

تیسری فصل: ۳۳۳۵: سلیمان بن یسار رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ "احوص" (کے علاقے) میں فوت ہو گیا جب کہ اس کی بیوی جس کو اس نے طلاق دی تھی، تیسرے حیض میں تھی تو معاویہ بن ابوسفیان نے زید بن ثابت کی جانب تحریر کیا کہ وہ اس مسئلہ کے بارے میں بتائے؟ تو زید نے جواب دیا کہ جب وہ تیسرے حیض میں داخل ہو گئی تو وہ اپنے خاوند سے الگ ہے اور اس کا خاوند اس سے اجنبی ہو گیا نہ وہ اس کا وارث ہو گا اور نہ وہ اس کی وارث ہوگی (مالک)

وضاحت: معلوم ہوا کہ عدت اطہار کے ساتھ شمار کی جائے حیض کے ساتھ نہیں (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۵۰)

۳۳۳۶ - (۱۳) **وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَيُّمَا امْرَأَةٍ طَلَّقَتْ فَحَاضَتْ حَيْضَةً أَوْ حَيْضَتَيْنِ، ثُمَّ رَفَعَتْهَا حَيْضَتُهَا -؛ فَإِنَّهَا تَنْتَظِرُ تِسْعَةَ أَشْهُرٍ، فَإِنْ بَانَ بِهَا حَمْلٌ فَذَلِكَ، وَإِلَّا اعْتَدَّتْ بَعْدَ التَّسْعَةِ الْأَشْهُرِ ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ ثُمَّ حَلَّتْ. رَوَاهُ مَالِكٌ.**

۳۳۳۶: سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں عمر بن خطاب نے بیان کیا کہ جس عورت کو طلاق ہو جائے اور وہ ایک حیض یا دو حیض گزارے اس کے بعد اس کو حیض آنا بند ہو جائے تو وہ نو ماہ انتظار کرے اگر حمل نمایاں ہو جائے تو معاملہ واضح ہے وگرنہ نو ماہ کے بعد تین ماہ عدت گزارنے کے بعد حلال ہوگی۔

وضاحت: چونکہ جب حیض آنا رک گیا ہے تو حمل کا شبہ ہے اس لئے عدت وضع حمل ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۵۰)

بَابُ الاسْتِبْرَاءِ (لونڈی کے استبراء رحم کا بیان)

الفصل الأول

۳۳۳۷ - (۱) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِامْرَأَةٍ مُجَجَّحٍ - ، فَسَأَلَ عَنْهَا. فَقَالُوا: أُمَّةٌ لِفُلَانٍ ... قَالَ: «أَيْلِمُ بِهَا؟» قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: «لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَلْعَنَهُ لَعْنًا يَدْخُلُ مَعَهُ فِي قَبْرِهِ - ، كَيْفَ يَسْتَحْدِمُهُ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهُ؟ - أَمْ كَيْفَ يُورَثُهُ - وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهُ؟» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

پہلی فصل: ۳۳۳۷: ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت کے پاس سے گزرے جو ولادت کے قریب تھی آپ نے اس کے بارے میں دریافت کیا؟ صحابہ کرام نے بتایا کہ وہ فلاں شخص کی لونڈی ہے آپ نے دریافت کیا کیا وہ اس سے جماعت کرتا ہے؟ صحابہ کرام نے اثبات میں جواب دیا آپ نے فرمایا میں چاہتا ہوں کہ اس پر لعنت کروں جو اس کے ساتھ قبر تک جائے وہ اس بچہ سے کیسے خدمت لے گا جب کہ اس کے لئے اس سے خدمت لینا جائز نہیں یا اس کو کیسے وارث بنائے گا جب کہ اس کے لئے ایسا کرنا حلال نہیں ہے (مسلم)

وضاحت: مقصود یہ ہے کہ جب لونڈی مال غنیمت سے ہاتھ آئے تو لونڈی کا ایک حیض سے استبراء رحم کیا جائے تاکہ ثابت ہو جائے کہ وہ حاملہ نہیں ہے اور اگر حاملہ ہے تو اس کا استبراء رحم وضع حمل سے کیا جائے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۵۱)

الفصل الثاني

۳۳۳۸ - (۲) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ فِي سَبَابِهَا أَوْ طَاسٍ: «لَا تُوْطَأُ حَامِلٌ حَتَّى تَضَعَ، وَلَا غَيْرُ ذَاتِ حَمَلٍ حَتَّى تَحِيضَ حَيْضَةً». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ .

دوسری فصل: ۳۳۳۸: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے (جنگ) اوطاس کے قیدیوں کے بارے میں مرنوعاً بیان کیا کہ کسی حاملہ لونڈی سے جماعت نہ کیا جائے جب تک کہ وہ حمل وضع نہ کرے اور غیر حاملہ لونڈی سے جماعت نہ کیا جائے جب تک کہ اس کو ایک بار حیض نہ آجائے (احمد، ابوداؤد، دارمی)

۳۳۳۹- (۳) وَهَنَّ رُوَيْفِعُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ: لَا يَجِلُّ لِامْرَأٍ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسْقَى مَاءَهُ زَرْعَ غَيْرِهِ، يَعْنِي أَتْيَانَ الْحَبَالِيِّ وَلَا يَجِلُّ لِامْرَأٍ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَقَعَ عَلَيَّ امْرَأَةٌ مِنَ السَّبْيِ حَتَّى يَسْتَبْرِئَهَا، وَلَا يَجِلُّ لِامْرَأٍ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَبِيعَ مَغْنَمًا حَتَّى يَقْسَمَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ. وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ إِلَى قَوْلِهِ: «زَرْعَ غَيْرِهِ».

۳۳۳۹: رُوَيْفِعُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَيَان كَرْتِي هِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنْكِ حُنَيْنٍ كِي دِنِ فَرَمَا، كَسِي فَخْصُ كِي لِي جَازِزِ نِيْسِ، جِسْ كَاللَّهِ اَوْرِ اَآخِرْتِ كِي دِنِ پْر اِيْمَانِ هِي كِي وَه اِيْنِي غِيْرِي كِيْحْتِي كُو پَانِي پِلَايِي (يَحْنِي حَامِلِه لُو تِيْذِي سِي جَمَاعِ كَرِي) اَوْرِ كَسِي فَخْصُ كِي لِي جَازِزِ نِيْسِ جِسْ كَاللَّهِ اَوْرِ اَآخِرْتِ (كِي دِنِ) پْر اِيْمَانِ هِي كِي وَه كَسِي قِيْدِي عُوْرْتِ كِي سَاْتِه جَمَاعَتِ كَرِي جَبْ تَكْ كِي اِسْ كَالِ اسْتِبْرَاءِ رَحْمِ نِي كَرِي اَوْرِ كَسِي فَخْصُ كِي لِي جَازِزِ نِيْسِ، جِسْ كَاللَّهِ اَوْرِ اَآخِرْتِ كِي دِنِ پْر اِيْمَانِ هِي كِي وَه (مَالِ) غَنِيْمَتِ كُو فِرُوْخْتِ كَرِي جَبْ تَكْ كِي اِسْ كُو تَقْسِيْمِ نِي كِيَا جَايِي (اَبُو دَاوُدَ) اَوْرِ تِرْمِذِي نِي «غِيْرِي كِيْحْتِي» تَكْ بِيَانِ كِيَا هِي۔

الفصل الثالث

۳۳۴۰- (۴) عَنْ مَالِكِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُ بِاسْتِبْرَاءِ الْإِمَاءِ بِحَيْضَةٍ إِنْ كَانَتْ مِمَّنْ تَحِيضُ، وَثَلَاثَةِ أَشْهُرٍ إِنْ كَانَتْ مِمَّنْ لَا تَحِيضُ، وَيَنْهَى عَنْ سَقْيِ مَاءِ الْغَيْرِ.

تیسری فصل: ۳۳۴۰: مالک کے بلاغات سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حیض والی لو تہذیبوں کے بارے میں ایک حیض گزارنے کے ساتھ استبراء رحم کا حکم فرماتے، اور اگر حیض والی نہ ہوتیں تو تین ماہ کے ساتھ استبراء رحم کا حکم فرماتے اور دوسرے شخص کے نطفہ کو پانی پلانے سے منع فرماتے۔

وضاحت: صاحب تنقیح الرواۃ نے ذکر کیا ہے کہ مجھے اس حدیث کی سند معلوم نہیں ہو سکی تاہم اس کا مفہوم دیگر صحیح احادیث کے موافق ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۵۱)

۳۳۴۱- (۵) وَهَنَّ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ قَالَ: إِذَا وَهَبْتَ الْوَلِيدَةَ الَّتِي تُوْطَأُ، أَوْ بِيَعْتَ، أَوْ أُعْتِقْتَ فَلْتَسْتَبْرِئِي رَحِمَهَا بِحَيْضَةٍ وَلَا تَسْتَبْرِئِي الْعَذْرَاءَ... رَوَاهُمَا رِزِينٌ.

۳۳۴۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب لو تہذیب کو ہبہ کیا جائے یا اسے فروخت کیا جائے یا اسے آزاد کیا جائے تو اس کے استبراء رحم کی مدت ایک حیض ہے (لیکن) کنواری لڑکی کے استبراء رحم کی ضرورت نہیں۔ (ان دونوں حدیثوں کو رزین نے بیان کیا ہے)

بَابُ النَّفَقَاتِ وَحَقِّ الْمَمْلُوكِ

(اخراجات اور غلام کے حقوق کا بیان)

الفصل الأول

۳۳۴۲ - (۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: إِنَّ هِنْدًا بِنْتُ عُتْبَةَ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ - ، وَلَيْسَ يُعْطِينِي مَا يَكْفِينِي وَوَلَدِي، إِلَّا مَا أَخَذْتُ مِنْهُ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ. فَقَالَ: «خُذِي مَا يَكْفِيكَ وَوَلَدِكَ بِالْمَعْرُوفِ»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۳۳۴۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہند بنت عتبہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! بلاشبہ ابوسفیان بخیل انسان ہے اور وہ مجھے اور میری اولاد کو حسب ضرورت خرچ نہیں دیتا۔ اگر میں اس کے علم میں لائے بغیر اس کے مال میں سے (کچھ) حاصل کر لوں۔ آپ نے فرمایا، معروف انداز کے ساتھ تو اتنا خرچ لے سکتی ہے جو تجھے اور تیری اولاد کو کافی ہو۔ (بخاری، مسلم)

۳۳۴۳ - (۲) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا أَعْطَى اللَّهُ أَحَدَكُمْ خَيْرًا فَلْيَبْدَأْ بِنَفْسِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ»... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۳۴۳: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ارشاد نبوی ہے، جب اللہ پاک تم میں سے کسی شخص کو مال و دولت سے نوازے تو وہ سب سے پہلے (اس مال کو) اپنے اور اپنے اہل و عیال پر صرف کرے (مسلم)

۳۳۴۴ - (۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لِلْمَمْلُوكِ طَعَامُهُ وَكِسْوَتُهُ، وَلَا يُكَلَّفُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا يُطِيقُ»... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۳۴۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، غلام کو خوراک اور لباس دیا جائے اور اس کی طاقت کے مطابق اس سے کام لیا جائے (مسلم)

۳۳۴۵ - (۴) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللَّهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ، فَمَنْ جَعَلَ اللَّهُ أَخَاهُ تَحْتَ يَدَيْهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ وَلْيَلْبَسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ، وَلَا يُكَلِّفُهُ مِنَ الْعَمَلِ مَا يَغْلِبُهُ؛ فَإِنْ كَلَّفَهُ مَا يَغْلِبُهُ فَلْيُعِنْهُ عَلَيْهِ»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۳۵: ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہارے غلام تمہارے بھائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو تمہارے زیر دست کر رکھا ہے۔ پس جس شخص کے بھائی کو اللہ نے اس کے ماتحت کیا ہے، تو وہ اس کو وہی کچھ کھلائے جو وہ خود کھاتا ہے اور اسی طرح کا پہنائے جیسا وہ خود پہنتا ہے اور اس سے اتنا کام نہ لے، جس کا کرنا اس کے لیے دشوار ہو۔ اگر اس سے دشوار کام لے تو اس کام میں اس کی اعانت کرے۔
(بخاری، مسلم)

۳۳۴۶- (۵) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، جَاءَهُ قَهْرْمَانٌ - لَهُ، فَقَالَ لَهُ: أَعْطَيْتَ الرَّقِيقَ قُوَّتَهُمْ؟ قَالَ: لَا. قَالَ: فَأَنْطَلِقُ فَأَعْطِيهِمْ؛ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «كَفَى بِالرَّجُلِ إِثْمًا أَنْ يَحْبِسَ عَمَّنْ يَمْلِكُ قُوَّتَهُ». وَفِي رِوَايَةٍ: «كَفَى بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ يُضَيِّعَ مَنْ يَقُوْتُ»... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۳۳۶: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ان کے پاس ان کا کارندہ آیا تو انہوں نے (اپنے کارندے سے) پوچھا، کیا تو نے غلاموں کو ان کے کھانے کا سامان دے دیا ہے؟ اس نے نفی میں جواب دیا۔ تب انہوں نے حکم دیا کہ جاؤ اور انہیں کھانے کا سامان دو۔ اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہے ”کسی شخص کے لئے یہی گناہ کافی ہے کہ وہ اپنے ماتحت لوگوں سے ان کی خوراک کو روک رکھے“ اور ایک روایت میں ہے کہ ”ایک شخص کے لئے یہی گناہ کچھ کم نہیں کہ وہ ان لوگوں کے لئے خوراک کا انتظام نہ کرے جن کی خوراک کا انتظام اس کے ذمہ تھا“ (مسلم)

۳۳۴۷- (۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا صَنَعَ لِأَحَدِكُمْ خَادِمُهُ طَعَامَهُ، ثُمَّ جَاءَهُ بِهِ وَقَدْ وَلِيَ حَرَّةً وَدُخَانَهُ - فَلْيُقْبِعْهُ مَعَهُ فَلْيَأْكُلْ، وَإِنْ كَانَ الطَّعَامُ مَشْفُوهًا قَلِيلًا - فَلْيَضَعْ فِي يَدِهِ مِنْهُ أَكْلَةً أَوْ أَكْلَتَيْنِ»... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۳۳۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ارشاد نبویؐ ہے، جب تم میں سے کسی شخص کے لئے اس کا خادم کھانا تیار کرے اور کھانا اس کے سامنے پیش کرے (چونکہ وہ شخص کھانا تیار کرتے وقت گرمی اور دھوئیں سے ہم کنار رہا، اس لئے اس کو اپنے ساتھ بٹھا کر کھانا کھلائے لیکن اگر کھانا کم مقدار میں ہو تو اسے چاہیے کہ اس کے ہاتھ پر کھانے سے ایک یا دو لقمے رکھے (مسلم)

۳۳۴۸- (۷) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا نَصَحَ لِسَيِّدِهِ، وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ اللَّهِ؛ فَلَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۳۸: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ارشاد نبویؐ ہے، جب غلام اپنے آقا کی خیر خواہی کرے اور اچھے انداز سے اللہ کی عبادت میں مصروف رہے تو اس کو دو گنا ثواب حاصل ہوگا (بخاری، مسلم)

۳۳۴۹ - (۸) وَفَنَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «نِعْمًا لِلْمَمْلُوكِ أَنْ يَتَوَقَّاهُ اللَّهُ بِحُسْنِ عِبَادَةِ رَبِّهِ وَطَاعَةِ سَيِّدِهِ، نِعْمًا لَهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۴۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ارشاد نبویؐ ہے، غلام کے لئے یہ بات کتنی اچھی ہے کہ جب اللہ اس کو فوت کرے تو وہ اپنے پروردگار کی عبادت میں اچھے انداز سے مصروف ہو اور اپنے آقا کی اطاعت میں بخوشی لگا رہتا ہو۔ اس کے لئے (یہ بات) کتنی اچھی ہے! (بخاری، مسلم)

۳۳۵۰ - (۹) وَفَنَ جَرِيرٍ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا أَبَقَ الْعَبْدُ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ». وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ: «أَيُّمَا عَبْدٍ أَبَقَ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الدِّمَةُ». وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ: «أَيُّمَا عَبْدٍ أَبَقَ مِنْ مَوَالِيهِ فَقَدْ كَفَرَ حَتَّى يَرْجَعَ إِلَيْهِمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۳۵۰: جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ارشاد نبویؐ ہے، جب غلام بھاگ جائے تو اس کی نماز قبول نہ ہوگی اور اس سے ایک روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا، جو غلام بھاگ جائے تو وہ اسلام کی ذمہ داری سے نکل گیا اور انہی سے ایک روایت میں یوں ہے آپؐ نے فرمایا، جو غلام اپنے آقاؤں (کی تحویل) سے بھاگ جائے جب تک وہ ان کے ہاں واپس نہ لوئے اس وقت تک اس پر کفر کا اطلاق ہوگا (مسلم)

وضاحت: اگر بھاگنے کے بعد مرتد ہو جائے تو اس کو قتل کرنا درست ہے بصورت دیگر بطور تہدید کے اس پر کفر کا اطلاق ہوگا اور یہ کفر دون کفر ہے احوال و ظروف کی روشنی میں اس کے بارے میں فیصلہ کیا جائے گا (واللہ اعلم)

۳۳۵۱ - (۱۰) وَفَنَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ قَذَفَ مَمْلُوكَهُ وَهُوَ بَرِيءٌ مِمَّا قَالَ؛ جِلْدَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ — إِلَّا أَنْ يَكُونَ كَمَا قَالَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۵۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا، جو شخص اپنے غلام پر زنا وغیرہ کی تہمت لگائے حالانکہ وہ اس سے بری ہے تو تہمت لگانے والے کو قیامت کے دن کوڑے لگائے جائیں گے بشرطیکہ وہ اسی طرح ہے جیسا کہ تہمت لگانے والے نے اس کو متہم کیا (بخاری، مسلم)

۳۳۵۲ - (۱۱) وَفَنَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ ضَرَبَ غُلَامًا لَهُ حَدًّا لَمْ يَأْتِهِ — ، أَوْ لَطَمَهُ؛ فَإِنَّ كَفَارَتَهُ أَنْ يُعْتَقَهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۳۵۲: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ نے فرمایا، جس شخص نے

اپنے غلام کو حد لگائی جب کہ اس نے حد کا کام نہیں کیا یا اس کے منہ پر طمانچہ رسید کیا تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ وہ اس کو آزاد کرے
(مسلم)

وضاحت: بلا سبب مارنے کی صورت میں آزاد کرنا مستحب ہے فرض نہیں جبکہ کسی سبب سے سزا نادرست ہے۔ (واللہ اعلم)

۳۳۵۳- (۱۲) وَهَنَّ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: كُنْتُ أَضْرِبُ غُلَامًا لِي، فَسَمِعْتُ مِنْ خَلْفِي صَوْتًا: «إِعْلَمْ أَبَا مَسْعُودٍ! اللَّهُ أَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَيْهِ» فَالْتَفَتُ فَإِذَا هُوَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هُوَ حُرٌّ لِي وَجِهَ اللَّهُ. فَقَالَ: «أَمَا لَوْلَمْ تَفْعَلْ لَلْفَحْتِكَ النَّارُ - أَوْلَمَسْتِكَ النَّارُ». زَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۳۵۳: ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے غلام کو پیٹ رہا تھا تو میں نے اپنے پیچھے سے سنا ابو مسعود! خیال کر بلاشبہ اللہ کو جس قدر تمہ پر قدرت حاصل ہے اس قدر تمہ کو اس پر قدرت نہیں ہے میں نے چہرہ پھیرا تو (یہ جملہ کہنے والے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! اس کو میں اللہ کی رضا کے لئے آزاد کرتا ہوں آپ نے فرمایا، اگر تو آزاد نہ کرتا تو تجھے دوزخ کی آگ اپنی پیٹ میں لے لیتی یا تجھے دوزخ کی آگ لگتی (مسلم)

الفصل الثانی

۳۳۵۴- (۱۳) هَنَّ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ لِي مَالًا، وَإِنَّ وَالِدِي يَحْتَاجُ إِلَيَّ مَالِي. قَالَ: «أَنْتَ وَمَالُكَ لِي وَالِدِكَ، إِنْ أَوْلَادَكُمْ مِنْ أَطْيَبِ كَسْبِكُمْ، كُلُّوْا مِنْ كَسْبِ أَوْلَادِكُمْ» زَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

دوسری فصل: ۳۳۵۳: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، میرے پاس مال ہے جبکہ میرا والد میرے مال کی ضرورت محسوس کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا، تو اور تیرا مال تیرے والد کا ہے، بلاشبہ تمہاری اولاد تمہاری بہترین کمائی ہے۔ تم اپنی اولاد کی کمائی اپنے استعمال میں لا سکتے ہو۔
(ابوداؤد، ابن ماجہ)

وضاحت: مکھوٰۃ کے نسخوں میں (بجتاح) حاجت سے ہے جب کہ ابوداؤد میں (بجتاح) ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ وہ میرا مال ختم کر دیتا ہے میرے لئے کچھ باقی نہیں رہتا اور صحیح ابوداؤد (علامہ البانی) میں بھی ”بجتاح“ ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ والد جس طرح چاہے اولاد کے مال سے تصرف کر سکتا ہے (صحیح ابوداؤد علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۳۰)

۳۳۵۵ - (۱۴) وَعَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي فَقِيرٌ لَيْسَ لِي شَيْءٌ، وَلِي يَتِيمٌ، فَقَالَ: «كُلْ مِنْ مَالِ يَتِيمِكَ غَيْرَ مُسْرِفٍ وَلَا مُبَادِرٍ - وَلَا مُتَأَثِّلٍ»... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۳۵۵: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا 'میں ضرورت مند ہوں میرے پاس کچھ نہیں اور میری کفالت میں یتیم ہے آپ نے اجازت دی کہ تم اپنے (تحت) یتیم کے مال میں سے صرف کر سکتے ہو لیکن فضول خرچی نہ ہو ضرورت سے زیادہ جلدی جلدی صرف نہ کیا جائے اور نہ اس سے جائیداد بٹال جائے (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

۳۳۵۶ - (۱۵) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي مَرَضِهِ: «الصَّلَاةُ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ»... رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۳۳۵۶: ام سلمہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتی ہیں 'آپ مرض الموت میں فرماتے تھے 'نماز قائم کرنے کا اہتمام کرو اور اپنے غلاموں کا خیال رکھو (بیہقی شعب الایمان)

۳۳۵۷ - (۱۶) وَرَوَى أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوَهُ.

۳۳۵۷: نیز احمد اور ابوداؤد نے علی رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل بیان کیا۔

۳۳۵۸ - (۱۷) وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَيِّءُ الْمَلَكَةِ»... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۳۵۸: ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ جنت میں بد اخلاق شخص داخل نہیں ہوگا (ترمذی، ابن ماجہ)

وضاحت: سند میں فرقہ سنجی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۵۳، تطبیق الرغیب جلد ۳ صفحہ ۲۱، ضعیف سنن ابن ماجہ صفحہ ۲۹۸)

۳۳۵۹ - (۱۸) وَعَنْ رَافِعِ بْنِ مَكِيَّةٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «حُسْنُ الْمَلَكَةِ يُمِّنُّ، وَسُوءُ الْخُلُقِ سُوءٌ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ. وَلَمْ أَرَفِ غَيْرَ «الْمَصَابِيحِ» مَا زَادَ عَلَيْهِ فِيهِ مِنْ قَوْلِهِ: «وَالصَّدَقَةُ تَمْنَعُ مَبِيَّةَ السُّوءِ، وَالْبِرُّ زِيَادَةٌ فِي الْعُمُرِ».

۳۳۵۹: رافع بن مکث بیان کرتے ہیں ارشاد نبویؐ ہے 'ما تحمّلوا کے ساتھ حسن سلوک، باعث برکت اور برے اخلاق، باعث نحوست ہیں (ابوداؤد) اور مشکوٰۃ کے مصنف کا کہنا ہے کہ مصابیح کے سوا کسی دوسری کتاب میں وہ زائد الفاظ نہیں ہیں جو صاحب المصابیح نے بیان کئے ہیں یعنی آپؐ کا یہ قول کہ صدقہ کرنا بری موت کو روکتا ہے اور نیکی کرنے سے عمر میں اضافہ ہوتا ہے۔
وضاحت: اس حدیث کی سند میں ایک روای کا نام معلوم نہیں ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۵۳)

۳۳۶۰- (۱۹) **وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا ضَرَبَ أَحَدُكُمْ خَادِمَهُ فَذَكَرَ اللَّهَ، فَارْفَعُوا أَيْدِيَكُمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالتَّبَهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ» لَكِنْ عِنْدَهُ «فَلْيُمْسِكْ» بَدَل «فَارْفَعُوا أَيْدِيَكُمْ».**

۳۳۶۰: ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ارشاد نبویؐ ہے 'جب تم میں سے کوئی شخص اپنے خادم کو مارے اور وہ اللہ کا واسطہ دے تو تم اس سے اپنا ہاتھ اٹھا لو (ترمذی، بیہقی شعب الایمان) البتہ بیہقی میں "تم اپنا ہاتھ اٹھا لو" کی بجائے "تم اپنا ہاتھ روک لو" کے الفاظ ہیں۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابو حارون عبدی ضعیف متروک راوی ہے (الضعفاء الصغیر صفحہ ۲۸۲، الضعفاء والمتروکین صفحہ ۷۶، المرجح والتعديل جلد ۶ صفحہ ۲۰۰۵، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۷۳، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۳۹، تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۵۵)

۳۳۶۱- (۲۰) **وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ وَالِدَةٍ وَوَلَدِهَا - فَرَّقَ اللَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَحَبِّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالذَّارِمِيُّ.**

۳۳۶۱: ابو ایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا، جس شخص نے ماں اور اس کی اولاد کے درمیان تفریق ڈالی۔ قیامت کے دن اللہ اس کے اور اس کے محبوبوں کے درمیان تفریق ڈالے گا۔
(ترمذی، دارمی)

وضاحت: جب چارہایوں کے بچے دودھ پل رہے ہوں تو ان کو ان کی ماں سے الگ کرنا جائز نہیں (واللہ اعلم)

۳۳۶۲- (۲۱) **وَعَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: وَهَبَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «غُلَامَيْنِ أَحْوَيْنِ، فَبَعْتُ أَحَدَهُمَا، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا عَلِيُّ! مَا فَعَلَ غُلَامُكَ؟» فَأَخْبَرْتُهُ. فَقَالَ: «رُدَّهُ رُدَّهُ»... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.**

۳۳۶۳: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دو غلام حبہ کئے جو دونوں بھائی تھے میں نے ان دونوں میں سے ایک کو فروخت کر دیا تو مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا، اے علی! تیرا غلام کہاں گیا؟ میں نے آپ کو بتایا۔ آپ نے فرمایا، اس کو واپس لے، اس کو واپس لے (ترمذی، ابن ماجہ)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں میمون بن ابی شیبہ کی علیؑ سے ملاقات ثابت نہیں نیز یہ روایت منقطع ہے۔ (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۵۵، ضعیف ترمذی صفحہ ۱۵۰، ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۱۷۴)

۳۳۶۳- (۲۲) وَعَنْهُ، أَنَّهُ فَرَّقَ بَيْنَ جَارِيَةٍ وَوَلَدِهَا، فَنَهَاهُ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ ذَلِكَ، فَرَدَّ الْبَيْعَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ مُنْقَطِعًا.

۳۳۶۳: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے لویڑی اور اس کی اولاد کے درمیان تفریق ڈالی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس سے منع کیا اور بیع کو فسخ کر دیا۔ ابو داؤد نے اس حدیث کو منقطع بیان کیا ہے۔
وضاحت: اس حدیث کی سند میں میمون بن ابی شیبہ اور علیؑ کے درمیان انقطاع ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۵۵)

۳۳۶۴- (۲۳) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ يَسَّرَ اللَّهُ حَتْفَهُ، - ، وَأَدْخَلَهُ جَنَّتُهُ: رَفَقٌ بِالضَّعِيفِ، وَشَفَقَةٌ عَلَى الْوَالِدَيْنِ، وَإِحْسَانٌ إِلَى الْمَمْلُوكِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۳۳۶۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص میں تین خصالتیں ہوں گی اللہ اس کی موت آسان کرے گا اور اس کو اپنی جنت میں داخل کرنے کا۔ کمزور لوگوں کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرنا، والدین پر شفقت کرنا اور غلاموں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا (ترمذی) اور ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔
وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبد اللہ بن ابراہیم غفاری متہم راوی ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۵۵، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۵۵)

۳۳۶۵- (۲۴) وَعَنْ أَبِي أَمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهَبَ لِعَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - غُلَامًا، فَقَالَ: «لَا تَضْرِبْهُ، فَإِنِّي نَهَيْتُ عَنْ ضَرْبِ أَهْلِ الصَّلَاةِ، وَقَدْ رَأَيْتُهُ يَصَلِّي». هَذَا لَفْظُ «الْمَصَابِيحِ».

۳۳۶۵: ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کو ایک غلام حبہ کیا اور اسے وصیت کی کہ اس کو مارنا نہیں اس لئے کہ میں نمازیوں کو مارنے سے منع کیا گیا ہوں اور میں نے اسے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے (یہ الفاظ مصابیح کے ہیں)

۳۳۶۶ - (۲۵) وَفِي «الْمُجْتَبَى» لِلدَّارِقُطَنِيِّ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ ضَرْبِ الْمُصَلِّينَ.

۳۳۶۶: دارقطنی کی کتاب مجتبیٰ میں ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازیوں کو مارنے سے روکا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں موسیٰ بن عبیدہ راوی متکلم فیہ ہے (الضعفاء الصغیر صفحہ ۲۰، الجرح والتعديل جلد ۲ صفحہ ۹۲، الضعفاء والمتروکین صفحہ ۵۰، المجموعین جلد ۳ صفحہ ۳۱، تہذیب الکمال جلد ۲ صفحہ ۳۶، میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۱۹۳، تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۵۹) نیز محمد بن عطیہ راوی منکر الروایہ ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۵۶، تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۵۶)

۳۳۶۷ - (۲۶) وَفَنَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَمْ نَعْفُو عَنِ الْخَادِمِ؟ فَسَكَتَ، ثُمَّ أَعَادَ عَلَيْهِ الْكَلَامَ، فَصَمَّتْ، فَلَمَّا كَانَتِ الثَّلَاثَةَ قَالَ: «اعْفُوا عَنْهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعِينَ مَرَّةً». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۳۶۷: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! خادم کو ہم کتنی بار معاف کریں؟ آپ خاموش رہے پھر اس نے اسی سوال کو دہرایا، آپ خاموش رہے۔ جب تیسری بار دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: اسے ہر روز ستر (۷۰) بار معاف کیا کرو (ابوداؤد)

۳۳۶۸ - (۲۷) وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو.

۳۳۶۸: نیز ترمذی نے اس حدیث کو عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے۔

۳۳۶۹ - (۲۸) وَفَنَ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ لَاءَ مَكْمٍ مِنْ مَمْلُوكِيكُمْ، فَاطْعَمُوهُ مِمَّا تَأْكُلُونَ، وَاكْسُوهُ مِمَّا تَكْسُونَ، وَمَنْ لَا يُلَايِمُكُمْ مِنْهُمْ فَيِعُوهُ، وَلَا تُعَذِّبُوا خَلْقَ اللَّهِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۳۳۶۹: ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے غلاموں میں سے جو غلام تمہاری معاونت کریں انہیں وہی کچھ کھلاؤ جو تم خود کھاتے ہو اور وہی کچھ پہناؤ جو تم خود پہنتے ہو اور جو غلام تمہاری معاونت نہ کریں انہیں فروخت کرو اور اللہ کی مخلوق کو عذاب نہ دو (احمد، ابوداؤد)

۳۳۷۰ - (۲۹) وَفَنَ سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِيِّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

بِعَبِيرٍ، قَدْ لَحِقَ ظَهْرُهُ بِنَبْطِهِ - ، فَقَالَ: «اتَّقُوا اللَّهَ فِي هَذِهِ الْبَهَائِمِ الْمُعْجَمَةِ، فَارْكَبُوهَا صَالِحَةً وَاتْرُكُوهَا صَالِحَةً». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۳۷۰: سل بن حنظلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک اونٹ کے پاس سے گزرے جس کی کمراس کے پیٹ کے ساتھ لگی ہوئی تھی۔ آپ نے فرمایا ان چار پایوں کے بارے میں اللہ کا خوف کرو جو بول نہیں سکتے۔ ان پر اس وقت سواری کرو جب وہ سواری کے قابل ہوں اور ان کو اس حال میں چھوڑ دو کہ وہ اچھے ہوں (ابوداؤد)

الفصل الثالث

۳۳۷۱- (۳۰) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا نَزَلَ قَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ﴾ - ، وَقَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَى ظُلْمًا﴾ - الْآيَةَ انْطَلَقَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ يَتِيمٌ فَعَزَلَ طَعَامَهُ مِنْ طَعَامِهِ، وَشَرَابَهُ مِنْ شَرَابِهِ، فَإِذَا فَضَلَ مِنْ طَعَامِ الْيَتِيمِ وَشَرَابِهِ شَيْءٌ حَسِبَ لَهُ حَتَّى يَأْكُلَهُ أَوْ يَفْسُدَ، فَاشْتَدَّ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ، فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَانزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْيَتَامَى قُلْ: إِصْلَاحٌ لَهُمْ خَيْرٌ، وَإِنْ تُخَالِطُوهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ﴾ . فَخَلَطُوا طَعَامَهُمْ بِطَعَامِهِمْ، وَشَرَابَهُمْ بِشَرَابِهِمْ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

تیسری فصل: ۳۳۷۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب اللہ کا یہ قول (جس کا ترجمہ ہے) ”کہ تم یتیم کے مال کے نزدیک نہ جاؤ البتہ اچھے انداز سے“ اور اللہ کا یہ قول (جس کا ترجمہ ہے) ”بے شک وہ لوگ جو یتیموں کا مال ظلم سے کھاتے ہیں“ آخر آیت تک نازل ہوا تو جس شخص کی سرپرستی میں کوئی یتیم تھا اس نے اپنا کھانا پینا اس یتیم کے کھانے پینے سے الگ کر دیا۔ پس جب یتیم کے کھانے پینے سے کوئی چیز بچ جاتی تو اس کے لئے اس چیز کو رکھ دیا جاتا وہ اسے کھاتا یا وہ خراب ہو جاتی، یہ مسئلہ ان (یتیم پالنے والوں) پر خاصا دشوار ہو گیا۔ تب انہوں نے اس کا تذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) ”وہ آپ سے یتیم بچوں کے بارے میں سوال کرتے ہیں آپ انہیں بتائیں کہ ان کے کاموں کو سنوارنا بہتر ہے اور اگر تم ان کے مال کو اپنے مال کے ساتھ غلط لفظ کر لو تو وہ تمہارے بھائی ہیں چنانچہ انہوں نے ان کے کھانے پینے کو اپنے کھانے پینے کے ساتھ اکٹھا کر لیا (ابوداؤد نسائی)

۳۳۷۲- (۳۱) وَهَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الْوَالِدِ وَوَلَدِهِ، وَبَيْنَ الْأَخِ وَبَيْنَ أَخِيهِ. رَوَاهُ ابْنُ مَسَاجَةَ، وَالذَّارِقُطْنِيُّ.

۳۳۷۲: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص پر لعنت کی ہے جو والد اس کی اولاد اور دو بھائیوں کے درمیان تفریق ڈالے (ابن ماجہ، دارقطنی)
وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔ (مکتوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۱۰۰۵) جبکہ اس کا مفہوم صحیح احادیث کے موافق ہے (واللہ اعلم)

۳۳۷۳- (۳۲) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أُتِيَ بِالسَّبْيِ أَعْطَى أَهْلَ النَّبْتِ جَمِيعًا، كَرَاهِيَةً أَنْ يُفْرَقَ بَيْنَهُمْ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۳۳۷۳: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب قیدی لائے جاتے تو ایک گھر کے قیدیوں کو اکٹھا کر دیتے۔ آپ ان کے درمیان تفریق ڈالنے کو مکروہ جانتے (ابن ماجہ)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں جابر جعفی راوی ضعیف ہے (البحرہ والتحدیل جلد ۳ صفحہ ۲۰۴۳، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۳۰، تقریب التہذیب جلد ۳ صفحہ ۳۶۲، تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۵۷۷، ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۱۷۴)

۳۳۷۴- (۳۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «أَلَا أَنْبِتُكُمْ بِبِشْرَارِكُمْ؟ الَّذِي يَأْكُلُ وَحْدَهُ - ، وَيَجْلِدُ عَبْدَهُ - ، وَيَمْنَعُ رِفْدَهُ» . . . رَوَاهُ رِزِينٌ.

۳۳۷۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ارشاد نبویؐ ہے، کیا میں تمہیں بدترین انسانوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ شخص جو اکیلا کھاتا ہے اور اپنے غلام کو کوڑے مارتا ہے اور اپنے عطیہ کو روکے رکھتا ہے (رزین)
وضاحت: حدیث کی سند معلوم نہیں ہو سکی۔ البتہ طبرانی اور حکیم ترمذی نے ”نوادرا لاصول“ میں اس کو ابن عباسؓ سے ضعیف سند کے ساتھ ذکر کیا ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۵۷۷)

۳۳۷۵- (۳۴) وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ الصِّدِّيقِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَيِّءُ الْمَلَكَةِ». قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلَيْسَ أَخْبَرْتَنَا أَنَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ أَكْثَرُ الْأُمَمِ مَمْلُوكِينَ وَيَتَامَى؟ قَالَ: «نَعَمْ، فَأَكْرَمُوهُمْ كَكْرَامَةِ أَوْلَادِكُمْ، وَأَطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ». قَالُوا: فَمَا تَنْفَعُنَا - الدُّنْيَا؟ قَالَ: «فَرَسٌ تَرْتَبِطُهُ، تُقَاتِلُ عَلَيْهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَمَمْلُوكٌ يَكْفِيكَ - ، فَإِذَا صَلَّى فَهُوَ أَحْوَكُ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۳۳۷۵: ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بد اخلاق شخص جنت میں داخل نہیں ہو گا۔ انہوں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! کیا آپ نے ہمیں مطلع نہیں کیا کہ یہ امت دوسری امتوں کے مقابلہ میں زیادہ غلاموں اور یتیموں پر مشتمل ہو گی؟ آپ نے اثبات میں جواب دیا (اور فرمایا) تم اپنی اولاد کی

طرح ان کی عزت کرو اور انہیں وہی کچھ کھلاؤ جو تم خود کھاتے ہو۔ انہوں نے عرض کیا، ہمارے لئے دنیا میں کون سی چیز نفع بخش ہے؟ آپ نے فرمایا، گھوڑا جس کو تیار رکھتا ہے جس پر (سوار ہو کر) تو اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے اور وہ غلام جو تیرے (دنوی معاملات) کے لئے کافی ہے، پس جب وہ نماز پڑھے تو وہ تیرا بھائی ہے (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں فرقہ سنہی راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۵۷۷، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۵۷۷)

بَابُ بُلُوغِ الصَّغِيرِ وَحِضَانَتِهِ فِي الصِّغَرِ

(بچوں کے بالغ ہونے اور بچپن میں ان کی نگہداشت کا بیان)

الفصل الأول

۳۳۷۶ - (۱) **عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: عُرِضْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَامَ أَحَدٍ وَأَنَا ابْنُ أَرْبَعِ عَشْرَةَ سَنَةً، فَرَدَّنِي، ثُمَّ عُرِضْتُ عَلَيْهِ عَامَ الْخَنْدَقِ وَأَنَا ابْنُ خَمْسِ عَشْرَةَ سَنَةً، فَأَجَازَنِي. فَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ - هَذَا فَرْقٌ مَا بَيْنَ الْمُقَاتِلَةِ وَالذَّرِيَّةِ . . . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

پہلی فصل : ۳۳۷۶ : ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں جنگ احد کے سال جب میں چودہ برس کا تھا، مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا تو آپ نے مجھے واپس کر دیا۔ اس کے بعد جنگ خندق کے سال جب میں پندرہ برس کا تھا مجھے آپ کے سامنے (دوبارہ) پیش کیا گیا تو آپ نے مجھے اجازت عطا کی۔ (اس فیصلے کی روشنی میں) عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے ”جنگ جو“ جوانوں اور کم عمر والوں کے درمیان فرق کیا۔ (بخاری، مسلم)

وضاحت : امام بیہقی فرماتے ہیں چونکہ عبداللہ بن عمر جنگ احد میں چودہویں برس کے آغاز میں تھے اس لئے ان کو مکمل چودہ برس کا کہہ دیا اور جنگ احزاب میں پندرہ برس مکمل کر لئے تھے اس لئے پندرہ سال کہہ دیا ورنہ جنگ احد ۵۳ اور جنگ خندق ۵۵ میں دو سال کا فرق ہے (فتح الباری جلد ۷ صفحہ ۳۹۳)

۳۳۷۷ - (۲) **وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: صَالَحَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ عَلَى ثَلَاثَةِ أَشْيَاءَ: عَلَى أَنْ مَنْ آتَاهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ رَدَّهُ إِلَيْهِمْ، وَمَنْ آتَاهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ لَمْ يَرُدُّوهُ، وَعَلَى أَنْ يَدْخُلَهَا - مِنْ قَابِلٍ وَيُقِيمُ بِهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، فَلَمَّا دَخَلَهَا - وَمَضَى الْأَجَلَ خَرَجَ، فَتَبِعَتْهُ ابْنَةُ حَمْزَةَ تُنَادِي: يَا عَمِّ! يَا عَمِّ! فَتَنَاوَلَهَا عَلِيٌّ، فَأَخَذَ بِبَيْدِهَا، فَأَخْتَصَمَ فِيهَا عَلِيٌّ وَرَيْدٌ وَجَعْفَرٌ. قَالَ عَلِيٌّ: أَنَا أَخَذْتُهَا وَهِيَ بِنْتُ عَمِّي. وَقَالَ جَعْفَرٌ: بِنْتُ عَمِّي وَخَالَتُهَا تَحْتِي. وَقَالَ رَيْدٌ: بِنْتُ أَخِي. فَقَضَى بِهَا النَّبِيُّ ﷺ لِخَالَتِهَا، وَقَالَ: «الْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ». وَقَالَ لِعَلِيِّ: «أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ». وَقَالَ لِجَعْفَرٍ: «أَشْبَهْتَ خَلْقِي وَخُلُقِي». وَقَالَ لِرَيْدٍ: «أَنْتَ أَخُونَا وَمَوْلَانَا» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

۳۳۷۷: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صلح حدیبیہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شرائط پر صلح کی۔ اس پر کہ جو مشرک آپ کے ہاں پہنچ جائے آپ اسے ان کی جانب واپس کر دیں گے اور جو مسلمان کفار کے ہاں پہنچ جائیں گے وہ اسے واپس نہیں کریں گے اور آئندہ سال آپ مکہ مکرمہ میں داخل ہوں گے اور وہاں تین دن اقامت اختیار کریں گے۔ جب آپ مکہ مکرمہ پہنچے اور مدت ختم ہو گئی، آپ (وہاں سے) روانہ ہوئے تو حمزہ بن عبدالمطلب کی بیٹی آپ کا تعاقب کرتے ہوئے آوازیں دینے لگی۔ چچا! چچا! چنانچہ حمزہ کی بیٹی کا علی نے ہاتھ پکڑا اور اپنے ساتھ کر لیا (اس دوران) حمزہ کی بیٹی کے بارے میں علیؑ زیڈ اور جعفرؑ کا اختلاف رونما ہوا۔ علیؑ نے (اپنا حق جتاتے ہوئے) کہا میں نے اس کو اپنے ساتھ اس لئے لیا ہے کہ یہ میرے چچا کی بیٹی ہے اور جعفرؑ نے کہا یہ میرے چچا کی بیٹی ہے نیز اس کی خالہ میرے نکاح میں ہے اور زیڈ بن حارث نے (اپنا حق ثابت کرتے ہوئے) کہا کہ یہ میرے بھائی کی بیٹی ہے لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس کی خالہ کے حق میں) فیصلہ دیتے ہوئے (لڑکی کو جعفرؑ کی سرپرستی میں دے دیا) اور فرمایا، خالہ ماں کے مرتبہ میں ہوتی ہے اور علیؑ کی پریشانی دور فرماتے ہوئے کہا تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں اور جعفرؑ کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا، آپ تو خلقت اور عادات میں میرے مشابہ ہیں اور زیڈ بن حارث کو خاموش کراتے ہوئے فرمایا، آپ ہمارے بھائی اور ہمارے دوست ہیں (بخاری، مسلم)

وضاحت: زیڈ بن حارث نے حمزہ بن عبدالمطلب کو اپنا بھائی قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ میرے بھائی کی بیٹی ہے حالانکہ حمزہ بن عبدالمطلب نسباً ان کے بھائی نہ تھے البتہ اس مواخات کے سبب بھائی تھے جس کا آپ نے مدینہ منورہ میں آکر نفاذ فرمایا تھا (مثل الاوطار جلد ۶ صفحہ ۳۲۸) نیز حمزہ کی بیٹی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چچا کہہ رہی ہے حالانکہ حمزہ کی بیٹی ہونے کے لحاظ سے وہ آپ کی بہن ہے اس لئے کہ آپ عبد اللہ بن عبدالمطلب کے بیٹے ہیں اور عبد اللہ اور حمزہ نسباً دونوں بھائی ہیں۔ چونکہ آپ حمزہ بن عبدالمطلب کے رضاعی بھائی بھی تھے اس لئے لڑکی آپ کو چچا کہہ کر پکار رہی ہے (تنقیح الروایة جلد ۳ صفحہ ۵۸)

اور فیصلے کی بنیاد یہ ہے کہ خالہ بمنزلہ ماں کے ہوتی ہے اس لئے فیصلہ جعفرؑ کے حق میں ہوا اور آپ نے حمزہ کی لڑکی کو اس کی تحویل میں دے دیا (واللہ اعلم)

الفصل الثانی

۳۳۷۸- (۳) وَفَنَ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ ابْنِي هَذَا كَانَ بَطْنِي لَهُ وَعَاءً، وَتَدْيِي لَهُ سِقَاءً، وَحِجْرِي لَهُ حِوَاءً، وَإِنَّ أَبَاهُ طَلَّقَنِي، وَأَرَادَ أَنْ يَنْزِعَهُ مِنِّي. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَنْتِ أَحَقُّ بِهِ مَالَهُمْ تَنْكِحِي». . . رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ.

دوسری فصل : ۳۳۷۸ : عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! یہ میرا بیٹا ہے، میرا پیٹ اس کا تھیلا تھا اور میرے دونوں پستان اس کا مشکیزہ تھے اور میری گود اس کو سیٹھ رہی، اب اس کے والد نے مجھے طلاق دے دی ہے اور وہ اس کو مجھ سے چھیننا چاہتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تو اس کی زیادہ حقدار ہے جب تک تو نکاح نہ کرے (احمد، ابوداؤد)

۳۳۷۹ - (۴) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَيْرَ غُلَامًا بَيْنَ أَبِيهِ وَأُمِّهِ . . . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

۳۳۷۹ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لڑکے کو اس کے والد اور والدہ (کسی ایک کے ساتھ رہنے) کا اختیار دے دیا (ترمذی)

وضاحت : خاوند اور بیوی کے درمیان مفارقت کی صورت میں اگر بچہ سن تمیز کو نہیں پہنچا تو اس کی کفالت کی حق دار والدہ ہے اور اگر بچہ سن تمیز کو پہنچ گیا ہے تو بچے کو اختیار حاصل ہو گا کہ وہ دونوں میں سے جس کے پاس رہنا چاہے رہ سکتا ہے (تنقیح الرذاة جلد ۳ صفحہ ۵۸)

۳۳۸۰ - (۵) وَعَنْهُ، قَالَ: جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ: إِنَّ زَوْجِي يُرِيدُ أَنْ يَذْهَبَ بِابْنِي، وَقَدْ سَقَانِي وَنَفَعَنِي - فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «هَذَا أَبُوكَ، وَهَذِهِ أُمَّكَ، فَخُذْ بِيَدِ ابْنِكَ». فَأَخَذَ بِيَدِ امْرَأَةٍ، فَأَنْطَلَقَتْ بِهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَالذَّارِمِيُّ .

۳۳۸۰ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، اس نے بیان کیا، میرا خاوند چاہتا ہے کہ وہ میرے بیٹے کو مجھ سے الگ کر دے جب کہ میرا بیٹا میرے لئے پانی لاتا ہے اور میری خدمت کرتا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (بچے کو مخاطب کرتے ہوئے) فرمایا، یہ تیرا والد ہے اور یہ تیری والدہ ہے ان میں سے جس کے پاس تو جانا چاہے، چلا جا چنانچہ اس نے اپنی والدہ کا ہاتھ پکڑا (پھر) وہ اس کو اپنے ساتھ لے گئی (ابوداؤد، نسائی، دارمی)

الفصل الثالث

۳۳۸۱ - (۶) عَنْ هَلَالِ بْنِ أَسَامَةَ، عَنْ أَبِي مَيْمُونَةَ سُلَيْمَانَ مَوْلَى لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ، قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَارِسِيَّةٌ، مَعَهَا ابْنٌ لَهَا، وَقَدْ طَلَّقَهَا زَوْجَهَا، فَادَّعِيَاهُ، فَرَطَنْتُ - لَهُ تَقْوَلُ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! زَوْجِي يُرِيدُ أَنْ يَذْهَبَ بِابْنِي. فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ:

اِسْتَهْمَا عَلَيْهِ — رَطَنَ لَهَا بِذَلِكَ . فَجَاءَ زَوْجَهَا ، وَقَالَ : مَنْ يُحَاقِنِي — فِى ابْنِي ؟ فَقَالَ أَبُو
 هُرَيْرَةَ : اَللّٰهُمَّ اِنِّى لَا اَقُوْلُ هٰذَا اِلَّا اِنِّى كُنْتُ قَاعِدًا مَعَ رَسُوْلِ اَللّٰهِ ﷺ ، فَاتَتْهُ اِمْرَاَةٌ ، فَقَالَتْ :
 يَا رَسُوْلَ اَللّٰهِ ! اِنْ زَوْجِى يُرِيْدُ اَنْ يَذْهَبَ بِابْنِى ، وَقَدْ نَفَعْنِى ، وَسَقَانِى مِنْ بَثْرِ اَبِى عِنَبَةَ - وَعِنْدَ
 النَّسَائِىِّ : مِنْ عَذْبِ الْمَاءِ - فَقَالَ رَسُوْلُ اَللّٰهِ ﷺ : «اِسْتَهْمَا عَلَيْهِ» . فَقَالَ زَوْجُهَا مَنْ يُحَاقِنِى
 فِى وِلْدِى ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اَللّٰهِ ﷺ : «هٰذَا اَبُوْكَ وَهٰذِهِ اُمُّكَ ، فَخُذْ بِيَدِ اَيِّهِمَا شِئْتَ» فَاخَذَ بِيَدِ
 اِمِّهِ . زَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ، وَالنَّسَائِىُّ [وَالدَّارِمِىُّ] - لِكِتْمَةِ ذِكْرِ الْمُسْنَدِ .

تیسری فصل : ۳۳۸۱ : حلال بن اسامہ، ابو میمونہ سلیمان اہل مدینہ کے غلام سے روایت کرتا ہے کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں ابو ہریرہ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے پاس ایک فارسی عورت آئی اس کی رفاقت میں اس کا بیٹا تھا جبکہ عورت کو اس کے خاوند نے طلاق دی ہوئی تھی (چنانچہ) خاوند بیوی دونوں نے بچے پر اپنا حق جتایا۔ عورت نے فارسی زبان میں ابو ہریرہ کے پاس بیان کیا کہ میرا خاوند مجھ سے میرا بیٹا چھیننا چاہتا ہے۔ ابو ہریرہ نے فارسی زبان میں فیصلہ دیتے ہوئے فرمایا، تم بچے پر قرعہ اندازی کرو لیکن اس کا خاوند آیا اور اس نے کہا کہ میرے بیٹے کے بارے میں مجھ سے کون جھگڑا کر سکتا ہے؟ یہ سن کر ابو ہریرہ نے کہا، اے اللہ! میں یہ فیصلہ صرف اس لئے دے رہا ہوں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا، آپ کے پاس ایک عورت آئی، اس نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میرا خاوند چاہتا ہے کہ مجھ سے میرا بیٹا چھین لے حالانکہ وہ مجھے فائدہ پہنچاتا ہے اور ابو عنبہ کے کنویں سے میرے لئے پانی لاتا ہے اور نسائی کی روایت میں ہے کہ بیٹھا پانی لاتا ہے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس کے بارے میں قرعہ اندازی کرو۔ اس کے خاوند نے کہا، میرے بچے کے بارے میں مجھ سے کون اختلاف کر سکتا ہے؟ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ تیرا والد ہے اور یہ تیری والدہ ہے، ان میں سے تو جس کا ہاتھ چاہے پکڑ لے، تو اس نے اپنی ماں کا ہاتھ پکڑ لیا (ابوداؤد، نسائی) البتہ نسائی نے مسند ذکر کیا ہے یعنی صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا واقعہ بیان کیا ہے ابو ہریرہ کے فیصلہ کا ذکر نہیں کیا اور داری نے حلال بن اسامہ سے ذکر کیا ہے۔

کِتَابُ الْعِتْقِ

(غلاموں کو آزاد کرنے کا بیان)

الفصل الأول

۳۳۸۲- (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُسْلِمَةً أَعْتَقَ اللَّهُ بِكُلِّ عَضْوٍ مِنْهُ عَضْوًا — مِنَ النَّارِ حَتَّىٰ فَرَجَهُ بِفَرَجِهِ». . . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل : ۳۳۸۲ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص کسی مسلمان غلام یا لونڈی کو آزاد کرے تو اللہ اس کے ہر عضو کے بدلے اس کے ہر عضو کو یہاں تک کہ اس کی شرمگاہ کو اس کی شرمگاہ کے عوض آزاد فرمائے گا (بخاری، مسلم)

۳۳۸۳- (۲) وَعَنْ أَبِي ذَرِّرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ: أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «إِيمَانٌ بِاللَّهِ، وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِهِ» قَالَ: قُلْتُ: فَأَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «أَعْلَاهَا ثَمَنًا، وَأَنْفُسُهَا عِنْدَ أَهْلِهَا». قُلْتُ: فَإِنْ لَمْ أَفْعَلْ؟ قَالَ: «تُعِينُ صَانِعًا أَوْ تَصْنَعُ لِأَخْرَقٍ» — . قُلْتُ: فَإِنْ لَمْ أَفْعَلْ؟ قَالَ: «تَدْعُ النَّاسَ مِنَ الشَّرِّ، فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ تَصَدَّقُ بِهَا عَلَىٰ نَفْسِكَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۸۳ : ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کونسا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا، اللہ پر ایمان لانا اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ میں نے دریافت کیا، کون سی گردن کو آزاد کرنا افضل ہے؟ آپ نے فرمایا، جس کی قیمت زیادہ ہو اور جو اپنے مالکوں کے نزدیک زیادہ عمدہ ہو۔ میں نے عرض کیا، اگر میں یہ کام نہ کر سکوں؟ آپ نے فرمایا، تو کسی بھی کام کرنے والے کی اعانت کریا جو شخص کسی چیز کو بیانا نہ جانتا ہو اس کو وہ چیز بنا دے۔ میں نے عرض کیا، اگر میں یہ کام نہ کر سکوں؟ آپ نے فرمایا، تو اپنے شر سے لوگوں کو محفوظ رکھ، یہ بھی صدقہ ہے تجھے اس کا بھی ثواب حاصل ہو گا (بخاری، مسلم)

الفصل الثاني

۳۳۸۴- (۳) عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: عَلِمْنِي عَمَلًا يَدْخِلُنِي الْجَنَّةَ. قَالَ: «لَيْتَنُ كُنْتُ أَقْصَرْتَ الْخُطْبَةَ — لَقَدْ أَعْرَضْتَ

الْمَسْأَلَةَ . اَعْتَقَ النَّسْمَةَ وَفُكَّ الرَّقَبَةَ . قَالَ : اَوْلَيْسَا وَاحِدًا ؟ قَالَ : « لَا ؛ عِتْقُ النَّسْمَةِ : اَنْ تَفْرَدَ بِعِتْقِهَا . وَفُكُّ الرَّقَبَةِ : اَنْ تُعَيِّنَ فِي ثَمَنِهَا ، وَالْمِنْحَةُ الْوَكُوفُ - ، وَالْفِيءُ عَلٰى ذِي الرَّجِيمِ الظَّالِمِ - ، فَاِنْ لَمْ تُطَقْ ذَلِكَ فَاطْعِمِ الْجَائِعِ ، وَاسْقِ الظَّمَانَ ، وَامُرْ بِالْمَعْرُوفِ ، وَاِنَّهُ عَنِ الْمُنْكَرِ ، فَاِنْ لَمْ تُطَقْ ذَلِكَ فَكُفَّ لِسَانَكَ الْاِمْنَ خَيْرٌ » . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي « شُعَبِ الْاِيْمَانِ » .

دوسری فصل : ۳۳۸۳ : براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بدوی (دیساتی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے عرض کیا، آپ مجھے ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں لے جائے۔ آپ نے فرمایا، بلاشبہ تو نے مختصر بات کی ہے لیکن بڑی اہم بات پوچھی ہے۔ تو غلام یا لونڈی کو آزاد کر نیز گردن کی گلوخلاصی کرا۔ اس نے پوچھا، کیا یہ دونوں ایک ہی نہیں ہیں؟ آپ نے نفی میں جواب دیتے ہوئے فرمایا، غلام یا لونڈی کو آزاد کرنے سے مقصود یہ ہے کہ تو تنہا اس کو آزاد کرے اور گردن کی گلوخلاصی سے مقصود یہ ہے کہ تو اس کو آزاد کرانے میں معاونت کرے اور زیادہ دودھ دینے والے جانور کا عطیہ دے اور ظالم رشتہ دار شخص کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔ اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو بھوکے کو کھانا کھلائے اور پیاسے کو پانی پلائے، اچھے کام کی تلقین کرے اور برے کام سے روکے۔ اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو سوائے اچھے کام کے اپنی زبان کو روک رکھے (نبیہی شعب الایمان)

۳۳۸۵ - (۴) وَعَنْ عَمْرٍو بْنِ عَبْسَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : « مَنْ بَنَى مَسْجِدًا لِيُذَكَّرَ اللهُ فِيهِ ، بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ ، وَمَنْ اَعْتَقَ نَفْسًا مُسْلِمَةً ، كَانَتْ فِدْيَتُهُ مِنْ جَهَنَّمَ . وَمَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي سَبِيلِ اللهِ ، كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ » . رَوَاهُ فِي « شَرْحِ السُّنَّةِ » .

۳۳۸۵ : عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے مسجد کی تعمیر اس لئے کی کہ اس میں اللہ کا ذکر ہو تو اس کے لئے جنت میں گھر تعمیر ہو جاتا ہے اور جس شخص نے کسی مسلمان شخص کو آزاد کیا تو (اس کا یہ عمل اس کیلئے) دوزخ سے فدیہ ہو گا اور جو شخص اللہ کے راستے میں بوڑھا ہو گیا تو قیامت کے دن اس کا بڑھاپا اس کیلئے روشنی کا باعث ہو گا (شرح السنہ)

الفصل الثالث

۳۳۸۶ - (۵) عَنْ الْغَرِيفِ بْنِ عِيَّاشِ الدِّيَلَمِيِّ قَالَ : اَتَيْنَا وَاثِلَةَ بِنَ الْاَسْقَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ، فَقُلْنَا : حَدَّثْنَا حَدِيثًا لَيْسَ فِيهِ زِيَادَةٌ وَلَا نَقْصَانٌ ، فَغَضِبَ وَقَالَ : اِنْ اَحَدَكُمْ لَيَقْرَأُ وَمُصْحَفُهُ مُعَلَّقٌ فِي بَيْتِهِ فَيَزِيدُ وَيَنْقُصُ . فَقُلْنَا : اِنَّمَا اَرَدْنَا حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ . فَقَالَ : اَتَيْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي صَاحِبٍ لَنَا اَوْجَبَ - يَعْنِي : النَّارَ - بِالْقَتْلِ - . فَقَالَ : « اَعْتِقُوا عَنْهُ يُعْتِقَ اللهُ بِكُلِّ عَضْوٍ مِنْهُ عَضْوًا مِنَ النَّارِ » . . . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ، وَالتِّرْمِذِيُّ .

تیسری فصل : ۳۳۸۶ : غریف بن عیاش دہلمی بیان کرتے ہیں کہ ہم داثلہ بن اسقع کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہم نے عرض کیا، آپ ہمیں ایسی حدیث بیان کریں جس میں کمی زیادتی نہ ہو وہ ناراض ہو گئے اور انہوں نے اعتراض کیا کہ تم قرآن پاک کی تلاوت کرتے ہو اور قرآن پاک تمہارے گھر میں موجود ہوتا ہے اس کے باوجود تم کمی بیشی کر لیتے ہو۔ ہم نے عرض کیا، ہمارا مقصود یہ ہے کہ آپ ایسی حدیث بیان کریں جس کو آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ انہوں نے بیان کیا، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے ایک ساتھی کے سلسلہ میں حاضر ہوئے جس نے کسی شخص کو قتل کر کے اپنے لئے دوزخ کو واجب کر لیا تھا۔ آپ نے فرمایا، تم اس کی جانب سے کسی غلام کو آزاد کرو اللہ اس کے ہر عضو کے بدلے میں اس کے ہر عضو کو دوزخ سے آزادی عطا کرے گا۔
(ابوداؤد، نسائی)

وضاحت : اس حدیث کی سند ضعیف ہے، غریف جس کا نام عبداللہ ہے مجہول راوی ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۱۰۱۲، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۹۱)

۳۳۸۷ - (۶) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ الشَّفَاعَةُ - ، بِهَا تُفَكُّ الرَّقَبَةُ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۳۳۸۷ : سمرة بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ارشادِ نبویؐ ہے، افضل صدقہ کسی کے لئے سفارش کرنا ہے جس کی وجہ سے کسی کی گردن کو آزادی نصیب ہو (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں مذکور راوی، مروان بن جعفر سمری کو امام ذہبی نے ضعیف راویوں میں شمار کیا ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۶۰)

بَابُ إِعْتَاقِ الْعَبْدِ الْمُشْتَرَكِ وَشِرَاءِ الْقَرِيبِ

(مشترک غلام کو آزاد کرنے، قرابت دار کو خریدنے اور بیماری میں آزاد کرنے کا بیان)

الفصل الأول

۳۳۸۸- (۱) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَعْتَقَ شِرْكَاءَ لَهُ فِي عَبْدٍ - ، وَكَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ، قَوْمَ الْعَبْدِ عَلَيْهِ قِيَمَةٌ عَدْلٍ، فَأَعْطَى شُرَكَاءَهُ حِصَصَهُمْ، وَعَتَقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ، وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل : ۳۳۸۸ : ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ارشاد نبویؐ ہے، جس شخص نے کسی (مشترک) غلام میں سے اپنے حصہ کو آزاد کیا اور آزاد کرنے والے کے پاس مال ہو، جس سے غلام کی قیمت ادا ہو سکتی ہے تو اس کے ذمہ غلام کی عادلانہ قیمت کا تعین کیا جائے گا اس سے اس کے شریکوں کو ان کے حصے دیئے جائیں گے اور غلام اس کی جانب سے آزاد ہو گا اور اگر (غلام کی قیمت ادا کرنے کے لئے) اتنا مال نہیں ہے تو غلام کا اتنا ہی حصہ آزاد ہو گا تو اس کے بقدر حصہ آزاد ہو گا۔

وضاحت : اگر مشترک غلام کا ایک حصہ آزاد ہو چکا ہے اور آزاد کرنے والا صاحب حیثیت نہیں ہے تب غلام کو مکاتب کی حیثیت دے کر اس سے کما جائے گا کہ تم محنت کر کے اتنی رقم اپنے آقا کو ادا کرو تمہیں آزاد کر دیا جائے گا۔ (واللہ اعلم)

۳۳۸۹- (۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَعْتَقَ شِرْكَاءَ فِي عَبْدٍ أَعْتَقَ كُلَّهُ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ أُسْتُسِعِيَ الْعَبْدُ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ». ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۸۹ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے کسی غلام میں سے اپنے حصہ کو آزاد کر دیا، اگر آزاد کرنے والے کے پاس مال ہے تو تمام غلام آزاد کر دیا جائے گا اگر اس کے پاس مال نہیں ہے تو غلام سے محنت کروائی جائے گی (یہ اس کی مرضی سے ہو گا) اس پر جبر نہیں کیا جائے گا (بخاری، مسلم)

۳۳۹۰- (۳) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ سِتَّةَ مَمْلُوكِينَ لَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ، فَدَعَا بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَجَزَاهُمْ أَثْلَانًا، ثُمَّ أَفْرَعَ بَيْنَهُمْ، فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَأَرْقَ أَرْبَعَةَ، وَقَالَ لَهُ قَوْلًا شَدِيدًا: ... رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْهُ

وَذَكَرَ: «لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أُصَلِّيَ عَلَيْهِ» بَدَلًا: وَقَالَ لَهُ قَوْلًا شَدِيدًا. وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ: قَالَ: «لَوْ شَهِدْتُهُ قَبْلَ أَنْ يُدْفَنَ لَمْ يُدْفَنُ فِي مَقَابِرِ الْمُسْلِمِينَ».

۳۳۹۰: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے موت کے وقت اپنے چھ غلاموں کو آزاد کر دیا ان کے علاوہ اس کے پاس کوئی مال نہ تھا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب غلاموں کو طلب کیا ان کو تین حصوں میں تقسیم کر کے قرعہ اندازی کی تو دو غلاموں کو آزاد کر دیا اور چار کو غلام بنا رکھا اور اسے ڈانٹ پلائی (مسلم) اور نسائی نے عمران بن حصین سے روایت کیا ہے اور بیان کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا، میں نے ارادہ کر لیا تھا کہ اس کی نماز جنازہ نہ پڑھاؤں گا (یہ الفاظ) آپؐ کے اس قول کی جگہ میں ہیں کہ آپؐ نے اس کو ڈانٹ پلائی اور ابو داؤد کی روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا، اگر اس کے دفن کے وقت میں وہاں ہوتا تو وہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ ہوتا۔

وضاحت: ابو داؤد کی روایت کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابو داؤد صفحہ ۳۹۰)

۳۳۹۱ - (۴) وَفَنَ ابْنُ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَجْزِي وُلْدٌ وَالِدَهُ إِلَّا أَنْ يَجِدَهُ مَمْلُوكًا فَيَشْتَرِيَهُ فَيُعْتِقَهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۳۹۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ارشاد نبویؐ ہے، لڑکا اپنے والد کے حقوق کا بدلہ نہیں دے سکتا۔ سوائے اس صورت کے کہ اگر وہ اس کو غلام پائے تو اس کو خرید کر آزاد کر دے (مسلم)

۳۳۹۲ - (۵) وَفَنَ جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ دَبَّرَ مَمْلُوكًا — وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ، فَبَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: «مَنْ يَشْتَرِيَهُ مِنِّي؟» فَاشْتَرَاهُ نَعِيمُ بْنُ النَّحَامِ بِثَمَانِي مِائَةِ دِرْهَمٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: فَاشْتَرَاهُ نَعِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعَدَوِيُّ بِثَمَانِي مِائَةِ دِرْهَمٍ، فَجَاءَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: «إِبْدَأْ بِنَفْسِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَيْهَا؛ فَإِنْ فَضَلَ شَيْءٌ فَلِأَهْلِكَ، فَإِنْ فَضَلَ عَنْ أَهْلِكَ شَيْءٌ فَلِذِي قَرَابَتِكَ، فَإِنْ فَضَلَ عَنْ ذِي قَرَابَتِكَ شَيْءٌ فَهَكَذَا وَهَكَذَا» يَقُولُ: فَبَيْنَ يَدَيْكَ وَعَنْ يَمِينِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ.

۳۳۹۲: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک انصاری شخص نے اپنے غلام کو ”میر“ کر دیا (کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہے) حالانکہ اس کے پاس اس کے علاوہ کچھ مال نہ تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر پہنچی تو آپؐ نے فرمایا، اس کو مجھ سے کون خریدے گا؟ چنانچہ نعیم بن نحام نے (اس کو) آٹھ سو درہم میں خرید لیا (بخاری، مسلم) اور

مسلم کی روایت میں ہے کہ اس کو نعیم بن عبداللہ نے آٹھ سو درہم میں خریدا پھر وہ رقم لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا۔ آپ نے وہ رقم (انصاری) مالک کے سپرد کر دی اور فرمایا، پہلے (تہنجا) یہ درہم اپنے پر خرچ کر، اگر کچھ باقی بچیں تو اپنے اہل و عیال پر خرچ کر، اگر اہل و عیال پر خرچ کرنے کے بعد کچھ بچ جائیں تو اپنے قرابت داروں پر خرچ کر، اگر قرابت داروں سے کچھ بچ رہے تو ادھر ادھر خرچ کر یعنی آگے، دائیں، بائیں خرچ کر۔

الفصل الثانی

۳۳۹۳ - (۶) **عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ:**
«مَنْ مَلَكَ ذَارِجِمَ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ»... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

دوسری فصل : ۳۳۹۳ : حسن "سمرۃ رضی اللہ عنہ سے" وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، جو شخص "محرم رشتہ دار" کا مالک ہو جائے تو وہ رشتہ دار آزاد ہو گا (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)
وضاحت : امام ترمذی نے اس حدیث کو محدثین کے نزدیک خطا کہا ہے خلاصہ یہ ہے کہ حدیث مرسل ہے، علی بن مدینی نے حدیث کو منکر کہا ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۶۱) علامہ البانی نے حدیث کو صحیح قرار دیا ہے (ارواء الغلیل جلد ۶ صفحہ ۱۶۹)

۳۳۹۴ - (۷) **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:** «إِذَا وَلَدَتْ أُمَّةُ الرَّجُلِ مِنْهُ فَهِيَ مُعْتَقَةٌ عَنْ ذُبْرِ مِنْهُ - أَوْ بَعْدَهُ -»... رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۳۳۹۳ : ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا، جب ایک شخص کی لونڈی اپنے آقا سے بچہ بنے تو وہ آقا کے فوت ہونے کے بعد آزاد ہے (داری)
وضاحت : اس حدیث کی سند میں حسین بن عبداللہ حاشی راوی حد درجہ ضعیف ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۶، ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۱۹۹، ارواء الغلیل صفحہ ۱۷۷)

۳۳۹۵ - (۸) **وَعَنِ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ:** بِعْنَا أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ، فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ نَهَانَا عَنْهُ، فَانْتَهَيْنَا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۳۹۵ : جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر کے عہد میں "امہات الاولاد" کو فروخت کیا جب عمر کا دور آیا (اور) انہوں نے ہمیں منع کیا تو ہم رک گئے (ابوداؤد)

وضاحت : "امت الاولاد" وہ لوٹیاں ہیں جن کے ساتھ ان کے آقا جماعت کرتے تھے اور ان سے بچے پیدا ہوئے۔ (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۶۲)

۳۳۹۶- (۹) **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَعْتَقَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ، فَمَالَ الْعَبْدِ لَهُ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِيَ السَّيِّدَ»... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۳۹۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ارشاد نبوی ہے، جس شخص نے غلام کو آزاد کیا جب کہ غلام کی ملکیت میں مال ہے تو غلام کا مال غلام کا ہی ہے البتہ (اگر) آقا شرط عائد کر دے (تو وہ مال شرط کے مطابق ہوگا) (ابو داؤد، ابن ماجہ)

۳۳۹۷- (۱۰) **وَعَنْ** أَبِي الْمَلِيحِ عَنِ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ شِقْصًا مِنْ غُلَامٍ، فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: «لَيْسَ لَكَ شَرِيكَ» فَاجَّازَ عِتْقَهُ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۳۹۷: ابو الملیح اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے غلام کے ایک حصہ کو آزاد کر دیا چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس کا ذکر ہوا آپ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں (اور) آپ نے اسے آزاد کرنے کا حکم دیا (ابو داؤد)

۳۳۹۸- (۱۱) **وَعَنْ** سَفِينَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ مَمْلُوكًا لِأُمِّ سَلَمَةَ، فَقَالَتْ: أَعْتَقَكَ وَأَشْتَرْتُ عَلَيْكَ أَنْ تَخْدُمَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَا عِشْتَ فَقُلْتُ: إِنْ لَمْ تَشْتَرِطِي عَلَيَّ مَا فَارَقْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَا عِشْتُ، فَأَعْتَقْتَنِي وَأَشْتَرْتُ عَلَيَّ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۳۹۸: سفینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا غلام تھا انہوں نے کہا کہ میں تجھے آزاد کرتی ہوں اور تجھ پر شرط عائد کرتی ہوں کہ تو زندگی بھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرے۔ میں نے ان سے کہا کہ اگر آپ مجھ پر شرط عائد نہ کرتیں تو تب بھی میں زندگی بھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا نہ ہوتا۔ چنانچہ انہوں نے مجھے اس شرط کے ساتھ آزاد کر دیا (ابو داؤد، ابن ماجہ)

۳۳۹۹- (۱۲) **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْمُكَاتَبُ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ مَكَاتِبِهِ دِرْهَمٌ»... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۳۹۹: عمرو بن شعیب اپنے والد سے، وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں، ارشاد نبویؐ ہے کہ مکاتب اس وقت تک غلام ہے جب تک اس کی کتابت کا ایک درہم بھی اس کے ذمہ ہے (ابوداؤد)

۳۴۰۰- (۱۳) **وَمَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا كَانَ عِنْدَ مُكَاتِبٍ أَحَدًا كُنَّ وَفَاءً فَلْتَحْتَجِبْ مِنْهُ»** . . . رَوَاهُ الْبِرْمَذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۴۰۰: اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ جب تک تم میں سے کسی کے مکاتب غلام کے پاس (کتابت کی) ادائیگی کی رقم باقی ہے، تب تک وہ اس سے پردہ کرے (ابن ماجہ) وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۲۰۰)

۳۴۰۱- (۱۴) **وَمَنْ عَمْرٍو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ كَاتَبَ عَبْدَهُ عَلَى مِائَةِ أَوْ قِيَّةٍ فَأَدَّاهَا إِلَّا عَشْرَ أَوْاقٍ - أَوْ قَالَ: عَشْرَةَ دَنَانِيرٍ - ثُمَّ عَجَزَ فَهُوَ رَقِيقٌ»** . رَوَاهُ الْبِرْمَذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۴۰۱: عمرو بن شعیب اپنے والد سے، وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ جس شخص نے اپنے غلام سے سو اوقیہ کے بدلے کتابت کی ہے اور اس نے دس (۱۰) اوقیہ یا دس (۱۰) دینار کے سوا تمام رقم ادا کر دی بعد ازاں (ادائیگی سے) عاجز آ گیا تو وہ غلام رہے گا (ترمذی، ابو داؤد، ابن ماجہ)

۳۴۰۲- (۱۵) **وَمَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «إِذَا أَصَابَ الْمُكَاتِبُ حَدًّا أَوْ مِيرَاثًا وَرِثَ بِحِسَابِ مَا عَتَقَ مِنْهُ»** . . . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالْبِرْمَذِيُّ. وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ قَالَ: «يُؤَدَى الْمُكَاتِبُ بِحِصَّةٍ مَا آدَى دِيَّةَ حُرٍّ، وَمَا بَقِيَ دِيَّةَ عَبْدٍ» . وَضَعْفَةٌ.

۳۴۰۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے، جب مکاتب (غلام) کوئی قاتل حد جرم کرتا ہے یا وراثت کا (حقدار) ہوتا ہے تو اس کی آزادی کے مطابق اس کو ورثہ ملے گا (ابو داؤد، ترمذی) اور ترمذی کی دوسری روایت میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مکاتب غلام کی دیت، کتابت کی ادائیگی کے برابر آزاد انسان کی دیت والی ہے اور جس قدر کتابت کی ادائیگی باقی ہے، اس کی دیت غلام کی دیت والی ہے۔ امام ترمذی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔

وضاحت: یہ حدیث، اس حدیث کے معارض نہیں ہے جس میں ذکر ہے کہ مکاتب غلام ہے جب کہ اس کے

ذمہ ایک درہم بھی باقی ہے اور اس لیے کہ اس حدیث میں بھی اس کے غلام ہونے کی نفی نہیں کی گئی ہے البتہ اس کا کچھ حصہ بلحاظ عدم ادائیگی کاتب غلام ہے اور جس قدر کتابت ادا ہو چکی ہے اس قدر اس پر آزاد شخص کا حکم لگایا جائے گا۔ حد، ریت، وراثت وغیرہ میں اس کی دونوں حیثیتوں کو ملحوظ رکھا جائے گا۔

الفصل الثالث

۳۴۰۳ - (۱۶) **وَمَنْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عُمَرَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنْ أُمَّهُ**
أَزَادَتْ أَنْ تُعْتَقَ ، فَأَخْرَجَتْ ذَلِكَ إِلَى أَنْ تُصْبِحَ ، فَمَاتَتْ . قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ : فَقُلْتُ لِلْقَاسِمِ
ابْنِ مُحَمَّدٍ : أَيْنَعُهَا أَنْ أَعْتَقَ عَنْهَا؟ فَقَالَ الْقَاسِمُ : أَتَى سَعْدُ بْنُ عَبَادَةَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ :
إِنَّ أُمَّيْ هَلَكَتْ ، فَهَلْ يَنْفَعُهَا أَنْ أَعْتَقَ عَنْهَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «نَعَمْ» رَوَاهُ مَالِكٌ .

تیسری فصل : ۳۴۰۳ : عبدالرحمان بن ابی عمرہ انصاری بیان کرتے ہیں کہ ان کی والدہ نے غلام آزاد کرنے کا ارادہ کیا، لیکن صبح تک اس میں تاخیر کی اور (وہ) فوت ہو گئیں۔ عبدالرحمان نے بیان کیا کہ میں نے قاسم بن محمد سے استفسار کیا کہ اگر میں ان کی طرف سے (غلام) آزاد کروں تو کیا ان کو فائدہ ہو گا؟ قاسم بن محمد نے کہا، سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں آئے اور عرض کی، میری والدہ فوت ہو گئی ہیں کیا ان کی جانب سے (غلام) آزاد کرنے سے انہیں فائدہ ہو گا؟ آپ نے اثبات میں جواب دیا (مالک)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں انقطاع ہے، قاسم بن محمد کی سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ثابت نہیں ہے البتہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کا یہ واقعہ متعدد اسانید سے مروی ہے اور فوت شدہ انسان کی جانب سے صدقہ کیا جائے تو اس کا ثواب اسے ملتا ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۶۳)

۳۴۰۴ - (۱۷) **وَمَنْ يَحْيَىٰ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ : تُوْفِيَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ فِي نَوْمٍ**
نَامَهُ ، ... فَأَعْتَقَتْ عَنْهُ عَائِشَةُ أُخْتَهُ رِقَابًا كَثِيرَةً . رَوَاهُ مَالِكٌ .

۳۴۰۴ : یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں، عبدالرحمان بن ابوبکر رضی اللہ عنہ نیند کی حالت میں فوت ہو گئے تو عائشہ رضی اللہ عنہا ان کی بہن نے ان کی جانب سے بہت سے غلاموں کو آزاد کیا۔ (مالک)

۳۴۰۵ - (۱۸) **وَمَنْ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ :**
«مَنْ اشْتَرَى عَبْدًا فَلَمْ يَشْتَرِطْ مَالَهُ فَلَا شَيْءَ لَهُ» . رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ .

۳۴۰۵ : عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں، ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے، جس شخص نے غلام خریدا اور اس کے ”مال“ کی شرط نہ لگائی تو خریدار کو ”مال“ نہیں ملے گا (دارمی)

کِتَابُ الْإِيْمَانِ وَالنُّذُورِ

(قسمیں کھانے اور نذریں ماننے کا بیان)

الفصلُ الأوَّلُ

۳۴۰۶ - (۱) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَكْثَرُ مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَحْلِفُ: «لَا، وَمُقَلَّبِ الْقُلُوبِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل: ۳۴۰۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قسم کھاتے وقت اکثر بیشتر فرماتے، (ایسے) نہیں! اس ذات کی قسم جو دلوں کو پھیرنے والا ہے (بخاری)

۳۴۰۷ - (۲) وَفَنَّهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ - مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللَّهِ أَوْ لِيَصْمُتْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۴۰۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں، ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمہیں اس بات سے روکتا ہے کہ تم اپنے باپ، دادا کے نام کی قسمیں کھاؤ۔ جس شخص نے قسم کھانی ہے، وہ اللہ کے نام کی قسم کھائے یا خاموش رہے (بخاری، مسلم)

وضاحت: اللہ تعالیٰ کے ناموں اور اس کے اوصاف کے ساتھ قسم کھانا جائز ہے کیوں کہ جس کے نام کے ساتھ قسم کھائی جائے، اس کی تعظیم مقصود ہوتی ہے اس لیے غیر اللہ کی قسم کھانے سے روکا گیا ہے (واللہ اعلم)

۳۴۰۸ - (۳) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَحْلِفُوا بِالطَّوَاغِي - وَلَا بِآبَائِكُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۴۰۸: عبدالرحمان بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ بتوں اور اپنے آباؤ اجداد کے ناموں کی قسمیں نہ کھاؤ (مسلم)

۳۴۰۹ - (۴) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِي حَلْفِهِ: بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى؛ فَلْيَقُلْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ. وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ: تَعَالَ أَقَامِرْكَ؛ فَلْيَتَّصِدْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۰۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا، جس شخص نے لات و عزتیٰ کی قسم کھائی وہ "لا الہ الا اللہ" کے اور جس شخص نے اپنے ساتھی سے کہا، آؤ! جو کھیلیں تو وہ صدقہ کرے (بخاری، مسلم)

وضاحت: قبیلہ بنو تقیف کے بت کا نام "لات" تھا اور قبیلہ بنو سلیم غطفان کے بت کا نام "عزتیٰ" تھا اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ برائی کے بعد نیک کام کئے جائیں تاکہ ان کا کفارہ ہو۔ ارشاد الہی ہے (جسکا ترجمہ ہے) "بلاشبہ نیک کام برے کاموں کو ختم کر دیتے ہیں" (سورت ہود: ۱۱۴)

۳۴۱۰ - (۵) **وَمَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:**
«مَنْ خَلَفَ عَلَيَّ مِلَّةَ الْإِسْلَامِ كَاذِبًا - ، فَهُوَ كَمَا قَالَ. وَلَيْسَ عَلَيَّ ابْنِ آدَمَ نَذْرٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ فِي الدُّنْيَا عَذِبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ - ، وَمَنْ لَعَنَ مُؤْمِنًا فَهُوَ كَقَتْلِهِ، وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهِ، وَمَنْ ادَّعَى دَعْوَى كَاذِبَةً لِيَتَكْتَرَّ بِهَا - ، لَمْ يَزِدْهُ اللَّهُ إِلَّا قَلَةً... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.»

۳۴۱۰: ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جو شخص اسلام کے علاوہ کسی دوسرے دین کی جھوٹی قسم اٹھاتا ہے تو وہ اسی طرح ہو جائے گا جیسے اس نے کہا، اور جس چیز کا کوئی شخص مالک نہیں اس کی نذر ماننا درست نہیں اور جس شخص نے خود کو دنیا میں جس چیز کے ساتھ قتل کیا تو قیامت کے دن اس کے ساتھ اس کو عذاب میں گرفتار رہنا ہوگا اور جو شخص کسی ایمان دار شخص پر لعنت بھیجتا ہے تو اس کا لعنت بھیجنا اس کے قتل کے مترادف ہے اور جو شخص کسی مومن کو کافر کہتا ہے، یہ اس کے قتل کے برابر ہے۔ اور جو شخص جھوٹا دعویٰ کرتا ہے، تاکہ اس کے ساتھ زیادہ مال جمع کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے مال میں کمی کر دے گا (بخاری، مسلم)

۳۴۱۱ - (۶) **وَمَنْ آيِنِ مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنِّي وَاللَّهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَا أَحْلِفُ عَلَيَّ يَمِينٍ فَارَىٰ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا؛ إِلَّا كَفَرْتُ عَنْ يَمِينِي وَأَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.»**

۳۴۱۱: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے بلاشبہ اللہ کی قسم! اگر اللہ کی مشیت شامل حال ہو تو جس کام پر میں قسم اٹھاتا ہوں، پھر میں اس کے علاوہ (کسی دوسرے کام) کو بہتر سمجھتا ہوں تو ہم کفارہ ادا کرتا ہوں اور وہ کام سرانجام دیتا ہوں جو بہتر ہوتا ہے (بخاری، مسلم)

۳۴۱۲ - (۷) **وَمَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:**
«يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ سَمُرَةَ! لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ، فَإِنَّكَ إِنْ أُوتِيَتْهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وَكَلَّتْ إِلَيْهَا، وَإِنْ

أَوْبَيْتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا، وَإِذَا حَلَفْتَ عَلَيَّ يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَكَيْفَرُ عَنْ يَمِينِكَ وَأَتِ الذِّي هُوَ خَيْرٌ». وَفِي رِوَايَةٍ: «فَاتِ الذِّي هُوَ خَيْرٌ وَكَيْفَرُ عَنْ يَمِينِكَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۳: عبدالرحمان بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے (مخاطب کرتے ہوئے) فرمایا: اے عبدالرحمان! آپ امارت کا مطالبہ نہ کریں، اس لیے کہ اگر آپ کے مطالبہ پر آپ کو امارت دے دی جائے تو آپ کو اس کے سپرد کر دیا جائے گا۔ لیکن اگر بلا مطالبہ آپ کو امارت مل جائے تو اس پر آپ کی اعانت کی جائے گی۔ اور جب آپ کسی کام پر قسم اٹھائیں لیکن اس کے خلاف (کسی اور) کام کو اس سے اچھا سمجھیں تو قسم کا کفارہ ادا کریں اور جو کام بہتر ہے اسے سرانجام دیں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ جو کام اچھا ہے اسے سرانجام دیں اور قسم کا کفارہ ادا کریں (بخاری، مسلم)

۳۴۱۳ - (۸) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ حَلَفَ عَلَيَّ يَمِينٍ فَرَأَى خَيْرًا مِنْهَا فَلْيُكْفِرْ عَنْ يَمِينِهِ، وَلْيَفْعَلْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۳۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے جو شخص کسی کام پر قسم اٹھاتا ہے اور اس کے سوا (کام) کو اس سے بہتر سمجھتا ہے تو وہ اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے اور وہ کام کرے۔ جس کے نہ کرنے پر قسم اٹھائی تھی (مسلم)

۳۴۱۴ - (۹) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَاللَّهِ لَأَنْ يَلِجَ - أَحَدُكُمْ بِيَمِينِهِ فِي أَهْلِهِ أَنْتُمْ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ أَنْ يُعْطَى كَفَّارَتَهُ النَّبِيُّ إِفْتَرَضَ اللَّهُ عَلَيْهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے: تم میں سے کوئی شخص اگر اپنے اہل کے بارے میں اپنی قسم پر اصرار کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے زیادہ گناہگار ہے کہ وہ قسم کا کفارہ دے، جس کو اللہ نے اس پر فرض کیا ہے (بخاری، مسلم)

۳۴۱۵ - (۱۰) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَمِينُكَ عَلَيَّ مَا يُصَدِّقُكَ عَلَيْهِ صَاحِبُكَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۳۱۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے: تیری قسم کا وہی مطلب معتبر ہو گا۔ جس کی تصدیق قسم اٹھوانے والا کرے (مسلم)

وضاحت: قسم اٹھوانے والے کی نیت کے مطابق قسم اٹھائی جائے گی۔ اس کی تائید آگے ذکر ہونے والی حدیث سے ہو رہی ہے۔

۳۴۱۶ - (۱۱) وَفَنَّهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْيَمِينُ عَلَى نِيَّةِ الْمُسْتَحْلِفِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۴۱۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے، تم اٹھوانے والے کی نیت کے مطابق قسم ہوتی ہے۔ (مسلم)
وضاحت: تم اٹھانے والا اپنے ذہن میں اگر کوئی دوسرا معنی مراد لے تو اس سے وہ گناہ سے نہیں بچ سکے گا۔ (واللہ اعلم)

۳۴۱۷ - (۱۲) وَفَنَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: أَنْزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ﴾. فِي قَوْلِ الرَّجُلِ: لَا وَاللَّهِ، وَبَلَى وَاللَّهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. وَفِي «شَرْحِ السُّنَنِ» لَفْظُ «الْمَصَابِيحِ» وَقَالَ: رَفَعَهُ بَعْضُهُمْ عَنْ عَائِشَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا.

۳۴۱۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، یہ آیت (جس کا ترجمہ ہے) کہ ”تمہاری لغو قسموں کا اللہ تعالیٰ تم سے سزاخیز نہیں کرتا“ اس شخص کے بارے میں نازل ہوئی جو کہتا ہے، نہیں، اللہ کی قسم! ضرور اللہ کی قسم! (بخاری)
اور شرح السنہ میں مصابیح کے یہ الفاظ ہیں اور اس نے بیان کیا کہ بعض راویوں نے اس حدیث کو عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً بیان کیا ہے۔

الفصل الثانی

۳۴۱۸ - (۱۳) وَفَنَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَحْلِفُوا بِأَبَائِكُمْ، وَلَا بِأُمَّهَاتِكُمْ، وَلَا بِالْأَنْدَادِ -، وَلَا تَحْلِفُوا بِاللَّهِ إِلَّا وَأَنْتُمْ صَادِقُونَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل: ۳۴۱۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، والدین کے نام کی قسمیں نہ کھاؤ نیز جنوں کی قسمیں نہ کھاؤ۔ اور اللہ تعالیٰ کی قسم تب کھاؤ جب تم سچے ہو۔ (ابوداؤد)

۳۴۱۹ - (۱۴) وَفَنَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللَّهِ فَقَدْ أَشْرَكَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۴۱۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، جس شخص نے اللہ کے سوا کسی کے نام کی قسم کھائی، اس نے شرک کیا (ترمذی)

۳۴۲۰- (۱۵) **وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ حَلَفَ بِالْأَمَانَةِ فَلَيْسَ مِنَّا».** رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۴۲۰: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے؛ جس شخص نے امانت کی قسم اٹھائی وہ ہم میں سے نہیں ہے (ابوداؤد)

وضاحت: امانت کا اطلاق، عبادات اور فرائض پر بھی ہوتا ہے چونکہ عبادات اور فرائض اللہ کے اسماء و صفات میں سے نہیں ہیں اس لیے ان کے ساتھ حلف اٹھانا جائز نہیں۔ (واللہ اعلم)

۳۴۲۱- (۱۶) **وَصْنَهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ قَالَ: إِنِّي بَرِيءٌ مِّنَ الْإِسْلَامِ؛ فَإِنْ كَانَ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ، وَإِنْ كَانَ صَادِقًا فَلَنْ يَرْجِعَ إِلَيَّ إِلَّا بِسَلَامٍ»...** رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۴۲۱: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے؛ جس شخص نے قسم اٹھاتے ہوئے کہا کہ اگر معاملہ یوں ہو تو میں اسلام سے دور ہوں۔ پس اگر وہ جھوٹا ہے تو وہ (یقیناً) اسلام سے دور ہوا اور اگر وہ سچا ہے تو پھر بھی اسلام کی جانب صحیح سالم نہیں پہنچے گا۔ (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

۳۴۲۲- (۱۷) **وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اجْتَهَدَ فِي الْيَمِينِ قَالَ: «لَا، وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي الْقَاسِمِ بِيَدِهِ»...** رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۴۲۲: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ہتھ قسم اٹھاتے تو واضح کرتے، نہیں! اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں ابوالقاسم کی جان ہے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۲۸)

۳۴۲۳- (۱۸) **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَتْ يَمِينُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذَا حَلَفَ: «لَا، وَاسْتَغْفِرُ اللَّهَ».** رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۴۲۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب قسم اٹھاتے تو کہتے ”نہیں! اور میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں (ابوداؤد، ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (مکتوۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۱۰۳، ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۲۱، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۲۸)

۳۴۲۴- (۱۹) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَقَالَ: إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَلَا حَنْثَ عَلَيْهِ... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ، وَذَكَرَ التِّرْمِذِيُّ جَمَاعَةً وَقَفُوهُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ.

۳۴۲۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص قسم اٹھاتے ہوئے "ان شاء اللہ" کے اس کی قسم نہیں ٹوٹی (ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، دارمی) اور ترمذی نے ایک جماعت کا ذکر کیا جنہوں نے اس حدیث کو ابن عمر سے موقوف بیان کیا ہے۔

الفصل الثالث

۳۴۲۵- (۲۰) عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ ابْنَ عَمٍّ لِي آتَيْهِ أَسْأَلُهُ فَلَا يُعْطِينِي وَلَا يَصْلُنِي، ثُمَّ يَحْتَاجُ إِلَيَّ فَيَأْتِينِي؟ فَيَسْأَلُنِي، وَقَدْ حَلَفْتُ أَنْ لَا أُعْطِيَهُ وَلَا أُصِلَّهُ، فَأَمَرَنِي أَنْ آتِيَ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَأُكْفِرَ عَنْ يَمِينِي. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ. وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! يَأْتِينِي ابْنُ عَمِّي فَأَحْلِفُ أَنْ لَا أُعْطِيَهُ وَلَا أُصِلَّهُ قَالَ: «كُفِّرَ عَنْ يَمِينِكَ».

تیسری فصل: ۳۴۲۵: ابوالاحوص عوف بن مالک اپنے والد سے بیان کرتے ہیں اس نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! آپ مجھے بتائیں کہ میں اپنے چچا زاد بھائی کے پاس جاتا ہوں (اور) اس سے مانگتا ہوں، وہ مجھے نہ دیتا ہے اور نہ صلہ رحمی کرتا ہے، اس کے بعد (جب) اسے میری ضرورت لاحق ہوتی ہے تو وہ میرے پاس آتا ہے اور مجھ سے مانگتا ہے جب کہ میں نے قسم اٹھا رکھی ہے کہ میں اس کو نہ دوں گا اور نہ اس کے ساتھ صلہ رحمی کروں گا تو آپ نے مجھے حکم دیا کہ وہ کام کروں جو بہتر ہے اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کروں (نسائی، ابن ماجہ) نیز ابن ماجہ کی روایت میں ہے، اس نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میرے پاس میرا چچا زاد بھائی آتا ہے۔ میں قسم اٹھاتا ہوں کہ اس کو نہ دوں گا اور نہ اس کے ساتھ صلہ رحمی کروں گا آپ نے فرمایا، اپنی قسم کا کفارہ ادا کر۔

بَابُ فِي النَّذْرِ

(نذروں کا بیان)

الفصل الأول

۳۴۲۶- (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَنْذِرُوا؛ فَإِنَّ النَّذْرَ لَا يُغْنِي مِنَ الْقَدْرِ شَيْئًا، وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۳۴۲۶: ابو ہریرہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم نذر نہ مانو اس لئے کہ نذر تقدیر کو ہرگز رد نہیں کر سکتی۔ اس طرح صرف بخیل سے کچھ نہ کچھ مال نکلوایا جاتا ہے۔ (بخاری، مسلم) وضاحت: جو شخص یہ اعتقاد رکھتے ہوئے نذر مانتا ہے کہ اس سے تقدیر بدل سکتی ہے تو اس کا نذر ماننا ناجائز ہے اور جو شخص یہ اعتقاد نہیں رکھتا اس کیلئے درست نہیں کہ وہ نذر مانے۔ (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۶)

۳۴۲۷- (۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللَّهَ فَلْيُطِعْهُ، وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَهُ فَلَا يَعْصِيهِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۴۲۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کی اطاعت کی نذر مانے وہ اللہ کی اطاعت کرے اور جو شخص اللہ کی نافرمانی کی نذر مانے وہ اس کی نافرمانی نہ کرے۔ (بخاری)

۳۴۲۸- (۳) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا وَفَاءَ لِنَذْرِ فِي مَعْصِيَةٍ وَلَا فِي مَالِكَ الْعَبْدِ... رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَفِي رِوَايَةٍ: لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ».

۳۴۲۸: عمران بن حصین رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، نافرمانی کی نذر کو پورا نہ کیا جائے اور جو چیز انسان کے قبضہ میں نہیں ہے اس کی نذر نہ مانی جائے۔ (مسلم) اور ایک روایت میں ہے اللہ کی نافرمانی میں نذر نہیں

۳۴۲۹- (۴) وَعَنْ عُقَبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: «كَفَّارَةُ النَّذْرِ كَفَّارَةُ الْيَمِينِ... رَوَاهُ مُسْلِمٌ».

۳۴۲۹: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نذر کا کفارہ (دعی) ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔ (مسلم)

۳۴۳۰- (۵) وَفِي ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَائِمٍ، فَسَأَلَ عَنْهُ، فَقَالُوا: أَبُو إِسْرَائِيلَ نَذَرَ أَنْ يَقُومَ وَلَا يَقْعُدَ، وَلَا يَسْتَظِلَّ وَلَا يَتَكَلَّمَ وَيَصُومَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مُرُوهُ فَلْيَتَكَلَّمْ وَلْيَسْتَظِلَّ وَلْيَقْعُدْ وَلْيَتِمَّ صَوْمَهُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۴۳۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ایک دفعہ کا ذکر ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے تو ایک شخص کھڑا تھا، آپ نے اس کے بارے میں دریافت کیا؟ صحابہ کرام نے بتایا: یہ شخص ابواسرائیل ہے اس نے نذر مان رکھی ہے کہ وہ کھڑا رہے گا، بیٹھے گا نہیں اور نہ سائے میں جائے گا، نیز کلام نہیں کرے گا اور روزے سے رہے گا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو کہیں کہ وہ کلام کرے اور سائے میں بھی رہے اور بیٹھ جائے لیکن روزہ پورا کرے۔ (بخاری)

وضاحت: اچھے کاموں کی نذر ماننے کی صورت میں اگر اچھے کام سرانجام دے تو درست ہے وگرنہ کفارہ ادا کرے اور غلط کاموں کی نذر ماننے کی صورت میں جیسے وہ دھوپ میں رہے گا، سواری پر سوار نہ ہوگا، کھڑا رہے گا، ان صورتوں میں وہ نذر پوری نہ کرے اور کفارہ بھی نہیں ہے، چنانچہ آپ نے ابواسرائیل کو کفارہ ادا کرنے کا حکم نہیں دیا (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۶۷)

۳۴۳۱- (۶) وَفِي أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى شَيْخًا يُهَادِي بَيْنَ ابْنَيْهِ - ، فَقَالَ: مَا بَالُ هَذَا؟ قَالُوا: نَذَرَ أَنْ يَمْشِيَ - قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى عَنْ تَعْذِيبِ هَذَا نَفْسَهُ لَعْنِي». وَأَمَرَهُ أَنْ يَرْكَبَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۴۳۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بوڑھے شخص کو دیکھا جو اپنے دو بیٹوں کے درمیان ان کا سارا لے کر چل رہا تھا، آپ نے دریافت کیا، اس کا کیا حال ہے؟ صحابہ کرام نے بتایا، اس نے نذر مانا ہے کہ وہ بیت اللہ پیدل جائے گا۔ آپ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ اس سے بے پرواہ ہے کہ یہ اپنے آپ کو عذاب میں مبتلا کرے اور آپ نے اس کو سوار ہو کر جانے کا حکم دیا۔ (بخاری، مسلم)

۳۴۳۲- (۷) وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: «ارْكَبْ أَيُّهَا الشَّيْخُ! فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنكَ وَعَنْ نَذْرِكَ».

۳۴۳۲: اور صحیح مسلم کی روایت میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، اے بوڑھے شخص! اللہ تجھ سے اور تیری نذر سے بے پرواہ ہے۔

۳۴۳۳ - (۸) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ ﷺ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلَى أُمِّهِ فُتُوْقِيَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ، فَافْتَاهُ أَنْ يَقْضِيَهُ عَنْهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۴۳۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس نذر کے بارے میں جو ان کی والدہ کے ذمہ لازم تھی لیکن وہ نذر پوری کرنے سے پہلے فوت ہو گئیں، فتویٰ طلب کیا تو آپ نے اس کو فتویٰ دیا کہ وہ اپنی والدہ کی طرف سے نذر پوری کرے۔ (بخاری، مسلم)

۳۴۳۴ - (۹) وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنْ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخِلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللَّهِ وَالْإِلَى رَسُولِهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَمْسِكْ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ». قُلْتُ: فَإِنِّي أَمْسِكُ سَهْمِي الَّذِي بِخَيْبَرَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَهَذَا طَرَفٌ مِنْ حَدِيثٍ مُطَوَّلٍ.

۳۴۳۴: کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میری توبہ میں یہ بھی شامل ہے کہ میں اپنا سارا مال اللہ اور اس کے رسول کیلئے صدقہ کروں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنا کچھ مال اپنے قبضے میں رکھ اس میں تیری بھلائی ہے۔ (اس پر) میں عرض کیا کہ میں خیر والے مال کو اپنی ملکیت میں رکھتا ہوں۔ (بخاری، مسلم) یہ حدیث طویل حدیث کا ایک حصہ ہے۔

الفصل الثانی

۳۴۳۵ - (۱۰) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ، وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ الْيَمِينِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ.

دوسری فصل: ۳۴۳۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، نافرمانی کی نذر جائز نہیں اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی)

۳۴۳۶ - (۱۱) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَمْ يُسْمِهِ؛ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ، وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَا يُطِيقُهُ؛ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا فِي مَعْصِيَةٍ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ — وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا أَطَاقَهُ فَلَيْفَ بِهِ» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ - ، وَوَقَفَهُ بَعْضُهُمْ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ .

۳۳۳۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے معین نذر نہ مانی اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے اور جس شخص نے ایسی نذر مانی جس (کے پورا کرنے) کی اس میں طاقت نہیں تو اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے اور جس شخص نے ایسی نذر مانی جس کی اس میں طاقت ہے تو وہ اس کو پورا کرے۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ) اور بعض محدثین نے اس حدیث کو ابن عباس رضی اللہ عنہما سے موقوفاً بیان کیا ہے

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۳۳)

۳۴۳۷ - (۱۲) وَعَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَذَرَ رَجُلٌ عَلَيَّ عَهْدٍ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَنْحَرَّ ابِلًا بِيَوَانَةَ - ، فَأَتَانِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَأَخْبَرَهُ، فَقَالَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: «هَلْ كَانَ فِيهَا وَثَنٌ مِنْ أَوْثَانِ الْجَاهِلِيَّةِ يُعْبَدُ؟» قَالُوا: لَا قَالَ: «فَهَلْ كَانَ فِيهِ عَيْدٌ مِنْ أَعْيَادِهِمْ؟» قَالُوا: لَا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَوْفِ بِنَذْرِكَ، فَإِنَّهُ لَا وَفَاءَ لِنَذْرِ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ، وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۳۳۷: ثابت بن ضحاک بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک شخص نے نذر مانی کہ وہ ”یوانہ“ مقام میں اونٹ ذبح کرے گا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو بتایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا، بھلا! وہاں جاہلیت کے بتوں میں سے کوئی بت تھا؟ جس کی پوجا ہوتی رہی ہو اس نے نفی میں جواب دیا۔ آپ نے دریافت کیا، بھلا! وہاں جاہلیت کے میلوں میں سے کوئی میلہ بھی لگتا تھا۔ اس نے نفی میں جواب دیا (یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تو نذر پوری کر۔ اس نذر کو پورا نہ کیا جائے، جس میں اللہ کی نافرمانی ہوتی ہو اور نہ اس نذر کو پورا کیا جائے، جس کو انسان پورا کرنے سے قاصر ہو (ابوداؤد)

۳۴۳۸ - (۱۳) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي نَذَرْتُ أَنْ أَضْرِبَ عَلَيَّ زَأْسِيكَ بِالذُّفِ. قَالَ: «أَوْفِي بِنَذْرِكَ»: رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَزَادَ رَزِينٌ: قَالَتْ: وَنَذَرْتُ أَنْ أَذْبَحَ بِمَكَانٍ كَذَا وَكَذَا، مَكَانٌ يَذْبَحُ فِيهِ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ، فَقَالَ: «هَلْ كَانَ بِذَلِكَ الْمَكَانِ وَثَنٌ مِنْ أَوْثَانِ الْجَاهِلِيَّةِ يُعْبَدُ؟» قَالَتْ: لَا قَالَ: «هَلْ كَانَ فِيهِ عَيْدٌ مِنْ أَعْيَادِهِمْ؟» قَالَتْ: لَا. قَالَ: «أَوْفِي بِنَذْرِكَ».

۳۳۳۸: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میں نے نذر مانی تھی کہ آپ کے سر پر دف بجاؤں گی۔ آپ نے فرمایا، اپنی نذر پوری کر۔ (ابوداؤد) اور رزین میں اضافہ ہے اس نے بیان کیا، میں نے نذر مانی تھی کہ فلاں فلاں مقام پر (جانور) ذبح کروں گی، وہ ایسی جگہ تھی جہاں جاہلیت کے لوگ ذبح کرتے تھے۔ آپ نے دریافت کیا، کیا وہاں جاہلیت کے بتوں میں سے کوئی بت تھا جس کی پوجا ہوتی ہو؟ اس نے نفی میں جواب دیا۔ آپ نے دریافت کیا، وہاں ان کے میلوں میں سے کوئی میلہ ہوتا تھا؟ اس نے نفی میں جواب دیا آپ نے فرمایا (پھر) تو اپنی نذر پوری کر۔

۳۴۳۹ - (۱۴) وَعَنْ أَبِي لُبَابَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنْ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَهْجُرَ دَارَ قَوْمِي الَّتِي أَصَبْتُ فِيهَا الذَّنْبَ، وَأَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي كُلِّهِ صَدَقَةً قَالَ: «يُجْزَى عَنْكَ الثُّلُثُ». رَوَاهُ رَزِينٌ.

۳۴۳۹: ابولبابہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ میری توبہ کا تقاضا یہ ہے کہ میں اپنی قوم کے اس علاقہ کو خیر یاد کہوں جہاں میں گناہ کا مرتکب ہوا اور میں اپنے تمام مال سے بے دخل ہوتا ہوں (اور) اس کا صدقہ کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا، مال کے تیسرے حصے کا صدقہ تجھے کفایت کرے گا۔ (رزین)

وضاحت: ابولبابہ کا تعلق اس قبیلہ سے ہے جو بنو قریظہ کا حلیف تھا۔ جنگ احزاب کے اختتام پر جب بنو قریظہ کا محاصرہ کیا گیا اور وہ محاصرہ کے باعث سخت پریشان تھے تو انہوں نے ابولبابہ سے مشورہ کیا کہ ہمیں کیا کرنا چاہیے۔ کیا ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کو تسلیم کریں؟ اس پر ابولبابہ نے گردن کی طرف اشارہ کر کے انہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے سے آگاہ کیا کہ آپ کی گردنیں کاٹ دی جائیں گی۔ ابولبابہ نے راز افشاء کر دیا، اس پر نادم ہوا، اور خود کو ایک ستون کے ساتھ باندھ لیا اور توبہ کی۔ چنانچہ اللہ نے ان کی توبہ کو قبول فرمایا (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۸)

۳۴۴۰ - (۱۵) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا قَامَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي نَذَرْتُ لِلَّهِ - عَزَّ وَجَلَّ - إِنْ فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْكَ مَكَّةَ أَنْ أُصَلِّيَ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ رَكَعَتَيْنِ قَالَ: «صَلِّ هَهُنَا» ثُمَّ أَعَادَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: «صَلِّ هَهُنَا» ثُمَّ أَعَادَ عَلَيْهِ فَقَالَ: «شَأْنُكَ إِذَا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالِدَّارِمِيُّ.

۳۴۴۰: جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص فتح مکہ کے دن کھڑا ہوا اس نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میں نے اللہ کے لئے نذرمان رکھی ہے کہ اگر اللہ نے آپ کو فتح مکہ سے نوازا، تو میں بیت المقدس میں دو رکعت (نفل) ادا کروں گا۔ آپ نے فرمایا، (بجائے بیت المقدس کے) یہیں نفل ادا کر۔ بعد ازاں اس نے پھر اس سوال کو دہرایا، آپ نے فرمایا، یہیں ادا کر۔ اس نے پھر اس سوال کو دہرایا، اس پر آپ نے فرمایا، جیسے تجھے پسند ہو کر (ابو داؤد دارمی)

۳۴۴۱ - (۱۶) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ أُخْتَ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ مَا شِئَتْ، وَأَنَّهَا لَا تُطِيقُ ذَلِكَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ عَنِ مَشْيِ أَحْتِكَ، فَلْتَرْكَبْ وَلْتَهْدِ بَدَنَهُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالِدَّارِمِيُّ. وَفِي رِوَايَةٍ لِابْنِ دَاوُدَ: فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تَرْكَبَ وَتَهْدِيَ هَدْيًا. وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ لَا يَصْنَعُ بِشِقَاءِ أَحْتِكَ شَيْئًا، فَلْتَرْكَبْ وَلْتَحُجَّ رَاكِبَةً - وَتُكْفِرَ يَمِينَهَا».

۳۳۳۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عقبہ بن عامر کی ہمشیرہ نے پیدل چل کر حج ادا کرنے کی نذر مانی جبکہ اس میں یہ استطاعت نہ تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (عقبہ بن عامر سے) کہا، بیشک اللہ تیری بہن کے پیدل چل کر حج کرنے سے بے پرواہ ہے، اسے چاہیے کہ وہ حج کیلئے سواری پر جائے اور ایک اونٹ کی قربانی دے۔
(ابوداؤد، داری)

اور ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حکم دیا کہ وہ سواری پر جائے اور قربانی کرے۔ نیز اس کی روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ اللہ تیری بہن کو تکلیف میں ڈال کر کیا کرے گا؟ وہ (سواری پر) سوار ہو کر حج کرنے جائے اور اپنی قسم کا کفارہ دے۔

وضاحت: اس حدیث کا اصل بخاری اور مسلم میں موجود ہے البتہ اس میں قربانی کرنے کا جملہ درست نہیں ہے۔

(تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۶۹)

۳۴۴۲ - (۱۷) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ أُخْتٍ لَهُ نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ حَافِيَةً غَيْرَ مُخْتَمِرَةٍ - فَقَالَ: «مُرُوهَا فَلْتَحْتَمِرَ وَلْتَرْكَبَ وَلْتَصُمَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۳۳۳۲: عبد اللہ بن مالک رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ عقبہ بن عامر نے اپنی ہمشیرہ کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، جس نے نذر مانی تھی کہ پاپادہ ننگے سر حج کرے گی۔ آپ نے فرمایا، اسے کہو کہ وہ (سر پر) دوپٹہ رکھے اور سواری پر جائے البتہ تین روزے رکھے (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، داری)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۱۸۱، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۳۲)

۳۴۴۳ - (۱۸) وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ أَحْوَبَ بْنَ الْأَنْصَارِ كَانَ بَيْنَهُمَا مِيزَاتٌ، فَسَأَلَ أَحَدَهُمَا صَاحِبَهُ الْقِسْمَةَ، فَقَالَ: إِنْ عُدْتَ تَسْأَلِنِي الْقِسْمَةَ فَكُلُّ مَالِي فِي رِتَاجٍ - الْكَعْبَةِ. فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: إِنْ الْكَعْبَةُ غَنِيَةٌ عَنْ مَالِكَ، كَفَّرَ عَنْ يَمِينِكَ، وَكَلِمَ أَخَاكَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَمِينُ عَلَيْكَ وَلَا نَذْرٌ فِي مَعْصِيَةِ الرَّبِّ، وَلَا فِي قَطِيعَةِ الرَّجَمِ، وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ»... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۳۳۳: سعید بن مسیب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ دو انصاری بھائیوں کے درمیان وراثت کا مال (مشترک) تھا ان میں سے ایک نے اپنے بھائی سے تقسیم کرنے کا مطالبہ کیا۔ اس نے کہا، اگر تو مجھ سے دوبارہ تقسیم کرنے کا مطالبہ کرے گا تو میرا تمام مال کعبہ کیلئے (وقف) ہو گا۔ اس پر عمر نے اسے آگاہ کیا اور کہا کہ کعبہ کو تیرے مال کی ضرورت نہیں ہے۔ اپنی قسم کا کفارہ ادا کر اور اپنے بھائی سے بول چال رکھ، اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے

سے اور قطع رحمی کرنے سے اور جو چیز ملکیت میں نہیں ہے، کے بارے میں قسم اٹھانا اور نذر ماننا صحیح نہیں (ابوداؤد)
وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے، سعید بن مسیب نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا لہذا سند منقطع
ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۶۹، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۲۰)

الفصل الثالث

۳۴۴۴- (۱۹) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «النَّذْرُ نَذْرَانِ: فَمَنْ كَانَ نَذْرًا فِي طَاعَةٍ فَذَلِكَ لِلَّهِ فِيهِ الْوَفَاءُ، وَمَنْ كَانَ نَذْرًا فِي مَعْصِيَةٍ فَذَلِكَ لِلشَّيْطَانِ وَلَا وَفَاءَ فِيهِ. وَيُكْفِرُهُ مَا يُكْفِرُ الْيَمِينِ». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

تیسری فصل: ۳۴۴۳: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، نذر دو قسم کی ہے، جس شخص نے اللہ کی اطاعت کی نذر مانی تو یہ اللہ کی خوشنودی کے لئے ہے، اس کو پورا کرنا چاہیے اور جس شخص نے نافرمانی کی نذر مانی تو (اسکی) یہ نذر شیطان کے لئے ہے۔ اسے پورا نہ کیا جائے بلکہ کفارہ ادا کیا جائے اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے (نسائی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ایک راوی مجہول ہے البتہ اس باب میں عائشہؓ اور عقبہ بن عامر سے مروی حدیثیں اس حدیث کے معنی کی تائید کر رہی ہیں (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۶۹)

۳۴۴۵- (۲۰) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّبِ، قَالَ: إِنْ رَجُلًا نَذَرَ أَنْ يَنْحَرَ نَفْسَهُ إِنْ نَجَّاهُ اللَّهُ مِنْ عَدُوِّهِ. فَسَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَ لَهُ: سَلْ مَسْرُوقًا، فَسَأَلَهُ، فَقَالَ لَهُ: لَا تَنْحَرَ نَفْسَكَ، فَإِنَّكَ إِنْ كُنْتَ مُؤْمِنًا قَتَلْتَ نَفْسًا مُؤْمِنَةً، وَإِنْ كُنْتَ كَافِرًا نَعَجَلْتَ إِلَى النَّارِ، وَاشْتَرَى كَبْشًا فَادْبَحَهُ لِلْمَسَاكِينِ، فَإِنْ اسْحَقَ - خَيْرٌ مِنْكَ، وَفِدَى بِكَبْشٍ. فَأَخْبَرَ ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: هَكَذَا كُنْتُ أَرَدْتُ أَنْ أَفْتِيكَ. رَوَاهُ رَزِينٌ.

۳۴۴۵: محمد بن منثور رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے اپنے آپ کو ذبح کرنے کی نذر مانی کہ اگر اللہ نے اس کو اس کے دشمن سے نجات بخشی (تو وہ اپنے آپ کو ذبح کرے گا) اس نے ابن عباسؓ سے دریافت کیا؟ ابن عباسؓ نے اسے مشورہ دیا کہ تو مسروقؓ سے دریافت کر، چنانچہ اس نے اس سے دریافت کیا، اس نے اس کو بتایا، تو خود کو ذبح نہ کر اس لئے کہ اگر تو ایماندار ہے تو تو نے ایک ایماندار جان کو قتل کیا اور اگر تو کافر ہے تو تو جلدی دوزخ میں جائے گا۔ البتہ ایک مینڈھا خرید اور اسے مسکینوں کے لئے ذبح کر۔ اس لئے کہ اسحاق علیہ السلام تجھ سے بستر تھے اور ان کا ندیہ مینڈھا بھیجا گیا محمدؐ نے ابن عباسؓ کو بتایا تو ابن عباسؓ نے (وضاحت کرتے ہوئے) فرمایا، میں اسی طرح تجھے فتویٰ دینے کا ارادہ رکھتا تھا (رزین)

وضاحت: اس حدیث کی سند تو معلوم نہیں ہو سکی البتہ اس حدیث میں اسحاق علیہ السلام کو ذبح اللہ کنا درست نہیں۔ یہ یہودیوں کی سازش ہے جبکہ اسماعیل علیہ السلام ذبح اللہ ہیں۔ اس لئے کہ ابراہیم علیہ السلام کو جس بیٹے کی پہلے خوشخبری دی گئی وہ اسماعیل علیہ السلام تھے۔ اس بات پر تمام مسلمانوں کا اور اہل کتاب کا اتفاق ہے کہ اسماعیل علیہ السلام، اسحاق علیہ السلام سے عمر میں بڑے تھے اور پھر اللہ نے اسماعیل علیہ السلام کا ذکر فرماتے ہوئے ان کا وصف حلیم ذکر کیا ہے اور انہی کو ذبح کرنے کا آگے ذکر ہے جبکہ اسحاق علیہ السلام کی بشارت کا ذکر بعد میں کیا گیا ہے۔ تفصیل کے لئے ”سورت صافات“ کا مطالعہ کریں۔

(تفسیر ابن کثیر جلد ۴ صفحہ ۱۳)

کِتَابُ الْقِصَاصِ

(قصاص کا بیان)

الفصل الأول

۳۴۴۶ - (۱) وَهْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَجِلُّ دَمُ امْرِيٍّ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَّا بِأَحْدَى ثَلَاثٍ: النَّفْسُ بِالنَّفْسِ - ، وَالشَّيْبُ الزَّانِي - ، وَالْمَارِقُ لِذَيْنِهِ التَّارِكُ لِلْجَمَاعَةِ»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۳۴۴۶: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کسی مسلمان شخص کا خون حلال نہیں، جو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ صرف اللہ معبودِ برحق ہے اور میں اللہ کا رسول ہوں البتہ تین باتوں میں سے ایک بات کی وجہ سے حلال ہے۔ نفس کو نفس کے بدلے (تصاصاً) شادی شدہ زنا کرنے والے، دین اسلام سے نکل جانے والے اور مسلمانوں کی جماعت کو چھوڑنے والے کا خون مباح ہے (بخاری، مسلم)

۳۴۴۷ - (۲) وَهْنُ ابْنِ عَمْرِو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَنْ يَزَالَ الْمُؤْمِنُ فِي فُسْحَةٍ مِنْ دِينِهِ مَا لَمْ يُصِْبْ دَمًا حَرَامًا». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۴۴۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مومن (فحش) ہمیشہ فراخی میں رہتا ہے یعنی اس کو نیک اعمال کی توفیق ملتی ہے۔ جب تک وہ ناحق خون نہیں بہاتا (بخاری) وضاحت: اس حدیث میں مذکور ہے کہ جب وہ کسی فحش کو ناجائز قتل کر دیتا ہے تو اس کی دینی حالت خراب ہو جاتی ہے، یہاں تک کہ اگر رحمت الہی اس کے شامل حال نہ ہو تو وہ دین اسلام سے نکل جاتا ہے۔ (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۷۰)

۳۴۴۸ - (۳) وَهْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الدِّمَاءِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۴۴۸: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن سب سے پہلے لوگوں کے درمیان خونوں کا فیصلہ ہو گا (بخاری، مسلم)

وضاحت: ایک دوسری حدیث میں ذکر ہے کہ سب سے پہلے نمازوں کا محاسبہ ہو گا پس ان دونوں حدیثوں کے درمیان تعارض اس طرح ختم کیا جائے گا کہ حقوق اللہ میں سے سب سے پہلے نمازوں کا فیصلہ ہو گا اور حقوق العباد میں سے سب سے پہلے خونوں کا فیصلہ ہو گا (واللہ اعلم)

۳۴۴۹ - (۴) وَصَنَ الْمِقْدَادُ بْنُ الْأَسْوَدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ إِنْ لَعَيْتُ رَجُلًا مِنَ الْكُفَّارِ فَأَقْتَلْتَنِي، فَضَرَبَ أَحَدِي يَدِي بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا، ثُمَّ لَأَذَّ مِنْي بِشَجَرَةٍ، فَقَالَ: أَسَلَّمْتُ لِلَّهِ - وَفِي رِوَايَةٍ: فَلَمَّا أَهْوَيْتُ لِأَقْتُلَهُ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ. أَأَقْتُلُهُ بَعْدَ أَنْ قَالَهَا؟ قَالَ: «لَا تَقْتُلُهُ». فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّهُ قَطَعَ أَحَدِي يَدِي. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَقْتُلُهُ، فَإِنْ قَتَلْتَهُ فَإِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ، وَإِنَّكَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ كَلِمَتَهُ الَّتِي قَالَ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ».

۳۴۴۹: مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ نے آپ سے دریافت کیا اے اللہ کے رسول! آپ بتائیں اگر میری کسی کافر سے لڑ بھڑ جائے، ہم دونوں ایک دوسرے پر حملہ آور ہو جائیں، وہ میرے ایک ہاتھ پر تلوار کا (دار) کر کے اسے کاٹ دے پھر وہ مجھ سے ایک درخت کی (اوٹ میں) ہو کر مجھ سے بچاؤ اختیار کرے اور کہے میں اللہ (کی رضا) کے لئے اسلام لے آیا اور ایک روایت میں ہے کہ جب میں اسے قتل کرنے کا ارادہ کروں تو وہ "لا الہ الا اللہ" کہہ دے تو کیا اس کلمہ کے کہنے کے بعد میں اس کو قتل کر سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا تو اسے قتل نہ کر۔ اس نے دریافت کیا اے اللہ کے رسول! اس نے تو میرا ایک ہاتھ کاٹ دیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اسے قتل نہیں کر سکتا، اگر تو اسے قتل کرے گا تو وہ تیرے اس مقام میں ہو گا جو اس کے قتل کرنے سے پہلے تھا اور تو اس کے اس مقام میں ہو گا جو اس کا اس کلمہ کے کہنے سے پہلے تھا (بخاری، مسلم)

وضاحت: اسلام لانے کے بعد کسی شخص کے قتل کو جائز سمجھنا کفر ہے۔ اسے جائز سمجھ کر جو قتل کرے گا وہ کافر ہو گا۔ مقصود یہ ہے کہ "لا الہ الا اللہ" کہنے کے بعد اس کو قتل کرنا حرام ہو گیا اس لئے کہ وہ مسلمان ہو چکا ہے اور اسلام لانے کے بعد اس کو قتل کرنے والا اپنے خون کو حلال قرار دے رہا ہے چنانچہ قصاصاً اسے قتل کر دیا جائے گا (اللہ اعلم)

۳۴۵۰ - (۵) وَصَنَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى أَنْاسٍ مِنْ جُهَيْنَةَ، فَاتَيْتُ عَلِيَّ رَجُلٍ مِنْهُمْ، فَذَهَبْتُ أَطْعُمُهُ، فَقَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَطَعَنْتُهُ فَقَتَلْتُهُ، فَجِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: «أَقْتَلْتَهُ وَقَدْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ؟» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّمَا فَعَلْتُ ذَلِكَ تَعَوُّذًا... قَالَ: «فَهَلَّا شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهِ؟!»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۴۵۰: اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جھینہ (قبیلہ) کے چند لوگوں کی طرف بھیجا چنانچہ میں ایک شخص کے پاس گیا میں نے اسے نیزہ مارنا چاہا، اس نے "لا الہ الا اللہ" کہہ دیا۔ میں نے (پھر بھی) نیزہ مار کر اسے قتل کر دیا، پھر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم (کی خدمت میں) حاضر ہوا۔ میں نے آپ کو سارا واقعہ کہہ سنایا۔ آپ نے فرمایا، تعجب ہے! تو نے اسے قتل کر دیا حالانکہ وہ گواہی دیتا تھا کہ صرف اللہ موجود برحق ہے۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! اس نے تو بچاؤ کے لئے ایسا کیا ہے۔ آپ نے فرمایا، کیا تو نے اس کے دل کو چیر کر معلوم کر لیا تھا (بخاری، مسلم)

۳۴۵۱ - (۶) وَفِي رِوَايَةِ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «كَيْفَ تَصْنَعُ بِلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِذَا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟» قَالَه مَرَارًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۴۵۱: اور جندب بن عبد اللہ بجلی کی روایت میں ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بار بار فرمایا، جب قیامت کے دن وہ ”لا الہ الا اللہ“ کہتا آئے گا تو تو اس کا کیا کرے گا؟ (مسلم)

۳۴۵۲ - (۷) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عمرو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا - لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ؛ وَإِنَّ رِيحَهَا تُوْجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ خَرِيفًا» - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۴۵۲: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے (ناحق) ذی کافر قتل کر دیا تو وہ جنت کی خوشبو محسوس نہیں کرے گا جبکہ جنت کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے محسوس کی جائے گی (بخاری)

وضاحت: ذی کافر سے مراد وہ کفار ہیں جو اسلامی مملکت سے معاہدہ کیے ہوئے ہیں اور وہ جزیہ ادا کرتے ہیں تو ان کے جان و مال کی حفاظت کرنا اسلامی حکومت کی ذمہ داری ہے (واللہ اعلم)

۳۴۵۳ - (۸) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ تَرَدَّى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ - فَهُوَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ يَتَرَدَّى فِيهَا خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا. وَمَنْ تَحَسَّى سَمًّا - فَقَتَلَ نَفْسَهُ؛ فَسَمَهُ فِي يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا. وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ؛ فَحَدِيدَتُهُ فِي يَدِهِ يَتَوَجَّأُ بِهَا فِي بَطْنِهِ - فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۴۵۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے پہاڑ کی (بلندی) سے خود کو گرا کر خود کشی کی، وہ ہمیشہ ہمیشہ دوزخ کی آگ میں خود کو گراتا رہے گا اور جس شخص نے زہر (کا پیالہ) پی کر خود کشی کی تو زہر کا پیالہ اس کے ہاتھ میں ہو گا، وہ دوزخ میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے زہر کے پیالے سے گھونٹ گھونٹ پیتا رہے گا اور جس شخص نے خود کو نیزہ مار کر خود کشی کی، تو نیزہ اس کے ہاتھ میں ہو گا اور وہ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے جہنم کی آگ میں اپنے پیٹ میں اس نیزہ کو مارتا رہے گا (بخاری، مسلم)

وضاحت: خود کشی کرنا کبیرہ گناہ ہے اور جمہور اہل سنت علماء کا بالاتفاق یہ موقف ہے کہ کبیرہ گناہوں کا مرتکب سزا پانے کے بعد جنت میں داخل ہو جائے گا، ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں نہیں رہے گا اور اس حدیث میں جو یہ ذکر ہے کہ وہ ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا اس سے مقصود لبا عرصہ ہے نیز اس حدیث کے مفہوم کو شدید و عید پر محمول کیا جائے گا۔

۳۴۵۴ - (۹) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الَّذِي يَخْنِقُ نَفْسَهُ يَخْنِقُهَا فِي النَّارِ»، وَالَّذِي يَطْعُنُهَا يَطْعُنُهَا فِي النَّارِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۳۵۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ جو شخص اپنا گلا گھونٹ کر (خود کٹی) کرتا ہے تو وہ اسی طرح دوزخ میں (بھی) اپنا گلا گھونٹتا رہے گا اور جو شخص خود کو نیزہ مار کر قتل کرتا ہے وہ جہنم میں بھی خود کو نیزہ مارتا رہے گا (بخاری)

۳۴۵۵ - (۱۰) وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ بِهِ جُرْحٌ، فَجَزَعٌ - فَأَخَذَ سِكِّينًا، فَحَزَّ بِهَا يَدَهُ فَمَا رَقَا الدَّمُ - حَتَّى مَاتَ. قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: بَادَرَنِي عَبْدِي بِنَفْسِهِ - فَحَرَمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۵۵: جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ تم سے پہلے دور میں ایک زخمی شخص تھا اس نے گھبراہٹ (کے عالم) میں چھری کے ساتھ اپنا ہاتھ کاٹ دیا (اور) خون نہ رکنے کے سبب وہ فوت ہو گیا تو اللہ نے اس کے بارے میں فیصلہ فرمایا کہ میرے بندے نے خود کو (قتل کر کے) مرنے کے لئے مجھ سے جلدی کی یعنی طبعی موت کے بجائے خود کٹی کی ہے۔ اس لئے میں نے اس پر جنت کو حرام کر دیا ہے۔ (بخاری، مسلم)

وضاحت: ایسا شخص شروع میں جنت میں داخل نہیں ہو گا بلکہ اپنے گناہوں کی سزا بھگت کر آخر کار جنت میں داخل کیا جائے گا۔ (واللہ اعلم)

۳۴۵۶ - (۱۱) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ الطُّفَيْلَ بْنَ عَمْرٍو الدَّوْسِيَّ لَمَّا هَاجَرَ النَّبِيَّ ﷺ إِلَى الْمَدِينَةِ هَاجَرَ إِلَيْهِ، وَهَاجَرَ مَعَهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ، فَمَرِضٌ فَجَزَعٌ، فَأَخَذَ مَسَاقِصَ - لَهُ، فَقَطَعَ بِهَا بَرَاجِمَهُ -، فَشَخَبَتْ يَدَاهُ -، حَتَّى مَاتَ، فَرَأَاهُ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو فِي مَنَامِهِ وَهَيْئَتُهُ حَسَنَةٌ وَرَأَاهُ مُغَطِّيًا يَدَيْهِ، فَقَالَ لَهُ: مَا صَنَعَ بِكَ رَبُّكَ؟ فَقَالَ: غَفَرْتُ لِي بِهَجْرَتِي إِلَى نَبِيِّ ﷺ. فَقَالَ: مَا لِي أَرَاكَ مُغَطِّيًا يَدَيْكَ؟ قَالَ: قِيلَ لِي: لَنْ نُصَلِّحَ مِنْكَ مَا أَفْسَدْتَ، فَقَضَاهَا الطُّفَيْلُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اللَّهُمَّ وَلِيَدَيْهِ فَاعْفِرْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۳۵۶: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مدینہ منورہ کی جانب ہجرت فرمائی تو طفیل بن عمرو دوسی اور اس کی قوم کے ایک آدمی نے آپؐ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے ہجرت کی (وہاں جا کر وہ بیمار ہو گیا (اور) اس نے گھبراہٹ کے عالم میں اپنے ہاتھ کی انگلیوں کے جوڑوں کو کاٹ دیا، اس کے دونوں ہاتھوں سے خون بہہ نکلا اور وہ فوت ہو گیا۔ چنانچہ طفیل بن عمرو نے اس شخص کو خواب میں دیکھا کہ اس کی شکل و صورت نہایت اچھی ہے اس نے دونوں ہاتھوں کو چھپا رکھا ہے (طفیل بن عمرو) نے اس سے دریافت کیا، تیرے پروردگار نے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا؟ اس نے بتایا، میرے پروردگار نے مجھے نبیؐ کی جانب ہجرت کرنے کی وجہ سے معاف کر دیا ہے۔ انہوں نے (مزید) دریافت کیا، میں دیکھ رہا ہوں کہ تو نے اپنے ہاتھوں کو چھپایا ہوا ہے، یہ کیوں؟ اس نے بتایا، مجھے کہا گیا کہ ہم تیرے جسم کے اس حصے کو درست نہیں کریں گے جس کو تو نے خود بگاڑا ہے (طفیل بن عمرو) نے اس خواب کو نبیؐ کے سامنے بیان کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ اے اللہ! اس کے ہاتھوں کو بھی معاف فرما (مسلم)

۳۴۵۷- (۱۲) وَعَنْ أَبِي شَرِيحٍ الْكَعْبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: «ثُمَّ أَنْتُمْ يَا خَزَاعَةَ! قَدْ قَتَلْتُمْ هَذَا الْقَتِيلَ مِنْ هُدَيْلٍ، وَأَنَا وَاللَّهِ عَاقِلُهُ، مَنْ قَتَلَ بَعْدَهُ قَتِيلًا فَأَهْلُهُ بَيْنَ خَيْرَتَيْنِ: إِنْ أَحْبَبُوا قَتَلُوا، وَإِنْ أَحْبَبُوا أَخَذُوا الْعَقْلَ»۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالشَّافِعِيُّ.

۳۳۵۷: ابو شریح رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا، اے بنو خزاعہ! تم نے حذیل قبیلے کے ایک شخص کو موت کے گھاٹ اتار دیا اللہ کی قسم! میں اس کی دیت ادا کروں گا۔ اس کے بعد جو شخص کسی شخص کو قتل کرے گا تو مقتول کے ورثاء کو اختیار ہے، اگر وہ قصاصاً قاتل کو قتل کرنا چاہیں تو قتل کریں اگر پسند کریں تو دیت لے لیں (ترمذی، شافعی)

وضاحت: آپؐ نے بنو خزاعہ کی جانب سے اس لئے دیت دی تھی کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر ایک معاہدہ قرار پایا تھا کہ جو قبیلہ کفار مکہ کے ساتھ شامل ہونا چاہتا ہے وہ ان کے ساتھ اور جو قبیلہ مسلمانوں کے ساتھ شامل ہونا چاہتا ہے وہ ان کے ساتھ شامل ہو جائے۔ چنانچہ بنو خزاعہ آپؐ کے ساتھ شامل ہوئے۔ (واللہ اعلم)

۳۴۵۸- (۳۶۳) وَفِي «شَرْحِ السُّنَّةِ» بِإِسْنَادِهِ وَصَرَّحَ: بِأَنَّهُ لَيْسَ فِي «الصَّحِيحَيْنِ»

عَنْ أَبِي شَرِيحٍ، وَقَالَ. وَأَخْرَجَاهُ مِنْ رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ، يَعْنِي بِمَعْنَاهُ.

۳۳۵۸: اور شرح السنہ میں اس حدیث کو بیان کرتے ہوئے علامہ بغوی نے وضاحت کی ہے کہ بخاری، مسلم میں یہ حدیث ابو شریح سے مروی نہیں ہے البتہ بخاری اور مسلم نے اس حدیث کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے معناً بیان کیا ہے۔

۳۴۵۹- (۱۴) وَعَنْ أَنَسٍ : أَنَّ يَهُودِيًّا رَضَّ رَأْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجْرَيْنِ - فَقِيلَ لَهَا : مَنْ فَعَلَ بِكَ هَذَا؟ أَفَلَانٌ؟ أَفَلَانٌ؟ حَتَّى سُمِّيَ الْيَهُودِيُّ فَأَوْمَأَتْ بِرَأْسِهَا . فَبَجِيَءٌ بِالْيَهُودِيِّ ، فَأَعْتَرَفَ ، فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَرَضَّ رَأْسَهُ بِالْحِجَارَةِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۳۳۵۹ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی نے ایک لڑکی کے سر کو دو پتھروں کے درمیان کچل دیا۔ لڑکی سے دریافت کیا گیا کہ کس شخص نے تیرا سر کچلا ہے؟ کیا فلاں فلاں نے... جب یہودی کا نام لیا گیا تو اس نے سر کے اشارے سے بتایا (کہ اس نے کچلا ہے) چنانچہ یہودی کو لایا گیا، اس نے اقرار کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اس کے سر کو (بھی) پتھر کے ساتھ کچل دیا جائے (بخاری، مسلم)

وضاحت : معلوم ہوا کہ عورت کے بدلے مرد کو قصاصاً قتل کیا جا سکتا ہے اور جس طرح اس نے قتل کیا اسی طرح قتل کرنا درست ہے۔ ارشاد ربانی ہے (جس کا ترجمہ ہے) ”اور اگر تم ان کو تکلیف دینی چاہو تو اتنی ہی دو جتنی تکلیف تم کو ان سے پہنچی“ باقی رہا اس مضمون کی حدیث کا مسئلہ کہ قصاص صرف تلوار سے لیا جائے تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس کے تمام طرق غایت درجہ ضعیف ہیں (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۷۱)

۳۴۶۰- (۱۵) وَهَنَهُ، قَالَ : كَسَرَتِ الرَّبِيعُ - وَهِيَ عَمَّةُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ - ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ مِنْ الْأَنْصَارِ، فَاتَوَّأَ النَّبِيُّ ﷺ ، فَأَمَرَ بِالْقِصَاصِ ، فَقَالَ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ عَمَّ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ : لَا وَاللَّهِ لَا تُكْسَرُ ثَنِيَّتُهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ! فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : « يَا أَنَسُ ! كِتَابُ اللَّهِ الْقِصَاصُ » . فَرَضَى الْقَوْمُ وَقَبِلُوا الْأَرْضَ - فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : « إِنْ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لِأَبْرَةٍ » . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۳۳۶۰ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ربیع (بنت نصر انصاریہ رضی اللہ عنہا) انس بن مالک کی پھوپھی نے ایک انصاری لڑکی کا دانت توڑ دیا چنانچہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، آپ نے قصاص کا حکم دیا۔ انس بن نصر جو انس بن مالک کے چچا ہیں انہوں نے کہا، نہیں، اللہ کی قسم! اے اللہ کے رسول! ربیع کا دانت قصاصاً نہیں توڑا جائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے انس! اللہ کی کتاب میں قصاص ہے لیکن لڑکی والوں نے دانت لینا قبول کر لیا اور اس پر راضی ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یقیناً اللہ کے بندوں میں سے کچھ بندے ایسے بھی ہیں کہ جب وہ اللہ کے بھروسہ پر قسم اٹھا لیتے ہیں تو اللہ ان کو قسم میں سچا کر دیتا ہے (بخاری، مسلم)

وضاحت : کتاب اللہ میں قصاص کا ذکر ہے اس لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قصاص کا فیصلہ صادر فرمایا لیکن انس بن نصر نے جب اللہ کی ذات پر اعتماد کرتے ہوئے قسم اٹھائی کہ ربیع کا دانت نہیں توڑا جائے گا تو اللہ تعالیٰ نے انس بن نصر کی دلیری کی لاج رکھتے ہوئے لڑکی کے ورثاء کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ وہ قصاص کا مطالبہ نہ کریں اور دانت لینے پر رضامند ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے اور دلوں پر اللہ کا قبضہ ہے وہ جیسے چاہتا ہے ان کو پھیر دیتا ہے (واللہ اعلم)

۳۴۶۱- (۱۶) وَعَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ لَيْسَ فِي الْقُرْآنِ؟ فَقَالَ: وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ، وَبَرَأَ النَّسْمَةَ، مَا عِنْدَنَا إِلَّا مَا فِي الْقُرْآنِ، إِلَّا فَهَمَّا يُعْطَى رَجُلٌ فِي كِتَابِهِ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ. قُلْتُ: وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ؟ قَالَ: الْعَقْلُ، وَفِكَكَ الْأَسِيرِ، وَأَنْ لَا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.
وَذِكْرَ حَدِيثِ ابْنِ مَسْعُودٍ: «لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظَلَمًا» فِي «كِتَابِ الْعِلْمِ».

۳۴۶۱: ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا تمہارے پاس کچھ ایسا علم بھی ہے جو قرآن پاک میں نہیں ہے؟ انہوں نے جواب دیا، اس ذات کی قسم! جس نے دانے کو پھاڑا اور روح کو پیدا کیا ہمارے پاس وہی علم ہے جو قرآن پاک میں ہے، البتہ دین کا فہم جو کسی انسان کو اللہ کی کتاب سے عطا کیا جائے نیز جو اس صحیفہ میں ہے۔ میں نے دریافت کیا، اس صحیفہ میں کیا علم ہے؟ انہوں نے بتایا (اس میں) دیت اور قیدیوں کو آزاد کرانے کے مسائل ہیں نیز اس بات کی وضاحت ہے کہ کسی مسلمان کو کافر کے بدلے قتل نہیں کیا جاسکتا (بخاری) اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کہ کسی شخص کو ظلماً قتل نہ کیا جائے کتاب العلم میں ذکر ہو چکی ہے۔
وضاحت: اس حدیث میں شیعہ کے اس نظریہ کا رد ہے کہ اہل بیت کو کچھ خاص باتیں بتائی گئی تھیں جو دیگر مسلمانوں کو نہیں بتائی گئیں۔ (واللہ اعلم)

الفصل الثانی

۳۴۶۲- (۱۷) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَزَوَالِ الدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ قَتْلِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ...» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ. وَوَقَفَهُ بَعْضُهُمْ، وَهُوَ الْأَصْحَحُّ.

دوسری فصل: ۳۴۶۲: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دنیا کا برباد ہو جانا اللہ کے ہاں نہایت معمولی ہے بہ نسبت کسی مسلمان کے قتل ہونے کے (ترمذی، نسائی) اور بعض نے اس حدیث کو موقوف بیان کیا ہے اور اس حدیث کا موقوف ہونا ہی صحیح ہے۔

۳۴۶۳- (۱۸) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

۳۴۶۳: نیز ابن ماجہ نے اس حدیث کو براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔

۳۴۶۴- (۱۹) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ،

قَالَ: «لَوْ أَنَّ أَهْلَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ اشْتَرَكُوا فِي دَمِ مُؤْمِنٍ لَأَكْبَهُمُ اللَّهُ فِي النَّارِ»... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۳۳۶۳: ابوسعید اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا، اگر آسمان اور زمین والے سب کسی ایمان دار شخص کے خون (ہمانے) میں شریک ہو جائیں تو اللہ ان کو جہنم میں منہ کے بل گرائے گا (ترمذی) امام ترمذی نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۳۴۶۵ - (۲۰) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «يَجِيءُ الْمَقْتُولُ بِالْقَائِلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، نَاصِيَتُهُ وَرَأْسُهُ بِيَدِهِ، وَأَوْدَاجُهُ تُشْحَبُ دَمًا، يَقُولُ: يَا رَبِّ! قَتَلَنِي، حَتَّى يُدْنِيهِ مِنَ الْعَرْشِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۳۶۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، مقتول قیامت کے دن قاتل کو لے کر آئے گا اس کی پیشانی اور اس کا سر اس کے ہاتھ میں ہو گا اور اس کی رگوں سے خون بہتا ہو گا اور کے گا، اے میرے پروردگار! یہ میرا قاتل ہے یہاں تک کہ وہ اس کو عرش کے قریب لے جائے گا (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

۳۴۶۶ - (۲۱) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ بْنِ حُنَيْفٍ، أَنَّ عَثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَشْرَفَ يَوْمَ الدَّارِ، فَقَالَ: «أَشَدُّكُمْ بِاللَّهِ اتَّعَلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَجْلُ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِأَحْدَى ثَلَاثٍ: زِنًا بَعْدَ احْتِصَانٍ، أَوْ كُفْرًا بَعْدَ إِسْلَامٍ، أَوْ قَتْلُ نَفْسٍ بَغَيْرِ حَقٍّ فَقَتِيلٌ بِهِ؟» فَوَاللَّهِ مَا زَنَيْتُ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا إِسْلَامٍ، وَلَا ارْتَدَدْتُ مُنْذُ بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، وَلَا قَتَلْتُ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ فِيمَ تَقْتُلُونَنِي؟ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ وَلِلدَّارِمِيِّ لَفْظُ الْحَدِيثِ.

۳۳۶۶: ابوعمامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ جب گھر میں (محصور تھے) تو آپ نے چھت پر آکر کہا، میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کیا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نہیں جانتے کہ کسی مسلمان آدمی کا خون صرف تین صورتوں میں سے کسی ایک صورت میں بہانا حلال ہے۔ شادی شدہ ہونے کے باوجود زنا کرنے یا اسلام لانے کے بعد کفر اختیار کرنے یا بلا جواز کسی شخص کو قتل کرنے کی صورت میں قتل کیا جائے گا۔ لیکن اللہ کی قسم! میں نے جاہلیت میں اور نہ ہی اسلام میں کبھی زنا کیا اور جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی ہے، میں مرتد نہیں ہوا اور میں نے کسی ایسے نفس کو قتل بھی نہیں کیا جس کے قتل کو اللہ نے حرام قرار دیا۔ تو تم مجھے کیوں قتل کرتے ہو؟ (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ) اور داری میں صرف حدیث کے الفاظ ہیں، عثمان کا واقعہ نہیں ہے۔

۳۴۶۷- (۲۲) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ: «لَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ مُعْتَقًا - صَالِحًا، مَا لَمْ يُصِبْ دَمًا حَرَامًا، فَإِذَا أَصَابَ دَمًا حَرَامًا بَلَغَ . . . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ .

۳۳۶۷: ابودرداء رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا، مومن ہمیشہ (اطاعت میں) سبک رفتار اور صالح رہتا ہے جبکہ وہ کسی حرام خون کا مرتکب نہ ہو لیکن جب حرام خون کا مرتکب ہوتا ہے تو وہ سست رفتار ہو جاتا ہے (ابوداؤد)

۳۴۶۸- (۲۳) وَعَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ: «كُلُّ ذَنْبٍ عَسَى اللهُ أَنْ يَغْفِرَهُ إِلَّا مَنْ مَاتَ مُشْرِكًا أَوْ مَنْ يَقْتُلُ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ .

۳۳۶۸: ابودرداء رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، ہر گناہگار کو اللہ معاف کر دے گا سوائے اس کے جو شرک کرتا ہو اوفت ہو یا جس نے کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کیا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کو تحدید پر محمول کیا جائے گا۔ اس لئے کہ تمام اہلسنت اس بات کے قائل ہیں کہ قاتل کی توبہ قبول ہو جاتی ہے۔ جس کی مثال یہ ہے کہ وہ اسرائیلی انسان جس نے ننانوے انسانوں کو قتل کیا تھا اسے اللہ نے معاف کر دیا۔ یہ حدیث اس کتاب کے ”استغفار اور توبہ“ کے باب میں گزر چکی ہے (واللہ اعلم)

۳۴۶۹- (۲۴) وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ مُعَاوِيَةَ .

۳۳۶۹: نیز نسائی نے اس حدیث کو معاویہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔

۳۴۷۰- (۲۵) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تُقَامُ الْحُدُودُ فِي الْمَسَاجِدِ، وَلَا يُقَادُ بِالْوَالِدِ الْوَالِدُ» . . . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالِدَارِمِيُّ .

۳۳۷۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مسجدوں میں حدود کا نفاذ نہ کیا جائے اور نہ ہی لڑکے کا اس کے والد سے قصاص لیا جائے (ترمذی، دارمی)

وضاحت: یہ حدیث حسن درجہ ہے اس کی سند میں اسماعیل بن مسلم کی راوی ضعیف ہے، (العلل و معرفتہ الرجال جلد ۲ صفحہ ۳۷۲، المرحم والتعديل جلد ۲ صفحہ ۹۶۹، النفعاء والمتروكين صفحہ ۳۶، میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۲۳۸، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۷۲، ارواء الغلیل جلد ۷ صفحہ ۲۱۷)

۳۴۷۱ - (۲۶) وَعَنْ أَبِي رَمْثَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَعَ أَبِي، فَقَالَ: «مَنْ هَذَا الَّذِي مَعَكَ؟» قَالَ: ابْنِي، أَشْهَدُ بِهِ. قَالَ: «أَمَا إِنَّهُ لَا يَجْنِي عَلَيْكَ وَلَا تَجْنِي عَلَيْهِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتَّسَائِيُ. وَزَادَنِي «شَرْحُ السُّنَّةِ» فِي أَوَّلِهِ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أَبِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَرَأَى أَبِي الَّذِي بَطَّهْرُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: دَعْنِي أَعَالِجُ الَّذِي بَطَّهْرَكَ فَإِنِّي طَبِيبٌ. فَقَالَ: «أَنْتَ رَفِيقٌ وَاللَّهِ - الطَّبِيبُ».

۳۴۷۱: ابو رمثہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے والد کی معیت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے دریافت کیا، تیرے ساتھ یہ کون شخص ہے؟ انہوں نے کہا، میرا بیٹا ہے۔ آپ اس پر گواہ بن جائیں۔ آپ نے فرمایا، خبردار! تمہارے بیٹے کے جرم کی سزا تمہیں نہیں ملے گی اور تمہارے جرم کی سزا اس کو نہیں ملے گی (ابوداؤد نسائی) اور شرح السنہ میں حدیث کے آغاز میں (کچھ) زائد الفاظ ہیں۔ وہ یہ ہیں کہ اس کے بیٹے نے بیان کیا کہ میں اپنے والد کی معیت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میرے والد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کمر مبارک کا ملاحظہ کیا اور ختم نبوت کے نشان کو جو بظاہر غنود کی شکل میں تھا، کے بارے میں عرض کیا کہ مجھے اجازت دیں، میں آپ کی کمر مبارک کا علاج کروں اس لئے کہ میں طیب ہوں۔ آپ نے فرمایا، تو رفتی ہے یعنی لوگوں پر شفقت کرتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ طیب ہے۔

وضاحت: اس حدیث سے یہ فائدہ حاصل ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام بیماریوں کا علم رکھتا ہے اور ان کے علاج پر بھی قادر ہے۔ بیماری اور تندرستی اللہ کی جانب سے ہے۔ اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ «طیب» اللہ کا نام ہے اس لئے کہ یہ نام اللہ پاک کے ننانوے ناموں میں سے نہیں ہے۔ طیب سے مراد شفاء دینے والا ہے، ظاہر ہے کہ اللہ کے نام تو قیسی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے تمام نام اچھے اچھے ہیں۔ ادب کا تقاضا یہی ہے کہ اللہ کو ان کے ناموں کے ساتھ ہی پکارا جائے۔ مثال کے طور پر اللہ کا نام معلم نہیں حالانکہ «عَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ» ترجمہ، (اس نے آدم کو نام سکھائے) اور «الرَّحْمَانُ عَلَّمَ الْقُرْآنَ» ترجمہ، (رحمان نے قرآن کی تعلیم دی) سے معلم نام اخذ کر کے اللہ تعالیٰ پر اس کا اطلاق ہونا چاہیے، لیکن ایسا نہیں ہوتا (مرقات شرح مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۴۳)

۳۴۷۲ - (۲۷) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ سُرَّاقَةَ بِنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: حَضَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُقِيدُ الْآبَ مِنْ ابْنِهِ، وَلَا يُقِيدُ الْإِبْنَ مِنْ أَبِيهِ... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَضَعَفَهُ.

۳۴۷۲: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے وہ سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں، اس نے بتایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا۔ آپ نے والد کو اس کے بیٹے سے قصاص دلویا اور بیٹے کو والد سے قصاص نہیں دلویا (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۳۴۷۳ - (۲۸) وَعَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ قَتَلْنَاهُ، وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهُ جَدَعْنَاهُ». . . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالِدَّارِمِيُّ. وَزَادَ النَّسَائِيُّ فِي رِوَايَةِ أُخْرَى: «وَمَنْ خَصَصَى عَبْدَهُ خَصَّيْنَاهُ».

۳۴۷۳: حسن رحمہ اللہ سرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے جو شخص اپنے غلام کو قتل کرے گا ہم اسے قتل کر دیں گے اور جو شخص اپنے غلام کے ناک، کان وغیرہ کو کاٹے گا ہم اس کے ناک، کان کو کاٹ دیں گے (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، دارمی) اور نسائی کی روایت میں اضافہ ہے کہ جو شخص اپنے غلام کو خسی کر دے گا ہم اس کو خسی کر دیں گے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے حسن کا سرہ سے سنا ثابت نہیں ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۵۲، ضعیف ترمذی صفحہ ۳۱، ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۲۳)

۳۴۷۴ - (۲۹) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ قَتَلَ مُتَعَمِّدًا دُفِعَ إِلَىٰ أَوْلِيَاءِ الْمَقْتُولِ؛ فَإِنْ شَاءُوا قَتَلُوا، وَإِنْ شَاءُوا أَخَذُوا الدِّيَةَ: وَهِيَ ثَلَاثُونَ حِقَّةً، وَثَلَاثُونَ جَذَعَةً، وَأَرْبَعُونَ خَلِيفَةً - وَمَا صَالِحُوا عَلَيْهِ فَهُوَ لَهُمْ». . . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۴۷۴: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی کو ارادتا قتل کرے گا تو قاتل کو مقتول کے ورثاء کے سپرد کر دیا جائے گا اگر وہ چاہیں تو اسے قتل کر دیں اور چاہیں تو اس سے دیت لے لیں (اور دیت سو اونٹوں پر مشتمل ہوگی، جس میں سے) تیس اونٹیاں (ایسی ہوں) جو چوتھے سال میں داخل ہوں اور تیس اونٹیاں (ایسی ہوں) جو پانچویں سال میں داخل ہوں اور چالیس حاملہ اونٹیاں ہوں اور جتنے مال پر (مقتول کے ورثاء) مصالحت کر لیں وہ مقتول کے ورثاء کے لئے ہو گا (ابوداؤد)

وضاحت: مقتول کے ورثاء اگر قصاص لینا چاہیں تو قصاص لیں اور اگر دیت لینا چاہیں تو دیت لے لیں اور اگر معاف کرنا چاہیں تو معاف بھی کر سکتے ہیں نیز اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۸)

۳۴۷۵ - (۳۰) وَعَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «الْمُسْلِمُونَ تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ، وَيَسْعَىٰ بِدِمَتِهِمْ أَدْنَاهُمْ، وَيُرَدُّ عَلَيْهِمْ أَقْصَاهُمْ، وَهُمْ يَدُّ عَلَىٰ مَنْ سِوَاهُمْ، إِلَّا لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ، وَلَا ذُو عَهْدٍ فِي عَهْدِهِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتَّنْسَائِيُّ.

۳۴۷۵: علی رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، مسلمانوں کے خون مساوی ہیں۔ ادنیٰ درجے کا مسلمان (بھی) غیر مسلموں کو پناہ دے سکتا ہے اور ان کا دور دراز والا انسان غنیمت کے مال کو ان

کے نزدیک والے پر لوٹائے گا اور تمام مسلمان دوسروں کے مقابلہ میں اکٹھے ہیں۔ خردار! کسی مسلمان کو کافر کے بدلے اور کسی ذمی کافر کو بوجہ اس کے ذمی ہونے کے قتل نہیں کیا جائے گا (ابوداؤد، نسائی)

وضاحت: تمام مسلمانوں کے حقوق برابر ہیں اور ان کے خون بھی برابر ہیں۔ اگر معمولی حیثیت کا مسلمان کسی کافر کو پناہ دیتا ہے تو اس کی پناہ سہمی کو تسلیم کرنا ہوگی۔ اور اگر بڑے لشکر میں سے چھوٹا لشکر کسی دور دراز سرحدی علاقے کے دشمنوں پر حملہ آور ہو اور مال غنیمت حاصل کرے تو غنیمت کا حصہ لشکر کے دوسرے فوجیوں کو بھی ملے گا۔ (واللہ اعلم)

۳۴۷۶ - (۳۱) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ .

۳۳۷۶: نیز اس حدیث کو ابن ماجہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

۳۴۷۷ - (۳۲) وَفَنَّ ابْنُ شُرَيْجٍ بِالْخُزَاعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ أُصِيبَ بِدَمٍ أَوْ خَبَلٍ - وَالْخَبَلُ: الْجَرْحُ - فَهُوَ بِالْخِيَارِ بَيْنَ إِحْدَى ثَلَاثٍ: فَإِنْ أَرَادَ الرَّابِعَةَ - فَخُذُوا عَلَيَّ يَدِيهِ - بَيْنَ أَنْ يَقْتَصَّ أَوْ يَعْفُو، أَوْ يَأْخُذَ الْعَقْلَ فَإِنْ أَخَذَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا؛ ثُمَّ عَدَا بَعْدَ ذَلِكَ فَلَهُ النَّارُ خَالِدًا فِيهَا مُخَلَّدًا أَبَدًا». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ .

۳۳۷۷: ابوشریح خزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، جس شخص کا رشتہ دار قتل یا زخمی کر دیا جائے، اسے تین باتوں میں سے ایک بات کا اختیار ہے اگر وہ چوتھی بات کا ارادہ کرے تو اس کا ہاتھ روک لو۔ وہ قصاص لے سکتا ہے، معاف کر سکتا ہے، یا رت لے سکتا ہے۔ اگر اس نے تین باتوں میں سے ایک بات کو تسلیم کر لیا اور پھر اس کے بعد زیادتی کی تو وہ شخص دوزخی ہے اور ہمیشہ دوزخ میں رہے گا (دارمی)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے اس میں محمد بن اسحاق راوی مدلس ہے۔ (المجرع والتعديل جلد ۷ صفحہ ۲۰۸، طبقات ابن سعد جلد ۷ صفحہ ۳۲۱، الضعفاء والمتروکین صفحہ ۵۳، میزان الاحوال جلد ۳ صفحہ ۳۶۸، ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۲۱۰، ارواء الغلیل، جلد ۷ صفحہ ۲۷۸)

۳۴۷۸ - (۳۳) وَفَنَّ طَاوُسٌ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ قُتِلَ فِي عِمِيَّةٍ - فِي رَمَى يَكُونُ بَيْنَهُم بِالْحِجَارَةِ، أَوْ جَلْدٍ بِالسِّيَاطِ، أَوْ ضَرْبٍ بَعْضًا؛ فَهُوَ خَطَا، وَعَقْلُهُ عَقْلُ الْخَطَا. وَمَنْ قَتَلَ عَمْدًا فَهُوَ قَوْدٌ وَمَنْ حَالَ دُونَهُ - فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَغَضَبُهُ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ» - . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ .

۳۳۷۸: طاؤس رحمہ اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص اندھا دھند لڑائی میں قتل ہو گیا (جبکہ لڑنے والے) آپس میں ایک دوسرے پر پتھر پھینک رہے تھے، کوڑے مار

رہے تھے، یا لاشیاں برسا رہے تھے تو یہ قتل ”قتل خطا“ ہے۔ اس کی دیت بھی قتل خطا کی دیت ہوگی اور جس شخص کو ارادتا قتل کیا گیا تو اس کا قصاص ہے اور جو شخص اس سے قصاص لینے میں حائل ہو گیا اس پر اللہ کی لعنت اور ناراضگی ہے۔ اس کا فرض (یا) نفل (کوئی عمل) اللہ کے نزدیک مقبول نہیں (ابوداؤد، نسائی)

۳۴۷۹ - (۳۴) وَقَنَّ جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا أُعْفَى مَنْ قَتَلَ بَعْدَ أَخْذِ الدِّيَةِ»... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۴۷۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص دیت لینے کے بعد قاتل کو قتل کرے گا تو میں اسے معاف نہیں کر سکتا۔ (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے اور اس کی سند میں معطرووراق راوی ضعیف ہے۔ اور یہ روایت منقطع بھی ہے، کیونکہ حسن بصری نے جابر رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا۔ (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۷۴، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۷۴، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۴۵۱)

۳۴۸۰ - (۳۵) وَقَنَّ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا مِنْ رَجُلٍ يُصَابُ بِشَيْءٍ فِي جَسَدِهِ، فَتَصَدَّقَ بِهِ - إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهِ دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ خَطِيئَتُهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۴۸۰: ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا، جس شخص کے جسم کو کوئی تکلیف پہنچی اور اس نے تکلیف پہنچانے والے کو معاف کر دیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک درجہ بلند اور ایک گنہگار دور فرمائیں گے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۲۴۲)

الفصل الثالث

۳۴۸۱ - (۳۶) عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَتَلَ نَفْرًا خَمْسَةً أَوْ سَبْعَةَ بِرَجُلٍ وَاحِدٍ قَتَلُوهُ قَتْلَ غَيْلَةٍ، وَقَالَ عُمَرُ: لَوْ تَمَالَأَ عَلَيْهِ أَهْلُ صَنْعَاءَ لَقَتَلْتَهُمْ جَمِيعًا. رَوَاهُ مَالِكٌ.

میری فصل: ۳۴۸۱: سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے پانچ یا سات انسانوں کو ایک شخص کے قتل کرنے کے جرم کی پاداش میں قتل کر دیا۔ انہوں نے اسے خبیثہ طور پر قتل کیا تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اگر اس شخص کے قتل پر صنعاء (بین کے ایک شہر کا نام ہے) کے تمام باشندے بھی جمع ہو جاتے تو میں ان سب کو قتل کر دیتا۔ (مالک)

۳۴۸۲- (۳۷) وَرَوَى الْبُخَارِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَهُ.

۳۳۸۲: اور امام بخاری نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل بیان کیا ہے۔

۳۴۸۳- (۳۸) وَعَنْ جُنْدُبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: حَدَّثَنِي فُلَانٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «يَجِيءُ الْمَقْتُولُ بِقَاتِلِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ: سَلْ هَذَا فِيمَ قَتَلْتَنِي؟ فَيَقُولُ: قَتَلْتُهُ عَلَى مُلْكِ فُلَانٍ». قَالَ جُنْدُبٌ: فَاتَّقِهَا... رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۳۳۸۳: جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے فلاں نے حدیث سنائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مقتول قیامت کے دن اپنے قاتل کو لائے گا اور کہے گا، اس سے پوچھو کہ اس نے مجھے کیوں قتل کیا تھا؟ وہ کہے گا، میں نے اس کو فلاں شخص کی حکومت کی مدد کرتے ہوئے قتل کیا تھا۔ جندب نے بیان کیا کہ اس قسم کی مدد سے بھی (سائی)

وضاحت: یہ حدیث نسائی جہتی میں نہیں ہے، شاید سنن کبریٰ میں ہو۔ (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۷۵)

۳۴۸۴- (۳۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ آعَانَ عَلِيَّ قَتَلَ مُؤْمِنٍ شَطْرَ كَلِمَةٍ -؛ لَقِيَ اللَّهَ، مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ آيسٌ مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۳۳۸۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص کسی مومن کے قتل میں آدھا جملہ بول کر معاون کرتا ہے (تو جب) اس کی اللہ سے ملاقات ہوگی تو اس کی پیشانی پر لکھا ہوگا۔ یہ شخص اللہ کی رحمت سے ناامید ہے (ابن ماجہ)

وضاحت: یہ حدیث انتہائی درجہ ضعیف ہے اس کی سند میں یزید بن ابی زیاد راوی ضعیف ہے (ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۲۰۹)

۳۴۸۵- (۴۰) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا أَمَسَكَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ وَقَتَلَهُ الْآخَرَ، يُقْتَلُ الَّذِي قَتَلَ وَيُحْبَسُ الَّذِي أَمَسَكَ»... رَوَاهُ الدَّارِقُطَنِيُّ.

۳۳۸۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا، جب ایک شخص کسی شخص کو پکڑتا ہے اور دوسرا اسے قتل کرتا ہے تو قتل کرنے والے کو قتل کیا جائے گا اور پکڑنے والے کو جیل میں ڈال دیا جائے گا۔ (دارقطنی)

وضاحت: اس حدیث کا مرسل ہونا صحیح ہے اور پکڑنے والے کو کب تک جیل میں رکھا جائے گا اس کا تعین حاکم وقت کرے گا (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۷۵)

بَابُ الدِّيَّاتِ (دیتوں کا بیان)

الفصل الأول

۳۴۸۶- (۱) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «هَذِهِ وَهَذِهِ سَوَاءٌ»
يَعْنِي: الْخِنْصَرَ وَالْإِنْبَهَامَ... زَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل : ۳۴۸۶ : ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا، یہ (انگلی) اور یہ (انگلی) برابر ہیں۔ یعنی جھنگلیا اور انگوٹھے کی دیت برابر ہے اور ہر ایک کی دیت دس اونٹ ہے۔ (بخاری)

۳۴۸۷- (۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي جَنِينِ
امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي لِحْيَانَ سَقَطَ مَيْتًا بِغُرَّةٍ: عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ، ثُمَّ إِنَّ الْمَرْأَةَ الَّتِي قَضَى عَلَيْهَا بِالْغُرَّةِ
تُوفِّيَتْ، فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِأَنَّ مِيرَاثَهَا لِبَنِيهَا وَزَوْجِهَا، وَالْعَقْلُ عَلَى عَصَبَتِهَا. مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ.

۳۴۸۷ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، ”بنو لحيان“ کی عورت کے
حمل کے بارے میں فیصلہ فرمایا، جو مرا ہوا (پیٹ سے) باہر آیا۔ اس کی دیت غلام یا لونڈی ہے، پھر وہ عورت، جس کو
آپ نے حکم دیا تھا کہ وہ غلام یا لونڈی بطور دیت دے۔ فوت ہو گئی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا کہ
عورت کا ورثہ اس کے بیٹوں اور اس کے خاوند کو ملے گا اور دیت اس کے عصبہ (رشتہ دار) ادا کریں گے۔
(بخاری، مسلم)

وضاحت : مغیرہ بن شعبہ کی روایت میں ہے کہ ایک عورت نے اپنی سوکن کو لاشمی ماری، جس سے اس کا
حمل ساقط ہو گیا اور حمل ساقط ہونے کے بعد وہ عورت بھی فوت ہو گئی چونکہ یہ قتل کرنا ارادہ نہ تھا۔ اس لئے، اس
میں دیت کا فیصلہ فرمایا اور دیت بھی حملہ آور عورت کے عصبہ رشتہ دار مل کر ادا کریں گے (تتبع الرواة جلد ۳ ص ۳۷۷)

۳۴۸۸- (۳) وَصْنُهُ، قَالَ: إِقْتَتَلَتِ امْرَأَتَانِ مِنْ هَذَيْلٍ فَرَمَتِ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى
بِحَجَرٍ، فَقَتَلَتْهَا وَمَا فِي بَطْنِهَا، فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّ دِيَةَ جَنِينِهَا غُرَّةٌ: عَبْدٌ أَوْ وِلْدَةٌ،
وَقَضَى بِدِيَةِ الْمَرْأَةِ عَلَى عَاقِلَتِهَا، وَوَرِثَتِهَا وَلَدَهَا وَمَنْ مَعَهُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۸۸ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عذیل (قبیلہ) کی دو عورتیں آپس میں لڑ پڑیں۔ ان میں سے ایک نے دوسری کو پھردے مارا۔ (جس کی وجہ) سے وہ عورت اور اس کے پیٹ میں جو بچہ تھا (دونوں) مارے گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ صادر فرمایا کہ بچے کی دست ایک غرہ (لوٹڑی یا غلام) ہے اور عورت کی دست قاتلہ کے عصبہ رشتہ دار ادا کریں اور بچے اور دیگر وارثوں کو اس (مرنے والی عورت) کا وارث بنایا (بخاری، مسلم)

۳۴۸۹- (۴) وَعَنِ الْمُغْبِرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ امْرَأَتَيْنِ كَانَتَا ضَرْتَيْنِ، فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ أَوْ عَمُودٍ فَسَطَّاطٍ، فَالْقَتَّ جَبِينَهَا، فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْجَبِينِ غُرَّةً: عَبْدًا أَوْ أَمَةً، وَجَعَلَهُ عَلَى عَصَبَةِ الْمَرْأَةِ. هَذِهِ رِوَايَةُ التِّرْمِذِيِّ، وَفِي رِوَايَةٍ مُسْلِمٍ: قَالَ: ضَرَبَتْ امْرَأَةٌ ضَرْتَهَا بِعَمُودٍ فَسَطَّاطٍ وَهِيَ حُبْلَى، فَاقْتَلَتْهَا. قَالَ: وَإِحْدَاهُمَا لِحْيَانِيَّةٌ. قَالَ: فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ دِيَةَ الْمَقْتُولَةِ عَلَى عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ وَغُرَّةً لِمَا فِي بَطْنِهَا.

۳۳۸۹ : مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دو سوکنوں میں سے ایک نے دوسری کو پتھریا خیمے کا بانس دے مارا، جس کی وجہ سے اس کا حمل ساقط ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ساقط ہونے والے) حمل کے بارے میں فیصلہ فرمایا کہ غرہ (غلام یا لوٹڑی) دی جائے اور دست قاتلہ کے عصبہ رشتہ دار پر ڈال دی (ترمذی)

اور مسلم کی روایت میں ہے اس نے بیان کیا کہ ایک عورت نے اپنی سوکن کو خیمے کا بانس مار کر اسے قتل کر دیا (جب) کہ وہ حاملہ تھی۔ راوی نے بیان کیا کہ ان میں سے ایک عورت ”لیحان“ (قبیلہ) سے تھی۔ راوی نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتولہ کی دست قاتلہ کے عصبہ رشتہ داروں پر ڈال دی اور حمل کی دست غلام یا لوٹڑی قرار دی۔

الفصل الثانی

۳۴۹۰- (۵) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «أَلَا إِنَّ دِيَةَ الْخَطَأِ شِبْهُ الْعَمْدِ مَا كَانَ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا—؛ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ: مِنْهَا أَرْبَعُونَ فِي بَطْنِهَا أَوْلَادُهَا». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالِدَّارِمِيُّ.

دوسری فصل : ۳۴۹۰ : عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خبردار! قتل خطا شبہ عمد جو کوڑے اور لاشی کے ساتھ ہو، کی دست سزا دہ ہے، ان میں سے (۴۰) چالیس اونٹیاں حاملہ ہوں گی (نسائی، ابن ماجہ، دارمی)

۳۴۹۱- (۶) وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ عَنْهُ، وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ.

وَفِي «شَرْحِ السُّنَّةِ» لَفْظُ «الْمَصَابِيحِ» عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

۳۳۹: ابو داؤد نے اس حدیث کو ابن عمرو اور ابن عمر (دونوں) سے روایت کیا ہے اور شرح السنہ میں مصابیح کے لفظ صرف ابن عمر سے مروی ہیں۔

۳۴۹۲- (۷) وَهَذَا مِنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ، وَكَانَ فِي كِتَابِهِ: «إِنَّ مَنْ اعْتَبَطَ مُؤْمِنًا قَتْلًا -؛ فَإِنَّهُ قَوْدُ يَدِهِ - إِلَّا أَنْ يَرْضَى أَوْلِيَاءُ الْمَقْتُولِ» -، وَفِيهِ: «إِنَّ الرَّجُلَ يُقْتَلُ بِالْمَرْأَةِ» وَفِيهِ: «فِي النَّفْسِ الدِّيَّةُ مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ، وَعَلَى أَهْلِ الذَّهَبِ أَلْفُ دِينَارٍ، وَفِي الْأَنْفِ إِذَا أُوعِبَ جَدْعُهُ - الدِّيَّةُ مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ، وَفِي الْأَسْنَانِ - الدِّيَّةُ، وَفِي الشَّفَتَيْنِ الدِّيَّةُ، وَفِي الْبَيْضَتَيْنِ الدِّيَّةُ، وَفِي الذَّكْرِ الدِّيَّةُ، وَفِي الصُّلْبِ الدِّيَّةُ، وَفِي الْعَيْنَيْنِ الدِّيَّةُ، وَفِي الرَّجْلِ الْوَاحِدَةِ نِصْفُ الدِّيَّةِ -، وَفِي الْمَأْمُومَةِ - ثَلَاثُ الدِّيَّةِ، وَفِي الْجَائِفَةِ - ثَلَاثُ الدِّيَّةِ، وَفِي الْمُنْقَلَةِ - خَمْسَ عَشْرَةَ مِنَ الْإِبِلِ، وَفِي كُلِّ إِصْبَعٍ مِنَ أَصَابِعِ الْيَدِ وَالرَّجْلِ عَشْرٌ مِنَ الْإِبِلِ، وَفِي السِّنِّ خَمْسٌ مِنَ الْإِبِلِ» رَوَاهُ النَّسَائِيُّ، وَالذَّارِمِيُّ. وَفِي رِوَايَةِ مَالِكٍ: «وَفِي الْعَيْنِ خَمْسُونَ، وَفِي الْيَدِ خَمْسُونَ، وَفِي الرَّجْلِ خَمْسُونَ، وَفِي الْمَوْضِعَةِ - خَمْسٌ».

۳۳۹۳: ابوبکر بن محمد عمرو بن حزم اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن والوں کی جانب خط بھیجا۔ اس میں تحریر تھا، جو شخص کسی ایماندار شخص کو بغیر کسی قصور کے جان سے مار ڈالے (تو) اس سے قصاص لیا جائے، ہاں! اگر مقتول کے وارث (دست پر یا معاف کرنے پر) رضامند ہو جائیں تو الگ بات ہے۔ نیز اس میں تحریر تھا کہ مرد کو عورت کے بدلے قتل کیا جائے گا۔ اس تحریر میں یہ (بھی) تھا کہ جان کے بدلے سو اونٹ ہیں اور سونے کے حساب سے ایک ہزار دینار (دست) ہے اور جب کسی شخص کی ناک جڑ سے کاٹ دی جائے تو (اس کی) دست سو اونٹ ہیں۔ دانتوں، ہونٹوں، خیمین، آلہ تھاسل، کمر اور دونوں آنکھوں کی مکمل دست ہے۔ ایک پاؤں میں نصف دست ہے اور داغ کے زخم نیز پیٹ کے زخم میں دست کا تیسرا حصہ ہے۔ ہڈی نکل ہونے میں پندرہ اونٹ ہیں۔ ہاتھ پاؤں کی ہر انگلی میں دس (۱۰) اونٹ ہیں اور ایک دانت کی دست پانچ اونٹ ہیں۔ (نسائی، دارمی) اور مالک کی روایت میں ہے کہ ایک آنکھ، ایک ہاتھ، ایک پاؤں میں پچاس (۵۰) اونٹ ہیں اور اگر زخم سے ہڈی نظر آنے لگے تو اس میں پانچ اونٹ ہیں۔

۳۴۹۳- (۸) وَهَذَا مِنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَوَاضِحِ خَمْسًا خَمْسًا مِنَ الْإِبِلِ، وَفِي الْأَسْنَانِ خَمْسًا خَمْسًا مِنَ الْإِبِلِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَالذَّارِمِيُّ. وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، الْفُضْلُ الْأَوَّلُ.

۳۳۹۳: عمرو بن شعیب اپنے والد سے، وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان زخموں میں، جن میں ہڈی تنگی ہو جائے پانچ، پانچ اونٹ اور دانتوں میں پانچ، پانچ اونٹ دت مقرر فرمائی (ابوداؤد، نسائی، دارمی) البتہ ترمذی، ابن ماجہ نے پہلا جملہ ذکر کیا ہے۔

وضاحت: ابن ماجہ میں مذکور روایت ضعیف ہے (ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۲۶)

۳۴۹۴ - (۹) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَصَابِعَ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ سَوَاءً. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۳۳۹۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں کی انگلیوں کی دت کو برابر قرار دیا ہے۔ (ابوداؤد، ترمذی)

۳۴۹۵ - (۱۰) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْأَصَابِعُ سَوَاءٌ، وَالْأَسْنَانُ سَوَاءٌ، الثَّنِيَّةُ وَالضَّرْسُ سَوَاءٌ، هَذِهِ وَهَذِهِ - سَوَاءٌ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۳۹۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمام انگلیاں برابر ہیں، تمام دانت برابر ہیں۔ اگلے اوپر کے دو دانت اور نیچے کے دو دانت اور داڑھ برابر ہے۔ چنگلی اور انگوٹھا برابر ہے۔ (ابوداؤد)

۳۴۹۶ - (۱۱) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ ثُمَّ قَالَ: «أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّهُ لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ، وَمَا كَانَ مِنْ حِلْفٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَإِنَّ الْإِسْلَامَ لَا يَزِيدُهُ إِلَّا شِدَّةً، الْمُؤْمِنُونَ يَدُّ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ، يُجِيرُ عَلَيْهِمْ أَدْنَاهُمْ -، وَيُرَدُّ عَلَيْهِمْ أَفْصَاهُمْ -، يَرُدُّ سَرَايَاهُمْ عَلَى قَعِيدَتِهِمْ -، لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ، دِيَّةُ الْكَافِرِ نِصْفُ دِيَّةِ الْمُسْلِمِ، لَا جَلْبَ وَلَا جَنْبَ، وَلَا تُؤْخَذُ صَدَقَاتُهُمْ إِلَّا فِي دُورِهِمْ». وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ: «دِيَّةُ الْمَعَاهِدِ نِصْفُ دِيَّةِ الْحُرِّ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۳۹۶: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے سال خطبہ دیا، آپ نے اعلان فرمایا، اے لوگو! اسلام میں (کوئی نیا) معاہدہ نہیں ہے، البتہ جاہلیت کے معاہدات کو اسلام تقویت دیتا ہے، تمام مومن دوسرے کے مقابلے میں ایک جیسے ہیں۔ معمولی درجے کا مومن، مومنوں کی جانب سے پناہ دے سکتا ہے اور مومنوں میں سے دور دراز والا شخص دوسروں پر (غنیمت کا) حصہ لوٹائے گا۔ مومنوں کا (حملہ آور) لشکر بیٹھنے والے فوجیوں پر حصہ لوٹائے گا۔ کسی مومن کو کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے۔ کافر کی دت مسلمان کی دت

سے آدمی ہے۔ جَلَب (با) جَنَب نہیں ہے۔ اور زکوٰۃ وصول کرنے کیلئے لوگوں کے ڈیروں پر جایا جائے اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا، ذمی کی ریت آزاد کی ریت سے آدمی ہے۔ (ابوداؤد)

۳۴۹۷- (۱۲) وَعَنْ خِشْفِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي دِيَةِ الْخَطَا عَشْرِينَ بِنْتِ مَخَاضٍ —، وَعَشْرِينَ ابْنِ مَخَاضٍ — ذَكَوْرًا، وَعَشْرِينَ بِنْتِ لَبُونٍ —، وَعَشْرِينَ جِدْعَةَ، وَعَشْرِينَ حِقَّةً. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَالصَّحِيحُ أَنَّهُ مَوْقُوفٌ عَلَى ابْنِ مَسْعُودٍ، وَخِشْفٌ مَجْهُولٌ لَا يُعْرَفُ إِلَّا بِهَذَا الْحَدِيثِ. وَرَوَى فِي «شَرْحِ السَّنَةِ» أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَدَى قِتِيلَ خَيْرِ بِيْمَانَةٍ مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ وَلَيْسَ فِي أَسْنَانِ إِبِلِ الصَّدَقَةِ ابْنُ مَخَاضٍ إِنَّمَا فِيهَا ابْنُ لَبُونٍ.

۳۴۹۷: خشف بن مالک، ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریت خطا میں بیس (۲۰) بنت مخاض (جو دوسرے سال میں داخل ہوں) اور بیس (۲۰) ابن مخاض (جو دوسرے سال میں داخل ہوں) اور بیس (۲۰) بنت لبون (ایسی اونٹیاں جو تیسرے سال میں داخل ہوں) اور بیس (۲۰) جذعہ (جو پانچویں سال میں داخل ہوں) اور بیس (۲۰) حقه (جو چوتھے سال میں داخل ہوں) کل سو اونٹ) مقرر فرمائے۔ (ترمذی، ابوداؤد، نسائی) صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث ابن مسعود پر موقوف ہے اور خشف راوی مجہول ہے۔ اس کا ذکر صرف اسی حدیث میں ہے اور شرح السنہ میں مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر کے مقتول کی صدقہ کے اونٹوں سے سو (۱۰۰) اونٹ ریت دی، جبکہ صدقہ کے اونٹوں میں دو سال کے اونٹ نہیں ہوتے البتہ ان میں تین سال کے ہوتے ہیں۔

۳۴۹۸- (۱۳) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: كَانَتْ قِيَمَةُ الدِّيَةِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثَمَانِمِائَةَ دِينَارٍ، أَوْ ثَمَانِيَةَ أَلْفِ دِرْهَمٍ وَدِيَةُ أَهْلِ الْكِتَابِ يَوْمَئِذٍ النِّصْفُ مِنْ دِيَةِ الْمُسْلِمِينَ. قَالَ: فَكَانَ كَذَلِكَ حَتَّى اسْتُخْلِفَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَامَ خَطِيبًا، فَقَالَ: إِنَّ الْإِبِلَ قَدْ غَلَّتْ —. قَالَ: فَفَرَضَهَا عُمَرُ عَلَى أَهْلِ الذَّهَبِ أَلْفَ دِينَارٍ، وَعَلَى أَهْلِ الْوَرِقِ — اِثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا، وَعَلَى أَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَيْ بَقْرَةٍ، وَعَلَى أَهْلِ الشَّاءِ أَلْفَى شَاةً، وَعَلَى أَهْلِ الْحُلَلِ مِائَتَيْ حُلَّةٍ... قَالَ: وَتَرَكَ دِيَةَ أَهْلِ الدِّمَّةِ لَمْ يَرَفَعَهَا فِيمَا رَفَعَ مِنَ الدِّيَةِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۴۹۸: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ریت کی قیمت آٹھ سو (۸۰۰) دینار یا آٹھ ہزار درہم تھی اور ان دنوں اہل کتاب کی ریت مسلمانوں کی ریت سے نصف تھی۔ انہوں نے بیان کیا کہ ریت (کا معاملہ) اسی طرح رہا، یہاں تک کہ عمر رضی اللہ عنہ غلیفہ بنائے گئے۔ چنانچہ

انہوں نے خطبہ دیا۔ جس میں انہوں نے وضاحت کی کہ اونٹوں کی قیمت گراں ہو گئی ہے چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے سونے (Gold) والوں پر ایک ہزار دینار اور چاندی والوں پر بارہ ہزار اور گائے والوں پر دو سو (۲۰۰) گائیں اور بکری والوں پر دو ہزار (۲۰۰۰) بکریاں اور کپڑے والوں پر دو سو جوڑے دیت مقرر کی، لیکن ذبیہوں کی دیت کو ان کے حال پر چھوڑ دیا، ان کی دیت میں اضافہ نہ کیا۔ (ابوداؤد)

وضاحت: واضح رہے کہ عبداللہ بن عمرو بن حزم کی تحریر پر اطلاع نہیں مل سکی ورنہ وہ یہ نہ کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں (دیت) آٹھ سو (۸۰۰) دینار تھی جبکہ عمرو بن حزم کی تحریر میں ایک ہزار (۱۰۰۰) دینار کا ذکر ہے۔ سند میں ابو بکر عبدالرحمان بن عثمان راوی ضعیف ہے۔ (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۷۸، تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۷۸)

۳۴۹۹ - (۱۴) وَفِي ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ جَعَلَ الدِّيَةَ اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَالِدَّارِمِيُّ.

۳۴۹۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے بارہ ہزار (۳۰۰۰) درہم دیت مقرر فرمائی (ترمذی، ابوداؤد، نسائی، دارمی)

۳۵۰۰ - (۱۵) وَفِي عَمْرٍو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنِ أَبِيهِ، عَنِ جَدِّهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُومُ دِيَةَ الْخَطَا عَلَى أَهْلِ الْقُرَى أَرْبَعِمِائَةَ دِينَارٍ أَوْ عِدْلُهَا مِنَ الْوَرِقِ، وَيُقِيمُهَا عَلَى اثْمَانِ الْإِبِلِ، فَإِذَا غَلَّتْ رَفَعَتْ فِي قِيمَتِهَا، وَإِذَا هَاجَتْ رُخِصَتْ - نَقَصَ مِنْ قِيمَتِهَا، وَبَلَغَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا بَيْنَ أَرْبَعِمِائَةَ دِينَارٍ إِلَى ثَمَانِمِائَةَ دِينَارٍ، وَعِدْلُهَا مِنَ الْوَرِقِ ثَمَانِيَةَ آلَافٍ دِرْهَمٍ. قَالَ: وَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى أَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَيْ بَقْرَةٍ، وَعَلَى أَهْلِ الشَّاءِ الْفَنَى شَاةً، وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الْعَقْلَ مِيزَاتُ بَيْنَ وَرَثَةِ الْقَتِيلِ». وَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّ عَقْلَ الْمَرْأَةِ بَيْنَ عَصَبَتَيْهَا، وَلَا يَرِثُ الْقَاتِلُ شَيْئًا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۳۵۰۰: عمرو بن شعیب اپنے والد سے، وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ دہائیوں پر (قتل) خطا کی دیت چار سو (۴۰۰) دینار یا اس کے برابر چاندی مقرر فرماتے تھے اور اونٹوں کی قیمت کے مطابق دیت کی قیمت مقرر فرماتے۔ جب اونٹ مٹے ہو جاتے تو قیمت میں اضافہ فرماتے اور جب ارزاں ہو جاتے تو دیت کی قیمت میں کمی فرماتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دیت کی قیمت چار سو (۴۰۰) دینار سے آٹھ سو (۸۰۰) دینار تک رہی، اور اس کے برابر چاندی سے آٹھ ہزار درہم تک رہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گائے والوں پر دو سو (۲۰۰) گائیں اور بکری والوں پر دو ہزار بکریاں مقرر فرمائیں نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دیت مقتول کے ورثاء کے درمیان قانون وراثت کے مطابق تقسیم ہوگی اور قاتل کو وراثت سے کچھ نہیں ملے گا۔ (ابوداؤد، نسائی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن راشد کھولی راوی متکلم فیہ (الجرح والتعديل جلد ۱ صفحہ ۳۸۵، العلل ومعرفة الرجال۔ رقم ۲۷۳۷، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۵۲۳) اور سلیمان بن موسیٰ راوی ضعیف ہیں۔ (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۲۵)

۳۵۰۱ - (۱۶) وَعَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «عَقْلُ شِبِّهِ الْعَمْدِ مُغْلَظٌ - ، مِثْلُ عَقْلِ الْعَمْدِ، وَلَا يُقْتَلُ صَاحِبُهُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۵۰۱: عمرو بن شعیب اپنے والد سے، وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قتل شبہ عمر کی ریت، قتل عمر کی مانند شدید ہے۔ البتہ قاتل کو قتل نہیں کیا جائے گا۔ (ابوداؤد) وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن راشد کھولی متکلم فیہ ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۵۲۳)

۳۵۰۲ - (۱۷) وَعَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْعَيْنِ الْقَائِمَةِ السَّادَةِ - لِمَكَانِهَا بَثْلُ الدِّيَةِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتَّسَائِيَّ.

۳۵۰۲: عمرو بن شعیب اپنے والد سے، وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آنکھ کے بارے میں جو اپنی جگہ قائم ہے اور صحیح ہے (لیکن نظر جاتی رہی ہے) کے لئے ریت کے تیرے حصے کا فیصلہ فرمایا (ابوداؤد، نسائی)

۳۵۰۳ - (۱۸) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْجَبِينِ بَغْرَةً: عَبْدٌ، أَوْ أَمَةٌ أَوْ فَرَسٌ، أَوْ بَعْلٌ، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَقَالَ: رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ وَخَالِدُ بْنُ الْوَاسِطِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَلَمْ يَذْكُرْ: أَوْ فَرَسٍ أَوْ بَعْلٍ.

۳۵۰۳: محمد بن عمرو، ابوسلمہ سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچے کے بارے میں جو پیٹ میں تھا (اور مارا گیا) غرہ یعنی غلام، لونڈی، گھوڑے یا فخر کا فیصلہ فرمایا (ابوداؤد) اور ابوداؤد نے بیان کیا کہ اس حدیث کو حماد بن مسلمہ اور خالد واسطی نے محمد بن عمرو سے روایت کیا اور ان دونوں نے گھوڑے یا فخر کا ذکر نہیں کیا۔

وضاحت: گھوڑے یا فخر کا ذکر صحیح نہیں ہے۔ عیسیٰ بن یونس راوی کو وہم ہوا ہے اور وہ کبھی کبھی غلطی کر جاتا تھا (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۷۹)

۳۵۰۴ - (۱۹) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ تَطَبَّبَ وَلَمْ يَعْلَمْ مِنْهُ طَبٌّ فَهُوَ ضَامِنٌ»... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۳۵۰۳: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے (کسی کا) علاج کیا جبکہ وہ علاج کرنے میں ماہر نہیں ہے تو وہ (نقصان کا) ضامن ہو گا (ابوداؤد، نسائی) وضاحت: اس حدیث کو صرف ولید بن مسلم نے بیان کیا ہے اور صحیح یہ ہے کہ یہ روایت مرسل ہے۔ نیز اگر ماہر طبیب سے نادانستہ طور پر مریض کو نقصان پہنچے تو وہ ضامن نہیں ہو گا۔ (واللہ اعلم)

۳۵۰۵ - (۲۰) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ غَلَامًا - لِأَنْبَاسٍ فَقْرَاءَ - بَلَغَ أَذْنَ غَلَامٍ لِأَنْبَاسٍ أَغْنِيَاءَ، فَاتَى أَهْلَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالُوا: إِنَّا أَنْبَاسٌ فَقْرَاءَ، فَلَمْ يَجْعَلْ سِوَهُمْ شَيْئًا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۳۵۰۵: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ فقیر لوگوں کے غلام نے مالدار لوگوں کے غلام کا کان کاٹ دیا تو اس کے مالک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، انہوں نے بیان کیا کہ ہم فقیر لوگ ہیں تو آپ نے ان پر (دست) نہیں لگائی (ابوداؤد، نسائی)

الفصل الثالث

۳۵۰۶ - (۲۱) وَعَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: دِيَةٌ شِبْهِ الْعَمْدِ آثَلَانًا ثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ حِقَّةً، وَثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ جَذَعَةً، وَأَرْبَعٌ وَثَلَاثُونَ ثَنِيَّةً إِلَى بَازِلٍ - عَامِهَا كُلُّهَا خَلِفَاتٌ... وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ: فِي الْخَطِّ أَرْبَاعًا: خَمْسٌ وَعِشْرُونَ حِقَّةً، وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ جَذَعَةً، وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ بَنَاتِ لَبُونٍ، وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ بَنَاتِ مَخَاضٍ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

تیسری فصل: ۳۵۰۶: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ شبہ عمد کی دیت تین قسم کی ہے تینتیس (۳۳) ماہہ اونٹنیاں جو چوتھے سال میں داخل ہوں اور تینتیس (۳۳) جو پانچویں سال میں داخل ہوں اور چونتیس (۳۴) چھٹے سال سے نویں سال تک کی عمر کی ہوں اور یہ تمام کی تمام حاملہ ہوں اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا، قتل خطاء کی دیت چار انواع پر (مشتمل) ہے۔ پچیس (۲۵) اونٹنیاں جو چوتھے سال میں داخل ہوں اور پچیس (۲۵) جو پانچویں سال میں داخل ہوں اور پچیس (۲۵) جو تیسرے سال میں داخل ہوں اور پچیس (۲۵) اونٹنیاں جو دوسرے سال میں داخل ہوں (ابوداؤد)

۳۵۰۷- (۲۲) وَعَنْ مُجَاهِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَضَى عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فِي شِبْهِ الْعَمْدِ ثَلَاثِينَ حَقَّةً، وَثَلَاثِينَ جَذَعَةً، وَأَرْبَعِينَ خَلْفَةً، مَا بَيْنَ ثِنْتَيْهِ إِلَى بَازِلِ عَامِهَا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۵۰۷: مجاہد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، عمر رضی اللہ عنہ نے شبہ عمد میں فیصلہ دیا کہ تیس (۳۰) اونٹنیاں جو چوتھے سال میں داخل ہوں اور تیس (۳۰) اونٹنیاں جو پانچویں سال میں داخل ہوں اور چالیس (۴۰) اونٹنیاں جو چھٹے سال سے نویں سال تک کی عمر کی ہوں اور یہ تمام کی تمام حاملہ ہوں (ابوداؤد)
وضاحت: مجاہد رحمہ اللہ نے عمر رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۷۹)

۳۵۰۸- (۲۳) وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ رَحِمَهُ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى فِي الْجَبِينِ يُقْتَلُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ بَغْرَةَ عَبْدٍ أَوْ وَلِيدَةٍ. فَقَالَ الَّذِي قَضَى عَلَيْهِ: كَيْفَ أَغْرَمُ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَ -، وَمِثْلُ ذَلِكَ يُطَلُّ - . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّمَا هَذَا مِنْ إِخْوَانِ الْكُهَّانِ»... رَوَاهُ مَالِكٌ، وَالنَّسَائِيُّ مُرْسَلًا.

۳۵۰۸: سعید بن مسیب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچے کے بارے میں فیصلہ فرمایا، جس کو اس کی ماں کے پیٹ میں قتل کیا گیا کہ اس میں ایک غرو، غلام یا لونڈی ہے لیکن جس کے خلاف آپ نے فیصلہ صادر فرمایا تھا، اس نے کہا، میں ایسے بچے کا جرمانہ کیسے ادا کروں، جس نے کھایا نہ پیا۔ جس نے بات کی نہ چلایا۔ ایسے (بچے) کا خون زائیکاں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ شخص کاہنوں کا ساتھی ہے (مالک اور نسائی نے اسے مرسلًا بیان کیا ہے)

۳۵۰۹- (۲۴) وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ عَنْهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مُتَّصِلًا

۳۵۰۹: ابوداؤد نے اس حدیث کو سعید بن مسیب سے اور اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے موصولًا بیان کیا

بَابُ مَا لَا يُضْمَنُ مِنَ الْجُنَايَاتِ (جن جرائم پر کچھ جرمانہ نہیں، ان کا بیان)

الفصل الأول

۳۵۱۰- (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْعَجَمَاءُ— جُرْحُهَا جُبَارٌ—، وَالْمَعْدِنُ— جُبَارٌ، وَالْبَثْرُ— جُبَارٌ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۳۵۱۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جانور کے زخمی کرنے پر کچھ جرمانہ نہیں اور کان میں (مزدور کے دب کر مر جانے کی صورت میں مالک پر) کچھ جرمانہ نہیں اور کتوں میں (گر کر ہلاک ہو جانے والے انسان) کی کچھ دیت نہیں (بخاری، مسلم)

وضاحت: اس حدیث کی وضاحت یوں ہے کہ جب کسی جانور کا پاؤں کسی بچے وغیرہ پر آگیا اور اس سے بچہ زخمی ہو گیا تو جانور کے مالک پر کچھ جرمانہ نہیں۔ اسی طرح اگر کان کے مالک نے چند مزدوروں کو کان سے نمک نکالنے کے لئے لگا رکھا ہے اور اچانک نمک کی پٹی کسی مزدور پر آگرے، جس سے اس کی موت واقع ہو جائے تو اس صورت میں کان کے مالک پر اس کی موت کی ذمہ داری عائد نہیں ہوگی۔ اسی طرح اگر کسی شخص نے جنگل میں مسافروں کے لئے کنواں کھدوایا اور اس میں کوئی انسان گر کر مر گیا تو کتوں کے مالک پر کچھ ذمہ داری عائد نہیں ہوگی (واللہ اعلم)

۳۵۱۱- (۲) وَعَنْ يَعْلَى بْنِ أُمِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ جَيْشَ الْعُسْرَةِ—، وَكَانَ لِي أَجِيرٌ، فَقَاتَلَ إِنْسَانًا فَعَضَّ أَحَدَهُمَا يَدَ الْآخِرِ، فَانْتَزَعَ الْمَعْضُوضُ يَدَهُ مِنْ فِي الْعَاصِصِ، فَأَنْدَرَ بَنِيئَهُ— فَسَقَطَتْ، فَانْطَلَقَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَأَهْدَرَ بَنِيئَهُ—، وَقَالَ: «أَيْدُعُ يَدَهُ فِي فَيْكٍ تَقْضِيهَا كَالْفَحْلِ—». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۱۱: يعلى بن امية رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں غزوہ تبوک کے لشکر میں شریک ہوا اور میرے (ساتھ) میرا ایک خادم تھا، وہ ایک انسان سے لڑ پڑا۔ ان میں سے ایک نے دوسرے کے ہاتھ پر (اپنے دانت) گاڑ دیے۔ (جس کے ہاتھ میں) دانت گڑے ہوئے تھے اس نے اپنے ہاتھ کو دانت گاڑنے والے کے منہ سے زور سے کھینچا اور اس کا اگلا دانت نکال دیا۔ پھر وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے اس کے دانتوں (کی دیت کو) باطل قرار دیا اور فرمایا، کیا وہ شخص اپنا ہاتھ تیرے دانتوں کے حوالے کیے رکھتا اور تو سائڈ کی طرح چباتا رہتا (بخاری، مسلم)

۳۵۱۲- (۳) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ قَبِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۱۳: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتا ہوا قتل ہو گیا، وہ شہید ہے (بخاری، مسلم) وضاحت: جب کوئی شخص اپنے مال یا عزت وغیرہ کی حفاظت کے لئے لڑتا ہوا مارا جاتا ہے تو وہ شہید ہے اگر وہ مال کی حفاظت کرتا ہوا حملہ آور انسان کو قتل کرتا ہے یا زخمی کرتا ہے تو وہ انسان مجرم نہیں ہے۔ مسلم شریف میں ابو ہریرہ سے مروی حدیث ہے کہ آپ سے دریافت کیا گیا کہ اگر ایک شخص مجھ سے میرا مال چھیننا چاہتا ہے؟ آپ نے فرمایا، تو مدافعت کر..... اگر مدافعت کرتے ہوئے (حملہ آور شخص) قتل ہو جاتا ہے تو وہ دوزخی ہے اور اگر تو مارا جائے تو شہید ہے (فتح الباری جلد ۶ صفحہ ۳۹)

۳۵۱۳ - (۴) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ إِنْ جَاءَ رَجُلٌ يُرِيدُ أَخْذَ مَالِي؟ قَالَ: «فَلَا تُعْطِهِ مَالَكَ» قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ قَاتَلَنِي؟ قَالَ: «قَاتِلْهُ». قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلَنِي؟ قَالَ: «فَأَنْتَ شَهِيدٌ». قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلْتَهُ؟ قَالَ: «هُوَ فِي النَّارِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۵۱۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آیا اس نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! آپ بتائیں کہ اگر ایک شخص مجھ سے میرا مال چھیننے کا ارادہ کرتا ہے؟ آپ نے فرمایا، تو اسے اپنا مال نہ لینے دے۔ اس نے عرض کیا، آپ بتائیں کہ اگر وہ مجھ سے لڑائی پر اتر آئے؟ آپ نے فرمایا، تب تو بھی اس سے لڑائی کر۔ اس نے عرض کیا، آپ بتائیں کہ اگر وہ مجھے قتل کر دے؟ آپ نے فرمایا، پھر تو شہید ہے۔ اس نے عرض کیا، آپ بتائیں کہ اگر میں اسے قتل کر دوں؟ آپ نے فرمایا، وہ جہنمی ہے (مسلم)

۳۵۱۴ - (۵) وَعَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَوْ اطَّلَعَ فِي بَيْتِكَ أَحَدٌ - ، وَلَمْ تَأْذَنْ لَهُ، فَخَذَفْتَهُ - بِحَصَاةٍ، فَفَقَاتَ عَيْنَهُ؛ مَا كَانَ عَلَيْكَ مِنْ جُنَاحٍ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۱۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، اگر کوئی شخص تیرے گھر میں جھانکے جسے تو نے اجازت نہیں دی اور تو اس پر نکل کر پھینکے اور اس کی آنکھ پھوڑ دے تو تجھ پر کوئی گناہ نہیں ہے (بخاری، مسلم)

۳۵۱۵ - (۶) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ فِي جُحْرِ فِي بَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَمَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَذْرِيٌّ - يَحُكُّ بِهِ رَأْسَهُ، فَقَالَ: «لَوْ أَعْلَمْتُ أَنَّكَ تَنْظُرُنِي لَطَعْتُ بِهٖ فِي عَيْنَيْكَ، إِنَّمَا جُعِلَ الْأَسْتِئْذَانُ مِنْ أَجْلِ الْبَصْرِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۱۵: سئل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے (گھر) کے دروازے کی دراڑوں میں سے جھانکا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے (ہاتھ میں) جسم کو کھجانے والی لکڑی تھی، جس کے ساتھ آپ اپنے سر کو کھلا رہے تھے۔ آپ نے فرمایا، اگر مجھے اس بات کا علم ہوتا کہ تو مجھے دیکھ رہا ہے تو میں لکڑی تیری آنکھوں میں مارتا۔ اجازت طلب کرنا اس لئے مقرر کیا گیا ہے کہ (گھر کی چار دیواری میں بیٹھے ہوؤں پر) نظر نہ پڑے (بخاری، مسلم)

۳۵۱۶- (۷) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا يَخْذِفُ، فَقَالَ: لَا تَخْذِفْ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْخَذْفِ، وَقَالَ: «إِنَّهُ لَا يُصَادُ بِهِ صَيْدٌ، وَلَا يُنْكَأُ بِهِ عَدُوٌّ»؛ وَلَكِنَّهَا قَدْ تَكْبِيرُ الْبِئْسَ وَتَفْقَأُ الْعَيْنَ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۱۶: عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، انہوں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ کنکر مار رہا ہے انہوں نے (اس سے) کہا کہ تو کنکر نہ مار اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکر مارنے سے روکا ہے اور آپ نے فرمایا ہے کہ کنکر مارنے سے نہ تو کسی (پرندے کا) شکار ہوتا ہے اور نہ ہی اس سے دشمن زخمی ہوتا ہے البتہ کنکر دانٹوں کو توڑتا ہے اور آنکھ کو پھوڑتا ہے (بخاری، مسلم)

۳۵۱۷- (۸) وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ فِي مَسْجِدِنَا وَفِي سُوْقِنَا وَمَعَهُ نَبْلٌ فَلْيُمْسِكْ عَلَى نِصَالِهَا أَنْ يُصِيبَ - أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْهَا بَشَىءٌ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۱۷: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی شخص ہماری مسجد اور ہمارے بازار سے گزرے اور اس کے (ہاتھ میں) تیر ہو تو وہ تیروں کے نوک دار حصے کو (ہاتھ میں) پکڑے رکھے، کہیں کسی مسلمان کو اس سے تکلیف نہ پہنچ جائے (بخاری، مسلم)

۳۵۱۸- (۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يُسِيرُ أَحَدُكُمْ عَلَى أَحَبِّهِ بِالسَّلَاحِ؛ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ فِي يَدِهِ - فَيَقْعُ فِي حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۱۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کی طرف (ازراہ مذاح) ہتھیار سے اشارہ نہ کرے، لاعلیٰ میں ممکن ہے کہ کہیں شیطان اس کے ہاتھ سے ہتھیار اس کے بھائی پر گرا کر اس کو زخمی نہ کر دے، اس طرح وہ دونوں کے گڑھے میں گر جائے (بخاری، مسلم)

۳۵۱۹- (۱۰) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَسَارَ إِلَىٰ أَخِيهِ بِحَدِيدَةٍ - ، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَلْعَنُهُ حَتَّىٰ يَضَعَهَا وَإِنْ كَانَ أَخَاهُ لِأَبِيهِ وَأُمِّهِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۵۱۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص اپنے بھائی کی طرف نیزہ سے اشارہ کرتا ہے، جب تک وہ نیزے کو نیچے نہیں رکھ دیتا، اس وقت تک فرشتے اس پر لعنت بھیجتے رہتے ہیں۔ اگرچہ وہ اس کا حقیقی بھائی ہی کیوں نہ ہو (بخاری)

۳۵۲۰- (۱۱) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ، وَابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. وَزَادَ مُسْلِمٌ: «وَمَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا».

۳۵۲۰: ابن عمر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا، جو شخص (ہمارے خلاف بغاوت کرتا ہوا) ہم پر تلوار اٹھاتا ہے وہ ہم میں سے نہیں ہے (بخاری) اور مسلم میں اضافہ ہے کہ جو شخص ہمیں دھوکہ دیتا ہے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

۳۵۲۱- (۱۲) وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ سَلَّ عَلَيْنَا السَّيْفَ فَلَيْسَ مِنَّا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۵۲۱: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے (ہمارے خلاف بغاوت) کرتے ہوئے ہم پر تلوار کو (میان سے) نکالا، وہ ہمارے طریقہ پر نہیں ہے (مسلم)

۳۵۲۲- (۱۳) وَعَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، مَرَّ بِالشَّامِ عَلَىٰ أَنَابِسَ مِنَ الْأَنْبَاطِ - ، وَقَدْ أقيَمُوا فِي الشَّمْسِ وَصَبَّ عَلَىٰ رُؤُوسِهِمُ الزَّبْتُ، فَقَالَ: مَا هَذَا؟ قِيلَ: يُعَذَّبُونَ فِي الْخِرَاجِ. فَقَالَ هِشَامٌ: أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ اللَّهَ يُعَذِّبُ الَّذِينَ يُعَذِّبُونَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۵۲۲: حشام بن عروہ رحمہ اللہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ حشام بن حکیم کا شام کے علاقے میں چند عجمی کاشتکاروں پر سے گزر ہوا، جب کہ انہیں دھوپ میں کھڑا کیا گیا تھا اور ان کے سروں پر زیتون کا تیل ڈالا جا رہا تھا (حشام بن حکیم) نے دریافت کیا کہ معاملہ کیا ہے؟ انہیں بتایا گیا کہ ان کو ٹیکس کی (عدم ادائیگی کی وجہ سے) اس تکلیف میں مبتلا کیا گیا ہے۔ حشام بن حکیم نے بیان کیا، میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ نے فرمایا، بے شک اللہ ان لوگوں کو عذاب میں مبتلا کرے گا جو دنیا میں لوگوں کو تکلیف میں مبتلا کرتے ہیں (مسلم)

۳۵۲۳- (۱۴) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يُوشِكُ أَنْ تَطَالَتْ بِكَ مُدَّةٌ أَنْ تَرَى قَوْمًا، فِي أَيْدِيهِمْ مِثْلُ أَذْنَابِ الْبَقَرِ -، يَغْدُونَ فِي غَضَبِ اللَّهِ، وَيَرُوحُونَ فِي سَخَطِ اللَّهِ». وَفِي رِوَايَةٍ: «وَيَرُوحُونَ فِي لَعْنَةِ اللَّهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۵۲۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب اگر تیری زندگی کچھ دراز ہوئی، تو تو ایسے لوگوں کا مشاہدہ کرے گا جن کے ہاتھوں میں تیل کی دموں کی مانند (کوڑے) ہوں گے وہ صبح و شام اللہ کی ناراضگی میں رہیں گے اور ایک روایت میں ہے کہ وہ شام کے وقت اللہ کی لعنت کے مستحق ہوں گے (مسلم)

وضاحت: ان سے مراد وہ لوگ ہیں جو بادشاہوں اور امرلوں کے دروازوں پر مقرر ہوتے ہیں اور عوام الناس کو بادشاہوں اور امراء کے پاس نہیں جانے دیتے (اللہ اعلم)

۳۵۲۴- (۱۵) وَقَعْنَهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا: قَوْمٌ مَعَهُمْ سَبَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ، وَنِسَاءٌ كَأَسْبَابِ عَارِيَاتٍ - مُمِيلَاتٌ مَائِلَاتٌ -، رُؤُوسُهُمْ كَأَسْنِمَةِ الْبُحْتِ - الْمَائِلَةِ، لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ، وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا، وَإِنْ رِيحَهَا لَتُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةٍ كَذَا وَكَذَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۵۲۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو گروہ ایسے ہیں جنہیں میں نے (ابھی تک) نہیں دیکھا ہے (ایک گروہ) وہ لوگ ہیں جن کے (ہاتھوں میں) تیل کی دموں کی مانند کوڑے ہوں گے اور وہ ان کوڑوں کے ساتھ (بلا جواز) لوگوں کو ماریں گے اور (دوسرا گروہ) وہ عورتیں ہیں جنہوں نے (بظاہر) لباس پہنا ہوا ہے (لیکن) درحقیقت (انکے بدن) ننگے ہیں، وہ (لوگوں کو اپنی جانب) مائل کرنے والی ہیں، مک مک کر چلنے والی ہیں ان کے سر لمبی گردنوں والے اونٹوں کی کوبانوں کی طرح اٹھے ہوئے ہوں گے۔ وہ عورتیں جنت میں داخل نہ ہوں گی (بلکہ) جنت کی خوشبو کو بھی نہ پائیں گی جبکہ جنت کی خوشبو بہت دور کی مسافت سے محسوس کی جاسکے گی (مسلم)

۳۵۲۵- (۱۶) وَقَعْنَهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ؛ فَإِنَّ اللَّهَ خَلَقَ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ -». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۲۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص کسی سے برسر پیکار ہو تو اس کے چہرے پر نہ مارے کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو اپنی شکل پر پیدا فرمایا ہے (بخاری، مسلم)

وضاحت: چہرے پر مارنے سے اس لئے منع فرمایا کہ چہرہ نہایت نازک اور لطیف عضو ہے چہرے کے محاسن بے

شمار ہیں کہیں ایسا نہ ہو کہ چہرے پر مارنے سے چہرہ بد صورت یا عیب ناک ہو جائے جبکہ دوسرا معنی ضبط السطور بھی ہو سکتا ہے کہ انسان کی تخلیق اللہ کی صورت پر ہے اس ترجمہ کے لحاظ سے مزید تشریح کرنا مناسب نہیں اس لئے کہ ہمارا اعتقاد یہ ہے کہ اللہ کو مشابہت سے پاک قرار دیا جائے اور ہر قسم کی تاویل سے گریز کیا جائے (فتح الباری جلد ۶ صفحہ ۱۰)

الفصل الثانی

۳۵۲۶ - (۱۷) عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ كَشَفَ بَسْتَرًا فَادْخَلَ بَصْرَهُ فِي الْبَيْتِ قَبْلَ أَنْ يُؤْذَنَ لَهُ، فَرَأَى عَوْرَةَ أَهْلِهِ فَقَدْ آتَى حَدًّا لَا يَجِلُّ لَهُ أَنْ يَأْتِيَهُ، وَلَوْ أَنَّهُ جِئِنَ ادْخَلَ بَصْرَهُ، فَاسْتَقْبَلَهُ رَجُلٌ فَقَفَا عَيْنَهُ، مَا عَيَّرْتُ - عَلَيْهِ، وَإِنْ مَرَّ الرَّجُلُ عَلَى بَابٍ لَا بَسْتَرَ لَهُ غَيْرَ مُغْلَقٍ، فَنَظَرَ؛ فَلَا خَطِيئَةَ عَلَيْهِ، إِنَّمَا الْخَطِيئَةُ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ». رَوَاهُ الْبِرْمَذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

دوسری فصل : ۳۵۲۶ : ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص پردہ اٹھائے اور اجازت سے پہلے گھر میں اپنی نظر دوڑائے اور اس گھروالوں میں سے کسی کی شرمگاہ پر اس کی نظر پڑ جائے تو وہ شخص حد کا مرتکب ہوا جبکہ اس کیلئے جائز نہ تھا کہ وہ حد کا مرتکب ہوتا اور اگر جب اس نے گھر میں نظر کو دوڑایا اور سامنے سے ایک آدمی آیا اس نے اس کی آنکھ پھوڑ دی تو میں اس پر عیب نہیں لگاتا اور اگر کوئی شخص دروازے (کے سامنے) سے گزرے جبکہ دروازے پر پردہ نہ ہو۔ (اور دروازہ) بند بھی نہ ہو اور وہ گھر میں نظر دوڑائے تو اس کی کچھ غلطی نہیں البتہ گھروالوں کی غلطی ہے۔ (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے۔

وضاحت : اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن ایسہ راوی ضعیف ہے۔ (الجرح والتعديل جلد ۵ صفحہ ۶۸۲، الجرحین جلد ۲ صفحہ ۱۱، النفعاء والمتروکین صفحہ ۳۳۶، التاريخ الكبير جلد ۵ صفحہ ۵۷۳، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۴۷۵، تقریب التہذیب جلد ۳ صفحہ ۲۳۳، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۸۲، ضعیف ترمذی صفحہ ۳۲۳)

۳۵۲۷ - (۱۸) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُتَعَاظَى السَّيْفُ - مَسْلُولاً... رَوَاهُ الْبِرْمَذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۳۵۲۷ : جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تلوار کو (میان سے) باہر نکال کر پکڑنے سے منع فرمایا ہے (ترمذی، ابو داؤد)

۳۵۲۸ - (۱۹) وَعَنِ الْحَسَنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ سَمُرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ يُقَدَّ السَّيْرُ بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۵۲۸: حسن رضی اللہ عنہ، سمرہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چڑے کو طولا دو انگلیوں کے درمیان کاٹنے سے منع فرمایا (مبارا کہیں اگلیاں آلے کی تیز دھار سے زخمی نہ ہو جائیں) (ابوداؤد) وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۵۰)

۳۵۲۹- (۲۰) وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ قُتِلَ دُونَ دِينِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُونَ دَمِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُونَ أَهْلِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۳۵۲۹: سعید بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص اپنے دین کی حفاظت کرتا ہوا مارا گیا وہ شہید ہے اور جو شخص اپنی جان کی حفاظت کرتا ہوا مارا گیا وہ بھی شہید ہے اور جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتا ہوا مارا گیا وہ بھی شہید ہے اور جو شخص اپنے گھر والوں کی حفاظت کرتا ہوا مارا گیا وہ بھی شہید ہے (ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

۳۵۳۰- (۲۱) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لِجَهَنَّمَ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ: بَابٌ مِنْهَا لِمَنْ سَلَّ السَّيْفَ عَلَى أُمَّتِي - أَوْ قَالَ: عَلَى أُمَّةٍ مُجْتَمِدَةٍ -». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

وَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ: «الرَّجُلُ جُبَارٌ» ذَكَرَ فِي «بَابِ الْغَضَبِ».

۳۵۳۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا، جہنم کے سات دروازے ہیں ایک دروازہ ان لوگوں کیلئے خاص ہے جنہوں نے میری امت پر یا امت محمدیہ پر تلوار چلائی (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کہ جانور کے پاؤں کا نقصان پہنچانا باطل ہے باب الغضب میں ذکر ہو چکی ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۳۸۷)

اور یہ باب تیسری فصل سے خالی ہے۔

بَابُ الْقَسَامَةِ (قسامہ کا بیان)

الفصل الأول

۳۵۳۱ - (۱) عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَسَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُمَا حَدَّثَا أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُودٍ ابْنَيْ خَيْبَرَ، فَتَفَرَّقَا فِي النَّخْلِ، فَقُتِلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلٍ، فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ وَحُويِصَةُ وَمُحَيِّصَةُ ابْنَا مَسْعُودٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَتَكَلَّمُوا فِي أَمْرِ صَاحِبِهِمْ، فَبَدَأَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ، وَكَانَ أَصْغَرَ الْقَوْمِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «كَبِيرُ الْكُبَرِ» — قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: يَعْنِي لَيْلَى — الْكَلَامَ الْأَكْبَرَ. فَتَكَلَّمُوا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَسْتَحِقُّوا قَتْلَكُمْ» — أَوْ قَالَ صَاحِبِكُمْ — بِأَيْمَانِ خَمْسِينَ مِنْكُمْ». قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَمْرٌ لَمْ نَرَهُ. قَالَ: فَتُبِّرْتُكُمْ يَهُودُ فِي أَيْمَانِ خَمْسِينَ مِنْهُمْ؟» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَوْمٌ كُفَّارٌ — فَفَدَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ قَبْلِهِ... وَفِي رِوَايَةٍ: «تَحْلِفُونَ خَمْسِينَ يَمِينًا، وَتَسْتَحِقُّونَ قَاتِلَكُمْ» — أَوْ صَاحِبِكُمْ — فَوَدَّاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ عِنْدِهِ بِمِائَةِ نَاقَةٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی نسل : ۳۵۳۱ : رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے سل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن سل اور محیصہ بن مسعود خیبر میں آئے (وہاں) کھجوروں کے باغات میں الگ الگ ہو گئے۔ ناگہانی طور پر عبد اللہ بن سل قتل ہو گئے چنانچہ عبدالرحمان بن سل اور مسعود کے دو بیٹے حویصہ اور محیصہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے ان تینوں نے اپنے مقتول کے بارے میں گفتگو کی، عبدالرحمان بن سل نے (گفتگو کا) آغاز کیا، یہ شخص ان سے عمر میں چھوٹا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حکم دیا کہ بڑے کو بات کرنے دو۔ یحییٰ بن سعید نے بیان کیا کہ آپ کا مقصد یہ تھا کہ وہ شخص کلام کرے جو عمر میں بڑا ہے چنانچہ اس نے گفتگو کی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم اپنے مقتول یا اپنے ساتھی کے حق دار بن سکتے ہو بشرطیکہ تم میں سے پچاس افراد قسم اٹھائیں۔ انہوں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! (یہ ایسا معاملہ ہے جس میں ہم حاضر نہ تھے۔ آپ نے فرمایا، تو پھر یہودیوں سے پچاس افراد قسم اٹھا کر تمہارے سامنے بری ہو جائیں گے (اس پر) انہوں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! وہ لوگ کافر ہیں (وہ فوراً) قسم اٹھانے پر آمادہ ہو جائیں گے) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنی جانب سے (مقتول کا) خون بہا ادا فرمایا اور ایک روایت میں ہے کہ تم پچاس قسمیں اٹھاؤ اور اپنے قاتل سے (قصاص لینے کے) یا اپنے ساتھی کا (ندیہ حاصل کرنے) کے حق دار بن سکتے ہو لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے اس کی ریت سواوشیاں ادا فرمائیں۔ (بخاری، مسلم)

وضاحت : ایک شخص کسی عام گزرگاہ میں قتل ہو جائے باوجود تحقیق کرنے کے اس کے قاتل کا پتہ نہ چل سکے

تو ایسی صورت میں مقتول کے درمیان میں سے اگر پچاس اشخاص قسمیں اٹھائیں کہ فلاں شخص ہمارے مقتول کا قاتل ہے جبکہ ان کے پاس کوئی عینی شاہد موجود نہیں تو ان کے قسمیں اٹھانے سے ان لوگوں پر دیت دینا فرض ہو جائے گا، جن کے بارے میں قسمیں اٹھائی گئی ہیں اور اگر کسی شخص کو قاتل نامزد کیا گیا ہے اور اس کے خاندان کے پچاس افراد قسمیں اٹھاتے ہیں کہ ہم نے اس شخص کو قتل نہیں کیا تو ایسی صورت میں اسلامی حکومت ان کی دیت ادا کرے گی اس لئے کہ کسی مسلمان کا خون رائیگاں نہیں جانا چاہئے۔ (واللہ اعلم)

اور یہ باب دوسری فصل سے خالی ہے۔

الفصل الثالث

۳۵۳۲- (۲) عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: أَصْبَحَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ مَقْتُولًا بِخَيْبَرَ، فَانْطَلَقَ أَوْلِيَاؤُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ: «أَلَكُمْ شَاهِدَانِ يَشْهَدَانِ عَلَيَّ قَاتِلِ صَاحِبِكُمْ؟» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَمْ يَكُنْ ثُمَّ أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ - ، وَإِنَّمَا هُمْ يَهُودٌ، وَقَدْ يَجْتَرِئُونَ عَلَيَّ أَعْظَمَ مِنْ هَذَا، قَالَ: «فَاخْتَارُوا مِنْهُمْ خَمْسِينَ فَاسْتَحْلِفُوهُمْ» فَأَبَوْا، فَوَدَّاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ عِنْدِهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

تیسری فصل : ۳۵۳۲ : رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری خیر میں قتل ہو گیا اس کے ورثاء نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور آپ سے اس کا تذکرہ کیا، آپ نے دریافت فرمایا، کیا تمہارے پاس دو گواہ ہیں؟ جو تمہارے مقتول کے قاتل پر گواہی دیں۔ انہوں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! وہاں کوئی بھی مسلمان نہیں وہاں تو سب یہودی ہیں اور وہ اس سے بڑا کام کرنے کی بھی جرات رکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا، تم ان سے پچاس انسانوں کا انتخاب کرو اور ان سے قسم لو۔ انہوں نے (آپ کی بات کو ماننے سے) انکار کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی جانب سے ان کو دیت ادا کی۔ (ابوداؤد)

بَابُ قَتْلِ أَهْلِ الرِّدَّةِ وَالسُّعَاةِ بِالْفَسَادِ

(مرتدین اور مفسدین کو قتل کرنے کا بیان)

الفصل الأول

۳۵۳۳- (۱) عَنْ عِكْرَمَةَ، قَالَ: أَبِي عَلِيٌّ بَزَادِقَةَ، فَأَحْرَقَهُمْ — فَبَلَغَ ذَلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ: لَوْ كُنْتُ أَنَا لَمْ أَحْرِقْهُمْ لِنَهْيِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: «لَا تُعَذِّبُوا بِعَذَابِ اللَّهِ» وَلَقَتَلْتُهُمْ لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل: ۳۵۳۳: عکرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ (زندیق) مرتد لوگوں کو لایا گیا انہوں نے ان کو جلا دیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کو (جب) یہ خبر پہنچی تو ابن عباس نے (تعمیر کرتے ہوئے) اظہار کیا کہ اگر (علی کی جگہ) پر میں ہوتا تو میں ان کو نہ جلاتا۔ اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ”تم کسی کو اللہ کے عذاب کے ساتھ عذاب نہ دو“ اور میں انہیں قتل کر دیتا، اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے ”جو شخص دین اسلام کو تبدیل کرے تم اسے قتل کر دو“ (بخاری)

وضاحت: لفظ زنادقہ زندیق کی جمع ہے، یہ لفظ فارسی زبان سے عربی میں آیا ہے اس کا اصل ”زندہ کر دے“ ہے، یہ لوگ زمانے کو دائم مانتے ہیں۔ اور زمانے کے عمل کو موثر سمجھتے ہیں یعنی اللہ کا انکار کرتے ہیں۔

(تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۸۳)

۳۵۳۴- (۲) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ النَّارَ لَا يُعَذِّبُ بِهَا إِلَّا اللَّهُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۵۳۳: عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، آگ کے ساتھ صرف اللہ ہی عذاب دے سکتا ہے (بخاری)

۳۵۳۵- (۳) وَعَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «سَيَخْرُجُ قَوْمٌ فِي آخِرِ الزَّمَانِ حُدَاثُ الْأَسْنَانِ —، سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ —، يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ —، لَا يُجَاوِزُ إِيمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ الشَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَإِنَّمَا لَقِيْتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ، فَإِنَّ فِي قَتْلِهِمْ أَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۳۵ : علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا 'عقرب آخری زمانے میں ایسے لوگ تصور پذیر ہوں گے جو کم سن ہوں گے انکی عقل کمزور ہوگی، وہ مخلوق کی باتوں میں سے بہترین باتیں زبان پر لائیں گے جبکہ ان کا ایمان ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین اسلام سے (یوں) نکل جائیں گے جیسا کہ تیرنشانے سے نکل جاتا ہے۔ جہاں کہیں تم ان کو پاؤ انہیں قتل کر دو اس لئے کہ ان کو قتل کرنے میں قیامت کے دن وہ لوگ اجر و ثواب کے مستحق ہوں گے جو انہیں قتل کریں گے (بخاری، مسلم) وضاحت : ان سے مقصود خوارج، معتزلہ اور ان جیسے نظریات رکھنے والے لوگ ہیں۔ (واللہ اعلم)

۳۵۳۶ - (۴) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَكُونُ أُمَّتِي فِرْقَتَيْنِ، فَيَخْرُجُ مِنْ بَيْنَهُمَا مَارِقَةٌ يَلْبِي قَتْلَهُمْ أَوْلَاهُمْ بِالْحَقِّ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۵۳۶ : ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میری امت دو جماعتوں میں تقسیم ہو جائے گی ان دونوں میں سے ایک جماعت نکلے گی، ان کو وہ لوگ قتل کریں گے جو حق سے زیادہ قریب ہوں گے (مسلم)

وضاحت : دونوں جماعتوں سے مراد علی رضی اللہ عنہ اور معاویہ رضی اللہ عنہ کی جماعتیں ہیں ان دونوں جماعتوں میں سے حق و صداقت کے زیادہ قریب علی رضی اللہ عنہ کی جماعت تھی جنہوں نے خارجیوں کے خلاف اعلان جنگ کیا اور معاویہ رضی اللہ عنہ کے رفقہ کو متاویلین باغی کہا جائے گا (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۸۳)

۳۵۳۷ - (۵) وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حِجَّةِ الْوَدَاعِ: «لَا تَرْجِعُنَّ بَعْدِي كُفَّارًا، يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۳۷ : جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کا (خطبہ) دیتے ہوئے فرمایا، تم میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ تم ایک دوسرے کی گردنوں پر تلواریں چلاؤ۔ (بخاری، مسلم)

۳۵۳۸ - (۶) وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «إِذَا التَّقَى الْمُسْلِمَانِ حَمَلَ أَحَدُهُمَا عَلَى أُخِيهِ السَّلَاحَ؛ فَهَمَّا فِي جُرْفٍ - جَهَنَّمَ، فَإِذَا قَتَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ، دَخَلَهَا جَمِيعًا». وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ: قَالَ: «إِذَا التَّقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا، فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ». قُلْتُ: هَذَا الْقَاتِلُ، فَمَا بِالْمَقْتُولِ؟ قَالَ: «أَنَّهُ كَانَ حَرِيصًا عَلَيَّ قَتَلَ صَاحِبَهُ»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۳۸: ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، جب دو مسلمان (آپس میں) جنگ و جدل کریں (اور) ان میں سے ایک شخص اپنے بھائی پر کسی ہتھیار سے حملہ کرے تو وہ دونوں دونوں کے کنارے پر ہیں اور جب ایک شخص دوسرے کو قتل کر دے تو وہ دونوں دونوں میں داخل ہوں گے اور اس کی ایک روایت میں ہے آپ نے فرمایا، جب دو مسلمان تلواریں لے کر (ایک دوسرے پر) حملہ آور ہو جائیں تو قاتل اور مقتول دونوں جہنم میں ہوں گے۔ میں نے دریافت کیا قاتل کا (دوڑھی ہونا تو سمجھ میں آتا ہے) لیکن مقتول (کے دوڑھی ہونے) کا کیا سبب ہے؟ آپ نے واضح فرمایا، اس لئے کہ وہ بھی اپنے ساتھی کو قتل کرنے کا متمنی تھا (بخاری، مسلم)

۳۵۳۹ - (۷) وَفِي أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ نَفَرٌ مِنْ عُكَلٍ فَاسْلَمُوا، فَاجْتَوُوا الْمَدِينَةَ—، فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَأْتُوا إِبِلَ الصَّدَقَةِ، فَيَشْرَبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَالْبَانِيهَا، فَفَعَلُوا فَصَحُّوا، فَارْتَدُّوا، وَقَتَلُوا رُعَاتَهَا، وَاسْتَأْفُوا الْإِبِلَ، فَبَعَثَ فِي آثَارِهِمْ، فَأَتَى بِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ، وَأَرْجُلَهُمْ، وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ، ثُمَّ لَمْ يَحْسِمَهُمْ— حَتَّى مَاتُوا... وَفِي رِوَايَةٍ: فَسَمَرُوا أَعْيُنَهُمْ، وَفِي رِوَايَةٍ: أَمَرَ بِمَسَامِيرَ فَأُحْمِيَتْ فَكَحَلَهُمْ بِهَا، وَطَرَحَهُمْ بِالْحَرَّةِ يَسْتَسْقُونَ فَمَا يُسْقُونَ حَتَّى مَاتُوا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۳۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، عُكَل (قبیلہ) کے کچھ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور اسلام لے آئے (لیکن) انہوں نے مدینہ منورہ کی آب و ہوا کو موافق نہ پایا آپ نے انہیں حکم دیا کہ وہ زکوٰۃ کے اونٹوں میں جائیں اور ان کا پیشاب اور دودھ استعمال کریں چنانچہ انہوں نے (ایسا ہی) کیا (اور) وہ صحت یاب ہو گئے پھر وہ مرتد ہو گئے۔ (انہوں نے) اونٹوں کے چرواہوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا اور اونٹوں کو ہانک کر لے گئے۔ آپ نے ان کے تعاقب میں (چند صحابہ کرام کو) بھیجا، انہیں (واپس) لایا گیا۔ آپ نے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹنے کا حکم دیا اور ان کی آنکھوں میں (لوہے کی) گرم سلائیاں پھیری گئیں اور ان کے (بستے ہوئے) خون کو بند نہ کیا، یہاں تک کہ وہ فوت ہو گئے اور ایک روایت میں ہے کہ ان کی آنکھوں پر گرم سلائیاں پھیری گئیں اور ایک روایت میں ہے آپ نے حکم دیا کہ لوہے کی سلائوں کو گرم کیا جائے اور ان کی آنکھوں میں انہیں پھیرا جائے نیز آپ نے انہیں پتے ہوئے پھریلے میدان میں پھینکنے کا حکم دیا وہ (پھینکے کی شدت کی وجہ سے) پانی طلب کرتے رہے لیکن انہیں پانی نہ دیا گیا یہاں تک کہ وہ موت کی آغوش میں چلے گئے (بخاری، مسلم)

وضاحت: مسلم کی روایت میں ہے کہ آپ نے ان کی آنکھوں میں گرم سلائوں کے پھیرنے کا حکم اس لئے دیا تھا کہ انہوں نے چرواہوں کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھیری تھیں یعنی آپ نے قصاصاً ایسا کیا۔ اس واقعہ کے بعد ذیل کی آیات نازل ہوئیں جس کا ترجمہ یہ ہے کہ ”بلاشبہ ان لوگوں کا بدلہ جو اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرتے ہیں اور زمین میں فساد ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ انہیں موت کے گھاٹ اتارا جائے یا صلیب پر لٹکایا جائے یا انہیں جلاوطن کیا جائے۔“ (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۸۳)

الفصل الثانی

۳۵۴۰- (۸) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَحُثُّنَا عَلَى الصَّدَقَةِ، وَنَهَانَا عَنِ الْمُثَلَّةِ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

دوسری فصل : ۳۵۴۰ : عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں صدقہ (دینے) کی رغبت دلاتے اور ہمیں مثله کرنے (یعنی ناک، کلن، ہونٹ وغیرہ کاٹنے) سے روکتے تھے (ابوداؤد)

۳۵۴۱- (۹) وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ أَنَسِ .

۳۵۴۱ : نیز نسائی نے اس حدیث کو انس رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔

۳۵۴۲- (۱۰) وَهَذَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَأَنْطَلَقَ لِحَاجَتِهِ، فَزَأَيْنَا حُمْرَةً مَعَهَا فَرْخَانِ، فَأَخَذْنَا فَرْخَيْهَا. فَجَاءَتِ الْحُمْرَةُ، فَجَعَلَتْ تُفْرِشُ - ، فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ: «مَنْ فَجَّعَ هَذِهِ بَوْلِدَهَا؟ رُدُّوْا وَلَدَهَا إِلَيْهَا». وَزَأَى قَرْيَةً نَمَلٌ قَدْ حَرَّفْنَاهَا، قَالَ: «مَنْ حَرَّقَ هَذِهِ؟» فَقُلْنَا نَحْنُ، قَالَ: «إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ يُعَذَّبَ بِالنَّارِ إِلَّا رَبُّ النَّارِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۵۴۲ : عبدالرحمان بن عبداللہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں انہوں نے بتایا کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ قضاء حاجت کے لئے تشریف لے گئے ہم نے ایک چڑیا کو پایا، اس کے ساتھ اس کے دو بچے تھے۔ ہم نے اس کے دونوں بچوں کو پکڑا تو چڑیا آئی، وہ اپنے پرہل کو پھیلا رہی تھی (اسی اثناء میں) نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے، آپ نے دریافت کیا، اس چڑیا کو اس کے بچوں کے بارے میں کس نے پریشان کیا ہے؟ اس کے بچے اس کے سپرد کرو نیز آپ نے چوہنوں کے مسکن کا ملاحظہ فرمایا، جسے ہم نے جلا دیا تھا۔ آپ نے دریافت کیا، ان کو کس نے جلایا ہے؟ ہم نے عرض کیا، ہم نے (جلایا ہے) آپ نے فرمایا، بلاشبہ ہرگز درست نہیں کہ آگ کے مالک کے علاوہ (کوئی اور کسی کو) آگ کے عذاب میں مبتلا کرے (ابوداؤد)

۳۵۴۳- (۱۱) وَهَذَا أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي اخْتِلَافٌ وَفُرْقَةٌ، قَوْمٌ يُحْسِنُونَ الْقَيْلَ وَيُسَيِّئُونَ الْفِعْلَ، يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيهِمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ مَرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَةِ، لَا

يَرْجِعُونَ حَتَّى يَزِيدَ السَّهْمُ عَلَى فَوْقِهِ - هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ، طُوبَى لِمَنْ قَتَلَهُمْ
وَقَتَلُوهُ، يَدْعُونَ إِلَى كِتَابِ اللَّهِ وَلَيْسُوا مِنَّا فِي شَيْءٍ، مَنْ قَاتَلَهُمْ كَانَ أَوْلَىٰ بِاللَّهِ مِنْهُمْ» قَالُوا: يَا
رَسُولَ اللَّهِ! مَا سَيِّمَاهُمْ؟ قَالَ: «التَّحْلِيقُ»... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۵۳۳: ابوسعید خدری اور انس بن مالک رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، مستقبل میں میری امت میں اختلاف اور تفرقہ (رونا) ہو گا کچھ لوگ اچھی باتیں کریں گے۔ (جبکہ) ان کے افعال برے ہوں گے۔ قرآن پاک کی تلاوت کریں گے، (لیکن) قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، وہ اسلام سے (یوں) خارج ہوں گے جیسا کہ تیر نشانے سے پار ہو جاتا ہے۔ وہ (اسلام) کی طرف اس وقت تک واپس نہیں لوٹیں گے جب تک کہ تیر وہاں واپس نہ آجائے جہاں سے چلایا گیا تھا (تعلیق بالجمال ہے یعنی ہرگز اسلام کی جانب واپس نہیں آئیں گے) یہ لوگ انسانوں بلکہ چارپایوں سے بھی بدتر ہوں گے۔ وہ لوگ مبارکباد کے لائق ہیں، جو انہیں قتل کریں گے نیز وہ لوگ بھی جنہیں یہ قتل کریں گے، یہ لوگ کتاب اللہ کی جانب دعوت دیں گے جب کہ ان کا ہمارے ساتھ کچھ تعلق نہیں ہو گا جو شخص ان کے ساتھ لڑائی کرے گا وہ ان کی نسبت اللہ سے قریب تر ہو گا۔ انہوں نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! ان کی علامت کیا ہوگی؟ آپ نے فرمایا، وہ سر منڈائے ہوں گے (ابوداؤد)

۳۵۴۴ - (۱۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَجِلُّ دَمٌ
أَمْرِيءِ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، إِلَّا بِأَحْدَى ثَلَاثٍ، زِنًا بَعْدَ
إِحْصَانٍ فَإِنَّهُ يُرْجَمُ، وَرَجُلٌ خَرَجَ مُحَارِبًا لِلَّهِ وَرَسُولِهِ فَإِنَّهُ يُقْتَلُ أَوْ يُصَلَّبُ أَوْ يُنْفَى مِنَ الْأَرْضِ
أَوْ يُقْتَلُ نَفْسًا فَيُقْتَلُ بِهَا» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۵۳۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے، ایسے مسلمان شخص کا خون حلال نہیں جو یہ گواہی دتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ البتہ تین اسباب میں سے کوئی ایک ہو تب (ان کا خون) حلال ہے۔ شادی شدہ ہونے کے بعد زنا کرنے والے کو رجم کیا جائے اور جو شخص اللہ اور اس کے پیغمبر کے ساتھ لڑائی کرے اسے قتل کیا جائے یا صلیب پر لٹکایا جائے یا اسے جلاوطن کر دیا جائے اور جو شخص کسی (مسلمان) شخص کو قتل کرے تو اسے بدلے میں قتل کیا جائے (ابوداؤد)

۳۵۴۵ - (۱۳) وَعَنْ ابْنِ لَيْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ أَنَّهُمْ كَانُوا
يَسِيرُونَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَنَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ، فَانْطَلَقَ بَعْضُهُمْ إِلَى حَبَلٍ مَعَهُ، فَأَخَذَهُ،
فَفَزِعَ - فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَجِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يُرْوَعَ مُسْلِمًا» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۵۳۵: ابن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں ہمیں صحابہ کرام نے بتایا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں رات کے وقت چل رہے تھے، ان میں سے ایک شخص سو گیا تو کسی شخص نے اپنی رسی لی اور (اس کی طرف) چل دیا اور اسے رسی کے ساتھ باندھنا چاہا، وہ انسان گھبرا گیا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی دوسرے مسلمان کو اس طرح گھبراہٹ میں ڈالے (ابوداؤد)

۳۵۴۶: (۱۴) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ: «مَنْ أَخَذَ أَرْضًا بِحَرْبِهَا — فَقَدْ اسْتَقَالَ هِجْرَتَهُ، وَمَنْ نَزَعَ صِغَارَ كَافِرٍ مِّنْ عُنُقِهِ فَجَعَلَهُ فِي عُنُقِهِ فَقَدْ وَلَّى الْإِسْلَامَ ظَهْرَهُ»... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۵۳۶: ابوالدرداء رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، جس شخص نے خراج والی زمین کو حاصل کیا، اس نے اپنی ہجرت کو خیرباد کہہ دیا اور جس شخص نے کفر کی ذلت کو کافر کی گردن سے اتار کر اپنی گردن پر ڈال لیا اس نے اسلام سے روگردانی کی (ابوداؤد)

وضاحت: کافر ذی سے خراجی زمین خریدنا یا بچے پر لینا مسلم کے لئے ناجائز ہے کیونکہ اس طرح خراج کی ادائیگی جو غیر مسلموں کی ذلت کی علامت ہے، مسلم پر لازم ہوگی نیز اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔ (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۱۱)

۳۵۴۷ - (۱۵) وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَرِيَّةً إِلَى خَثْعَمَ —، فَأَعْتَصَمَ نَاسٌ مِّنْهُمْ بِالسُّجُودِ —، فَأَسْرَعَ فِيهِمُ الْقَتْلَ، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَأَمَرَ لَهُمْ بِنِصْفِ الْعَقْلِ —، وَقَالَ: «أَنَا بَرِيءٌ مِّنْ كُلِّ مُسْلِمٍ مُّقِيمٍ بَيْنَ أَظْهُرِ الْمُشْرِكِينَ» — قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! لِمَ؟ قَالَ: «لَا تَتْرَأَى نَارَهُمَا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۵۴۷: جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خثعم (قبیلہ) کی جانب ایک لشکر بھیجا ان میں سے کچھ لوگوں نے سجدہ کر کے جان بچانے کی کوشش کی لیکن لشکر والوں نے انہیں تیزی کے ساتھ قتل کرنا شروع کر دیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس واقعہ کا علم ہوا تو آپ نے ان کے بارے میں آدمی دست کا حکم دیا۔ نیز فرمایا، میں ایسے مسلمان سے برائت کا اظہار کرتا ہوں جو مشرکوں میں اقامت پذیر ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! یعنی مسلم کو غیر مسلموں کے ہمراہ دارا کفر میں آباد نہیں ہونا چاہیے۔ آپ نے فرمایا، تاکہ ان کی آگ ایک دوسرے کو نظر نہ آئے (ابوداؤد)

۳۵۴۸ - (۱۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «الْإِيمَانُ قَيْدٌ

الْفَتَكَ - ، لَا يُفْتَكُ مُؤْمِنٌ» . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ .

۳۵۳۸ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایمان اچانک قتل کرنے سے روکتا ہے، ایماندار شخص کسی کو اچانک قتل نہ کرے (ابوداؤد)

۳۵۴۹ - (۱۷) وَقَدْ جَرِيرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «إِذَا أَبَقَ الْعَبْدُ إِلَى الْبَشْرِكِ - فَقَدْ حَلَّ دَمُهُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ .

۳۵۳۹ : جریر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، جب غلام شرک کے علاقے کی جانب بھاگ جائے تو اس کا خون مباح ہو جاتا ہے (ابوداؤد)

۳۵۵۰ - (۱۸) وَقَدْ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ يَهُودِيَّةً كَانَتْ تَسْتَيْمُ النَّبِيَّ ﷺ وَتَقَعُ فِيهِ، فَخَنَفَهَا رَجُلٌ حَتَّى مَاتَتْ، فَأَبْطَلَ النَّبِيُّ ﷺ دَمَهَا... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ .

۳۵۵۰ : علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیا کرتی اور آپ میں عیب نکالا کرتی تھی، ایک شخص نے اس کا اتنا گلا دیا کہ وہ فوت ہو گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے خون کو باطل قرار دیا (ابوداؤد)

وضاحت : نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والا، آپ کو گالی دینے والا اور آپ کو برا بھلا کہنے والا واجب القتل ہے اس موضوع پر شیخ الاسلام ابن تیمیہ کی کتاب "الصارم المسلول علی شاتم الرسول" نہایت مدلل اور علمی کتاب ہے، اس کا مطالعہ کریں (واللہ اعلم)

۳۵۵۱ - (۱۹) وَقَدْ جُنْدُبٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «حَدُّ السَّاجِرِ صَرْبَةٌ بِالسَّيْفِ»... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

۳۵۵۱ : جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جادوگر کی حد (اسے) تلوار کے ساتھ مارنا ہے (ترمذی)

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے۔ اس کی سند میں اسماعیل بن مسلم کی راوی ضعیف ہے۔ نیز علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جادوگر کو حد "تلوار سے قتل کیا جائے گا (میزان الاعتدال جلد ۲۳۸ صفحہ ۲۱۸، ضعیف ترمذی صفحہ ۲۱۸، تیسیر العزیز الحمید صفحہ ۳۹۱)

الفصل الثالث

۳۵۵۲- (۲۰) عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَيُّمَا رَجُلٍ خَرَجَ يُفَرِّقُ بَيْنَ أُمَّتِي فَأَضْرَبُوا عُنُقَهُ». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

تیسری فصل : ۳۵۵۲ : اسامہ بن شریک بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص میری امت میں تفرقہ پیدا کرنے کے لئے نکلا ہے اس کا سر قلم کیا جائے (نسائی)

۳۵۵۳- (۲۱) وَعَنْ شَرِيكِ بْنِ شِهَابٍ، قَالَ: كُنْتُ أَتَمْنَى أَنْ أَلْقَى رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَسْأَلُهُ عَنِ الْخَوَارِجِ، فَلَقَيْتُ أَبَا بَرزَةَ فِي يَوْمِ عِيدٍ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَقُلْتُ لَهُ: هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَذْكُرُ الْخَوَارِجَ؟ قَالَ: نَعَمْ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِأَذُنِي، وَرَأَيْتُهُ بَعِينِي: أُنِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَالٍ فَقَسَمَهُ، فَأَعْطَى مَنْ عَنْ يَمِينِهِ وَمَنْ عَنْ شِمَالِهِ، وَلَمْ يُعْطِ مَنْ وَرَاءَهُ شَيْئًا. فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ وَرَائِهِ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! مَا عَدَلْتَ فِي الْقِسْمَةِ. رَجُلٌ أَسْوَدٌ مَطْمُومُ الشَّعْرِ، عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَيْضَانِ، فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غَضَبًا شَدِيدًا وَقَالَ: «وَاللَّهِ لَا تَجِدُونَ بَعْدِي رَجُلًا هُوَ أَعْدَلُ مِنِّي، ثُمَّ قَالَ: «يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ كَانُوا هَذَا مِنْهُمْ، يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيهِمْ، يَمُرُّونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمُرُّ السُّهُمُ مِنَ الرَّمِيَةِ، بَيْنَمَا هُمْ التَّحْلِيْقُ، لَا يَزَالُونَ يَخْرُجُونَ، حَتَّى يَخْرُجَ آخِرُهُمْ مَعَ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ، فَإِذَا لَقِيْتُمُوهُمْ، هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ»... رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۳۵۵۳ : شریک بن شہاب بیان کرتے ہیں میں چاہتا تھا کہ میری ملاقات کسی صحابی سے ہو جائے اور میں اس سے خوارج کے بارے میں دریافت کروں چنانچہ عید کے روز میری ملاقات ابو بزرہ صحابی سے ہوئی، ان کے پاس ان کے چند رفقاء بھی تھے۔ میں نے عرض کیا، کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے خوارج کا تذکرہ کیا ہو؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا اور بتایا کہ میں نے اپنے کانوں سے سنا اور میری آنکھوں نے آپ کا مشاہدہ کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ مال لایا گیا، آپ نے اپنے دائیں بائیں لوگوں میں اس کو تقسیم کیا اور جو لوگ آپ کے پیچھے تھے انہیں کچھ نہ دیا (اسی اثناء میں) پیچھے بیٹھے ہوئے (لوگوں میں) سے ایک شخص کھڑا ہوا اس نے (گستاخی کی اور) کہا، اے محمد! تو نے تقسیم میں انصاف نہیں کیا؟ وہ شخص سیاہ فام تھا (اس کے) سر کے بال منڈے ہوئے تھے (اس نے) دو سفید چادریں پہن رکھی تھیں (اس کا گستاخانہ کلمہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سخت ناراض ہوئے اور فرمایا، اللہ کی قسم! تم میرے بعد مجھ سے زیادہ عدل و انصاف کے ساتھ موصوف کسی شخص کو نہیں پاؤ

گے بعد ازاں آپؐ نے فرمایا، آخری دور میں ایسے لوگ ظہور پذیر ہوں گے گویا کہ یہ شخص بھی ان سے ہے۔ وہ قرآن تو پڑھیں گے جبکہ قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، وہ اسلام سے اس طرح خارج ہوں گے جیسا کہ تیر نشانے سے باہر چلا جاتا ہے۔ ان کی علامت سر منڈانا ہوگی وہ ہمیشہ خروج کرتے رہیں گے یہاں تک کہ ان کا آخری گروہ مسیح دجال کی معیت میں خروج کرے گا جب تمہیں ان کے ساتھ واسطہ پڑے تو انہیں موت کے گھاٹ اتار دو وہ تمام انسانوں اور جانوروں سے بدتر ہیں (نسائی)

۳۵۵۴ - (۲۲) وَقَدْ أَبَى غَالِبٌ رَأَى أَبُو أَمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، رُوِيَ سَأَ مَنْصُوبَةً عَلِيٍّ دَرَجٍ - دِمَشَقَ، فَقَالَ أَبُو أَمَامَةَ: «كِلَابُ النَّارِ، شَرُّ قَتْلَى تَحْتَ أَيْدِي السَّمَاءِ، خَيْرُ قَتْلَى مَنْ قَتَلُوهُ، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ﴾ .. الْآيَةَ. قِيلَ لِأَبِي أَمَامَةَ: أَنْتَ سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: لَوْلَمْ أَسْمَعَهُ إِلَّا مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا حَتَّى عَدَّ سَبْعًا مَا حَدَّثْتُكُمْ بِهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۳۵۵۴: ابو غالب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، ابو امامہؓ نے دیکھا کہ چند کھوپڑیاں دمشق کی سیڑھیوں پر لٹک رہی ہیں (انہیں دیکھ کر) کہا، یہ دونوں کے کتے ہیں، آسمان کی چھت کے نیچے یہ بدترین مقتول ہیں اور بہترین مقتول وہ ہیں جنہیں انہوں نے قتل کیا بعد ازاں انہوں نے یہ آیت تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) ”اس روز کچھ چہرے چمکدار اور کچھ چہرے سیاہ ہوں گے“ ابو امامہؓ سے دریافت کیا گیا، کیا آپ نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ انہوں نے جواب دیا، اگر میں نے اس بات کو صرف ایک بار یا دوبار یا تین بار بلکہ سات بار سنا ہوتا تو میں تمہیں یہ بات ہرگز نہ بتاتا (ترمذی، ابن ماجہ) ترمذی نے اس حدیث کو حسن قرار دیا۔

کِتَابُ الْحُدُودِ

(حدود کا بیان)

الفصل الأول

۳۵۵۵- (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَزَيْدِ بْنِ خَالِدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَحَدُهُمَا: أَقِضْ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ، وَقَالَ الْآخَرُ: أَجَلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! فَأَقِضْ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ، وَأَثَدَنَ لِي أَنْ أَتَكَلَّمَ. قَالَ: «تَكَلَّمْ» قَالَ: إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا — عَلَى هَذَا، فَزَنِي بِأَمْرَاتِهِ، فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلِيَّ ابْنَ الرَّجْمِ، فَأَقْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَبِجَارِيَةٍ لِي، ثُمَّ إِنِّي سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ، فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلِيَّ ابْنَ جَلْدٍ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبٍ عَامٍ، وَإِنَّمَا الرَّجْمُ عَلَى أَمْرَاتِهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَمَّا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا قِضِينَ بَيْنَكُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ، أَمَّا غَنَمُكَ وَجَارِيَتُكَ فَرَدُّ عَلَيْكَ — ، وَأَمَّا ابْنُكَ؛ فَعَلَيْهِ جَلْدُ مِائَةٍ، وَتَغْرِيْبُ عَامٍ، وَأَمَّا أَنْتَ يَا أُنَيْسُ! فَاعْذُ عَلَيَّ — أَمْرًا هَذَا، فَإِنِ اعْتَرَفْتَ فَارْجُمْهَا» فَأَعْتَرَفَتْ فَارْجَمَهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل : ۳۵۵۵ : ابو ہریرہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، دو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جھگڑا لائے ان میں سے ایک نے کہا، ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے موافق فیصلہ فرمائیں۔ دوسرے نے کہا، جی ہاں! اے اللہ کے رسول! ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے موافق فیصلہ فرمائیں اور مجھے بات کرنے کی اجازت دیں آپ نے اجازت دی کہ بات کرو۔ اس نے بیان کیا، میرا بیٹا اس کے ہاں مزدور تھا، اس نے اس کی بیوی سے زنا کر لیا مجھے بتایا گیا کہ میرے بیٹے (کی سزا) رجم ہے لیکن میں نے اس کے بدلے سو بکریاں اور اپنی لونڈی دی، بعد ازاں میں نے علماء سے دریافت کیا، انہوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے کو سو کوڑے (بطور حد) لگائے جائیں اور ایک سال کے لئے جلاوطن کر دیا جائے البتہ اس کی بیوی کو رجم کیا جائے (یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خیر وار! اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں تمہارے درمیان اللہ کی کتاب کے موافق فیصلہ کروں گا، بکریاں اور لونڈی تجھے واپس کی جائیں البتہ تیرے بیٹے کو سو کوڑے لگائے جائیں اور ایک سال کے لئے جلاوطن کر دیا جائے اور اے انیس! آپ علی الصبح اس کی بیوی کے پاس جائیں اگر وہ (زنا کا) اقرار کرے تو اسے رجم کر دیں چنانچہ اس نے اقرار کیا تو اسے رجم کر دیا گیا (بخاری، مسلم)

۳۵۵۶- (۲) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَأْمُرُ فِيمَنْ

زَنِي وَلَمْ يُحْصِنْ، جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۵۵۶: زید بن خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے غیر شادی شدہ زنا کرنے والے کو سو (کوڑے) لگانے اور ایک سال کی جلاوطنی کا حکم دیا (بخاری)

۳۵۵۷- (۳) وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ، وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ، فَكَانَ مِمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى آيَةَ الرَّجْمِ —، رَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ، وَالرَّجْمُ فِي كِتَابِ اللَّهِ حَقٌّ عَلَى مَنْ زَنَى إِذَا أَحْصَنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ، إِذَا قَامَتِ الْبَيْتَةُ —، أَوْ كَانَ الْحَبْلُ —، أَوْ الْأَعْتِرَافُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۵۷: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق و صداقت کے ساتھ مبعوث فرمایا اور ان پر قرآن پاک کو نازل فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے رجم کی آیت نازل فرمائی (اس پر عمل کرتے ہوئے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم فرمایا اور ہم نے آپ کے بعد رجم کیا اور رجم کا حکم اللہ کی کتاب میں اس شخص پر لازم ہے جو شخص شادی شدہ ہو کر زنا کرے بشرطیکہ شہادتیں موجود ہوں یا عورت حاملہ ہو جائے یا (زنا کا) اقرار کرے (بخاری، مسلم)

وضاحت: وہ آیت جس کی تلاوت منسوخ ہو چکی ہے وہ یہ ہے۔

الشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ إِذَا زَنِيَا فَارْجَمُوهُمَا الْبَيْتَةَ نَكَالًا مِنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ

(ترجمہ) شادی شدہ مرد اور شادی شدہ عورت جب زنا کریں تو ان کو رجم کرو، یہ اللہ کی جانب سے سزا ہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۱۰۵۷)

۳۵۵۸- (۴) وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «خُذُوا عَنِّي، خُذُوا عَنِّي، قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا: الْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ، وَالنِّسَاءُ بِالنِّسَاءِ جَلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ»... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۵۵۸: عبادة بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھ سے (مسائل) معلوم کرو، مجھ سے (مسائل) معلوم کرو اللہ نے ان کے لئے راستہ نکال دیا ہے۔ غیر شادی شدہ مرد، غیر شادی شدہ عورت کے ساتھ زنا کرے تو سو کوڑے لگائے جائیں اور سال بھر کے لئے جلاوطن کیا جائے اور شادی شدہ مرد، شادی شدہ عورت کے ساتھ زنا کرے تو سو کوڑے لگائے جائیں اور رجم کیا جائے (مسلم)

وضاحت: غیر شادی شدہ زانی مرد کو ایک سال جلاوطن کرنے کا حکم متعدد احادیث سے ثابت ہے اور عمر رضی

اللہ عنہ نے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے اس کا اعلان فرمایا اور خلفاء راشدین کا اس پر عمل بھی ثابت ہے اور اس کا انکار صحابہ کرام سے ثابت نہیں ہے گویا اس پر اجماع ہے اس سے انکار کرنا درست نہیں اور شادی شدہ مرد، عورت دونوں کو رجم سے پہلے سو کوڑے لگائے جائیں گے (نیل الاوطار جلد ۷ صفحہ ۲۵۰)

۳۵۵۹ - (۵) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَذَكَرُوا لَهُ أَنَّ رَجُلًا مَنَّهُمْ وَامْرَأَةً زَنِيًّا، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَةِ فِي شَأْنِ الرَّجْمِ؟» قَالُوا: نَفْضُحُهُمْ وَيُجْلَدُونَ. قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ: كَذَبْتُمْ، إِنَّ فِيهَا الرَّجْمَ. فَاتُوا بِالتَّوْرَةِ فَنَشَرُوهَا، فَوَضَعَ أَحَدُهُمْ يَدَهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ، فَقَرَأَ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ: أَرْفَعُ يَدَكَ فَرَفَعَ، فَإِذَا فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ — فَقَالُوا: صَدَقَ يَا مُحَمَّدُ! فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ. فَأَمَرَ بِهِمَا النَّبِيُّ ﷺ فَرُجِمَا. وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ: أَرْفَعُ يَدَكَ، فَرَفَعَ فَإِذَا فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ تَلُوحٌ، فَقَالُوا: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّ فِيهَا آيَةَ الرَّجْمِ، وَلَكِنَّا نَتَكَاثَمُهُ بَيْنَنَا، فَأَمَرَ بِهِمَا فَرُجِمَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۵۹: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے انہوں نے آپ کو بتایا کہ ان میں ایک مرد نے ایک عورت سے زنا کیا ہے۔ آپ نے ان سے دریافت کیا، تم رجم کے بارے میں تورات میں کیا پاتے ہو؟ انہوں نے بتایا، (تورات میں ہے کہ) ہم ان کو ذلیل کریں اور انہیں کوڑے لگائیں۔ عبد اللہ بن سلام نے کہا، تم جھوٹ کہتے ہو تورات میں رجم کا حکم ہے چنانچہ وہ تورات لائے انہوں نے اسے کھولا تو ان میں سے ایک شخص نے رجم کی آیت پر اپنا ہاتھ رکھا اور آیت کے ماتل اور مابعد کو پڑھا یعنی رجم کی آیت کو نہ پڑھا عبد اللہ بن سلام نے کہا، تم اپنا ہاتھ اٹھاؤ چنانچہ اس نے (ہاتھ) اٹھایا تو وہاں رجم کی آیت تھی اس پر انہوں نے اقرار کیا، اے محمد! صحیح ہے، تورات میں رجم کی آیت ہے۔ چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے بارے میں رجم کا حکم فرمایا اور ایک روایت میں ہے آپ نے فرمایا، اپنا ہاتھ اٹھا۔ اس نے اٹھایا تو وہاں رجم کی آیت نمایاں تھی اس نے اقرار کیا، اے محمد! یقیناً تورات میں رجم کی آیت ہے لیکن ہم باہم (مشورہ کر کے) اس کو چھپاتے رہے ہیں چنانچہ آپ نے ان دونوں کے بارے میں حکم دیا (اور) انہیں رجم کیا گیا (بخاری، مسلم)

۳۵۶۰ - (۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي زَنَيْتُ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ فَتَنَحَّى لِشِقِّ وَجْهِهِ الَّذِي أَعْرَضَ قَبْلَهُ —، فَقَالَ: إِنِّي زَنَيْتُ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ، فَلَمَّا شَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «أَبِكَ جُنُونٌ؟» قَالَ: لَا. فَقَالَ: «أَحْصَنْتَ؟» قَالَ: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «أَذْهَبُوا بِهِ فَارْجُمُوهُ» قَالَ ابْنُ شَهَابٍ: فَأَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ:

فَرَجَمْنَاهُ بِالْمَدِينَةِ، فَلَمَّا أَذْلَقْتَهُ — الْحِجَارَةَ هَرَبَ حَتَّى آذَرَ كَنَاهُ بِالْحَرَّةِ، فَرَجَمْنَاهُ حَتَّى مَاتَ مُتَفَقِّعًا عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ: عَنْ جَابِرٍ بَعْدَ قَوْلِهِ: قَالَ: نَعَمْ فَأَمَرَ بِهِ فُرْجَمَ بِالْمُصَلِّي، فَلَمَّا أَذْلَقْتَهُ الْحِجَارَةَ فَرَّ فَأَذْرَكَ، فُرْجَمَ حَتَّى مَاتَ. فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ خَيْرًا وَصَلَّى عَلَيْهِ.

۳۵۶۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، آپ مسجد میں تھے۔ اس نے آپ کو آواز دیتے ہوئے کہا، اے اللہ کے پیغمبر! میں نے زنا کیا ہے۔ آپ نے اس سے چہرہ پھیر لیا، وہ آپ کے چہرے کی جانب پھر گیا جس طرف آپ نے چہرہ پھیرا تھا اور اقرار کیا، میں نے زنا کیا ہے۔ آپ نے اس سے چہرہ پھیر لیا جب وہ چار بار گواہی دے چکا تو آپ نے اس کو بلایا اور دریافت کیا، کیا تو پاگل ہے؟ اس نے کہا نہیں! آپ نے فرمایا، تو شادی شدہ ہے؟ اس نے کہا ہاں! اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا، اسے لے جاؤ اور رجم کرو۔ ابن شہاب نے بیان کیا، مجھے اس شخص نے بتایا، جس نے جابر بن عبد اللہ سے سنا۔ اس نے کہا، ہم نے اس کو مدینہ منورہ میں رجم کیا اور جب اس پر پتھر گرنے لگے تو وہ بھاگ گیا یہاں تک کہ ہم نے اس کو پتھر لے میدان میں جا لیا اور اس کو رجم کیا اور وہ فوت ہو گیا (بخاری، مسلم) اور بخاری کی ایک روایت میں جابر رضی اللہ عنہ سے ہے کہ اس کے اقرار کرنے کے بعد آپ نے اسے رجم کرنے کا حکم دیا (اور) اسے عید گاہ میں رجم کیا گیا جب اس پر پتھروں (کی بارش) ہونے لگی تو وہ بھاگ گیا، لیکن اسے پکڑ لیا گیا اور اسے رجم کیا گیا یہاں تک کہ وہ فوت ہو گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے حق میں اچھے کلمات فرمائے اور اس کی نماز جنازہ ادا کی۔

۳۵۶۱- (۷) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا آتَى مَا عِزُّ بْنُ مَالِكٍ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لَهُ: «لَعَلَّكَ قَبِلْتَ أَوْ عَمَّزْتَ أَوْ نَظَرْتَ؟» قَالَ: لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «أَبْنَيْتَهَا؟» لَا يَكْنِي — قَالَ: نَعَمْ، فَعِنْدَ ذَلِكَ أَمَرَ بِرَجْمِهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۵۶۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب ما عیز بن مالک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے اس سے دریافت کیا، شاید تو نے بوس و کنار کیا ہو یا تو نے ہاتھ پائی کی ہو یا تو نے اسے دیکھا ہو؟ اس نے کہا نہیں، اے اللہ کے رسول! آپ نے دریافت کیا، کیا تو نے اس سے جماع کیا ہے؟ آپ نے کہتے "نہیں کہہ رہے تھے۔ اس نے اثبات میں جواب دیا، تو اس وقت آپ نے اس کو رجم کرنے کا حکم دیا (بخاری)

۳۵۶۲- (۸) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ مَا عِزُّ بْنُ مَالِكٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! طَهَّرْنِي فَقَالَ: «وَيَحْكُ إِزْجَعُ فَاسْتَغْفِرِ اللَّهَ وَتُبْ إِلَيْهِ». قَالَ: فَرَجَعَ غَيْرَ

بَعِيدٌ، ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! طَهِّرْنِي. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مِثْلَ ذَلِكَ، حَتَّى إِذَا كَانَتِ الرَّابِعَةَ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «فِيمَ أُطَهِّرُكَ؟» قَالَ: مِنَ الزَّيْنَاءِ. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَبِيهِ جُنُونٌ؟» فَأُخْبِرَ أَنَّهُ لَيْسَ بِمَجْنُونٍ. فَقَالَ: «أَشْرَبَ خَمْرًا؟» فَقَامَ رَجُلٌ فَاسْتَبَنَكَهُ - فَلَمْ يَجِدْ مِنْهُ رِيحَ خَمْرٍ. فَقَالَ: «أَزْنَيْتَ؟» قَالَ: نَعَمْ. فَأَمَرَهُ بِفَرْجِهِ، فَلَبِثُوا يَوْمَيْنِ، أَوْ ثَلَاثَةً، ثُمَّ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «اسْتَغْفِرُوا لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ، لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ قُيِّمَتْ بَيْنَ أُمَّةٍ لَوَسِعَتْهُمْ» ثُمَّ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ غَامِدٍ مِنَ الْأَزْدِ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! طَهِّرْنِي. فَقَالَ: «وَيَحْكُ ارْجِعِي فَاسْتَغْفِرِي اللَّهَ وَتُوبِي إِلَيْهِ» فَقَالَتْ: تُرِيدُ أَنْ تُرِدِّدَنِي - كَمَا رَدَدْتَ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ - إِنَّهَا - حُبْلَى مِنَ الزَّيْنَاءِ. فَقَالَ: «أَنْتِ؟» قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ لَهَا: «حَتَّى تَضِعِي مَا فِي بَطْنِكَ» قَالَ: فَكَفَلَهَا رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ حَتَّى وَضَعَتْ، فَأَتَى النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ: قَدْ وَضَعَتِ الْغَامِدِيَّةُ فَقَالَ: «إِذَا لَا تَرْجُمُهَا وَتَدْعُ وَلَدَهَا صَغِيرًا، لَيْسَ لَهُ مِنْ يَرْضَعُهُ» فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ: إِلَى رِضَاعِهِ يَا نَبِيَّ اللَّهِ! قَالَ: فَرَجَمَهَا. وَفِي رِوَايَةٍ: أَنَّهُ قَالَ لَهَا: «أَذْهَبِي حَتَّى تَلِدِي» فَلَمَّا وَلَدَتْ قَالَ: «أَذْهَبِي فَأَرْضِعِيهِ حَتَّى تَفْطِمِيهِ». فَلَمَّا فَطَمَتْهُ آتَتْهُ بِالصَّبِيِّ فِي يَدِهِ كِسْرَةَ خُبْزٍ - فَقَالَتْ: هَذَا يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَدْ فَطَمْتُهُ، وَقَدْ أَكَلَ الطَّعَامَ، فَدَفَعَ الصَّبِيَّ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَحَفَرَ لَهَا إِلَى صَدْرِهَا، وَأَمَرَ النَّاسَ فَرَجَمُوهَا. فَيُقْبَلُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بِحَجَرٍ فَرَمَى رَأْسَهَا، فَتَنَضَّحَ الدَّمُ - عَلَى وَجْهِ خَالِدٍ، فَسَبَّهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَهْلًا يَا خَالِدُ! فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا صَاحِبُ مَكِّيْنٍ - لَغَفِرَ لَهُ» ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا وَدُفِنَتْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۵۲: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ماعز بن مالک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! مجھے پاک کیجئے، آپ نے فرمایا، تجھ پر اللہ رحم کرے واپس جا، اللہ سے مغفرت طلب کر اور توبہ کر۔ بریدہ نے بیان کیا، وہ شخص زیادہ دور نہیں گیا تھا کہ واپس آیا اور عرض کیا، اے اللہ کے رسول! مجھے پاک کر دیں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کا جواب دیا، یہاں تک کہ جب چوتھی مرتبہ اس نے کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا، میں تجھے کس (گناہ) سے پاک کروں؟ اس نے جواباً کہا، زنا سے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا، کیا یہ دیوانہ ہے؟ آپ کو بتایا گیا کہ یہ دیوانہ نہیں ہے۔ آپ نے دریافت کیا، کیا اس نے شراب پی رکھی ہے؟ چنانچہ ایک شخص کھڑا ہوا، اس نے اس کے (منہ) کو سونگھا لیکن اس سے شراب کی بدبو نہیں آ رہی تھی پھر آپ نے دریافت کیا، کیا تو نے زنا کیا ہے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا۔ آپ نے اس کے بارے میں حکم دیا کہ اسے رجم کیا جائے (چنانچہ اسے رجم کیا گیا) صحابہ کرام دو دن یا تین دن خاموش رہے۔ بعد ازاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ نے فرمایا، ماعز بن مالک کے لئے مغفرت طلب کرو یقیناً اس نے ایسی توبہ کی

ہے کہ اگر اسے ایک جماعت پر تقسیم کیا جائے تو ان سب کو شامل ہو جائے۔

اس کے بعد آپ کی خدمت میں غامدیہ ازد (قبیلہ) کی ایک عورت آئی اس نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! مجھے پاک کیجئے! آپ نے فرمایا، تجھ پر اللہ کی رحمت ہو تو چلی جا اور اللہ سے مغفرت مانگ اور توبہ کر۔ اس نے عرض کیا، آپ مجھے بار بار اس طرح واپس لوٹانا چاہتے ہیں جیسا کہ آپ نے ماعز بن مالک کو واپس کر دیا تھا یقیناً میں تو زنا سے حاملہ ہوں آپ نے دریافت کیا، تو (حاملہ) ہے؟ اس نے عرض کیا، جی ہاں! آپ نے اس سے فرمایا، اپنے پیٹ (کے حمل) کو وضع کرنے کے بعد (آنا) راوی نے بیان کیا کہ ایک انصاری نے اس کی کفالت کی (ذمہ داری اٹھائی) یہاں تک کہ اس نے وضع حمل کیا۔ تب وہ انصاری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور اس نے عرض کیا کہ غامدیہ عورت نے وضع حمل کیا ہے۔ آپ نے فرمایا، اس حالت میں ہم اسے رجم نہیں کریں گے کہ اس کے بچے کو بچپن میں اس طرح چھوڑ دیں کہ اسے دودھ پلانے والا کوئی نہ ہو۔ چنانچہ ایک انصاری کھڑا ہوا، اس نے کہا، اے اللہ کے نبی! اس کی رضاعت کی ذمہ داری مجھ پر ہے۔ راوی نے بیان کیا، آپ نے اسے رجم کرنے کا حکم دیا اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے اس سے کہا، تو چلی جا یہاں تک کہ بچے کو جنم دے۔ جب بچہ پیدا ہوا تو آپ نے فرمایا، جا اسے دودھ پلا یہاں تک کہ اس کو دودھ پلانا بند کر دے۔ جب اس نے اس کو دودھ پلانا ختم کر دیا تو وہ بچے کو آپ کے پاس لائی اس (بچے) کے ہاتھ میں روٹی کا ٹکڑا تھا اس نے کہا، اے اللہ کے رسول! میں نے اس کو دودھ (پلانا) ختم کر دیا ہے۔ اب یہ کھانا کھانے لگا ہے چنانچہ آپ نے بچے کو ایک مسلمان شخص کے سپرد کیا اور اس کے بارے میں (رجم) کا حکم دیا۔ اس کے لئے اس کی چھاتی کے برابر گڑھا کھودا گیا اور لوگوں کو (اسے رجم کرنے کا) حکم دیا انہوں نے اسے رجم کیا چنانچہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ایک پتھر لیکر آئے اور اس کے سر پر پھینکا جس سے خون کے چھینٹے خالد کے چہرے پر گرے تو خالد نے اسے برا بھلا کہا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے خالد! رک جائیے، اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس عورت نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر محصول (TAX) لینے والا ایسی توبہ کرے تو اسے معاف کر دیا جائے پھر آپ نے اس کے بارے میں حکم دیا (کہ اس کا جنازہ تیار کیا جائے) چنانچہ آپ نے اس کی نماز جنازہ پڑھی اور اسے دفن کر دیا گیا۔ (مسلم)

وضاحت: حدیث کے طرق میں تعارض ہے ایک روایت میں ہے کہ بچے کے دودھ پلانے کی ذمہ داری ایک انصاری نے اٹھائی اور غامدیہ عورت کو اسی وقت رجم کر دیا گیا جبکہ دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے رجم کو اس وقت تک مؤخر کر دیا جب تک بچہ دودھ پیتا رہا اور جب بچے کا دودھ بند کر دیا گیا اور اس کے ہاتھ میں روٹی کا ٹکڑا تھا دیا گیا تو اسے رجم کیا گیا۔ ان دونوں روایات کے درمیان مطابقت قائم کرتے ہوئے علامہ شوکانی نے فرمایا ہے کہ یہ دونوں روایات صحیح ہیں اور ایک ہی واقعہ ہے لیکن رجم کی تاخیر والی روایت دوسری روایت سے زیادہ واضح اور صحیح ہے۔ تو ہم یقین کے ساتھ کہتے ہیں کہ بچے کے دودھ چھڑانے کے بعد اس کو رجم کیا گیا اور جس شخص نے اس کی رضاعت کی ذمہ داری لی تھی، آپ نے اس کی ذمہ داری کو تسلیم نہ کیا اور اس کے رجم کو مؤخر کر دیا۔ صحابہ کرام کے درمیان اس قسم کا اختلاف اکثر طور پر دیکھنے میں آیا ہے۔ بھول، غلطی سے کوئی شخص مبرا نہیں ہے (نیل الاوطار جلد ۷ صفحہ ۲۸۱)

۳۵۶۳ - (۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا زُنْتُ أُمَّةً أَحَدِكُمْ، فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا، فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثْرَبْ عَلَيْهَا - ثُمَّ إِنْ زُنْتُ فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثْرَبْ، ثُمَّ إِنْ زُنْتُ الثَّلَاثَةَ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَبِيعْهَا وَلَوْ بِحَبْلِ مِنْ شَعْرٍ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.»

۳۵۶۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، جب تم میں سے کسی شخص کی لونڈی زنا کرے اور اس کا زنا کرنا آشکار ہو جائے تو وہ اسے حد کے کوڑے لگائے لیکن اسے برا بھلا نہ کہے، اس کے بعد اگر وہ (پھر) زنا کرے تو اس پر زنا کی حد لگائے اور اسے ڈانٹ نہ پلائے پھر اگر تیسری بار زنا کرے اور اس کا زنا معلوم ہو جائے تو اسے اگرچہ بالوں کی رسی کے بدلے (بیچنا پڑے) تو بیچ دے۔
وضاحت: معلوم ہوا کہ آقا کو حاکم وقت سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ خود اس پر حد نافذ کر سکتا ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۸۹)

۳۵۶۴ - (۱۰) وَعَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! أَقِيمُوا عَلَيَّ أَرْقَابَكُمْ الْحَدَّ مَنْ أَحْضَنَ مِنْهُمْ وَمَنْ لَمْ يُحْضَنْ؛ فَإِنَّ أُمَّةً لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ زُنْتُ فَأَمَرَنِي أَنْ أَجْلِدَهَا، فَإِذَا هِيَ حَدِيثُ عَهْدٍ بِنَفَاسٍ، فَخَشِيتُ إِنْ أَنَا جَلَدْتُهَا أَنْ أَقْتَلَهَا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: «أَحْسَنْتَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ: قَالَ: «دَعَهَا حَتَّى يَنْقَطِعَ دَمُهَا ثُمَّ أَقِمْ عَلَيْهَا الْحَدَّ؛ وَأَقِيمُوا الْحُدُودَ عَلَيَّ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ.»

۳۵۶۳: علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اے لوگو! تم اپنے غلاموں پر، وہ شادی شدہ ہوں یا غیر شادی شدہ، حد لگاؤ۔ اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک لونڈی نے زنا کیا، آپ نے مجھے حکم دیا کہ میں اس کو (حد کے) کوڑے لگاؤں۔ لیکن اسے تو ابھی نفاس کا خون آ رہا تھا۔ میں ڈر گیا کہ اگر میں نے اسے کوڑے لگائے تو (کیسے) میں اسے قتل نہ کر دوں۔ میں نے اس بات کا ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا، آپ نے فرمایا، تو نے اچھا کیا (مسلم) اور ابو داؤد کی ایک روایت میں ہے، آپ نے فرمایا، اسے چھوڑ دو یہاں تک کہ اس (کے نفاس) کا خون ختم ہو جائے پھر اس پر حد قائم کرو۔ نیز اپنے ماتحت لوگوں پر حدود کا نفاذ کرو۔

وضاحت: شرعاً لونڈی اور غلام کی حد آزاد سے نصف ہے لیکن رجم میں چونکہ نصف ممکن نہیں اس لئے لونڈی یا غلام کو جو شادی شدہ ہیں، رجم نہیں کیا جائے گا (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۸۹)
ابو داؤد کی روایت کی سند میں عبدالاعلیٰ بن عامر راوی قابلِ حجت نہیں ہے (المجرح والتعديل جلد ۶ صفحہ ۱۳۳، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۳۰، تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۴۶۳)

الفصل الثانی

۳۵۶۵- (۱۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ مَا عِزُّ الْأَسْلَمِيِّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: إِنَّهُ قَدْ زَنَى، فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ جَاءَ مِنْ شِقِّهِ الْأَخْرَ، فَقَالَ: إِنَّهُ قَدْ زَنَى فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ جَاءَ مِنْ شِقِّهِ الْأَخْرَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّهُ قَدْ زَنَى، فَأَمَرَ بِهِ فِي الرَّابِعَةِ، فَأُخْرِجَ إِلَى الْحَرَّةِ، فَرُجِمَ بِالْحِجَارَةِ، فَلَمَّا وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ، فَرِيَشْتَدُّ، حَتَّى مَرَّ بِرَجُلٍ مَعَهُ لَحْيٌ جَمَلٌ — فَضْرَبَهُ بِهِ، وَضْرَبَهُ النَّاسُ حَتَّى مَاتَ. فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ فَرِحِينَ وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ وَمَسَّ الْمَوْتِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «هَلَّا تَرَكَتُمُوهُ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَفِي رِوَايَةٍ: «هَلَّا تَرَكَتُمُوهُ لَعَلَّه أَنْ يَتُوبَ فَيَتُوبَ اللَّهُ عَلَيْهِ»

دوسری فصل : ۳۵۶۵ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ما عز اسلمی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے اقرار کیا کہ اس نے زنا کیا ہے۔ آپ نے اس سے اعراض فرمایا، پھر وہ دوسری جانب سے آیا اور زنا کا اقرار کیا لیکن آپ نے اس سے اعراض فرمایا، پھر وہ آپ کی دوسری جانب سے آیا اور اقرار کیا کہ اے اللہ کے رسول! میں نے زنا کیا ہے۔ آپ نے چوتھی بار (اقرار کے بعد) اس کے بارے میں حکم دیا کہ اسے رجم کیا جائے اسے پتھریلے میدان (کی جانب) لے جایا گیا (دہاں) اسے پتھروں کے ساتھ رجم کیا گیا جب اس نے پتھروں کی چوٹوں کی تکلیف کو محسوس کیا تو تیزی سے بھاگ نکلا، وہ ایک شخص کے پاس سے گزرا جس کے پاس اونٹ کے جڑے کی ہڈی تھی اس نے اسے اس ہڈی کے ساتھ مارا اور دیگر لوگوں نے بھی اس کو مارا یہاں تک کہ وہ فوت ہو گیا چنانچہ اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوا کہ اس نے جب پتھروں کے واقع ہونے کے وقت موت کو محسوس کیا تو وہ بھاگا تھا (اس پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم نے اسے کیوں نہ چھوڑ دیا؟ (ترمذی، ابن ماجہ) اور ایک روایت میں ہے (کہ آپ نے فرمایا) تم نے اسے کیوں نہ چھوڑ دیا؟ شاید وہ توبہ کرتا اور اللہ اس کی توبہ قبول فرماتا۔

وضاحت : معلوم ہوا کہ جو شخص کسی گناہ کا اقرار کرتا ہے، اگر وہ اقرار سے رجوع کر لے تو اس کا رجوع کرنا درست ہے اور اس کو اس جرم کی سزا نہیں دی جائے گی گویا اس کا بھاگنا اقرار سے منحرف ہونا تھا۔ اس بناء پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم نے اس کو کیوں نہ چھوڑ دیا؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ ”تم نے اسے کیوں نہ چھوڑ دیا“ حد ساقط کرنے کے لئے نہیں، بلکہ مزید تحقیق و تفتیش کے لئے تھا کہ اگر کوئی شبہ دریافت ہو تو فیصلے پر نظر ثانی کی جا سکے (واللہ اعلم)

۳۵۶۶- (۱۲) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ: «أَحَقُّ مَا بَلَغَنِي عَنْكَ؟» قَالَ: «وَمَا بَلَغَكَ عَنِّي؟» قَالَ: «بَلَغَنِي أَنَّكَ قَدْ وَقَعْتَ عَلَى جَارِيَةِ آلِ

قَلَانٍ» قَالَ: نَعَمْ، فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ، فَأَمَرَ بِهِ فُرْجَمَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۵۶۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ماعز بن مالک سے دریافت فرمایا، تیرے بارے میں جو خبر ملی ہے کیا وہ درست ہے؟ اس نے پوچھا کہ آپ کو میرے بارے میں کیا خبر پہنچی ہے؟ آپ نے فرمایا، مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ تو نے فلاں قبیلے کی لونڈی سے زنا (کے جرم) کا ارتکاب کیا ہے۔ اس نے اقرار کیا اور چار بار گواہی دی، تو آپ نے اس کے بارے میں حکم دیا (کہ اسے رجم کیا جائے) چنانچہ اسے رجم کر دیا گیا (مسلم)

وضاحت: یہ حدیث مسند احمد، ابوداؤد، نسائی اور ترمذی میں مذکور ہے البتہ صاحب مشکوٰۃ نے یہ کہہ کر کہ اسے مسلم نے روایت کیا ہے، اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ یہ حدیث پہلی فصل میں ذکر کی جانا چاہیے تھی، دوسری فصل میں اس کا ذکر ہونا مناسب نہیں ہے۔ نیز اس حدیث میں اشکال ہے وہ یہ ہے کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم تھا کہ ماعز سے زنا کا جرم واقع ہوا ہے۔ آپ نے اس سے اظہار کر دانا چاہا تاکہ اس کے اقرار کی روشنی میں اس پر حد نافذ کی جاسکے اور اس سے پہلے جو حدیثیں ذکر ہوئی ہیں، ان سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے اس جرم کا علم نہ تھا بلکہ ماعز آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے اس فعل کا اقرار کیا اور آپ نے کئی بار اس سے روگردانی کی تاکہ وہ اپنے اقرار سے رجوع کر لے۔ اس اشکال کا جواب یہ ہے کہ حدیث میں اختصار ہے۔ اس لئے کہ یہ بات بعید نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ماعز کا واقعہ بتایا گیا ہو لیکن آپ نے اس کو اپنے پاس بلایا اور چاہا کہ وہ انکار کر دے تاکہ اس پر حد نہ لگائی جائے لیکن اس نے انکار نہ کیا بلکہ بار بار اقرار کیا تو آپ نے اسے حد رجم سے بچانے کیلئے یہ بھی کہا کہ کہیں تو پاگل تو نہیں ہے؟ نیز اس ساری تفتیش کا مقصد صرف یہ تھا کہ کہیں ماعز بے گناہ یا کسی شبہ کی بناء پر رجم نہ کر دیا جائے (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۸۹)

۳۵۶۷- (۱۳) وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ نُعَيْمٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ مَاعِزًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَقْرَعَ عِنْدَهُ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ، فَأَمَرَ بِرَجْمِهِ وَقَالَ لِهَزَّالٍ: «لَوْ سَتَرْتَهُ بِثَوْبِكَ كَانَ خَيْرًا لَكَ» قَالَ ابْنُ الْمُكَدِّرِ: إِنَّ هَذَا أَمَرَ مَاعِزًا أَنْ يَأْتِيَ النَّبِيَّ ﷺ فَيُخْبِرَهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۵۶۷: یزید بن نعیم اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ ماعز بن مالک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے آپ کے پاس چار بار (زنا) کا اقرار کیا۔ آپ نے اس کو رجم کرنے کا حکم دیا اور حذال سے کہا کہ ”اگر تو اس کی پردہ پوشی کرتا تو تیرے لئے بہتر تھا“ ابن منکدر نے بیان کیا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ حذال نے ماعز کو مشورہ دیا تھا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جائے اور آپ کو (حقیقت) بتائے (ابوداؤد)

۳۵۶۸- (۱۴) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شَعِيبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «تَعَاَفَا الْحُدُودَ- فِيمَا بَيْنَكُمْ، فَمَا بَلَغْنِي

مِنْ حَدِّ فَقَدْ وَجِبَ» . . . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۳۵۶۸: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، آپس میں ایک دوسرے کے قابل حد قصور کو معاف کر دیا کرو کیونکہ جب میرے پاس حد (کا معاملہ) پہنچے گا تو حد کا نفاذ واجب ہو جائے گا (ابوداؤد، نسائی)

۳۵۶۹- (۱۵) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «أَقِيلُوا ذَوِي الْهَيْئَاتِ عَثْرَاتِهِمْ إِلَّا الْحُدُودَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۵۶۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سمجھدار لوگوں کی غلطیوں کو ماسوائے حدود کے، معاف کر دیا کرو (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبدالملک بن زید راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۴۵۵)

۳۵۷۰- (۱۶) وَعَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذْرُءُوا الْحُدُودَ عَنِ الْمُسْلِمِينَ مَا اسْتَطَعْتُمْ، فَإِنْ كَانَ لَهُ مَخْرَجٌ، فَخَلُّوا سَبِيلَهُ، فَإِنَّ الْإِمَامَ أَنْ يُخْطِئَ فِي الْعَفْوِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يُخْطِئَ فِي الْعُقُوبَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: قَدْ رَوَى عَنْهَا وَلَمْ يُرْفَعْ وَهُوَ أَصَحُّ.

۳۵۷۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ممکن حد تک مسلمانوں سے حدود کو نالتے رہو، اگر حد سے بچاؤ کا کوئی راستہ نکلا ہے تو مجرم کو جانے دو۔ اس لئے کہ امام معاف کرنے میں غلطی کر جائے تو اس سے بہتر ہے کہ وہ سزا دینے میں غلطی کرے (ترمذی) امام ترمذی نے بیان کیا ہے کہ اس حدیث کا عائشہ سے موقوفاً روایت ہونا زیادہ صحیح ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں یزید بن ابی زیاد راوی ضعیف ہے (العلل ومعرفۃ الرجال جلد ۱ صفحہ ۳۶، التاريخ الکبیر جلد ۸ صفحہ ۳۲۲۰، المرح والتعديل جلد ۹ صفحہ ۳۳۳، النفعاء والمتروکین صفحہ ۶۵، میزان الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۴۲۳، تقریب التذیب جلد ۲ صفحہ ۳۶۵، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۹۰، ضعیف ترمذی صفحہ ۱۴۳)

۳۵۷۱- (۱۷) وَعَنْ وَاثِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: اسْتُكْرِهتِ امْرَأَةٌ - عَلَيَّ عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَدَرَأَ عَنْهَا الْحَدَّ، وَأَقَامَهُ عَلَيَّ الَّذِي أَصَابَهَا، وَلَمْ يَذْكُرْ أَنَّهُ جَعَلَ لَهَا مَهْرًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۵۷۱: وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک عورت سے زنا بالجبر

کیا گیا تو آپؐ نے عورت پر سے حد کو معاف کر دیا اور اس شخص پر حد نافذ کی، جس نے اس سے زنا کیا تھا اور اس بات کا (کس) ذکر نہیں کہ آپؐ نے اس (عورت) کو حق مہر دیا ہو (ترمذی)
وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے نیز سند میں عبدالجبار بن وائل نے اپنے والد سے نہیں سنا (تنقیح الروایة جلد ۳ صفحہ ۹۰، ضعیف ترمذی صفحہ ۱۲۶)

۳۵۷۲ - (۱۸) وَعَنْهُ: أَنَّ امْرَأَةً خَرَجَتْ عَلَىٰ عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ تُرِيدُ الصَّلَاةَ، فَتَلَقَاهَا رَجُلٌ فَتَجَلَّلَهَا - ، فَقَضَىٰ حَاجَتَهُ مِنْهَا، فَصَاحَتْ وَأَنْطَلَقَ، وَمَرَّتْ عِصَابَةً - مِنَ الْمُهَاجِرِينَ فَقَالَتْ: إِنَّ ذَلِكَ الرَّجُلَ فَعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا، فَأَخَذُوا الرَّجُلَ، فَأَتَوْا بِهِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ لَهَا: «إِذْهَبِي فَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ» وَقَالَ لِلرَّجُلِ الَّذِي وَقَعَ عَلَيْهَا: «ارْجُمُوهُ» وَقَالَ: «لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا أَهْلُ الْمَدِينَةِ لَقُبِلَ مِنْهُمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ - ، وَأَبُو دَاوُدَ .

۳۵۷۲: وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک عورت نماز ادا کرنے کے ارادے سے اپنے گھر سے نکلے، اسے ایک آدمی ملا، اس نے اس کو ڈھانپ لیا اور اس سے اپنی خواہش کو پورا کیا، وہ عورت چیخ رہی لیکن وہ آدمی چلا گیا۔ وہاں سے ماجرین کا ایک گروہ گزرا۔ اس عورت نے ان سے بیان کیا کہ ایک آدمی نے میرے ساتھ زنا کیا ہے چنانچہ وہ لوگ اس کو پکڑ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے۔ آپؐ نے اس عورت سے کہا، تم جاؤ اللہ تعالیٰ نے تمہیں معاف کر دیا ہے (پھر) آپؐ نے اس (زانی) شخص کے بارے میں حکم دیا کہ اسے رجم کرو اور فرمایا، اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر ایسی توبہ مدینہ والے کر لیں تو ان (سب) کی توبہ قبول ہو جائے۔ (ترمذی، ابوداؤد)

وضاحت: امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔ اس لئے کہ اس کی سند مضبوط ہے۔ البتہ اختصار ہے۔ کھل الفاظ یوں ہیں کہ وہ شخص جس نے اس عورت کے ساتھ زنا کیا تھا، وہ چلا گیا۔ (اسی دوران) ایک دوسرا شخص اس کے پاس سے گزرا اور وہاں سے ماجرین کی ایک جماعت گذر رہی تھی اس عورت نے (ان سے) کہا کہ اس شخص نے میرے ساتھ زنا کیا ہے چنانچہ ماجرین نے اس آدمی کو پکڑ لیا، جس کے بارے میں عورت نے کہا تھا کہ اس نے اس کے ساتھ زنا کیا ہے۔ جب اس شخص کو عورت کے سامنے لایا گیا تو عورت کہنے لگی، ہاں! یہی وہ آدمی ہے۔ چنانچہ ماجرین کی جماعت اس شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئی۔ جب آپؐ نے اس شخص کو رجم کرنے کا حکم دیا تو وہ شخص کھڑا ہو گیا جس نے واقعتاً اس عورت کے ساتھ زنا کیا تھا۔ تب اس نے اقرار کیا کہ اے اللہ کے رسول! دراصل میں ہی اس (عورت) سے اس فعل مجرمانہ کا مرتکب ہوا ہوں۔ چنانچہ آپؐ نے اس عورت سے کہا کہ تو چلی جا، اللہ تعالیٰ نے تجھے معاف کر دیا ہے اور مشتبہ شخص کے بارے میں اچھے کلمات ادا فرمائے اور جس شخص نے حقیقتاً بدکاری کی تھی، اس کے بارے میں آپؐ نے حکم دیا کہ اسے رجم کر دیا جائے اور آپؐ نے فرمایا، اس شخص

نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اہل مدینہ ایسی توبہ کریں تو ان (سب) کی توبہ قبول ہو جائے۔ یہ حدیث اگرچہ حسن درجہ کی ہے لیکن یہ جملہ کہ تم اسے رجم کرو، صحیح نہیں ہے اور راجح بات یہی ہے کہ اس شخص کو رجم نہیں کیا گیا تھا۔ (صحیح ترمذی علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۷۵) اس حدیث کو امام احمد نے مسند احمد میں جلد ۶ صفحہ ۳۹۹ میں ذکر کیا ہے اور اس حدیث میں یہ وضاحت موجود ہے کہ آپ نے اس عورت کے ساتھ ان دونوں مردوں کو بھی چھوڑ دیا۔ اور فرمایا کہ ”اسے رجم نہ کرو“ اس نے بارگاہ الہی میں توبہ کی ہے۔ ”البتہ اس حدیث میں جلا وطنی کی سزا کا ذکر ہے۔ اس حدیث کو امام بیہقی نے سنن کبریٰ ۲۸۵۱۸ میں ذکر کیا ہے اور حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

۳۵۷۳- (۱۹) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا زَنَى بِامْرَأَةٍ فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَجُلِدَ الْحَدَّ، ثُمَّ أَخْبِرَ أَنَّهُ مُحْصَنٌ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۵۷۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے ایک عورت کے ساتھ زنا کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں حکم دیا کہ اس کو حد کے کوڑے لگائے جائیں پھر آپ کو بتایا گیا، وہ تو شادی شدہ ہے تب آپ نے اسے رجم کرنے کا حکم دیا (ابوداؤد)

۳۵۷۴- (۲۰) وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عَبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ سَعْدَ بْنَ عَبَادَةَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِرَجُلٍ - كَانَ فِي الْحَيِّ - مُخْذَجٍ - سَقِيمٍ، فَوَجَدَ عَلَى أَمَةٍ مِنْ إِمَائِهِمْ يَخْبُثُ بِهَا - فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «خُذُوا لَهُ عِشْكَالًا فِيهِ مِائَةٌ شِمْرَاخٍ - ، فَاصْرِبُوهُ صَرْبَةً». رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السَّنَةِ» وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ مَاجَةَ نَحْوَهُ.

۳۵۷۴: سعید بن سعد بن عبادہ بیان کرتے ہیں کہ سعد بن عبادہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص کو لائے جو قبیلے میں ناقص الخلق اور بیمار تھا لیکن اسے ان کی لونڈیوں میں سے کسی لونڈی کے ساتھ زنا کرتے پایا گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس کیلئے ایسا جھاڑن حاصل کرو، جس میں سو شاخیں ہوں اور وہ اسے ایک بار مارو (شرح السنہ اور ابن ماجہ میں بھی اس کی مثل ہے)

وضاحت: یہ حدیث صحیح ہے اور اس قسم کے بیمار انسان پر اسی انداز میں حد نافذ ہوگی۔ جیسا کہ ”سورۃ ص“ میں ایوب علیہ السلام کے واقع میں ذکر ہے۔ جس کا ترجمہ ہے ”اور اپنے ہاتھ میں جھاڑو لو اس سے مارو اور قسم نہ توڑو“ بے شک ہم نے ان کو ثابت قدم پایا (وہ) خوب بندے تھے۔ بیشک وہ رجوع کرنے والے تھے۔“ ایوب علیہ السلام نے کسی وجہ سے قسم اٹھائی تھی کہ وہ اپنی بیوی کو سو کوڑے لگائیں گے۔ اللہ پاک نے انہیں فرمایا کہ آپ سو شاخوں والا جھاڑو ایک بار انہیں ماریں تو آپ کی قسم پوری ہو جائے گی۔ (واللہ اعلم)

۳۵۷۵ - (۲۱) وَعَنْ عِكْرَمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ وَجَدْتُمُوهُ يَعْمَلُ عَمَلُ قَوْمِ لُوطٍ فَأَقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُولَ بِهِ»... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۵۷۵: عکرمہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص کو تم قوم لوط کے عمل میں جتلا پاؤ تو فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کرو (ترمذی، ابن ماجہ)

۳۵۷۶ - (۲۲) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَتَى بِهِيمَةً فَأَقْتَلُوهُ وَأَقْتَلُوا مَعَهُ». قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ: مَا شَأْنُ الْبَهِيمَةِ؟ قَالَ: مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي ذَلِكَ شَيْئًا، وَلَكِنْ أَرَاهُ كَرِهَ أَنْ يُؤْكَلَ لَحْمُهَا أَوْ يُنْتَفَعَ بِهَا وَقَدْ فُعِلَ بِهَا ذَلِكَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۵۷۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے چوپائے کے ساتھ بد فعلی کی تو اس کو اور اس کے ساتھ چوپائے کو بھی قتل کرو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا کہ چوپائے کو کس لئے قتل کیا جائے؟ انہوں نے بتایا کہ میں نے اس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ نہیں سنا۔ البتہ میرا خیال ہے کہ آپ نے اس کا گوشت کھانے یا اس سے فائدہ حاصل کرنے کو مکروہ سمجھا ہے جبکہ اس کے ساتھ بد فعلی ہوئی ہے (ترمذی، ابو داؤد، ابن ماجہ)

۳۵۷۷ - (۲۳) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنْ أَخَوْفَ مَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي عَمَلُ قَوْمِ لُوطٍ»... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۵۷۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ مجھے اپنی امت سے زیادہ خطرہ اس بات کا ہے کہ کہیں وہ قوم لوط کے عمل میں جتلا نہ ہو جائے (ترمذی، ابن ماجہ)

۳۵۷۸ - (۲۴) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي بَكْرِ بْنِ لَيْثٍ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَقْرَأَهُ زَنِيَّ بِامْرَأَةٍ أَرْبَعِ مَرَّاتٍ، فَجُلِدَهُ بِمِائَةٍ، وَكَانَ بِكْرًا، ثُمَّ سَأَلَهُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى الْمَرْأَةِ فَقَالَتْ: كَذَبَ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَجُلِدَ حَدَّ الْفِرْيَةِ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۵۷۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ (قبیلہ) بنو بکر بن لیث سے ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم

کے پاس آیا۔ اس نے چار بار زنا کا اقرار کیا۔ آپ نے اسے سو کوڑے لگانے کا حکم دیا، وہ شخص غیر شادی شدہ تھا۔ بعد ازاں عورت کے بارے میں اس شخص سے گواہی کا مطالبہ کیا۔ عورت نے کہا، اللہ کی قسم! اے اللہ کے رسول! اس نے جھوٹ کہا ہے تو اس پر تہمت کی حد بھی لگائی گئی۔ (ابوداؤد)

وضاحت: یہ روایت منکر ہے اس حدیث کی سند میں قاسم بن فیاض انباری ہے (تفہیم الرواة جلد ۳ صفحہ ۹۹) میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۷۷، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۳۶)

۳۵۷۹ - (۲۵) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمَّا نَزَلَ عُذْرِي - ، قَامَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَذَكَرَ ذَلِكَ، فَلَمَّا نَزَلَ مِنَ الْمِنْبَرِ أَمَرَ بِالرَّجُلَيْنِ وَالْمَرْأَةِ ، فَضَرَبُوا حَدَّهُمْ ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۵۷۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب میری برائت کی آیات نازل ہوئیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے، آپ نے برائت کا ذکر فرمایا، جب آپ منبر سے نیچے اترے تو آپ نے دو مردوں اور ایک عورت کے بارے میں حکم دیا (کہ انہیں تہمت کی حد لگائی جائے) تو انہیں تہمت کی حد لگائی گئی۔ (ابوداؤد)

وضاحت: دو مردوں سے مراد حسان بن ثابت اور مسطح بن اثاثہ ہیں اور عورت سے مراد حنہ بنت یحییٰ ہے۔ حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں عبداللہ بن ابی رئیس المنافقین کا بھی ذکر کیا ہے نیز اس حدیث کی سند میں محمد بن اسحاق معنی ہے جو مدلس ہونے کی وجہ سے قابل احتجاج نہیں ہے (تفہیم الرواة جلد ۳ صفحہ ۹۹)

الفصل الثالث

۳۵۸۰ - (۲۶) هُنَّ نَافِعٌ أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ أَبِي عُبَيْدٍ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ عَبْدًا مِنْ رَقِيقِ الْإِمَارَةِ وَقَعَ عَلَى وَبِلْدَةٍ مِنَ الْخُمَيْسِ فَاسْتَكْرَهَهَا، حَتَّى افْتَضَّهَا - فَجَلَدَهُ عُمُرٌ وَلَمْ يَجْلِدْهَا، مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ اسْتَكْرَهَهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

تیسری فصل: ۳۵۸۰: نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ صفیہ بنت ابی عبید نے اس کو بتایا کہ بیت المال کے

غلاموں میں سے ایک غلام (مال غنیمت کی) لوٹی سے جبراً زنا کر بیٹھا۔ جس سے اس کا پردہ بکارت ضائع ہو گیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے (اس) غلام کو کوڑے لگائے جبکہ لوٹی کو کوڑے نہ لگائے گئے، اس لئے کہ اس پر یہ (فعل) جبراً ہوا تھا (بخاری)

وضاحت: فحش سے مراد مال غنیمت کا وہ پانچواں حصہ ہے جس میں سے خلیفہ وقت کو تصرف کی اجازت ہے۔

نیز بخاری شریف میں مذکور ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے اس غلام کو پچاس کوڑے مارنے کا حکم دیا اور چھ ماہ کے لئے جلاوطن کر دیا۔ معلوم ہوا کہ عمر رضی اللہ عنہ کا یہ نظریہ تھا کہ غلام کو آزاد کی طرح جلاوطن بھی کیا جائے۔ البتہ اس کی جلاوطنی کی سزا آزاد انسان سے نصف ہے (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۹۱)

۳۵۸۱ - (۲۷) وَقَدْ يَزِيدُ بْنُ نَعِيمٍ بْنِ هَزَالٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ مَا عَزُ بْنُ مَالِكٍ يَتِيمًا فِي حَجْرٍ أَبِي فَأَصَابَ جَارِيَةً مِّنَ الْحَيِّ، فَقَالَ لَهُ أَبِي: إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَخْبِرْهُ بِمَا صَنَعْتَ لَعَلَّهُ يَسْتَغْفِرُ لَكَ وَإِنَّمَا يُرِيدُ بِذَلِكَ رَجَاءً أَنْ يَتَّكُونَ لَهُ مَحْرَجًا. فَأَتَاهُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي زَنَيْتُ، فَأَقِمْ عَلَيَّ كِتَابَ اللَّهِ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ، فَعَادَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي زَنَيْتُ، فَأَقِمْ عَلَيَّ كِتَابَ اللَّهِ، حَتَّى قَالَهَا أَرْبَعَ مَرَّاتٍ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَنْتَ قَدْ قُلْتَهَا أَرْبَعَ مَرَّاتٍ، فَيَمَنْ؟» قَالَ: بِفُلَانَةٍ. قَالَ: «هَلْ ضَا جَعْتَهَا؟» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «هَلْ بَاشَرْتَهَا؟» قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: «هَلْ جَامَعْتَهَا؟» قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَأَمْرٌ بِهِ أَنْ يُرْجَمَ، فَأُخْرِجَ بِهِ إِلَى الْحَرَّةِ، فَلَمَّا رُجِمَ، فَوَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ فَجَزَعُ فَخَرَجَ يَشْتَدُّ، فَلَقِيَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَنَيْسٍ، وَقَدْ عَجَزَ أَصْحَابُهُ، فَزَرَ لَهُ بِوُظَيْفٍ بَعِيرٍ -، فَرَمَاهُ بِهِ فَقَتَلَهُ، ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ: «هَلَّا تَرَكْتُمُوهُ، لَعَلَّهُ أَنْ يَتُوبَ. فَيَتُوبَ اللَّهُ عَلَيْهِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۵۸۱: یزید بن نعیم بن ہزال اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ماعز بن مالک یتیم تھا اور وہ میرے والد کی گھرانی میں تھا۔ اس نے قبیلہ کی ایک لونڈی سے زنا کیا۔ میرے والد نے اس سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اس (غلط) کام کی اطلاع دے تاکہ آپ تیرے لئے مغفرت کی دعا کریں۔ مقصد یہ تھا کہ شاید اس کیلئے نجات کا کوئی راستہ نکل آئے۔ چنانچہ وہ آپ کی خدمت میں پیش ہوا اور عرض کیا، اے اللہ کے رسول! بلاشبہ میں نے زنا کیا ہے، آپ مجھ پر اللہ کی کتاب (کا فیصلہ) نافذ فرمائیں۔ آپ نے اس سے روگردانی کی لیکن وہ (پہلی بات کو) دہراتا رہا اور کہتا رہا، اے اللہ کے رسول! بلاشبہ مجھ سے زنا (کا جرم سرزد) ہو گیا ہے۔ آپ مجھ پر اللہ کی کتاب کا فیصلہ نافذ فرمائیں۔ اس نے چار بار اسی بات کو دہرایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ تو نے چار بار اقرار کیا ہے، بتا تو نے کس کے ساتھ (زنا کیا ہے؟) اس نے بتایا کہ فلاں عورت کے ساتھ۔ آپ نے دریافت کیا، کیا تو نے اس کے ساتھ مباشرت کی ہے؟ (یعنی بدن کے ساتھ بدن ملایا ہے) اس نے جواب دیا، جی ہاں! آپ نے دریافت کیا، کیا تو نے اس کے ساتھ جماع کیا ہے؟ اس نے جواب دیا، جی ہاں! راوی نے بیان کیا کہ آپ نے اس شخص کے بارے میں حکم دیا کہ اسے رجم یا جائے۔ چنانچہ اسے پتھریلی وادی میں لے جایا گیا، جب اسے رجم کیا جا رہا تھا اور وہ پتھروں کے گلنے کی تکلیف محسوس کرنے لگا تو وہ گھبراہٹ کے عالم میں دوڑنے لگا۔ لیکن عبداللہ بن انیس نے اسے جالیا جب کہ اس کے دیگر رفقاء اس کو مل سکے۔ اس نے اونٹ کی پٹلی کی ہڈی لی اور اس کو اس کی جانب پھینکا اور اسے قتل کر دیا۔ بعد ازاں وہ نبی صلی

اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور آپ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا۔ آپ نے فرمایا، تم نے اسے کیوں نہ چھوڑ دیا تاکہ وہ توبہ کرتا اور اللہ اس کی توبہ قبول کر لیتا (ابوداؤد)

۳۵۸۲- (۲۸) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا مِنْ قَوْمٍ يَظْهَرُ فِيهِمُ الزِّنَا إِلَّا أُحْذُوا بِاللَّسِنَةِ—، وَمَا مِنْ قَوْمٍ يَظْهَرُ فِيهِمُ الرِّشَاءُ— إِلَّا أُحْذُوا بِالرَّعْبِ» رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۳۵۸۲: عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، جس قوم میں زنا (کا جرم) عام ہو جائے تو انہیں قحط سالی میں مبتلا کر دیا جاتا ہے اور جس قوم میں رشوت عام ہو جائے تو ان پر خوف مسلط کر دیا جاتا ہے۔ (احمد)

۳۵۸۳- (۲۹) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَلْعُونٌ مَنْ عَمِلَ عَمَلِ قَوْمِ لُوطٍ». رَوَاهُ رِزِينٌ.

۳۵۸۳: ابن عباس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ ملعون ہے جو قوم لوط کا عمل کرتا ہے (رزین)

۳۵۸۴- (۳۰) وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَحْرَقَهُمَا، وَأَبَا بَكْرٍ هَدَمَ عَلَيْهِمَا حَائِطًا.

۳۵۸۴: اور اس کی ایک روایت میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مذکور ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو جلا دیا اور ابو بکرؓ نے ان دونوں پر دیوار گرائی۔

وضاحت: دونوں سے مراد فاعل اور مفعول ہیں۔ حافظ ابن حجرؒ نے ”الدرایہ“ میں اس روایت کو جس میں جلانے کا ذکر ہے انتہائی درجہ ضعیف قرار دیا ہے نیز انہوں نے دیوار گرانے والی حدیث کے بارے میں کہا ہے کہ مجھے یہ روایت کتب احادیث میں نہیں ملی۔

۳۵۸۵- (۳۱) وَعَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَنْظُرُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى رَجُلٍ آتَى رَجُلًا أَوْ امْرَأَةً فِي دُبْرِهَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۳۵۸۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ اس شخص کی طرف رحمت کی نظر سے نہیں دیکھتا جو کسی مرد یا عورت سے اس کی پیٹھ میں بد فعلی کرتا ہے (ترمذی) امام ترمذی نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۵۸۶- (۳۲) وَحَنَّهُ، أَنَّهُ قَالَ: «مَنْ أَتَىٰ بِهَيْمَةَ فَلَا حَدَّ عَلَيْهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: «عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، أَنَّهُ قَالَ: وَهَذَا أَصْحَحُ مِنَ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ وَهُوَ: «مَنْ أَتَىٰ بِهَيْمَةَ فَاقْتُلُوهُ» وَالْعَمَلُ عَلَىٰ هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ.

۳۵۸۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جو شخص چوپائے سے بد فعلی کرتا ہے اس پر کوئی حد نہیں ہے (ترمذی، ابوداؤد) امام ترمذی نے سفیان ثوری سے بیان کیا ہے کہ امام ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث پہلی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ جس میں ذکر ہے کہ جو شخص چوپائے کے ساتھ بد فعلی کرے، اسے قتل کر دو نیز لیل علم کا عمل بھی اسی پر ہے۔

وضاحت: مقصود یہ ہے کہ ابن عباس کا قول سند کے لحاظ سے زیادہ صحیح ہے جبکہ مرفوع حدیث میں مذکور ہے کہ تم چوپائے اور اس شخص کو چوپائے کے ساتھ بد فعلی کرے، (دونوں) کو قتل کر دو۔ صحیح نہیں ہے۔ اس میں عمرو بن ابی عمرو راوی تلقین قبول کرتا تھا۔ امام بخاری نے اس کو منکر الحدیث قرار دیا ہے (بخاری الاوطار جلد ۷ صفحہ ۸۹)

وضاحت: حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ ایسے فعل کے مرتکب کو حد اقل نہیں کیا جائے گا۔ حاکم وقت کو چاہیے کہ اگر کوئی شخص ایسے شیخ فعل کا ارتکاب کرے تو اسے مناسب سزا دی جائے (واللہ اعلم)

۳۵۸۷- (۳۳) وَحَنَّ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَقِيمُوا حُدُودَ اللَّهِ فِي الْقَرِيبِ وَالْبَعِيدِ، وَلَا تَأْخُذْكُمْ فِي اللَّهِ لَوْمَةٌ لَّائِمَةٌ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۳۵۸۷: عبادة بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قریب اور بعید سب پر اللہ کی حدود کو قائم کرو اور اللہ کے بارے میں تم پر کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا اثر نہیں ہونا چاہیے (ابن ماجہ)

۳۵۸۸- (۳۴) وَحَنَّ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِقَامَةُ حَدِّ مَنْ حُدُودِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنْ مَطَرٍ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً فِي بِلَادِ اللَّهِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۳۵۸۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، حدود الیہ میں سے کسی حد کو قائم کرنا، چالیس رات بارش برسنے سے بہتر ہے (ابن ماجہ، نسائی)

۳۵۸۹- (۳۵) وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

۳۵۸۹: نیز امام نسائی نے اس حدیث کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔

بَابُ قَطْعِ السَّرْقَةِ (چوروں کے ہاتھ کاٹنے کا بیان)

الفصل الأول

۳۵۹۰- (۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لَا تُقَطَّعُ يَدُ السَّارِقِ إِلَّا بِرُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.»

پہلی فصل : ۳۵۹۰ : عائشہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا، چور کا ہاتھ دینار کے چوتھائی حصہ یا اس سے زائد (کی چوری کرنے) پر ہی کاٹا جائے (بخاری، مسلم) وضاحت : رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں دینار کا چوتھائی حصہ تین درہم کے برابر تھا۔ اس لحاظ سے دینار بارہ درہم کا ہوا اور ایک حدیث میں ذکر ہے کہ ڈھال کی قیمت سے کم میں چور کا ہاتھ نہ کاٹا جائے۔ عائشہ سے دریافت کیا گیا کہ ڈھال کی قیمت کتنی ہے؟ انہوں نے بتایا، ڈھال کی قیمت دینار کا چوتھائی حصہ ہے۔ معلوم ہوا کہ تمام روایات میں مطابقت ہے، ناقض نہیں ہے۔ (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۹۳)

۳۵۹۱- (۲) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَطَّعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَ سَارِقٍ فِي بَيْتِنَا، ثُمَّ ثَلَاثَةَ دَرَاهِمٍ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۹۱ : ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈھال (کی چوری کرنے) پر چور کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا اور ڈھال کی قیمت تین درہم تھی (بخاری، مسلم)

۳۵۹۲- (۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَعَنَ اللَّهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقَطَّعُ يَدُهُ، وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقَطَّعُ يَدُهُ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.»

۳۵۹۲ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، چوری کرنے والے پر اللہ کی لعنت ہو۔ کوئی ایذا چوری کرے تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے اور اگر کوئی رسی چرائے تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے (بخاری، مسلم)

وضاحت: یہ حدیث تین درہم والی حدیث کے مخالف نہیں ہے اس لئے کہ اعش راوی بیان کرتے ہیں کہ اٹلے سے مقصود لوہے کا اٹلا ہے اور رسی سے مقصود کشتی کی رسی ہے اور ان کی قیمت تین درہم سے کہیں زیادہ ہوتی ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ آپ نے مبالغہ کے طور پر فرمایا ہو کہ کتنی معمولی چیز کی چوری پر ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے؟ اور اللہ کی اس پر لعنت ہو یعنی اٹلا اور رسی معمولی قیمت کی چیزیں ہیں اور یہ بات بھی قرین قیاس ہے کہ چوری کی بری عادت سے روکنے کے لئے فرمایا گیا ہو کیونکہ چھوٹی موٹی چیزوں کی چوری سے عادت پڑ جاتی ہے۔ اگرچہ ان چیزوں کی قیمت تین درہم سے کم ہو حتیٰ کہ ہاتھ کٹنے تک کی نوبت آ جاتی ہے (مرقاۃ جلد ۷ صفحہ ۱۵۶)

الفصل الثانی

۳۵۹۳ - (۴) **عَنْ رَافِعِ بْنِ خَلْدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثْرٍ... رَوَاهُ مَالِكٌ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.»**

دوسری فصل: ۳۵۹۳: رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، درخت پر معلق پھل اور ٹھونڈ (کی چوری میں) ہاتھ نہ کاٹا جائے (مالک، ترمذی، ابوداؤد، دارمی، ابن ماجہ) **وضاحت:** چونکہ درختوں پر پھل محفوظ نہیں اس لئے ان کی چوری پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا اور بالخصوص جبکہ اس کی مالیت تین درہم سے کم ہو (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۹۳)

۳۵۹۴ - (۵) **وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: «أَنَّ سُبُلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعْلَقِ قَالَ: «مَنْ سَرَقَ مِنْهُ شَيْئًا بَعْدَ أَنْ يُؤْوِيَهُ الْجَرِينُ - فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ؛ فَعَلَيْهِ الْقَطْعُ.» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.»**

۳۵۹۴: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ سے اس پھل کی چوری کے بارے میں دریافت کیا گیا (جو درخت پر) لٹک رہا ہے؟ آپ نے فرمایا، جو شخص پھل کے ڈھیر سے کچھ چراتا ہے اور وہ ڈھال کی قیمت کے برابر ہے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے (ابوداؤد، نسائی)

۳۵۹۵ - (۶) **وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي حُسَيْنِ الْمَكِّيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ مُعْلَقٍ - ، وَلَا فِي حَرِيسَةِ جَبَلٍ - ، فَإِذَا آوَاهُ الْمَرَاخُ - وَالْجَرِينُ - ، فَالْقَطْعُ فِيمَا بَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ.» رَوَاهُ مَالِكٌ.»**

۳۵۹۵: عبد اللہ بن عبدالرحمان بن ابی حسین کی بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، درخت پر معلق پھل اور پہاڑ میں موجود جانوروں کی چوری کی صورت میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا (اور) جب وہ ڈھیر یا ہاڑے میں آکر چوری کریں اور چوری کے مال کی قیمت ڈھال کی قیمت کے برابر ہو جائے تو چور کا ہاتھ کاٹ دیا جائے (مالک) وضاحت: یہ حدیث مرسل بلکہ معضل ہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے یا عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔ بہر حال روایت موقوف ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۹۳)

۳۵۹۶ - (۷) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَيْسَ عَلَى الْمُتَنَهَبِ قَطْعٌ، وَمَنْ انْتَهَبَ نُهْبَةً، مَشْهُورَةً فَلَيْسَ مِنْهَا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۵۹۶: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، لوٹنے والے کا ہاتھ نہ کاٹا جائے اور جو شخص قاتل ذکر لوٹ ڈالے وہ ہم میں سے نہیں ہے (ابوداؤد)

۳۵۹۷ - (۸) وَفَنَّهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لَيْسَ عَلَى خَائِنٍ - وَلَا مُتَنَهَبٍ، وَلَا مُخْتَلِسٍ - قَطْعٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالِدَّارِمِيُّ.

۳۵۹۷: جابر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا، خیانت کا ارتکاب کرنے والے، (مال) لوٹنے والے اور جھپٹ مارنے والے کا ہاتھ نہ کاٹا جائے (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، دارمی)

۳۵۹۸ - (۹) وَرَوَى فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ»: أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ قَدِيمَ الْمَدِينَةِ، فَنَامَ فِي الْمَسْجِدِ، وَتَوَسَّدَ رِدَاءَهُ، فَجَاءَ سَارِقٌ، وَأَخَذَ رِدَاءَهُ، فَأَخَذَهُ صَفْوَانٌ، فَجَاءَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَأَمَرَ أَنْ تُقَطَعَ يَدُهُ. فَقَالَ صَفْوَانٌ: إِنِّي لَمْ أُرِدْ هَذَا، هُوَ عَلَيَّ صَدَقَةٌ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «فَهَلَّا قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَنِي بِهِ»

۳۵۹۸: شرح السنن میں مروی ہے کہ صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ آئے وہ مسجد میں محو خواب ہو گئے (انہوں نے) اپنی چادر کا ٹکڑا بنایا تھا۔ ایک چور آیا اس نے (ان کی) چادر کو اٹھا لیا لیکن صفوان بن امیہ نے چور کو پکڑ لیا اور اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے۔ آپ نے اس (چور) کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔ صفوان نے عرض کیا کہ میرا مقصد یہ نہیں تھا۔ میں چادر اس کو بطور صدقہ دیتا ہوں۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خبردار! میرے پاس لانے سے پہلے تو ایسا کر سکتا تھا۔

وضاحت: امام کے پاس فیصلہ لانے سے پہلے وہ شخص معاف کر سکتا ہے، جس کا مال چرایا گیا ہے لیکن امام کے

پاس فیصلہ لانے کے بعد اختیار ختم ہو جاتا ہے (واللہ اعلم)

۳۵۹۹- (۱۰) وَرَوَى نَحْوَهُ ابْنُ مَاجَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ، عَنْ أَبِيهِ.

۳۵۹۹: ابن ماجہ نے اس کی مثل عبد اللہ بن صفوان رضی اللہ عنہ سے اس نے اپنے والد سے روایت کیا ہے۔

۳۶۰۰- (۱۱) وَالِدَارِمِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

۳۶۰۰: داری نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

۳۶۰۱- (۱۲) وَهَنْ بُسْرِ بْنِ أَرْطَاةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا تُقَطِّعُ الْأَيْدِي فِي الْغَزْوِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالِدَارِمِيُّ. وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتَّسَائِمِيُّ، إِلَّا أَنَّهُمَا قَالَا: «فِي السَّفَرِ» بَدَلِ «الْغَزْوِ».

۳۶۰۱: بسر بن ارطاه رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا: لڑائی میں ہاتھ نہ کاٹے جائیں (ترمذی، داری، ابوداؤد، نسائی) البتہ ابوداؤد اور نسائی میں لڑائی کی جگہ سفر کا لفظ ہے۔

۳۶۰۲- (۱۳) وَهَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فِي السَّارِقِ: «إِنْ سَرَقَ فَاقْطَعُوا يَدَهُ، ثُمَّ إِنْ سَرَقَ فَاقْطَعُوا رِجْلَهُ، ثُمَّ إِنْ سَرَقَ فَاقْطَعُوا يَدَهُ، ثُمَّ إِنْ سَرَقَ فَاقْطَعُوا رِجْلَهُ»... رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السَّنَةِ».

۳۶۰۲: ابوسلمہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چور کے بارے میں فرمایا: اگر وہ چوری کرے تو اس کا ہاتھ کاٹ دو۔ اگر پھر چوری کرے تو اس کا پاؤں کاٹ دو اور اگر وہ پھر چوری کرے تو اس کا دوسرا ہاتھ کاٹ دو (اور) اگر وہ پھر بھی چوری کرے تو اس کا دوسرا پاؤں بھی کاٹ دو۔ (شرح السنہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن عمر بن واقد الواقدی راوی غایت درجہ ضعیف ہے (الضعفاء الصغیر

صفحہ ۳۳۳، تاریخ الکبیر جلد ۱ صفحہ ۵۳۳، الجرح والتعديل جلد ۸ صفحہ ۹۲، المجموعین جلد ۲ صفحہ ۲۹۰، تاریخ بغداد جلد ۳ صفحہ ۱۳۳، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۶۲۲، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۱۹۲، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۹۵)

۳۶۰۳- (۱۴) وَهَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جِيءَ بِسَارِقٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ:

«اقطعوه» فقطع. ثم جيء به الثانية، فقال: «اقطعوه» فقطع. ثم جيء به الثالثة، فقال: «اقطعوه» فقطع. ثم جيء به الرابعة، فقال: «اقطعوه» فقطع. فأتى به الخامسة فقال: «اقتلوه» - فانطلقنا به، فقتلناه، ثم اجترزناه، فالفينا في بئر، ورمينا عليه الحجارة. رواه أبو داود، والنسائي.

۳۶۰۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چور لایا گیا۔ آپ نے فرمایا، اس کا ہاتھ کاٹ دو۔ پس اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ پھر اس کو دوسری بار لایا گیا۔ آپ نے فرمایا، اس کا ہاتھ کاٹ دو پس اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ پھر اس کو تیسری بار لایا گیا، آپ نے فرمایا، اس کا پاؤں کاٹ دو۔ پھر اس کو چوتھی بار لایا گیا، آپ نے فرمایا، اس کا دوسرا پاؤں بھی کاٹ دو۔ پس وہ کاٹ دیا گیا۔ پھر اسے پانچویں بار لایا گیا، آپ نے فرمایا، اسے قتل کر دو۔ چنانچہ ہم اسے لے گئے اور ہم نے اسے قتل کر دیا۔ پھر ہم نے اس (کی لاش) کو گھسیٹ کر کنوئیں میں ڈال دیا اور ہم نے اس پر پتھر پھینکے (ابوداؤد، نسائی)

وضاحت: امام نسائی نے اس حدیث کو منکر قرار دیا ہے۔ نیز انہوں نے ذکر کیا ہے کہ میں اس مسئلے کے بارے میں صحیح حدیث کا علم نہیں رکھتا پس کسی چور کو قتل کرنا شرعاً جائز نہیں، خواہ وہ کتنی بار ہی چوری کا مرتکب کیوں نہ ہو (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۹۵، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۳۸)

۳۶۰۴ - (۱۵) وَرَوَى فِي «شَرْحِ السَّنَةِ» فِي قَطْعِ السَّارِقِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «اقطعوه ثم احسموه».

۳۶۰۳: اور شرح السنہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے چور کے ہاتھ کاٹنے کے بارے میں ذکر ہے کہ اس کا ہاتھ کاٹنے کے بعد اس کے خون کو بند کر دو۔

۳۶۰۵ - (۱۶) وَهَذَا مِنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِسَارِقٍ، فَقَطَعَتْ يَدَهُ، ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَعُلِقَتْ فِي عُنُقِهِ... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَأَبْنُ مَاجَةَ.

۳۶۰۵: فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چور کو لایا گیا۔ اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ پھر آپ نے اس کے ہاتھ کے بارے میں حکم دیا کہ اسے اس کی گردن میں لٹکا دیا جائے (ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں عمرو بن علی اور حجاج بن ارطاہ دونوں راوی مدلس ہیں (ضعیف

۳۶۰۶- (۱۷) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا سَرَقَ الْمَمْلُوكُ فَبِعَهُ وَلَوْ بِنْتٍ»... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۶۰۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب غلام چوری کرے تو اسے اگرچہ معمولی قیمت کے عوض فروخت کرنا پڑے تو اسے فروخت کر دیں (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ) وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے۔ امام نسائی نے اس کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ عمر بن ابوسلمہ اسی حدیث میں قوی نہیں ہے (ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۲۰۵، ضعیف الجامع الصغیر صفحہ ۵۳۶)

الفصل الثالث

۳۶۰۷- (۱۸) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِسَارِقٍ فَقَطَعَهُ، فَقَالُوا: مَا كُنَّا نَرَاكَ تَبْلُغُ بِهِ هَذَا... قَالَ: «لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ لَقَطَعْتُهَا». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

تیسری فصل: ۳۶۰۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چور لایا گیا آپ نے (اس کا ہاتھ) کاٹنے کا حکم دیا۔ اس کے (درمیانے) کہا کہ ہمارا خیال نہ تھا کہ آپ اس حد تک پہنچیں گے۔ آپ نے فرمایا: اگر فاطمہ (بنت محمد) بھی چوری کرے تو میں اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دوں گا (نسائی)

۳۶۰۸- (۱۹) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ بِغُلَامٍ لَهُ. فَقَالَ: اقْطَعْ يَدَهُ، فَإِنَّهُ سَرَقَ مِرْآةَ لِامْرَأَتِي. فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَا قَطْعَ عَلَيْهِ وَهُوَ خَادِمُكُمْ، أَخَذَ مَتَاعَكُمْ... رَوَاهُ مَالِكٌ.

۳۶۰۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اپنے غلام کو لایا اور آپ سے عرض کیا کہ آپ اس غلام کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیں (اس نے میری بیوی کا آئینہ چوری کیا ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا، اس لئے کہ یہ شخص تمہارا خادم ہے۔ اس نے گھر میں سے ضرورت کے سامان کو اٹھایا ہے۔) مالک

وضاحت: اس حدیث میں آپ نے ہاتھ نہ کاٹنے کی علت کی طرف اشارہ کیا ہے کہ تمہارے غلام کو جب تمہارے گھر میں داخل ہونے کی اجازت ہے تو گھر کا سامان اس سے محفوظ نہیں ہے جبکہ ہاتھ کاٹا جاتا ہے جب محفوظ سامان کی چوری ہو (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۹۵)

۳۶۰۹- (۲۰) وَهَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا أَبَا ذَرٍّ!» قُلْتُ: لَيْتَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ! قَالَ: «كَيْفَ أَنْتَ إِذَا أَصَابَ النَّاسَ مَوْتُ يَكُونُ الْبَيْتُ فِيهِ بِالْوَصِيفِ» - يَعْنِي الْقَبْرَ - . قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «عَلَيْكَ بِالصَّبْرِ» قَالَ حَمَادُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ: تَقَطَّعَ يَدُ النَّبَاشِ - ؛ لِأَنَّهُ دَخَلَ عَلَى الْمَيِّتِ بَيْتَهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۶۰۹ : ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مخاطب کیا، اے ابوذر! میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میں حاضر ہوں، آپ نے فرمایا، تیرا کیا حال ہوگا جب لوگ کثرت کے ساتھ فوت ہوں گے کہ قبر کی جگہ ایک غلام کے بدلے میں میسر آئے گی۔ میں نے عرض کیا، اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ”صبر اختیار کرنا ہوگا“ حماد بن ابی سلیمان، حدیث کے راوی نے بیان کیا کہ کفن چور کے ہاتھ کو بھی کاٹا جائے۔ اس لئے کہ وہ میت کے گھر میں داخل ہوا۔ (ابوداؤد)

وضاحت : امام ابوداؤد نے اس لئے قبر کو گھر کہا گیا ہے کہ نبیؐ نے قبر کو گھر قرار دیا ہے اور گھر یعنی محفوظ جگہ سے چوری کرنے والے کا ہاتھ اس وقت کاٹا جائے گا، جب چوری کا مال نصاب کو پہنچ جائے (واللہ اعلم)

بَابُ الشَّفَاعَةِ فِي الْحُدُودِ

(حدود میں سفارش کا بیان)

الفصل الأول

۳۶۱۰ - (۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ قُرَيْشًا أَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الْمَخْزُومِيَّةِ - الَّتِي سَرَقَتْ، فَقَالُوا: مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ؟ فَقَالُوا: وَمَنْ يَجْتَرِيءُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حُبُّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اتَّشَفَعُ فِي حَدِّ مَنْ حُدِّدَ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ؟» ثُمَّ قَامَ فَاحْتَطَبَ، ثُمَّ قَالَ: «إِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا، إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكَوهُ، وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ! وَإِيمَ اللَّهِ، لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ، قَالَتْ: كَانَتْ امْرَأَةٌ مَخْزُومِيَّةٌ تَسْتَعِيرُ الْمَتَاعَ وَتَجْحَدُهُ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِقَطْعِ يَدِهَا، فَأَتَى أَهْلَهَا أُسَامَةَ فَكَلَّمَهُ، فَكَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِيهَا، ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ مَا تَقَدَّمَ.

پہلی فصل: ۳۶۱۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ قریش کو مخدومی عورت کی حالت زار نے غناک کر دیا جو چوری کی مرتکب ہوئی تھی، انہوں نے (باہم) مشورہ کیا کہ اس عورت کے بارہ میں کون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کرے گا؟ پھر انہوں نے فیصلہ کیا کہ اسامہ بن زید جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت پیارے ہیں، ان کے سوا کون آپ کے سامنے (بات کرنے کی) جرات کر سکتا ہے؟ چنانچہ اسامہ نے آپ سے بات کی۔ (اس کی بات سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا تو حدودِ الیہ میں سے ایک حد کے بارہ میں سفارش کرنے کی جرأت کر رہا ہے؟ پھر آپ نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا اور فرمایا، تم سے پہلے لوگ اس لئے تباہ و برباد ہوئے کہ جب ان میں سے اونچے درجے کا انسان چوری کرتا تو وہ اسے چھوڑ دیتے اور جب ان میں سے کوئی نچلے درجے کا انسان چوری کرتا تو اس پر حد نافذ کرتے۔ اللہ کی قسم! اگر محمد کی بیٹی فاطمہ سے چوری (کا جرم) سرزد ہوا ہوتا تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹنے کا حکم دیتا۔ (بخاری، مسلم) اور مسلم کی روایت میں ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ مخدومی عورت گھروں سے سامان وغیرہ عاریتاً حاصل کرتی اور پھر انکار کر دیتی (اس بناء پر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔ چنانچہ اس کے اقارب اسامہ کے پاس آئے۔ انہوں نے اس سے (سفارش کی) بات کی۔ اسامہ نے اس عورت کے بارہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کی۔ بعد ازاں اس نے حدیث کو اس طرح بیان کیا، جس طرح حدیث کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

وضاحت : مخزومیہ عورت کا نام فاطمہ بنت اسود ہے۔ اس کے بارہ میں یہ ذکر ہے کہ وہ عارتاً "اشیاء لے کر انہیں واپس کرنے سے انکار کر دیتی تھی۔ اس بنیاد پر آپ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم نہیں دیا تھا بلکہ اس کا ذکر کرنے سے مقصود یہ ہے کہ اس کا تعارف پیش کیا جائے کہ وہ اس وصف کے ساتھ مشہور تھی لیکن اس کا ہاتھ چوری کرنے کی وجہ سے کاٹا گیا اور اس حدیث میں اس کا چوری کرنا ذکر ہے اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث میں وارد ہے کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر سے چادر چوری کی تھی (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۹۶)

الفصل الثانی

۳۶۱۱ - (۲) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ خَالَتْ شَفَاعَتَهُ دُونَ حَدِّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ - فَقَدْ ضَادَّ اللَّهَ. وَمَنْ خَاصَمَ فِي بَاطِلٍ وَهُوَ يَعْلَمُهُ - لَمْ يَزَلْ فِي سَخَطِ اللَّهِ تَعَالَى حَتَّى يَنْزِعَ. وَمَنْ قَالَ فِي مُؤْمِنٍ مَا لَيْسَ فِيهِ - أَسْكَنَهُ اللَّهُ رَدْعَةَ الْخَبَالِ - حَتَّى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ»... رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ. وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبَيْهَقِيِّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ»: «مَنْ أَعَانَ عَلَى خُصُومَةٍ لَا يَدْرِي أَحَقُّ أَمْ بَاطِلٌ؛ فَهُوَ فِي سَخَطِ اللَّهِ حَتَّى يَنْزِعَ».

دوسری فصل : ۳۶۱۱ : عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا، جس شخص کی سفارش حدودِ الہیہ میں سے کسی حد (کے نفاذ میں) رکاوٹ ہو تو اس نے اللہ تعالیٰ کی مخالفت کی اور جس شخص نے غلط بات (کے ثابت کرنے) میں جھگڑا کیا حالانکہ وہ جانتا ہے کہ یہ بات باطل ہے۔ وہ جب تک اس بات سے نہ رکے گا، ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں رہے گا اور جس شخص نے کسی ایماندار آدمی کے بارہ میں ایسی بات کہہ دی جو اس میں نہیں ہے، اللہ تعالیٰ اس کو دوزخیوں کے خون اور پیپ کی جگہ میں ٹھہرائے گا۔ یہاں تک کہ وہ اپنی کسی ہوئی بات کی سزا بھگت لے۔ (احمد، ابوداؤد) اور بیہقی کی شعب الایمان میں روایت ہے کہ جس شخص نے جھگڑے میں اعانت کی جبکہ اسے اس کے بارے میں علم نہیں ہے کہ وہ سچ ہے یا جھوٹ ہے تو وہ جب تک اس بات سے کنارہ کش نہیں ہوتا، اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں رہے گا۔

۳۶۱۲ - (۳) وَعَنْ أَبِي أُمَيَّةَ الْمَخْزُومِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَتَى بِلِصٍّ قَدِ اعْتَرَفَ إِعْتِرَافًا، وَلَمْ يُوَجَدْ مَعَهُ مَتَاعٌ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا إِخَالُكَ سَرَقْتَ». قَالَ: بَلَى، فَأَعَادَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، كُلُّ ذَلِكَ يَعْتَرِفُ، فَأَمَرَ بِهِ فَقُطِعَ، وَجِيءَ بِهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اسْتَغْفِرِ اللَّهَ، وَتُبْ إِلَيْهِ». فَقَالَ: أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ، وَأَتُوبُ إِلَيْهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اللَّهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ» ثَلَاثًا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ

هَكَذَا وَجَدْتُ فِي «الْأُصُولِ الْأَرْبَعَةِ» وَ«جَامِعِ الْأُصُولِ» وَ«شُعْبِ الْإِيمَانِ» وَ«مَعَالِمِ السُّنَنِ» عَنْ أَبِي أُمِّيَّةٍ.

۳۶۱۳: ابوامیہ مخدومی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چور کو لایا گیا جس نے چوری کا اقرار کیا تھا لیکن اس کے پاس (چوری کا) سامان نہیں تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا، 'تیرے بارے میں میرا خیال ہے کہ تو نے چوری نہیں کی۔ اس نے چوری کا اقرار کیا، آپ نے دو بار یا تین بار اس بات کو دہرایا (کہ تو نے میرے خیال میں چوری نہیں کی لیکن) وہ ہر بار چوری کا اعتراف کرتا رہا۔ آپ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔ چنانچہ اسے لایا گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تلقین کی کہ تو اللہ سے مغفرت طلب کر، اور توبہ کر۔ اس نے کہا، میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا، اے اللہ! اس کی توبہ قبول فرما (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ) صاحب مشکوٰۃ کہتے ہیں کہ اسی طرح میں نے اس حدیث کو اصول اربعہ، جامع الاصول، شعب الایمان اور معالم السنن میں ابوامیہ سے پایا ہے۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے علامہ خطابی نے بیان کیا ہے کہ اس حدیث کی سند میں کلام ہے اور حدیث کو جب کوئی مجہول راوی بیان کرے تو وہ حدیث حجت نہیں ہوتی (ضعیف سنن ابن ماجہ ۳۰۶، ارواء الغلیل جلد ۱ صفحہ ۳۳۱)

۳۶۱۳- (۴) وَفِي نُسُخِ «الْمَصَابِيحِ»: عَنْ أَبِي رَمَثَةَ بِالرَّاءِ وَالشَّاءِ الْمُثَلَّثَةِ، بَدَلَ الْهَمْزَةِ وَالْيَاءِ.

۳۶۱۳: اور مصابیح کے نسخوں میں (یہ حدیث) ابو رث سے سے مروی ہے۔ یعنی (حرف) "را" اور "شاء" حمزہ اور یاء کے بدل سے یعنی امیہ کی بجائے رث ہے۔

وضاحت: صحابہ کرام میں ابو رث نام کا کوئی صحابی نہیں تھا، اس کو تصحیف پر محمول کیا جائے گا۔

(تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۹۷)

بَابُ حَدِّ الْخَمْرِ

(شراب پینے کی حد کا بیان)

الفصل الأول

۳۶۱۴ - (۱) عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ضَرَبَ فِي الْخَمْرِ بِالْجَرِيدِ وَالنِّعَالِ، وَجَلَدَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَرْبَعِينَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل : ۳۶۱۳ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب پینے کے سبب چھڑوں اور جوتوں سے پیٹا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے چالیس کوڑے لگائے۔ (بخاری، مسلم)

۳۶۱۵ - (۲) وَفِي رِوَايَةٍ فَهَهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَضْرِبُ فِي الْخَمْرِ بِالنِّعَالِ وَالْجَرِيدِ أَرْبَعِينَ.

۳۶۱۵ : اور انس رضی اللہ عنہ سے ایک روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم شراب پینے کے سبب چالیس کوڑے اور جوتے مارا کرتے تھے۔

۳۶۱۶ - (۳) وَقَالَ السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ يُؤْتَى بِالشَّارِبِ عَلَيَّ عَهْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَإِمْرَةَ أَبِي بَكْرٍ، وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ، فَتَقَوْمُ عَلَيْهِ بِأَيْدِينَا، وَنِعَالِنَا، وَأُرْدِيَتِنَا، حَتَّى كَانَ آخِرُ إِمْرَةِ عُمَرَ، فَجَلَدَ أَرْبَعِينَ، حَتَّى إِذَا عَتَوْا وَفَسَقُوا جَلَدَ ثَمَانِينَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۶۱۶ : سائب بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اور ابو بکر کے دور خلافت اور عمر کے دور خلافت کے آغاز میں شرابی انسان کو لایا جاتا، ہم اسے گھونسوں، جوتوں اور اپنی چادروں سے مارتے تھے لیکن عمر کے دور خلافت کے آخر میں شرابی کو چالیس کوڑے لگائے جاتے اور جب لوگ زیادہ ہی سرکش ہو گئے اور فسق و فجور میں مبتلا ہو گئے تو عمر نے اسی (۸۰) کوڑے لگائے۔ (بخاری)

الفصل الثاني

۳۶۱۷ - (۴) عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ

فَاجْلِدُوهُ، فَإِنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوهُ» قَالَ: ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ بَعْدَ ذَلِكَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فِي الرَّابِعَةِ، فَضْرَبَهُ وَلَمْ يَقْتُلْهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل: ۳۶۷: جابر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ جو شخص شراب پیئے، اسے کوڑے لگائے جائیں اور اگر چوتھی بار پیئے تو اسے قتل کر دیا جائے اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ایسے شخص کو لایا گیا جس نے چوتھی بار شراب پی تھی آپ نے اسے کوڑے لگائے لیکن قتل نہ کیا (ترمذی)

وضاحت: چوتھی بار شراب پینے والے انسان کو قتل کرنا جائز نہیں اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے متعدد طرق سے ثابت ہے کہ کسی مسلمان کو قصاصاً قتل کرنا، شادی شدہ زانی کو رجم کرنا اور مرتد کو قتل کرنا جائز ہے۔ ان کے علاوہ اور کسی صورت میں مسلمان کو قتل کرنا مباح نہیں ہے (واللہ اعلم)

۳۶۱۸ - (۵) وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، عَنْ قَبِيصَةَ بِنِ ذُوَيْبٍ.

۳۶۱۸: نیز ابو داؤد نے اس حدیث کو قبصہ بن ذویب سے بیان کیا ہے۔

۳۶۱۹ - (۶) وَفِي أُخْرَى لَهُمَا، وَلِلنَّسَائِيِّ، وَابْنِ مَاجَةَ، وَالذَّارِمِيِّ، عَنْ نَفَرٍ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، مِنْهُمْ ابْنُ عُمَرَ، وَمَعَاوِيَةُ، وَأَبُو هُرَيْرَةَ، وَالشَّرِيدُ، إِلَى قَوْلِهِ: «فَاقْتُلُوهُ».

۳۶۱۹: اور ابو داؤد اور ترمذی کی ایک دوسری روایت میں نیز نسائی، ابن ماجہ اور دارمی میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کی ایک جماعت سے جن میں عبداللہ بن عمر، معاویہ، ابو ہریرہ اور شریک ہیں، آپ کے اس قول تک بیان کیا کہ ”شرابی کو قتل کر دو“۔

۳۶۲۰ - (۷) وَفِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَزْهَرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَأَنِّي أَنْظَرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. إِذْ أَتَى بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ، فَقَالَ لِلنَّاسِ: «اضْرِبُوهُ» فَمِنْهُمْ مَنْ ضْرَبَهُ بِالنَّعَالِ. وَمِنْهُمْ مَنْ ضْرَبَهُ بِالْعَصَا. وَمِنْهُمْ مَنْ ضْرَبَهُ بِالْمِيتَخَةِ. قَالَ ابْنُ وَهْبٍ: يَعْنِي الْجَرِيدَةَ الرُّطْبَةَ، ثُمَّ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَرَابًا مِنَ الْأَرْضِ، فَرَمَى بِهِ فِي وَجْهِهِ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۶۲۰ : عبدالرحمان بن ازہر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مشاہدہ کر رہا تھا جب آپ کے پاس ایک شرابی لایا گیا تو آپ نے لوگوں سے کہا، اسے سزا دو، تو ان میں سے کسی نے اسے جوتے مارے، کسی نے لاشی سے مارا اور کسی نے کجور کی چھڑی سے مارا۔ ابن وہب نے بیان کیا، اس سے مقصود ”کجور کی تروتازہ چھڑی ہے“ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین سے مٹی کو اٹھایا اور اس کے چہرے پر پھینک دیا (ابوداؤد)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں اسامہ بن زید راوی ضعیف ہے نیز زہری نے عبدالرحمان بن ازہر سے نہیں سنا (الجرح والتعديل جلد ۲ صفحہ ۱۰۳۲، الضعفاء والمتروکین صفحہ ۵۲، تہذیب الکمال جلد ۲ صفحہ ۳۳۳، میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۷۴، تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۵۲، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۹۸)

۳۶۲۱ - (۸) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَى بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ - . فَقَالَ: «اضْرِبُوهُ» فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهِ، وَالضَّارِبُ بِتَوْبِهِ. وَالضَّارِبُ بِنَعْلِهِ. ثُمَّ قَالَ: «بِكُنُوفِهِ» - فَأَقْبَلُوا عَلَيْهِ يَقُولُونَ: مَا اتَّقَيْتَ اللَّهَ، مَا خَشَيْتَ اللَّهَ، وَمَا اسْتَحْيَيْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: أَخْرَاكَ اللَّهُ. قَالَ: «لَا تَقُولُوا هَكَذَا، لَا تُعِينُوا عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ، وَلَكِنْ قُولُوا: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۶۲۱ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شرابی کو لایا گیا آپ نے فرمایا، اسے سزا دو! تو ہم میں سے کچھ لوگ اسے گھونٹے مار رہے تھے اور کچھ اسے کپڑے سے مار رہے تھے جبکہ کچھ لوگ اسے جوتے مار رہے تھے بعد ازاں آپ نے فرمایا، اس کو سرزنش کرو تو لوگوں نے اسے (ڈانٹ پلاتے ہوئے) کہا تو نے تقویٰ اختیار نہیں کیا، تو اللہ سے بے خوف ہو گیا، تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی شرم نہیں کی۔ کچھ لوگوں نے کہا، تجھے اللہ ذلیل کرے۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا، ایسی بات کہہ کر اس کے خلاف شیطان کی معاونت نہ کرو البتہ یہ کو اے اللہ! اس کو معاف کر اس پر رحم کر۔ (ابوداؤد)

۳۶۲۲ - (۹) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: شَرِبَ رَجُلٌ، فَسَكِرَ، فَلَقِيَ يَمِيلٌ فِي الْفَجِّ - ، فَأَنْطَلِقَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَلَمَّا حَادَى دَارَ الْعَبَّاسِ؛ أَنْفَلَتْ فَدَخَلَ عَلَى الْعَبَّاسِ، فَالْتَزَمَهُ - ، فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَضَحِكَ وَقَالَ: «أَفْعَلَهَا؟» وَلَمْ يَأْمُرْ فِيهِ بِسَبْيٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۶۲۲ : ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ایک شخص نے شراب پی، وہ نشے میں دھت ہو گیا اسے اس حالت میں پایا گیا کہ وہ وادی میں جھک جھک کر چل رہا تھا، اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا جب وہ

عباس کے گھر کے برابر پہنچا تو (ہاتھ) چھڑوا کر عباس کے پاس چلا گیا اور سفارش کیلئے اس کے ساتھ چٹ گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس کا تذکرہ ہوا، آپ مسکرائے اور دریافت کیا، اس نے یہ انداز اختیار کیا ہے؟ اور آپ نے اس کے بارے میں کچھ نہیں کہا۔ (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے، ابن جریج راوی لفظ ”عن“ کے ساتھ روایت کرتا ہے۔

(مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۱۰۷۵، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۷۷۷)

الفصل الثالث

۳۶۲۳ - (۱۰) عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيدِ النَّخَعِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: مَا كُنْتُ لِأَقِيمَ عَلِيَّ أَحَدًا حَدًّا فَيَمُوتَ، فَأَجِدَ فِي نَفْسِي مِنْهُ شَيْئًا، إِلَّا صَاحِبَ الْخَمْرِ، فَإِنَّهُ لَوْ مَاتَ وَدَيْتُهُ، وَذَلِكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَسْنَهُ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل: ۳۶۲۳: عمیر بن سعید نخعی بیان کرتے ہیں کہ میں نے علی سے سنا، اس نے بیان کیا، اگر میں کسی شخص پر حد لگاؤں اور وہ (اس سے) فوت ہو جائے تو میرے دل پر اس کا کچھ بوجھ نہیں ہو گا البتہ اگر شرابی انسان (حد لگانے سے) فوت ہو جائے تو میں اس کی دیت ادا کروں گا اس لئے کہ آپ نے اس کی حد کا تعین نہیں فرمایا (بخاری مسلم)

۳۶۲۴ - (۱۱) وَعَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدِ الدِّيَلَمِيِّ، قَالَ: إِنْ عُمَرَ اسْتَشَارَ فِي حَدِّ الْخَمْرِ. فَقَالَ لَهُ عَلِيُّ: أَرَى أَنْ تَجْلِدَهُ ثَمَانِينَ جَلْدَةً، فَإِنَّهُ إِذَا شَرِبَ سَكِرَ، وَإِذَا سَكِرَ هَذَى، وَإِذَا هَذَى افْتَرَى - ، فَجَلَدَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فِي حَدِّ الْخَمْرِ ثَمَانِينَ. رَوَاهُ مَالِكٌ.

۳۶۲۳: ثور بن زید دیلمی بیان کرتے ہیں، عمر رضی اللہ عنہ نے شراب کی حد کے بارے میں مشورہ لیا، علی نے مشورہ دیا، میرا خیال ہے کہ آپ اسے اسی (۸۰) کوڑے لگائیں۔ اس لئے کہ جب (کوئی شخص) شراب پیتا ہے تو اسے نشہ ہوتا ہے اور نشہ کی حالت میں وہ اول فول بکتا ہے اور جب وہ اول فول بکتا ہے تو (کسی پر) تہمت لگاتا ہے چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے شراب کی حد اسی (۸۰) کوڑے مقرر کر دی (مالک)

وضاحت: اس حدیث کی سند معضل ہے کیونکہ ثور بن زید کی عمر سے ملاقات ثابت نہیں (تنقیح الرواۃ جلد ۳

بَابُ مَا لَا يُدْعَى عَلَى الْمَحْدُودِ

(اس بات کا بیان کہ جس پر حد لگائی گئی ہے اس کے لئے بددعا نہ کی جائے)

الفصل الأول

۳۶۲۵ - (۱) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ يَلْقَبُ بِحَمَارًا، كَانَ يُضْحِكُ النَّبِيَّ ﷺ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ جَلَدَهُ فِي الشَّرَابِ، فَأَتَى بِهِ يَوْمًا، فَأَمَرَ بِهِ فَجُلِدَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: اللَّهُمَّ الْعَنَّهُ، مَا أَكْثَرَ مَا يُؤْتَى بِهِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تَلْعَنُوهُ، فَوَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ أَنَّهُ يُحِبُّ اللَّهُ وَرَسُولَهُ»... رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل: ۳۶۲۵: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص کا نام عبداللہ تھا اس کا لقب ”حمار“ یعنی گدھا تھا، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنساتا تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو شراب کی حد لگائی تھی چنانچہ ایک روز اسے لایا گیا آپ نے اس کے بارے میں حکم دیا، اسے کوڑے لگائے گئے۔ حاضرین میں سے ایک شخص نے کہا، اے اللہ! اس پر لعنت کر (شراب نوشی میں) کس قدر کثرت کے ساتھ اسے لایا جاتا ہے (یہ سن کر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس پر لعنت نہ کرو، اللہ کی قسم! میرے علم کے مطابق یہ شخص اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت کرتا ہے (بخاری)

۳۶۲۶ - (۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ، فَقَالَ: «اضْرِبُوهُ» فِيمَا الضَّارِبُ بِيَدِهِ، وَالضَّارِبُ بِتَوْبِهِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: أَخْرَاكَ اللَّهُ. قَالَ: «لَا تَقُولُوا هَكَذَا، لَا تَعِينُوا عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۶۲۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شرابی لایا گیا آپ نے فرمایا، اس کی پٹائی کرو تو ہم میں سے کسی نے اسے گھونسا مارا، کسی نے جوتا اور کسی نے اسے کپڑا مارا جب وہ واپس لوٹا تو بعض لوگوں نے کہا، اللہ تجھے ذلیل کرے۔ آپ نے فرمایا، یہ کلمہ کہہ کر اس کے خلاف شیطان کی معاونت نہ کرو (بخاری)

الفصل الثاني

۳۶۲۷ - (۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ الْأَسْلَمِيُّ - إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ،

فَشَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَنَّهُ أَصَابَ امْرَأَةً حَرَامًا، أَرْبَعَ مَرَّاتٍ، كُلَّ ذَلِكَ يُعْرِضُ عَنْهُ، فَأَقْبَلَ فِي الْخَامِسَةِ، فَقَالَ: «أَبْكَتَهَا؟» قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: «حَتَّى غَابَ ذَلِكَ مِنْكَ فِي ذَلِكَ مِنْهَا» قَالَ: نَعَمْ قَالَ: «كَمَا يَغِيبُ الْمِرْوَدُ فِي الْمُكْحَلَةِ وَالرِّشَاءُ فِي الْبُئْرِ؟» قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: «هَلْ تَدْرِي مَا الزَّيْنَاءُ؟» قَالَ: نَعَمْ؛ أَتَيْتُ مِنْهَا حَرَامًا مَا يَأْتِي الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِهِ حَلَالًا. قَالَ: «فَمَا تُرِيدُ بِهَذَا الْقَوْلِ؟» قَالَ: أُرِيدُ أَنْ تُطَهِّرَنِي، فَأَمْرٌ بِهِ فَرَجِمَ، فَسَمِعَ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِهِ يَقُولُ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: انْظُرْ إِلَى هَذَا الَّذِي سَتَرَ اللَّهُ عَلَيْهِ، فَلَمَّ تَدَعَهُ نَفْسُهُ حَتَّى رَجِمَ رَجْمَ الْكَلْبِ، فَسَكَتَ عَنْهُمَا، ثُمَّ سَارَ سَاعَةً حَتَّى مَرَّ بِجَنَافَةِ حِمَارٍ شَائِلٍ - بِرِجْلِهِ، فَقَالَ: «أَيْنَ فَلَانٌ وَفَلَانٌ؟» فَقَالَا: نَحْنُ ذَانِ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ: «انْزِلَا فُكَلَا مِنْ جَنَافَةِ هَذَا الْحِمَارِ» فَقَالَا: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! مَنْ يَأْكُلُ مِنْ هَذَا؟ قَالَ: «فَمَا نِلْتُمَا مِنْ عَرَضٍ أُخِيكُمَا آيِنَا أَشَدُّ مِنْ أَكْلِ يَنَةِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنَّهُ الْآنَ لَيَمِي أَنَهَارِ الْجَنَّةِ فِيهَا»... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

دوسری فصل : ۳۴۷ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اسلمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے بارے میں اس نے چار بار گواہی دی کہ اس نے ایک عورت سے زنا کیا ہے۔ آپ نے ہر بار اس سے اعراض کیا، آپ نے پانچویں بار اس سے دریافت کیا، کیا تو نے اس سے مجامعت کی ہے؟ اس نے جواب دیا جی ہاں! آپ نے دریافت کیا، یہاں تک کہ تیرا آلہ تاسل، عورت کی شرمگاہ میں چھپ گیا؟ اس نے کہا جی ہاں! آپ نے دریافت کیا، جیسا کہ سرمو سرمو دانی میں چھپ جاتا ہے اور رسی کونئیں میں چھپ جاتی ہے؟ اس نے کہا جی ہاں! آپ نے دریافت کیا، تجھے زنا کا علم ہے؟ اس نے کہا جی ہاں! میں نے عورت سے حرام طریقہ سے وہ کام کیا ہے جو خاوند اپنی بیوی سے حلال طریقے سے کرتا ہے۔ آپ نے دریافت کیا، اس بات سے تیرا مقصد کیا ہے؟ اس نے واضح کیا کہ میرا مقصود یہ ہے کہ آپ مجھے پاک کر دیں چنانچہ آپ نے اس کے بارہ میں حکم دیا (کہ اسے رجم کیا جائے) چنانچہ اسے رجم کیا گیا۔ اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا کہ آپ کے صحابہ کرام میں سے ایک شخص نے دوسرے شخص سے کہا، اس شخص کے بارے میں غور کریں جس پر اللہ نے پردہ ڈالا تھا لیکن اس کے نفس نے اسے نہ چھوڑا یہاں تک کہ وہ یوں رجم ہوا جیسے کتا رجم ہوتا ہے۔ آپ ان دونوں کی گفتگو پر خاموش رہے پھر آپ ذرا چلے، آپ مردار گدھے کی لاش پر سے گزرے جس کا پاؤں کھڑا تھا۔ آپ نے دریافت کیا، فلاں فلاں شخص کہاں ہیں؟ انہوں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ہم دونوں ہیں! آپ نے حکم دیا، تم اتر کر اس گدھے کی لاش کھاؤ۔ انہوں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! اسے کون کھا سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا، ابھی اپنے بھائی کی جو توہین تم نے کی ہے وہ اس کے کھانے سے بدتر ہے، اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے بلاشبہ وہ شخص اس وقت جنت کی نعموں میں غوطے لگا رہا ہے (ابوداؤد)

وضاحت : اس حدیث کی سند ضعیف ہے اس میں عبدالرحمان بن صامت راوی مجہول ہے (میزان الاعتدال

۳۶۲۸ - (۴) وَعَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَصَابَ ذَنْبًا أَقِيمَ عَلَيْهِ حَدُّ ذَلِكَ الذَّنْبِ فَهُوَ كَفَّارَتُهُ» رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَنِ».

۳۶۲۸: خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص کسی گناہ کا مرتکب ہوا اس پر اس گناہ کی حد لگائی گئی تو وہ حد اس کے لئے کفارہ ہے (شرح السنہ) وضاحت: بخاری اور ترمذی نے اس روایت کو ضعیف کہا ہے (تفہیم الرواۃ جلد ۱ صفحہ ۱۰۰)

۳۶۲۹ - (۵) وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَصَابَ حَدًّا فَعَجَلَ عِقُوبَتُهُ فِي الدُّنْيَا فَاللَّهُ أَعْدَلُ مِنْ أَنْ يُشْتَى عَلَى عَبْدِهِ الْعُقُوبَةُ فِي الْآخِرَةِ، وَمَنْ أَصَابَ حَدًّا فَسْتَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَفَا عَنْهُ فَاللَّهُ أَكْرَمُ مِنْ أَنْ يَعُودَ فِي شَيْءٍ قَدْ عَفَا عَنْهُ»... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۳۶۲۹: علی رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، جو شخص کسی قابل حد فعل کا مرتکب ہوا اس کی سزا اسے جلد ہی دنیا میں مل گئی تو اللہ کا عدل اس بات کا متقاضی ہے کہ آخرت میں دوبارہ اس بندے کو سزا نہ ملے اور جو شخص کسی قابل حد فعل کا مرتکب ہوا، اللہ نے اس پر پردہ ڈال دیا اور اسے معاف کر دیا تو اللہ کی کرم نوازی کا یہ تقاضا ہے کہ وہ ایسے کام پر اس سے باز پرس نہ کرے۔ جس کو اس نے معاف کر دیا تھا (ترمذی، ابن ماجہ) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے۔

بَابُ التَّعْزِيرِ (تعزیر کا بیان)

الفصل الأول

۳۶۳۰ - (۱) عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يُجْلَدُ فَوْقَ عَشْرِ جَلْدَاتٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل : ۳۶۳۰ : ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، دس کوڑوں سے زائد صرف حدود الہیہ میں لگائے جائیں (بخاری)

الفصل الثاني

۳۶۳۱ - (۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا ضَرَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَّقِ الْوَجْهَ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

دوسری فصل : ۳۶۳۱ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی شخص کسی کو مارے تو چہرے (پر مارنے) سے پرہیز کرے (ابوداؤد)

۳۶۳۲ - (۳) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ: يَا يَهُودِيَّ! فَأَضْرِبْ بُوهُ عَشْرِينَ... وَإِذَا قَالَ: يَا مُخْنَثُ! فَأَضْرِبْ بُوهُ عَشْرِينَ... وَمَنْ وَقَعَ عَلَيَّ ذَاتٍ مَحْرَمٍ فَأَقْتُلُوهُ... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۳۶۳۲ : ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، جب کوئی شخص دوسرے شخص سے کہے، اے یہودی! تو اس کو بیس کوڑے لگاؤ اور جب کہے اے مخنث! تو اس کو بیس کوڑے لگاؤ اور جو شخص محرم عورت سے جماع کرے تو اسے قتل کر دو (ترمذی) امام ترمذی نے حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت : اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۱۶۹)

۳۶۳۳- (۴) وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا وَجَدْتُمْ الرَّجُلَ قَدْ غَلَّ فِي سَبِيلِ اللَّهِ -؛ فَأَحْرِقُوا مَتَاعَهُ وَأُضْرِبُوهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۳۶۳۳: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم کسی شخص کو پاؤ کہ اس نے اللہ کی راہ میں خیانت کی ہے تو اس کا سامان جلا دو اور اسے سزا دو (ترمذی، ابو داؤد) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابو واقد لیشی راوی منکر الحدیث ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۰۲، تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۰۲، ضعیف ترمذی صفحہ ۱۶۸) یہ باب تیسری فصل سے خالی ہے۔

بَابُ بَيَانِ الْخَمْرِ وَوَعِيدِ شَارِبِهَا

(شراب کیا ہے؟ اور شرابی کے بارے میں وعید کا بیان)

الفصل الأول

۳۶۳۴ - (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ: النَّخْلَةِ وَالْعِنْبَةِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل : ۳۶۳۳ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا: شراب دو درختوں، کجور اور انگور سے ہے (مسلم)
وضاحت : اگرچہ کجور اور انگور کے علاوہ دیگر چیزوں سے بھی شراب تیار کی جاتی ہے لیکن چونکہ ان سے تیار ہونے والی شراب سب سے زیادہ نفیس ہوتی ہے اس لئے ان کا ذکر کیا گیا ہے (واللہ اعلم)

۳۶۳۵ - (۲) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: خَطَبَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلِيًّا مِنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «إِنَّهُ قَدْ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ، وَهِيَ مِنْ خَمْسَةِ أَشْيَاءَ: الْعِنْبِ، وَالتَّمْرِ، وَالْحِنْطَةِ، وَالشَّعِيرِ، وَالْعَسَلِ. وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ... رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۶۳۵ : ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے منبر رسول پر خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے بیان کیا کہ جب شراب کی حرمت نازل ہوئی تو پانچ چیزوں، انگور، کجور، گندم، جو اور شہد سے شراب (تیار کی جاتی) تھی اور شراب وہ شے ہے جو عقل کو ڈھانپ لے (بخاری)

۳۶۳۶ - (۳) وَعَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَقَدْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ حِينَ حُرِّمَتْ، وَمَا نَجِدُ خَمْرَ الْأَعْنَابِ إِلَّا قَلِيلًا، وَعَامَّةً خَمْرِنَا الْبُسْرُ - وَالتَّمْرُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۶۳۶ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب شراب حرام ہوئی تو اس وقت انگور کی شراب بہت کم دستیاب تھی اور ہماری عام شراب خام اور پختہ کجوروں سے تیار ہوتی تھی (بخاری)

۳۶۳۷- (۴) وَقَدْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْبَيْعِ وَهُوَ نَبِيذُ الْعَسَلِ، فَقَالَ: «كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۶۳۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شہد کی نبیذ کے بارے میں دریافت کیا گیا؟ آپ نے فرمایا، ہر نشہ آور مشروب حرام ہے (بخاری، مسلم)

۳۶۳۸- (۵) وَقَدْ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ، وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ»، وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَمَاتَ وَهُوَ يُدْمِنُهَا لَمْ يَتَّبْ؛ لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۶۳۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر نشہ آور چیز شراب ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور جو شخص دنیا میں شراب پیتا رہا وہ اسی حالت میں فوت ہو گیا، تاب نہیں ہوا تو آخرت میں اسے شراب نہیں ملے گی (مسلم)

۳۶۳۹- (۶) وَقَدْ جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا قَدِمَ مِنَ الْيَمَنِ، فَسَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ شَرَابٍ يَشْرَبُونَهُ بِأَرْضِهِمْ مِنَ الدَّرَّةِ يُقَالُ لَهُ الْجَمْرُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَوْ مُسْكِرٌ هُوَ؟» قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: «كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ»، إِنَّ عَلِيَّ اللَّهِ عَهْدًا لِمَنْ يَشْرَبُ الْمُسْكِرَ أَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ طِينَةِ الْخَبَالِ. قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَا طِينَةُ الْخَبَالِ؟ قَالَ: «عَرَقُ أَهْلِ النَّارِ- أَوْ عَصَارَةُ أَهْلِ النَّارِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۶۳۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص یمن سے آیا اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شراب کے بارے میں دریافت کیا جو وہ اپنے علاقے میں کئی سے بنا کر پیتے تھے، جسے ”مزر“ کہا جاتا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا، کیا وہ نشہ آور ہے؟ اس نے جواب دیا، جی ہاں! آپ نے فرمایا، ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ بلاشبہ اللہ نے اس بات کا ذمہ لیا ہے کہ جو شخص نشہ آور (مشروب) پیئے گا تو وہ اس کو ”میتہ الخبال“ پلائے گا۔ صحابہ کرام نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! ”میتہ الخبال“ سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا، (اس سے مراد) دوزخیوں کا پینندہ وغیرہ ہے جو ان کے بدن سے خارج ہو گا (مسلم)

۳۶۴۰ - (۷) وَهَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ خَلِيطِ التَّمْرِ وَالْبُسْرِ، وَعَنْ خَلِيطِ الزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ، وَعَنْ خَلِيطِ الرَّهْوِ - وَالرُّطْبِ - وَقَالَ: «انْتَبِذُوا كُلَّ وَاحِدٍ عَلَيَّ حِدَةً». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۶۴۰: ابوتقادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پختہ اور خام کھجور، منقہ اور پختہ کھجور اور خام اور پختہ تازہ کھجور کو ملا کر بنائے ہوئے نیزے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ ہر ایک کی الگ الگ نیزہ بناؤ (مسلم)

۳۶۴۱ - (۸) وَهَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْخَمْرِ يَتَّخَذُ خَلًا؟ فَقَالَ: «لَا»... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۶۴۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا، کیا شراب کا سرکہ بنا لیا جائے؟ آپ نے نفی میں جواب دیا (مسلم)

۳۶۴۲ - (۹) وَهَنْ وَائِلِ الْحَضْرَمِيِّ أَنَّ طَارِقَ بْنَ سُوَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْخَمْرِ، فَنَهَاهُ. فَقَالَ: «إِنَّمَا أَصْنَعُهَا لِلدَّوَاءِ، فَقَالَ: «إِنَّهُ لَيْسَ بِدَوَاءٍ وَلَكِنَّهُ دَاءٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۶۴۲: وائل حضرمی بیان کرتے ہیں کہ طارق بن سوید نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شراب کے بارے میں دریافت کیا؟ آپ نے اسے روکا۔ اس نے کہا، میں اس سے علاج کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا، (شراب) دوا نہیں ہے وہ تو بیماری ہے (مسلم)

الفصل الثاني

۳۶۴۳ - (۱۰) هَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ لَهُ صَلَاةَ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا، فَإِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ. فَإِنْ عَادَ لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ لَهُ صَلَاةَ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا، فَإِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ. فَإِنْ عَادَ لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ لَهُ صَلَاةَ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا، فَإِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ. فَإِنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ لَهُ صَلَاةَ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا، فَإِنْ تَابَ لَمْ يَتَّبِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَقَاهُ مِنْ نَهْرِ الْخَبَالِ»... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل : ۳۶۳۳ : عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ' شراب پینے والے کی چالیس روز نماز قبول نہیں ہوتی۔ اگر وہ تائب ہو جائے تو اللہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے اگر وہ پھر شراب پی لے تو چالیس روز اس کی نماز قبول نہیں ہوتی اگر وہ تائب ہو جائے تو اللہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے اگر وہ پھر شراب پی لے تو چالیس روز تک اس کی نماز قبول نہیں ہوتی اگر وہ تائب ہو جائے تو اللہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے اگر وہ چوتھی بار شراب پی لے تو چالیس روز تک اللہ اس کی نماز قبول نہیں کرتا اگر تائب ہو جائے تو اللہ اس کی توبہ قبول نہیں کرتا اور اسے دوزخوں کے خون اور پیپ کی نرسے پلائے گا (ترمذی)

۳۶۴۴- (۱۱) وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ ، وَابْنُ مَاجَةَ ، وَالِدَّارِمِيُّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو .

۳۶۳۳ : نیز نسائی، ابن ماجہ، دارمی نے اس حدیث کو عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے۔

۳۶۴۵- (۱۲) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ»... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ .

۳۶۳۵ : جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ارشاد نبوی ہے ' جس (مشروب) کا کثیر نشہ لائے اس کا قلیل بھی حرام ہے (اگرچہ قلیل نشہ آور نہ ہو) (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

۳۶۴۶- (۱۳) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَا أَسْكَرَ مِنْهُ الْفَرْقُ - فَمِلُّهُ الْكَفِّ مِنْهُ حَرَامٌ» رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ .

۳۶۳۶ : عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتی ہیں آپ نے فرمایا ' جس مشروب کے "فرق" سے نشہ آئے اس کا ہتھیلی (یعنی چلو) کے برابر بھی حرام ہے (احمد، ترمذی، ابوداؤد)

وضاحت : "فرق" سے مراد سولہ (۱۶) رطل ہیں جو قریباً "پانچ لیٹر کے برابر ہے۔ حدیث سے مقصود یہ ہے کہ جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ آور ہے اس کا ایک گھونٹ بھی حرام ہے (مشکوٰۃ سعید العلم جلد ۲ صفحہ ۳۲۹)

۳۶۴۷- (۱۴) وَعَنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَنَّ مِنَ الْجَنْطَةِ حَمْرًا، وَمِنَ الشَّعِيرِ حَمْرًا، وَمِنَ التَّمْرِ حَمْرًا، وَمِنَ الزُّبَيْبِ حَمْرًا، وَمِنَ

العَسَلِ خَمْرًا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۳۶۳۷: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ گندم، جو، خشک کھجور، منتہ اور شمد سے شراب تیار ہوتی ہے (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا۔

۳۶۴۸ - (۱۵) وَقَدْ أَبَى سَعِيدُ الْخُدْرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ عِنْدَنَا خَمْرٌ لَيْتِيمٌ، فَلَمَّا نَزَلَتْ (الْمَائِدَةُ) - سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْهُ، وَقُلْتُ: إِنَّهُ لَيْتِيمٌ. فَقَالَ: «أَهْرَيْقُوهُ»... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۶۳۸: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہمارے پاس ایک یتیم کی شراب تھی جب سورت مائدہ نازل ہوئی تو میں نے اس شراب کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا؟ اور میں نے واضح کیا کہ شراب ایک یتیم (انسان) کی ہے۔ آپ نے اس کے بہانے کا حکم فرمایا (ترمذی)

۳۶۴۹ - (۱۶) وَقَدْ أَنَسَ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ قَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! إِنِّي اشْتَرَيْتُ خَمْرًا لِأَيْتَامٍ فِي حَجْرِي. قَالَ: «أَهْرِقِ الْخَمْرَ وَانْكسِرِ الدِّنَانِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَضَعْفُهُ. وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ: أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ أَيْتَامٍ وَرِثُوا خَمْرًا. قَالَ: «أَهْرِقُهَا». قَالَ: «أَفَلَا أَجْعَلُهَا خَلًّا؟ قَالَ: «لَا».

۳۶۳۹: انسؓ ابوطحہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں اس نے عرض کیا، اے اللہ کے پیغمبر! میری کفالت میں یتیم ہیں میں نے ان کے لئے شراب خریدی تھی۔ آپ نے شراب کے بہانے اور منکوں کے توڑنے کا حکم دیا (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ان یتیموں کے بارے میں دریافت کیا، جنہیں ورثے میں شراب ملی تھی؟ آپ نے اس کے بہانے کا حکم دیا۔ انہوں نے دریافت کیا، میں اس کو سرکہ میں بدل سکتا ہوں؟ آپ نے نفی میں جواب دیا۔ وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۳۱۳)

الفصل الثالث

۳۶۵۰ - (۱۷) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ كُلِّ

مُسْكِرٍ وَمُفْتَبِرٍ . . . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ .

تیسری فصل : ۳۶۵۰ : ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نشہ آور اور سستی پیدا کرنے والی چیز (کے استعمال) سے منع فرمایا (ابوداؤد)
وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں شہر بن حوشب راوی مختلف فیہ ہے (التاریخ الکبیر جلد ۴ صفحہ ۲۷۳۰، المرحم والتعدیل جلد ۴ صفحہ ۲۲۶۸، الجرحونین جلد ۱ صفحہ ۳۶۶، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۸۳، تقریب التہذیب جلد ۳ صفحہ ۳۵۵، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۶۶)

۳۶۵۱- (۱۸) وَفَنَ دَيْلِمَ الْحَمِيرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا بَارِضٌ بَارِدَةٌ، وَنُعَالِجُ فِيهَا عَمَلًا شَدِيدًا، وَإِنَّا نَتَّخِذُ شَرَابًا مِنْ هَذَا الْقَمَحِ نَتَّقَوِي بِهِ عَلَيَّ أَعْمَالِنَا، وَعَلَى بَرْدِ بِلَادِنَا، قَالَ: «هَلْ يُسْكِرُ؟» قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: «فَاجْتَنِبُوهُ». قُلْتُ: إِنَّ النَّاسَ غَيْرَ تَارِكِيهِ. قَالَ: «فَإِنْ لَمْ يَتْرُكُوهُ فَقَاتِلُوهُمْ». . . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ .

۳۶۵۱ : ديلم حمیری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (دریافت کرتے ہوئے) عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ہم سرد علاقے کے (باشندے) ہیں، ہم وہاں سخت سخت و مشقت کرتے ہیں، ہم گندم سے شراب تیار کرتے ہیں اور اس کے استعمال سے ہم وہاں کام کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں اور اپنے علاقے کی سرد لہروں سے محفوظ رہتے ہیں۔ آپ نے دریافت کیا، کیا وہ نشہ آور ہے؟ میں نے جواب دیا، جی ہاں! آپ نے فرمایا، اس سے کنارہ کش رہو۔ میں نے عرض کیا، عوام الناس کبھی اس سے کنارہ کش نہیں ہو سکتے۔ آپ نے حکم دیا، اگر وہ اس کو نہ چھوڑیں تو تم ان سے لڑائی کرو (ابوداؤد)

۳۶۵۲- (۱۹) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَالْكُوبَةِ - وَالْغُبَيْرَاءِ -، وَقَالَ: «كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ .

۳۶۵۲ : عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب، قمار بازی، شطرنج، ڈھول اور جوار کی شراب سے روکا ہے۔ نیز فرمایا ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ (ابوداؤد)
وضاحت : اس حدیث کی سند میں محمد بن اسحاق راوی مدلس اور ولید بن عبیدہ راوی مجہول ہے، پس حدیث معلول ہے (المرحم والتعدیل جلد ۷ صفحہ ۱۰۸۷، طبقات ابن سعد جلد ۷ صفحہ ۳۲۱، الصغفاء والمتزکین صفحہ ۵۱۳، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۶۸، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۱۲۲، تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۰۵)

۳۶۵۳- (۲۰) وَقَفَنَهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَاقٌ -، وَلَا قَمَارٌ -، وَلَا مَنَانٌ، وَلَا مُدْمِنٌ خَمْرٍ». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ. وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ: «وَلَا وَلَدٌ زَيْنِيَّةٌ» بَدَلُ «قَمَارٍ».

۳۶۵۳: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: والدین کا تا فرمان، قمار باز، احسان جتانے والا اور شراب کا رسیا، جنت میں نہیں جائیں گے اور اس کی ایک روایت میں قمار باز کی جگہ ولد الزنا کا ذکر ہے۔
وضاحت: اس حدیث کی سند میں جابان راوی مجہول ہے۔ جابان کا سماع عبد اللہ سے اور سالم کا سماع جابان سے ثابت نہیں نیز ولد الزنا کے بارے میں کوئی مرفوع حدیث ثابت نہیں۔ (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۷۷۳، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۰۵)

۳۶۵۴- (۲۱) وَقَفَنَ أَبِي أَمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى بَعَثَنِي رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ، وَهُدًى لِلْعَالَمِينَ، وَأَمَرَنِي رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ بِمَحَقِّ الْمَعَارِفِ، وَالْمَزَامِيرِ، وَالْأَوْثَانِ، وَالصُّلْبِ -، وَأَمَرَ الْجَاهِلِيَّةَ - . وَحَلَفَ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ: بِعِزَّتِي لَا يَشْرَبُ عَبْدٌ مِّنْ عِبِيدِي جُرْعَةً مِّنْ خَمْرٍ إِلَّا سَقَيْتُهُ مِنَ الصَّدِيدِ مِثْلَهَا، وَلَا يَتْرُكُهَا مِّنْ مَخَافَتِي إِلَّا سَقَيْتُهُ مِنْ حِيَاضِ الْقُدْسِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۳۶۵۴: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ارشاد نبوی ہے، بلاشبہ اللہ نے مجھے جہاں والوں کے لئے رحمت اور ہدایت بنا کر بھیجا اور میرے پروردگار نے مجھے آلات لو، آلات غناہوں، ملیوں اور جاہلیت کے امور کے مٹانے کیلئے بھیجا ہے اور میرے پروردگار عزوجل نے قسم اٹھا کر فرمایا، مجھے میری عزت کی قسم! میرے بندوں میں سے جو بندہ شراب کا گھونٹ پیئے گا تو میں اس کو خون اور پیپ سے اس کی مثل پلاؤں گا اور جو شخص میرے ڈر سے اس کو چھوڑے گا تو میں اس کو پاک حوض سے پانی پلاؤں گا۔ (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں فرج بن فضالہ راوی ضعیف ہے نیز علی بن یزید الهانی راوی منکر الحدیث ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۰۶، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۲۱)

۳۶۵۵- (۲۲) وَقَفَنَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «ثَلَاثَةٌ قَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِمُ الْجَنَّةَ: مُدْمِنُ الْخَمْرِ، وَالْعَاقُ، وَالذَّيْوُثُ الَّذِي يُقْرِئُ فِي أَهْلِ الْخَبَثِ»... رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالنَّسَائِيُّ.

۳۶۵۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تین شخص ایسے ہیں جن پر

اللہ نے جنت حرام کی ہے۔ ہمیشہ شراب پینے والا والدین کا نافرمان اور وہ بے غیرت جو اپنے گھر میں بے حیائی کو برقرار رکھتا ہے (احمد، نسائی)

۳۶۵۶- (۲۳) وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «ثَلَاثَةٌ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ: مُدْمِنُ الْخَمْرِ، وَقَاطِعُ الرَّجِيمِ، وَمُصَدِّقُ بِالسِّحْرِ»... رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۳۶۵۶: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تین شخص جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔ ہمیشہ شراب پینے والا، قطع رحمی کرنے والا اور جادو کے اثرات پر ایمان رکھنے والا (احمد)

۳۶۵۷- (۲۴) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مُدْمِنُ الْخَمْرِ إِنْ مَاتَ لَقِيَ اللَّهَ تَعَالَى - كَعَابِدٍ وَثْنٍ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۳۶۵۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ارشاد نبویؐ ہے، شراب پر مدوامت کرنے والا جب فوت ہوگا تو بت پرست کی طرح اللہ سے ملاقات کرے گا (احمد)

۳۶۵۸- (۲۵) وَزَوَى ابْنُ مَاجَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

۳۶۵۸: اور ابن ماجہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۳۶۵۹- (۲۶) وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ» عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ. وَقَالَ: ذَكَرَ الْبُخَارِيُّ فِي التَّارِيخِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ.

۳۶۵۹: اور بیہقی نے شعب الایمان میں محمد بن عبد اللہ سے اس نے اپنے والد سے بیان کیا نیز اس نے ذکر کیا کہ بخاریؒ نے تاریخ میں محمد بن عبد اللہ سے اس نے اپنے والد سے بیان کیا ہے۔

۳۶۶۰- (۲۷) وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: مَا أَبَالِي شَرِبْتُ الْخَمْرَ أَوْ عَبَدْتُ هَذِهِ السَّارِيَةَ دُونَ اللَّهِ... رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۳۶۶۰: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے اس میں کچھ فرق محسوس نہیں ہوتا کہ میں شراب نوشی کروں یا اللہ کے سوا اس ستون کی عبادت کروں (نسائی)

کِتَابُ الْإِمَارَةِ وَالْقَضَاءِ

(امارت اور قضاء کا بیان)

الفصل الأول

۳۶۶۱- (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ، وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللَّهَ، وَمَنْ يُطِيعِ الْأَمِيرَ فَقَدْ أَطَاعَنِي، وَمَنْ يَعْصِ الْأَمِيرَ فَقَدْ عَصَانِي؛ وَإِنَّمَا الْإِمَامُ جُنَّةٌ - يُقَاتَلُ مِنْ وِرَائِهِ، وَيُتَّقَى بِهِ، فَإِنْ أَمَرَ بِتَقْوَى اللَّهِ وَعَدَلَ فَإِنَّ لَهُ بِذَلِكَ أَجْرًا، وَإِنْ قَالَ بِغَيْرِهِ فَإِنَّ عَلَيْهِ مِنْهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل : ۳۶۶۱ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس شخص نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس شخص نے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس شخص نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی بلاشبہ (امامت کبریٰ پر فائز) امام ذمہ ہے اس کے حکم سے جہاد کیا جاتا ہے اور اس کے ذریعہ خطرات سے تحفظ حاصل کیا جاتا ہے۔ اگر وہ اللہ سے ڈرنے کا حکم دے اور عدل کرے تو اس کیلئے اس کے سبب سے ثواب ہوگا اور اگر اس کے برعکس وہ ظلم کا حکم دے تو اس سبب سے اس پر (دبائ) ہوگا (بخاری، مسلم)

۳۶۶۲- (۲) وَقَدْ أُمَّ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنْ أَمَرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ مُجَدِّعٌ - يَقْوَدُكُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ، فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۶۶۳ : ام الحسین رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر تم پر ناک (یا) کان کٹا غلام بھی امیر بنایا جائے جو اللہ کی کتاب کی روشنی میں تمہاری قیادت کرے تو تم اس کی بات سنو اور اطاعت کرو (مسلم)

۳۶۶۳- (۳) وَقَدْ أَنَسَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا وَإِنْ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ كَانَ رَأْسَهُ زَبِينَةً»... رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۶۶۳ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سنو اور اطاعت کرو اگرچہ تم پر حبشی غلام (امیر) مقرر ہو جائے اگرچہ اس کا سر (بوجہ چھوٹا ہونے کے) متہ جیسا ہو (بخاری)

۳۶۶۴ - (۴) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ، فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۶۶۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مسلمان شخص کے لئے ضروری ہے کہ وہ سب و اطاعت کرے (خواہ اس حکم کو) وہ پسند کرے یا اسے ناگوار خاطر گزرے جب کہ اسے اللہ کی نافرمانی کا حکم نہ دیا جائے اور جب اسے اللہ کی نافرمانی کا حکم دیا جائے تو اطاعت نہ کی جائے۔ (بخاری، مسلم)

۳۶۶۵ - (۵) وَعَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا طَاعَةَ فِي مَعْصِيَةٍ؛ إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۶۶۵: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اللہ کی) نافرمانی میں اطاعت نہیں ہے اطاعت تو اچھے کاموں میں ہے (بخاری، مسلم)

۳۶۶۶ - (۶) وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَايَعَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ، وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ - وَعَلَى آثَرَةِ عَلَيْنَا - ، وَعَلَى أَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ - ، وَعَلَى أَنْ نَقُولَ بِالْحَقِّ أَيْنَمَا كُنَّا، لَا نَخَافُ فِي اللَّهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ . وَفِي رِوَايَةٍ: وَعَلَى أَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ إِلَّا أَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا - عِنْدَكُمْ مِنَ اللَّهِ فِيهِ بُرْهَانٌ .

۳۶۶۶: عبادة بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی کہ ہم سب سے اور تنگی و آسانی میں، خوشی و ناخوشی میں اطاعت کریں گے اور اگر ہم پر (کسی کو) ترجیح دی جائے گی تو بھی اطاعت کریں گے اور ہم ان لوگوں سے امارت نہیں چھینیں گے جو اس پر قابض ہوں گے اور ہم جہاں کہیں بھی ہوں گے، حق بات کہیں گے۔ اللہ (کے احکام کے بارے) میں ہم کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے خائف نہ ہوں گے اور ایک روایت میں ہے ہم امارت پر قابضوں سے امارت نہیں چھینیں گے البتہ جب ان میں ظاہر کفر دیکھیں گے اور اس میں اللہ کی جانب سے دلیل موجود ہوگی (بخاری، مسلم)

۳۶۶۷ - (۷) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا إِذَا بَايَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ يَقُولُ لَنَا: «فِيمَا اسْتَطَعْتُمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۶۶۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں جب ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی کہ سنیں گے اور اطاعت کریں گے تو آپ نے ہمیں تلقین فرمائی کہ استطاعت کے مطابق اطاعت ہوگی (بخاری، مسلم)

۳۶۶۸- (۸) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ رَأَى مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَصْبِرْ، فَإِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ يُفَارِقُ الْجَمَاعَةَ شَبْرًا فَيَمُوتَ إِلَّا مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۶۶۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص اپنے امیر میں اس بات کو دیکھے جس کو وہ پسند نہ کرے تو صبر کرے، اس لئے کہ جو شخص بھی جماعت (کے نظم) سے بالشت بھرا لگے ہو اور پھر اسی حالت میں فوت ہو گیا تو وہ جاہلیت کی موت مرا (بخاری، مسلم)

۳۶۶۹- (۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ، وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ، فَمَاتَ؛ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً. وَمَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عِمِيَّةٍ -، يَغْضَبُ لِعَصِيْبِيَّةٍ، أَوْ يَدْعُو لِعَصِيْبِيَّةٍ أَوْ يَنْصُرُ عَصِيْبِيَّةً، فُقُتِلَ؛ فَقِتْلَةٌ جَاهِلِيَّةٌ. وَمَنْ خَرَجَ عَلَى أُمَّتِي بِسَيْفِهِ، يَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا، وَلَا يَتَحَاشَى مِنْ مُؤْمِنِيهَا، وَلَا يَفْنَى لِيَذَى عَهْدِ عَهْدِهِ؛ فَلَيْسَ مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۶۶۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (یہ) فرماتے ہوئے سنا، جو شخص (امیر کی) اطاعت سے الگ ہوا اور جماعت (کے نظم) سے علیحدہ ہوا، وہ اسی حالت میں فوت ہوا تو وہ جاہلیت کی موت مرا اور جو شخص اندھا دھند یعنی نامعلوم جھنڈے کے نیچے لڑتا رہا، عصیت کے پیش نظر غصے میں آیا، عصیت کی بنیاد پر دعوت دیتا رہا یا عصیت کی وجہ سے مدد کرتا رہا اور قتل ہو گیا تو اس کا قتل ہونا جاہلیت کے انداز کا ہے اور جو شخص میری امت کے خلاف تلوار لے کر نکلا، نیک و بد سب کو تمہ سے تیغ کرتا ہے اور کسی مومن انسان کی اسے کچھ پرواہ نہیں اور نہ ہی اسے کسی عہد والے کے عہد کا کچھ پاس ہے تو وہ مجھ سے نہیں اور نہ ہی میرا اس سے کچھ تعلق ہے (مسلم)

۳۶۷۰- (۱۰) وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: «خِيَارُ أَيْمَتِكُمُ الَّذِينَ تُحِبُّونَهُمْ وَيُحِبُّونَكُمْ، وَتُصَلُّونَ عَلَيْهِمْ، وَيُصَلُّونَ عَلَيْكُمْ - . وَشِرَارُ أَيْمَتِكُمُ الَّذِينَ تُبْغِضُونَهُمْ، وَيُبْغِضُونَكُمْ، وَتَلْعَنُونَهُمْ وَيَلْعَنُونَكُمْ» قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَفَلَا نُنَابِذُهُمْ - عِنْدَ ذَلِكَ؟ قَالَ: «لَا، مَا أَقَامُوا فِيكُمْ الصَّلَاةَ، لَا، مَا

أَقَامُوا فَبَيْنَكُمْ الصَّلَاةَ إِلَّا مَنْ وُلِيَ عَلَيْهِ وَالٍ ، فَرَأَاهُ يَأْتِي شَيْئًا مِّنْ مَّعْصِيَةِ اللَّهِ ؛ فَلْيَنْكِرْهُ مَا يَأْتِي مِنَ مَّعْصِيَةِ اللَّهِ ، وَلَا يَنْزِعَنَّ يَدًا مِنْ طَاعَةٍ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۳۶۷۰ : عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، تمہارے بہترین امیر وہ ہیں جن سے تم محبت کرتے ہو اور وہ تم سے محبت کرتے ہیں اور تم ان کے حق میں دعائیں کرتے ہو اور وہ تمہارے لئے دعائیں کرتے ہیں اور تمہارے بدترین امیر وہ ہیں جن سے تم دشمنی کرتے ہو اور وہ تم سے دشمنی کرتے ہیں اور تم ان پر لعنت کرتے ہو اور وہ تم پر لعنت کرتے ہیں (راوی نے بیان کیا) ہم نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! کیا ہم اس وقت انہیں معزول نہ کر دیں۔ آپ نے فرمایا، نہیں! جب تک کہ وہ تم میں "اقامتِ صلوة" کا فریضہ سرانجام دیتے رہیں جب تک کہ وہ اقامتِ صلوة پر کاربند رہیں۔ خبردار! جس شخص پر کوئی شخص امیر بنایا گیا اس نے امیر کو دیکھا کہ وہ کسی حد تک اللہ کی نافرمانی کا مرتکب ہوتا ہے تو وہ اس کی نافرمانی کرنے کو کراہت سے دیکھے لیکن اپنا ہاتھ اس کی اطاعت سے نہ کھینچے (مسلم)

۳۶۷۱ - (۱۱) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَكُونُ عَلَيْكُمْ أَمْرَاءٌ، تَعْرِفُونَ وَتُنْكِرُونَ، فَمَنْ أَنْكَرَ فَقَدْ بَرِيَءٌ. وَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ سَلِمَ، وَلَكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ». قَالُوا: أَفَلَا نُقَاتِلُهُمْ؟ قَالَ: «لَا؛ مَا صَلَّوْا؛ لَا؛ مَا صَلَّوْا» أَيْ: مَنْ كَرِهَ بِقَلْبِهِ وَأَنْكَرَ بِقَلْبِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۶۷۱ : ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم پر کچھ امیر مقرر ہوں گے جن (کی کچھ باتوں) کو تم اچھا سمجھو گے اور (کچھ) کو برا سمجھو گے۔ جس شخص نے (ان کی بری باتوں کا) انکار کیا وہ بری ہے اور جس نے ان کو برا جانا وہ محفوظ رہا البتہ جس نے ان کو پسند کیا اور ان کے مطابق چلا۔ صحابہ کرام نے دریافت کیا، کیا ہم ان سے لڑائی کریں؟ آپ نے فرمایا، نہیں! جب تک وہ نماز کے نظام کو قائم رکھیں۔ نہیں! جب تک وہ نماز کے نظام کو قائم رکھیں (جس نے ان کو دل سے برا جانا) اس سے مقصود دل کے ساتھ کمرہ جانا اور دل سے انکار کرنا ہے۔ (مسلم)

۳۶۷۲ - (۱۲) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّكُمْ سَتَرُونَ بَعْدِي آثَرَةً، وَأُمُورًا تُنْكِرُونَهَا» قَالُوا: فَمَا تَأْمُرُنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «أَدُّوا إِلَيْهِمْ حَقَّهُمْ - ، وَسَلُّوا اللَّهَ حَقَّكُمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۶۷۲ : عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا کہ مستقبل قریب میں تم میرے بعد ترجیحات کو محسوس کرو گے اور ایسے کام دیکھو گے جنہیں تم اچھا نہیں سمجھو گے۔ صحابہ کرام نے

دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا، تم ان کے حقوق ادا کرو اور اپنے حقوق کے بارہ میں اللہ سے دعا کرو (بخاری، مسلم)

۳۶۷۳ - (۱۳) وَعَنْ وَاثِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلَ سَلَمَةَ بْنَ يَزِيدَ الْجَعْفِيُّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ إِنْ قَامَتْ عَلَيْنَا أُمْرَاءُ يَسْأَلُونَنَا حَقَّهُمْ، وَيَمْنَعُونَنَا حَقَّنَا، فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: «اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا، فَإِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوا وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۶۷۳: واثل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سلمہ بن یزید نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرتے ہوئے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! آپ بتائیں! اگر امراء ہم پر مقرر ہوں جو ہم سے اپنے حقوق کا مطالبہ کریں (لیکن) ہمیں ہمارے حقوق نہ دیں تو آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا، سنو اور اطاعت کرو اس لئے کہ ان پر وہ ذمہ داریاں ہیں جو ان پر ڈال دی گئی ہیں اور تم پر وہ ذمہ داریاں ہیں جو تم پر ڈال دی گئی ہیں (مسلم)

۳۶۷۴ - (۱۴) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ خَلَعَ يَدًا مِنْ طَاعَةٍ - لِقَى اللَّهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا حُجَّةَ لَهُ. وَمَنْ مَاتَ وَلَيْسَ فِي عُنُقِهِ بَيْعَةٌ؛ مَاتَ مَيْتَةً جَاهِلِيَّةً». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۶۷۴: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا، جس شخص نے (اپنا) ہاتھ امیر کی اطاعت سے کھینچ لیا وہ قیامت کے دن اللہ سے ملاقات کرے گا کہ اس کے پاس کوئی دلیل نہ ہوگی اور جو شخص فوت ہوا اور اس کی گردن میں امیر کی بیعت نہیں، وہ جاہلیت کی موت مرا (مسلم)

۳۶۷۵ - (۱۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ، كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ، وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي، وَسَيَكُونُ خُلَفَاءُ، فَيَكْثُرُونَ». قَالُوا: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: «فُوا - بَيْعَةَ الْأَوَّلِ فَأَلَّوْا، أَعْطَوْهُمْ حَقَّهُمْ، فَإِنَّ اللَّهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرَعَاهُمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۶۷۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، انبیاء علیہم السلام نبی اسرائیل کی اصلاح کرتے رہے جب ایک نبی فوت ہوتا تو دوسرا نبی اس کا خلیفہ بن جاتا، بلاشبہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں۔ البتہ کثرت کے ساتھ خلفاء ہوں گے۔ صحابہ کرام نے دریافت کیا، آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا،

پہلے خلیفہ، پھر پہلے کی بیعت کا ایفا کرو یعنی ہر دور میں جس کی بیعت پہلے ہو، اس کی اطاعت کرو حقوق پورے کرو بلاشبہ اللہ ان سے ان کی رعیت کے بارے میں دریافت کرے گا (بخاری، مسلم)

۳۶۷۶- (۱۶) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا بُوِيعَ لِخَلِيفَتَيْنِ؛ فَاقْتُلُوا الْآخِرَ مِنْهُمَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۶۷۶: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب دو امیروں کی بیعت کی جائے تو بعد والے امیر کو قتل کر دو (مسلم)

۳۶۷۷- (۱۷) وَعَنْ عَرْفَجَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّهُ سَيَكُونُ هَنَاتٌ - وَهَنَاتٌ، فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يُفَرِّقَ أَمْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَهِيَ جَمِيعٌ؛ فَاضْرِبُوهُ بِالسَّيْفِ كَأَنَّا مَنْ كَانَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۶۷۷: عرفجہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا، مستقبل میں فتنے اور فسادات ہوں گے پس جو شخص امت کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنا چاہے تو اسے تمہ تیغ کر دو چاہے کچھ بھی ہو (مسلم)

۳۶۷۸- (۱۸) وَعَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ آتَاكُمْ وَأَمْرُكُمْ جَمِيعٌ عَلَيَّ رَجُلٍ وَاحِدٍ، يُرِيدُ أَنْ يَشُقَّ عَصَاكُمْ، أَوْ يُفَرِّقَ جَمَاعَتَكُمْ؛ فَاقْتُلُوهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۶۷۸: عرفجہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جو شخص تمہارے پاس آئے جبکہ تمہارا نظام ایک شخص کے سپرد ہے، وہ تمہارے اتفاق کو نیست و نابود اور تمہارے اتحاد کو پارہ پارہ کرنا چاہتا ہے تو تم اسے قتل کر دو (مسلم)

۳۶۷۹- (۱۹) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ بَايَعَ إِمَامًا، فَأَعْطَاهُ صَفْقَةً يَدِهِ - ، وَثَمْرَةَ قَلْبِهِ - ، فَلْيُطِئْهُ إِنْ اسْتَطَاعَ - ، فَإِنْ جَاءَ آخِرُ يُنَازِعُهُ؛ فَاضْرِبُوا عُنُقَ الْآخِرِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۶۷۹: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص امیر کی بیعت کرے، اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں تھما دے اور اپنے دلی جذبات کو اس کے تابع بنا دے تو استطاعت کے مطابق اس کی اطاعت کرو اور اگر کوئی دوسرا شخص اس سے امارت چھیننے کے لئے کوشاں ہو تو اس کو تمہ تیغ کر دو (مسلم)

۳۶۸۰ - (۲۰) وَقَدْ عَبَّدَ الرَّحْمَنُ بَنَ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ، فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وَكَلْتَ إِلَيْهَا -، وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أَعِنْتَ عَلَيْهَا» .. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۶۸۰: عبدالرحمان بن سمو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت کی کہ تجھے امارت کی خواہش نہیں کرنا ہوگی اگر تیری خواہش پر تجھے امارت عطا ہوئی تو تجھے تیرے حال پر چھوڑ دیا جائے گا اور اگر بلا خواہش تجھے امارت تفویض کی گئی تو تیری معاونت ہوگی (بخاری، مسلم)

۳۶۸۱ - (۲۱) وَقَدْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «إِنَّكُمْ سَتَحْرِصُونَ عَلَى الْإِمَارَةِ، وَتَسْتَكُونُونَ نِدَامَةَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، فَنِعْمَ الْمُرْضِعَةُ وَيَسْتَبِ الْفَاطِمَةُ» ... رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۶۸۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، مستقبل میں تم امارت کی خواہش کرو گے جبکہ قیامت کے دن امارت (کا عمدہ) باعث ندامت ہو گا پس دور امارت کس قدر بھلا دکھائی دیتا ہے اور معزولیت کا دور کس قدر دلخراش ہوتا ہے (بخاری)

۳۶۸۲ - (۲۲) وَقَدْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلَا تَسْتَعْمِلُنِي؟ ... قَالَ: فَضْرَبَ بِيَدِهِ عَلَيَّ مَنِكِبِي، ثُمَّ قَالَ: «يَا أَبَا ذَرٍّ! إِنَّكَ ضَعِيفٌ، وَإِنَّهَا أَمَانَةٌ، وَإِنَّهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِزْبِي وَنِدَامَةٌ، إِلَّا مَنْ أَخَذَهَا بِحَقِّهَا، وَأَدَّى الَّذِي عَلَيْهِ فِيهَا». وَفِي رِوَايَةٍ. قَالَ لَهُ: «يَا أَبَا ذَرٍّ، إِنِّي أَرَاكَ ضَعِيفًا، وَإِنِّي أَحِبُّ لَكَ مَا أَحِبُّ لِنَفْسِي، لَا تَأْمُرَنَّ عَلَيَّ اثْنَيْنِ، وَلَا تَوْلَيْنِ مَالَ يَتِيمٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۶۸۲: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! آپ مجھے کوئی عمدہ کیوں نہیں دیتے۔ آپ نے اپنا ہاتھ میرے کندھے پر رکھتے ہوئے فرمایا، اے ابوذر! یقیناً تو کمزور ہے اور عمدہ امانت ہے بلاشبہ قیامت کے دن عمدہ رسوائی اور ذلت کا باعث ہو گا سوائے ان لوگوں کے جنہوں نے اس کے حقوق کو سوچ سمجھ کر حاصل کیا اور ذمہ داریوں کو صحیح طور پر نبایا اور ایک روایت میں ہے آپ نے اس سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا، اے ابوذر! میں تجھے کمزور سمجھتا ہوں اور میں تیرے لئے وہی کچھ پسند کرتا ہوں جو اپنے لئے پسند کرتا ہوں، تجھے دو انسانوں پر بھی حکومت نہیں کرنا ہوگی اور نہ یتیم کے مال کے تحفظ کی ذمہ داری اپنے سر لینا ہوگی (مسلم)

۳۶۸۳ - (۲۳) **وَقَالَ أَبُو مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنَا وَرَجُلَانِ مِنْ بَنِي عَمِّي. فَقَالَ أَحَدُهُمَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَمَرْنَا عَلَى بَعْضِ مَا وَاوَلَاكَ اللَّهُ. وَقَالَ الْآخَرُ مِثْلَ ذَلِكَ فَقَالَ: «أَنَا وَاللَّهِ لَا نُؤَلِّي عَلَى هَذَا الْعَمَلِ أَحَدًا سَأَلَهُ، وَلَا أَحَدًا حَرَصَ عَلَيْهِ». وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ: «لَا نَسْتَعْمِلُ عَلَى عَمَلِنَا مَنْ أَرَادَهُ»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

۳۶۸۳ : ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں اور میرے دو چچازاد بھائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ان میں سے ایک نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ہمیں کسی ایسے علاقے کا امیر نامزد فرمائیں جس کو اللہ نے آپ کے زیر نگیں کر دیا ہے۔ دوسرے نے بھی ایسی ہی خواہش کا اظہار کیا۔ آپ نے فرمایا، اللہ کی قسم! بلاشبہ ہم کسی ایسے انسان کو امیر نامزد نہیں کرتے جو امارت کا طلب گار ہو یا جو اس کی لالچ رکھتا ہو اور ایک روایت میں ہے آپ نے فرمایا، ہم ایسے شخص کو عمدہ عطا نہیں کرتے جو عمدے کا خواہشمند ہو (بخاری، مسلم)

۳۶۸۴ - (۲۴) **وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تَجِدُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ أَشَدَّهُمْ كَرَاهِيَةً لِهَذَا الْأَمْرِ - حَتَّى يَقَعَ فِيهِ»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

۳۶۸۴ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم لوگوں میں سے بہترین ان لوگوں کو پاؤ گے جو امارت سے شدید نفرت کریں گے یہاں تک کہ وہ اس میں داخل ہو جائیں (بخاری، مسلم)

وضاحت : اس حدیث کے مفہوم میں اختلاف ہے ایک صورت یہ ہے کہ جو شخص امارت کا خواہشمند نہیں جب بلاطلب اسے امارت ہاتھ آجائے گی تو وہ امارت کو ناپسندیدہ نہیں سمجھے گا جب کہ اللہ کی اعانت اس کے شامل حال ہوگی۔ یہی وجہ ہے کہ سلف صالحین کو جب امارت کے منصب پر بٹھا دیا گیا تو انہوں نے اس کی حفاظت کیلئے جنگ کی۔ دوسری صورت یہ ہے کہ جب تک امارت کے منصب پر فائز نہ ہو، امارت کو مکروہ گردانے۔ لیکن جب بلاطلب امارت مل جائے تو اس کو مکروہ نہ سمجھے۔ تیسری صورت یہ ہے کہ امارت کے منصب کو امارت ملنے سے پہلے جو اچھا نہیں سمجھتے اس حالت میں وہ بہترین لوگوں میں شمار ہوتے ہیں اور جب امارت کے منصب پر سرفراز ہو جاتے ہیں تو اس وقت ان کا شمار بہترین لوگوں میں نہیں ہوتا (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۱۱)

۳۶۸۵ - (۲۵) **وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْأَكُلُكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، فَإِلَّا مَامُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهِ وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُمْ، وَعَبْدُ الرَّجُلِ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُ، إِلَّا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

۳۶۸۵: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خبردار! تم سب ذمہ دار ہو اور تم سب سے اپنے ماتحت لوگوں کے بارے میں پوچھا جائے گا پس لوگوں کا امیر ذمہ دار ہے اور اس سے عوام کے بارے میں سوال ہو گا اور گھر کا فردِ اعلیٰ اپنے گھر والوں کی جانب سے جواب دہ ہے اور اس سے اس کے گھر والوں کے بارے میں پوچھا جائے گا اور عورت اپنے خاوند کے گھر اور اس کی اولاد کی نگران ہے اس سے ان کے بارے میں سوال ہو گا اور آدمی کا غلام اپنے آقا کے مال کا محافظ ہے اور اس سے اس کے بارے میں سوال ہو گا۔ خبردار! تم میں سے ہر شخص نگران ہے اور تم میں سے ہر شخص سے اس کے ماتحت لوگوں کے بارے میں سوال ہو گا (بخاری، مسلم)

۳۶۸۶- (۲۶) وَقَالَ مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا مِنْ وَاٍ يَلِي رَغِيَّةً مِنَ الْمُسْلِمِينَ، فَيَمُوتُ وَهُوَ غَاشٌّ لَهُمْ؛ إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۶۸۶: معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، جو حاکم مسلمانوں کے کسی گروہ پر حکومت کرتا ہے اگر وہ اس حالت میں فوت ہوا کہ ان کے ساتھ دھوکہ کرتا رہا تو اللہ اس پر جنت کو حرام کر دے گا (بخاری، مسلم)

وضاحت: گناہ کی سزا ملنے کے بعد جنت میں داخل ہو گا اس حدیث کا مفہوم زجر و توبخ پر مبنی ہے (واللہ اعلم)

۳۶۸۷- (۲۷) وَقَضَاهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرِعِيهِ اللَّهُ رَغِيَّةً، فَلَمْ يَحْطَ بِهَا بِنَصِيحَةٍ - ، إِلَّا لَمْ يَجِدْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۶۸۷: معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، جس شخص کو اللہ رحمت کا حاکم بناتا ہے لیکن وہ رحمت کی خیر خواہی نہیں کرتا تو وہ شخص جنت کی خوشبو نہیں پائے گا (بخاری، مسلم)

وضاحت: یہ حکم اس وقت ہے، جب حاکم کی موت کفر پر ہو یا وہ رحمت پر ظلم کو جائز سمجھتا ہو یا سابقین اولین کے ساتھ جنت کی خوشبو نہیں پائے گا (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۱۳)

۳۶۸۸- (۲۸) وَقَالَ عَائِدُ بْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ شَرَّ الرِّعَاءِ الْحُطْمَةُ»... زَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۶۸۸: عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، بلاشبہ بدترین حکمران وہ ہیں جو رحمت پر ظلم کرنے والے ہیں (مسلم)

۳۶۸۹- (۲۹) وَقَدْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اللَّهُمَّ مَنْ وُلِيَ مِنْ أُمَّرِئِي شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ؛ فَاشْقُقْ عَلَيْهِ. وَمَنْ وُلِيَ مِنْ أُمَّرِئِي شَيْئًا فَارْفَقَ بِهِمْ؛ فَارْفُقْ بِهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۶۸۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص میری امت کی کسی ذمہ داری پر متعین ہوا پھر اس نے میری امت کو مشقت میں ڈالا، تو اسے اللہ! تو اس کو مشقت میں ڈال اور جو شخص میری امت کے کسی کام پر سرفراز ہوا اور اس نے میری امت سے فراخی کا برتاؤ کیا پس تو اس پر نرمی فرما (مسلم)

۳۶۹۰- (۳۰) وَقَدْ عَبْدَ اللَّهِ بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الْمُقْسِطِينَ — عِنْدَ اللَّهِ عَلَى مَنَابِرٍ مِنْ نُورٍ عَنْ يَمِينِ الرَّحْمَنِ، وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِينٌ، الَّذِينَ يَغْدِلُونَ فِي حُكْمِهِمْ وَأَهْلِيهِمْ وَمَا وَلَوْا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۶۹۰: عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، انصاف کرنے والے (حکام) اللہ کے ہاں اللہ کی دائیں جانب نور کے منبروں پر بیٹھے ہوں گے۔ جبکہ اللہ کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں۔ (انصاف کرنے والوں سے) مراد وہ لوگ ہیں جو اپنے دائرہ اقتدار میں اور اپنے اہل و عیال میں اور رحمت کے معاملات میں عدل و انصاف کرتے ہیں (مسلم)

۳۶۹۱- (۳۱) وَقَدْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا بَعَثَ اللَّهُ مِنْ نَبِيٍّ، وَلَا اسْتُخْلِفَ مِنْ خَلِيفَةٍ، إِلَّا كَانَتْ لَهُ بَطَانَتَانِ — بَطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَاهُ عَلَيْهِ، وَبَطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالشَّرِّ وَتَنْهَاهُ عَلَيْهِ، وَالْمَعْصُومُ مَنْ عَصَمَهُ اللَّهُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۶۹۱: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نبی کو اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا اور جس شخص کو منصب خلافت تفویض کیا تو اس کے دو خصوصی مشیر ہوتے ہیں ایک مشیر اسے اچھی بات کا حکم دیتا ہے اور اچھے کام کی ترغیب دلاتا ہے اور دوسرا مشیر اسے برائی کا حکم دیتا ہے اور برے کام کی ترغیب دلاتا ہے جبکہ برے کاموں سے وہی شخص محفوظ رہ سکتا ہے جس کو اللہ محفوظ فرمائے (بخاری)

۳۶۹۲- (۳۲) وَقَدْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ بِمَنْزِلَةِ صَاحِبِ الشَّرْطِ — مِنَ الْأَمِيرِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۶۹۲ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قیس بن سعد رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں وہی مقام رکھتے تھے جو کسی حاکم (کے ہاں) کسی پولیس افسر کا ہوتا ہے (بخاری)

۳۶۹۳ - (۳۳) وَهَنَّ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا بَلَغَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أَهْلَ فَارَسَ قَدْ مَلَكَوْا عَلَيْهِمْ بِنْتُ كِسْرَى. قَالَ: «لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَوْ أَمَرَهُمْ امْرَأَةٌ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۶۹۳ : ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی کہ ایرانیوں نے کسریٰ کی بیٹی کو اپنا بادشاہ مقرر کر لیا ہے تو آپ نے فرمایا، وہ لوگ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے جنہوں نے حکومت کی باگ ڈور کسی عورت کے ہاتھ میں دے دی (بخاری)

وضاحت : ایک حدیث میں عورت کو خاوند کے گھر میں رہتے ہوئے گھر کے داخلی امور کا حاکم قرار دیا ہے۔ اس لئے اس حکم کو عام حکم سے مستثنیٰ قرار دیا جائے گا جبکہ عوامی حکومت کی سربراہ عورت نہیں ہو سکتی۔ البتہ عورتوں سے مختلف امور میں مشورہ لینا اور ان کی صلاحیتوں کے مطابق معاشرہ میں انہیں ذمہ داریاں سونپنا شرعاً جائز ہے جیسا کہ نقلی اداؤں میں انہیں ذمہ داریاں تفویض کی جاتی ہیں (واللہ اعلم)

الفصل الثانی

۳۶۹۴ - (۳۴) هَنَّ الْحَارِثُ الْأَشْعَرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَمْرُكُمْ بِخَمْسٍ: بِالْجَمَاعَةِ وَالسَّمْعِ، وَالطَّاعَةِ، وَالْهَجْرَةِ، وَالْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ. وَإِنَّهُ مَنْ خَرَجَ مِنَ الْجَمَاعَةِ قَيْدَ شَيْبٍ؛ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ، إِلَّا أَنْ يُرَاجِعَ - وَمَنْ دَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ؛ فَهُوَ مِنْ جُنَى جَهَنَّمَ -، وَإِنْ صَامَ وَصَلَّى وَزَعَمَ أَنَّهُ مُسْلِمٌ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل : ۳۶۹۲ : حارث اشعری بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں تمہیں پانچ باتوں جماعت، سح، اطاعت، ہجرت اور جمادنی سبیل اللہ کا حکم دیتا ہوں بلاشبہ جو شخص ایک جماعت سے ایک ہاشت کے برابر دور ہو اس نے اسلام کا پتہ الزام اپنی گردن سے اتار دیا مگر یہ کہ وہ جماعت میں واپس آجائے اور جس شخص نے جاہلیت کا نعوبند کیا، اس کا شمار دوزخیوں میں ہو گا اگرچہ وہ روزے رکھے، نمازیں ادا کرے اور مسلمان ہونے کا دعویٰ کرے (احمد، ترمذی)

وضاحت : ہجرت سے مقصود فتح مکہ سے پہلے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی جانب ہجرت کرنا، دلو الکنفر سے

دارالاسلام کی طرف ہجرت کرنا، دارالہدیت سے دارالسنہ کی طرف ہجرت کرنا اور معصیت سے تائب ہونا ہے اور جماعت سے مقصود صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین اور سلف صالحین کی جماعت ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۳)

۳۶۹۵- (۳۵) وَهَنَّ زِيَادُ بْنُ كُسَيْبٍ الْعَدَوِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ أَبِي بَكْرَةَ تَحْتَ مِنْبَرِ ابْنِ عَامِرٍ وَهُوَ يَخْطُبُ. وَعَلَيْهِ ثِيَابُ رِقَاقٍ. فَقَالَ أَبُو بِلَالٍ: اُنْظُرُوا إِلَيَّ أَمِيرِنَا يَلْبَسُ ثِيَابَ الْفُسَّاقِ. فَقَالَ أَبُو بَكْرَةَ: أَسْكُتْ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ أَهَانَ سُلْطَانَ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ أَهَانَهُ اللَّهُ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۳۶۹۵: زیاد بن کسب عدوی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں ابوبکر کے ساتھ منبر کے قریب تھا۔ ابن عامر خطبہ دے رہا تھا اس نے باریک لباس زیب تن کر رکھا تھا۔ اس پر ابوبلال نے کہا، ہمارے اس امیر کو دیکھو! جس نے فساق کا لباس پہن رکھا ہے۔ ابوبکر نے کہا، خاموش رہ! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا، جس نے زمین پر اللہ کے حاکم کی اہانت کی، اللہ اس کی اہانت کرے گا (ترمذی) اس نے حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

۳۶۹۶- (۳۶) وَهَنَّ النَّوَّاسُ بْنُ سَمْعَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ». رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَنِ».

۳۶۹۶: نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب اللہ کی نافرمانی ہوتی ہو تو مخلوق کی اطاعت نہ کی جائے (شرح السنہ)

۳۶۹۷- (۳۷) وَهَنَّ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ أَمِيرٍ عَشْرَةَ، إِلَّا يُؤْتَى بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَغْلُولًا -، حَتَّى يَفُكَّ عَنْهُ - الْعَدْلُ أَوْ يُؤْبَقَهُ - الْجَوْرُ». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۳۶۹۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص دس انسانوں پر امیر ہے، اسے قیامت کے دن گلے میں طوق ڈال کر لایا جائے گا یہاں تک کہ اس کا عدل اسے نجات دلا دے گا یا اس کا ظلم اسے تباہ و برباد کر دے گا (دارمی)

۳۶۹۸- (۳۸) وَهَنَّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَيْلٌ لِلْمَرَأَةِ، وَوَيْلٌ لِلْعُرْفَاءِ -، وَوَيْلٌ لِلْأَمْنَاءِ، لَيْتَمَنِينَ أَقْوَامٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنْ نَوَاصِيَهُمْ - مُعَلَّقَةٌ بِالثَّرِيَاءِ، يَتَجَلَّجَلُونَ - بَيْنَ

السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ، وَأَنْتُمْ لَمْ يَلُوعَمَلًا ، رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ» وَرَوَاهُ أَحْمَدُ ، وَفِي رِوَايَتِهِ :
«أَنَّ ذَوَائِبَهُمْ كَانَتْ مُعَلَّقَةً بِالثَّرِيَا ، يَتَذَبذَبُونَ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ، وَلَمْ يَكُونُوا عَمِلُوا عَلَى
شَيْءٍ»

۳۶۹۸ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'امراء کے لئے جہاں ہے اور
(قبائل کے) ذمہ دار لوگوں کے لئے جہاں ہے۔ خزانچوں کے لئے جہاں اور بربادی ہے۔ قیامت کے دن کچھ لوگ اس
بات کی آرزو کریں گے کہ ان کی پیشانیوں کے بال ٹریا ستارے کے ساتھ لٹکا دیئے جاتے، وہ آسمان اور زمین کے درمیان
حرکت کرتے رہتے لیکن انہیں اقتدار نہ ملتا۔ (شرح السنہ - احمد) اور احمد کی روایت میں ہے کہ ان کے بال ٹریا ستارے
کے ساتھ باندھ دیئے جاتے اور وہ آسمان و زمین کے درمیان حرکت کرتے رہتے لیکن وہ کسی کام پر حاکم نہ بنائے جاتے۔

۳۶۹۹ - (۳۹) وَقَدْ غَالِبَ الْقَطَانَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «إِنَّ الْعِرَافَةَ حَقٌّ لَا بُدَّ لِلنَّاسِ مِنْ عُرَفَاءٍ ، وَلَكِنَّ الْعُرَفَاءَ
فِي النَّارِ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ .

۳۶۹۹ : غالب قطان ایک شخص سے وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا، قبیلوں کے لئے ذمہ دار مقرر کرنا ضروری ہیں۔ قبیلوں کے چوہدریوں کے بغیر گزارہ ممکن نہیں لیکن قبائل کے
ذمہ دار دونوں میں جائیں گے (ابوداؤد)

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں ایک سے زیادہ راوی مجہول ہیں (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۳۰)
ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۹۰)

۳۷۰۰ - (۴۰) وَقَدْ كَعَبَ بَنُ عَجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ :
«أَعِيذُكَ بِاللَّهِ مِنْ أَمَارَةِ السُّفَهَاءِ» . قَالَ : وَمَا ذَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ : «أُمَّرَاءٌ سَيَكُونُونَ مِنْ
بَعْدِي ، مَنْ دَخَلَ ، عَلَيْهِمْ فَصَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَأَعَانَهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ ؛ فَلْيَسُوا مِنِّي وَلَسْتُ
مِنْهُمْ ، وَلَنْ يَرُدُّوا عَلَيَّ الْحَوْضَ ، وَمَنْ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُصَدِّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَلَمْ يُعْنِهِمْ
عَلَى ظُلْمِهِمْ ؛ فَأُولَئِكَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ ، وَأُولَئِكَ يَرُدُّونَ عَلَيَّ الْحَوْضَ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ،
وَالنَّسَائِيُّ .

۳۷۰۰ : کعب بن عجرہ بیان کرتے ہیں میرے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کرتے ہوئے فرمایا، میں تجھے

بے وقوفوں کی امارت سے اللہ کی پناہ میں رہتا ہوں۔ اس نے دریافت کیا، وہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا، میرے بعد امراء ہوں گے جو لوگ ان کے پاس گئے اور ان کی جموٹی باتوں کو بھی سچا کہا اور ان کے ظلم پر ان کی مدد کی اور ان کے ظلم کے باوجود ان کی اعانت کی تو وہ مجھ سے نہیں ہیں اور میں ان سے نہیں ہوں اور وہ کبھی میرے حوض کوثر پر وارد نہیں ہوں گے اور جو لوگ ان کے پاس نہ گئے اور نہ ان کی جموٹی باتوں کو سچا کہا اور نہ ان کے ظلم پر ان کی اعانت کی، پس ایسے لوگ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں اور یہ لوگ میرے حوض کوثر پر وارد ہوں گے (ترمذی، نسائی)

۳۷۰۱ - (۴۱) وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ سَكَنَ الْبَادِيَةَ جَفَاً، وَمَنْ اتَّبَعَ الصَّيْدَ غَفَلَ، وَمَنْ أَتَى السُّلْطَانَ أُفْتِنَ»... رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ: «مَنْ لَزِمَ السُّلْطَانَ أُفْتِنَ»... وَمَا أَزْدَادُ عَبْدُ مَنِ السُّلْطَانَ دُنُوًّا إِلَّا أَزْدَادَ مِنَ اللَّهِ بَعْدًا.

۳۷۰۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، جس شخص نے جنگل میں سکونت اختیار کی، اس کا مزاج درشت ہوا اور جو شکار کے درپے ہو گیا وہ عبادت اور جماعت سے غافل رہا اور جس شخص نے حاکم کے ہاں آنا جانا رکھا تو وہ فتنے میں مبتلا ہوا (احمد، ترمذی، نسائی) اور ابو داؤد کی روایت میں ہے جس شخص نے خود کو حاکم کے ساتھ وابستہ رکھا، وہ فتنے میں مبتلا ہوا اور جس قدر کوئی شخص کسی حاکم کے قریب ہوتا ہے اسی قدر اللہ سے دور ہوتا ہے۔

وضاحت: دراصل مؤلف نے ابن عباسؓ اور ابو ہریرہؓ سے مروی دو الگ الگ حدیثوں کو ایک کر دیا ہے۔ ابن عباسؓ سے مروی حدیث لفظ فتنے میں مبتلا ہوا تک ہے اور دوسری حدیث ”جو شخص حاکم کے ہاں آتا جاتا ہے“ ابو ہریرہؓ سے مروی ہے ابن عباسؓ سے نہیں ہے۔ مؤلف کو چاہیے تھا کہ دونوں احادیث کو علیحدہ علیحدہ بیان کرتے۔ ابن عباسؓ سے مروی حدیث میں ابو موسیٰؓ وحب بن منبہ سے بیان کرتے ہیں اور ابو موسیٰؓ راوی معروف نہیں ہے اور ابو ہریرہؓ سے مروی حدیث میں جو ابو داؤد میں ہے انصاری شیخ، ابو ہریرہؓ سے بیان کرتے ہیں۔ پس شیخ اگر صحابی ہے تو اس کی جماعت نقصان دہ نہیں ہے اور اگر صحابی نہیں ہے تو اس حدیث سے استدلال پکڑنا جائز نہیں (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۸۵)

۳۷۰۲ - (۴۲) وَقَالَ ابْنُ الْمُقَدَّامِ بْنِ مَعْدِي كَرَبَ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ضَرَبَ عَلِيَّ مَنَكِبَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «أَفْلَحْتَ يَا قَدِيمٌ إِنْ مُتُّ وَلَمْ تَكُنْ أَمِيرًا، وَلَا كَاتِبًا، وَلَا عَرِيفًا»... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۷۰۳: مقدم بن معدی کرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے دونوں کندھوں پر ہاتھ مارتے ہوئے فرمایا، اے قدیم! اگر تم امیر، نسی اور قلیچے کے ذمہ دار انسان نہ ہونے کی حالت میں فوت ہوئے تو تم کامیاب ہو (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں صالح بن یحییٰ راوی کے بارے میں امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس میں ”نظر“ ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۱۵، تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۱۵، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۸۹) علامہ البانی نے بھی اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (مکھوۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۱۰۹۳)

۳۷۰۳ - (۴۳) وَهَنْ عُقَبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ صَاحِبُ مَكَيْسٍ» يَعْنِي: الَّذِي يُعَيِّرُ النَّاسَ... رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالذَّارِمِيُّ.

۳۷۰۳: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہو گا جو تجارت سے محصول وصول کرتا ہے (ابوداؤد)

وضاحت: اس محصول سے مراد موجودہ دور کا محصول نہیں ہے کیونکہ جو تجارتی مال شہر میں داخل ہوتا ہے اس پر محصول چوگی کا مصرف رفاہ عامہ کے لئے ہوتا ہے۔ اس لئے اس محصول کو ناجائز قرار نہیں دیا جاسکتا (واللہ اعلم) نیز اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۹۱)

۳۷۰۴ - (۴۴) وَهَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنْ أَحَبَّ النَّاسُ إِلَى اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَقْرَبَهُمْ مِنْهُ مَجْلِسًا إِمَامًا عَادِلٌ. وَإِنْ أَبْغَضَ النَّاسُ إِلَى اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَشَدَّهُمْ عَذَابًا». وَفِي رِوَايَةٍ: «وَأَبْعَدَهُمْ مِنْهُ مَجْلِسًا إِمَامًا جَائِرٌ». رَوَاهُ الْبِرْمَذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۳۷۰۴: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن اللہ کے ہاں سب سے زیادہ محبوب اور سب سے زیادہ مقرب ایسا امام ہو گا جو عدل و انصاف کرتا رہا اور قیامت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ برا اور انتہائی شدید عذاب میں مبتلا اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ سے بہت دور وہ امام ہو گا جو لوگوں پر ظلم کرتا رہا (ترمذی) امام ترمذی نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔
وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۱۵۳)

۳۷۰۵ - (۴۵) وَهَنْهُ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَفْضَلُ الْجِهَادِ مَنْ قَالَ كَلِمَةً حَقًّا عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ». رَوَاهُ الْبِرْمَذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَأَبْنُ مَاجَةَ.

۳۷۰۵: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، افضل جہاد اس شخص کا ہے جو ظالم بادشاہ کے سامنے سچی بات کہتا ہے (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

۳۷۰۶ - (۴۶) وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ عَنْ طَارِقِ بْنِ شَهَابٍ .

۳۷۰۶: نیز احمد اور نسائی نے اس حدیث کو طارق بن شہاب سے بیان کیا ہے۔

۳۷۰۷ - (۴۷) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِالْأَمِيرِ خَيْرًا جَعَلَ لَهُ وَزِيرًا صَدِيقًا، إِنْ نَسِيَ ذِكْرَهُ، وَإِنْ ذَكَرَ أَعَانَهُ — وَإِذَا أَرَادَ بِهِ غَيْرَ ذَلِكَ جَعَلَ لَهُ وَزِيرًا سَوْءًا، إِنْ نَسِيَ لَمْ يُذَكِّرْهُ، وَإِنْ ذَكَرَ لَمْ يُعِنِّهِ»... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۳۷۰۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی حاکم کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کو سچ بولنے والا وزیر عطا کرتے ہیں اگر حاکم بھولتا ہے تو وہ اسے یاد دلاتا ہے اور اگر اسے یاد ہوتا ہے تو وہ اس کی مدد کرتا ہے اور جب اللہ اس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ نہیں فرماتے تو اس کے لئے برا وزیر مہیا فرماتے ہیں اگر وہ بھولتا ہے تو اسے یاد نہیں دلاتا اور اگر اسے یاد ہوتا ہے تو اس کی مدد نہیں کرتا (ابوداؤد، نسائی)

۳۷۰۸ - (۴۸) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْأَمِيرَ إِذَا ابْتَغَى الرِّبِّيَّةَ — فِي النَّاسِ أَفْسَدَهُمْ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۷۰۸: ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا: بے شک حاکم جب لوگوں کے عیوب ڈھونڈنے شروع کر دے تو وہ لوگوں کو اپنا مخالف بنا لیتا ہے (ابوداؤد)

۳۷۰۹ - (۴۹) وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّكَ إِذَا اتَّبَعْتَ عَوْرَاتِ النَّاسِ أَفْسَدْتَهُمْ»... رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۳۷۰۹: معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا: بیشک جب تو لوگوں کے عیوب ڈھونڈنے شروع کر دے گا تو تو انہیں فساد میں مبتلا کر دے گا (بیہقی شعب الایمان)

۳۷۱۰ - (۵۰) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كَيْفَ أَنْتُمْ وَأَيْمَةٌ مِنْ بَعْدِي، يَسْتَأْتِرُونَ بِهَذَا الْفَنَى؟» قُلْتُ: أَمَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، أَضَعُ سَيْفِي عَلَى عَاتِقِي ثُمَّ أَضْرِبُ بِهِ حَتَّى أَلْقَاكَ. قَالَ: «أَوْلَا أَدُلُّكَ عَلَى خَيْرٍ مِنْ ذَلِكَ؟ تَصْبِرُ حَتَّى تَلْقَانِي»... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۷۱۰ : ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہارا کیا حال ہو گا؟ جبکہ میرے بعد کچھ امراء ایسے ہوں گے جو فنی کے مال کو (اپنے لئے) خاص کر لیں گے میں نے عرض کیا، اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے میں اپنی تلوار اپنے کندھے پر رکھوں گا پھر تلوار مارتا چلا جاؤں گا یہاں تک کہ میری آپ سے ملاقات ہو جائے گی (یعنی میں فوت ہو جاؤں گا) آپ نے فرمایا، کیا میں تمہیں اس سے بہتر بات نہ بتاؤں؟ (وہ یہ ہے) کہ تو صبر کر، یہاں تک کہ تیری مجھ سے ملاقات ہو (ابوداؤد)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں خالد بن وہبان راوی مجہول ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۶۱، تنقیح الرواة

جلد ۳ صفحہ ۱۶۱)

الفصل الثالث

۳۷۱۱ - (۵۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: «اتَدْرُونَ مَنْ السَّابِقُونَ إِلَيَّ ظِلِّ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟» قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «الَّذِينَ إِذَا أُعْطُوا الْحَقَّ قَبِلُوهُ، وَإِذَا سُئِلُوا بَدَّلُوهُ، وَحَكَمُوا لِلنَّاسِ كَحُكْمِهِمْ لِأَنْفُسِهِمْ».

تیسری فصل : ۳۷۱۱ : عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتی ہیں آپ نے فرمایا، کیا تمہیں معلوم ہے کہ قیامت کے دن اللہ کے سائے میں سب سے پہلے جانے والے کون لوگ ہوں گے؟ صحابہ کرام نے جواب دیا، اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا، وہ لوگ ہوں گے کہ جب حق ان کے سامنے پیش کیا جائے تو اسے قبول کریں اور جب ان سے حق بات (کنے کا) مطالبہ کیا جائے تو وہ بلا جھجک کہیں اور وہ لوگوں کے لئے وہی فیصلہ کرتے ہیں جو فیصلہ اپنے لئے (پسند) کرتے ہیں (احمد)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں عبد اللہ بن سید راوی میں کلام ہے تاہم اس کی مؤید روایات پہلی فصل

میں گزر چکی ہیں (المجرح والتعديل جلد ۵ صفحہ ۶۸۲، المجموع جلد ۲ صفحہ ۱۱، النفعاء والمتروكين صفحہ ۳۳۶، التاريخ الكبير جلد ۵ صفحہ ۵۷۳، ميزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۷۵، تقريب التهذيب جلد ۳ صفحہ ۲۳۳، تنقيح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۶۱)

۳۷۱۲ - (۵۲) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «ثَلَاثَةٌ أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي: الْإِسْتِسْقَاءُ بِالْأَنْوَاءِ، وَحَيْفُ السُّلْطَانِ، وَتَكْذِيبُ بِالْقَدْرِ».

۳۷۱۲ : جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، میں اپنی امت کے لئے تین چیزوں کا خطرہ محسوس کرتا ہوں بتاروں کو بارش (کا سبب) قرار دینا، حاکم کا (رعایا پر) ظلم کرنا اور تقدیر کو جھٹلانا (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن قاسم راوی کو امام احمد نے ضعیف قرار دیا ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۱۶)

۳۷۱۳- (۵۳) وَفَنَّ أَبِي ذَرِّرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «سِتَّةَ أَيَّامٍ إِعْقَلْ يَا أَبَا ذَرٍّ! مَا يُقَالُ لَكَ بَعْدُ». فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمَ السَّابِعُ. قَالَ: «أَوْصِيكَ بِتَقْوَى اللَّهِ فِي سِرِّهِ أَمْرًا وَعَلَانِيَتِهِ، وَإِذَا أَسَأْتَ فَاحْسِنْ، وَلَا تَسْأَلَنَّ أَحَدًا شَيْئًا وَإِنْ سَهَقَطَ سَوَطُكَ، وَلَا تَبْطِضْ أَمَانَةً، وَلَا تَقْضِ بَيْنَ اثْنَيْنِ».

۳۷۱۳: ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھ روز فرمایا، اے ابو ذر! آج کے دن کے بعد جو تجھے کہا جائے گا (اسے) محفوظ کرنا ہو گا، جب ساتواں دن ہو تو آپ نے فرمایا، میں تجھے پوشیدہ اور ظاہر سب امور میں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں اور جب تو برا کام کر بیٹھے تو اچھا کام بھی کر اور کسی شخص سے کسی چیز کا سوال نہ کر اگرچہ تیرا کوڑا گر جائے (جبکہ تو سواری پر سوار ہو) اور کسی کی امانت اپنے قبضہ میں نہ رکھنا اور دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ نہ کرنا (احمد)

وضاحت: آپ نے خصوصیت کے ساتھ ابو ذر کو حکم دیا کہ وہ کسی کی امانت اپنے پاس نہ رکھے اور فیصلہ نہ فرمائے۔ اس کا سبب یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ ابو ذر کے بارے میں نفسیاتی طور پر بھانپ گئے تھے کہ یہ شخص ان دونوں کاموں کی اہلیت نہیں رکھتا اس لئے آپ نے خاص طور پر انہیں ان امور کی انجام دہی سے روکا (واللہ اعلم)

۳۷۱۴- (۵۴) وَفَنَّ أَبِي أَمَامَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «مَا مِنْ رَجُلٍ يَلِينُ أَمْرَ عَشْرَةِ فَمَا فَوْقَ ذَلِكَ، إِلَّا آتَاهُ اللَّهُ - عَزَّ وَجَلَّ مَغْلُولًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَدُهُ إِلَى عُنُقِهِ فَكَّهُ بَرَّةً، أَوْ أَوْبَقَهُ إِثْمُهُ، أَوْ لَهَا مَلَامَةٌ، وَأَوْسَطَهَا نَدَامَةٌ، وَأَخْرَجَهَا خِزْيٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

۳۷۱۴: ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، جو شخص دس یا دس سے زائد (افراد) پر حاکم بنا تو قیامت کے دن اللہ عزوجل اس کو اس حالت میں لائیں گے کہ اس کا ہاتھ اس کی گردن کے ساتھ جکڑا ہوا ہو گا۔ تو اس وقت اس کے نیک کام اسے نجات دلائیں گے یا اس کے گناہ اسے برباد کر دیں گے۔ امارت آغاز میں باعث ملامت ہوتی ہے اور درمیان میں باعث ندامت اور آخر کار قیامت کے دن رسوائی کا باعث ہو گی (احمد)

۳۷۱۵- (۵۵) وَفَنَّ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا مُعَاوِيَةُ! إِنْ وُلِّيتَ أَمْرًا فَاتَّقِ اللَّهَ وَاعْدِلْ». قَالَ: فَمَا زِلْتُ أَظُنُّ أَنِّي مُبْتَلَى بِعَمَلٍ، لِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ حَتَّى أَبْتَلِيْتُ.

۳۷۱۵: معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے معاویہ! اگر تجھے حاکم بنایا جائے تو تو اللہ سے ڈرتے رہنا اور انصاف کرنا۔ معاویہ نے بیان کیا کہ میں ہمیشہ اس یقین کے ساتھ رہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق میں حاکم بنایا جاؤں گا یہاں تک کہ مجھے حاکم بنایا گیا (احمد، بیہقی دلائل النبوة)

۳۷۱۶- (۵۶) وَهَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تَعَوَّدُوا بِاللَّهِ مِنْ رَأْسِ السَّبْعِينَ - ، وَإِمَارَةِ الصَّبِيَّانِ»... رَوَى الْأَحَادِيثُ الْبِسْتِيُّ، أَحْمَدُ، وَرَوَى الْأَبِيهَيْقِيُّ حَدِيثَ مُعَاوِيَةَ فِي «دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ».

۳۷۱۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم ۷۰ کے آغاز کے فتنوں اور نو عمر جاہل حاکموں سے اللہ کی پناہ طلب کرو (احمد)

وضاحت: نو عمر جاہل حکام سے مراد یزید بن معاویہ اور مروان بن حکم اور ان جیسے لوگ مراد ہیں۔ معلوم ہوا کہ کم عمر والے کسی انسان کو قاضی نہ بنایا جائے اور ۷۰ سے اس لئے پناہ طلب کرنے کا حکم دیا ہے کہ اس دور میں عظیم فتنے رونما ہوئے جن میں حسینؑ کا قتل، جنگ حرہ اور اس جیسے دیگر واقعات شامل ہیں (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۷۷)

۳۷۱۷- (۵۷) وَهَنْ يَحْيَى بْنِ هَاشِمٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كَمَا تَكُونُونَ، كَذَلِكَ يُؤْمَرُ عَلَيْكُمْ».

۳۷۱۷: یحییٰ بن ہاشم، یونس بن ابی اسحاق سے وہ اپنے والد سے بیان کرتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جیسے تم ہوتے ہو اسی طرح کے تم پر حاکم مقرر کیے جاتے ہیں (بیہقی شعب الایمان) نیز اس نے کہا کہ یہ حدیث سند کے لحاظ سے منقطع ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں یحییٰ بن ہاشم راوی ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۱۰۹)

۳۷۱۸- (۵۸) وَهَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ السُّلْطَانَ ظَلُّوا اللَّهَ فِي الْأَرْضِ، يَأْوِي إِلَيْهِ كُلُّ مَظْلُومٍ مِنْ عِبَادِهِ، فَإِذَا عَدَلَ كَانَ لَهُ الْأَجْرُ، وَعَلَى الرَّعِيَّةِ الشُّكْرُ، وَإِذَا جَارَ، كَانَ عَلَيْهِ الْإِصْرُ - ، وَعَلَى الرَّعِيَّةِ الصَّبْرُ».

۳۷۱۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بیشک حاکم زمین پر اللہ کا سایہ ہوتا ہے۔ اللہ کے بندوں میں سے مظلوم افراد اس کا سہارا تلاش کرتے ہیں جب حاکم وقت انصاف کرے گا تو اسے اجر و ثواب ملے گا اور رعیت اس کے لئے شکر گزار ہوگی اور جب حاکم وقت ظلم کرے گا تو (ظلم کا) گناہ اس پر ہوگا اور رعیت کے لئے صبر کرنا ہوگا (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: حدیث کی سند میں سعید بن شان راوی ضعیف ہے امام بخاری نے اس کو منکر الحدیث قرار دیا ہے (الجرح والتعديل جلد ۳ صفحہ ۳۳، النفعاء الصغیر صفحہ ۳۵، النفعاء والمتروکین صفحہ ۲۱۸، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۳، تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۲۹۸)

۳۷۱۹- (۵۹) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ أَفْضَلَ عِبَادِ اللَّهِ عِنْدَ اللَّهِ مَنْزِلَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، إِمَامٌ عَادِلٌ رَفِيقٌ. وَإِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللَّهِ مَنْزِلَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، إِمَامٌ جَائِرٌ خَرِقٌ».

۳۷۱۹: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ارشاد نبوی ہے، یقیناً قیامت کے دن اللہ کے بندوں میں سے اللہ کے ہاں وہ شخص مرتبہ و مقام کے لحاظ سے افضل ہو گا جو (دنیا میں) عدل و انصاف کرنے والا ایسا حکمران تھا جو (رعیت کے ساتھ) نرم برتاؤ کرتا تھا اور یقیناً قیامت کے دن اللہ کے ہاں وہ شخص انتہائی ذلت میں ہو گا جو (دنیا میں) ظالم اور تشدد پسند کا حکمران تھا (یعنی شعب الایمان)

۳۷۲۰- (۶۰) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ نَظَرَ إِلَىٰ أَخِيهِ نَظْرَةً يُخِيفُهُ، أَخَافَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَى الْأَحَادِيثُ الْأَرْبَعَةَ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ»، وَقَالَ فِي حَدِيثٍ يَحْسِي هَذَا: مُنْقَطِعٌ، وَرَوَاتُهُ ضَعِيفٌ.

۳۷۲۰: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص اپنے بھائی کو خوفناک نگاہوں سے دیکھتا ہے تو قیامت کے دن اللہ اس کو خوف زدہ کرے گا (یعنی شعب الایمان)

وضاحت: یہ روایت ضعیف ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۱۸)

۳۷۲۱- (۶۱) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ: إِنَّا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا مَالِكُ الْمَلُوكِ، وَمَلِكُ الْمَلُوكِ، قُلُوبُ الْمَلُوكِ فِي يَدِي، وَإِنَّ الْعِبَادَ إِذَا أَطَاعُونِي، حَوَّلْتُ قُلُوبَ مَلُوكِهِمْ عَلَيْهِمْ بِالرَّحْمَةِ وَالرَّافَةِ. وَإِنَّ الْعِبَادَ إِذَا عَصَوْنِي، حَوَّلْتُ قُلُوبَهُمْ بِالسَّخَطَةِ وَالنِّقْمَةِ، فَسَامُوهُمْ سُوءَ الْعَذَابِ، فَلَا تَشْغَلُوا أَنْفُسَكُمْ بِالذُّعَاءِ عَلَى الْمَلُوكِ، وَلَكِنْ اشْغَلُوا أَنْفُسَكُمْ بِالذِّكْرِ وَالتَّضَرُّعِ كَمَا أَكْفَيْكُمْ مَلُوكَكُمْ»... رَوَاهُ أَبُو نَعِيمٍ فِي «الْحِلْيَةِ».

۳۷۲۱: ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں-

میں اللہ ہوں، صرف میں ہی معبود برحق ہوں، میں حکمرانوں کا مالک ہوں، میں بادشاہوں کا بادشاہ ہوں، حکمرانوں کے دل میرے ہاتھ میں ہیں اور جب بندے میری اطاعت کرتے ہیں تو میں حکمرانوں کے دلوں کو اپنے بندوں کے لئے پھیر دیتا ہوں وہ ان پر شفقت اور نرمی کرتے ہیں لیکن جب میرے بندے میری نافرمانی کرتے ہیں تو میں حکمرانوں کے دلوں کو پھیر دیتا ہوں، وہ ان پر ناراض ہوتے ہیں اور انہیں مختلف سزاؤں میں مبتلا کرتے ہیں اور وہ انہیں بدترین قسم کے عذاب سے دوچار کرتے ہیں۔ پس تم اپنے آپ کو (اس بات میں) مشغول نہ کرو کہ تم حکمرانوں کے لئے بد دعا کرو۔ البتہ تم خود کو اللہ کے ذکر اور آہ و زاری میں مشغول رکھو تاکہ میں تمہیں تمہارے حکمرانوں سے محفوظ کروں (ابو نعیم فی الحلیۃ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں دہب بن راشد غایت درجہ ضعیف ہے (تنتیج الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۸۸)

بَابُ مَا عَلَى الْوَلَاةِ مِنَ التَّيْسِيرِ (اس بات کا بیان کہ حکام کو رعایا پر آسانی کرنی چاہیے)

الفصل الاول

۳۷۲۲- (۱) عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا بَعَثَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِهِ فِي بَعْضِ أَمْرِهِ. قَالَ: «بَشِّرُوا وَلَا تُنْفِرُوا، وَبَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل : ۳۷۲۲ : ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص کو اپنے کسی کام کے لئے بھیجے تو فرماتے، تم لوگوں کو خوشخبری کا پیغام دو اور انہیں تنفر نہ کرو ان کے ساتھ نرمی کرو اور (انہیں) مشکلات میں نہ ڈالو (بخاری، مسلم)

۳۷۲۳- (۲) وَعَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا وَسَكِّنُوا - وَلَا تُنْفِرُوا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۷۲۳ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم نرمی کرو اور (انہیں) مشکلات میں نہ ڈالو، سکون پہنچاؤ اور نفرت نہ دلاؤ (بخاری، مسلم)

۳۷۲۴- (۳) وَعَنْ ابْنِ أَبِي بُرْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ جَدَّهُ أَبَا مُوسَى وَمُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ. فَقَالَ: «يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا، وَبَشِّرَا وَلَا تُنْفِرَا، وَتَطَاوَعَا - وَلَا تَخْتَلِفَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۷۲۴ : ابو بردہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے دادا ابو موسیٰ اشعریؓ اور معاذ کو یمن بھیجا اور فرمایا، تم دونوں لوگوں سے آسانی کا برتاؤ کرنا انہیں تکلیف میں نہ ڈالنا اور لوگوں کو خوش رکھنا، تنفر نہ کرنا نیز تم ایک دوسرے کی موافقت کرنا اور مخالفت سے باز رہنا (بخاری، مسلم)

۳۷۲۵- (۴) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْغَادِرَ - يُنْصَبُ لَهُ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ، فَيَقَالُ: هَذِهِ غَدْرَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۷۲۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عہد شکنی کرنے والے کیلئے قیامت کے دن جہنم اُتار دیا جائے گا اور اعلان کیا جائے گا یہ فلاں بن فلاں انسان کو اس کی عہد شکنی کی سزا ہے (بخاری، مسلم)

۳۷۲۶ - (۵) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لِكُلِّ غَادِرٍ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ يُعْرَفُ بِهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۷۲۶: انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، ہر وہ شخص جو وعدہ خلافی کرنے والا ہے قیامت کے دن اس کی پہچان کراتے ہوئے اس پر جہنم لگا دیا جائے گا (بخاری، مسلم)

۳۷۲۷ - (۶) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لِكُلِّ غَادِرٍ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ يُعْرَفُ بِهِ». وَفِي رِوَايَةٍ: «لِكُلِّ غَادِرٍ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ يُرْفَعُ لَهُ بِقَدْرِ غَدْرِهِ، أَلَا وَلَا غَادِرَ أَعْظَمُ غَدْرًا مِنْ أَمِيرٍ عَامَّةٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۷۲۷: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، ہر عہد شکن انسان کی مقدر کے نزدیک قیامت کے دن جہنم لگا دیا جائے گا اور ایک روایت میں ہے، ہر عہد شکن کے لئے اس کی عہد شکنی کے بقدر بطور علامت جہنم لگائیاں ہو گی۔ خبردار! سربراہ مملکت سے بڑھ کر کسی عہد شکن کی عہد شکنی نہیں ہے (مسلم)

الفصل الثانی

۳۷۲۸ - (۷) عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ وَلَّاهُ اللَّهُ شَيْئًا مِنْ أَمْرِ الْمُسْلِمِينَ، فَاحْتَجَبَ دُونَ حَاجَتِهِمْ، وَخَلَّتْهُمْ، وَفَقَّرَهُمْ؛ احْتَجَبَ اللَّهُ دُونَ حَاجَتِهِمْ، وَخَلَّتْهُمْ، وَفَقَّرَهُمْ... فَجَعَلَ مُعَاوِيَةَ رَجُلًا عَلَى حَوَائِجِ النَّاسِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ. وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ وَلاَحْمَدُ: «أَغْلَقَ اللَّهُ لَهُ أَبْوَابَ السَّمَاءِ دُونَ خَلَّتِهِمْ، وَحَاجَتِهِمْ، وَمَسْكَنَتِهِ».

دوسری فصل: ۳۷۲۸: عمرو بن مرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں انہوں نے معاویہ سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا، جس شخص کو اللہ مسلمانوں کے معاملات میں سے کسی کام پر حاکم بنا دیتا ہے اور وہ لوگوں کی حاجات، شکایات اور ان کے مسائل حل نہیں کرتا تو اللہ اس کی ضرورتوں، اس کی شکایات اور اس کے مسائل کو حل نہیں فرماتا۔ چنانچہ معاویہ نے (اس حدیث کے سننے کے بعد) ایک شخص کو لوگوں کی ضرورتوں اور

شکایات سننے پر مقرر کر دیا (ابوداؤد، ترمذی) اور ترمذی کی ایک روایت اور احمد کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ "اللہ اس کی ضرورتوں اور اس کی حاجات اور اس کے مسائل کے لئے آسمان کے دروازوں کو بند فرماتا ہے"

الفصل الثالث

۳۷۲۹ - (۸) عَنْ أَبِي الشَّامِخِ الْأَزْدِيِّ، عَنِ ابْنِ عَمِّ لَهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ أَتَى مُعَاوِيَةَ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ وُلِيَ مِنْ أَمْرِ النَّاسِ شَيْئًا، ثُمَّ أَعْلَقَ بَابَهُ دُونَ الْمُسْلِمِينَ، أَوْ الْمَظْلُومِ، أَوْ ذِي الْحَاجَةِ؛ أَعْلَقَ اللَّهُ دُونَهُ أَبْوَابَ رَحْمَتِهِ عِنْدَ حَاجَتِهِ وَفَقْرِهِ أَفْقَرَ مَا يَكُونُ إِلَيْهِ».

تیسری فصل : ۳۷۲۹ : ابوشامخ ازدی اپنے چچا زاد بھائی جو اصحاب رسول میں سے تھے بیان کرتے ہیں کہ وہ معاویہ کے پاس آئے اور ان کی خدمت میں عرض کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا، جو شخص لوگوں کے معاملات میں سے کسی کام پر حاکم مقرر ہوتا ہے پھر وہ مظلوم لوگوں اور ضرورت مند انسانوں کے لئے دروازہ بند کر دیتا ہے تو اللہ اس کی ضرورت اور محتاجی کے وقت جبکہ وہ بہت زیادہ ضرورت مند ہو گا اس سے اپنی رحمت کے دروازوں کو بند کر دے گا۔ (بیہقی شعب الایمان)

۳۷۳۰ - (۹) وَفِي عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا بَعَثَ عُمَّالَهُ شَرَطَ عَلَيْهِمْ: أَنْ لَا تَرْكَبُوا بِرُدُونَا - ، وَلَا تَأْكُلُوا نَقِيًّا - ، وَلَا تَلْبَسُوا رَقِيْقًا - ، وَلَا تُغْلِقُوا أَبْوَابَكُمْ دُونَ حَوَائِجِ النَّاسِ ، فَإِنْ فَعَلْتُمْ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ ؛ فَقَدْ حَلَّتْ بِكُمْ الْعُقُوبَةُ ، ثُمَّ يُشَيِّعُهُمْ - رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ» .

۳۷۳۰ : عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب اپنے ماتحت حکام کا تعین فرماتے تو ان پر پابندی لگاتے کہ ہمیں ترکی گھوڑے پر سوار نہیں ہونا ہوگا، نہ تم نے میدے کی روٹی کھانی ہوگی اور نہ ہی تم نے باریک لباس پہننا ہوگا، اور نہ تم لوگوں کی ضرورتوں کو حل کرنے کی بجائے دروازے بند کرنا، اگر تم ان کاموں میں سے کوئی کام بھی کرو گے تو تم پر اللہ کا عذاب نازل ہوگا پھر عمر انہیں الوداع کہتے۔ (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت : اس حدیث کی سند معلوم نہیں ہو سکی البتہ کنز العمال میں یہ حدیث عاصم بن ابی النجود سے مروی ہے۔ اس نے عمر سے اس حدیث کو بیان کیا ہے۔ اور عاصم کی حدیث بخاری اور مسلم میں مقروناً موجود ہے۔ اس مضمون کی روایت مصنف ابن ابی شیبہ اور مسند ابن عساکر میں بھی ہے۔ (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۱۹)

بَابُ الْعَمَلِ فِي الْقَضَاءِ وَالْخَوْفِ مِنْهُ

(قضاء کے منصب اور اس سے ڈرنے کا بیان)

الفصل الأول

۳۷۳۱ - (۱) **وَ** عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَقْضِيَنَّ حَكْمٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضَبَانُ»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۳۷۳۱: ابو بکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: کسی قاضی کو فقہ کی حالت میں دو انسانوں کے درمیان فیصلہ نہیں کرنا چاہیے (بخاری، مسلم)

۳۷۳۲ - (۲) **وَ** عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، وَابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ - فَأَصَابَ -؛ فَلَهُ أَجْرَانِ، وَإِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ فَأَخْطَأَ؛ فَلَهُ أَجْرٌ وَاحِدٌ».

۳۷۳۲: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب قاضی فیصلہ کرنے میں اپنی پوری کوشش صرف کر دے اور اس کا فیصلہ درست ہو تو اس کیلئے دہرا ثواب ہے اور جب اجتہاد کے ساتھ فیصلہ کرے لیکن اس کا فیصلہ غلط ہو تو اس کو ایک ثواب ملے گا۔ (بخاری، مسلم)

الفصل الثاني

۳۷۳۳ - (۳) **وَ** عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ جُعِلَ قَاضِيًا بَيْنَ النَّاسِ؛ فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّينٍ»... رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

دوسری فصل: ۳۷۳۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص لوگوں کے (درمیان) فیصلے کرنے پر مقرر کیا گیا وہ گویا بغیر چھری کے ذبح کیا گیا۔ (احمد، ترمذی، ابو داؤد، ابن ماجہ)

۳۷۳۴ - (۴) **وَ** عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ ابْتَغَى الْقَضَاءَ وَسَأَلَ؛ وَكَلَّ إِلَى نَفْسِهِ -، وَمَنْ أَكْرَهَ عَلَيْهِ؛ أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ مَلَكًا يُسَيِّدُهُ»... رَوَاهُ

التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۷۳۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے قضاء کے منصب کو طلب کیا اور اس کا سوال کیا، اس شخص کو اس کے سپرد کر دیا جائے گا اور جس شخص کو قضاء کے منصب پر مجبور کیا گیا تو اللہ تعالیٰ (اس کی معاونت کیلئے) اس کے ساتھ ایک فرشتہ لگا دیتے ہیں۔ جو اس کو راہ صواب کی جانب (ماکل) کرتا رہتا ہے۔ (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے۔ بلال بن مرداس راوی مجہول الحال ہے (میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۳۵۲) نیز عبدالاعلیٰ ثعلبی راوی ضعیف ہے (المجرح والتعديل جلد ۶ صفحہ ۱۳۳، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۳۰، تقریب التہذیب جلد ۳ صفحہ ۳۶۳، ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۱۷۸، ضعیف الجامع الصغیر صفحہ ۵۶۳)

۳۷۳۵- (۵) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْقَضَاءُ ثَلَاثَةٌ: وَاحِدٌ فِي الْجَنَّةِ، وَاثْنَانِ فِي النَّارِ. فَأَمَّا الَّذِي فِي الْجَنَّةِ؛ فَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَقَضَى بِهِ، وَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَجَارَ فِي الْحَكِيمِ؛ فَهُوَ فِي النَّارِ، وَرَجُلٌ قَضَى لِلنَّاسِ عَلَى جَهْلٍ، فَهُوَ فِي النَّارِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۷۳۵: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قاضی تین قسم کے ہیں، ایک قاضی جنت میں ہوگا جبکہ دو قاضی دوزخ میں ہوں گے۔ وہ قاضی جنت میں ہے جس نے حق و صداقت کو معلوم کیا اس کے مطابق فیصلہ کیا اور وہ قاضی جس نے حق و صداقت کو معلوم کیا لیکن فیصلہ کرنے میں ظلم کیا وہ دوزخ میں ہے اور جس قاضی نے لوگوں کے درمیان ناواقفیت کے ساتھ فیصلہ کیا وہ بھی دوزخ میں ہے۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

۳۷۳۶- (۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ طَلَبَ قَضَاءَ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى يَنَالَهُ، ثُمَّ غَلَبَ عَدْلُهُ جَوْرَهُ؛ فَلَهُ الْجَنَّةُ. وَمَنْ غَلَبَ جَوْرُهُ عَدْلَهُ؛ فَلَهُ النَّارُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۷۳۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے مسلمانوں کے درمیان فیصلہ کرنے کے منصب کو طلب کیا اور وہ اس پر سرفراز ہوا اور اس کا عدل اس کے ظلم پر غالب رہا تو اس کیلئے جنت ہے اور جس کا ظلم اس کے عدل پر غالب آ گیا تو وہ جہنمی ہے۔ (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔ موسیٰ بن بجمہ اور اس کے استاذ یزید بن عبدالرحمان دونوں راوی مجہول ہیں (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۳۰، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۰، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۵۲)

۳۷۳۷ - (۷) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ قَالَ: «كَيْفَ تَقْضِي إِذَا عَرَضَ لَكَ قَضَاءٌ؟» قَالَ: أَقْضِي بِكِتَابِ اللَّهِ. قَالَ: «فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فِي كِتَابِ اللَّهِ؟». قَالَ: فَبِسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. قَالَ: «فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ؟». قَالَ: أَجْتَهُدُ رَأْيِي وَلَا أَلُوْ — قَالَ: فَضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى صَدْرِهِ، وَقَالَ: «الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَفَّقَ رَسُولَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِمَا يَرْضَى بِهِ رَسُولُ اللَّهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالِدَّارِمِيُّ.

۳۷۳۷: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اس کو یمن کی جانب بھیجا تو اس سے دریافت کیا کہ جب تیرے سامنے کوئی فیصلہ پیش ہوگا تو، تو کیسے فیصلہ کرے گا؟ اس نے جواب دیا کہ میں اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ آپ نے دریافت کیا، اگر تو فیصلہ اللہ کی کتاب میں نہ پائے؟ اس نے جواب دیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ آپ نے دریافت کیا، اگر تو یہ فیصلہ سنت رسول میں بھی نہ پائے؟ اس نے جواب دیا، میں کوشش کر کے اپنی رائے کے مطابق فیصلہ کروں گا اور ہرگز کوتاہی نہیں کروں گا۔ (راوی نے بیان کیا کہ) اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا، اللہ کا شکر ہے جس نے اللہ کے رسول کے قاصد کو ایسے فیصلے کی توفیق عطا کی جس پر اللہ کے رسول راضی ہیں (ترمذی، ابو داؤد، دارمی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں حارث بن عمرو راوی ضعیف ہے۔ (میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۴۳۹) فقہاء اس حدیث سے اصول فقہ میں استدلال کرتے ہیں لیکن آئمہ حدیث بخاری، ترمذی، دوقطنی، ابن الجوزی اور عراقی وغیرہ نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے تحقیقی بحث "امادہ ضعیفہ" میں ملاحظہ فرمائیں۔ (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۰۳)

۳۷۳۸ - (۸) وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ قَاضِيًا، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! تُرْسِلُنِي وَأَنَا حَدِيثُ السِّنِّ، وَلَا عَلِمَ لِي بِالْقَضَاءِ؟. فَقَالَ: «إِنَّ اللَّهَ سَيَهْدِي قَلْبَكَ، وَيُثَبِّتُ لِسَانَكَ، إِذَا تَقَاضَى إِلَيْكَ رَجُلَانِ؛ فَلَا تَقْضِ لِلأَوَّلِ حَتَّى تَسْمَعَ كَلَامَ الأَخْرِ، فَإِنَّهُ أَحْرَى أَنْ يَتَبَيَّنَ لَكَ الْقَضَاءُ». قَالَ: فَمَا شَكَّكَتُ فِي قَضَائِهِ بَعْدُ — رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

وَسَنَدُكَرُ حَدِيثِ أُمِّ سَلَمَةَ: «إِنَّمَا أَقْضَى بَيْنَكُمْ بِرَأْيِي» فِي بَابِ: «الأَقْضِيَّةِ وَالشَّهَادَاتِ» إِنَّ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى.

۳۷۳۸: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے (ملک) یمن کی جانب قاضی بنا کر

بھیما میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! آپ مجھے بھیج رہے ہیں جبکہ میں عمر رسیدہ نہیں ہوں اور مجھے قضا سے واقفیت بھی نہیں ہے آپ نے فرمایا، اللہ تیرے دل کی راہنمائی فرمائے گا اور تیری زبان کو استقامت عطا کرے گا۔ جب دو شخص تیرے سامنے فیصلہ لے کر آئیں تو جب تک تو دوسرے کی بات نہ سن لے، پہلے کی بات سن کر فیصلہ نہ کرنا اس طرح عین ممکن ہے کہ فیصلہ (کی نوعیت) تیرے سامنے واضح ہو جائے۔ انہوں نے کہا اس کے بعد مجھے کسی فیصلے میں شک لاحق نہ ہوا۔ (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

اور ام سلمہؓ سے مروی حدیث جس میں ہے کہ ”میں تمہارے درمیان اپنی رائے سے فیصلہ کرتا ہوں۔“ کو ہم انشاء اللہ تعالیٰ باب الاقضية والشهادات میں ذکر کریں گے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۵۳۳)

الفصل الثالث

۳۷۳۹- (۹) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ حَاكِمٍ يَحْكُمُ بَيْنَ النَّاسِ، إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَلَكٌ آخَذُ بِقَعَاهُ - ، ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ، فَإِنْ قَالَ: أَلْقِيَ الْقَاهُ فِي مَهْوَاةٍ - أَرْبَعِينَ خَرِيفًا»... رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

تیسری فصل: ۳۷۳۹: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو حاکم بھی لوگوں میں فیصلے کرتا ہے وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ ایک فرشتے نے اس کو اس کی گدی سے پکڑا ہوا ہوگا اور فرشتہ، آسمان کی جانب (اللہ کے حکم کا انتظار کرتے ہوئے) اپنا سر اٹھائے ہوئے ہوگا۔ اگر اللہ کا حکم ہوا کہ اس کو روزخ کے گڑھے میں گرا دو تو وہ اس کو گرا دے گا چنانچہ وہ چالیس سال تک نیچے جاتا رہے گا۔ (احمد، ابن ماجہ، بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں مجالد بن سعید راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۴۳۸، ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۱۷۹، التلخیص الرغیب جلد ۳ صفحہ ۱۳۳)

۳۷۴۰- (۱۰) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: «لَيَأْتِيَنَّ عَلِيَّ الْقَاضِيَ الْعَدْلَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَتَمَنَّى أَنَّهُ لَمْ يَقْضِ بَيْنَ اثْنَيْنِ فِي تَمْرَةٍ قَطُّ»... رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۳۷۴۰: عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتی ہیں، آپ نے فرمایا، عادل قاضی قیامت کے دن اس بات کی آرزو کرے گا کہ کاش! اس نے کبھی ایک کھجور کے بارے میں بھی فیصلہ نہ کیا ہوتا۔ (احمد)

وضاحت: یہ حدیث عمران بن حطان، عائشہ سے بیان کرتا ہے اس راوی کی نہ تو متابعت ہے اور نہ ہی اس کا
 سماع عائشہ سے ثابت ہے۔ البتہ مجمع الزوائد میں اس کی سند کو حسن قرار دیا گیا ہے۔ (خیل الاوطار جلد ۸ صفحہ ۳۷۰)

۳۷۴۱- (۱۱) وَقَدْ عَبَّدَ اللَّهُ بَنِي أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ مَعَ الْقَاضِي مَا لَمْ يَجُرْ، فَإِذَا جَارَ تَخَلَّى — عَنْهُ وَلَزِمَهُ الشَّيْطَانُ». رَوَاهُ الْبِرْمُذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ. وَفِي رِوَايَةٍ: «فَإِذَا جَارَ وَكَلَّهُ إِلَى نَفْسِهِ».

۳۷۴۱: عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ اللہ کی توفیق
 قاضی کے ساتھ ہے جب تک کہ وہ ظلم نہ کرے۔ جب وہ ظلم کرتا ہے تو اللہ کی توفیق اس سے چلی جاتی ہے اور شیطان
 اس کے ساتھ چمٹ جاتا ہے۔ (ترمذی، ابن ماجہ) نیز ابن ماجہ کی روایت میں ہے کہ جب وہ ظلم کرتا ہے تو اللہ اس کو
 اس کے سپرد کر دیتا ہے۔

۳۷۴۲- (۱۲) وَقَدْ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبِ: أَنَّ مُسْلِمًا وَيَهُودِيًّا اخْتَصَمَا إِلَى عُمَرَ، فَرَأَى
 الْحَقَّ لِلْيَهُودِيِّ، فَقَضَى لَهُ عُمَرُ بِهِ. فَقَالَ لَهُ الْيَهُودِيُّ: وَاللَّهِ لَقَدْ قَضَيْتَ بِالْحَقِّ، فَضَرَبَهُ عُمَرُ
 بِاللِّدْرَةِ، وَقَالَ: وَمَا يُدْرِيكَ؟ فَقَالَ الْيَهُودِيُّ: وَاللَّهِ إِنَّا نَجِدُ فِي التَّوْرَةِ أَنَّهُ لَيْسَ قَاضٍ يَقْضِي
 بِالْحَقِّ، إِلَّا كَانَ عَنْ يَمِينِهِ مَلَكٌ، وَعَنْ شِمَالِهِ مَلَكٌ، يُسَدِّدَانِهِ وَيُؤَفِّقَانِهِ لِلْحَقِّ مَا دَامَ مَعَ
 الْحَقِّ، فَإِذَا تَرَكَ الْحَقَّ؛ عَرَجَا وَتَرَكَاهُ. رَوَاهُ مَالِكٌ.

۳۷۴۲: سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں کہ ایک مسلمان اور ایک یہودی عڑکی جانب ایک جھگڑا لے کر گئے، عڑ
 نے محسوس کیا کہ یہودی حق پر ہے۔ تو اس کے حق میں فیصلہ کر دیا۔ اس پر یہودی نے عڑ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا
 اللہ کی قسم! تیرا فیصلہ صحیح ہے۔ اس پر عڑ نے اس کو درہ مارا اور اس سے دریافت کیا کہ تجھے کیسے معلوم ہوا؟ یہودی نے
 جواب دیا، اللہ کی قسم! ہم ”تورات“ میں پاتے ہیں کہ حق فیصلہ کرنے والے قاضی کے دائیں جانب ایک فرشتہ اور بائیں
 جانب ایک فرشتہ ہوتا ہے وہ دونوں اسے راہ صواب پر رہنے اور اسے حق کی توفیق سے ہٹانے کی کوشش کرتے
 ہیں، جب تک کہ وہ حق کی ساتھ منسلک رہتا ہے لیکن جب وہ حق کو چھوڑ جاتا ہے تو دونوں فرشتے آسمان کی جانب چلے
 جاتے ہیں اور اسے چھوڑ دیتے ہیں۔ (مالک)

۳۷۴۳- (۱۳) وَقَدْ ابْنُ مَوْهَبٍ: أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ لِابْنِ عُمَرَ:
 إِقْضِ بَيْنَ النَّاسِ. قَالَ: أَوْتَعِيفُنِي؟ — يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! قَالَ: وَمَا تَكْرَهُ مِنْ ذَلِكَ وَقَدْ كَانَ

أَبُوكَ يَقْضِي؟ قَالَ: لِإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ كَانَ قَاضِيًا فَقَضَى بِالْعَدْلِ؛ فَبِالْحَرِيِّ أَنْ يَنْقَلِبَ مِنْهُ كَفَافًا»... فَمَا رَاجَعَهُ بَعْدَ ذَلِكَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۷۴۳: عبد اللہ بن موبہ بیان کرتے ہیں کہ عثمانؓ نے ابن عمرؓ سے کہا کہ آپ لوگوں کے فیصلے کیا کریں انہوں نے عرض کیا، اے امیر المؤمنین! کیا آپ مجھے معاف نہیں کریں گے۔ انہوں نے دریافت کیا، آپ کیوں اسے بنظر کراہت دیکھتے ہیں جب کہ آپ کے والد فیصلے کیا کرتے تھے انہوں نے جواب دیا، اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا، جس قاضی نے عدل و انصاف کے ساتھ فیصلے کئے وہ اس لائق ہے کہ برابر برابر رہ جائے (یعنی نہ اس کے نامہ اعمال میں نیکیاں ہیں اور نہ برائیاں) اس جواب کے بعد انہوں نے اس سے تکرار نہیں کی۔ (ترمذی)

وضاحت: امام ترمذی نے حدیث کی سند کو غیر متصل قرار دیا ہے۔ عبد اللہ بن موبہ نے عثمانؓ سے نہیں سنا نیز اس حدیث کی سند ضعیف ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۳۲، ضعیف ترمذی صفحہ ۱۵۲)

۳۷۴۴ - (۱۴) وَفِي رِوَايَةِ رَزِينٍ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ لِعُثْمَانَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! لَا أَقْضِي بَيْنَ رَجُلَيْنِ؛ قَالَ: فَإِنَّ أَبَاكَ كَانَ يَقْضِي. فَقَالَ: إِنَّ أَبِي لَوْ أَشْكَلَ عَلَيْهِ شَيْءٌ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، وَلَوْ أَشْكَلَ عَلَيَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، سَأَلَ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَإِنِّي لَا أَجِدُ مَنْ أَسْأَلُهُ، وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ عَادَ بِاللَّهِ، فَقَدْ عَادَ بِعَظِيمٍ». وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: «مَنْ عَادَ بِاللَّهِ -؛ فَأَعِيدُوهُ». وَإِنِّي أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ تَجْعَلَنِي قَاضِيًا فَاعْفَاءُ، وَقَالَ: لَا تُخْبِرْ أَحَدًا.

۳۷۴۳: اور رزین کی روایت میں نافع سے مذکور ہے کہ ابن عمرؓ نے عثمانؓ سے کہا، اے امیر المؤمنین! میں دو انسانوں کے درمیان فیصلہ نہیں کرتا، انہوں نے بتایا کہ آپ کے والد تو فیصلے کیا کرتے تھے۔ ابن عمرؓ نے کہا، میرے والد اگر کسی مشکل میں مبتلا ہوتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرتے اور اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی الجھن پیش آتی تو آپؐ جبریل علیہ السلام سے دریافت کرتے اور میں اب کس سے دریافت کروں؟ اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا، جس شخص نے اللہ کے ساتھ پناہ طلب کی اس نے عظیم ذات کے ساتھ پناہ طلب کی، نیز میں نے آپ سے سنا ہے آپ نے فرمایا، جو شخص اللہ کے ساتھ پناہ طلب کرے اس کو پناہ دو اور میں قاضی کے منصب سے اللہ کی پناہ طلب کرتا ہوں چنانچہ عثمانؓ نے ان کو معاف کر دیا نیز ان سے کہا کہ اس بات کا تو کسی سے ذکر نہ کرنا۔

وضاحت: رزین کی روایت کی سند معلوم نہیں ہو سکی (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۳۲)

بَابُ رِزْقِ الْوَلَاةِ وَهَدَايَاهُمْ (حکام کے مشاہرات اور ان کو ملنے والے تحائف کا بیان)

الفصل الأول

۳۷۴۵ - (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا أُعْطِيَكُمْ وَلَا أَمْنَعُكُمْ، أَنَا قَاسِمٌ أَضَعُ حَيْثُ أُمِرْتُ». . . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل : ۳۷۴۵ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں نہ تمہیں دتا ہوں اور نہ ہی تم سے روکتا ہوں میں تو تقسیم کرنے والا ہوں، وہاں خرچ کرتا ہوں جہاں مجھے حکم دیا جاتا ہے۔ (بخاری)

۳۷۴۶ - (۲) وَعَنْ خَوْلَةَ الْأَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ رِجَالًا يَتَخَوَّضُونَ فِي مَالِ اللَّهِ بِغَيْرِ حَقٍّ؛ فَلَهُمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۷۴۶ : خولہ انصاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کچھ لوگ بلا جواز اللہ کے مال میں تصرف کرتے ہیں، قیامت کے دن وہ دوزخ میں ہوں گے (بخاری)

وضاحت : اسلامی بیت المال میں تصرف کرنے والوں کو آگاہ کیا گیا ہے کہ وہ بیت المال میں جمع شدہ مال کو صحیح مستحقین میں ضرورت کے مطابق صرف کریں نیز بیت المال میں زکوٰۃ کے علاوہ خراج، جزیہ اور غنیمت وغیرہ کا مال بھی جمع ہوتا ہے اس لئے اس کے خرچ کرنے میں نہایت احتیاط سے کام لیا جائے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۲۳)

۳۷۴۷ - (۳) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمَّا اسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَقَدْ عَلِمَ قَوْمِي أَنَّ جِرْفَتِي لَمْ تَكُنْ تَعْجِزُ عَنْ مَوْؤُونَةِ أَهْلِي - ، وَشَغَلْتُ بِأَمْرِ الْمُسْلِمِينَ، فَسَيَأْكُلُ آلُ أَبِي بَكْرٍ مِنْ هَذَا الْمَالِ - ، وَيَحْتَرِفُ لِلْمُسْلِمِينَ فِيهِ . . . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۷۴۷ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب ابو بکر رضی اللہ عنہ خلیفہ منتخب ہوئے تو انہوں نے کہا، میری قوم جانتی ہے کہ میرا کاروبار میرے اہل و عیال کی معیشت سے کوتاہ نہیں تھا اب میری مشغولیت مسلمانوں کے امور

سرا انجام دینے کے لئے ہے اس لئے ابوبکرؓ کے اہل و عیال بیت المال سے اخراجات لیں گے اور ابوبکرؓ مسلمانوں کے امور سرا انجام دینے میں مصروف رہیں گے (بخاری)

۳۷۴۸ - (۴) عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «مَنْ اسْتَعْمَلَنَا عَلَى عَمَلٍ، فَرَزَقْنَاهُ رِزْقًا، فَمَا أَخَذَ بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ غُلُولٌ»... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

دوسری فصل : ۳۷۴۸ : بریدہ رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپؐ نے فرمایا، جس شخص کو ہم کوئی ذمہ داری سونپیں اور اس کا وظیفہ مقرر کر دیں تو اس (وظیفے) کے علاوہ جو مال وہ لے گا وہ خیانت ہوگی (ابوداؤد)

۳۷۴۹ - (۵) وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: عَمِلْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَعَمَلْتَنِي... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۷۴۹ : عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں (آپؐ کی جانب سے مقرر کردہ) کام سرا انجام دیا تو آپؐ نے مجھے اس کا معاوضہ عطا کیا (ابوداؤد)
وضاحت : چونکہ یہ حدیث بخاری، مسلم میں ہے اس لئے اس کو پہلی فصل میں لانا چاہیے تھا لیکن صاحب مصابیح کے نقش قدم پر چلتے ہوئے صاحب مشکوٰۃ نے دوسری فصل میں ہی ذکر کر دی ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۳۳)

۳۷۵۰ - (۶) وَعَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ، فَلَمَّا سِيرْتُ، أَرْسَلَ فِيَّ أَثَرِي، فَرُدِدْتُ. فَقَالَ: «أَتَدْرِي لِمَ بَعَثْتُ إِلَيْكَ؟ لَا تُصَيِّبَنَّ شَيْئًا بغيرِ إِذْنِي، فَإِنَّهُ، غُلُولٌ» ﴿وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ — لِهَذَا دَعَوْتُكَ فَاْمِضْ لِعَمَلِكَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۷۵۰ : معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن بھیجا۔ جب میں روانہ ہوا تو آپؐ نے میرے تعاقب میں ایک شخص کو بھیجا، میں واپس آیا تو آپؐ نے دریافت کیا، تمہیں معلوم ہے کہ میں نے تمہارے پیچھے کس لئے ایک شخص کو بھیجا؟ میں نے اس لئے تجھے بلایا تھا کہ تو میری اجازت کے بغیر (کسی سے) کچھ نہ لینا کیونکہ اس طرح مال لینا خیانت ہے اور جو شخص خیانت کرے گا قیامت کے دن خیانت کے ساتھ آئے گا، اب تو اپنے کام پر روانہ ہو جا (ترمذی)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں داؤد بن یزید اودی راوی ضعیف ہے کسی بھی امام نے اس کو ثقہ قرار نہیں دیا (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۱، تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۱)

۳۷۵۱ - (۷) **وَعَنْ الْمَسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ كَانَ لَنَا عَامِلًا فَلْيَكْتَسِبْ زَوْجَةً، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ خَادِمٌ فَلْيَكْتَسِبْ خَادِمًا، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَسْكَنٌ فَلْيَكْتَسِبْ مَسْكَنًا»...** وَفِي رِوَايَةٍ: «مَنْ اتَّخَذَ غَيْرَ ذَلِكَ - فَهُوَ غَالٌ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۷۵۱: مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا، جو شخص ہمارا ملازم ہے وہ بیوی حاصل کرے اگر اس کے پاس خادم نہیں ہے تو وہ خادم حاصل کرے اگر اس کا گھر نہیں ہے تو وہ گھر حاصل کرے اور ایک روایت میں ہے کہ جو شخص ان کے علاوہ حاصل کرے گا وہ خائن ہے (ابوداؤد)

وضاحت: اسلامی حکومت کے ملازم کے لئے سہولت ہے کہ وہ بیت المال سے حق مہر اور دیگر ضروری اخراجات مثلاً رہائشی مکان اور خادم کے اخراجات وغیرہ لے سکتا ہے (واللہ اعلم)

۳۷۵۲ - (۸) **وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ عَمِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ لَنَا عَلَى عَمَلٍ، فَكْتَمْنَا مِنْهُ مَخِيطًا - فَمَا فَوْقَهُ فَهُوَ غَالٌ، يَأْتِنِي بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» - فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِقْبَلْ عَنِّي عَمَلِكَ - قَالَ: «وَمَا ذَلِكَ؟» قَالَ: سَمِعْتُكَ تَقُولُ: كَذَا وَكَذَا قَالَ: «وَأَنَا أَقُولُ ذَلِكَ، مَنْ اسْتَعْمَلَنَا عَلَى عَمَلٍ؛ فَلْيَأْتِ بِقَلِيلِهِ وَكَثِيرِهِ فَمَا أُوتِيَ مِنْهُ أَخَذَهُ، وَمَا نَهَى عَنْهُ انْتَهَى». رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَاللَّفْظُ لَهُ.**

۳۷۵۲: عدی بن عمیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے لوگو! تم میں سے جو شخص ہمارے کسی شعبہ میں ملازم ہے وہ اگر ہم سے سوئی یا اس سے بھی ادنیٰ چیز چھپائے گا تو وہ خائن ہے۔ قیامت کے دن وہ اس چیز کو اٹھائے ہوئے لائے گا۔ آپ کی یہ بات سن کر ایک انصاری کھڑا ہوا اس نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! مجھے ملازمت سے بکدوش کر دیں۔ آپ نے دریافت کیا، سبب کیا ہے؟ اس نے بتایا کہ میں نے آپ سے سنا ہے، آپ نے فلاں فلاں بات کہی ہے آپ نے فرمایا، میں نے یہ بات کہی ہے کہ جس شخص کو ہم کسی ملازمت پر مقرر کریں وہ تمہوڑا، زیادہ (سب کچھ ہمارے سامنے) لائے اور جو کچھ اس کو اس سے دیا جائے، اسے قبول کرے اور جس سے اس کو روکا جائے اس سے رک جائے (مسلم، ابوداؤد) الفاظ ابوداؤد کے ہیں۔

وضاحت: یہ حدیث مسلم میں ہے لیکن علامہ بغوی نے اس کو دوسری فصل میں ذکر کیا ہے جبکہ اس کو پہلی فصل میں ذکر کرنا چاہیے تھا۔ ان سے سہو ہو گیا ہے۔ حدیث کے مضمون سے معلوم ہوا کہ اسلامی حکومت کے ملازمین کے لئے تحفے وغیرہ لینا ناجائز ہے (واللہ اعلم)

۳۷۵۳ - (۹) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الرَّأْسِيَّ وَالْمُرْتَشِيَّ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۷۵۳: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت دینے والے اور لینے والے پر لعنت کی ہے (ابوداؤد، ابن ماجہ)

۳۷۵۴ - (۱۰) وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْهُ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

۳۷۵۴: نیز ترمذی نے اس حدیث کو عبد اللہ بن عمرو اور ابو ہریرہ سے بیان کیا ہے۔

۳۷۵۵ - (۱۱) — وَرَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعْبِ الْإِيمَانِ» عَنْ ثَوْبَانَ، وَزَادَ: «وَالرَّائِشَ» يَعْنِي: الَّذِي يَمْشِي بَيْنَهُمَا.

۳۷۵۵: نیز اس حدیث کو احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں ثوبان سے روایت کیا اور اس میں اضافہ ہے کہ ”جو شخص رشوت دینے والے اور لینے والے کے مابین رشوت کی بات طے کراتا ہے وہ بھی ملعون ہے۔“
وضاحت: اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اس کی سند میں یث بن ابی سلیم ہے، اس میں کلام ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۲۴)

۳۷۵۶ - (۱۲) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَرْسَلَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَنْ أَجْمَعَ عَلَيْكَ سِلَاحَكَ وَثِيَابَكَ، ثُمَّ أَتَيْتَنِي». قَالَ: فَاتَيْتُهُ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ. فَقَالَ: «يَا عَمْرُو! إِنِّي أَرْسَلْتُ إِلَيْكَ لِأُبْعَثَكَ فِي وَجْهِ يُسَلِّمَكَ اللَّهُ وَيُعِيْمَكَ، وَأَزْعَبُ لَكَ رُعْبَةً مِّنَ الْمَالِ». . . . فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا كَانَتْ هِجْرَتِي لِلْمَالِ، وَمَا كَانَتْ إِلَّا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ. قَالَ: «نِعْمًا بِالْمَالِ الصَّالِحِ — لِلرَّجُلِ الصَّالِحِ». رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَنِ». وَرَوَى أَحْمَدُ نَحْوَهُ. وَفِي رِوَايَتِهِ: قَالَ: «نِعْمَ الْمَالُ الصَّالِحُ لِلرَّجُلِ الصَّالِحِ».

۳۷۵۶: عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری جانب پیغام بھیجا کہ اپنے ہتھیار اور لباس لے کر میرے پاس آئیں انہوں نے بیان کیا، چنانچہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ وضو فرما رہے تھے آپ نے (مجھے مخاطب کرتے ہوئے) فرمایا، اے عمرو! میں نے تیری جانب پیغام بھیجا، تاکہ تجھے کسی کام کے لئے بھیجوں، اللہ تعالیٰ تجھے سلامت رکھے گا اور تجھے غنیمت سے نوازے گا اور میں تجھے خاصا مہ دوں گا (یہ سن کر میں

نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میں نے مال (کے حصول) کے لئے ہجرت نہیں کی، ہجرت صرف اللہ اور اس کے رسولؐ (کی رضا) کیلئے کی ہے۔ آپؐ نے فرمایا، صالح انسان کے لئے حلال مال بہتر ہے (شرح السنہ) احمد نے اس کی مثل بیان کیا اور اس کی روایت میں ہے کہ صالح انسان کیلئے حلال مال بہتر ہے۔

وضاحت: معلوم ہوا کہ حلال مال صالح انسان کے لئے نیک اعمال سرانجام دینے میں معاون ہوتا ہے اور اللہ کی نعمت ہوتا ہے۔

الفصل الثالث

۳۷۵۷ - (۱۳) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ شَفَعَ لِأَحَدٍ شَفَاعَةً، فَأَهْدَى لَهُ هَدِيَّةً عَلَيْهَا، فَقَبِلَهَا؛ فَقَدْ أَتَى بَابًا عَظِيمًا مِنْ أَبْوَابِ الرَّبِّ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

تیسری فصل: ۳۷۵۷: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص کسی شخص کے لئے سفارش کرے اور وہ اسے سفارش کی وجہ سے تحفہ دے اور سفارش کرنے والا اس تحفہ کو قبول کرے تو وہ سود کے دروازوں میں سے ایک بڑے دروازے میں داخل ہوا (ابوداؤد)

بَابُ الْأَقْضِيَةِ وَالشَّهَادَاتِ

(فیصلوں اور شہادتوں کا بیان)

الفصل الأول

۳۷۵۸ - (۱) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ، لَادَّعَى نَاسٌ دِمَاءَ رِجَالٍ وَأَمْوَالَهُمْ - ، وَلَكِنَّ الْيَمِينَ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ» ... رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَفِي «شَرْحِهِ لِلنُّوَوِيِّ» أَنَّهُ قَالَ: وَجَاءَ فِي رِوَايَةِ «الْبَيْهَقِيِّ» بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ أَوْ صَحِيحٍ، زِيَادَةٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوعًا: «لَكِنَّ الْبَيْتَةَ عَلَى الْمُدَّعَى، وَالْيَمِينَ عَلَى مَنْ أَنْكَرَ».

پہلی فصل : ۳۷۵۸ : ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، اگر لوگوں کو ان کے محض دعووں پر دے دیا جائے تو لوگ دوسروں کے خون اور مال کے بارے میں دعویٰ کرنے لگیں گے۔ البتہ مدعا علیہ پر قسم ہے (مسلم) اور نودی شرح مسلم میں ہے اس نے بیان کیا کہ بیہقی کی روایت میں حسن یا صحیح سند سے ابن عباس کی مرفوع روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ دلیل مدعی کے ذمہ ہے اور قسم اس شخص پر ہے جو دعویٰ کا انکار کرے۔

۳۷۵۹ - (۲) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ صَبْرًا - وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ - يَفْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ، لَقِيَ اللَّهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانُ». فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَصْدِيقَ ذَلِكَ: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا﴾ - إِلَى آخِرِ آيَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۷۵۹ : ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص عدا "جموٹی قسم اٹھاتا ہے (اور) جموٹی قسم کے ساتھ مسلمان بھائی کا مال چھینتا چاہتا ہے تو قیامت کے دن وہ اللہ سے ملاقات کرے گا، تو اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہو گا، اس کی تصدیق اللہ کے اس فرمان سے ہو رہی ہے (جس کا ترجمہ ہے) "بلاشبہ وہ لوگ جو اللہ سے کئے گئے اقراروں اور اپنی قسموں کو بیچ ڈالتے ہیں اور ان کے عوض تھوڑی سی قیمت حاصل کرتے ہیں، ان کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں۔ ان سے اللہ نہ تو کلام کرے گا اور نہ قیامت کے روز ان کی طرف دیکھے گا اور نہ ان کو پاک کرے گا اور ان کو دردناک عذاب ہو گا" (بخاری، مسلم)

۳۷۶۰ - (۳) **وَعَنْ أَبِي أَمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَقْتَطَعَ حَقَّ امْرِئٍ، مُسْلِمٍ بِمِثْلِهِ - فَقَدْ أَوْجَبَ اللَّهُ لَهُ النَّارَ، وَحَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ»** فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: وَإِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيرًا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «وَإِنْ كَانَ قِضِيًّا مِنْ أَرَاكٍ... رَوَاهُ مُسْلِمٌ».

۳۷۶۰: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص جھوٹی قسم اٹھا کر کسی مسلمان شخص کا حق چھینتا ہے، اللہ نے اس کے لئے دوزخ کو واجب کر دیا ہے اور جنت اس پر حرام کر دی ہے۔ ایک شخص نے آپ سے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! اگرچہ معمولی چیز ہو؟ آپ نے فرمایا، اگرچہ پیلو کے درخت کی ٹہنی ہو (مسلم)

۳۷۶۱ - (۴) **وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، وَإِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ، وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ الْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ - ، فَأَقْضِيَ لَهُ عَلَى نَحْوِ مَا أَسْمَعُ مِنْهُ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ مِنْ بَشِيءٍ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ؛ فَلَا يَأْخُذْنَهُ، فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

۳۷۶۱: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ میں انسان ہوں اور تم میرے پاس فیصلہ لاتے ہو اور شاید تم میں سے کچھ لوگ یہ نسبت دوسروں کے، اپنی دلیل بیان کرنے میں زیادہ فصیح ہوں تو میں ان کی بات سن کر اس کے مطابق ان کے حق میں فیصلہ کر دیتا ہوں پس میں جس شخص کو فیصلہ کرتے ہوئے اس کے بھائی کے حق میں سے کچھ دوں تو وہ اس کو ہرگز نہ لے بلاشبہ میں اس کو دوزخ سے ایک حصہ دے رہا ہوں (بخاری، مسلم)

۳۷۶۲ - (۵) **وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ أَبْغَضَ الرِّجَالِ إِلَى اللَّهِ الْأَلَدُ الْخَصِيمُ»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

۳۷۶۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ کو وہ شخص سب سے زیادہ ناپسند ہے جو جھگڑنے میں بہت تیز ہے (بخاری، مسلم)

۳۷۶۳ - (۶) **وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى بِيَمِينٍ وَشَاهِدٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.**

۳۷۶۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم اور گواہ کے ساتھ فیصلہ فرمایا (مسلم)

وضاحت: حد اور قصاص کے علاوہ حقوق اور اموال کے مقدموں میں اگر مدعی کے پاس صرف ایک گواہ ہو تو دوسرے گواہ کی جگہ اس مدعی کے قسم اٹھانے سے اس کے حق میں فیصلہ کر دیا جائے گا (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۲۶)

۳۷۶۴ - (۷) **وَمِنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَاثِلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ مِّنْ حَضْرَمُوتَ ، وَرَجُلٌ مِّنْ كِنْدَةَ - ، إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! إِنَّ هَذَا غَلَبَنِي عَلَى أَرْضٍ لِّي . فَقَالَ الْكِنْدِيُّ : هِيَ أَرْضِي وَفِي يَدِي ، لَيْسَ لَهٗ فِيهَا حَقٌّ . فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِلْحَضْرَمِيِّ : « أَلَكِ بَيِّنَةٌ ؟ » قَالَ : لَا ، قَالَ : « فَلَكِ يَمِينُهُ » قَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! إِنَّ الرَّجُلَ فَاجِرٌ ، لَا يُبَالِي عَلَيَّ مَا حَلَفَ عَلَيْهِ ، وَلَيْسَ يَتَوَرَّعُ ، مِنْ شَيْءٍ - . قَالَ : « لَيْسَ لَكَ مِنْهُ إِلَّا ذَلِكَ » . فَانْطَلَقَ لِيَحْلِفَ . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَمَّا أَذْبَرَ : « لَئِنْ حَلَفَ عَلَيَّ مَالِهِ لِيَأْكُلَهُ ظُلْمًا ؛ لِيَلْقِينَ اللَّهَ وَهُوَ عَنْهُ مُعْرِضٌ » . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .**

۳۷۶۳: علقمہ بن وائل رضی اللہ عنہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ حضرموت (يمن کے شہر) سے ایک شخص اور کندہ قبیلہ سے ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ حضرمی نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! یہ میری زمین پر قابض ہو گیا ہے اور کندی نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! یہ میری زمین ہے اور اس (حضرمی) کا اس زمین پر کچھ حق نہیں ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرمی سے کہا، کیا تیرے پاس کوئی دلیل ہے؟ اس نے نفی میں جواب دیا آپ نے فرمایا تو پھر وہ قسم اٹھائے اس نے اعتراض کیا، اے اللہ کے رسول! بلاشبہ وہ شخص فاسق ہے، قسم اٹھانے کی اس کو کچھ پرواہ نہیں، اسے کسی شے سے دریغ نہیں۔ آپ نے فرمایا، تیرے لئے اس سے صرف قسم ہی ہے جب (کندی) قسم اٹھانے کے لئے چلا تو جب اس نے منہ پھیرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر اس نے ظلماً مال ہضم کرنے کے لئے قسم اٹھائی تو جب وہ اللہ سے ملاقات کرے گا تو اللہ اس سے اعراض فرمائے گا (مسلم)

۳۷۶۵ - (۸) **وَمِنْ أَبِي ذَرِّرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : « مَنْ ادَّعَى مَا لَيْسَ لَهُ ؛ فَلَيْسَ مِنَّا ، وَلَيَتَبَّوْا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ » . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .**

۳۷۶۵: ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، جو شخص ایسی چیز پر دعویٰ کرے جو اس کی نہیں ہے تو وہ ہم میں سے نہیں ہے اور وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنائے (مسلم)

۳۷۶۶ - (۹) **وَمِنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : « أَلَا أَخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الشُّهَدَاءِ ؟ الَّذِي يَأْتِي بِشَهَادَتِهِ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَهَا » . . . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .**

۳۷۶۶: زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں تمہیں بہترین گواہ کے بارے میں نہ بتاؤں؟ (بہترین گواہ) وہ شخص ہے جو گواہی کے مطالبہ سے پہلے گواہی دے (مسلم)

۳۷۶۷- (۱۰) وَفَن ابْن مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ، وَيَمِينُهُ شَهَادَتُهُ»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۷۶۷: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے زمانہ کے لوگ سب سے بہتر ہیں، پھر وہ لوگ جو ان کے بعد ہوں گے، پھر وہ لوگ جو ان کے بعد ہوں گے۔ اس کے بعد کچھ لوگ آئیں گے جن کی گواہی ان کی قسم سے اور ان کی قسم ان کی گواہی سے سبقت لے جائے گی (بخاری، مسلم)

وضاحت: اس حدیث میں تین ادوار کے لوگوں کو بہترین قرار دیا گیا ہے یعنی صحابہ کرام، تابعین عظام اور تبع تابعین۔ ان کے بعد آنے والے لوگ دین اسلام کا کچھ خیال نہیں کریں گے وہ فوراً "بلاپس واپس" قسم اٹھانے اور گواہی دینے کے لئے آمادہ ہوں گے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۷۷)

۳۷۶۸- (۱۱) وَفَن ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَرَضَ عَلَيَّ قَوْمٍ الْيَمِينِ، فَاسْرَعُوا، فَأَمَرَ أَنْ يُسْهَمَ بَيْنَهُمْ فِي الْيَمِينِ أَيُّهُمْ يَحْلِفُ... زَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۷۶۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو قسم اٹھانے کے لئے فرمایا، وہ قسم اٹھانے میں آپ کو بہت جلد باز نظر آئے تو آپ نے حکم دیا کہ قسم اٹھانے میں ان کے درمیان قرعہ اندازی کی جائے کہ کون قسم اٹھائے (بخاری)

وضاحت: اس حدیث کی وضاحت یہ ہے کہ مثال کے طور پر دو شخص ایک چیز میں جھگڑا کریں جب کہ وہ چیز ان دونوں میں سے کسی کے قبضہ میں نہیں ہے اور ان دونوں کے پاس ثبوت بھی نہیں ہے تو ان کے درمیان قرعہ اندازی کے ساتھ فیصلہ کیا جائے چنانچہ ابو داؤد، نسائی میں ان الفاظ کے ساتھ حدیث مروی ہے کہ دو شخص ایک سامان کے بارے میں جھگڑ پڑے جبکہ ان میں سے کسی کے پاس دلیل نہ تھی۔ آپ نے فرمایا، قسم اٹھانے پر قرعہ اندازی کرو نیز یہ احتمال بھی ہے کہ وہ لوگ مدعا علیہ ہیں اور ان کے قبضہ میں سامان ہے اور مدعی کے پاس دلیل نہیں ہے، مدعی اور مدعا علیہ سبھی قسم اٹھانے کے لئے تیار ہیں تو اس صورت میں قرعہ اندازی ہوگی کہ کون قسم اٹھائے؟ جس کے نام کا قرعہ نکل آئے گا وہ قسم اٹھا کر اس کا مالک بن جائے گا (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۷۷)

الفصل الثانی

۳۷۶۹- (۱۲) وَعَنْ عَمْرٍو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «الْبَيْتَةُ عَلَى الْمُدْعَى، وَالْيَمِينُ عَلَى الْمُدْعَى عَلَيْهِ»، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل : ۳۷۶۹ : عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مدعی دلائل لائے اور مدعا علیہ قسم اٹھائے (ترمذی)

۳۷۷۰- (۱۳) وَعَنْ أُمِّ سَيْلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: فِي رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَيْهِ فِي مَوَارِيثَ لَمْ تَكُنْ لَهُمَا بَيِّنَةٌ إِلَّا دَعْوَاهُمَا. فَقَالَ: «مَنْ قَضَيْتَ لَهُ بِشَيْءٍ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ؛ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ». فَقَالَ الرَّجُلَانِ: كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! حَقِّي هَذَا لِصَاحِبِي، فَقَالَ: «لَا، وَلَكِنْ أَذْهَبَا، فَاقْتَسِمَا، وَتَوَخَّيَا الْحَقَّ، ثُمَّ اسْتَهَمَا —، ثُمَّ لِيُجِلَّلْ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْكُمْ صَاحِبَهُ»... وَفِي رِوَايَةٍ، قَالَ: «إِنَّمَا أَقْضِي بَيْنَكُمْ بِرَأْيِي فِيمَا لَمْ يَنْزَلْ عَلَيَّ فِيهِ»، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۷۷۰ : ام سلمہ رضی اللہ عنہا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ان دو آدمیوں کے بارے میں بیان کرتی ہیں جو آپ کے پاس ایک وراثت کے بارے میں مقدمہ لائے تھے۔ دونوں مدعی تھے، (ان دونوں میں سے) دلیل کسی کے پاس نہ تھی آپ نے فرمایا، جس شخص کو میں اس کے بھائی کے حق میں سے فیصلہ کر کے دوں تو میں اس کو دوزخ کا ٹکڑا دے رہا ہوں (آپ کے اس فرمان کے بعد) دونوں نے کہا، اے اللہ کے رسول! میرا حق میرے رفیق کو دے دیں۔ آپ نے انکار کیا اور فرمایا، تم دونوں جاؤ اور انصاف کے تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے تقسیم کر دو (حق کے بارے میں) قرعہ اندازی کرو اس کے بعد تم میں سے ہر شخص اپنے رفیق کے لئے (اس کے حصہ کو) حلال قرار دے اور ایک روایت میں ہے، آپ نے فرمایا، میں تم دونوں میں اس جھگڑے کے بارے میں اپنی رائے کے مطابق فیصلہ کرتا ہوں جس کے بارے میں مجھ پر کوئی حکم نازل نہیں ہوا (ابوداؤد)

۳۷۷۱- (۱۴) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلَيْنِ تَدَاعَايَا دَابَّةً، فَأَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا الْبَيْتَةَ أَنَّهُمَا دَابَّةٌ تَنَجَّهَا —، فَقَضَىٰ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلَّذِي فِي يَدِهِ. رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۳۷۷۱ : جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ دو آدمیوں نے ایک چوہائے کے بارے

میں جھڑا کیا۔ ان دونوں نے دلائل دیئے کہ چوپایہ اس کا ہے، اس کے ہاں پیدا ہوا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے حق میں فیصلہ کیا جس کے وہ قبضہ میں تھا (شرح السنہ)

وضاحت: حافظ ابن حجر نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (تفہیم الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۸)

۳۷۷۲- (۱۵) وَهْنُ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلَيْنِ ادَّعِيَا بَعِيرًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَبَعَثَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا شَاهِدَيْنِ، فَفَسَمَهُ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ وَلِلنَّسَائِيِّ، وَابْنِ مَاجَةَ: أَنَّ رَجُلَيْنِ ادَّعِيَا بَعِيرًا لَيْسَتْ لِوَاحِدٍ مِنْهُمَا بَيْتَةٌ، فَجَعَلَهُ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَهُمَا.

۳۷۷۲: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دو آدمیوں نے ایک چوپائے پر اپنا حق جتلیا اور ہر ایک نے دو گواہ بھی پیش کر دیئے۔ آپ نے چوپائے کو ان کے درمیان نصف نصف تقسیم کر دیا (ابوداؤد) اور ابوداؤد نسائی اور ابن ماجہ کی روایت میں ہے کہ دو آدمیوں نے ایک اونٹ کے بارے میں دعویٰ کیا جبکہ ان دونوں میں سے کسی کے پاس دلیل نہ تھی تو آپ نے اس کو دونوں میں تقسیم فرما دیا۔

وضاحت: ابوداؤد کی روایت کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۵۸)

۳۷۷۳- (۱۶) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا فِي دَابَّةٍ، وَلَيْسَ لِهَمَا بَيْتَةٌ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اسْتَهْمَا عَلَى الْيَمِينِ» - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۷۷۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ دو آدمیوں نے ایک چوپائے کے بارے میں جھڑا کیا۔ دونوں کے پاس دلیل نہ تھی اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم پر قرعہ اندازی کرو (ابوداؤد ابن ماجہ)

۳۷۷۴- (۱۷) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ حَلَفَهُ: «إِحْلِفْ بِاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ، مَا لَهُ عِنْدَكَ شَيْءٌ» يَعْنِي لِلْمُدْعَى. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۷۷۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے کہا، جس سے حلف لیا کہ تو قسم یوں اٹھا ”قسم ہے اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں“ کہ مدعی کا تیرے ذمہ کچھ نہیں ہے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۵۹)

۳۷۷۵- (۱۸) وَهْنُ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ

مِنَ الْيَهُودِ أَرْضٌ - ، فَجَحَدْنِي - ، فَقَدَّمْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَ : «أَلَك بَيْتَةٌ؟» قُلْتُ : لَا . قَالَ لِلْيَهُودِيِّ : «أَحْلِفْ» قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! إِذْنٌ يَحْلِفُ وَيَذْهَبُ بِمَالِي ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا﴾ - آيَةٌ : زَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ، وَابْنُ مَاجَةَ .

۳۷۷۵ : اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے اور ایک اور یہودی کے درمیان زمین کا تنازع تھا اس نے میرے دعویٰ کا انکار کیا تو میں اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گیا آپ نے (مجھ سے) دریافت کیا تمہارے پاس کوئی دلیل ہے؟ میں نے نفی میں جواب دیا (تو) آپ نے یہودی سے کہا، تو قسم اٹھا، میں نے عرض کیا، یہ تو قسم اٹھالے گا اور میری زمین غصب کر جائے گا تو اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) ”جو لوگ اللہ کے اقراروں اور اپنی قسموں کو سچ ڈالتے ہیں اور ان کے عوض تمہوڑی سے قیمت حاصل کرتے ہیں ان کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں۔ ان سے اللہ تعالیٰ نہ تو کلام کرے گا اور نہ قیامت کے روز ان کی طرف دیکھے گا اور نہ ان کو پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہو گا“ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

۳۷۷۶ - (۱۹) وَفَضُّهُ، أَنْ رَجُلًا مِنْ كِنْدَةَ، وَرَجُلًا مِنْ حَضْرَمَوْتٍ، اخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي أَرْضٍ مِنَ الْيَمَنِ. فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنْ أَرْضِي اغْتَصَبْنِيهَا أَبُو هَذَا، وَهِيَ فِي يَدِهِ. قَالَ: «هَلْ لَكَ بَيْتَةٌ؟» قَالَ: لَا، وَلَكِنْ أَحْلِفْهُ، وَاللَّهِ مَا يَعْلَمُ أَنَّهَا أَرْضِي اغْتَصَبْنِيهَا أَبُوهُ؟ فَتَهَيَّأَ الْكِنْدِيُّ لِلْيَمَنِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَقْطَعُ أَحَدٌ مَالًا بِيَمِينٍ، إِلَّا لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ أَجْذَمٌ» فَقَالَ الْكِنْدِيُّ: هِيَ أَرْضُهُ. زَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۷۷۶ : اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کندہ (قبیلے) کے ایک شخص اور حضرموت (مقام) کے ایک شخص کے درمیان یمن کی زمین کے بارے میں جھگڑا ہو گیا۔ وہ دونوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرمی شخص نے بیان کیا، اے اللہ کے رسول! مجھ سے میری زمین کو اس کے والد نے غصب کیا (اور) اس کے قبضہ میں ہے۔ آپ نے پوچھا، کیا تیرے پاس کوئی دلیل ہے؟ اس نے نفی میں جواب دیا (اور) البتہ میں اس سے قسم لیتا ہوں (اس کے الفاظ یوں ہوں) ”اللہ کی قسم! اسے علم نہیں ہے کہ وہ میری زمین ہے (اور) اس کے والد نے اس کو مجھ سے غصب کیا تھا“ چنانچہ کندی قسم اٹھانے کے لئے تیار ہو گیا (یہ دیکھ کر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص قسم اٹھا کر کسی کے مال پر غاصبانہ قبضہ کرتا ہے وہ اللہ سے کوڑھی ہونے کی حالت میں ملاقات کرے گا (یہ سن کر) کندی نے اقرار کیا کہ زمین اس کی ہے (ابوداؤد)

۳۷۷۷- (۲۰) **وَمَنْ عَبَدَ اللَّهَ بِنِ انِّيَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:**
«إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكِبَائِرِ الشِّرْكَ بِاللَّهِ، وَعَقُوقَ الْوَالِدَيْنِ، وَالْيَمِينَ الْغُمُوسَ، وَمَا حَلَفَ خَالِفٌ
بِاللَّهِ يَمِينَ صَبْرٍ، فَادْخَلَ فِيهَا مِثْلَ جَنَاحِ بَعُوضَةٍ -، إِلَّا جُعِلَتْ نُكْتَةٌ فِي قَلْبِهِ - إِلَى يَوْمِ
الْقِيَامَةِ». زَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۳۷۷۷: عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ کبیرہ گناہوں میں سے سب سے بڑا گناہ اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا اور جھوٹی قسم اٹھانا ہے اور جو شخص بھی اللہ کی قسم پھنسل سے اٹھاتا ہے اور اس میں پھر کے پر کے برابر بھی جھوٹ داخل کرتا ہے تو وہ قسم اس کے دل میں قیامت تک کیلئے ایک داغ بن جاتی ہے (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے۔

۳۷۷۸- (۲۱) **وَمَنْ جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَحْلِفُ أَحَدٌ**
عِنْدَ مَنْبَرِي هَذَا عَلَيَّ يَمِينَ آئِمَّةٍ، وَلَوْ عَلَيَّ سِوَاكَ أَحْضَرَ إِلَّا تَبَوُّأَ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ، أَوْ وَجِبَتْ لَهُ
النَّارُ». زَوَاهُ مَالِكٌ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۷۷۸: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص میرے اس منبر کے پاس جھوٹی قسم اٹھاتا ہے اگرچہ سبز مسواک کے بارے میں (قسم اٹھائے) تو وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لے یا فرمایا، اس کیلئے دوزخ واجب ہو گئی۔ (مالک، ابوداؤد، ابن ماجہ)

۳۷۷۹- (۲۲) **وَمَنْ خَرِيمٌ بِنِ فَاتِكِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ**
صَلَاةَ الصُّبْحِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ، قَامَ قَائِمًا، فَقَالَ: «عُدِلْتُ شَهَادَةَ الزُّورِ بِالِشْرَاكِ بِاللَّهِ»
ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ، وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ حُنْفَاءَ اللَّهِ غَيْرَ
مُشْرِكِينَ بِهِ﴾... زَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۷۷۹: خیرم بن فاتک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھائی۔ آپ نے فارغ ہونے کے بعد کھڑے ہو کر تین بار فرمایا، جھوٹی گواہی اللہ کے ساتھ شرک کرنے کے برابر ہے۔ بعد ازاں آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی (جس کا ترجمہ یہ ہے) ”یہ تھا (تعمیر کعبہ کا مقصد) اور جو کوئی اللہ کی قائم کردہ حرمتوں کا

احرام کرے تو اس کے رب کے نزدیک خود اسی کے لئے بہتر ہے اور تمہارے لئے موٹی جانور حلال ہیں ماسوا ان چیزوں کے جو تمہیں بتائی جا چکی ہیں۔ پس جنوں کی گندگی سے بچو، جموٹی باتوں سے پرہیز کرو، یکسو ہو کر اللہ کے بندے بنو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو“ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۶۵۳)

۳۷۸۰ - (۲۳) وَرَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ عَنْ أَيْمَنِ بْنِ خُرَيْمٍ، إِلَّا أَنَّ ابْنَ مَاجَةَ لَمْ يَذْكُرِ الْقِرَاءَةَ.

۳۷۸۰: نیز احمد اور ترمذی نے اس حدیث کو ایمن بن خرم سے روایت کیا ہے مگر ابن ماجہ نے قرآن پاک کی آیت تلاوت کرنے کا ذکر نہیں کیا۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، زیادہ عسفری مجمل راوی ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۲۵۹)

۳۷۸۱ - (۲۴) وَهَنَّ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ، وَلَا خَائِنَةٍ، وَلَا مَجْلُودٍ حَدًّا - ، وَلَا ذِي غِمْرٍ - عَلَى أَخِيهِ، وَلَا ظَنِينٍ - فِي وِلَاءٍ وَلَا قَرَابَةٍ، وَلَا الْقَانِعِ مَعَ أَهْلِ الْبَيْتِ»... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. وَيَزِيدُ بْنُ زِيَادٍ الدَّمَشْقِيُّ الرَّائِيُّ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ.

۳۷۸۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خائن مرد اور عورت کی گواہی جائز نہیں، نہ اس کی، جس پر حد لگی ہے، نہ اس کی جس کی اپنے بھائی کے ساتھ دشمنی ہے، نہ اس کی جو ولاء میں شتم ہے، نہ اس کی جو قرابت میں شتم ہے اور نہ اس شخص کی جو کسی گھر میں پلتا ہے (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے نیز یزید بن زیاد دمشقی راوی منکر الحدیث ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبدالاعلیٰ راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۹) نیز یحییٰ بن سعید فارسی راوی ضعیف ہے (الجرح والتعديل جلد ۹ صفحہ ۶۳۶، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۷۸، تنقيح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۹) ضعیف ترمذی صفحہ ۲۵۸)

۳۷۸۲ - (۲۵) وَهَنَّ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ، وَلَا خَائِنَةٍ، وَلَا زَانٍ، وَلَا زَانِيَةٍ، وَلَا ذِي غِمْرٍ عَلَى أَخِيهِ». وَرَدَّ شَهَادَةَ الْقَانِعِ لِأَهْلِ الْبَيْتِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۷۸۲: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خاتن مرد اور عورت کی گواہی جائز نہیں، نہ زانی مرد اور عورت کی، نہ اس کی جس کی اپنے بھائی کے ساتھ دشمنی ہے اور نہ ہی گھر میں پلنے والے کی گواہی، گھر والوں کیلئے قابل قبول ہے۔ (ابوداؤد)

۳۷۸۳ - (۲۶) وَفَنَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ بَدَوِيِّ عَلَيَّ صَاحِبِ قَرْيَةٍ»... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۷۸۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، جنگل میں رہنے والے کی گواہی بہت ہی میں رہنے والے کے خلاف جائز نہیں ہے (ابوداؤد، ابن ماجہ)

۳۷۸۴ - (۲۷) وَفَنَ عَرَفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ، فَقَالَ الْمَقْضِيُّ عَلَيْهِ لَمَّا آدَبَ: حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَلُومُ عَلَيَّ الْعَجْزَ وَلَكِنْ عَلَيْكَ بِالْكَيْسِ، فَبِإِذَا غَلَبَكَ أَمْرٌ فَقُلْ: حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۷۸۳: عرف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کیا۔ جس شخص کے خلاف فیصلہ ہوا اس نے واپس لوٹتے ہوئے کہا، مجھے اللہ کافی ہے اور وہ اچھا وکیل ہے۔ (یہ سن کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ اللہ تعالیٰ کوتاہی پر ملامت کرتا ہے، تجھے احتیاط کرنی چاہیے۔ جب کوشش کے باوجود کوئی چیز خلاف توقع، ظاہر ہو تو کہنا چاہیے ”مجھے اللہ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے“ (ابوداؤد)

وضاحت: مقصود یہ ہے کہ کوتاہی کرنے والے کا ”حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ“ کہنا درست نہیں اور جو شخص محتاط انداز اختیار کرتا ہے اس کے باوجود اس کے خلاف فیصلہ ہو تو اس کے لئے جائز ہے کہ وہ مندرجہ بالا کلمات کے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۳۰)

۳۷۸۵ - (۲۸) وَفَنَ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَبَسَ رَجُلًا فِي تَهْمَةٍ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ: ثُمَّ خَلَّى عَنْهُ.

۳۷۸۵: بھز بن حکیم اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو تہمت کے سبب بند کر دیا (ابوداؤد) ترمذی اور نسائی میں اضافہ ہے کہ بعد ازاں آپ نے اسے رہا کر دیا۔

الفصل الثالث

۳۷۸۶- (۲۹) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَنَّ الْخَصْمَيْنِ يُقْعَدَانِ بَيْنَ يَدَيْ الْحَاكِمِ... رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ.

تیسری فصل : ۳۷۸۶ : عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا کہ دونوں جھگڑالانے والے (مدعی اور مدعا علیہ) حاکم کے سامنے بیٹھیں (احمد، ابوداؤد)

وضاحت : اس حدیث میں معب بن ثابت بن عبد اللہ راوی ضعیف ہے (المرحوم والتحدیل جلد ۸ صفحہ ۳۰۷، الجرحین جلد ۳ صفحہ ۲۸، میزان الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۱۱۸، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۲۵۱، تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۰) ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۵۳

کِتَابُ الْجِهَادِ

(جہاد کا بیان)

الفصل الأول

۳۷۸۷- (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ، وَأَقَامَ الصَّلَاةَ، وَصَامَ رَمَضَانَ؛ كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، جَاهِدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، أَوْ جَلَسَ فِي أَرْضِهِ الَّتِي وُلِدَ فِيهَا» - ، قَالُوا: أَفَلَا نُبَشِّرُ بِهِ - النَّاسَ؟ قَالَ: «إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ أَعَدَّهَا اللَّهُ لِلْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ فَاسْأَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ فَإِنَّهُ أَوْسَطُ الْجَنَّةِ وَأَعْلَى الْجَنَّةِ، وَفَوْقَهُ عَرْشُ الرَّحْمَنِ، وَمِنْهُ تَفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل : ۳۷۸۷ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لایا، نماز قائم کی اور رمضان کے روزے رکھے، اللہ تعالیٰ پر لازم ہے کہ اسے جنت میں داخل فرمائے (چاہے) اس نے اللہ کے راستے میں جہاد کیا یا اپنی آبادی میں رہا، جہاں وہ پیدا ہوا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا، (اے اللہ کے رسول) اجازت ہو تو ہم لوگوں کو خوشخبری سنائیں۔ آپ نے جواب دیا، بلاشبہ جنت کی سونزلیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو ان لوگوں کے لئے تیار کیا ہے، جو اللہ کے راستے میں جہاد کرتے ہیں۔ دو منزلوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا زمین اور آسمان کے درمیان ہے۔ پس جب تم اللہ سے سوال کرو تو اس سے جنت الفردوس کا سوال کرو۔ اس لئے کہ وہ افضل و اعلیٰ جنت ہے۔ اس کے اوپر اللہ تعالیٰ کا عرش ہے اور اسی سے جنت کی نہریں نکلتی ہیں (بخاری)

۳۷۸۸- (۲) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ بِآيَاتِ اللَّهِ، لَا يَقْتَرِمُ مِنْ صِيَامِهِ وَلَا صَلَاةٍ حَتَّى يَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۷۸۸ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے مجاہد کی مثال اس شخص کی ہے جو روزے رکھتا ہے، قیام کرتا ہے، قرآن پاک کی تلاوت کرتا ہے، روزے اور (نفل) نماز میں کوتاہی نہیں کرتا۔ یہاں تک کہ اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والا مجاہد واپس لوٹ آئے۔ (بخاری، مسلم)

۳۷۸۹ - (۳) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنْتَدَبَ اللَّهُ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا إِيمَانٌ بِي وَتَصَدِيقٌ بِرُسُلِي؛ أَنْ أَرْجِعَهُ بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ، أَوْ أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۷۸۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے ضمانت دی ہے کہ جو شخص اللہ کے راستے میں جہاد کے لئے نکلتا ہے، اس کو صرف مجھ پر اور پیغمبروں پر ایمان کا جذبہ گھر سے باہر نکالتا ہے تو میں ایسے شخص کو ثواب یا مال غنیمت کے ساتھ واپس لاؤں گا یا اسے جنت میں داخل کروں گا (بخاری، مسلم)

۳۷۹۰ - (۴) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلَا أَنْ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ لَا تَطِيبُ أَنْفُسُهُمْ أَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنِّي، وَلَا آجِدُ مَا أَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ؛ مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللَّهِ. وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَوِدِدْتُ أَنْ أُقْتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، ثُمَّ أُحْيَى، ثُمَّ أُقْتَلَ، ثُمَّ أُحْيَى، ثُمَّ أُقْتَلَ، ثُمَّ أُحْيَى، ثُمَّ أُقْتَلَ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۷۹۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ کچھ مسلمان ایسے ہیں جو مجھ سے پیچھے رہنے کو پسند نہیں کرتے (مگر میں ان کے لئے سواروں کا انتظام نہیں کر پاتا۔ میں کبھی کسی لشکر سے پیچھے نہ رہوں جو اللہ کے راستے پر جہاد کے لئے نکلتا ہے، اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں پسند کرتا ہوں کہ میں اللہ کے راستے میں قتل کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں (بخاری، مسلم)

۳۷۹۱ - (۵) **وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «رِبَاطٌ يَوْمٍ - فِي سَبِيلِ اللَّهِ، خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۷۹۱: سهل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ کی راہ میں خود کو سرحدی چوکی میں (پہرے کے لئے وقف کرنا) دنیا اور جو کچھ دنیا پر ہے، اس سے بہتر ہے (بخاری، مسلم)

۳۷۹۲ - (۶) **وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَغَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۷۹۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے راستے میں صبح جانا اور شام کو جانا دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے سے بہتر ہے (بخاری، مسلم)

۳۷۹۳ - (۷) **وَعَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «رِبَاطُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، خَيْرٌ مِّنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ، وَإِنْ مَاتَ جَرَى عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِي كَانَ يَعْمَلُهُ وَأُجِرَى عَلَيْهِ رِزْقُهُ، وَأَمِنَ الْفِتَانَ»...** رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۷۹۳: سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا اللہ کے راستے میں ایک دن اور ایک رات سرحد کا پورا دینا ایک ماہ کے روزوں اور اس (کی راتوں) کے قیام سے بہتر ہے اگر وہ (اس حالت میں) فوت ہو جائے تو جو عمل وہ کر رہا تھا وہ برابر جاری رہتا ہے اور وہ قبر کے فتنے سے محفوظ رہتا ہے (مسلم)

۳۷۹۴ - (۸) **وَعَنْ أَبِي عَبَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا اغْبَرَّتْ قَدَمَا عَبْدٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ؛ فْتَمَسَهُ النَّارُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.**

۳۷۹۳: ابو عبس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے قدم اللہ کے راستے میں غبار آلود ہوئے اس پر دوزخ کی آگ حرام ہو گئی (مسلم)

۳۷۹۵ - (۹) **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَجْتَمِعُ كَافِرٌ وَقَاتِلُهُ فِي النَّارِ أَبَدًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.**

۳۷۹۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر اور اس کا قاتل (دونوں) دوزخ میں اکٹھے نہیں ہوں گے (مسلم)

وضاحت: یہ تب ہے جب قاتل کا خاتمہ ایمان پر ہو گا (تلخیص الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۳۲)

۳۷۹۶ - (۱۰) **وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مِنْ خَيْرِ مَعَايِشِ النَّاسِ لَهُمْ، رَجُلٌ مُّسَبِّكٌ عِنَانَ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، يَطِيرُ عَلَى مَتْنِهِ - ، كَلَّمَا سَمِعَ هَيْعَةً - أَوْ فَرْعَةً - ، طَارَ عَلَيْهِ يَتَغَيُّ الْقَتْلَ وَالْمَوْتَ مَظَانَّهُ - ، أَوْ رَجُلٌ فِي غُنَيْمَةٍ فِي رَأْسِ شَعْفَةٍ - مِنْ هَذِهِ**

الشَّعْفِ، أَوْ بَطْنٍ وَاٍ مِّنْ هَذِهِ الْأَوْدِيَةِ، يُقِيمُ الصَّلَاةَ وَيُؤْتِي الزَّكَاةَ وَيَتَعَبَّدُ رَبَّهُ حَتَّى يَأْتِيَهُ
الْيَقِينُ — ؛ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ إِلَّا فِي خَيْرٍ». زَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۷۹۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، لوگوں میں سے اس شخص کی زندگی نہایت بہتر ہے جس نے اللہ کے راستے میں اپنی سواری کی لگام کو تھما ہوا ہے جب بھی وہ کسی خطرے، فریاد رسی کی اطلاع پاتا ہے تو اس کی پیٹھ پر بیٹھ کر برق رفتاری سے ادھر جاتا ہے۔ وہ قتل یا موت کے مواقع تلاش کرتا ہے یا وہ شخص جو چند بکریوں کے ساتھ کسی پہاڑی کی چوٹی پر مقیم ہے یا کسی وادی میں ڈیرے ڈالے ہوئے ہے وہ مرتے دم تک نماز ادا کرتا ہے، زکوٰۃ ادا کرتا ہے اور اپنے پروردگار کی عبادت میں (مستغرق) رہتا ہے تو ایسا شخص لوگوں کے شر سے محفوظ رہتا ہے (مسلم)

۳۷۹۷ - (۱۱) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ
جَهَّزَ غَارِيًّا فِي سَبِيلِ اللَّهِ؛ فَقَدْ غَزَا. وَمَنْ خَلَفَ غَارِيًّا فِي أَهْلِهِ — ؛ فَقَدْ غَزَا». مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ.

۳۷۹۷: زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں، ارشادِ نبوی (ﷺ) ہے، جس شخص نے اللہ کے راستے میں جملہ کرنے والے کو ساز و سامن مہیا کیا، اس نے بھی جملہ کیا اور جس شخص نے کسی مجاہد کے اہل و عیال کی کفالت کی اس نے بھی جملہ کیا (بخاری، مسلم)

۳۷۹۸ - (۱۲) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «حُرْمَةُ نِسَاءِ
الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ كَحُرْمَةِ أُمَّهَاتِهِمْ، وَمَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْقَاعِدِينَ يَخْلُفُ رَجُلًا مِنَ
الْمُجَاهِدِينَ فِي أَهْلِهِ فَيَخُونُهُ فِيهِمْ؛ إِلَّا وَقِفَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيَأْخُذُ مِنْ عَمَلِهِ مَا شَاءَ، فَمَا
ظَنُّكُمْ؟»... زَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۷۹۸: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو لوگ اپنے گھروں میں اقامت پذیر ہیں وہ مجاہدین کی بیویوں کا احترام اس طرح کیا کریں جس طرح وہ اپنی ماؤں کا احترام کرتے ہیں اور جو لوگ جہاد میں شریک نہیں، گھروں میں مقیم ہیں، ان میں سے جب کوئی شخص کسی مجاہد کے اہل و عیال میں خیانت کا مرتکب ہوتا ہے تو اسے قیامت کے دن (میدانِ حشر) میں کھڑا کیا جائے گا اور مجاہد جس قدر چاہے گا اس کے اعمالِ صالحہ اس سے چھین لے گا۔ تمہارا کیا خیال ہے (وہ کسی عمل کو اس کے پاس باقی رہنے دے گا؟) (مسلم)

۳۷۹۹- (۱۳) وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ مَخْطُومَةٍ - ، فَقَالَ: هَذِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَبْعِمِائَةَ نَاقَةٍ كُلُّهَا مَخْطُومَةٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۷۹۹: ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص (نبی کے پاس) لگام والی اونٹنی لایا اور عرض کیا یہ اللہ کے راستے میں ہے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن تجھے اس کے بدلے سات سو اونٹنیاں ملیں گی وہ سب لگام والی ہوں گی (مسلم)

۳۸۰۰- (۱۴) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ بَعْثًا إِلَى بَنِي لِحْيَانَ مِنْ هُذَيْلٍ. فَقَالَ: «لَيَنْبَغُ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا، وَالْأَجْرُ بَيْنَهُمَا»... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۰۰: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (قبیلہ) ”بنو حذیل“ (کے ذیلی قبیلے) ”بنو لیحیان“ کی جانب ایک لشکر روانہ کیا۔ آپ نے فرمایا، دو انسانوں میں سے ایک جہاد کے لئے نکلے اور ثواب ان دونوں کے درمیان برابر ہو گا (مسلم)

۳۸۰۱- (۱۵) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَنْ يَبْرَحَ هَذَا الدِّينُ قَائِمًا، تُقَاتِلُ عَلَيْهِ عَصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۰۱: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دین اسلام ہمیشہ قائم رہے گا۔ قیامت تک مسلمانوں کی ایک جماعت اس کی خاطر جہاد کرتی رہے گی (مسلم)

وضاحت: مسلمانوں کی جماعت سے مراد وہ لوگ ہیں جو اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت پر عمل پیرا ہیں، اس میں وہ علماء کرام بھی شامل ہیں جو ہر دور میں دین اسلام کی حفاظت اور اس کی نشرواشاعت کے لئے مقدور بھر کوشش کرتے رہتے ہیں۔

۳۸۰۲- (۱۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يُكَلِّمُ - أَحَدٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُكَلِّمُ فِي سَبِيلِهِ - ، إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجُرْحُهُ يَتَعَبُ - دَمًا، اللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ، وَالرِّيْحُ رِيْحُ الْمَسْكِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۸۰۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص بھی اللہ کے راستے میں زخمی ہو جاتا ہے (اور اللہ کو خوب علم ہے کہ کون شخص اس کے راستے میں زخمی ہوا؟) تو وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے زخم سے خون بہ رہا ہو گا۔ جسکا رنگ تو خون جیسا ہی ہو گا اور منک کستوری کی سی ہو گی (بخاری، مسلم)

۳۸۰۳- (۱۷) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ أَحَدٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ، يُحِبُّ أَنْ يَرْجَعَ إِلَى الدُّنْيَا وَلَهُ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ، إِلَّا الشَّهِيدُ يَتَمَنَّى أَنْ يَرْجَعَ إِلَى الدُّنْيَا، فَيُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ، لِمَا يَرَى مِنَ الْكِرَامَةِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۸۰۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص جنت میں داخل ہو گیا وہ دنیا کی جانب لوٹنے کو اچھا نہیں جانے گا اگرچہ اس کو زمین کی تمام چیزیں حاصل ہو جائیں۔ ماسوا شہید کے، وہ آرزو کرے گا کہ دنیا میں واپس جائے اور دس بار شہید کیا جائے کیوں کہ وہ شہید کی عزت و کرامت ملاحظہ کر چکا ہو گا (بخاری، مسلم)

۳۸۰۴- (۱۸) وَعَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: سَأَلْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ هَذِهِ الْآيَةِ: ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْواتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ﴾ - الْآيَةِ. قَالَ: «إِنَّا قَدْ سَأَلْنَا عَنْ ذَلِكَ. فَقَالَ: «أَرْوَاهُمْ فِي أَجْوَابِ طَبْرِ خَضِرٍ، لَهَا قَنَادِيلٌ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ، تَسْرُحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شَاءَتْ، ثُمَّ تَأْوِي إِلَى تِلْكَ الْقَنَادِيلِ، فَاطَّلَعَ إِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ إِطْلَاعَةً، فَقَالَ: هَلْ تَشْتَهُونَ شَيْئًا؟ قَالُوا: أَى شَيْءٍ نَشْتَهُي وَنَحْنُ نَسْرُحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْنَا. فَفَعَلَ ذَلِكَ بِهِمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَلَمَّا رَأَوْا أَنَّهُمْ لَنْ يُتْرَكُوا مِنْ أَنْ يُسْأَلُوا. قَالُوا: يَا رَبِّ! نُرِيدُ أَنْ تَرُدَّ أَرْوَاهُنَا فِي أَجْسَادِنَا حَتَّى نُقْتَلَ فِي سَبِيلِكَ مَرَّةً أُخْرَى، فَلَمَّا رَأَى أَنْ لَيْسَ لَهُمْ حَاجَةٌ تُرْكُوا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۰۳: مسروق رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا (جس کا ترجمہ ہے) ”جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے ان کو مرے ہوئے نہ سمجھنا (وہ مرے ہوئے نہیں ہیں) بلکہ اللہ کے نزدیک وہ زندہ ہیں اور ان کو رزق مل رہا ہے“ عبداللہ بن مسعود نے جواب دیا کہ ہم نے اس کے بارے میں (نبی) سے دریافت کیا تھا آپ نے فرمایا، ان شہداء کی ارواح سبز پرندوں کے پیڑوں میں ہیں۔ ان کے لئے عرش کے ساتھ فانوس معلق ہیں۔ وہ جہاں چاہتے ہیں جنت میں (اڑتے) پھرتے ہیں۔ بعد ازاں ان فانوسوں میں قرار

حاصل کرتے ہیں۔ ان کے پروردگار نے ان کی جانب متوجہ ہو کر دریافت کیا، تمہیں کچھ چاہیے؟ انہوں نے جواب دیا۔ ہمیں اور کیا چاہیے جب کہ ہم جنت میں جہاں چاہتے ہیں (اڑتے) پھرتے ہیں۔ تین بار اللہ نے ان سے دریافت کیا، ہر بار انہوں نے یہی جواب دیا۔ جب انہوں نے محسوس کیا کہ ان سے دریافت کیا جاتا رہے گا تو انہوں نے عرض کیا، اے ہمارے پروردگار! ہم چاہتے ہیں کہ تو ہماری ارواح کو ہمارے جسموں میں واپس لوٹا دے تاکہ ہم تیرے راستے میں ایک بار پھر قتل ہوں چنانچہ جب اللہ نے ان سے یہ اقرار لے لیا کہ انہیں کچھ ضرورت نہیں تو ان سے سوال کرنا بند کر دیا گیا (مسلم)

۳۸۰۵- (۱۹) وَهَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ فِيهِمْ، فَذَكَرَ لَهُمْ أَنَّ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَالْإِيمَانَ بِاللَّهِ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ، فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، يُكْفَرُ عَنِّي خَطَايَايَ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «نَعَمْ، إِنْ قُتِلْتَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ، مُقْبِلٌ غَيْرٌ مُذِيرٌ». ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كَيْفَ قُلْتَ؟» فَقَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، أَيْكْفَرُ عَنِّي خَطَايَايَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «نَعَمْ، وَأَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ، مُقْبِلٌ غَيْرٌ مُذِيرٌ، إِلَّا الدَّيْنَ فَإِنَّ جِبْرِيْلَ قَالَ لِي ذَلِكَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۰۵: ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر انہیں بتایا کہ اللہ کے راستے میں جہاد کرنا اور اللہ پر ایمان لانا افضل ہے۔ (یہ سن کر) ایک شخص کھڑا ہوا اس نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! آپ بتائیں اگر میں اللہ کے راستے میں قتل ہو جاؤں تو کیا میرے گناہ معاف ہو جائیں گے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے فرمایا، اگر تو اللہ کے راستے میں صبر کے دامن کو چھامے ہوئے، ثواب طلب کرتے ہوئے، پیش قدمی کرتے ہوئے، بغیر پسا ہوئے قتل ہو جائے گا تو تیرے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال کیا، تو نے کیا دریافت کیا تھا؟ اس نے جواب دیا، آپ بتائیں اگر میں اللہ کے راستے میں قتل ہو جاؤں تو کیا میرے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہاں! جب تو صبر کرنے والا، ثواب طلب کرنے والا، پیش قدمی کرنے والا ہو، پسا ہونے والا نہ ہو البتہ قرض معاف نہیں ہو گا (ابھی) جبرئیل علیہ السلام نے مجھ سے اس بارے میں بات کی ہے (مسلم)

۳۸۰۶- (۲۰) وَهَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «الْقَتْلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يُكْفِرُ كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا الدَّيْنَ». ... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۰۶: عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ کے راستے میں شہید ہونا، قرض کے علاوہ تمام گناہوں کا کفارہ ہے (مسلم)

۳۸۰۷- (۲۱) **وَمَنْ أَبِي مُرَيْزَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «يُضْحَكُ اللَّهُ تَعَالَى إِلَى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الْأُخْرَى، يَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ: يُقَاتِلُ هَذَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُقْتَلُ، ثُمَّ يَتُوبُ اللَّهُ عَلَى الْقَاتِلِ فَيَسْتَشْهَدُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

۳۸۰۷: ابو مریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ دو انسانوں کے بارے میں ہنستا ہے ان میں سے ایک دوسرے کو قتل کر دیتا ہے وہ دونوں جنت میں داخل ہو جاتے ہیں۔ یہ یوں ہے کہ ایک شخص اللہ کے راستے میں جہاد کرتا ہے، قتل ہو جاتا ہے پھر (قاتل اسلام لے آتا ہے تو) اللہ قاتل کی توبہ قبول کر لیتا ہے اور وہ (میدانِ جنگ میں) شہید ہو جاتا ہے (مسلم)

۳۸۰۸- (۲۲) **وَمَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ سَأَلَ اللَّهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ؛ بَلَغَهُ اللَّهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ، وَإِنْ مَاتَ عَلَيَّ فِرَاشِهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.**

۳۸۰۸: سهل بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے اللہ سے صدق دل سے شہادت کا سوال کیا، اللہ اس کو شہداء کے منازل میں پہنچا دے گا اگرچہ وہ بستر پر ہی فوت ہوا (مسلم)

۳۸۰۹- (۲۳) **وَمَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، لَنْ الرُّبَيْعِ بِنْتِ الْبَرَاءِ، وَهِيَ أُمُّ حَارِثَةَ بْنِ سُرَاقَةَ، آتَتْ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلَا تُحَدِّثُنِي عَنْ حَارِثَةَ، وَكَانَ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ، أَصَابَهُ سَهْمٌ غَرَبٌ—، فَإِنْ كَانَ فِي الْجَنَّةِ صَبْرْتُ، وَإِنْ كَانَ غَيْرَ ذَلِكَ اجْتَهَدْتُ عَلَيْهِ فِي الْبُكَاءِ. فَقَالَ: «يَا أُمَّ حَارِثَةَ! إِنَّهَا جَنَّانٌ فِي الْجَنَّةِ، وَإِنَّ ابْنِكَ أَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْأَعْلَى». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.**

۳۸۰۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ربیع بنت براء، حارثہ بن سراقہ کی والدہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا، اے اللہ کے رسول! آپ مجھے حارثہ کے بارے میں بتائیں، وہ جنگ بدر میں شہید ہو گیا تھا اس کو نامعلوم تیر لگا تھا پس اگر وہ جنت میں ہے تو میں صبر کرتی ہوں اور اگر جنت میں نہیں تو میں مبالغہ کے ساتھ اس پر روتی ہوں۔ آپ نے جواب دیا، اے ام حارثہ! جنتیں بہت سی ہیں، تیرا بیٹا جنت الفردوس میں ہے (بخاری)

۳۸۱۰- (۲۴) **وَمَنْهُ قَالَ: انْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ حَتَّى سَبَقُوا الْمُشْرِكِينَ إِلَى بَدْرٍ، وَجَاءَ الْمُشْرِكُونَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «قُومُوا إِلَيَّ جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ». قَالَ عُمَيْرُ بْنُ الْحُمَامِ: بَخْ—! فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا يَحْمِلُكَ عَلَيَّ**

قَوْلِكَ: بَخٍ بَخٍ؟ قَالَ: لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِلَّا رَجَاءً أَنْ أَكُونَ مِنْ أَهْلِهَا. قَالَ: «فَإِنَّكَ مِنْ أَهْلِهَا» قَالَ: فَأَخْرَجَ تَمْرَاتٍ مِنْ قَرْنِهِ - ، فَجَعَلَ يَأْكُلُ مِنْهُنَّ. ثُمَّ قَالَ: لَيْسَ أَنَا حَيِّتٌ حَتَّى أَكُلَ تَمْرَاتِي إِنَّهَا لِحَيَاةٌ طَوِيلَةٌ قَالَ: فَرُمِيَ بِمَا كَانَ مَعَهُ مِنَ التَّمْرِ، ثُمَّ قَاتَلَهُمْ حَتَّى قُتِلَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۱۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرامؓ نکلے وہ بدر (مقام) میں مشرکوں سے پہلے پہنچ گئے اور مشرکین (بھی) آگئے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم ایسی جنت میں (جانے کے لئے) کھڑے ہو جاؤ جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کے برابر ہے (یہ سن کر) عمیر بن حمام نے کہا، واہ واہ! تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا، یہ بات تو نے کیوں کہی ہے؟ اس نے جواب دیا، اللہ کی قسم! اے اللہ کے رسول! صرف اس امید پر کہا کہ میں جنتی ہو جاؤں۔ آپ نے فرمایا، اس میں کچھ شبہ نہیں کہ تو جنتی ہے راوی نے بیان کیا، اس نے اپنے ترکش سے چند کھجوریں نکالیں اور انہیں کھانا شروع کیا، بعد ازاں اس نے کہا، اگر میں ان کھجوروں کے کھانے تک زندہ رہوں تو بلاشبہ یہ زندگی لمبی ہے۔ راوی نے بیان کیا کہ اس نے کھجوروں کو جو اس کے ہاتھ میں تھیں پھینک دیا پھر اس نے ان سے جنگ کی یہاں تک کہ وہ شہید ہو گیا (مسلم)

۳۸۱۱- (۲۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا تَعْدُونَ الشَّهِيدَ فِيكُمْ؟» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ شَهِيدٌ. قَالَ: «إِنَّ شُهَدَاءَ أُمَّتِي إِذَا لَقِلِيلٌ: مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ مَاتَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ - فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ مَاتَ فِي الطَّاعُونَ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ مَاتَ فِي الْبَطْنِ - فَهُوَ شَهِيدٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۱۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم اپنے (خیال) میں شہید کس کو سمجھتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! جو شخص اللہ کے راستے میں قتل ہو جائے وہ شہید ہے۔ آپ نے فرمایا، اس طرح تو میری امت کے شہید کم رہ جائیں گے (اس لئے سن لو) جو شخص اللہ کے راستے میں قتل ہو گیا وہ شہید ہے اور جو شخص اللہ کے راستے میں فوت ہو گیا وہ شہید ہے اور جو شخص طاعون کی بیماری میں فوت ہو گیا وہ شہید ہے اور جو شخص پیٹ کی (بیماری) میں فوت ہوا وہ شہید ہے (مسلم)

۳۸۱۲- (۲۶) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ غَازِيَةٍ، أَوْ سَرِيَّةٍ، تَغْزُو، فَتَغْنَمَ وَتَسْلَمَ، إِلَّا كَانُوا قَدْ تَعَجَّلُوا ثَلْثِي أَجُورِهِمْ. وَمَا مِنْ غَازِيَةٍ، أَوْ سَرِيَّةٍ، تُحْفِقُ - وَتُصَابُ - ، إِلَّا تَمَّ أَجُورُهُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۱۲: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو دستہ اور لشکر جہاد کرتا ہے، (مال) غنیمت حاصل کرتا ہے اور صحیح سالم رہتا ہے تو انہوں نے اپنے ثواب کا دو تہائی حصہ جلدی حاصل کر لیا اور جو دستہ اور لشکر غنیمت حاصل نہیں کر پاتا اور (جہاد میں) کام آتا ہے تو انہیں ان کا اجر و ثواب مکمل ملے گا (مسلم)

۳۸۱۳ - (۲۷) **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ بِهِ نَفْسَهُ؛ مَاتَ عَلَى شُعْبَةٍ مِنْ بِنَاقٍ»، رَوَاهُ مُسْلِمٌ.**

۳۸۱۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص اس حال میں فوت ہوا کہ اس نے جہاد کیا، نہ اس کے دل میں جہاد کا خیال آیا تو وہ ایک قسم کی منافقت پر فوت ہوا (مسلم)

۳۸۱۴ - (۲۸) **وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ، وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلذِّكْرِ، وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِبِرِّى مَكَانَهُ، فَمَنْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ؟ قَالَ: «مَنْ قَاتَلَ لَتَكُونَ كَلِمَةً اللَّهُ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

۳۸۱۴: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے دریافت کیا، ایک شخص (حصول) غنیمت کے لئے جہاد کرتا ہے (جب کہ) ایک شخص شہرت (حاصل کرنے) کے لئے جہاد کرتا ہے اور ایک شخص اس لئے جہاد کرتا ہے تاکہ اس کی شجاعت کی نمائش ہو تو اللہ کے راستے میں کون ہے؟ آپ نے فرمایا، جس شخص نے اس لئے جہاد کیا تاکہ صرف اللہ کا حکم بلند ہو تو وہ اللہ کے راستے میں ہے (بخاری، مسلم)

۳۸۱۵ - (۲۹) **وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَجَعَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ، فَدَنَا مِنَ الْمَدِينَةِ، فَقَالَ: «إِنَّ بِالْمَدِينَةِ أَقْوَامًا، مَا سِرْتُمْ مَسِيرًا، وَلَا قَطَعْتُمْ وَاذِيًّا إِلَّا كَانُوا مَعَكُمْ». وَفِي رِوَايَةٍ: «إِلَّا شَرَكُوكُمْ فِي الْأَجْرِ». قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَهُمْ بِالْمَدِينَةِ؟ قَالَ: «وَهُمْ بِالْمَدِينَةِ حَبَسَهُمُ الْعُدْرُ»... رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.**

۳۸۱۵: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ تبوک سے واپس لوٹے، جب مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو آپ نے فرمایا، بلاشبہ مدینہ میں کچھ لوگ ایسے ہیں کہ تم نے جہاں (کہیں) کا بھی سفر کیا ہے اور جس وادی کو بھی عبور کیا ہے وہ تمہارے ساتھ رہے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ وہ اجر و ثواب میں تمہارے

ساتھ شریک ہیں۔ انہوں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! مدینہ میں رہتے ہوئے؟ آپ نے فرمایا، ہاں مدینہ میں رہتے ہوئے کیوں کہ ان کو کسی عذر نے روک لیا تھا (بخاری)

۳۸۱۶ - (۳۰) وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ جَابِرٍ.

۳۸۱۶: نیز مسلم نے اس حدیث کو جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۳۸۱۷ - (۳۱) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَاسْتَأْذَنَهُ فِي الْجِهَادِ. فَقَالَ: «أَحَىٰ وَالِدَاكَ؟». قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: «فِيهِمَا فَجَاهِدْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ: «فَارْجِعْ إِلَيَّ وَالِدَيْكَ فَأَحْسِنْ صُحْبَتَهُمَا».

۳۸۱۷: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ سے جماد میں (شرکت کی) اجازت طلب کی۔ آپ نے پوچھا، کیا تیرے والدین زندہ ہیں؟ اس نے اثبات میں جواب دیا آپ نے فرمایا، پوری ہمت سے ان کی خدمت کر (بخاری، مسلم) اور ایک روایت میں ہے ”اپنے والدین کے پاس جا اور ان کی اچھی طرح خدمت کر۔“

وضاحت: جب کسی شخص کے والدین مسلمان ہوں اور زندہ ہوں تو ان کی خدمت فرض عین ہے۔ جماد فرض عین ہو یا فرض کفایہ دونوں صورتوں میں والدین کی خدمت مقدم ہے اور ان کی اجازت کے بغیر جماد میں نہیں جا سکتا اگر جائے گا تو اس حدیث کی روشنی میں گناہگار ہو گا خواہ اس کے جماد میں جانے سے اس کے والدین کو کچھ تکلیف نہ پہنچے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۳۵)

۳۸۱۸ - (۳۲) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ يَوْمَ الْفَتْحِ: لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ، وَلَكِنْ جِهَادٌ وَبَيْئَةٌ، وَإِذَا اسْتَنْفَرْتُمْ فَأَنْفِرُوا — مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۸۱۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فتح مکہ کے دن فرمایا، مکہ کے فتح ہونے کے بعد ہجرت نہیں ہے البتہ جماد اور اس کی نیت کرنا ہے اور جب تم سے جماد کے لئے روانہ ہونے کا مطالبہ کیا جائے تو تم روانہ ہو جاؤ (بخاری، مسلم)

وضاحت: فتح مکہ کے بعد دارالکفر سے دارالاسلام کی جانب ہجرت کرنا نیز جماد کے لئے وطن سے مفارقت اختیار کرنا، طلب علم کے لئے ہجرت کرنا اور فتنوں سے محفوظ رہنے کے لئے ہجرت کرنا درست ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۳۵)

الفصل الثانی

۳۸۱۹- (۳۳) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ، ظَاهِرِينَ عَلَى مَنْ نَاوَاهُمْ، حَتَّى يُقَاتِلَ آخِرُهُمُ الْمَسِيحَ الدَّجَالَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

دوسری فصل : ۳۸۱۹ : عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت سے ایک جماعت حق (کی حفاظت) کے لئے ہمیشہ جہاد کرتی رہے گی، اپنے مخالفین پر غالب رہے گی یہاں تک کہ ان کا آخری (دست) مسیح دجال سے جنگ کرے گا (ابوداؤد)

۳۸۲۰- (۳۴) وَعَنْ أَبِي أَمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «مَنْ لَمْ يَغْزُ، وَلَمْ يُجَهِّزْ غَازِيًا، أَوْ يَخْلُفْ غَازِيًا فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ، أَصَابَهُ اللَّهُ بِقَارِعَةٍ - قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۸۲۰ : ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جس شخص نے نہ جہاد کیا، نہ کسی مجاہد کو سامان دیا اور نہ کسی مجاہد کے بعد اس کے اہل و عیال کی ضروریات کا خیال رکھا، تو قیامت سے پہلے اللہ اس کو کسی شدید قسم کی مصیبت میں گرفتار کرے گا (ابوداؤد)

۳۸۲۱- (۳۵) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «جَاهِدُوا الْمُشْرِكِينَ بِأَمْوَالِكُمْ، وَأَنْفُسِكُمْ، وَالسِّيْتِكُمْ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ وَالذَّارِمِيُّ.

۳۸۲۱ : انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا: اپنے مال، اپنی جان اور اپنی زبان کے ساتھ مشرکین سے جہاد کرو (ابوداؤد، نسائی، دارمی)

۳۸۲۲- (۳۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَفْسُوا السَّلَامَ، وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَاضْرِبُوا أَهْلَ الْهَامِ - تَوَرَّثُوا الْجَنَانَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۳۸۲۲ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: السلام (کننے کو) عام

کرو، کھانا کھلاؤ اور (کفار کی) کھوپڑیوں پر تلواریں چلاؤ، تم بہشت کے وارث بنو گے (ترمذی)
امام ترمذی نے حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

۳۸۲۳ - (۳۷) وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: «كُلُّ مَيْتٍ يُخْتَمُ عَلَيَّ عَمَلِهِ إِلَّا الَّذِي مَاتَ مُرَابِطًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ؛ فَإِنَّهُ يُنْمَى لَهُ عَمَلُهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَيَأْمَنُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۳۸۲۳: فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، ہر فوت ہونے والے شخص کا عمل ختم ہو جاتا ہے سوائے اس شخص کے جو اللہ کے راستے میں پہرے داری کرتے ہوئے فوت ہوا تو ایسے شخص کے عمل میں قیامت تک اضافہ ہوتا رہے گا اور وہ قبر کے فتنے سے امن میں رہے گا (ترمذی، ابوداؤد)

۳۸۲۴ - (۳۸) وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ.

۳۸۲۴: نیز داری نے اس حدیث کو عقبہ بن عامر سے روایت کیا۔

۳۸۲۵ - (۳۹) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فُوقَ نَاقَةٍ - فَقَدْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، أَوْ نَكِبَ نَكْبَةً - فَإِنَّهَا تَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَغْزَرٍ مَا كَانَتْ، لَوْنُهَا الزُّعْفَرَانُ، وَرِيحُهَا الْمِسْكُ. وَمَنْ خَرَجَ بِهِ خُرَاجٌ - فِي سَبِيلِ اللَّهِ؛ فَإِنَّ عَلَيْهِ طَابَعُ الشُّهَدَاءِ... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۳۸۲۵: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، جس شخص نے اللہ کے راستے میں اونٹنی کا دودھ دوہنے کے درمیانی وقفہ کے بقدر جہاد کیا، اس کے لئے جنت واجب ہو گئی اور جس شخص کو اللہ کے راستے میں زخم یا چوٹ لگی، وہ زخم یا چوٹ قیامت کے دن اتنا بڑا ہو گا جتنا دنیا میں بڑے سے بڑا تھا۔ خون کا رنگ، زعفران جیسا اور خوشبو، کستوری جیسی ہوگی اور جس شخص کے اللہ کے راستے میں پھوڑا نمودار ہوا بلاشبہ یہ اس پر شہداء کا نشان ہے (ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

۳۸۲۶ - (۴۰) وَعَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَنْفَقَ نَفَقَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ؛ كَتَبَ لَهُ بِسَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ.

۳۸۲۶: خرم بن فاتک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے اللہ کے راستے میں خرچ کیا اس کے لئے سات سو گنا اجر و ثواب اس کے نامہ اعمال میں ثبت ہوگا (ترمذی، نسائی)

۳۸۲۷- (۴۱) **وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَفْضَلُ الصَّدَقَاتِ ظِلُّ فُسْطَاطٍ - فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَمِنْحَةُ خَادِمٍ - فِي سَبِيلِ اللَّهِ، أَوْ طَرُوقَةٌ فَحَلٍ - فِي سَبِيلِ اللَّهِ».** زَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۸۲۷: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، افضل صدقہ اللہ کے راستے میں سائے کے لئے خیمہ لگانا اور اللہ کے راستے میں خادم کا عطیہ دینا ہے یا اللہ کے راستے میں بھتی کے لئے سائڈ دینا ہے (ترمذی)

۳۸۲۸- (۴۲) **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَلِجُ النَّارَ مَنْ بَكَى مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ حَتَّى يَعُودَ اللَّيْلُ فِي الضَّرْعِ، وَلَا يَجْتَمِعُ عَلَيَّ عَبْدٌ غَبَّارٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ».** زَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَزَادَ النَّسَائِيُّ فِي أُخْرَى: «فِي مَنْحَرِي مُسْلِمٌ أَبَدًا». وَفِي أُخْرَى: «فِي جَوْفِ عَبْدِ أَبَدًا، وَلَا يَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْإِيمَانُ فِي قَلْبِ عَبْدِ أَبَدًا».

۳۸۲۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص اللہ کے ڈر سے رویا وہ دوزخ میں داخل نہیں ہوگا جب تک دودھ تھنوں میں واپس نہ جائے اور کسی بندے پر اللہ کے راستے کا غبار اور جہنم کا دھواں (دونوں) جمع نہیں ہو سکتے (ترمذی) اور نسائی کی دوسری روایت میں اضافہ ہے کہ ”کسی مسلمان کے تھنوں میں کبھی جمع نہیں ہو سکتے اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ کسی بندے کے پیٹ میں جمع نہیں ہو سکتے نیز بجل اور ایمان کسی بندے کے دل میں کبھی جمع نہیں ہو سکتے۔“

۳۸۲۹- (۴۳) **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «عَيْنَانِ لَا تَمْسُهُمَا النَّارُ: عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ، وَعَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ».** زَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۸۲۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دو آنکھیں دوزخ (کی آگ) سے محفوظ ہوں گی ایک وہ آنکھ جو اللہ کے ڈر سے پرہیز ہوئی دوسری وہ آنکھ جو اللہ کے راستے میں رات بھر پہرہ دیتی رہی (ترمذی)

۳۸۳۰ - (۴۴) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِشَعْبٍ فِيهِ عُيَيْنَةٌ مِنْ مَاءٍ عَذْبَةٍ، فَأَعَجَبْتُهُ، فَقَالَ: لَوْ اعْتَزَلْتُ النَّاسَ. فَأَقَمْتُ فِي هَذَا الشَّعْبِ. فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «لَا تَفْعَلْ؛ فَإِنَّ مَقَامَ أَحَدِكُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهِ سَبْعِينَ عَامًا، أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ وَيُدْخِلَكُمُ الْجَنَّةَ؟ أُعْزُّوْا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فُوقَ نَاقَةٍ وَجِبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۸۳۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ میں سے ایک صحابی ایک وادی کے پاس سے گزرا وہاں بیٹھے پانی کا ایک چھوٹا سا چشمہ تھا، اسے وہ بہت پسند آیا چنانچہ اس نے کہا، کاش! میں لوگوں سے الگ ہو کر اس وادی میں اقامت پذیر ہو جاؤں چنانچہ اس نے اس بات کا تذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ آپ نے اس کو ایسا کرنے سے منع فرمایا کہ اللہ کی راہ میں تم میں سے کسی شخص کا اقامت گزریں ہونا، اپنے گھر میں ستر سال کی نماز سے بہتر ہے۔ کیا تم (اس بات کو) پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمہیں معاف فرما کر جنت میں داخل فرمائے؟ تم اللہ کی راہ میں جہاد کرو، جس شخص نے اللہ کی راہ میں اونٹنی سے ایک بار دودھ نکلانے کے وقت کے برابر جہاد کیا تو وہ جنت کا حقدار ہو گیا (ترمذی)

۳۸۳۱ - (۴۵) وَعَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: «رَبَّاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ يَوْمٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَنَازِلِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ.

۳۸۳۱: عثمان رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، اللہ کی راہ میں ایک دن سرحد کا پہرہ دینا، دیگر امور خیر سے ہزار دن بہتر ہے (ترمذی، نسائی)

۳۸۳۲ - (۴۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «عُرِضَ عَلَيَّ أَوَّلُ ثَلَاثَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ: شَهِيدٌ، وَعَظِيمٌ مُتَعَفِّفٌ، وَعَبْدٌ أَحْسَنَ عِبَادَةَ اللَّهِ وَنَصَحَ لِمَوَالِيهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۸۳۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھ پر تین ایسے شخص پیش کئے گئے جو اول جنت میں داخل ہوں گے شہید، پاک دامن سوال سے کنارہ کش اور وہ غلام جو احسن انداز سے اللہ کی عبادت کرتا ہے اور اپنے آقا کی خیر خواہی کرتا ہے (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عامر بن عقبہ راوی غیر معروف ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۶۲، ضعیف

۳۸۳۳ - (۴۷) **وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُبَيْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ** : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «طُولُ الْقِيَامِ». قِيلَ: فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «جُهْدُ الْمُقِيلِ». — قِيلَ: فَأَيُّ الْهَجْرَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «مَنْ هَجَرَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ». قِيلَ: فَأَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «مَنْ جَاهَدَ الْمُشْرِكِينَ بِمَالِهِ وَنَفْسِهِ» قِيلَ: فَأَيُّ الْقَتْلِ أَشْرَفُ؟ قَالَ: «مَنْ أَهْرَيْقَ دَمَهُ وَعَقَرَ جَوَادَهُ» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

وَفِي رِوَايَةِ النَّسَائِيِّ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ: أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «إِيمَانٌ لَا شَكَّ فِيهِ، وَجِهَادٌ لَا غُلُولَ فِيهِ، وَحَجَّةٌ مَبْرُورَةٌ». قِيلَ: فَأَيُّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «طُولُ الْقُنُوتِ». ثُمَّ اتَّفَقَا فِي الْبَاقِي.

۳۸۳۳: عبد اللہ بن حبیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا، کونسا عمل زیادہ فضیلت والا ہے؟ آپ نے فرمایا، لمبا قیام کرنا۔ دریافت کیا گیا، کونسا صدقہ زیادہ فضیلت والا ہے؟ آپ نے فرمایا، کم مال والے کا مشقت برداشت کر کے صدقہ کرنا۔ دریافت کیا گیا، کونسی ہجرت زیادہ فضیلت والی ہے؟ آپ نے فرمایا، جو شخص ان کاموں کو ترک کر دے جن کو اللہ نے اس کے لئے حرام قرار دیا ہے۔ دریافت کیا گیا، کونسا جہاد زیادہ فضیلت والا ہے؟ آپ نے فرمایا، جو شخص مشرکوں کے ساتھ اپنے مال و جان کے ساتھ جہاد کرے۔ دریافت کیا گیا، کونسا قتل ہونا زیادہ شرف والا ہے؟ آپ نے فرمایا، وہ شخص جس کا خون گرایا گیا اور اس کا گھوڑا مارا گیا (ابوداؤد) اور نسائی کی روایت میں ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا، کون سی نماز افضل ہے؟ آپ نے فرمایا، جس کا قیام طویل ہو اس کے بعد بقیہ امور میں ابوداؤد اور نسائی کا اتفاق ہے۔

وضاحت: ابوداؤد کی روایت کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۱۳۴)

۳۸۳۴ - (۴۸) **وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لِلشَّهِيدِ عِنْدَ اللَّهِ سِتُّ خِصَالٍ: يُغْفَرُ لَهُ فِي أَوَّلِ دَفْعَةٍ، وَيُرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَيُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَيَأْمَنُ مِنَ الْفَرْعِ الْأَكْبَرِ —، وَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ تَاجُ الْوَقَارِ، وَالْيَاقُوتَةُ مِنْهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَيُزَوَّجُ ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ زَوْجَةً مِنَ الْحُورِ الْعِينِ، وَيُسْفَعُ فِي سَبْعِينَ مِنْ أَقْرَبَائِهِ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۸۳۴: مقدم بن معدی کرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ کے ہاں شہید انسان کے لئے چھ انعامات ہیں۔ خون کے پہلے قطرے کے گرنے پر اس کو معاف کر دیا جاتا ہے، اسے جنت میں اس کا مقام دکھایا جاتا ہے، وہ عذاب قبر سے محفوظ رہتا ہے، وہ قیامت کی بڑی گھبراہٹ سے امن میں ہو گا اور اس کے

سر پر وقار کا تاج رکھا جاتا ہے جس کا ایک یا قوت دنیا و مافیہا سے بہتر ہے اور اس کا نکاح (۷۲) خوبصورت بڑی آنکھوں والی حوروں سے کر دیا جاتا ہے اور اس کے (۷۰) قریبی رشتہ داروں کے بارے میں اس کی سفارش قبول ہوتی ہے (ترمذی، ابن ماجہ)

۳۸۳۵ - (۴۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ لَقِيَ اللَّهَ بَغَيْرِ أَثَرٍ مِنْ جِهَادٍ لَقِيَ اللَّهَ وَفِيهِ ثُلْمَةٌ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۸۳۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص کی اللہ سے ملاقات ہوئی اور اس (کے جسم) پر جہاد کا نشان نہیں ہے تو اس کی اللہ سے ملاقات اس حالت میں ہوگی کہ اس میں نقص ہے (ترمذی، ابن ماجہ)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں اسماعیل بن رافع راوی ضعیف ہے (ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۲۲۳، التعلیق الرغیب جلد ۲ صفحہ ۲۰۰، میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۲۳)

۳۸۳۶ - (۵۰) وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الشَّهِيدُ لَا يَجِدُ أَلَمَ الْقَتْلِ إِلَّا كَمَا يَجِدُ أَحَدُكُمْ أَلَمَ الْقَرْصَةِ» - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَالذَّارِمِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۳۸۳۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، شہید انسان قتل ہونے کی تکلیف اس قدر محسوس کرے گا جس قدر تم میں سے ایک شخص چیونٹی کے کاٹنے کی تکلیف محسوس کرتا ہے (ترمذی، نسائی، دارمی) ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

۳۸۳۷ - (۵۱) وَعَنْ أَبِي أَمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لَيْسَ شَيْءٌ أَحَبُّ إِلَيَّ اللَّهُ مِنْ قَطْرَتَيْنِ، وَآثَرَيْنِ: قَطْرَةٌ دُمُوعٍ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ، وَقَطْرَةٌ دَمٍ يَهْرَاقُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَمَّا الْآثَرَانِ: فَأَثَرُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَأَثَرُ فِي فَرِيضَةٍ مِنْ فَرَائِضِ اللَّهِ تَعَالَى». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۳۸۳۷: ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، دو قطروں اور دو نشانوں سے زیادہ اللہ کو کوئی چیز پسند نہیں ہے دو قطروں سے مراد اللہ کے ڈر سے آنسوؤں کا قطرہ اور اللہ کی راہ میں گرایا جانے والا خون کا قطرہ ہے اور دو نشانوں سے مقصود پاؤں کا نشان جو اللہ کی راہ میں لگا اور وہ نشان جو اللہ کے فرائض میں سے کسی فریضہ کی ادائیگی میں لاحق ہوا (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت : اللہ کی راہ میں نشانات سے مراد جہاد کرتے ہوئے جسم کے کسی حصہ پر زخم کا آجانا ہے اور کسی فریضہ کی ادائیگی میں نشانات سے مراد ٹھنڈے پانی کے ساتھ وضو کرنے سے اعضاء کا پھٹ جانا نیز سفر حج میں پاؤں کا غبار آلود ہونا وغیرہ مراد ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۳۸)

۳۸۳۸ - (۵۲) **وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَرَكِبَ الْبَحْرَ إِلَّا حَاجًّا، أَوْ مُعْتَمِرًا، أَوْ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ؛ فَإِنَّ تَحْتَ الْبَحْرِ نَارًا، وَتَحْتَ النَّارِ بَحْرًا».** رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۸۳۸ : عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سمندر کا سفر صرف حج یا عمرو یا جہاد فی سبیل اللہ کے لئے کرو کیونکہ سمندر کے نیچے آگ ہے اور آگ کے نیچے سمندر ہے (ابوداؤد)

وضاحت : اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔ (مکلوۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۱۱۲) اس حدیث کی سند میں کچھ راوی مجہول ہیں، امام بخاری نے فرمایا ہے کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۳۸)

۳۸۳۹ - (۵۳) **وَعَنْ أُمِّ حَرَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الْمَائِدُ - فِي الْبَحْرِ الَّذِي يُصِيبُهُ الْقَيْءُ لَهُ أَجْرُ شَهِيدٍ، وَالْغَرِيقُ لَهُ أَجْرُ شَهِيدَيْنِ».** رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۸۳۹ : ام حرام رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتی ہیں آپ نے فرمایا، سمندر کا سفر کرتے ہوئے جس شخص کا سر چکراتا ہے اور اسے قے آتی ہے تو اس کو ایک شہید کا ثواب ملتا ہے اور جو شخص سمندر میں ڈوب جاتا ہے تو اسے بھی دو شہیدوں کا ثواب ملتا ہے (ابوداؤد)

۳۸۴۰ - (۵۴) **وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ فَصَلَ - فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَمَاتَ أَوْ قُتِلَ، أَوْ وَقَصَهُ - فَرَسُهُ أَوْ بَعِيرُهُ، أَوْ لَدَعَتْهُ هَامَةٌ - ، أَوْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ بِأَيِّ حَتْفٍ شَاءَ اللَّهُ؛ فَإِنَّهُ شَهِيدٌ، وَإِنَّ لَهُ الْجَنَّةَ».** رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۸۴۰ : ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، جو شخص اللہ کی راہ میں گھر سے نکلا (اور) وہ فوت ہو گیا یا قتل کیا گیا یا اس کے گھوڑے یا اس کے اونٹ نے اس کو گرا دیا اور اس کی گردن ٹوٹ گئی یا کسی زہریلے جانور نے اسے ڈس لیا یا وہ بستر پر ہی کسی قسم کی موت سے اللہ تعالیٰ کی مشیت کے مطابق فوت ہو گیا، تو وہ انسان شہید ہے اور اس کے لئے جنت ہے (ابوداؤد)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں بقیہ بن ولید اور اس کے استاذ عبدالرحمان بن ثابت دونوں ضعیف ہیں (الجرح والتدیل جلد ۲ صفحہ ۱۷۲۸، تہذیب الکمال جلد ۳ صفحہ ۱۹۲، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۳۱ و جلد ۲ صفحہ ۵۳۵، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۳۶)

۳۸۴۱۔ (۵۵) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «قَفْلَةٌ - كَغَزْوَةٍ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۸۴۱: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جہاد سے واپس لوٹنے کا ثواب جہاد کے لئے جانے کے برابر ہے (ابوداؤد)

۳۸۴۲۔ (۵۶) وَمَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لِلْغَازِيْ أَجْرُهُ، وَلِلْجَاعِلِ - أَجْرُهُ وَاجْرُ الْغَازِيْ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۸۴۲: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جہاد کرنے والے انسان کو جہاد کا ثواب ملے گا اور وہ شخص جو کسی جہاد کرنے والے کو اجرت دیتا ہے، اس کو اس اجرت دینے کا ثواب بھی حاصل ہو گا اور جہاد کرنے والے کے برابر بھی ثواب ملے گا (ابوداؤد)

۳۸۴۳۔ (۵۷) وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «سَتَفْتَحُ عَلَيْكُمْ الْأَمْصَارَ، وَسَتَكُونُ جُنُودًا مُّجَنَّدَةً، يُقَطَّعُ عَلَيْكُمْ فِيهَا بُعُوثٌ، فَيُكْرَهُ الرَّجُلُ الْبُعْثَ، فَيَتَخَلَّصُ مِنْ قَوْمِهِ، ثُمَّ يَتَصَفَّحُ الْقَبَائِلَ يَعْزِضُ نَفْسَهُ عَلَيْهِمْ، مَنْ أَكْفِيهِ بُعْثَ كَذَا - أَلَا وَذَلِكَ الْأَجِيرُ إِلَى آخِرِ قَطْرَةٍ مِنْ دِمِهِ». ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۸۴۳: ابو ایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، غزویب بہت سے شہروں کو تم فتح کرو گے اور ایسے لشکر ہوں گے جن میں نظم و ضبط ہو گا، ان لشکروں میں سے چند دستوں کو متعین کیا جائے گا۔ پس ایک شخص لشکر کے ساتھ بلا اجرت جانے کو پسند نہیں کرے گا وہ اپنی قوم سے الگ ہو کر ایسے قبائل کو تلاش کرے گا جن کے سامنے وہ اپنے آپ کو پیش کرے گا اور کہے گا، کون ایسا شخص ہے کہ میں اس کے قائم مقام لشکر میں جاتا ہوں اور وہ مجھے اپنا اجیر مقرر کر لے؟ آپ نے فرمایا، خبردار! ایسا شخص اپنے خون کے آخری قطرے تک اجیر ہے (ابوداؤد)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں ابو سوره راوی ضعیف ہے امام بخاری نے اس کو منکر الحدیث قرار دیا ہے۔ (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۳۹، تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۳۹، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۳۸)

۳۸۴۴ - (۵۸) وَعَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَدَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْغَزْوِ وَأَنَا شَيْخٌ كَبِيرٌ لَيْسَ لِي خَادِمٌ، فَالْتَمَسْتُ أَحْيِرًا يَكْفِينِي، فَوَجَدْتُ رَجُلًا سَمَّيْتُ لَهُ ثَلَاثَةَ دَنَائِيرٍ فَلَمَّا حَضَرَتْ غَنِيمَةٌ، أَرَدْتُ أَنْ أُجْرِيَ لَهُ سَهْمَهُ، فَجِئْتُ النَّبِيَّ ﷺ، فَذَكَرْتُ لَهُ. فَقَالَ: «مَا أَجَدُّ لَهُ فِي غَزْوَتِهِ هَذِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا دَنَائِيرَةٌ الَّتِي تُسَمَّى... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۸۴۳: يعلى بن امیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جماد کرنے کا اعلان فرمایا، جبکہ میں بہت بوڑھا تھا۔ میرا کوئی خادم نہ تھا میں نے ایک اجیر کو تلاش کیا، جو میری طرف سے کافی ہو جائے پس میں نے ایک شخص کو ڈھونڈ نکالا جس کے ساتھ میں نے تین دیناروں کا تعین کیا۔ پس جب (مال) غنیمت جمع ہوا تو میں نے ارادہ کیا کہ اسے غنیمت سے حصہ دلوں چنانچہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ کے سامنے اس بات کا ذکر کیا، آپ نے فرمایا، میں اس کے اس جماد میں اس کے لئے دنیا و آخرت میں سوائے متعین دنانیر کے مزید کچھ استحقاق نہیں پاتا۔ (ابوداؤد)

وضاحت: صحیح حدیث میں وارد ہے کہ مسلم بن اکوع، طلحہ کی جانب سے اجیر تھا جب عبدالرحمان بن عسہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں پر ڈاکہ ڈالا تھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو سوار اور پیادہ کے دو حصے دیئے تھے حالانکہ وہ اجیر تھا۔ ان دونوں حدیثوں میں بظاہر تضاد ہے لیکن اس تضاد کو ختم کرنے کی صورت یہ ہے کہ اس اجیر کو غنیمت میں سے حصہ دیا جائے گا جو جماد کی نیت کرتا ہے اور جو شخص صرف اجرت کی نیت رکھتا ہے جماد کی نیت نہیں رکھتا، اس کو حصہ نہیں دیا جائے گا (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۳۹)

۳۸۴۵ - (۵۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! رَجُلٌ يُرِيدُ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَهُوَ يَتَّبِعُنِي عَرَضًا مِنْ عَرَضِ الدُّنْيَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا أُجْرُ لَهُ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۸۴۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! ایک شخص جماد فی سبیل اللہ کا ارادہ رکھتا ہے (اس کے ساتھ) وہ دنیوی فوائد کا بھی طلبگار ہے؟ آپ نے فرمایا، اس کے لئے کچھ ثواب نہیں (ابوداؤد)

وضاحت: اگر اصل مقصد دنیوی فوائد کا حصول ہے تو پھر وہ ثواب کا مستحق نہیں ہے اور اگر اصل مقصد اللہ کے کلمہ کو بلند کرنا ہے اور دنیوی فوائد کا حصول ثانوی ہے تو وہ ثواب کا حقدار ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۳۹)

۳۸۴۶ - (۶۰) وَعَنْ مُعَاذِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْغَزْوُ غَزْوَانٍ،

فَأَمَّا مَنْ ابْتغَى وَجَهَ اللَّهِ، وَأَطَاعَ الْإِمَامَ، وَأَنْفَقَ الْكَرِيمَةَ - ، وَيَسَّرَ الشَّرِيكَ - ، وَاجْتَنَبَ
الْفُسَادَ؛ فَإِنَّ نَوْمَهُ وَنُبُوءَهُ أَجْرٌ كُلُّهُ. وَأَمَّا مَنْ غَزَا فَخْرًا، وَرِيَاءً، وَسُمْعَةً، وَعَصَى الْإِمَامَ،
وَأَفْسَدَ فِي الْأَرْضِ؛ فَإِنَّهُ لَمْ يَرْجِعْ بِالْكَفَافِ». رَوَاهُ مَالِكٌ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتَّسَائِيُّ.

۳۸۳۶: معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جہاد دو قسم کا ہے (پہلی قسم
میں) وہ شخص ہے جو اللہ کی رضا کا طالب ہے، امام کی اطاعت کرتا ہے، اپنی پسندیدہ چیز کو قربان کرتا ہے، اپنے ساتھی
سے نرمی (کا برتاؤ) کرتا ہے اور خرابیوں سے کنارہ کش رہتا ہے تو اس کی نیند اور اس کا بیدار رہنا سب ثواب ہے اور
(دوسری قسم میں) وہ شخص ہے جو ریاکاری اور شہرت کے لئے جنگ کرتا ہے، امام کی نافرمانی کرتا ہے اور زمین میں دنگا
فسلہ کرتا ہے یقیناً وہ شخص کسی بدلے یعنی ثواب کے ساتھ نہیں لوٹے گا (مالک، ابوداؤد، نسائی)

۳۸۴۷ - (۶۱) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ!
أَحْبِرْنِي عَنِ الْجِهَادِ، فَقَالَ: «يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو! إِنْ قَاتَلْتَ صَابِرًا مُحْتَسِبًا؛ بَعَثَكَ اللَّهُ
صَابِرًا مُحْتَسِبًا. وَإِنْ قَاتَلْتَ مُرَائِيًا مُكَابِرًا؛ بَعَثَكَ اللَّهُ مُرَائِيًا مُكَابِرًا. يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو!
عَلَى أَبِي حَالٍ قَاتَلْتَ، أَوْ قُتِلْتَ؛ بَعَثَكَ اللَّهُ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۸۴۷: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں اس نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! مجھے جہاد کے بارے
میں بتائیں؟ آپ نے فرمایا، اے عبد اللہ بن عمرو! اگر تو ثابت قدمی کے ساتھ اور ثواب کے ارادہ سے لڑائی کرے گا تو
اللہ تجھے صابر اور ثواب (کے انعامات) سے نواز کر اٹھائے گا اور اگر تو ریاکاری اور حصول مال یا فخر کے لئے لڑائی کرے گا
تو اللہ تجھے ریاکار اور فخر کرنے والا بنا کر اٹھائے گا۔ اے عبد اللہ بن عمرو! جس حال میں تو لڑائی کرے گا اور قتل ہو گا،
اللہ تجھے اسی حالت میں اٹھائے گا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے محمد بن ابو الوضاح راوی کے بارے میں امام بخاری نے کہا ہے کہ
اس میں "نظر" ہے اور حنان بن خارجہ راوی مجہول ہے (میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۶۱۸)

۳۸۴۸ - (۶۲) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَعَجَزْتُمْ
إِذَا بَعَثْتُمْ رَجُلًا فَلَمْ يَمْضِ لِأَمْرِي أَنْ تَجْعَلُوا مَكَانَهُ مَنْ يَمْضِي لِأَمْرِي؟». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.
وَذَكَرَ حَدِيثُ فَضَالَةَ: «وَالْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ». فِي «كِتَابِ الْإِيمَانِ».

۳۸۳۸: عقبہ بن مالک رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، کیا تم (خود کو) عاجز پاتے ہو کہ جب میں کسی شخص کو (کسی کام پر) مقرر کروں (اور) وہ میرے حکم کے مطابق کام نہ کرے تو تم اس کی جگہ پر ایسے شخص کا تقرر کرو جو میرے حکم کے مطابق کام کرے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۳)

نیز فضالہ سے مروی حدیث جس میں ہے کہ ”مجاہد وہ شخص ہے جو اپنے نفس سے جہاد کرتا ہے“ کتاب الایمان میں ذکر ہو چکی ہے۔

الفصل الثالث

۳۸۴۹- (۶۳) عَنْ أَبِي أَمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سِرِّيَّةٍ، فَمَرَّ رَجُلٌ بِغَارٍ فِيهِ سَيْءٌ مِنْ مَاءٍ وَبَقِلٌ، فَحَدَّثَ نَفْسَهُ بِأَنْ يُقِيمَ فِيهِ وَيَتَخَلَّى مِنَ الدُّنْيَا، فَاسْتَأْذَنَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي ذَلِكَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنِّي لَمْ أُبْعَثْ بِالْيَهُودِيَّةِ، وَلَا بِالنَّصْرَانِيَّةِ—، وَلَكِنِّي بُعِثْتُ بِالْحَنِيفِيَّةِ السَّمْحَةِ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَعْدُوَةٌ أَوْ رُوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ؛ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَلِمَقَامٍ أَحَدِكُمْ فِي الصَّفِّ؛ خَيْرٌ مِنْ صَلَاتِهِ سِتِّينَ سَنَةً». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

تیسری فصل: ۳۸۴۹: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک لشکر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں نکلے تو ایک شخص کا گذر ایک غار کے پاس سے ہوا، اس کو اس میں پانی اور سبزہ نظر آیا تو اس کو خیال آیا کہ وہ دنیا سے کنارہ کش ہو کر یہاں اقامت گزیر ہو جائے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں یسویت اور عیسائیت کے ساتھ نہیں بھیجا گیا ہوں، میں تو دین حنیف دے کر بھیجا گیا ہوں جس میں آسانیاں ہیں۔ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے اللہ کی راہ میں صبح یا شام کلنا دنیا اور جو کچھ اس میں ہے، سے بہتر ہے اور تم میں سے کسی شخص کا جہاد کے لئے صف میں کھڑا ہونا ساٹھ سال کی نمازوں سے بہتر ہے (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں علی بن یزید الحفانی راوی غایت درجہ ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۱۱)

۳۸۵۰- (۶۴) وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ غَزَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَمْ يَنْوِ إِلَّا عِقَالًا— فَلَهُ مَا نَوَى». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۳۸۵۰: عبادة بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ارشاد نبوی ہے، جس شخص نے اللہ کے راستے میں جہاد

کرتے ہوئے صرف ایک رسی کے حصول کا ارادہ کیا تو اس کی نیت کے مطابق وہ صرف ایک رسی کا حقدار ہے (نسائی) وضاحت: اس حدیث میں رغبت دلائی گئی ہے کہ صرف اللہ کی رضا کے لئے اللہ کے راستے میں جہاد کیا جائے، دنیوی مال و متاع کی نیت نہ کی جائے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۳۰)

۳۸۵۱- (۶۵) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ رَضِيَ بِاللَّهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا، وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا، وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ». فَعَجِبَ لَهَا أَبُو سَعِيدٍ. فَقَالَ: أَعْدَهَا عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَأَعَادَهَا عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «وَأُخْرَى يَرْفَعُ اللَّهُ بِهَا الْعَبْدَ مِائَةَ دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ، مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ». قَالَ: وَمَا هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۵۱: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے اللہ کو رب تسلیم کیا، دین اسلام کو اپنایا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کا رسول تسلیم کیا تو اس کے لئے جنت واجب ہو گئی (اس بات کو سن کر) ابوسعید متعجب ہوئے اور عرض کیا، اے اللہ کے رسول! آپ دوبارہ میرے سامنے یہ کلمات فرمائیں۔ آپ نے اس کے سامنے ان کلمات کو دہرایا۔ نیز فرمایا، ایک دوسری بات ہے جس کے کرنے سے اللہ اپنے بندے کو جنت میں منازل عطا کرے گا ہر دو منزلوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہو گا جتنا آسمان اور زمین کے درمیان ہے اس نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! وہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا، اللہ کی راہ میں جہاد، اللہ کی راہ میں جہاد، اللہ کی راہ میں جہاد (مسلم)

۳۸۵۲- (۶۶) وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ أَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ». فَقَامَ رَجُلٌ رَثُ الْهَيْئَةِ فَقَالَ: يَا أَبَا مُوسَى! أَنْتَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ هَذَا؟ قَالَ: نَعَمْ. فَرَجَعَ إِلَى أَصْحَابِهِ، فَقَالَ: أَقْرَأُ عَلَيْكُمْ السَّلَامَ، ثُمَّ كَسَرَ جَنْفَ سَيْفِهِ، فَالْقَاهُ—، ثُمَّ مَشَى بِسَيْفِهِ إِلَى الْعَدُوِّ فَضْرَبَ بِهِ حَتَّى قُتِلَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۵۲: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ جنت کے دروازے تلواروں کے سائے تلے ہیں (آپ کا یہ کلام سن کر) ایک شخص کھڑا ہوا جو پر آئندہ حال تھا اس نے ابوموسیٰ اشعری سے دریافت کیا، اے ابوموسیٰ! کیا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات فرماتے سنا ہے؟ اس نے جواب دیا جی ہاں! (یہ سن کر) وہ شخص اپنے رفقاء کی جانب پلٹا اور ان سے مخاطب ہو کر کہا، میں تم پر سلام کہتا ہوں اس کے بعد اس نے تلوار کے میان کو توڑ کر اسے پھینک دیا بعد ازاں تلوار لے کر دشمن کی جانب گیا، تلوار چلاتا رہا یہاں تک کہ شہید ہو گیا (مسلم)

۳۸۵۳ - (۶۷) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِأَصْحَابِهِ: «إِنَّهُ لَمَّا أُصِيبَ إِخْوَانُكُمْ يَوْمَ أُحُدٍ؛ جَعَلَ اللَّهُ أَرْوَاحَهُمْ فِي جَوْفِ طَيْرٍ خَضِرٍ، تَرُدُّ أَنْهَارَ الْجَنَّةِ تَأْكُلُ مِنْ ثِمَارِهَا، وَتَأْوِي إِلَى قَنَادِيلٍ مِنْ ذَهَبٍ مُعَلَّقَةٍ فِي ظِلِّ الْعَرْشِ، فَلَمَّا وَجَدُوا طَيْبَ مَا كَلِمِهِمْ، وَمَشَرَبِهِمْ، وَمَقِيلِهِمْ. قَالُوا: مَنْ يُبَلِّغُ إِخْوَانَنَا عَنَّا أَنَّا أَحْيَاءٌ فِي الْجَنَّةِ، لِثَلَاثَ يَزْهَدُوا فِي الْجَنَّةِ، وَلَا يَنْكَلُوا— عِنْدَ الْحَرْبِ. فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: أَنَا أُبَلِّغُهُمْ عَنْكُمْ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْواتًا بَلْ أَحْيَاءٌ﴾ — إِلَى آخِرِ الْآيَاتِ» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۸۵۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: جب احد کے میدان میں تمہارے بھائی شہید ہوئے تو اللہ نے ان کی ارواح کو سبز پرندوں کے اندر داخل فرمایا، وہ جنت کی نہروں پر وارد ہوتے ہیں، جنت کے پھل کھاتے ہیں اور سونے کے فانوسوں میں رہائش پذیر ہوتے ہیں جو عرش کے سائے میں معلق ہیں جب وہ عمدہ قسم کے ماکولات، مشروبات اور عمدہ خواب گاہوں سے ہم کنار ہوئے تو انہوں نے کہا، ہماری جانب سے ہمارے بھائیوں کی یہ خبر کون پہنچائے گا کہ ہم جنت میں زندگی گزار رہے ہیں تاکہ وہ بھی جنت کی جانب رغبت کریں اور جہاد میں بزدلی اختیار نہ کریں؟ اس پر اللہ پاک نے انہیں بتایا کہ میں تمہاری طرف سے اس بات کو ان تک پہنچا دیتا ہوں تو اللہ تعالیٰ نے ذیل کی آیات نازل فرمائیں (جن کا ترجمہ ہے) ”جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے ان کو مرے ہوئے نہ سمجھنا (وہ مرے ہوئے نہیں ہیں) بلکہ اللہ کے نزدیک وہ زندہ ہیں اور ان کو رزق مل رہا ہے۔ جو کچھ خدا نے ان کو اپنے فضل سے بخش رکھا ہے اس میں خوش ہیں اور جو لوگ ان کے پیچھے رہ گئے اور (شہید ہو کر) ان میں شامل نہیں ہو سکے ان کی اس حالت پر بھی وہ خوش ہوتے ہیں کہ قیامت کے دن ان کو نہ کچھ خوف ہو گا اور نہ وہ غمناک ہوں گے اور اللہ کے انعامات اور فضل سے خوش ہو رہے ہیں اور بوجہ اس کے کہ اللہ مومنوں کا اجر ضائع نہیں کرتے“ (ابوداؤد)

۳۸۵۴ - (۶۸) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «الْمُؤْمِنُونَ فِي الدُّنْيَا عَلَى ثَلَاثَةِ أَجْزَاءٍ: الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا، وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَالَّذِي يَأْمَنُ النَّاسُ عَلَى أَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ، ثُمَّ الَّذِي إِذَا أَشْرَفَ عَلَى طَمَعٍ تَرَكَهُ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ» ... رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۳۸۵۴: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا میں ایمانداروں کی تین قسمیں ہیں (پہلی قسم میں) وہ لوگ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتے ہیں، پھر وہ شک و شبہ سے دور

رہتے ہیں اور اللہ کی راہ میں مال و جان کے ساتھ جہاد کرتے ہیں (دوسری قسم میں) وہ لوگ ہیں جن سے دوسرے لوگوں کا مال و جان محفوظ ہے (تیسری قسم میں) وہ لوگ ہیں کہ جب انہیں ان کی مطلوبہ حرام چیز ملنے کا موقع ملتا ہے تو اللہ عزوجل (کی رضا) کے لئے اس کو چھوڑ دیتے ہیں (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں رشیدین بن سعد راوی ضعیف ہے (الضعفاء الصغیر صفحہ ۳۲، الجرح والتعديل جلد ۳ صفحہ ۲۳۲۰، الجرحین جلد ۳ صفحہ ۳۰۳، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۹، تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۲۵۱) نیز رشیدین بن کعب راوی بھی ضعیف ہے (التاریخ الکبیر جلد ۳ صفحہ ۳۳۲، الجرح والتعديل جلد ۳ صفحہ ۲۳۱۸، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۱، تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۲۵۱)

۳۸۵۵- (۶۹) وَقَنَّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عُمَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَا مِنْ نَفْسٍ مُسْلِمَةٍ يَقْبِضُهَا رَبُّهَا، تُحِبُّ أَنْ تَرْجَعَ إِلَيْكُمْ، وَأَنْ لَهَا الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، غَيْرُ الشَّهِيدِ... قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَيْرَةَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَأَنْ أُقْتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ؛ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ لِي أَهْلُ الْوَبْرِ وَالْمَدْرِ... رَوَاهُ التَّسَائِيُّ.»

۳۸۵۵: عبدالرحمان بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی مسلمان شخص سوائے شہید انسان کے ایسا نہیں ہے کہ اس کا پروردگار اس کی روح قبض فرمائے (پھر) وہ تمہاری طرف آنے کو پسند کرے اگرچہ اسے دنیا و مافیہا دے دیا جائے۔ ابن ابی عمیرہ نے بیان کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھے اللہ کی راہ میں شہید ہونا اس بات سے زیادہ پسند ہے کہ مجھے خیموں اور عمارتوں میں رہنے والے لوگوں کا مالک بنا دیا جائے (نسائی)

۳۸۵۶ - (۷۰) وَقَنَّ حَسَنَاءَ بِنْتِ مُعَاوِيَةَ، قَالَتْ: حَدَّثَنَا عَمِّي، قَالَ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ: مَنْ فِي الْجَنَّةِ؟ قَالَ: «النَّبِيُّ فِي الْجَنَّةِ، وَالشَّهِيدُ فِي الْجَنَّةِ، وَالْمَوْلُودُ فِي الْجَنَّةِ، وَالْوَالِدُ فِي الْجَنَّةِ.» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۸۵۶: حسناء بنت معاویہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں مجھے میرے چچا نے بتایا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، جنت میں کون لوگ جائیں گے؟ آپ نے فرمایا، پیغمبر جنت میں، شہید جنت میں، بچے جنت میں اور زندہ درگور کیے گئے جنت میں جائیں گے (ابوداؤد)

۳۸۵۷- (۷۱) وَقَنَّ عَلِيٌّ، وَأَبِي الدَّرْدَاءِ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ، وَأَبِي أُمَامَةَ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ

عَمْرًا، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، وَجَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ
 أَجْمَعِينَ، كُلُّهُمْ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «مَنْ أَرْسَلَ نَفَقَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَقَامَ فِي
 بَيْتِهِ؛ فَلَهُ بِكُلِّ دِرْهَمٍ سَبْعُمِائَةِ دِرْهَمٍ. وَمَنْ غَزَا بِنَفْسِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَنْفَقَ فِي وَجْهِهِ ذَلِكَ؛
 فَلَهُ بِكُلِّ دِرْهَمٍ سَبْعُمِائَةِ أَلْفِ دِرْهَمٍ، ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿وَاللَّهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ﴾ —
 رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۳۸۵۷: علی، ابوالدراء، ابوہریرہ، ابوامامہ، عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن عمرو، جابر بن عبداللہ اور عمران بن حصین
 رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص اللہ کی راہ میں خرچ ارسال کرتا ہے
 (اور) خود گھر میں اقامت پذیر رہتا ہے تو اس کو ایک درہم کے عوض سات سو درہم ملیں گے اور جس شخص نے خود اللہ
 کی راہ میں جہاد کیا اور مال خرچ کیا تو اس کو ایک درہم کے عوض سات لاکھ درہم ملیں گے بعد ازاں آپ نے یہ آیت
 تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) ”اللہ جس کے لئے چاہتا ہے کئی گنا زیادہ عطا کرتا ہے اور وہ بڑی وسعت والا اور سب کچھ
 جاننے والا ہے“ (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے، خلیل بن عبداللہ راوی مجہول ہے (میزان الاعتدال جلد ۱
 صفحہ ۲۶۷، ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۲۲۲)

۳۸۵۸ - (۷۲) وَهَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُيَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ
 الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «الشُّهَدَاءُ أَرْبَعَةٌ: رَجُلٌ
 مُؤْمِنٌ جَيِّدُ الْإِيمَانِ، لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَّقَ اللَّهَ حَتَّى قُتِلَ؛ فَذَلِكَ الَّذِي يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ أَعْيُنَهُمْ
 يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَكَذَا، وَرَفَعَ رَأْسَهُ حَتَّى سَقَطَتْ قَلَنْسُوتُهُ—، فَمَا أَدْرِي أَقَلَنْسُوتَهُ عَمَرَ أَرَادَ، أَمْ
 قَلَنْسُوتَهُ النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَ: «وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَيِّدُ الْإِيمَانِ، لَقِيَ الْعَدُوَّ، كَانَمَا ضَرَبَ جِلْدُهُ بِشَوْكٍ
 طَلَحَ—، مِنْ الْجُبَيْنِ—، أَنَاهُ سَهْمٌ غَزِبٌ فَقَتَلَهُ؛ فَهُوَ فِي الدَّرَجَةِ الثَّانِيَةِ. وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ خَلَطَ
 عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا، لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَّقَ اللَّهَ حَتَّى قُتِلَ؛ فَذَلِكَ فِي الدَّرَجَةِ الثَّالِثَةِ.
 وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ أَسْرَفَ عَلَى نَفْسِهِ، لَقِيَ الْعَدُوَّ، فَصَدَّقَ اللَّهَ حَتَّى قُتِلَ؛ فَذَلِكَ فِي الدَّرَجَةِ
 الرَّابِعَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۳۸۵۸: فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عمر بن خطاب سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں
 نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا، شہید چار قسم کے ہیں (ایک) وہ مومن انسان جس کا ایمان
 مضبوط ہے، وہ کفار سے جہاد کرتا ہے اور اللہ کو سچ کر دکھاتا ہے یہاں تک کہ (اللہ کی راہ میں) شہید کر دیا گیا، پس یہ وہ

فحص ہے جس کی طرف لوگ قیامت کے دن اپنی آنکھوں کو اس طرح بلند کریں گے (چنانچہ آپ نے اس کیفیت کو بیان کرتے ہوئے) اپنا سر بلند کیا یہاں تک کہ آپ کی ٹوپی گر گئی (راوی بیان کرتا ہے) میں نہیں جانتا کہ فضالہ نے عمر کی ٹوپی کا ارادہ کیا ہے یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ٹوپی کا ارادہ کیا ہے۔ اس نے بیان کیا (دوسرا) وہ مومن فحص جو مضبوط ایمان والا ہے اس نے کافروں سے جماد کیا مگر اس طرح گویا اس کے جسم میں بزدلی کی وجہ سے کانٹے دار درخت کا کانٹا آویزاں ہوا (یعنی وہ بزدلی سے کانٹے لگا) اس اثناء میں اس کو ایک ایسا تیر لگا جس کے مارنے والے کا علم نہیں، اس تیر نے اسے شہید کر دیا پس یہ انسان دوسرے درجہ میں ہے اور (تیسرا) وہ فحص جو مومن ہے جس کے اعمال صالحہ کے ساتھ ساتھ برے اعمال بھی ہیں وہ کافروں سے جماد کرتا ہے اور اللہ کوچ کر دکھلایا، یہاں تک کہ شہید کر دیا گیا۔ پس یہ فحص تیسرے درجہ میں ہے اور (چوتھا) وہ فحص جو ایماندار ہے اس نے بھرپور انداز میں غلطیاں کی ہیں وہ کفار سے جماد کرتا ہے اور اللہ کوچ کر دکھلایا، یہاں تک کہ شہید کر دیا گیا پس یہ فحص چوتھے درجہ میں ہے (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب کہا ہے۔

وضاحت: سند میں ابن اسیر راوی میں کلام ہے اور ابویزید خولانی مجمل ہے (الجرح والتعديل جلد ۵ صفحہ ۶۸۲، الجرحین جلد ۲ صفحہ ۱۱، التاريخ الكبير جلد ۵ صفحہ ۵۷۴، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۷۵، تخریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۲۳۳، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۳۲، ضعیف ترمذی صفحہ ۱۹۰)

۳۸۵۹ - (۷۳) وَقَنَّ عْتَبَةَ بْنَ عَبِيدِ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْقَتْلَى ثَلَاثَةٌ: مُؤْمِنٌ جَاهَدَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَإِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتَّى يُقْتَلَ». قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فِيهِ: «فَذَلِكَ الشَّهِيدُ الْمُتَّحِنُ - فِي خَيْمَةِ اللَّهِ تَحْتَ عَرْشِهِ، لَا يَفْضُلُهُ السَّبْيُونَ إِلَّا بِدَرَجَةِ النُّبُوَّةِ. وَمُؤْمِنٌ خَلَطَ عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا، جَاهَدَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، إِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتَّى يُقْتَلَ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فِيهِ: «مُتَّصِمَةٌ - مَحَتْ ذُنُوبَهُ وَخَطَايَاهُ، إِنَّ السَّيْفَ مَحَاءٌ لِلْخَطَايَا، وَأُدْخِلَ مِنْ أَيْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَ. وَمُتَّفِقٌ جَاهَدَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ، فَإِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتَّى يُقْتَلَ؛ فَذَلِكَ فِي النَّارِ، إِنَّ السَّيْفَ لَا يَمْحُو الْيَفَاقَ». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۳۸۵۹: عتبہ بن عبد سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مقتول تین قسم کے ہیں۔ (ایک) وہ مومن جو اپنی جان اور مال کے ساتھ اللہ کے راستہ میں جماد کرتا ہے جب وہ کفار سے جماد کرتا ہے تو لڑتے لڑتے قتل ہو جاتا ہے۔ آپ نے اس کے بارے میں فرمایا، یہ وہ شہید ہے جس کا امتحان لیا گیا ہے یہ فحص اللہ کے عرش کے نیچے اللہ کے نیچے میں ہو گا۔ انبیاء علیہم السلام اس سے صرف درجہ نبوت کے لحاظ سے افضل ہوں گے۔ (دوسرا) وہ مومن جس کے پاس اعمال صالحہ کے ساتھ ساتھ برے اعمال بھی ہیں اس نے اللہ کی راہ میں اپنی جان

اور اپنے مال کے ساتھ جہاد کیا جب کفار سے ملا تو لڑائی کی یہاں تک کہ قتل ہو گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اس کے جہاد کرنے نے) اسے گناہوں سے پاک صاف کر دیا، اس کے گناہوں اور غلطیوں کو نابود کر دیا یقیناً مجاہد کی تلوار غلطیوں کو نابود کرنے والی ہے اور وہ جنت کے دروازوں میں سے جس دروازے سے چاہے گا جنت میں داخل کیا جائے گا اور (تیسرا) وہ منافق شخص ہے جس نے اپنی جان اور مال کے ساتھ جہاد کیا جب اس کی ملاقات دشمن سے ہوئی تو اس نے لڑائی کی یہاں تک کہ وہ قتل ہو گیا پس یہ شخص دوزخی ہے بلاشبہ تلوار نفاق کو ختم نہیں کر سکتی۔ (داری)

۳۸۶۰ - (۷۴) وَهِنِ ابْنِ عَائِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي جَنَازَةِ رَجُلٍ، فَلَمَّا وُضِعَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَا تُصَلِّ عَلَيهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَإِنَّهُ رَجُلٌ فَاجِرٌ، فَالْتَمَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِلَى النَّاسِ، فَقَالَ: «هَلْ رَأَاهُ أَحَدٌ مِّنْكُمْ عَلَى عَمَلِ الْإِسْلَامِ؟» - فَقَالَ رَجُلٌ: نَعَمْ، يَا رَسُولَ اللَّهِ! حَرَسَ لَيْلَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَحَثَا عَلَيْهِ التُّرَابَ، وَقَالَ: «أَصْحَابُكَ يَظُنُّونَ أَنَّكَ مِنَ أَهْلِ النَّارِ، وَأَنَا أَشْهَدُ أَنَّكَ مِنَ أَهْلِ الْجَنَّةِ» وَقَالَ: «يَا عَمْرُ! إِنَّكَ لَا تُسْأَلُ عَنْ أَعْمَالِ النَّاسِ؛ وَلَكِنْ تُسْأَلُ عَنِ الْفِطْرَةِ... رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۳۸۶۰: ابن عائد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے جنازے کے ساتھ باہر نکلے جب جنازہ رکھا گیا تو عمر نے کہا، اے اللہ کے رسول! اس کا نماز جنازہ ادا نہ کریں کیوں کہ یہ شخص فاسق و فاجر تھا (یہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور آپ نے دریافت کیا، کیا تم میں سے کسی نے اس کو اسلام کا کوئی عمل کرتے ہوئے دیکھا ہے؟ ایک شخص نے کہا، جی ہاں! اے اللہ کے رسول! اس نے رات بھر اللہ کی راہ میں پہرہ دیا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ ادا کی اور اس کی قبر پر مٹی ڈالی اور فرمایا، تیرے رقتاء کا خیال ہے کہ تو دوزخی ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ تو جنتی ہے اور آپ نے فرمایا، اے عمر! تجھ سے لوگوں کے اعمال کے بارے میں سوال نہیں ہو گا بلکہ فطرت (اعتقاد) کے بارے میں سوال ہو گا (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے قابل استدلال نہیں، ابن عائد سے مراد عبدالرحمان بن عائد کوفی ہے (میزان)

الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۲۳، تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۲۳)

بَابُ اِعْدَادِ آلَةِ الْجِهَادِ

(جہاد کے لئے وسائل مہیا کرنے کا بیان)

الفصل الأول

۳۸۶۱- (۱) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ: «وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ» - أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ، أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ، أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل: ۳۸۶۱: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے خبر فرما رہے تھے ”اور جہاں تک ہو سکے ان کے (مقابلہ کے) لئے مستعد رہو، خبردار! قوت سے مقصود تیر اندازی ہے، خبردار! قوت سے مقصود تیر اندازی ہے، خبردار! قوت سے مقصود تیر اندازی ہے (مسلم)

۳۸۶۲- (۲) وَقَضَاهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «سَتَفْتَحُ عَلَيْكُمْ الرُّومَ وَيَكْفِيكُمْ اللَّهُ؛ فَلَا يَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَلْهُوَ بِأَسْهُمِهِ»... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۶۲: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، مستقبل میں تم روم کو فتح کرو گے اور اللہ تمہاری حفاظت فرمائے گا۔ تم میں سے کوئی شخص ایسا نہ ہو جو تیر اندازی کے مشغلہ میں قادر نہ ہو (مسلم)

۳۸۶۳- (۳) وَقَضَاهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ عَلِمَ الرَّمْيَ ثُمَّ تَرَكَهُ؛ فَلَيْسَ مِنَّا، أَوْ قَدْ عَصَى». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۶۳: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، جس شخص نے تیر اندازی میں تربیت حاصل کی بعد ازاں اسے چھوڑ دیا یعنی اس کی مشق کو درخود اہتمام نہ سمجھا وہ ہم میں سے نہیں ہے یا اس نے معصیت کا ارتکاب کیا (مسلم)

وضاحت: قوت کا مفہوم اگرچہ عام ہے، جہاد کے تمام وسائل کو بروئے کار لانے کا نام ہے لیکن تیر اندازی سے

دشمن کو شکست خوردگی کا احساس شدید تر ہوتا ہے اور پھر تیراندازی کرنا کچھ مشکل کام بھی نہیں ہے اس سبب سے خاص طور پر مکرر اس کی رغبت دلائی گئی ہے اور اس کی مشق کے اہتمام کا حکم دیا گیا ہے (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۳)

۳۸۶۴ - (۴) وَعَنْ سَلْمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى قَوْمٍ مِنْ أَسْلَمَ يَتَنَاضِلُونَ - بِالسُّوقِ. فَقَالَ: «ارْمُوا بَنِي إِسْمَاعِيلَ! فَإِنَّ أَبَاكُمْ كَانَ زَائِمِيًا، وَأَنَا مَعَ بَنِي فَلَانٍ» لِأَحَدِ الْفَرِيقَيْنِ. فَأَمْسَكُوا بِأَيْدِيهِمْ، فَقَالَ: «مَا لَكُمْ؟» قَالُوا: وَكَيْفَ نَرْمِي وَأَنْتَ مَعَ بَنِي فَلَانٍ؟ قَالَ: «ارْمُوا وَأَنَا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۸۶۳: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "اسلم" قبیلہ کے کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے جو بازار میں (مقابلہ کرتے ہوئے) تیراندازی کر رہے تھے آپ نے (سرت بھرے جذبات میں) فرمایا: اسماعیل علیہ السلام کی اولاد! تم تیراندازی کرتے رہو بلاشبہ تمہارا والد تیرانداز تھا اور دونوں جماعتوں میں سے ایک کا نام لے کر آپ نے فرمایا، میں (اس مقابلہ میں) ان کے ساتھ ہوں تو دوسرے فریق نے اپنے ہاتھ روک لئے۔ آپ نے (ان سے) دریافت کیا، تمہیں کیا ہے؟ (تم تیراندازی سے رک گئے ہو) انہوں نے جواب دیا، ہم کیسے ان کی جانب تیراندازی کریں جب کہ آپ ان کے ساتھ ہیں، آپ نے فرمایا، تم تیراندازی (کا مقابلہ) کرتے رہو، میں تم سب کے ساتھ ہوں (بخاری)

۳۸۶۵ - (۵) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ أَبُو طَلْحَةَ يَتَرَسُّ - مَعَ النَّبِيِّ ﷺ يَتَرَسُّ وَاجِدًا، وَكَانَ أَبُو طَلْحَةَ حَسَنَ الرَّمِيِّ، فَكَانَ إِذَا رَمَى تَشْرَفَ - النَّبِيُّ ﷺ، فَيَنْظُرُ إِلَى مَوْضِعِ نَبِيِّهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۸۶۵: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابو طلحہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک ہی ڈھال کے ساتھ بچاؤ اختیار کرتے تھے اور ابو طلحہ عمدہ تیرانداز تھے وہ جب تیراندازی کرتے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے تیر کرنے کے مقام کو دیکھنے کے لئے سر اٹھا کر دیکھتے (بخاری)

۳۸۶۶ - (۶) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْبَرَكَةُ فِي نَوَاصِي الْخَيْلِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۸۶۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، گھوڑوں کی پیشانیوں میں خیر و برکت ہے (بخاری، مسلم)

۳۸۶۷- (۷) وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَلْوِي نَاصِيَةَ فَرَسٍ بِإِصْبَعِهِ، وَيَقُولُ: «الْخَيْلُ مَعْقُودٌ بِنَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ: الْأَجْرُ وَالْغَنِيمَةُ»، رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۶۷: جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگلی سے گھوڑے کی پیشانی کے بالوں کو لپیٹ رہے تھے اور فرماتے تھے، قیامت تک کے لئے گھوڑوں کی پیشانیوں میں خیر و برکت رکھ دی گئی ہے (اس سے مقصود) اجر و ثواب اور غنیمت ہے (مسلم)

۳۸۶۸- (۸) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ احْتَبَسَ فَرَسًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِيْمَانًا بِاللَّهِ وَتَصَدِيقًا بِوَعْدِهِ؛ فَإِنَّ شِبَعَهُ، وَرِيَّهُ، وَرَوْتَهُ، وَبَوْلَهُ فِي مِيزَانِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ... رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۸۶۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے اللہ کی راہ میں اللہ پر ایمان اور اللہ کے وعدہ پر یقین رکھتے ہوئے گھوڑا وقف کیا تو گھوڑے کی شکم سیری، آمد و رفت، اس کا گوبر اور اس کا پیشاب قیامت کے دن اس کے ترازو میں رکھ کر (تولا) جائے گا (بخاری)

۳۸۶۹- (۹) وَقَضَاهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَكْرَهُ الشِّكَالَ فِي الْخَيْلِ وَالشِّكَالَ: أَنْ يَكُونَ الْفَرَسُ فِي رِجْلِهِ الْيُمْنَى بِيَاضٍ وَفِي يَدِهِ الْيُسْرَى، أَوْ فِي يَدِهِ الْيُمْنَى وَرِجْلِهِ الْيُسْرَى. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۶۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑوں میں ”شکال“ گھوڑے کو معیوب گردانتے تھے ”شکال“ کی تعریف کسی راوی نے کی ہے کہ جس گھوڑے کے دائیں پاؤں اور بائیں ہاتھ میں سفیدی ہو یا دائیں ہاتھ اور بائیں پاؤں میں سفیدی ہو (مسلم)

وضاحت: تجزیوں سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ اس طرح کے گھوڑے عمدہ نہیں ہوتے (واللہ اعلم)

۳۸۷۰- (۱۰) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَأَلَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي أُضْمِرَتْ مِنَ الْحَفِيَاءِ، وَأَمْدَهَا - ثِنْتَةَ الْوَدَاعِ، وَبَيْنَهُمَا سِتَّةُ أَمْيَالٍ، وَسَأَلَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضْمَرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ، وَبَيْنَهُمَا مِئَلٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۸۷۰: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تضمیر شدہ گھوڑوں کے درمیان حنیاء (مقام) سے شنیۃ الوداع (مقام) تک دوڑ کا مقابلہ کرایا ان کے درمیان چھ میل کی مسافت ہے اور ان گھوڑوں کے درمیان جو تضمیر شدہ نہ تھے شنیۃ الوداع (مقام) سے مسجد بنو زریق تک دوڑ کا مقابلہ کرایا ان کے درمیان ایک میل کی مسافت ہے (بخاری، مسلم)

وضاحت: گھوڑوں کو تضمیر کرنے کا طریق یہ ہے کہ انہیں خوب چارہ ڈالا جائے یہاں تک کہ وہ فریہ ہو جائیں پھر ان کی خوراک کو کم کر دیا جائے بعد ازاں انہیں تنگ و تاریک گھرے میں باندھ کر ان پر جل ڈالے جائیں کہ انہیں پھیند آجائے اس طرح گھوڑے ہلکے پھلکے ہو جاتے ہیں اور تیز دوڑنے لگتے ہیں جماد کے گھوڑوں کو مقابلہ میں دوڑانا مستحب ہے اسی طرح تیراندازی اور دیگر اسلحہ وغیرہ میں مشق کے لئے مقابلہ کرانا مباح بلکہ مستحب ہے۔ (تفہیم الروایۃ جلد ۳ صفحہ ۱۳۳)

۳۸۷۱- (۱۱) وَهَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَتْ نَاقَةٌ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ تُسَمَّى الْعَضْبَاءَ - ، وَكَانَتْ لَا تُسَبِّقُ، فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ عَلَى قَعُودٍ - لَهُ، فَسَبَقَهَا، فَاشْتَدَّ ذَلِكَ عَلَيَّ الْمُسْلِمِينَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ حَقًّا عَلَيَّ اللَّهُ - أَنْ لَا يَرْتَفِعَ شَيْءٌ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا وَضَعَهُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۸۷۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کا نام ”عضباء“ تھا اور کوئی جانور اس سے آگے نہیں نکل سکتا تھا لیکن ایک اعرابی اپنے اونٹ پر (سوار ہو کر) آیا اور اس سے آگے گزر گیا مسلمانوں کو یہ بات ناگوار گزری (ان کے غم و غصہ کو دور کرنے کے لئے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ کا دستور ہے کہ جب دنیا میں کوئی چیز بلند ہوتی ہے تو اللہ اس کو نیچا بھی کر دیتا ہے (بخاری)

الفصل الثانی

۳۸۷۲- (۱۲) هَنَّ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ - ثَلَاثَةَ نَفَرٍ الْجَنَّةَ: صَانِعَهُ يَحْتَسِبُ فِي صَنْعَتِهِ الْخَيْرَ، وَالرَّامِيَ بِهِ، وَمُنْبَلَّهُ - فَارْمُوا، وَارْكَبُوا، وَأَنْ تَرْمُوا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ تَرْكَبُوا، كُلُّ شَيْءٍ يَلْهُو بِهِ الرَّجُلُ بَاطِلٌ، إِلَّا رَمِيَهُ بِقَوْسِهِ، وَتَأْدِيَتَهُ فَرَسَهُ، وَمَلَاعِبَتَهُ أَمْرَاتَهُ؛ فَإِنَّهُنَّ مِنَ الْحَقِّ». رَوَاهُ الْبِرْمِيدِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَزَادَ أَبُو دَاوُدَ، وَالِدَارِمِيُّ: «وَمَنْ تَرَكَ الرَّمِيَّ بَعْدَمَا عَلِمَهُ رَغْبَةً عَنْهُ -؛ فَإِنَّهُ نِعْمَةٌ تَرَكَهَا». أَوْ قَالَ: «كَفَرَهَا».

دوسری فصل : ۳۸۷۲ : عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، بے شک اللہ تعالیٰ ایک تیر کے ساتھ تین انسانوں کو جنت کا مستحق بنا دیتا ہے (ایک) وہ جو تیر تیار کرتا ہے اور اس کے تیار کرنے میں ثواب کا طلبگار ہے (دوسرا) وہ جو تیر چلاتا ہے (تیسرا) وہ جو تیر پکڑتا ہے پس تم تیر اندازی کرو اور سوار ہونے کی مشق کرو اور تم تیر اندازی کا فن حاصل کرو یہ مجھے اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ تم سواری (کے فن) پر محنت کرو، ہر کھیل کود، سوائے کمان کے ساتھ تیر اندازی اور گھوڑے کو سدھانے اور بیوی کے ساتھ کھیل تماشہ کرنے کے باطل ہیں لیکن یہ درست ہیں (ترمذی، ابن ماجہ) ابوداؤد اور داری میں اضافہ ہے، کہ جس شخص نے تیر اندازی کا فن سیکھنے کے بعد اسے معمولی سمجھتے ہوئے چھوڑ دیا۔ اس نے اللہ کی نعمت کو فراموش کر دیا یا اللہ کے احسانات کا ناشکر گزار بنا۔

۳۸۷۳ - (۱۳) **وَعَنْ أَبِي نَجِيحٍ السَّلْمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ بَلَغَ بِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ؛ فَهُوَ لَهُ دَرَجَةٌ فِي الْجَنَّةِ، وَمَنْ رَمَى بِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَهُوَ لَهُ عِدْلُ مُحَرَّرٍ - وَمَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ؛ كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ».** رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ». وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ الْفَضْلَ الْأَوَّلَ، وَالنَّسَائِيُّ الْأَوَّلَ وَالثَّانِي، وَالتِّرْمِذِيُّ الثَّانِي وَالثَّلَاثَ، وَفِي رِوَايَتَيْهِمَا: «مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ» بَدَل «فِي الْإِسْلَامِ».

۳۸۷۳ : ابو نجیح سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، جس شخص نے اللہ کی راہ میں تیر نشانہ پر لگایا اس کو جنت میں ایک درجہ حاصل ہو گا اور جس شخص نے اللہ کی راہ میں تیر اندازی کی، اس کو غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب حاصل ہو گا اور جو شخص اسلام میں بوڑھا ہوا تو قیامت کے دن اس کا بڑھاپا اس کے لئے روشنی کا باعث ہو گا (بیہقی شعب الایمان) اور ابوداؤد نے پہلے جملہ کو اور نسائی نے پہلے اور دوسرے کو اور ترمذی نے دوسرے اور تیسرے کو روایت کیا اور ان کی روایت میں ”اسلام کی جگہ“ کی بجائے ”جو شخص اللہ کی راہ میں بوڑھا ہوا“ مذکور ہے۔

۳۸۷۴ - (۱۴) **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا سَبَقَ إِلَّا فِي نَصْلِ - أَوْ حَيْفٍ - أَوْ حَافِرٍ -».** رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۳۸۷۴ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، (انعامی) مقابلہ صرف نیزہ بازی، اونٹوں یا گھوڑوں کے دوڑانے میں ہے (ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

۳۸۷۵- (۱۵) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ، فَإِنْ كَانَ يُؤْمِنُ أَنْ يُسْبَقَ؛ فَلَا خَيْرَ فِيهِ -، وَإِنْ كَانَ لَا يُؤْمِنُ أَنْ يُسْبَقَ؛ فَلَا بَأْسَ بِهِ»... رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَنِ». وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ: «مَنْ أَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ، يَغْنِي وَهُوَ لَا يَأْمَنُ أَنْ يُسْبَقَ؛ فَلَيْسَ بِقِمَارٍ. وَمَنْ أَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ، وَقَدْ آمَنَ أَنْ يُسْبَقَ -؛ فَهُوَ قِمَارٌ».

۳۸۷۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے دو گھوڑوں کے درمیان گھوڑا داخل کیا اگر اس کو اس کے بارے میں اطمینان ہے کہ (مسابقت میں) اس سے (دوسرا کوئی اور گھوڑا) سبقت نہیں لے جا سکتا تو اس میں بھلائی نہیں ہے اور اگر اس کے سبقت لے جانے کا یقین نہیں تو اس میں کچھ حرج نہیں۔ (شرح السنہ) اور ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے کہ جو شخص دو گھوڑوں کے درمیان گھوڑا داخل کرے اور اسے اس کے بارے میں خوف ہو کہ (کوئی دوسرا گھوڑا) اس پر سبقت لے جا سکتا ہے تو (یہ) قمار نہیں ہے اور جو شخص دو گھوڑوں کے درمیان ایک گھوڑا داخل کرے اور اسے یقین ہو کہ وہ سبقت لے جائے گا، اس گھوڑے سے آگے نہیں نکل سکتا تو وہ قمار ہے۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے (ضعیف سنن ابن ماجہ علامہ البانی صفحہ ۲۳۰، ارواء الغلیل صفحہ ۱۵۰۹، الروض النفیر جلد ۱ صفحہ ۱۱۳۹) گھوڑ دوڑ میں دونوں کی جانب سے شرط ہو کہ اگر زید کا گھوڑا آگے نکل گیا تو خالد اس کو دو ہزار دے گا اور اگر خالد کا گھوڑا آگے نکل گیا تو زید اس کو دو ہزار دے گا، ناجائز ہے البتہ اگر ان دونوں کے علاوہ کوئی تیسرا شخص کہے کہ جس کا گھوڑا سبقت لے جائے گا اس کو ایک ہزار انعام دیا جائے گا تو یہ جائز ہے ہاں دونوں کی جانب سے شرط کی صورت میں تیسرا شخص جو محلل ہے اگر اس کا گھوڑا سبقت لے جائے گا تو دونوں کا روپیہ وہ لے جائے گا اور ہار جانے کی صورت میں اس پر کچھ نہیں لازم ہو گا (واللہ اعلم)

۳۸۷۶- (۱۶) **وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا**، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا جَلْبَ وَلَا جَنْبَ». زَادَ يَحْيَى فِي حَدِيثِهِ: «فِي الرَّهَانِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ مَعَ زِيَادَةٍ فِي بَابِ «الْعُصْبِ».

۳۸۷۶: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، (گھوڑ دوڑ میں) شور کرنا جائز نہیں اور پہلو میں دوسرا گھوڑا رکھنا بھی جائز نہیں یحییٰ (راوی) کی حدیث میں "گھوڑ دوڑ میں" کے لفظ کا اضافہ ہے (ابوداؤد نسائی) اور ترمذی نے اس حدیث کو زائد الفاظ کے ساتھ "باب الغضب" میں ذکر کیا ہے۔
وضاحت: گھوڑ دوڑ میں "جلب" یہ ہے کہ دوڑنے والے گھوڑے کے دوڑتے وقت اس کے قریب شور کیا

جائے تاکہ وہ مقابلہ میں شریک دوسرے گھوڑوں سے آگے نکل جائے اور ”جلب“ یہ ہے کہ مقابلہ والے گھوڑے کے پہلو میں ایک دوسرا گھوڑا رکھا جائے اور جب دوڑنے کی آخری حد قریب آجائے تو تازہ دم گھوڑے پر منتقل ہوا جائے تاکہ وہ مقابلہ میں شریک دوسرے گھوڑوں سے آگے نکل جائے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۳۶)

۳۸۷۷- (۱۷) وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «خَيْرُ الْخَيْلِ الْأَدْهَمُ - الْأَقْرَحُ - الْأَرْنَمُ -، ثُمَّ الْأَقْرَحُ الْمُحَجَّلُ - طَلَقُ الْيَمِينِ -، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ أَدْهَمَ؛ فَكُمَيْتٌ - عَلَى هَذِهِ الشِّيْءِ... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالِدَّارِمِيُّ.

۳۸۷۷: ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، بہترین گھوڑا مشکلی رنگ کا ہے جس کی پیشانی کے درمیان معمولی سفیدی ہو (اور) جس کی ناک اور اوپر کا ہونٹ سفید ہو۔ اس کے بعد وہ گھوڑا جس کی پیشانی میں معمولی سفیدی ہو نیز ہاتھوں اور پاؤں میں سفیدی ہو (البتہ) ایک پاؤں، گھوڑے کے رنگ کی مانند ہو اگر گھوڑے کا رنگ مشکلی نہ ہو تو وہ گھوڑا جس کا رنگ سرخ و سیاہ ہو اور دم اور ایال سیاہ ہوں، اسی حلیہ کا ہو۔ (ترمذی، داری)

۳۸۷۸- (۱۸) وَعَنْ أَبِي وَهَبِ الْجَشْمِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «عَلَيْكُمْ بِكُلِّ كُمَيْتٍ أَعْرَ مُحَجَّلٍ -، أَوْ أَشْقَرَ أَعْرَ مُحَجَّلٍ، أَوْ أَدْهَمَ أَعْرَ مُحَجَّلٍ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۳۸۷۸: ابو وہب جشمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم سرخ سیاہی مائل رنگ یا سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں والے گھوڑے یا سرخ و سیاہ رنگ، سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں والے گھوڑے یا سیاہ رنگ، سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں والے گھوڑے کو حاصل کرو (ابوداؤد، نسائی) وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے، اس میں عقیل بن شیبہ روای مجہول ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۸۸)

۳۸۷۹- (۱۹) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يُمْنُ الْخَيْلِ فِي الشُّقْرِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۳۸۷۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سرخ رنگ والے گھوڑے برکت والے ہیں (ترمذی، ابوداؤد)

۳۸۸۰- (۲۰) وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَبْدِ السَّلْمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا تَقْصُوا نَوَاصِيَ الْخَيْلِ، وَلَا مَعَارِفَهَا - ، وَلَا أَذْنَابَهَا فَإِنَّ أَذْنَابَهَا مَذَابِهَا - ، وَمَعَارِفَهَا دِفَاءُهَا - ، وَنَوَاصِيهَا مَعْقُودٌ فِيهَا الْخَيْرُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۸۸۰: عبید بن عبد السلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا، گھوڑوں کی پیشانی، گردن اور دم کے بال نہ کاٹو کیونکہ دموں کے بال ان کے سچھے ہیں اور گردن کے بال ان کو سردی سے بچاتے ہیں اور ان کی پیشانیوں میں خیر و برکت ہے (ابوداؤد)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں ایک راوی مجہول ہے (تنقیح المرواة جلد ۳ صفحہ ۱۳۶)

۳۸۸۱- (۲۱) وَعَنْ أَبِي وَهَبِ الْجُشَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «ارْقِطُوا الْخَيْلَ، وَأَمْسَحُوا بِنَوَاصِيهَا وَأَعْجَازِهَا - أَوْ قَالَ: أَكْفَالِهَا - وَقَلِدُّوْهَا - ، وَلَا تَقْلِدُّوْهَا الْأَوْتَارَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۳۸۸۱: ابو وہب جشمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، گھوڑوں کو باندھ کر رکھا کرو اور ان کی پیشانیوں اور پیٹھوں پر ہاتھ پھیرا کرو یا فرمایا، گھوڑے کے پچھلے حصے پر ہاتھ پھیرا کرو اور ان کی گردنوں میں رسی ڈالو اور ان کی گردنوں میں کمان کی تانت نہ ڈالو (ابوداؤد، نسائی)
وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۱۳۹)

۳۸۸۲- (۲۲) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَبْدًا مَأْمُورًا، مَا اخْتَصَّنَا دُونَ النَّاسِ بِشَيْءٍ إِلَّا بِثَلَاثٍ: أَمَرْنَا أَنْ نُسَبِّغَ الْوُضُوءَ، وَأَنْ لَا نَأْكُلَ الصَّدَقَةَ، وَأَنْ لَا نُتْرَى حِمَارًا عَلَى فَرْسٍ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ.

۳۸۸۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اللہ کے) بندے تھے انہیں (اللہ کے) پیغامات پہنچانے کا حکم دیا گیا تھا۔ آپ نے ہمیں دیگر لوگوں کے علاوہ کوئی خاص حکم نہیں دیا البتہ تین باتوں کا حکم دیا ہے۔ ہمیں مبالغہ کے ساتھ وضو کرنے کا حکم دیا ہے اور ہمیں صدقہ کھانے سے روکا ہے نیز ہمیں روکا ہے کہ ہم گدھوں کو گھوڑیوں پر نہ چڑھائیں (ترمذی، نسائی)

وضاحت: مبالغہ کے ساتھ وضو کرنے اور گدھوں کو گھوڑیوں پر چڑھانے سے بھی روکا ہے لیکن اہل بیت کو بالخصوص لازمی طور پر روکا ہے جیسا کہ انہیں صدقہ کھانے سے روکا گیا ہے اس لئے کہ صدقہ لوگوں کی میل پچیل ہے۔

گھوڑیوں پر گدھے چڑھانے سے فخر پیدا ہوتے ہیں اس خطرہ کے پیش نظر کہ کہیں گھوڑے ناپید نہ ہو جائیں، ایسا کرنے سے منع کیا ہے جبکہ فخریوں کی بہ نسبت گھوڑے زیادہ افادت کے حامل ہوتے ہیں نیز ان کا گوشت بھی حلال ہے جب کہ فخر کا گوشت حرام ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۳)

۳۸۸۳ - (۲۳) **وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَهْدَيْتَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَعْلَةً، فَرَكِبَهَا، فَقَالَ عَلِيُّ: لَوْ حَمَلْنَا الْحَمِيرَ عَلَى الْخَيْلِ فَكَانَتْ لَنَا مِثْلُ هَذِهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّمَا يَفْعَلُ ذَلِكَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ».. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.**

۳۸۸۳: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فخر کا ہدیہ دیا گیا۔ آپ اس پر سوار ہوئے تو علیؑ نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ کاش! ہم گدھوں کو گھوڑیوں پر چڑھاتے تو ہمیں اس طرح کے فخر میسر آسکتے (ان کی یہ بات سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ کام وہ لوگ کرتے ہیں جو علم نہیں رکھتے۔ (ابوداؤد، نسائی)

۳۸۸۴ - (۲۴) **وَعَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَتْ قَبِيْعَةَ سَيْفٍ - رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ فِضَّةٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَالِدَّارِمِيُّ.**

۳۸۸۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کا قبضہ چاندی کا تھا (ترمذی، ابوداؤد، نسائی، دارمی)

۳۸۸۵ - (۲۵) **وَعَنْ هُوْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ جَدِّهِ مَرْيَدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَى سَيْفِهِ ذَهَبٌ وَفِضَّةٌ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.**

۳۸۸۵: ہود بن عبد اللہ بن سعد اپنے دادا مزیدہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ کی تلوار پر سونا اور چاندی لگا ہوا تھا (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: نور ہشتی نے بیان کیا ہے کہ اس حدیث کی سند قابل اعتبار نہیں ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۳)

۳۸۸۶ - (۲۶) **وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ عَلَيْهِ يَوْمَ أَحُدٍ دِرْعَانٍ قَدْ ظَاهَرَ بَيْنَهُمَا... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.**

۳۸۸۶ : سائب بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ احد کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو ”زرہ“ ایک دوسری کے اوپر پہن رکھی تھیں (ابوداؤد، ابن ماجہ)

۳۸۸۷ - (۲۷) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَتْ رَايَةَ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ سَوْدَاءَ - ، وَلِوَاوُهُ أَبْيَضُ . . . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ، وَابْنُ مَاجَةَ .

۳۸۸۷ : ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑا جھنڈا سیاہ رنگ کا، جبکہ چھوٹا جھنڈا سفید رنگ کا تھا (ترمذی، ابن ماجہ)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں یزید بن حیان راوی بہت غلطیاں کرتا تھا (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۳۷) تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۳۷

۳۸۸۸ - (۲۸) وَعَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ مَوْلَى مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ: بَعَثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ إِلَى الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، يَسْأَلُهُ عَنْ رَايَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ . فَقَالَ: كَانَتْ سَوْدَاءَ مُرْبَعَةً مِنْ نَمْرَةٍ . . . رَوَاهُ أَحْمَدُ ، وَالتِّرْمِذِيُّ ، وَأَبُو دَاوُدَ .

۳۸۸۸ : موسیٰ بن عبیدہ، احمد بن قاسم کا غلام بیان کرتا ہے کہ مجھے محمد بن قاسم نے براء بن عازب کی جانب بھیجا کہ ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے بارے میں دریافت کروں۔ اس نے بتایا کہ آپ کا جھنڈا سیاہ رنگ کا دھاری دار مربع شکل کا تھا (احمد، ترمذی، ابوداؤد)

وضاحت : مربع کے علاوہ بقیہ الفاظ کے ساتھ یہ حدیث صحیح ہے (صحیح جامع ترمذی علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۱۳۶) نیز اس حدیث کی سند میں اسحاق بن ابراہیم ابو یعقوب ثقفی راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۱۸۶)

۳۸۸۹ - (۲۹) وَعَنْ جَابِرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ وَلِوَاوُهُ أَبْيَضُ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ، وَأَبُو دَاوُدَ ، وَابْنُ مَاجَةَ .

۳۸۸۹ : جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ کا جھنڈا سفید رنگ کا تھا (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

وضاحت : شریک راوی نے غلطی سے سفید کہہ دیا۔ اصل میں جھنڈا سیاہ تھا (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۳۸)

الفصل الثالث

۳۸۹۰ - (۳۰) عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيَّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ النِّسَاءِ مِنَ الْخَيْلِ . رَوَاهُ النَّسَائِيُّ .

تیسری فصل : ۳۸۹۰ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ کو بیویوں کے بعد گھوڑوں سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہ تھی (نسائی)

۳۸۹۱- (۳۱) وَمَنْ عَلَيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَتْ بِيَدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَوْسٌ عَرَبِيَّةٌ فَرَأَى رَجُلًا يَبْدِيهِ قَوْسٌ فَارِسِيَّةٌ -، قَالَ: «مَا هَذِهِ؟ أَلْقِهَا، وَعَلَيْنَا بِهَذِهِ وَأَشْبَاهِهَا وَرِمَاجِ أَلْقِنَا - فَإِنَّهَا يُؤَيِّدُ اللَّهُ لَكُمْ بِهَا فِي الدِّينِ وَيُمْكِّنُ لَكُمْ فِي الْبِلَادِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۳۸۹۱ : علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں عربی کمان تھی۔ آپ نے ایک شخص کو دیکھا جس کے ہاتھ میں فارسی کمان تھی آپ نے دریافت کیا یہ کیا ہے؟ اس کو پھینک دو اور اس جیسی عربی کمان اور کھل نیزے کو لازم پکڑو بلاشبہ اللہ دین اسلام میں تمہیں ان کے ساتھ تقویت عطا فرمائے گا اور تمہیں شہروں پر تسلط عطا فرمائے گا (ابن ماجہ)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں اشعث بن سعید راوی غایت درجہ ضعیف ہے (الجرح والتعديل جلد ۲ صفحہ ۹۸۰، الجرحین جلد ۱ صفحہ ۱۷۲، میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۲۶۳، ضعیف سنن ابن ماجہ علامہ البانی صفحہ ۲۲، ضعیف الجامع الصغیر صفحہ ۵۲۳)

بَابُ آدَابِ السَّفَرِ (سفر کے آداب کا بیان)

الفصل الأول

۳۸۹۲- (۱) عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ يَوْمَ الْخَمِيسِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، وَكَانَ يُحِبُّ أَنْ يَخْرُجَ يَوْمَ الْخَمِيسِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل : ۳۸۹۲ : کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک کے لئے جمعرات کے دن (گھر سے) باہر نکلے اور آپ جمعرات کے دن سفر کرنے کو محبوب جانتے تھے (بخاری)

۳۸۹۳- (۲) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْوَحْدَةِ - مَا أَعْلَمُوا؛ مَا سَارَ رَاكِبٌ بِلَيْلٍ وَحْدَهُ»... رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۸۹۳ : عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر لوگ اکیلے (سفر کرنے) میں ان خرابیوں کو معلوم کر لیں جو مجھے معلوم ہیں تو کوئی شخص رات کو اکیلا سفر نہ کرے (بخاری)

۳۸۹۴- (۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةَ رُفْقَةً - فِيهَا كَلْبٌ وَلَا جَرَسٌ»... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۹۴ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، فرشتے ان لوگوں کے ساتھ نہیں ہوتے (جو سفر کرتے ہوئے) اپنے ساتھ کتا اور گھنٹی رکھتے ہیں (مسلم)

۳۸۹۵- (۴) وَعَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «الْجَرَسُ مَزَامِيرُ الشَّيْطَانِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۹۵ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، (جانوروں کی گردنوں میں) گھنٹیاں شیطان کی بانسریاں ہیں (مسلم)

۳۸۹۶- (۵) وَعَنْ أَبِي بَشِيرٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي

بَعْضِ أَسْفَارِهِ، فَارْسَل رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَسُولًا: «لَا تَبْقَيْنَ فِي رَقَبَةٍ بَعِيرٍ قِلَادَةً مِنْ وَتَرٍ - أَوْ قِلَادَةً إِلَّا قَطَعْتَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۸۹۶: ابو بھر انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ آپ نے ایک قاصد بھیجا کہ کسی اونٹ کی گردن میں تندی کا قلابہ یا مطلق قلابہ نہ ہو اور اگر ہو تو اسے اتار دیا جائے (بخاری، مسلم)

۳۸۹۷- (۶) وَفِي أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ فَأَعْطُوا الْإِبِلَ حَقَّهَا مِنَ الْأَرْضِ - ، وَإِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ - فَاسْرِعُوا عَلَيْهَا السَّيْرَ، وَإِذَا عَرَسْتُمْ - بِاللَّيْلِ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيقَ - فَإِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَابِّ وَمَاوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ» ... وَفِي رِوَايَةٍ: «إِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَبَادِرُوا بِهَا بِقِيَّهَا» ... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۹۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب تم خوشحالی میں سفر کرو تو اونٹوں (سواروں) کو زمین (کے چارہ) سے ان کا حق دو اور جب تم قحط سالی میں سفر کرو تو تیزی کے ساتھ سفر مکمل کرو اور جب تم رات کے وقت (آرام کے لئے) اترو تو راستے سے دور اترو اس لئے کہ راستہ چارہوں کے چلنے کے لئے ہے اور رات کے وقت زہریلے جانور وہاں جاتے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ جب تم قحط سالی میں سفر کرو تو جانوروں کے کمزور ہو جانے سے پہلے جلدی سفر ختم کر لو (مسلم)

۳۸۹۸- (۷) وَفِي أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ فِي سَفَرٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ عَلَى رَاحِلَةٍ فَجَعَلَ يَضْرِبُ يَمِينًا وَشِمَالًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ كَانَ مَعَهُ فَضْلٌ ظَهَرَ فَلْيُعْذِبْ بِهِ عَلَيَّ مَنْ لَا ظَهَرَ لَهُ وَمَنْ كَانَ لَهُ فَضْلٌ زَادَ فَلْيُعْذِبْ بِهِ عَلَيَّ مَنْ لَا زَادَ لَهُ» قَالَ: فَذَكَرَ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ حَتَّى رَأَيْنَا أَنَّهُ لَا حَقَّ لِأَحَدٍ مِنَّا فِي فَضْلٍ ... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۹۸: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ہم (کسی) سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ آپ کے پاس ایک شخص سواری پر آیا وہ دائیں بائیں دیکھ رہا تھا جیسے کچھ تلاش کر رہا ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص کے پاس زائد سواری ہے وہ اس شخص کو دے جس کے پاس زائد راہ نہیں ہے۔ راوی نے بیان کیا کہ آپ نے مختلف قسم کے مالوں کا ذکر کیا یہاں تک کہ ہم نے خیال کیا کہ زائد مال پر ہمارا کچھ حق نہیں (مسلم)

وضاحت: سفر میں چونکہ وہ شخص زیادہ پریشان ہوتا ہے جس کا زاد راہ ختم ہو جاتا ہے، اس کے پاس اسباب اور وسائل نہیں ہوتے اور نہ ہی وہ میا کر سکتا ہے۔ اس لئے آپ نے حکم دیا کہ زائد مال پر کسی کا حق نہیں دگر نہ جب لوگ اپنے گھروں میں ہوں تو پھر یہ حکم نہیں ہے وہاں وسائل حاصل کرنا ناممکن نہیں ہوتا لہذا اس حدیث سے حق ملکیت کو ختم کرنا اور اشتراکیت ثابت کرنا ہرگز درست نہیں نیز یہ اخلاقی ہدایت تھی، قانونی حکم نہ تھا (واللہ اعلم)

۳۸۹۹- (۸) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ، يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ نَوْمَهُ وَطَعَامَهُ وَشَرَابَهُ، فَإِذَا قَضَى نَهْمَتَهُ - مِنْ وَجْهِهِ فَلْيُعْجَلْ إِلَى أَهْلِهِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۸۹۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سفر عذاب کا ٹکڑا ہے وہ تمہیں نیند کرنے اور کھانے پینے سے باز رکھتا ہے پس جب کسی شخص کا کام ہو جائے تو جلدی گھروٹ آئے۔ (بخاری، مسلم)

۳۹۰۰- (۹) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تَلَقَى بِصَنِيَّانِ أَهْلِ بَيْتِهِ، وَإِنَّهُ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَسَبَقَ بَنِي إِلَيْهِ، فَحَمَلْنِي بَيْنَ يَدَيْهِ، ثُمَّ جِئْتُ بِأَحَدِ ابْنِي فَاطِمَةَ، فَأَرَدَفَهُ خَلْفَهُ، قَالَ: فَأَدْخَلْنَا الْمَدِينَةَ ثَلَاثَةَ عَشْرَ يَوْمًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ».

۳۹۰۰: عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کبھی سفر سے واپس تشریف لاتے تو آپ کے اہل بیت کے بچے آپ کی ملاقات کے لئے (گھر سے باہر نکل) آتے چنانچہ آپ ایک سفر سے واپس آئے تو چلے میں آپ کو دیا گیا، آپ نے مجھے اپنے آگے سوار کرایا بعد ازاں فاطمہ کے دو بیٹوں میں سے ایک (آپ) کو دیا گیا تو آپ نے اس کو اپنے پیچھے سوار کرایا (صحابی) نے بیان کیا کہ جب ہم مدینہ منورہ میں داخل ہوئے تو ایک سواری پر تین شخص سوار تھے (مسلم)

۳۹۰۱- (۱۰) وَعَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ أَقْبَلَ هُوَ وَأَبُو طَلْحَةَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: «وَمَعَ النَّبِيِّ ﷺ صَفِيَّةٌ مُرَدِفَهَا عَلَى رَاحِلَتِهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ».

۳۹۰۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ اور ابو طلحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں تھے اور صفیہ آپ کے ساتھ آپ کی سواری پر آپ کے پیچھے سوار تھی (بخاری)

۳۹۰۲ - (۱۱) وَفَنَّهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَطْرُقُ - أَهْلَهُ لَيْلًا، وَكَانَ لَا يَدْخُلُ إِلَّا عُذُوةً أَوْ عَشِيَّةً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۰۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (سفر سے) رات کے وقت اپنے گھر نہیں لوٹتے تھے بلکہ آپ صبح یا شام کے وقت تشریف لاتے (بخاری، مسلم)

۳۹۰۳ - (۱۲) وَفَنَّ جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا أَطَالَ أَحَدُكُمْ الْغَيْبَةَ فَلَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ لَيْلًا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۰۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی آدمی کانی عرصہ گھر سے غائب رہے تو رات کے وقت اپنے گھر نہ آئے (بخاری، مسلم)

وضاحت: گھر میں اچانک بلا اطلاع آنے سے روکا گیا ہے تاکہ طرفین میں بجائے محبت کے نفرت نہ ہو جائے اس لئے کہ کہیں بیوی کا ماحول یا اس کی کیفیات خاوند کو ناراض نہ کر دیں لیکن اگر اسے علم ہے اور خاوند کا آنا متوقع ہے تو پھر رات کے وقت آنے میں کچھ مضائقہ نہیں (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۵۰)

۳۹۰۴ - (۱۳) وَفَنَّهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِذَا دَخَلْتَ لَيْلًا فَلَا تَدْخُلْ عَلَى أَهْلِكَ حَتَّى تَسْتَحِدَّ الْمُعْيِيَةَ وَتَمْتَشِطَ الشَّعْبَةَ»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۰۴: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تو رات کے وقت گھر آئے تو اپنی بیوی کے پاس اس وقت تک نہ جا جب تک وہ نظافت اختیار نہ کر لے اور جس کے بال پر اگندہ ہوں وہ کنگھی نہ کر لے (بخاری، مسلم)

۳۹۰۵ - (۱۴) وَفَنَّهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ نَحَرَ جَزُورًا أَوْ بَقْرَةً. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۹۰۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ نے ایک اونٹ یا ایک گائے زبح کی (بخاری)

۳۹۰۶ - (۱۵) وَفَنَّ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ إِلَّا نَهَارًا فِي الضُّحَى، فَإِذَا قَدِمَ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلَّى فِيهِ رَكَعَتَيْنِ، ثُمَّ جَلَسَ فِيهِ لِلنَّاسِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۰۶ : کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے، دن میں چاشت کے وقت واپس آتے جب مدینہ منورہ پہنچتے تو پہلے مسجد میں تشریف لے جاتے وہاں دو رکعت (نفل) ادا کرتے بعد ازاں لوگوں سے ملاقات کے لئے تشریف فرما ہوتے (بخاری، مسلم)

۳۹۰۷ - (۱۶) **وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ قَالَ لِي: «ادْخُلِ الْمَسْجِدَ فَصَلِّ فِيهِ رَكَعَتَيْنِ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.**

۳۹۰۷ : جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں سفر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا جب ہم مدینہ منورہ پہنچے تو آپ نے مجھ سے کہا، مسجد میں جا کر دو رکعت نفل ادا کر (بخاری)

الفصل الثانی

۳۹۰۸ - (۱۷) **عَنْ صَخْرِ بْنِ وَدَاعَةَ الْغَامِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اللَّهُمَّ بَارِكْ لِأُمَّتِي فِي بُكُورِهَا» - وَكَانَ إِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً أَوْ جَيْشًا بَعَثَهُمْ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ، وَكَانَ صَخْرٌ تَاجِرًا. فَكَانَ يَبْعَثُ تِجَارَتَهُ أَوَّلَ النَّهَارِ، فَاتْرَى وَكَثُرَ مَالُهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ، وَابْنُ دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ.**

دوسری فصل : ۳۹۰۸ : مخربین وداعہ غامدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے اللہ! میری امت کے لئے اس کے شروع دن میں برکت عطا فرما اور جب آپ کسی چھوٹے یا بڑے لشکر کو بھیجتے تو شروع دن میں بھیجتے اور صخر تاجر انسان تھا وہ اپنا تجارتی مال شروع دن میں بھیجتا، اسے بہت فائدہ ہوتا چنانچہ وہ بہت مال دار ہو گیا (ترمذی، ابوداؤد، دارمی)

۳۹۰۹ - (۱۸) **وَعَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «عَلَيْكُمْ بِالذُّلْجَةِ -، فَإِنَّ الْأَرْضَ تُطْوَى بِاللَّيْلِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.**

۳۹۰۹ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رات کے ابتدائی حصہ میں سفر کرو، اس لئے کہ رات کے وقت سفر جلدی طے ہوتا ہے (ابوداؤد)

۳۹۱۰ - (۱۹) **وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «الرَّاكِبُ شَيْطَانٌ -، وَالرَّاكِبَانِ شَيْطَانَانِ - وَالثَّلَاثَةُ رَكْبٌ»... رَوَاهُ مَالِكٌ، وَابْنُ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.**

۳۹۱۰: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اکیلا سفر کرنے والا شیطان ہے، دو سفر کرنے والے شیطان ہیں اور تین سفر کرنے والے قافلہ ہیں (مالک، ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

۳۹۱۱- (۲۰) **وَمَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا كَانَ ثَلَاثَةَ فَيَسْفِرْ فَلْيُؤَمِّرُوا أَحَدَهُمْ»...** رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۹۱۱: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تین شخص سفر کریں تو وہ اپنے میں سے ایک کو امیر بنائیں (ابوداؤد)

۳۹۱۲- (۲۱) **وَمَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «خَيْرُ الصَّحَابَةِ أَرْبَعَةٌ، وَخَيْرُ السَّرَايَا أَرْبَعُمِائَةٍ، وَخَيْرُ الْجِيُوشِ أَرْبَعَةُ آلَافٍ، وَلَنْ يُغْلَبَ إِثْنَا عَشَرَ أَلْفًا مِنْ قَلَّةٍ».** رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالِدَّارِمِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۳۹۱۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، بہترین رفقاء چار ہیں اور بہترین چھوٹا لشکر وہ ہے جس میں چار سو افراد ہوں اور بہترین بڑا لشکر وہ ہے جس میں چار ہزار افراد ہوں اور بارہ ہزار افراد کا لشکر تعداد کی کمی کے سبب شکست سے دوچار نہیں ہو سکتا (ترمذی، ابوداؤد، دارمی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

۳۹۱۳- (۲۲) **وَمَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَخَلَّفُ فِي الْمَيْسِرِ، فَيُزْجِي - الضَّعِيفَ، وَيُرْدِفُ -، وَيَدْعُو لَهُمْ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.**

۳۹۱۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے چلتے تھے، تھکے ہوؤں کو دلیری دے کر چلاتے تھے، اپنے پیچھے سوار کر لیتے اور ان کے لئے دعا فرماتے (ابوداؤد)

۳۹۱۴- (۲۳) **وَمَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُسَيْنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّاسُ إِذَا نَزَلُوا مَنْزِلًا تَفَرَّقُوا فِي الشَّعَابِ وَالْأَوْدِيَةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ تَفَرُّقَكُمْ فِي هَذِهِ الشَّعَابِ وَالْأَوْدِيَةِ إِنَّمَا ذَلِكُمْ مِنَ الشَّيْطَانِ». فَلَمْ يَنْزِلُوا بَعْدَ ذَلِكَ مَنْزِلًا إِلَّا انْتَضَمَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ، حَتَّى يُقَالَ: لَوْ بَسِطَ عَلَيْهِمْ نَوْبٌ لَعَمَّهُمْ»...** رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۹۱۳: ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگ جب کسی منزل میں اترتے تو گھائیوں اور وادیوں میں متفرق ہو جاتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ تمہارا گھائیوں اور وادیوں میں متفرق ہونا، شیطان کی جانب سے ہے۔ آپ کے اس فرمان کے بعد جب لوگ کسی منزل میں اترتے تو سٹ کر رہتے یہاں تک کہ کہا جاتا، اگر ان پر چادر بچھا دی جائے تو سب کو ڈھانپ لے (ابوداؤد)

۳۹۱۵- (۲۴) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا يَوْمَ بَدْرٍ، كُلُّ ثَلَاثَةٍ عَلَيَّ بَعِيرٍ، فَكَانَ أَبُو لُبَابَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ زَمِيلَي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: فَكَانَتْ إِذَا جَاءَتْ عُقْبَةُ - رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَا: نَحْنُ نَمَشِي عَنْكَ. قَالَ: «مَا أَنْتُمَا بِأَقْوَى مِنِّي، وَمَا أَنَا بِأَعْنَى عَنِ الْإِجْرِ مِنْكُمَا». رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۳۹۱۵: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جنگ بدر میں ہم تین شخص ایک اونٹ پر سوار تھے چنانچہ ابولبابہ اور علی بن ابی طالب، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی تھے راوی نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کے اترنے) کی باری آئی تو وہ دونوں کہتے کہ ہم آپ کی طرف سے پیدل چلتے ہیں۔ آپ نے فرمایا، تم مجھ سے زیادہ قوی نہیں ہو اور نہ میں تم سے اجر و ثواب میں بے پرواہ ہوں (شرح السنہ)

۳۹۱۶- (۲۵) وَحَدَّثَنَا أَبِي هُرَيْرَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لَا تَتَّخِذُوا ظُهُورَ دَوَابِّكُمْ مَنَابِرَ - ، فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى إِنَّمَا سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُبَلِّغَكُمْ إِلَى بَلَدٍ لَمْ تَكُونُوا بِالْغَيْهِ إِلَّا بِشِقِّ الْأَنْفُسِ ، وَجَعَلَ لَكُمْ الْأَرْضَ فَعَلَيْهَا فَاقْضُوا حَاجَاتِكُمْ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۹۱۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، تم چارپایوں کی کمر کو منبر نہ بناؤ بے شک اللہ نے انہیں تمہارے تابع کیا ہے تاکہ وہ تمہیں ایسے مقامات تک لے جائیں جہاں تم انتہائی مشقت کے بغیر نہیں پہنچ سکتے تھے اور اللہ نے تمہارے لئے زمین کو بنایا پس تم زمین پر اپنے کام کرو (ابوداؤد)

۳۹۱۷- (۲۶) وَحَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا إِذَا نَزَلْنَا مَنْزِلًا لَا نَسْبِغُ حَتَّى نَحُلَّ الرِّحَالَ ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۹۱۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم کسی منزل پر اترتے تو جب تک ہم (چارپایوں سے) سامان نہ اتار لیتے، نعل نماز ادا نہیں کرتے تھے (ابوداؤد)

۳۹۱۸- (۲۷) وَحَدَّثَنَا بُرَيْدَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمْشِي إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مَعَهُ حِمَارٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرْكَبُ! وَتَأَخَّرَ الرَّجُلُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا،

أَنْتَ أَحَقُّ بِصَدْرِ دَابِّيكَ، إِلَّا أَنْ تَجْعَلَهُ لِي». قَالَ: جَعَلْتُهُ لَكَ، فَرَكِبَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۳۹۸: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدل چل رہے تھے اچانک ایک شخص آپ کے پاس آیا اس کے ساتھ گدھا تھا۔ اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اس پر سوار ہو جائیں اور وہ (خود) بیچے ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (سوار ہونے سے) انکار کیا اور فرمایا: تو اپنے چارپائے کے اگلے حصہ پر سواری کرنے کا زیادہ حق رکھتا ہے البتہ اگر تو مجھے اجازت دے تو پھر ہو سکتا ہے؟ اس نے کہا: میں نے آپ کو اجازت دی (پھر) آپ اس پر سوار ہوئے (ترمذی، ابوداؤد)

۳۹۱۹ - (۲۸) وَهَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تَكُونُ إِبِلٌ لِلشَّيَاطِينِ وَبُيُوتٌ لِلشَّيَاطِينِ». فَأَمَّا إِبِلُ الشَّيَاطِينِ فَقَدْ رَأَيْتُهَا: يَخْرُجُ أَحَدُكُمْ بِبَنَجِيَّاتٍ مَعَهُ قَدْ أَسْمَنَهَا فَلَا يَعْلُو بِعَيْرِهَا مِنْهَا وَيَعْمُرُ بِأَخِيهِ قَدْ انْقَطَعَ بِهِ فَلَا يَحْمِلُهُ. وَأَمَّا بُيُوتُ الشَّيَاطِينِ فَلَمْ أَرَهَا. كَانَ سَعِيدٌ يَقُولُ: لَا أَرَاهَا إِلَّا هَذِهِ الْأَقْفَاصَ الَّتِي يَسْتُرُ النَّاسُ بِالِدِيَّاجِ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۹۱۹: سعید بن ابی ہند، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کچھ اونٹ اور کچھ گھر شیطانوں کے لئے ہوتے ہیں۔ شیطانوں کے اونٹ تو میں نے دیکھ لئے ہیں، تم میں سے ایک شخص عمدہ قسم کی اونٹنیاں لے کر نکلتا ہے جن کو اس نے موٹا تازہ کر رکھا ہے لیکن ان میں سے کسی اونٹنی پر سوار نہیں ہوتا اور اپنے ایسے بھائی کے پاس سے گزرتا ہے جو چل نہیں سکتا، اس کو سوار نہیں کراتا اور شیطانوں کے گھر میں نے نہیں دیکھے۔ سعید راوی کہتا تھا میرا خیال ہے کہ ان سے مراد وہ کجولے ہیں جن کو لوگ ریشمی کپڑوں کے ساتھ ڈھلپتے ہیں۔ (ابوداؤد)

وضاحت: موجودہ دور میں کجاووں کی جگہ عمدہ قسم کی کاریں ہیں جو بہت قیمتی ہوتی ہیں اور اظہارِ فخر کے لئے انہیں خریدا جاتا ہے (واللہ اعلم) اس حدیث کی سند میں سعید بن ابی ہند کا ابو ہریرہ سے سماع ثابت نہیں اس لئے یہ روایت منقطع ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۵۳)

۳۹۲۰ - (۲۹) وَهَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، فَضَيَّقَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ وَقَطَعُوا الطَّرِيقَ، فَبَعَثَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ مُنَادِيًا يُنَادِي فِي النَّاسِ: «إِنَّ مِنْ ضَيِّقٍ مَنْزِلًا، أَوْ قَطَعِ طَرِيقًا، فَلَا جِهَادَ لَهُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۹۲۰: سهل بن معاذ اپنے والد سے روایت کرتا ہے اس نے بیان کیا، ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں جہاد کیا۔ لوگوں نے اترنے کے مقامات کو تنگ بنا دیا اور راستوں کو بند کر دیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منادی کرنے

والے کو بھیجا کہ لوگوں میں (یہ) منادی کرے ”بے شک جس شخص نے اترنے کے مقامات کو تنگ کیا یا راستہ بند کیا، اس کا جہاد نہیں ہے“ (ابوداؤد)

۳۹۲۱۔ (۳۰) وَهَنَّ جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «إِنَّ أَحْسَنَ مَا دَخَلَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ أَوَّلُ اللَّيْلِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۹۲۱: جابر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، سب سے اچھا وقت، جس میں آدمی سفر سے واپسی پر گھر والوں کے پاس پہنچتا ہے رات کا ابتدائی حصہ ہے (ابوداؤد)

الفصل الثالث

۳۹۲۲۔ (۳۱) هَنَّ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ فَعَرَّسَ بَلِيلٍ إِصْطَجَعَ عَلَيَّ يَمِينِهِ - ، وَإِذَا عَرَّسَ قُبَيْلَ الصُّبْحِ نَصَبَ ذِرَاعَهُ وَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلَيَّ كَفِّهِ... رَوَاهُ مُسْلِمٌ».

تیسری فصل: ۳۹۲۲: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں ہوتے اور رات آرام کے لئے اترتے تو دائیں جانب پر لیٹتے تھے اور جب صبح سے ذرا پہلے آرام کے لئے اترتے تو اپنی کلائی کو اٹھا کر رکھتے اور اپنا سر اپنی ہتھیلی پر رکھتے (مسلم)

۳۹۲۳۔ (۳۲) وَهَنَّ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ رَوَاحَةَ فِي سِرِّيَّةٍ، فَوَافَقَ ذَلِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَعَدَا أَصْحَابَهُ، وَقَالَ: «اتَّخَلَّفْتُ وَأَصَلَيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ الْحَقُّهُمْ، فَلَمَّا صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَأَاهُ، فَقَالَ: «مَا مَنَعَكَ أَنْ تَعْدُوَ مَعَ أَصْحَابِكَ؟» فَقَالَ: «أَرَدْتُ أَنْ أَصَلِّيَ مَعَكَ ثُمَّ الْحَقُّهُمْ». فَقَالَ: «لَوْ أَنْفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مَا أَدْرَكَتْ فَضْلَ غَدْوَتِهِمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ».

۳۹۲۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن رواحہ کو ایک لشکر میں بھیجا، اس روز جمعہ کا دن تھا، اس کے رفقاء صبح ہی چلے گئے اس نے خیال کیا کہ میں ٹھہرتا ہوں (اور) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کر کے ان کے ساتھ جا لوں گا جب اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی تو آپ نے اسے دیکھا، آپ نے (اس سے) دریافت کیا، تو اپنے رفقاء کے ساتھ کیوں نہیں گیا؟ اس نے جواب دیا، میں نے چاہا کہ آپ کی اقتداء میں نماز ادا کر کے ان کے ساتھ جا لوں گا۔ آپ نے فرمایا، اگر تو زمین کی تمام چیزوں کو خرچ کرے تو ان کے صبح کے وقت چل پڑنے کے ثواب کو نہیں پاسکے گا (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں "حکم" کا "مقسم" سے سماع ثابت نہیں نیز حجاج بن ارطابہ راوی ضعیف ہے (المجرح والتحدیل جلد ۳ صفحہ ۶۷۳، النعفاء الصغیر صفحہ ۷۵، المجموعین جلد ۲۲۵، تاریخ بغداد جلد ۸ صفحہ ۲۳۵، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۴۵۸)

۳۹۲۴- (۳۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةَ رُفَقَةً فِيهَا جُلْدٌ نَمْرًا»... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۹۲۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، فرشتے ایسے قافلے کے ساتھ نہیں ہوتے جس میں چیتے کا چمڑا ہو (ابوداؤد) وضاحت: اس حدیث کی سند میں عمران بن داؤد راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۲۳۶)

۳۹۲۵- (۳۴) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «سَيِّدُ الْقَوْمِ فِي السَّفَرِ خَادِمُهُمْ، فَمَنْ سَبَقَهُمْ بِخِدْمَةٍ لَمْ يَسْبِقُوهُ بِعَمَلٍ إِلَّا الشُّهَادَةَ» رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۳۹۲۵: سهل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سفر میں قوم کا سردار ان کا خادم ہے پس جو شخص خدمت کرنے میں ان سے سبقت لے جائے تو وہ لوگ اس سے سوائے شہادت کے کسی (دوسرے) عمل کے ساتھ سبقت نہیں لے جاسکتے (بیہقی شعب الایمان) وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے نیز اس حدیث کو سیوطی نے ضعیف قرار دیا ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۵۳، ضعیف الجامع الصغیر جلد ۳ صفحہ ۲۳۲)

بَابُ الْكِتَابِ إِلَى الْكُفَّارِ وَدُعَائِهِمْ إِلَى الْإِسْلَامِ

(کفار کی جانب خطوط تحریر کرنے اور انہیں اسلام کی دعوت دینے کا بیان)

الفصل الأول

۳۹۲۶- (۱) **قَالَ** ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَتَبَ إِلَى قَيْصَرَ يَدْعُوهُ إِلَى الْإِسْلَامِ ، وَبَعَثَ بِكِتَابِهِ إِلَيْهِ دَحِيَّةَ الْكَلْبِيِّ ، وَأَمَرَهُ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى عَظِيمٍ بَصْرِيٍّ لِيَدْفَعَهُ إِلَى قَيْصَرَ ، فَإِذَا فِيهِ : «بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى هِرْقَلِ عَظِيمِ الرُّومِ . سَلَامٌ عَلَيَّ مِنْ اتَّبَعَ الْهُدَى ، أَمَا بَعْدُ ، فَإِنِّي أَدْعُوكَ بِدَاعِيَةِ الْإِسْلَامِ . أَسْلِمْتَ تَسَلَّمَ . وَأَسْلِمَ يُؤْتِكَ اللَّهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ ، وَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَعَلَيْكَ إِثْمُ الْأَرْيَسِيِّينَ - ، وَهُيَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا . وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ ، فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا : اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ ﴿﴾ . . . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ . وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ ، قَالَ : «مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ» وَقَالَ : «إِثْمُ الْبَرِّيْسِيِّينَ» وَقَالَ : «بِدَاعِيَةِ الْإِسْلَامِ» .

پہلی فصل : ۳۹۲۶ : ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قیصر روم کی جانب خط لکھا، اسے اسلام کی دعوت دی اور اس کی جانب وجہ کلبی کو خط دے کر بھیجا اور اس کو حکم دیا کہ وہ اسے بصرہ کے امیر کو دے تاکہ وہ اسے قیصر روم تک پہنچا سکے۔ اس کی عبارت یہ تھی، شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا بخشنے والا مہربان ہے، محمد اللہ کے بندے اور اس کے پیغمبر کی جانب سے روم کے حاکم ہرقل کی جانب، اس شخص پر سلام ہو جو اللہ کی ہدایت کی اتباع کرے بعد ازاں میں آپ کو اسلام کی دعوت دیتا ہوں آپ اسلام لائیں (تو) آپ محفوظ رہیں گے اور اسلام قبول کرنے سے اللہ تعالیٰ آپ کو دوگنا ثواب مرحمت فرمائے گا اور اگر آپ نے اسلام سے انحراف کیا تو آپ کے سبب ایمان نہ لانے والی رعیت کا گناہ آپ پر ہو گا اور اے اہل کتاب! جو بات ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں مسلہ ہے اس کی طرف آؤ۔ وہ یہ ہے کہ اللہ کے سوا، ہم کسی کی عبادت نہ کریں اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بنائیں اور ہم میں سے کوئی کسی کو اللہ کے سوا اپنا کارساز نہ سمجھے اگر یہ لوگ (اس بات کو) نہ مانیں تو (ان سے) کہہ دو کہ تم گواہ رہو کہ ہم اللہ کے فرمانبردار ہیں (بخاری، مسلم) اور مسلم کی روایت میں ہے آپ نے لکھوایا، محمد اللہ کے پیغمبر کی جانب سے ہے اور (الاریسین کی بجائے) البریسین تحریر ہے (جب کہ دونوں کا مفہوم ایک ہے) اور لفظ ”داعیہ“ کی جگہ ”دعایہ“ تحریر ہے۔

وضاحت : روم کے بادشاہ کا لقب 'قیصر' فارس کے بادشاہ کا لقب 'کسری' حبشہ کے بادشاہ کا لقب 'نجاشی' ترک کے بادشاہ کا لقب 'خاقان' قبطیوں کے بادشاہ کا لقب 'فرعون' مصریوں کے بادشاہ کا لقب 'عزیز اور حمیر کے بادشاہ کا لقب 'تج تھا اور چونکہ خطوط میں اختصار ہوتا ہے، اس لئے اس خط میں جہاں اختصار ہے وہاں فصاحت و بلاغت کے لحاظ سے نہایت عمدہ تحریر ہے (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۵۴)

۳۹۲۷- (۲) وَصْنُهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ بِكِتَابِهِ إِلَى كِسْرَى مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُذَافَةَ السُّهْمِيِّ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ الْبَحْرَيْنِ، فَدَفَعَهُ عَظِيمُ الْبَحْرَيْنِ إِلَى كِسْرَى فَلَمَّا قَرَأَ مَرْزُوقَهُ، قَالَ ابْنُ الْمُسَيْبِ: فَذَعَا عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُمَرِّقُوا كُلَّ مُمَرِّقٍ.. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۹۲۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا مکتوب عبد اللہ بن حذافہ سہمی کے ہاتھ کسریٰ کی جانب ارسال کیا اور اسے حکم دیا کہ وہ یہ خط بحرین کے رئیس کو دے دے چنانچہ بحرین کے رئیس نے وہ خط کسریٰ کی جانب بھجوایا جب اس نے خط پڑھا تو اس کو پھاڑ ڈالا ابن المسیب راوی نے بیان کیا کہ ان کے حق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بد دعا کی کہ وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں (بخاری)

وضاحت : ابرویز بن ہرمز بن نوشیرواں نے آپ کے خط کو ٹکڑے ٹکڑے کیا تھا اس کو اس کے بیٹے شیریہ نے قتل کر ڈالا بیان کیا جاتا ہے کہ جب ابرویز کو اپنی موت کا یقین ہو گیا تو اس نے دواخانہ کی الماری میں سے زہر کی ڈبیہ پر تحریر کیا کہ یہ دوا قوت باہ کے لئے بہت مفید ہے اور اس کا بیٹا شیریہ ایسی ادویات کا بڑا دلدادہ تھا چنانچہ والد کو قتل کرنے کے بعد دواخانہ سے اس نے وہ ڈبیہ لی جس پر لکھا ہوا تھا کہ یہ دوا مقوی باہ ہے اسے استعمال کیا اور اس سے وہ فوراً ہلاک ہو گیا نتیجہ میں حکومت ختم ہو گئی اور نحوست نے ان کے ہاں ڈیرے ڈال لئے۔ یہ سب کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بد دعا کا نتیجہ تھا (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۵۴)

۳۹۲۸- (۳) وَهَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَتَبَ إِلَى كِسْرَى وَإِلَى قَيْصَرَ وَإِلَى النَّجَاشِيِّ وَإِلَى كُلِّ جَبَّارٍ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللَّهِ، وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِي صَلَّى عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۹۲۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسریٰ، قیسر، نجاشی، اور ہر سردار کی جانب خط تحریر کیا (اور) انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دی (خیال رہے) اس نجاشی سے مراد وہ نجاشی نہیں جس کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عاتبانہ نماز جنازہ پڑھا تھا (مسلم)

۳۹۲۹- (۴) وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَمَرَ أَمِيرًا عَلَى جَيْشٍ أَوْ سَرِيَّةٍ أَوْ صَاهُ فِي خَاصَّتِهِ بِتَقْوَى اللَّهِ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا، ثُمَّ قَالَ: «اغزُوا بِسْمِ اللَّهِ، فِي سَبِيلِ اللَّهِ، قَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ، اغزُوا فَلَا تَغْلُوا، وَلَا تَغْدِرُوا، وَلَا تَمَثَلُوا، وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيدًا، وَإِذَا لَقِيتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَادْعُهُمْ إِلَى ثَلَاثِ حِصَالٍ - أَوْ حِلَالٍ - فَأَيُّهُنَّ مَا أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ، ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ، فَإِنْ أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ، ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى التَّحْوِيلِ مِنْ دَارِهِمْ إِلَى دَارِ الْمُهَاجِرِينَ، وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ إِنْ فَعَلُوا ذَلِكَ فَلَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِينَ، وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِينَ، فَإِنْ أَبَوْا أَنْ يَتَحَوَّلُوا مِنْهَا فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ يَكُونُونَ كَأَعْرَابِ الْمُسْلِمِينَ، يُجْزَى عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللَّهِ الَّذِي يَجْرِي عَلَى الْمُؤْمِنِينَ، وَلَا يَكُونُ لَهُمْ فِي الْغَيْبَةِ وَالْفَيْءِ شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَجَاهِدُوا مَعَ الْمُسْلِمِينَ، فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَسَلِّهِمُ الْجَزِيَّةَ، فَإِنْ هُمْ أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ، فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَاسْتَعِينْ بِاللَّهِ وَقَاتِلْهُمْ، وَإِذَا حَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْنٍ فَأَرَادُوكَ أَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللَّهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهِ فَلَا تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللَّهِ وَلَا ذِمَّةَ نَبِيِّهِ، وَلَكِنْ اجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ وَذِمَّةَ أَصْحَابِكَ، فَإِنَّكُمْ أَنْ تُخْفِرُوا ذِمَّتَكُمْ وَذِمَّةَ أَصْحَابِكُمْ أَهْوَنُ مِنْ أَنْ تُخْفِرُوا ذِمَّةَ اللَّهِ وَذِمَّةَ رَسُولِهِ، وَإِنْ حَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْنٍ فَأَرَادُوكَ أَنْ تُنْزِلَهُمْ عَلَى حُكْمِ اللَّهِ فَلَا تُنْزِلْهُمْ عَلَى حُكْمِ اللَّهِ، وَلَكِنْ أَنْزِلْهُمْ عَلَى حُكْمِكَ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي: أَنْصِيبُ حُكْمَ اللَّهِ فِيهِمْ أَمْ لَا؟» .
رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۹۲۹: سلیمان بن بریدہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں، اس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی چھوٹے یا بڑے لشکر کا امیر مقرر فرماتے تو اس کو اپنے معاملات میں اللہ سے ڈرنے اور اپنے ساتھی مسلمانوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی وصیت فرماتے۔ نیز فرماتے، اللہ کے راستے میں اللہ کے نام کے ساتھ جہاد کرو۔ اس شخص سے لڑائی کرو جو اللہ کے ساتھ کفر کرتا ہے۔ جہاد کرو تو خیانت نہ کرو، عہد شکنی نہ کرو (لاشوں کا) مثلہ نہ کرو کسی بچے کو قتل نہ کرو اور جب تمہاری ملاقات تمہارے دشمنوں سے ہو تو انہیں تین باتوں کی دعوت دو۔ ان میں سے جس بات کو وہ تسلیم کریں اس کو مان لو، اور ان پر حملہ نہ کرو، پہلے انہیں اسلام کی جانب بلاؤ اگر وہ اسلام لے آئیں تو ان کے اسلام کو قبول کرو اور ان پر حملہ کرنے سے رک جاؤ بعد ازاں انہیں کہو کہ وہ دارالحرب چھوڑ کر دارالہجرت میں منتقل ہو جائیں نیز انہیں بتاؤ کہ اگر وہ منتقل ہو جائیں گے تو ان کو ماجرین کے حقوق میسر آئیں گے اور ان پر ماجرین کی سی ذمہ داری عائد ہوں گی اگر وہ دارالہجرت کی جانب منتقل ہونے سے انکار کریں تو انہیں بتاؤ کہ ان کا معاملہ جنگل میں بودباش رکھنے والے مسلمانوں کا سا ہو گا۔ ان پر اللہ کے وہی احکام نافذ ہوں گے جو دیگر ایمانداروں پر نافذ ہوتے ہیں مگر انہیں غنیمت اور فئی کے مال میں سے کچھ نہیں ملے گا۔ ہاں اگر وہ مسلمانوں کے ساتھ ہو کر جہاد کریں گے تو انہیں حصہ ملے گا اگر وہ اس بات کو تسلیم نہ کریں تو ان سے جزیہ ادا کرنے کا مطالبہ کرو۔ اگر وہ جزیہ ادا کرنا تسلیم کریں تو ان سے جزیہ لا اور

انہیں کچھ نہ کہو۔ اگر وہ جزیہ دینے سے انکار کریں تو اللہ سے مدد طلب کرتے ہوئے ان کے ساتھ جنگ کرو اور جب تم کسی قلعہ کا محاصرہ کرو اور وہ تم سے تقاضا کریں کہ تم انہیں اللہ اور اس کے پیغمبر کا ذمہ (ضمانت) دو تو تم انہیں اللہ اور اس کے پیغمبر کا ذمہ نہ دو بلکہ اپنا اور اپنے رفقاء کا ذمہ دو کیونکہ اگر تم اپنے اور اپنے رفقاء کے ذمہ کو توڑ ڈالو تو یہ اللہ اور اس کے رسول کے ذمہ کو توڑنے کے مقابلہ میں معمولی ہے اور اگر تم کسی قلعہ کے مکینوں کا محاصرہ کرو اور وہ تم سے یہ تقاضا کریں کہ تم انہیں اللہ کے حکم پر اتارو تو تم انہیں اللہ کے فیصلے پر نہ اتارنا بلکہ اپنے فیصلہ پر اتارنا کیونکہ تمہیں علم نہیں کہ تم ان کے بارہ میں اللہ کے فیصلے کو پہنچ پاؤ گے یا نہیں (مسلم)

وضاحت: اپنے فیصلہ پر اتارنے کا حکم دینے سے معلوم ہوتا ہے کہ شریعت میں اجتہاد بھی ایک دلیل ہے خواہ اجتہاد صحیح ہو یا غلط بہر حال قیامت تک اجتہاد کا دروازہ کھلا ہے البتہ یہ مسئلہ تفصیل طلب ہے کہ اجتہاد کی اجازت کن اہل علم کو ہے؟ (واللہ اعلم)

۳۹۳۰ - (۵) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَيَّامِهِ الَّتِي لَقِيَ فِيهَا الْعَدُوَّ أَنْتَظَرَ حَتَّى مَالَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ قَامَ فِي النَّاسِ فَقَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ، وَاسْأَلُوا اللَّهَ الْعَافِيَةَ، فَإِذَا لَقِيتُمْ فَأَصْبِرُوا، وَاعْلَمُوا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السِّيُوفِ» ثُمَّ قَالَ: «اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ، وَمُجْبِرِ السَّحَابِ، وَهَازِمِ الْأَحْزَابِ، أَهْزِمْهُمْ وَأَنْصِرْنَا عَلَيْهِمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۳۰: عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض غزوات میں جن میں آپ نے دشمنوں سے مقابلہ کیا، سورج کے زوال کا انتظار کیا بعد ازاں آپ لوگوں میں کھڑے ہوئے اور آپ نے اعلان کیا، اے لوگو! تم دشمن کے ساتھ لڑائی کی آرزو نہ کرو بلکہ اس سے عافیت طلب کرو جب تم دشمن سے ملو تو مبر سے کام لو اور اس بات کا یقین رکھو کہ جنت تمہاروں کے سائے کے نیچے ہے پھر آپ نے (ذیل کے الفاظ کے ساتھ) دعا کی، اے اللہ! کتاب کو نازل کرنے والے، بادلوں کو چلانے والے، (کافروں کی) جماعتوں کو شکست دینے والے، انہیں شکست سے دوچار کر اور ہمیں ان پر غلبہ عطا فرما (بخاری، مسلم)

۳۹۳۱ - (۶) وَعَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا غَزَا بِنَا قَوْمًا لَمْ يَكُنْ يَغْزُو بِنَا حَتَّى يُصْبِحَ - وَيَنْظُرَ إِلَيْهِمْ، فَإِنْ سَمِعَ آذَانًا كَفَّ عَنْهُمْ، وَإِنْ لَمْ يَسْمَعْ آذَانًا أَعَارَ عَلَيْهِمْ، قَالَ: فَخَرَجْنَا إِلَى خَيْبَرَ، فَانْتَهَيْنَا إِلَيْهِمْ لَيْلًا، فَلَمَّا أَصْبَحَ وَلَمْ يَسْمَعْ آذَانًا رَكِبَ وَرَكِبَتْ خَلْفَ أَبِي طَلْحَةَ وَإِنْ قَدِمِي لَتَمَسُّ قَدَمَ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: فَخَرَجُوا إِلَيْنَا بِمَكَاتِلِهِمْ وَمَسَاحِيهِمْ - ، فَلَمَّا رَأَوْا النَّبِيَّ ﷺ قَالُوا: مُحَمَّدٌ، وَاللَّهِ مُحَمَّدٌ وَالْحَمِيسُ - ، فَلَجَأُوا إِلَى الْجِصْنِ، فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ، خَرِبَتْ خَيْبَرُ، إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا

بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذِرِينَ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۳۹۳۱ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ہمیں لیکر کسی قوم سے لڑائی کرتے تو اس وقت تک لڑائی نہ کرتے جب تک صبح صادق نمودار نہ ہو جاتی اور ان کا جائزہ لیتے اگر اذان (کے کلمات) سنتے تو ان پر حملہ نہ کرتے اور اگر اذان نہ سنتے تو ان پر حملہ کر دیتے۔ انسؓ نے بیان کیا چنانچہ ہم خیبر (کی جانب) گئے ہم وہاں رات کے وقت پہنچے جب صبح نمودار ہوئی اور آپؐ نے اذان (کے کلمات) نہ سنے تو آپؐ (سواری پر) سوار ہوئے اور میں طلحہ کے پیچھے سوار ہوا جبکہ میرا قدم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم کو چھو رہا تھا۔ انسؓ نے بیان کیا کہ خیبر کے لوگ ہماری طرف اپنے ٹوکروں اور اپنی کدالوں کے ساتھ نکلے جب انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو انہوں نے شور مچا دیا، محمدؐ ہے، اللہ کی قسم محمدؐ ہے اور لشکر ہے۔ چنانچہ وہ قلعہ میں پناہ گزین ہوئے اور جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھا تو آپؐ نے فرمایا، اللہ بت بڑا ہے۔ اللہ بت بڑا ہے۔ خیبر تباہ و برباد ہو گیا، اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جب ہم کسی قوم کی آبادی میں اترتے ہیں تو ان لوگوں کی صبح غم ناک ہوتی ہے جن کو برے انجام سے پہلے سے خبردار کر دیا گیا تھا (بخاری، مسلم)

۳۹۳۲ - (۷) وَعَنِ النَّعْمَانِ بْنِ مُقَرَّبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: شَهِدْتُ الْقِتَالَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَكَانَ إِذَا لَمْ يُقَاتِلْ أَوَّلَ النَّهَارِ أَنْتَظِرَ حَتَّى تَهْبُ الْأَرْوَاحُ - وَتَحْضُرَ الصَّلَاةُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۹۳۲ : نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں لڑائیوں میں حاضر ہوا آپؐ کا (معمول) تھا کہ اگر آپؐ شروع دن میں لڑائی کا آغاز نہ فرماتے تو انتظار کرتے یہاں تک کہ ہوائیں چلنے لگتیں اور نماز کا وقت ہو جاتا (بخاری)

الفصل الثاني

۳۹۳۳ - (۸) عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ مُقَرَّبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: شَهِدْتُ - مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَكَانَ إِذَا لَمْ يُقَاتِلْ أَوَّلَ النَّهَارِ أَنْتَظِرَ حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ وَتَهْبُ الرِّيَّاحُ وَيَنْزِلَ النَّصْرُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

دوسری فصل : ۳۹۳۳ : نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں غزوات میں شریک ہوتا رہا جب آپؐ شروع دن میں جنگ نہ کرتے تو انتظار فرماتے یہاں تک کہ سورج ڈھل جاتا، ہوائیں چلنے لگتیں اور فتح و نصرت کا نزول ہوتا (ابوداؤد)

۳۹۳۴ - (۹) وَهَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ مُقَرَّبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ - فَكَانَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ أَمْسَكَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، فَإِذَا طَلَعَتْ قَاتَلَ، فَإِذَا أَنْتَصَفَ النَّهَارُ أَمْسَكَ حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ، فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ قَاتَلَ حَتَّى الْعَصْرِ، ثُمَّ أَمْسَكَ حَتَّى يُصَلِّيَ الْعَصْرَ، ثُمَّ يُقَاتِلُ. قَالَ قَتَادَةُ: كَانَ يُقَالُ: عِنْدَ ذَلِكَ يَهْبِجُ رِيَّاحُ النَّصْرِ، وَيَدْعُو الْمُؤْمِنُونَ لِجَبِيْشِهِمْ فِي صَلَاتِهِمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۹۳۳: قنادہ رحمہ اللہ نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں جنگیں لڑتا رہا جب صبح صادق طلوع ہوتی تو آپ سورج نکلنے تک جنگ سے رکے رہتے جب سورج طلوع ہو جاتا تو آپ لڑائی شروع فرماتے جب دوپہر کا وقت ہوتا تو سورج کے زوال تک رکے رہتے اور جب سورج ڈھل جاتا تو عصر کی نماز تک لڑائی کرتے رہتے بعد ازاں نماز عصر ادا کرنے تک رکے رہتے اس کے بعد لڑائی شروع کرتے قنادہ نے بیان کیا، کہا جاتا تھا کہ اس وقت فتح و نصرت کی ہوائیں چلتی ہیں اور مومن اپنے لشکروں کے لئے نمازوں میں دعا کرتے ہیں (ترمذی)

وضاحت: قنادہ مدلس راوی ہے اس کی ملاقات نعمان سے ثابت نہیں ہے، پس سند میں انقطاع ہے -
(میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۸۵، ضعیف ترمذی صفحہ ۱۸۷)

۳۹۳۵ - (۱۰) وَهَنْ عِصَامِ الْمُزَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي سِرِّيَّةٍ، فَقَالَ: «إِذَا رَأَيْتُمْ مَسْجِدًا أَوْ سَمِعْتُمْ مُؤَذِّنًا فَلَا تَقْتُلُوا أَحَدًا»... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۳۹۳۵: عصام مزی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک دستہ میں بھیجا اور آپ نے فرمایا، جب تم کسی مسجد کو دیکھو یا مؤذن کی اذان سنو تو تم وہاں کسی شخص کو قتل نہ کرو (ترمذی، ابوداؤد) وضاحت: ابوداؤد کی روایت کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۵۷)

الفصل الثالث

۳۹۳۶ - (۱۱) هَنْ أَبِي وَائِلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَتَبَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ إِلَى أَهْلِ فَارَسَ: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مِنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ إِلَى رُسْتَمٍ وَمِهْرَانَ فِي مِلَا فَارَسَ. سَلَامٌ عَلَيَّ مِنْ أَتْبَعِ الْهُدَى. أَمَا بَعْدُ فَإِنَّا نَدْعُوكُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ، فَإِنِ ابْتِئْتُمْ فَأَعْطُوا الْجَزِيَّةَ عَنْ يَدٍ وَأَنْتُمْ صَاغِرُونَ، فَإِنِ ابْتِئْتُمْ فَإِنَّمَا مَعِيَ قَوْمًا يُجِبُونَ الْقَتْلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَا يُجِبُّ فَارَسُ الْحَمْرَ، وَالسَّلَامُ عَلَيَّ مِنْ أَتْبَعِ الْهُدَى. رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ».

تیسری فصل : ۳۹۳۶ : ابوداؤد اعلیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خالد بن ولید نے اہل فارس کی جانب خط تحریر کیا (جس کا مضمون تھا) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ خالد بن ولید کی جانب سے رستم، مہران اور دیگر اکابرین فارس کے نام! اس شخص پر سلام ہو جو ہدایت کی تابعداری کرے، اس کے بعد! ہم تمہیں اسلام کی دعوت دیتے ہیں اگر تم انکار کرو تو تم مطیع ہو کر جزیہ ادا کرو اگر تم جزیہ ادا کرنے سے انکار کرو تو (یقین کر لو) کہ میرے ساتھ ایسے لوگ ہیں جو اللہ کے راستہ میں قتل ہونے کو اتنا پسند کرتے ہیں جتنا فارس کے لوگ شراب کو پسند کرتے ہیں اور سلام ان لوگوں پر ہو جو ہدایت کی تابعداری کریں (شرح السنہ)

وضاحت : اس حدیث کی سند معلوم نہیں ہو سکی۔ البتہ ابن جریر طبری نے اس حدیث کا مضمون سند کے ساتھ ذکر کیا ہے جس میں سیف بن عمرو تیمی راوی ضعیف اور مجالد بن سعید راوی کا آخری عمر میں حافظہ تبدیل ہو گیا تھا وہ قوی نہیں ہے اور ابو مخنف لوط بن یحییٰ کوفی شیبی اور حالک ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۵۵، جلد ۳ صفحہ ۳۱۸)

بَابُ الْقِتَالِ فِي الْجِهَادِ (جماد میں لڑائی کرنے کا ذکر)

الفصل الأول

۳۹۳۷- (۱) عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ - يَوْمَ أُحُدٍ: أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ، فَأَيْنَ أَنَا؟ قَالَ: «فِي الْجَنَّةِ» فَالْتَمَى تَمْرَاتٍ فِي يَدِهِ ثُمَّ قَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۳۹۳۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے احد کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا، آپ مجھے بتائیں کہ اگر میں قتل ہو جاؤں تو کہاں ہوں گا؟ آپ نے فرمایا، تو جنت میں ہو گا چنانچہ اس کے ہاتھ میں جو کجھوریں تھیں اس نے ان کو گرا دیا پھر اس نے لڑائی کی یہاں تک کہ شہید ہو گیا (بخاری، مسلم)

۳۹۳۸- (۲) وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُرِيدُ غَزْوَةَ الْإِوْرَى بِغَيْرِهَا -، حَتَّى كَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ - يَعْنِي غَزْوَةَ تَبُوكَ - غَزَاهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حَرِّ شَدِيدٍ، وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيدًا، وَمَفَازًا - وَعَدُوًّا كَثِيرًا، فَجَلَى لِلْمُسْلِمِينَ أَمْرُهُمْ، لِيَتَأَهَّبُوا أُهْبَةً غَزَوْهُمْ، فَأَحْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِ الَّذِي يُرِيدُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۹۳۸: کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی طرف جہاد کا ارادہ فرماتے تو اس کے علاوہ کا تو یہ فرماتے یہاں تک کہ جنگ تبوک ہوئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جنگ شدید گرمی میں لڑی، سفر بھی دور دراز کا تھا، جنگلات کو عبور کرنا تھا اور دشمن تعداد میں بھی زیادہ تھا تو آپ نے مسلمانوں کے سامنے تمام معاملہ واضح کر دیا تاکہ وہ جہاد کے لئے پورے ساز و سامان کے ساتھ لیس ہو کر نکلیں آپ نے ان کو واضح طور پر بتا دیا، جدھر آپ جانا چاہتے تھے (بخاری)

۳۹۳۹- (۳) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْحَرْبُ خُدْعَةٌ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۳۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، لڑائی میں دھوکہ دینا درست ہے (بخاری، مسلم)

وضاحت: مقصود یہ ہے کہ لڑائی میں ہوشیاری اور سمجھداری سے کام لیا جائے اور دشمن کو مغلوب کرنے کے لئے حیلہ سازی کی جائے البتہ عمدہ فکری درست نہیں (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۵)

۳۹۴۰- (۴) وَفَنَ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَغْزُو بِأَمِّ سُلَيْمٍ، وَنِسْوَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ مَعَهُ، إِذَا غَزَا يَسْقِيَنَّ الْمَاءَ وَيُدَاوِيَنَّ الْجَرْحَى. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۹۴۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جہاد کے لئے نکلتے تو ام سلیم اور انصار کی عورتوں کو اپنے ساتھ لے جاتے وہ نمازیوں کو پانی پلاتیں اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرتیں (مسلم)
وضاحت: معلوم ہوا کہ ضرورت کے پیش نظر غیر محرم لوگوں کی مرہم پٹی کی جاسکتی ہے اور ان کے لئے کھانے پینے کا انتظام کیا جاسکتا ہے (واللہ اعلم)

۳۹۴۱- (۵) وَفَنَ أُمَّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَبْعَ غَزَوَاتٍ أَخْلَفُهُمْ فِي رِحَالِهِمْ، فَاصْنَعْ لَهُمُ الطَّعَامَ، وَأَدَاوِي الْجَرْحَى، وَأَقْرَوْمُ عَلَى الْمَرَضَى... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۹۴۱: ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات میں سات جنگوں میں شریک ہوئی، میں فوجیوں کے کیپ میں ان کے پیچھے ان کے لئے کھانا تیار کرتی، زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی اور بیماروں کا خیال رکھتی تھی (مسلم)

۳۹۴۲- (۶) وَفَنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۴۲: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا (بخاری، مسلم)

۳۹۴۳- (۷) وَفَنَ الصَّعْبِ بْنِ جَثَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَهْلِ الدَّارِ يَبْتِئُونَ - مِنَ الْمُشْرِكِينَ، فَيُصَابُ مِنْ نِسَائِهِمْ وَذُرَارِيهِمْ، قَالَ: «هُمْ مِنْهُمْ». وَفِي رِوَايَةٍ: «هُمْ مِنْ آبَائِهِمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۴۳: صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کسی عہدہ کے مشرکوں پر شیخون مارا جاتا ہے، جس میں ان کی عورتیں اور بچے بھی مارے جاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا، وہ بھی مشرکوں جیسا حکم رکھتے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ ان کا حکم ان کے باپ دادوں جیسا ہے (بخاری، مسلم)

۳۹۴۴ - (۸) **وَمِنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَطَعَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَحَرَّقَ، وَلَهَا يَقُولُ حَسَانٌ:**
وَهَانَ عَلِيٌّ سَرَاةَ بَنِي لُؤَيٍّ حَرَبِيُّ بِالْبُؤَيْرَةِ مُسْتَطِيرٌ
وَفِي ذَلِكَ نَزَلَتْ ﴿مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَى أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللَّهِ﴾ -
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۴۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو نظیر کے کجور کے درختوں کو کاٹنے اور جلانے کا حکم دیا۔ اسی بارے میں (شاعر اسلام) حسانؓ کہتا ہے! بنو لوی (قریش) کے سرداروں نے بویہ (مقام) میں مشتعل آگ کو کوئی اہمیت نہ دی اور اسی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی (جس کا ترجمہ ہے) ”اے مومنو! کجور کے درخت جو تم نے کاٹ ڈالے یا ان کو اپنی جڑوں پر کھڑا رہنے دیا وہ (سب) خدا کے حکم سے تھا“ -
 (بخاری، مسلم)

وضاحت: بنو لوی (قریش) نے بنو نظیر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں بھڑکایا تھا اور مدد کا وعدہ کیا تھا مگر بعد میں ان کی کوئی مدد نہ کی۔

۳۹۴۵ - (۹) **وَمِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْنٍ: أَنَّ نَافِعًا كَتَبَ إِلَيْهِ يُخْبِرُهُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَغَارَ عَلَيَّ بَنِي الْمُصْطَلِقِ غَارَتَيْنِ - فِي نَعْمِهِم بِالْمُرَيْسِيعِ - فَكَتَلَ الْمُقَاتِلَةَ وَسَبَى الذَّرِيَّةَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

۳۹۴۵: عبد اللہ بن عون رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نافعؓ نے ان کی جانب تحریر کیا، جس میں یہ ذکر تھا کہ عبد اللہ بن عمر نے اسے بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو مصطلق پر حملہ کیا تو وہ ”موريسيع“ کے مقام پر اپنے چہلوں میں بے خبر تھے تو آپؐ نے لڑائی کرنے والوں کو قتل کر دیا اور (ان کی) لولاد کو قیدی بنا لیا (بخاری، مسلم)

۳۹۴۶ - (۱۰) **وَمِنْ أَبِي أُسَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَنَا يَوْمَ بَدْرٍ حِينَ صَفَفْنَا لِقُرَيْشٍ وَصَفُّوا لَنَا: «إِذَا أَكْتُبُوكُمْ - فَعَلَيْكُمْ بِالْبَلْبَلِ». وَفِي رِوَايَةٍ: «إِذَا أَكْتُبُوكُمْ فَارْمُوهُمْ وَاسْتَبَقُوا نَعْلَكُمْ»... رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.**

وَحَدِيثُ سَعْدٍ: «هَلْ تَنْصَرُونَ»، سَنَدُكَرَةٌ فِي بَابِ «فَضْلِ الْفُقَرَاءِ».

وَحَدِيثُ الْبَرَاءِ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَهْطًا فِي بَابِ «الْمُعْجَزَاتِ» إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى.

۳۹۳۶: ابو اسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر میں ہمیں حکم دیا، جب ہم نے قریش کی سامنے صفیں باندھیں اور انہوں نے ہمارے مقابلہ کے لئے صفیں برابر کیں کہ ”جب وہ تمہارے قریب آ جائیں تو تیر اندازی شروع کر دینا“ اور ایک روایت میں ہے کہ جب وہ تمہارے نزدیک ہو جائیں تو ان پر تیر برساؤ لیکن کچھ تیر پاتی بھی رہنے دینا (بخاری) اور سعد سے (مروئی) حدیث جس میں ہے کہ ”تمہاری مدد صرف فقراء کی وجہ سے کی جاتی ہے“ کا ذکر فقراء کی فضیلت کے باب میں کریں گے اور براء سے مروی حدیث کہ ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دستہ بھیجا“ کا ذکر معجزات کے باب میں کریں گے (انشاء اللہ تعالیٰ)

الفصل الثانی

۳۹۴۷- (۱۱) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: عَبَّانًا - النَّبِيُّ ﷺ بِبَدْرِ لَيْلًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل: ۳۹۴۷: عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جنگ بدر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں رات کے وقت تیار کیا اور لشکر ترتیب دیا (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن حمید رازی ضعیف ہے (الجرح والتعديل جلد ۷ صفحہ ۷۷۵، الجردین جلد ۲ صفحہ ۳۰۳، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۵۳۰، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۱۵۶، تاریخ بغداد جلد ۲ صفحہ ۲۳۳) نیز سلمہ بن فضل ابرش راوی ضعیف اور محمد بن اسحاق راوی مدلس ہے، اس نے (حدیث) کے سینچہ کے ساتھ روایت نہیں کی ہے۔

۳۹۴۸- (۱۲) وَعَنِ الْمَهْلَبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنْ يَتَّبِعْكُمْ الْعَدُوُّ فَلْيَكُنْ شِعَارَكُمْ: حَمٌّ لَا يَنْصُرُونَ»... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۳۹۳۸: مہلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر دشمن تم پر شب خون مارے تو تمہارا امتیازی نشان ”حم لا ینصرون“ ہونا چاہیے (جس کا ترجمہ ہے) ”حم“ وہ فح و لعنت سے ہمکنار نہیں ہوں گے“ (ترمذی، ابوداؤد)

۳۹۴۹- (۱۳) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ شِعَارَ الْمُهَاجِرِينَ: عَبْدُ اللَّهِ، وَشِعَارَ الْأَنْصَارِ: عَبْدُ الرَّحْمَنِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۹۳۹: سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مہاجرین کا امتیازی نشان ”عبداللہ“ اور انصار کا امتیازی نشان ”عبدالرحمان“ تھا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے نیز حجاج بن ارطابہ راوی متکلم فیہ ہے اور حسن بصریؒ نے سرۃ سے ”عن“ کے ساتھ روایت کیا ہے جبکہ حسن بصریؒ راوی مدلس ہے (الجرح والتعدیل جلد ۳ صفحہ ۶۷۳، الجرحین جلد ۲ صفحہ ۲۲۵، تاریخ بغداد جلد ۸ صفحہ ۲۳۵، میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۲۵۸، تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۵۹)

۳۹۵۰ - (۱۴) وَفَن سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَجِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، زَمَنَ النَّبِيِّ ﷺ فَبَيْتَانَهُمْ نَقَلْتُهُمْ، وَكَانَ شِعَارُنَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ: أَمِتْ أَمِتْ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۹۵۰: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے زمانہ نبویؐ میں ابو بکر صدیق کی سعیت میں جنگ لڑی۔ ہم نے دشمنوں پر رات کے وقت حملہ کیا اور انہیں موت کے گھاٹ اتار دیا۔ اس رات ہمارا امتیازی نشان ”امت امت“ یعنی ”مارو، مارو“ تھا (ابوداؤد)

۳۹۵۱ - (۱۵) وَفَن قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ يَكْرَهُونَ الصَّوْتِ عِنْدَ الْقِتَالِ ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۹۵۱: قیس بن عبادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ لڑائی کرتے وقت شور و شغب کو ناپسند جانتے تھے (ابوداؤد)

۳۹۵۲ - (۱۶) وَفَن سَمْرَةَ بِنْتِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «اقْتُلُوا شُيُوخَ الْمُشْرِكِينَ، وَاسْتَحْيُوا شُرَحَّهُمْ» أَيْ صَبَّيَانَهُمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۳۹۵۲: سمرۃ بنت جندب رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ مشرکین کے بوڑھوں کو قتل کرو اور ان کے بچوں کو چھوڑ دو (ترمذی، ابوداؤد)

وضاحت: وہ بوڑھے جو جنگ میں اپنی رائے اور تدبیر کے ذریعہ مدد دیتے ہوں وہ واجب القتل ہیں (اللہ اعلم) نیز اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۵۳، ضعیف ترمذی صفحہ ۱۸۶)

۳۹۵۳ - (۱۷) وَفَن عُرْوَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أُسَامَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ عَهْدَ إِلَيْهِ قَالَ: «أَغْرُ عَلَى ابْنِي - صَبَاحًا وَحَرَقًا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۹۵۳: عروہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں مجھے اسامہؓ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے عہد لیا (اور) فرمایا ”ابنی“ مقام پر صبح کے وقت حملہ آور ہونا اور آگ جلا دینا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں صالح بن ابی اخضر راوی ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد ۴ صفحہ ۱۷۷) تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۳۵۸، النفعاء والمتروکین صفحہ ۳۰۲، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۸۸)

۳۹۵۴- (۱۸) وَعَنْ أَبِي أُسَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ بَدْرٍ: «إِذَا أَكْتَبُوكُمْ فَارْمُوهُمْ، وَلَا تَسْلُوا السُّيُوفَ حَتَّى يَغْشَوْكُمْ»... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۹۵۴: ابواسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جنگ بدر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب دشمن تمہارے قریب آجائے تو ان پر تیروں کی بوچھاڑ کر دو اور جب تک وہ تمہارے سروں تک نہ آئیں اس وقت تک گولیاں نہ نکالو (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں اسحاق بن نجیح راوی مجہول ہے (العلل و معرفت الرجال جلد ۱ رقم ۳۷۷) الجرح والتعدیل جلد ۲ صفحہ ۸۳۲، تاریخ الکبیر جلد ۱ صفحہ ۱۳۹۳، الجرحین جلد ۱ صفحہ ۱۳۳، میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۲۰۰، تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۶۲، تاریخ بغداد جلد ۳ صفحہ ۳۲۳، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۵۵)

۳۹۵۵- (۱۹) وَعَنْ رَبِيعِ بْنِ الرَّبِيعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةٍ فَرَأَى النَّاسَ مُجْتَمِعِينَ عَلَى شَيْءٍ، فَبَعَثَ رَجُلًا فَقَالَ: «أَنْظِرُوا عَلَامَ اجْتِمَاعِ هَؤُلَاءِ؟» فَجَاءَ - فَقَالَ: عَلَى امْرَأَةٍ قَتِيلٍ فَقَالَ: «مَا كَانَتْ هَذِهِ لِتُقَاتِلَ، وَعَلَى الْمَقْدَمَةِ خَالِدُ ابْنِ الْوَلِيدِ، فَبَعَثَ رَجُلًا فَقَالَ: «قُلْ لِحَالِدٍ: لَا تَقْتُلْ امْرَأَةً وَلَا عَسِيفًا»... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۹۵۵: ربیع بن ربیع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں ایک جنگ میں تھے، آپ نے دیکھا کہ لوگ کسی چیز کے گرد اکٹھے ہیں۔ آپ نے ایک شخص کو بھیجا اور اس سے کہا، معلوم کرو کہ لوگ کس لئے جمع ہیں اس نے بتایا ایک عورت پر جمع ہیں جو قتل ہو چکی ہے۔ آپ نے فرمایا یہ عورت تو لڑائی کرنے والی نہ تھی (اسے کیوں قتل کیا گیا؟) ”مقدمۃ البیث“ پر خالد بن ولید متعین تھے، آپ نے ایک شخص کو ان کی جانب بھیجا اور حکم دیا کہ خالد سے کہو کہ کسی عورت اور مزدور کو قتل نہ کرے (ابوداؤد)

۳۹۵۶- (۲۰) وَعَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنْ طَلِقُوا بِاسْمِ اللَّهِ، وَبِاللَّهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ، لَا تَقْتُلُوا شَيْخًا فَانِيًا - ، وَلَا طِفْلًا صَغِيرًا، وَلَا امْرَأَةً، وَلَا تَغْلُوا، وَضُمُوا غَنَائِمَكُمْ، وَأَصْلِحُوا، وَأَحْسِنُوا فَإِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۹۵۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم اللہ کے نام کے ساتھ اور

اللہ کی مدد کے ساتھ اور اللہ کے رسول کے دین کے تقاضوں کے مطابق ایسے بوڑھے انسان کو قریب المرگ ہے (قتل نہ کرو) اور چھوٹے بچے کو اور عورت کو قتل نہ کرو اور مال غنیمت میں خیانت نہ کرو بلکہ مال غنیمت کو جمع کرو نیز اصلاح کرو اور اعمال صالحہ کرو۔ بے شک اللہ اعمال صالحہ کرنے والوں کو محبوب جانتا ہے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں خالد بن فرز راوی ثقہ نہیں ہے (میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۷۳)

۳۹۵۷- (۲۱) وَهَنَّ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمَ بَدْرٍ تَقَدَّمَ عَتَبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ، وَتَبِعَهُ ابْنُهُ وَأَخُوهُ، فَنَادَى: مَنْ يُبَارِرُ؟ فَانْتَدَبَ لَهُ شَبَابٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ: مَنْ أَنْتُمْ؟ فَخَبَّرُوهُ. فَقَالَ: لَا حَاجَةَ لَنَا فِيكُمْ، إِنَّمَا أَرَدْنَا بَنِي عَمِّنَا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «قُمْ يَا حَمْزَةُ! قُمْ يَا عَلِيُّ! قُمْ يَا عُبَيْدَةُ بْنُ الْحَارِثِ» فَاقْبَلَ حَمْزَةُ إِلَى عَتَبَةَ، وَأَقْبَلَتْ إِلَى شَيْبَةَ، وَاخْتَلَفَ بَيْنَ عُبَيْدَةَ وَالْوَلِيدِ ضَرْبَتَانِ، فَاتَّخَذَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ، ثُمَّ مَلْنَا عَلِيَّ الْوَلِيدَ فَقَتَلْنَاهُ، وَاحْتَمَلْنَا عُبَيْدَةَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ.

۳۹۵۷: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جنگ بدر کے روز عتبہ بن ربیعہ میدان میں آیا اور اس کے پیچھے اس کا بیٹا اور اس کا بھائی نکلا، اس نے اعلان کیا کہ کون مقابلہ میں آئے گا؟ چنانچہ اس کا مقابلہ کرنے کیلئے انصار سے چند نوجوان نکلے۔ عتبہ نے دریافت کیا، تم کون ہو؟ انہوں نے اس کو (اپنے بارے میں) بتایا۔ اس نے کہا، ہمیں تم سے کیا واسطہ؟ ہمارا مقصود تو ہمارے چچا زاد بھائی ہیں (یہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے حمزہ، اے علی، اے عبیدہ بن حارث، تم نکلو! چنانچہ حمزہ عتبہ کے مقابلہ میں آئے اور میں شیبہ کے سامنے ہوا۔ عبیدہ اور ولید کی ایک دوسرے کو ضربیں لگیں۔ ان دونوں میں سے ہر ایک نے دوسرے کو گھائل کر دیا اس کے بعد ہم ولید پر پل پڑے اور اسے قتل کر دیا اور ہم عبیدہ کو اٹھا کر لے آئے (احمد، ابوداؤد)

۳۹۵۸- (۲۲) وَهَنَّ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي سَرِيَّةٍ، فَحَاصَ النَّاسُ حَيْصَةَ - فَاتَيْنَا الْمَدِينَةَ، فَاخْتَفَيْنَا بِهَا، وَقُلْنَا: هَلَكْنَا، ثُمَّ آتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! نَحْنُ الْفَرَارُونَ. قَالَ: «بَلْ أَنْتُمْ الْعَكَارُونَ - وَأَنَا فَتُكُم» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَفِي رِوَايَةٍ أَبِي دَاوُدَ نَحْوَهُ وَقَالَ: «لَا، بَلْ أَنْتُمْ الْعَكَارُونَ» قَالَ: فَدَنَوْنَا فَقَبَّلَنَا يَدَهُ فَقَالَ: «أَنَا فِئَةُ الْمُسْلِمِينَ».

وَسَنَدُكُمْ حَدِيثُ أُمِّيَّةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ: كَانَ يَسْتَفْتَحُ. وَحَدِيثُ أَبِي الدَّرْدَاءِ «إِبْغُونِي فِي ضَعْفَانِكُمْ» فِي بَابِ «فَضْلِ الْفُقَرَاءِ» إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى.

۳۹۵۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک لشکر میں بھیجا، لوگ میدان چھوڑ گئے اور ہم مدینہ منورہ واپس آ کر چھپ گئے اور ہم نے (دل میں) کہا کہ ہم تباہ ہو گئے بعد ازاں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، ہم نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ہم بھاگ کر آنے والے ہیں آپ نے فرمایا، نہیں بلکہ تم تو پلٹ کر جانے والے ہو اور میں تمہاری جائے پناہ ہوں (ترمذی) اور ابوداؤد کی روایت بھی اس کی مثل ہے اور آپ نے فرمایا، نہیں! بلکہ تم پلٹ کر جانے والے ہو (راوی نے بیان کیا) کہ ہم آپ کے قریب پہنچے اور آپ کے ہاتھ کا بوسہ لیا۔ آپ نے فرمایا، میں مسلمانوں کی جائے پناہ ہوں اور ہم عنقریب امیہ بن عبداللہ سے مروی حدیث کہ ”فتح کی دعا فرماتے تھے“ اور ابو الدرداء سے مروی حدیث کہ ”مجھے تم ضعیف لوگوں میں تلاش کرو“ فقراء کے فضائل کے باب میں ذکر کریں گے (انشاء اللہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں یزید بن ابی یزید راوی متکلم فیہ ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۸)

الفصل الثالث

۳۸۵۹ - (۲۳) وَهَنْ ثَوْبَانَ بْنِ يَزِيدَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَصَبَ الْمَنْجَنِيْقَ عَلَى أَهْلِ الطَّائِفِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا.

تیسری فصل: ۳۹۵۹: ثوبان بن یزید بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف والوں کے خلاف منجیق نصب کیا۔ ترمذی نے اسے مرسل روایت کیا ہے۔

وضاحت: ثوبان بن یزید کا ذکر صحابہ اور تابعین میں نہیں ملتا۔ صحیح ثور بن یزید ہے جیسا کہ جامع ترمذی وغیرہ میں ہے اور اس حدیث کی سند میں ایک راوی مجہول ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۷۵، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۸)

بَابُ حُكْمِ الْأَسْرَاءِ (قیدیوں کے احکام کا بیان)

الفصل الأول

۳۹۶۰- (۱) وَهَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «عَجِبَ اللَّهُ مِنْ قَوْمٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ فِي السَّلَاسِلِ» - وَفِي رِوَايَةٍ: «يُقَادُونَ إِلَى الْجَنَّةِ بِالسَّلَاسِلِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل: ۳۹۶۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، اللہ ان لوگوں پر تعجب کرتا ہے جو بیڑوں میں جنت میں داخل کئے جاتے ہیں اور ایک روایت میں ہے جنہیں بیڑیاں (ڈال کر) جنت کی طرف چلایا جاتا ہے (بخاری)

وضاحت: ان سے مراد وہ کفار ہیں جو مسلمانوں کی قید میں آجاتے ہیں، قیدی ہونے کے بعد وہ بخوشی اسلام لاتے ہیں اور اسلام پر ہی فوت ہوتے ہیں (واللہ اعلم)

۳۹۶۱- (۲) وَهَنْ سَلْمَةَ بِنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: آتَى النَّبِيَّ ﷺ عَيْنٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَهُوَ فِي سَفَرٍ، فَجَلَسَ عِنْدَ أَصْحَابِهِ يَتَحَدَّثُ، ثُمَّ انْفَتَلَ - ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أُطْلِبُوهُ وَأَقْتُلُوهُ» فَقَتَلْتَهُ فَنَقَلْنِي - سَلْبَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۶۱: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مشرکوں کا جاسوس آیا، آپ سفر میں تھے وہ آپ کے صحابہ کرام کے پاس بیٹھا باتیں کرتا رہا بعد ازاں چلا گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس کے بارے میں) حکم دیا کہ اسے تلاش کرو اور اسے قتل کر دو چنانچہ میں نے اسے قتل کیا، آپ نے مجھے اس کا ”سلب“ دیا (بخاری، مسلم)

وضاحت: معلوم ہوا کہ مقتول کے ہتھیار، کپڑے وغیرہ قاتل کو ملیں گے اور اس سے خمس نہیں نکالا جائے گا اسی مال و اسباب کو ”سلب“ کہا جاتا ہے (زاد المعاد صفحہ ۱۹۳، المنجد صفحہ ۲۸۳)

۳۹۶۲- (۳) وَهْنُهُ، قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ هَوَازِنَ - ، فَبَيْنَا نَحْنُ نَتَضَحَّى - مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلَى جَمَلٍ أَحْمَرَ، فَأَنَاخَهُ، وَجَعَلَ يَنْظُرُ،

وَفِينَا ضَعْفَةً وَرِقَّةً مِّنَ الظَّهْرِ، وَبَعْضُنَا مُشَاةٌ إِذْ خَرَجَ يَسْتَدُّ فَأَتَى جَمَلَهُ، فَأَثَارَهُ فَاسْتَدَّ بِهِ الْجَمَلَ، فَخَرَجْتُ اسْتَدُّ حَتَّى أَخَذْتُ بِخِطَامِ الْجَمَلِ، فَأَنْخَتُهُ ثُمَّ اخْتَرَطْتُ سَيْفِي، فَضَرَبْتُ رَأْسَ الرَّجُلِ، ثُمَّ جِئْتُ بِالْجَمَلِ أَقْوَدُهُ وَعَلَيْهِ رَحْلُهُ وَسِلَاحُهُ، فَاسْتَقْبَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالنَّاسُ. فَقَالَ: «مَنْ قَتَلَ الرَّجُلَ؟» قَالُوا: ابْنُ الْأَكْوَعِ فَقَالَ: «لَهُ سَلْبُهُ أَجْمَعُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۶۲: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں جنگ ”ہوازن“ لڑی۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ناشتہ کر رہے تھے اچانک ایک شخص سرخ اونٹ پر سوار ہو کر آیا اس نے اونٹ کو بٹھایا اور اس نے (غور سے) دیکھنا شروع کر دیا جبکہ ہم میں کمزوری تھی اور سواریاں بھی کم تھیں اور ہم میں کچھ لوگ پیدل چلنے والے تھے اچانک وہ شخص بھاگنے لگا اور اپنے اونٹ کے پاس پہنچا، اسے اٹھایا، اونٹ اس کو لے کر تیز تیز چل پڑا میں بھی تیز بھاگا یہاں تک کہ میں نے (اس کے) اونٹ کی نگام کو پکڑ لیا اور اسے بٹھا دیا۔ اس کے بعد میں نے اپنی تگوار (نیمان سے) نکالی اور اس شخص کے سر کو قلم کر دیا اس کے بعد میں اونٹ کو ہانکتا ہوا لایا۔ اس پر اس کا اسباب اور اس کافر کے ہتھیار تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر لوگوں سے میرا سامنا ہوا تو آپ نے دریافت کیا، اس شخص کو کس نے قتل کیا؟ صحابہ کرام نے بتایا ابن الاکوع نے۔ آپ نے فرمایا، اس کا تمام ”سلب“ (مال و اسباب) اس کے لئے ہے (بخاری، مسلم)

۳۹۶۳- (۴) وَفَنَ ابْنِ سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ بَنُو قُرَيْظَةَ عَلَيَّ حُكْمِ سَعِيدِ بْنِ مُعَاذٍ، بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ - فَجَاءَ عَلِيَّ جِمَارًا، فَلَمَّا دَنَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «قَوْمُوا إِلَيَّ سَيِّدِكُمْ» فَجَاءَ فَجَلَسَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ هَؤُلَاءِ نَزَلُوا عَلَيَّ حُكْمِكُمْ». قَالَ: فَإِنِّي أَحْكُمُ أَنْ تُقْتَلَ الْمُقَابِلَةُ وَأَنْ تُسَبَى الذَّرِيَّةُ. قَالَ: «لَقَدْ حَكَمْتَ فِيهِمْ بِحُكْمِ الْمَلِكِ». وَفِي رِوَايَةٍ: «بِحُكْمِ اللَّهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۶۳: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب بنو قریظہ نے سعد بن معاذ کے فیصلہ پر بات چھوڑ دی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد کی طرف پیغام بھیجا، وہ گدھے پر سوار ہو کر آئے جب وہ قریب پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنے سردار کو گدھے سے اتارنے کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔ وہ تشریف لائے اور بیٹھ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ لوگ تمہارا فیصلہ تسلیم کرتے ہیں۔ سعد نے کہا، میرا فیصلہ یہ ہے کہ لڑائی کی اہلیت رکھنے والے لوگوں کو قتل کر دیا جائے اور بچوں کو قیدی بنا لیا جائے۔ آپ نے فرمایا، بلاشبہ ان کے بارے میں تمہارا فیصلہ ”اللہ بادشاہ“ کا فیصلہ ہے اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ کا فیصلہ ہے (بخاری، مسلم)

وضاحت: اس حدیث سے یہ استدلال کرنا ہرگز درست نہیں کہ کسی شخص کے آنے پر قیام تعطیلی جائز ہے قاضی عیاضؒ کا کہنا ہے کہ ”یہ حدیث اس صورت سے متعلق ہے کہ کوئی شخص خود بیٹھا رہے اور لوگ اس کے پاس کھڑے رہیں“ آپ نے ان لوگوں سے کہا کہ تم کھڑے ہو جاؤ اور اس شخص کو گدھے سے اتارو اس لئے کہ یہ شخص زخمی ہے اگر احزابؒ کھڑے ہونے کا ذکر ہوتا تو ”الی سید کم“ کی بجائے ”لسد کم“ کے الفاظ ہوتے۔ اس فرق کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے (واللہ اعلم)

۳۹۶۴ - (۵) وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْلًا قَبِلَ نَجْدًا، فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ، يُقَالُ لَهُ: ثَمَامَةُ بْنُ أَنَالٍ، سَيِّدُ أَهْلِ الْيَمَامَةِ فَرَبَطَوْهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «مَاذَا عِنْدَكَ يَا ثَمَامَةُ؟» فَقَالَ: عِنْدِي يَا مُحَمَّدُ! خَيْرٌ؛ إِنْ تَقْتُلَ تَقْتُلَ ذَا دِمٍّ - ، وَإِنْ تُنْعِمَ تُنْعِمَ عَلَيَّ شَاكِرٌ، وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطِ مِنْهُ مَا شِئْتَ. فَتَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى كَانَ الْعَدُوُّ. فَقَالَ لَهُ: «مَا عِنْدَكَ يَا ثَمَامَةُ؟» فَقَالَ: عِنْدِي مَا قُلْتَ لَكَ: إِنْ تُنْعِمَ تُنْعِمَ عَلَيَّ شَاكِرٌ، وَإِنْ تَقْتُلَ تَقْتُلَ ذَا دِمٍّ، وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطِ مِنْهُ مَا شِئْتَ. فَتَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى كَانَ بَعْدَ الْعَدُوِّ، فَقَالَ لَهُ: «مَا عِنْدَكَ يَا ثَمَامَةُ؟» فَقَالَ: عِنْدِي مَا قُلْتَ لَكَ: إِنْ تُنْعِمَ تُنْعِمَ عَلَيَّ شَاكِرٌ، وَإِنْ تَقْتُلَ تَقْتُلَ ذَا دِمٍّ، وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطِ مِنْهُ مَا شِئْتَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَطْلِقُوا ثَمَامَةَ» فَأَنْطَلَقَ إِلَى نَخْلٍ قَرِيبٍ مِنَ الْمَسْجِدِ، فَاعْتَسَلَ، ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ، فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، يَا مُحَمَّدُ! وَاللَّهِ مَا كَانَ عَلَيَّ وَجْهِ الْأَرْضِ وَجْهٌ أَبْغَضُ إِلَيَّ مِنْ وَجْهِكَ، فَقَدْ أَصْبَحَ وَجْهَكَ أَحَبَّ الْوُجُوهِ - كُلِّهَا إِلَيَّ، بِوَاللَّهِ مَا كَانَ مِنْ دِينٍ أَبْغَضُ إِلَيَّ مِنْ دِينِكَ، فَاصْبَحَ دِينُكَ أَحَبَّ الدِّينِ كُلِّهِ إِلَيَّ. وَوَاللَّهِ مَا كَانَ مِنْ بَلَدٍ أَبْغَضُ إِلَيَّ مِنْ بَلَدِكَ، فَاصْبَحَ بَلَدُكَ أَحَبَّ الْبِلَادِ كُلِّهَا إِلَيَّ. وَإِنَّ خَيْلَكَ حَدَّتْنِي وَأَنَا أُرِيدُ الْعُمْرَةَ، فَمَاذَا تَرَى؟ فَبَشَّرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَأَمَرَهُ أَنْ يَغْتَمِرَ، فَلَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ، قَالَ لَهُ قَائِلٌ، أَصْبَوْتُ؟ - فَقَالَ: لَا، وَلَكِنِّي أَسَلَمْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَلَا وَاللَّهِ لَا يَأْتِيكُمْ مِنَ الْيَمَامَةِ حَبَّةٌ جَنْطَةً حَتَّى يَأْذَنَ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. زَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَاخْتَصَرَهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۹۶۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر نجد کی جانب بھیجا وہ لشکر بنو حنیفہ کے ایک آدمی کو گرفتار کر کے لایا جس کا نام ثمامہ بن انال تھا وہ یمامہ (کے علاقے) کا رئیس تھا۔ انہوں نے اسے مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون کے ساتھ باندھ دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس گئے اور اس سے دریافت کیا، اے ثمامہ! تیرا کیا خیال ہے؟ اس نے جواب دیا اے محمد! میرا خیال اچھا ہے (اس لئے کہ آپ

ظالم نہیں ہیں) اگر آپ (مجھے) قتل کر دیں گے تو آپ ایسے شخص کو قتل کریں گے جس کے خون کا (بدلہ لیا جائے گا) اور اگر آپ احسان کریں گے تو آپ کے احسان کا شکر یہ ادا کیا جائے گا اور اگر آپ مال چاہتے ہیں تو طلب کریں، جتنا چاہتے ہیں، دیا جائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو چھوڑ کر (چلے گئے) جب دو سرا دن ہوا تو آپ نے اس سے دریافت کیا، 'ثمامہ تیرا کیا خیال ہے؟ اس نے جواب دیا میں نے اپنا خیال آپ کو بتا دیا تھا اگر آپ احسان کریں گے تو آپ کے احسان کا شکر یہ ادا کیا جائے گا اور اگر آپ قتل کریں گے تو ایسے شخص کو قتل کریں گے جس کے خون کا بدلہ لیا جائے گا اور اگر آپ مال (لینا) چاہتے ہیں تو جس قدر آپ چاہتے ہیں آپ کو مال دیا جائے گا (یہ جواب سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، 'ثمامہ کو کھول دو، چنانچہ وہ مسجد کے قریب کھجوروں کے (باغ میں) گیا اس نے غسل کیا پھر وہ مسجد میں داخل ہوا اور اس نے اقرار کیا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اے محمد! اللہ کی قسم! روئے زمین پر کوئی چہرہ ایسا نہ تھا جو آپ کے چہرے سے زیادہ برا لگتا ہو (لیکن) اب آپ کا چہرہ تمام چہروں سے اچھا لگتا ہے۔ اللہ کی قسم! آپ کے دین سے زیادہ کوئی دین برا نہیں لگتا تھا۔ اب آپ کا دین مجھے تمام ادیان سے زیادہ پیارا لگتا ہے۔ اللہ کی قسم! آپ کے شر سے زیادہ مجھے کوئی شر برا نہیں لگتا تھا۔ اب آپ کا شر مجھے تمام شرہوں سے بہتر لگتا ہے اور آپ کے لشکر نے مجھے اس وقت گرفتار کیا، جب میں عمرہ ادا کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔ آپ کی کیا رائے ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے خوشخبری دی اور عمرہ ادا کرنے کا حکم دیا جب وہ مکہ میں آیا تو کسی کہنے والے نے اس سے کہا، 'کیا تو صابلی ہو گیا ہے؟ اس نے کہا، 'نہیں! البتہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسلام میں داخل ہو گیا ہوں، اللہ کی قسم! تمہارے پاس ثمامہ کی گندم کا ایک دانہ بھی نہیں آئے گا جب تک اس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجازت نہ دیں گے (مسلم) نیز بخاری نے اس حدیث کو مختصر بیان کیا ہے۔

۳۹۶۵- (۶) وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِي أُسَارَى

بَدْرٍ: «لَوْ كَانَ الْمَطْعِمُ بْنُ عَبْدِ حَيَّائِمَ كَلَّمَنِي فِي هَذِهِ النَّتْنَى - لَسَرَكْتُهُمْ لَهُ»... رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۹۶۵: جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے قیدیوں کے بارے میں (اس رائے کا) اظہار کیا کہ اگر مطعم بن عدی زندہ ہوتا اور وہ مجھ سے ان گندے لوگوں کے بارے میں گفتگو یعنی سفارش کرتا تو میں اس کے کہنے پر (بلا فدیہ) ان کو رہا کر دیتا (بخاری)

وضاحت: مطعم بن عدی جنگ بدر سے پہلے فوت ہو گیا تھا اس کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر احسان تھا کہ جب آپ طائف سے غم زدہ اور زخمی ہو کر واپس لوٹے تھے تو اس شخص نے آپ کو اپنی پناہ میں لیا تھا اور یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ بنو ہاشم کے خلاف مقاطع کی تحریر کو ختم کرانے کے سلسلہ میں اس شخص نے مرکزی کردار ادا کیا تھا (مشکوٰۃ سعید اللہام جلد ۲ صفحہ ۳۹۷)

۳۹۶۶- (۷) وَفَن أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ ثَمَانِينَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ هَبَطُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ جَبَلِ التَّنْعِيمِ مُتَسَلِّحِينَ، يُرِيدُونَ غِرَّةَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَصْحَابَهُ، فَأَخَذَهُمْ سِلْمًا، فَاسْتَحْيَاهُمْ. وَفِي رِوَايَةٍ: فَاعْتَقَهُمْ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ﴾... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۹۶۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مکہ مکرمہ کے باشندوں میں سے اسی (۸۰) افراد تنعم پہاڑ کی جانب سے مسلح ہو کر آئے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام کو بے خبری کی حالت میں نقصان پہنچانا چاہتے تھے۔ آپ نے انہیں قیدی بنایا لیکن انہیں قتل نہ کیا اور ایک روایت میں ہے آپ نے انہیں آزاد کر دیا اس واقعہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی (جس کا ترجمہ ہے) ”اور وہی تو ہے جس نے مکہ کی وادی میں ان کے ہاتھ تم سے اور تمہارے ہاتھ ان سے روک دیئے“ (مسلم)

۳۹۶۷- (۸) وَفَن قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: ذَكَرْنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ، أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ يَوْمَ بَدْرٍ بِأَرْبَعَةِ وَعَشْرِينَ رَجُلًا مِنْ صَنَادِيدِ قُرَيْشٍ — ، فَقَذَفُوا فِي طُوبَى — مِنْ أَطْوَاءِ بَدْرٍ خَبِيثٍ مُخْبَثٍ، وَكَانَ إِذَا ظَهَرَ عَلَى قَوْمٍ أَقَامَ بِالْعَرَضَةِ — ثَلَاثَ لَيَالٍ، فَلَمَّا كَانَ يَبْدُرُ الْيَوْمَ الثَّلَاثِ أَمَرَ بِرَاحِلَتِهِ، فَشَدَّ عَلَيْهَا رَحْلَهَا، ثُمَّ مَشَى وَاتَّبَعَهُ أَصْحَابُهُ، حَتَّى قَامَ عَلَى شَفَةِ الرَّكْبِيِّ — ، فَجَعَلَ يُنَادِيهِمْ بِأَسْمَائِهِمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِهِمْ: «يَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ! وَيَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ! أَيْسُرُكُمْ أَنْكُمْ أَطَعْتُمْ اللَّهَ وَرَسُولَهُ؟ فَإِنَّا قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدْنَا رَبَّنَا حَقًّا؛ فَهَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَكُمْ رَبُّكُمْ حَقًّا؟» فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا تُكَلِّمُ مِنْ أَجْسَادٍ لَا أَرْوَاحَ لَهَا؟ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعُ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ» وَفِي رِوَايَةٍ: «مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعُ مِنْهُمْ، وَلَكِنْ لَا يُجِيبُونَ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَزَادَ الْبُخَارِيُّ: قَالَ قَتَادَةُ: أَحْيَاهُمُ اللَّهُ حَتَّى أَسْمَعَهُمْ قَوْلَهُ، تَوْبِيخًا وَتَضَعِيرًا وَنِقْمَةً وَحَسْرَةً وَنَدْمًا.

۳۹۶۷: قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، انس بن مالک نے ہمیں ابو طلحہ سے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر کے موقع پر قریش کے چوبیس سرداروں کے بارے میں حکم دیا چنانچہ انہیں بدر کے خباث والے پختہ کنوؤں میں سے ایک بدبودار کنوئیں میں پھینک دیا گیا۔ آپ کی عادت تھی کہ جب آپ کسی قوم پر غالب آتے تو ان کے علاقہ میں تین رات قیام فرماتے، جب بدر میں رہتے ہوئے تیسرا دن ہوا، تو آپ نے حکم دیا چنانچہ آپ کی سواری پر پالان ٹھیک کر کے باندھا گیا پھر آپ روانہ ہوئے تو آپ کے ساتھ آپ کے صحابہ کرام بھی تھے۔ آپ کنوئیں کے کنارے کھڑے ہوئے تھے، ان کا اور ان کے باپ دادوں کا نام لے کر انہیں پکار رہے، اے فلاں کے بیٹے فلاں! اے فلاں کے بیٹے فلاں! اب تو تم چاہتے ہو گے کہ کاش! تم اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرتے؟ بلاشبہ ہم سے

ہمارے پروردگار نے جو وعدہ کیا تھا، ہم نے اس کو درست پایا ہے۔ کیا تم سے تمہارے رب نے جو وعدہ کیا تھا، تم نے اس کو سچا پایا ہے؟ عمر نے (یہ کلمات سن کر) کہا، اے اللہ کے رسول! آپ ایسی لاشوں سے مخاطب ہوتے ہیں جن میں روح نہیں ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے جو بات میں کہہ رہا ہوں وہ تم ان سے زیادہ نہیں سن رہے ہو اور ایک روایت میں ہے کہ ”تم ان سے زیادہ نہیں سن رہے ہو لیکن وہ میری بات کا جواب نہیں دے سکتے“ (بخاری، مسلم) اور بخاری میں اضافہ ہے کہ قتادہ نے بیان کیا، اللہ نے ان کو زندہ کیا اور ان کو آپؐ کی باتیں سنوائیں، اس سے مقصود ان کو ڈانٹنا، ذلیل کرنا اور ناراضگی کا اظہار کرنا تھا تاکہ وہ حسرت کریں اور بچھتائیں۔

۳۹۶۸۔ (۹) وَفَن مَّرْوَانَ وَالْمَسُورَ بْنَ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ حِينَ جَاءَهُ وَقَدْ هَوَّازِنَ مُسْلِمِينَ، فَسَأَلُوهُ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ، وَسَبَّيَهُمْ. فَقَالَ: «فَاخْتَارُوا أَحَدِي الطَّائِفَتَيْنِ: إِمَّا السَّبْيِ، وَإِمَّا الْمَالِ». قَالُوا: فَإِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا. فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ؛ فَإِنَّ إِخْوَانَكُمْ قَدْ جَاؤُوا تَائِبِينَ، وَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّ إِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ، فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُطَيَّبَ ذَلِكَ فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَكُونَ عَلَى حِظِّهِ حَتَّى نَعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيءُ اللَّهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ» فَقَالَ النَّاسُ: قَدْ طَيَّبْنَا ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّا لَا نَدْرِي مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ، فَارْجِعُوا حَتَّى يَرْفَعَ إِلَيْنَا عُرْفَاؤُكُمْ أَمْرَكُمْ». فَارْجَعَ النَّاسُ، فَكَلَّمَهُمْ عُرْفَاؤُهُمْ، ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَخَبَرُوهُ أَنَّهُمْ قَدْ طَيَّبُوا وَأَذِنُوا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۹۶۸: مروان اور مسور بن مخرمہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ”ہوازن“ قبیلے کا وفد اسلام لانے کے بعد آیا اور انہوں نے آپؐ سے درخواست کی کہ آپ انہیں ان کا مال اور قیدی واپس کر دیں (اس پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپؐ نے فرمایا، دو چیزوں میں سے ایک چیز جن لو قیدی یا مال۔ انہوں نے عرض کیا، ہم قیدی (واپس لینا) چاہتے ہیں (اس پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی شایان شان مدح فرمائی بعد ازاں آپؐ نے فرمایا، تمہارے بھائی توبہ کر کے تمہارے پاس آئے ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ ان کے قیدی انہیں واپس کر دوں۔ تم میں سے جو شخص بخوشی مفت ایسا کرنا چاہے وہ ایسا کرے اور تم میں سے جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کے عوض ہم اسے سب سے پہلے ملنے والے مال، فنی سے دیں تو وہ اسی شرط پر قیدی واپس کر دے۔ لوگوں نے (برط) اعلان کیا، اے اللہ کے رسول! ہم نے بخوشی اس کی اجازت دی یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہمیں معلوم نہیں، تم میں سے کس شخص نے اس کو قبول کیا اور کس نے قبول نہیں کیا؟ تم واپس جاؤ، تمہارے نمائندے تم سے گفتگو کر کے مجھے اطلاع دیں چنانچہ لوگ واپس چلے گئے تو ان کے نمائندوں نے ان سے گفتگو کی بعد ازاں (ان

(کے) نمائندے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور انہوں نے آپ کو اطلاع دی کہ انہوں نے بخوشی آپ کا فیصلہ قبول کر لیا ہے (چنانچہ قیدی واپس کر دیئے گئے) (بخاری)

۳۹۶۹- (۱۰) وَهَنَّ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ ثَقِيفٌ حَلِيفًا لِبَنِي عُقَيْلٍ فَأَسْرَتْ ثَقِيفٌ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَأَسْرَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا مِنْ بَنِي عُقَيْلٍ فَأَوْثَقُوهُ فَطَرَحُوهُ فِي الْحَرَّةِ، فَمَرَّ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَنَادَاهُ: يَا مُحَمَّدُ! يَا مُحَمَّدُ! فِيمَ أَخَذْتَ؟ قَالَ: «بِحَرِيرَةِ حُلَفَائِكُمْ ثَقِيفٍ» فَتَرَكَهُ وَمَضَى، فَنَادَاهُ: يَا مُحَمَّدُ! يَا مُحَمَّدُ! فَرَجِمَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَرَجَعَ، فَقَالَ: «مَا شَأْنُكَ؟» قَالَ: إِنِّي مُسْلِمٌ. فَقَالَ: «لَوْ قُلْتَهَا وَأَنْتَ تَمْلِكُ أَمْرَكَ أَفَلَحْتَ كُلَّ الْفَلَاحِ» قَالَ: فَفَدَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالرَّجُلَيْنِ اللَّذَيْنِ أَسْرَتُهُمَا ثَقِيفٌ.. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۹۶۹: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ثقیف قبیلہ بنو عقیل قبیلے کا حلیف تھا ثقیف قبیلے نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے دو آدمیوں کو قید کر لیا اور صحابہ کرام نے بنو عقیل قبیلہ کے ایک شخص کو قید کر لیا، اس کو جکڑ کر پتھر لی زمین میں پھینک دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے قریب سے گزرے تو اس نے آپ کو آواز دی اے محمد! اے محمد! مجھے کس جرم میں گرفتار کیا ہے؟ آپ نے جواب دیا تیرے حلیف بنو ثقیف کے جرم میں، یہ جواب دے کر آپ اس کو چھوڑ کر چل دیئے اس نے پھر آپ کو آواز دی، اے محمد! اے محمد! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پر رحم آگیا۔ آپ واپس گئے اور اس سے پوچھا کیا بات ہے؟ اس نے کہا، میں تو مسلمان ہوں۔ آپ نے فرمایا، اگر تو اس وقت یہ بات کہہ دیتا جب تو آواز دے رہا تھا تو ہر طرح سے کامیاب تھا۔ راوی نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے عوض ان دو آدمیوں کو آزاد کرایا جن کو بنو ثقیف نے قید کر لیا تھا (مسلم)

الفصل الثانی

۳۹۷۰- (۱۱) هَنَّ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمَّا بَعَثَ أَهْلُ مَكَّةَ فِي فِدَاءِ أَسْرَائِهِمْ بَعَثَتْ زَيْنَبُ - فِي فِدَاءِ أَبِي الْعَاصِ - بِمَالٍ، وَبَعَثَتْ فِيهِ بِقِلَادَةٍ لَهَا كَانَتْ عِنْدَ خَدِيجَةَ أَدْخَلَتْهَا بِهَا عَلِيٌّ أَبِي الْعَاصِ، فَلَمَّا رَأَاهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَقَّ لَهَا! رَقَّةً شَدِيدَةً، وَقَالَ: «إِنَّ رَأَيْتُمْ أَنْ تَطْلُقُوا لَهَا أَسِيرَهَا، وَتَرُدُّوا عَلَيْهَا الَّذِي لَهَا!» فَقَالُوا: نَعَمْ، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَخَذَ عَلَيْهِ أَنْ يُخَلِّيَ سَبِيلَ زَيْنَبَ إِلَيْهِ، وَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ وَرَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ: «كُونَا بَيْطُنِ يَاحِجٍ - حَتَّى تَمُرَّ بِكُمَا زَيْنَبُ فَتَصْحَبَا حَتَّى تَأْتِيَا بِهَا». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ.

دوسری فصل : ۳۹۷۰ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب مکہ والوں نے اپنے قیدیوں کا فدیہ بھیجا تو زینبؓ نے ابوالعاص کے فدیہ میں کچھ مال اور وہ ہار بھیجا جو اسے خدیجہؓ نے ابوالعاص کے ساتھ رخصت کرتے ہوئے دیا تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہار دیکھا تو آپؐ پر شدید رقت طاری ہو گئی اور آپؐ نے فرمایا، اگر تم زینبؓ کے قیدی کو رہا کر دو اور اس کے ہار کو بھی واپس کر دو؟ صحابہ کرامؓ نے اس بات کو منظور کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوالعاص سے عہد لیا کہ وہ زینبؓ کو آپؐ کی جانب بھجوا دے گا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ اور ایک انصاری کو روانہ کیا (ان سے) کہا کہ تم ”بطن یلعج“ (مقام) میں جاؤ تمہارے پاس زینبؓ آجائے گی تم اس کو اپنے ساتھ لے آنا (احمد، ابوداؤد)

وضاحت : معلوم ہوا کہ مسلمانوں کے امام کیلئے جائز ہے کہ وہ کسی اجنبی عورت کو ضرورت کے پیش نظر لانے کیلئے ایسے دو یا تین افراد کو بھیجے جو اس کے محرم نہیں ہیں جب کہ فتنہ کا اندیشہ نہ ہو (واللہ اعلم)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں محمد بن اسحاق راوی مدلس ہے اور عن کے لفظ کے ساتھ روایت کر رہا ہے (الجرح والتعديل جلد ۱ صفحہ ۱۰۸۷، طبقات ابن سعد جلد ۱ صفحہ ۳۲۱، النفعاء والمتروکین صفحہ ۵۱۳، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۶۸، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۱۳۲، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۵)

۳۹۷۱ - (۱۲) **وَعَنْهَا** : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا أَسَرَ أَهْلَ بَدْرٍ قَتَلَ عُقْبَةَ بْنَ أَبِي مُعَيْطٍ،

وَالنَّضْرَ بْنَ الْحَارِثِ، وَمَنْ عَلَى أَبِي عَزَّةَ الْجُمَحِيِّ . رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ» [وَالشَّافِعِيُّ وَابْنُ إِسْحَاقَ فِي «السِّيَرَةِ»]

۳۹۷۱ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جنگ بدر میں (کفار کو) قید کیا تو عقبہ بن ابی معیط اور نصر بن حارث کو قتل کر دیا اور ابو عزة جمحی پر احسان کرتے ہوئے بلا عوض رہا کر دیا (شرح السنہ، شافعی) نیز ابن اسحق نے ”السیرہ“ میں بیان کیا ہے۔

۳۹۷۲ - (۱۳) **وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ**، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا أَرَادَ قَتْلَ عُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ، قَالَ : مَنْ لِلْبَصْبِيَّةِ؟ قَالَ : «النَّارُ» . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ .

۳۹۷۲ : ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عقبہ بن ابی معیط کے قتل کا ارادہ کیا تو اس نے سوال کیا کہ میرے بچوں کا کون (کفیل) ہو گا؟ آپؐ نے فرمایا، آگ (ابوداؤد)

۳۹۷۳ - (۱۴) **وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ**، عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ : «أَنَّ جِبْرَائِيلَ - هَبَطَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ : خَيْرُهُمْ - يَعْنِي أَصْحَابَكَ - فِي أُسَارَى بَدْرٍ : الْقَتْلُ أَوْ الْفِدَاءُ عَلَيَّ أَنْ يَقْتُلَ مِنْهُمْ

قَابِلًا مِثْلَهُمْ» قَالُوا الْفِدَاءَ وَيُقْتَلُ مِنَّا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۳۹۷۳: علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ جبریل علیہ السلام آپ پر نازل ہوئے اور آپ سے کہا بدر کے قیدیوں کے بارے میں آپ اپنے صحابہ کرام کو اختیار دیں کہ وہ انہیں قتل کریں یا فدیہ لے لیں مگر اس صورت میں یہ شرط ہے کہ آئندہ سال ان میں سے اتنے ہی شہید ہوں گے۔ صحابہ کرام نے کہا ہم فدیہ لیتے ہیں اور ہمیں منظور ہے کہ ہم میں سے شہید ہوں (ترمذی) امام ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

وضاحت: معلوم ہوا کہ صحابہ کرام شہادت کے بہت زیادہ بلداہ تھے چنانچہ جنگ احد میں ستر صحابہ کرام جام شہادت نوش فرما گئے اگرچہ فدیہ لینا اللہ کو پسند نہ تھا، اللہ کو صرف یہ بات پسند تھی کہ قیدیوں کو تمہ تیغ کیا جائے جیسا کہ سورت الانفال کی اس آیت کے مفہوم سے واضح ہوتا ہے (جس کا ترجمہ ہے) ”کسی پیغمبر کے لئے یہ لائق نہیں کہ اس کے ہاں (کفار) قیدی ہوں جب تک کہ وہ ان کا خون نہ بہائے“ (واللہ اعلم)

۳۹۷۴ - (۱۵) وَهَنْ عَطِيَّةَ الْقَرْظِي، قَالَ: كُنْتُ فِي سَبْيِ قَرِيظَةَ عُرْضْنَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَكَانُوا يَنْظُرُونَ، فَمَنْ أَنْبَتَ الشَّعْرَ قُتِلَ، وَمَنْ لَمْ يَنْبِتْ لَمْ يُقْتَلْ - ، فَكَشَفُوا عَائِنِي فَوَجَدُوهَا لَمْ تَنْبِتْ، فَجَعَلُونِي فِي السَّبْيِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۳۹۷۳: عطیہ قرظی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں ”بنو قریظہ“ کے قیدیوں میں سے تھا ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کیا گیا، ہمیں دیکھا جا رہا تھا جس شخص کے (زیر ناف) بال اگے ہوئے تھے اسے قتل کر دیا گیا اور جس کے بال اگے ہوئے نہ تھے اسے قتل نہ کیا گیا چنانچہ انہوں نے میری زیر ناف جگہ کا کپڑا اٹھا کر دیکھا تو بال اگے ہوئے نہ تھے تو مجھے قیدیوں میں داخل کر دیا (ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی)

۳۹۷۵ - (۱۶) وَهَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ عَبْدَانُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ - يَعْينِي يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ قَبْلَ الصُّلْحِ - فَكَتَبَ إِلَيْهِ مَوَالِيَهُمْ. قَالُوا: يَا مُحَمَّدُ! وَاللَّهِ مَا خَرَجُوا إِلَيْكَ رَغْبَةً فِي دِينِكَ، وَإِنَّمَا خَرَجُوا هَرَبًا مِنَ الرِّقِّ. فَقَالَ نَاسٌ: صَدَقُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ! رُدَّهُمْ إِلَيْهِمْ، فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ: «مَا أَرَاكُمْ تَنْتَهُونَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ! حَتَّى يَبْعَثَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ مَنْ يَضْرِبُ رِقَابَكُمْ عَلَى هَذَا» وَأَبَى أَنْ يَرُدَّهُمْ وَقَالَ: «هُمْ عَتَقَاءُ اللَّهِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۹۷۵: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ”حدیبیہ“ کے دن صلح سے پہلے چند غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب نکلے ان کے آقاؤں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب تحریر بھیجی (جس میں) انہوں نے کہا، اے محمد! اللہ کی قسم! یہ لوگ تیرے دین کی جانب رغبت کرتے ہوئے تیرے پاس نہیں آئے ہیں یہ تو غلامی سے بھاگ کر آئے ہیں۔ کچھ

لوگوں نے کہا، اے اللہ کے رسول! یہ سچ کہتے ہیں آپ انہیں واپس کر دیں (اس پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہو گئے اور آپ نے فرمایا، اے قریش! میرا خیال ہے کہ تم باز نہیں آؤ گے جب تک اللہ تم پر ان لوگوں کو مسلط نہ کرے جو اس غرور پر تمہاری گردنیں قلم کریں چنانچہ آپ نے انہیں واپس کرنے سے انکار کر دیا اور اعلان فرمایا، یہ اللہ کے آزاد کردہ ہیں (ابوداؤد)

الفصل الثالث

۳۹۷۶ - (۱۷) **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى بَنِي جَدَيْمَةَ، فَدَعَاهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ، فَلَمْ يُحْسِنُوا أَنْ يَقُولُوا: أَسْلَمْنَا، فَجَعَلُوا يَقُولُونَ: صَبَانًا صَبَانًا. فَجَعَلَ خَالِدٌ يَقْتُلُ وَيَأْسِرُ، وَدَفَعَ إِلَى كُلِّ رَجُلٍ مِّنَّا أَسِيرَةً، حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمٌ أَمَرَ خَالِدٌ أَنْ يَقْتُلَ كُلَّ رَجُلٍ مِّنَّا أَسِيرَةً. فَقُلْتُ: وَاللَّهِ لَا أَقْتُلُ أَسِيرِي، وَلَا يَقْتُلُ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِي أَسِيرَةً، حَتَّى قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرْنَا، فَرَفَعَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ» مَرَّتَيْنِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

تیسری فصل : ۳۹۷۶ : ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید کو ”بنو جدیمہ“ کی جانب بھیجا۔ خالد بن ولید نے انہیں اسلام کی دعوت دی لیکن انہوں نے ٹھیک طرح ”اسلمنا“ نہ کہا بلکہ انہوں نے کہا، ہم اپنے دین سے دوسرے دین میں داخل ہو گئے ہیں (ان کے یہ الفاظ سن کر) خالد بن ولید نے انہیں قتل کرنا اور قید کرنا شروع کر دیا اور ہم میں سے ہر شخص کو اس کا قیدی سوچا۔ اس کے بعد ایک دن خالد بن ولید نے حکم دیا کہ ہم میں سے ہر شخص اپنے قیدی کو قتل کرے۔ میں نے کہا، میں تو اپنے قیدی کو قتل نہیں کروں گا اور (اسی طرح) میرے رفقاء میں سے بھی کوئی شخص اپنے قیدی کو قتل نہیں کرے گا یہاں تک کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نے اس کا تذکرہ آپ سے کیا، آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور دوبار فرمایا، اے اللہ! خالد نے جو کام کیا ہے، میں تیری بارگاہ میں اس سے اپنی برائت کا اظہار کرتا ہوں (بخاری)

وضاحت : خالد بن ولید نے ان کے الفاظ ”صبغنا“ سے یہ سمجھا کہ وہ دین اسلام کو برا کہتے ہیں اس لئے ان پر ناراض ہوئے اور انہیں قتل کرنا شروع کر دیا جبکہ ”صبغنا“ کے الفاظ کہنے سے ان کا مقصود یہ تھا کہ ہم حقیقتاً مسلمان ہو گئے ہیں۔ قریش مکہ مسلمان ہونے والوں کو صابی کہا کرتے تھے اور یہ لفظ مشہور تھا یہی وجہ ہے کہ جب ثمامہ بن اٹال اسلام لانے کے بعد مکہ مکرمہ عمرہ ادا کرنے کیلئے آئے تو قریش مکہ نے ان سے کہا کہ تو صابی ہو گیا ہے تو انہوں نے جواباً کہا، نہیں! میں تو مسلمان ہو گیا ہوں ”صبغنا“ کا اصل معنی ایک دین سے دوسرے دین میں داخل ہونا ہے۔ خالد نے ان کے قول کو ظاہر پر محمول کرتے ہوئے انہیں قتل کیا تھا۔ جب یہ خبر آپ کے پاس پہنچی تو آپ نے خالد سے ناراض ہوتے ہوئے برائت کا اظہار کیا۔ مقصود یہ ہے کہ عجلت اختیار کرنے سے بچنا چاہیے اور الفاظ کے صحیح معانی معلوم کرنے کے لئے احتیاط کرنی چاہیے (تفہیم الرواۃ جلد ۲ صفحہ ۴۴۱)

بَابُ الْأَمَانِ (امان دینے کا بیان)

الفصل الاول

۳۹۷۷ - (۱) عَنْ أُمِّ هَانِيٍّ وَبِنْتِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَتْ: ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ، فَوَجَّأْتُهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَسْتُرُهُ بِثَوْبٍ، فَسَلَّمْتُ، فَقَالَ: «مَنْ هَذِهِ؟» فَقُلْتُ: أَنَا أُمُّ هَانِيٍّ وَبِنْتُ أَبِي طَالِبٍ. فَقَالَ: «مَرْحَبًا بِأُمِّ هَانِيٍّ». فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ، قَامَ فَصَلَّى ثَمَانِيَّ رَكَعَاتٍ - مُلْتَجِفًا فِي ثَوْبٍ، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ زَعَمَ ابْنُ أُمِّیٍّ - عَلِيُّ أَنَّهُ قَاتِلُ رَجُلٍ أَجْرَنَهُ فَلَانَ بْنِ هُبَيْرَةَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «قَدْ أَجْرَنَا مَنْ أَجْرَتِ يَا أُمَّ هَانِيٍّ!» قَالَتْ أُمُّ هَانِيٍّ وَوَدَلِكُ ضُحَى. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ، قَالَتْ: أَجْرَتُ رَجُلَيْنِ مِنْ أَحْمَائِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «قَدْ أَمْنَا مَنْ أَمَّنْتَ».

پہلی فصل: ۳۹۷۷: ام حانی بنت ابی طالب بیان کرتی ہیں کہ میں فتح مکہ کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی (جب) میں وہاں پہنچی تو آپ غسل فرما رہے تھے اور آپ کی بیٹی فاطمہ نے ایک کپڑے کے ساتھ آپ کو پردے میں کیا ہوا تھا۔ میں نے سلام کہا تو آپ نے دریافت کیا، یہ کون ہے؟ میں نے جواب دیا، میں ام حانی ابو طالب کی بیٹی ہوں۔ آپ نے فرمایا، ام حانی! میں تجھے خوش آمدید کہتا ہوں جب آپ غسل سے فارغ ہوئے تو آپ نے کپڑے ہو کر ایک کپڑے میں لپٹ کر آٹھ رکعت (نفل) ادا کئے پھر آپ (سیری جانب) متوجہ ہوئے۔ میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میرا بھائی علیؑ کہتا ہے کہ وہ ایک شخص فلاں بن ہبیرہ کو قتل کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں جس کو میں نے پناہ دے رکھی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے ام حانی! جس شخص کو تو نے پناہ دی ہے اسے ہم بھی پناہ دیتے ہیں۔ ام حانی نے بیان کیا کہ یہ چاشت کا وقت تھا (بخاری، مسلم) اور ترمذی کی روایت میں ہے کہ ام حانی نے کہا، میں اپنے دیوروں میں سے دو کو پناہ دیتی ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس کو تو نے امان دی ہم نے بھی اس کو امان دی۔

وضاحت: ام حانی کا نام فاختہ ہے فتح مکہ کے سال مسلمان ہوئی اور ہبیرہ ان کے خاوند کا نام ہے۔ حافظ ابن حجر بیان کرتے ہیں کہ حدیث میں لفظ ”عم“ گرا ہوا ہے یعنی جس شخص کو پناہ دی گئی وہ ہبیرہ کے چچا کا بیٹا تھا۔ گویا کہ وہ ام حانی کے سرال کے رشتہ داروں میں سے تھا اور جن دو دیوروں کو ام حانی نے پناہ دی ان سے مراد حارث بن حشام اور زہیر بن ابی المیہ ہیں۔ حدیث میں لفظ ابن ہبیرہ ہے یہ صحیح نہیں ہے اس سے مقصود تو ام حانی کا بیٹا ہے اور علیؑ ام حانی کے بیٹے کو قتل کرنے کا ارادہ نہیں کر سکتے تھے کیونکہ ان کی بہن مسلمان ہو گئی تھی، اس کا خاوند بھاگ گیا

تھا اور بچے ام حانی کے پاس تھے۔ نیز اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ عورت کا امان دینا بھی صحیح ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۲۱)

الفصل الثانی

۳۹۷۸- (۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْمَرْأَةَ لَتَأْخُذَ لِلْقَوْمِ» بِعَيْنِي تُجِيرُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل : ۳۹۷۸ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'بلاشبہ عورت کفار کو مسلمانوں کی طرف سے پناہ دے سکتی ہے (ترمذی) وضاحت : اس حدیث کی سند میں یحییٰ بن اکثم اور کثیر بن زید راوی حکم فیہ ہیں (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۲۱)

۳۹۷۹- (۳) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَمِقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ أَمَّنَ وَجُلًّا عَلَى نَفْسِهِ فَقَتَلَهُ؛ أُعْطِيَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۳۹۷۹ : عمرو بن حتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا 'جو شخص کسی انسان کو اس کی جان کی امان دیتا ہے پھر اسے قتل کر دیتا ہے تو قیامت کے دن اسے غداری کا جہنم پکڑا جاتا ہے (شرح السنہ)

۳۹۸۰- (۴) وَعَنْ سَلِيمِ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: كَانَ بَيْنَ مَعَاوِيَةَ وَبَيْنَ الرُّومِ عَهْدٌ، وَكَانَ يَسِيرُ نَحْوَ بِلَادِهِمْ، حَتَّى إِذَا انْقَضَى الْعَهْدُ، أَغَارَ عَلَيْهِمْ، فَجَاءَ رَجُلٌ عَلَى فَرَسٍ أَوْ بِرَدْوَانٍ، وَهُوَ يَقُولُ: «اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ، وَقَاءَ لَا عُدْرَ. فَنظَرُوا فَإِذَا هُوَ عَمْرُو بْنُ عَبْسَةَ، فَسَأَلَهُ مَعَاوِيَةُ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ، فَلَا يَحُلُنُّ عَهْدًا، وَلَا يَشُدُّنَّهُ، حَتَّى يَمُضِيَ أَمْدُهُ أَوْ يَنْبِذَ إِلَيْهِمْ عَلَى سَوَاءٍ» - قَالَ: فَرَجَعَ مَعَاوِيَةُ بِالنَّاسِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۳۹۸۰ : سلیمان بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ معاویہ اور رومیوں کے درمیان معاہدہ تھا اور معاویہ رومیوں کے علاقے کی طرف جا رہے تھے کہ جب معاہدے کی مدت ختم ہوگی تو وہ اچانک ان (رومیوں) پر حملہ کر دیں گے۔ (اس دوران) ایک شخص عام گھوڑے یا ترکی گھوڑے پر آیا۔ اس نے کہا 'اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا

ہے۔ معاہدہ پورا کیا جائے، غداری نہ کی جائے۔ لوگوں نے اس شخص کو غور سے دیکھا تو وہ عمرو بن عبسہ تھے۔ معاویہ نے ان سے ان کے بارے میں دریافت کیا؟ انہوں نے بتایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا، جس شخص کا کسی قوم کے ساتھ معاہدہ ہو تو جب تک اس کی مدت ختم نہ ہو اس معاہدے کو نہ توڑے اور نہ پختہ کرے اور اگر مناسب سمجھے تو دشمن کے ساتھ برابری کی سطح پر معاہدہ کو ختم کر دے۔ راوی نے کہا، یہ بات سن کر معاویہ لوگوں کو واپس لے آئے (ترمذی، ابوداؤد)

وضاحت: معلوم ہوا کہ صلح کی مدت کے آخری ایام میں دشمن کی طرف اچانک فوج کو روانہ کرنا جائز نہیں بلکہ انتظار ضروری ہے یہاں تک کہ مدت ختم ہو جائے یا برابری کی سطح پر معاہدہ ختم کر دیا جائے۔

۳۹۸۱ - (۵) وَقَنَّ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَنِي قُرَيْشٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَلَمَّا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَلْقَى فِي قَلْبِي الْإِسْلَامَ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي وَاللَّهِ لَا أَرْجِعُ إِلَيْهِمْ أَبَدًا. قَالَ: «إِنِّي لَا أَخْبِسُ بِالْعَهْدِ -، وَلَا أَخْبِسُ الْبُرْدَ -، وَلَكِنْ أَرْجِعُ فَإِنْ كَانَ فِي نَفْسِكَ الَّذِي فِي نَفْسِكَ الْآنَ فَارْجِعْ» قَالَ: فَذَهَبْتُ ثُمَّ آتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَاسْلَمْتُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۹۸۱: ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قریش نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو میرے دل میں اسلام گھر کر گیا میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میں ان کی جانب ہرگز نہیں جاؤں گا آپ نے فرمایا، میں عہد شکنی نہیں کرتا اور نہ میں قاصدوں کو روکتا ہوں تجھے واپس جانا چاہیے اگر تیرے دل میں وہی بات ہوئی جو اب تیرے دل میں ہے تب تو واپس آ جانا۔ اس نے بیان کیا کہ میں واپس چلا گیا بعد ازاں میں واپس آیا اور مسلمان ہو گیا (ابوداؤد)

۳۹۸۲ - (۶) وَقَنَّ نُعَيْمِ بْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ لِرَجُلَيْنِ جَاءَا مِنْ عِنْدِ مُسَيْلِمَةَ - : «أَمَا وَاللَّهِ لَوْلَا أَنَّ الرَّسُلَ لَا تُقْتَلُ لَضَرَبْتُ أَعْنَاقَكُمْ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۳۹۸۲: نعیم بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو آدمیوں سے کہا جو مسیلہ (کذاب) کے پاس سے آئے تھے۔ خبردار، اللہ کی قسم! اگر یہ بات نہ ہوتی کہ قاصد قتل نہیں کئے جاتے تو میں تم دونوں کی گردنیں اڑا دیتا (احمد، ابوداؤد)

۳۹۸۳ - (۷) وَقَنَّ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فِي حُطْبَتِهِ «أَوْفُوا بِحِلْفِ الْجَاهِلِيَّةِ، فَإِنَّهُ لَا يَزِيدُهُ - يُعْنَى: الْإِسْلَامَ - إِلَّا شِدَّةً، وَلَا تُحَدِّثُوا حِلْفًا فِي الْإِسْلَامِ». رَوَاهُ [الترمذی من طریق ابن ذكوان عن عمرو وقال: حسن].

وَذِكْرَ حَدِيثِ عَلِيٍّ : «الْمُسْلِمُونَ تَتَكَافَأُ» فِي «كِتَابِ الْقِصَاصِ» .

۳۹۸۳ : عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ (دیتے ہوئے) فرمایا، جاہلیت کے حلف کو پورا کرنا اسلام تو جاہلیت کے حلف کو مزید پختہ کرتا ہے (لیکن) اسلام میں کوئی نیا حلف نہ کرو۔ ترمذی نے ابن ذکوان کے طریق سے عمرو بن شعیب سے بیان کیا اور حدیث کو حسن قرار دیا ہے اور علیؑ سے مروی حدیث ”مسلمانوں کے خون برابر ہیں“ کو کتاب القصاص میں ذکر کیا گیا ہے۔

الْفَصْلُ الثَّلَاثُ

۳۹۸۴ - (۸) عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ ابْنُ النُّوَاحَةِ وَابْنُ أُثَالِ رَسُولًا مُسَيَّلَمَةً إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ لَهُمَا: «أَتَشْهَدَانِ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ؟» فَقَالَا: نَشْهَدُ أَنَّ مُسَيَّلَمَةً رَسُولُ اللَّهِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَمَنْتُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ، وَلَوْ كُنْتُ قَاتِلًا رَسُولًا لَقَتَلْتُكُمْ». قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَمَضَتْ السُّنَّةُ أَنَّ الرَّسُولَ لَا يُقْتَلُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

تیسری فصل : ۳۹۸۳ : ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابن النواحة اور ابن اٹال، مسیلمہ کذاب کے دو قاصد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں آئے آپ نے ان سے پوچھا، کیا تم دونوں گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں ان دونوں نے جواب دیا، ہم گواہی دیتے ہیں کہ مسیلمہ اللہ کا رسول ہے (ان کی یہ بات سن کر) آپ نے فرمایا، میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہوں اور اگر میں کسی قاصد کو قتل کرتا تو تم دونوں کو ضرور قتل کرتا۔ عبد اللہ بن مسعود بیان کرتے ہیں کہ سنت یہ ہے کہ اہل بیعت کو قتل نہ کیا جائے (احمد)

بَابُ قِسْمَةِ الْغَنَائِمِ وَالْغُلُولِ فِيهَا (تقسیمِ غنائم اور اس میں غلط تصرف کرنا)

الفصل الأول

۳۹۸۵ - (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: «فَلَمْ تَجُلِ الْغَنَائِمُ لِأَحَدٍ مِنْ قَبْلِنَا، ذَلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ رَأَى ضَعْفَنَا وَعَجَزَنَا فَطَيَّبَهَا - لَنَا... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل : ۳۹۸۵ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا ہم سے پہلے کسی (امت) کے لئے غنائم حلال نہ تھے ہمارے لئے اس وجہ سے حلال ہوئے کہ اللہ نے ہماری کمزوری اور عاجزی کا احساس کیا تو ان کو ہمارے لئے حلال کر دیا (بخاری، مسلم)

۳۹۸۶ - (۲) وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ عَامَ حُنَيْنٍ - ، فَلَمَّا التَقِينَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِينَ جَوْلَةٌ، فَرَأَيْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ قَدْ عَلَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ، فَضْرَبْتُهُ مِنْ وِرَائِهِ عَلَى حَبْلِ عَاتِقِهِ بِالْحَيْفِ، فَقَطَعْتُ الدِّرْعَ، وَأَقْبَلَ عَلَيَّ فَضَمِنِي ضَمًّا وَجَدْتُ مِنْهَا رِيحَ الْمَوْتِ، ثُمَّ أَدْرَكَنِي الْمَوْتُ فَأَرْسَلَنِي، فَلِحِقْتُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَقُلْتُ: مَا بَالُ النَّاسِ؟ قَالَ: أَمْرُ اللَّهِ، ثُمَّ رَجَعُوا وَجَلَسَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «مَنْ قَتَلَ قَبِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيْتَةٌ فَلَهُ سَلْبُهُ» فَقُلْتُ: مَنْ يَشْهَدُ لِي؟ ثُمَّ جَلَسْتُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مِثْلَهُ [فَقُلْتُ: مَنْ يَشْهَدُ لِي؟ ثُمَّ جَلَسْتُ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مِثْلَهُ] - ، فَقُمْتُ، فَقَالَ: «مَا لَكَ يَا أَبَا قَتَادَةَ؟» فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ رَجُلٌ: صَدَقَ، وَسَلْبُهُ عِنْدِي فَأَرْضِيهِ مِنِّي. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: لَأَهَا اللَّهُ - ، إِذَا لَا يَعْمِدُ إِلَيَّ - أَسَدٍ مِنَ أَسَدِ اللَّهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَيُعْطِيكَ سَلْبَهُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «صَدَقَ فَأَعْطِهِ» فَأَعْطَانِيهِ، فَابْتَعْتُ بِهِ - مَخْرَفًا - فِي بَنِي سَلَمَةَ، فَإِنَّهُ لَأَوَّلُ مَالٍ تَأْتَلْتُهُ - فِي الْإِسْلَامِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۸۶ : ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم جنگ حنین میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں نکلے جب لڑائی شروع ہوئی تو مسلمانوں کو معمولی سی شکست کا سامنا کرنا پڑا چنانچہ میں نے ایک مشرک (انسان) کو دیکھا وہ ایک مسلمان (مغص) پر غالب تھا میں نے پیچھے سے اس کی گردن اور کندھے کے درمیانی پٹھے پر تلوار ماری میں نے اس کی زرہ کاٹ دی وہ میری جانب لپکا اور اس نے مجھے اتنے زور کے ساتھ دبا یا کہ میں نے اس سے موت کو محسوس کیا لیکن موت اس پر وارد ہو گئی اس نے مجھے چھوڑ دیا پھر میں عمر بن خطاب سے ملا میں نے ان سے پوچھا کہ لوگوں کو کیا ہوا

ہے؟ انہوں نے جواب دیا، اللہ کی تقدیر! بعد ازاں (تکست خوردہ) لوگ واپس آگئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا، جس شخص نے کسی دشمن کو قتل کیا ہے، کیا اس کے پاس اس بات کا ثبوت ہے؟ تاکہ اس کا مال و اسباب اس کو ملے۔ میں نے کہا کہ میرا گواہ کون ہے؟ (یہ کہہ کر) میں بیٹھ گیا۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بات کو دہرایا (اس پر) میں کھڑا ہوا اور پہلی بات کسی (اور) پھر بیٹھ گیا۔ تیسری بار جب آپ نے فرمایا، تو میں کھڑا ہوا۔ آپ نے دریافت کیا، ابوثاؤدہ! کیا بات ہے؟ میں نے آپ کو (واقفہ) بتایا۔ ایک شخص نے کہا کہ یہ سچا ہے اس کا مال و اسباب میرے پاس ہے اس کو کہیں کہ مال و اسباب میرے پاس رہنے دے۔ ابوبکر نے کہا، نہیں اللہ کی قسم! ایسا نہیں ہو سکتا کہ اللہ کے شیروں میں سے ایک شیر اللہ اور اس کے رسول کی جانب سے لڑے (اور مال غنیمت اسے نہ ملے) آپ تجھے (یعنی ابوثاؤدہ کو) اس (دشمن) کا مال و اسباب عطا کریں۔ یہ سن کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ابوبکر نے ٹھیک کہا ہے۔ مال و اسباب ابوثاؤدہ کو دے دیں۔ (ابوثاؤدہ کا کہنا ہے) کہ چنانچہ آپ نے اس کا مال و اسباب مجھے عطا کر دیا اور میں نے اس کے عوض بنو سلمہ میں ایک باغ خریدا۔ پس یہ پہلا مال تھا جس کو میں نے اسلام میں حاصل کیا۔ (بخاری، مسلم

۳۹۸۷ - (۳) وَفِي ابْنِ عَمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَسْهَمَ لِرَجُلٍ وَلِقَرِيْبِهِ ثَلَاثَةَ أَسْهَمٍ : سَهْمًا لَهُ وَسَهْمَيْنِ لِقَرِيْبِهِ . . . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۳۹۸۷ : ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاہد اور اس کے گھوڑے کے لئے تین حصے مقرر فرمائے ایک حصہ مجاہد کا اور دو حصے گھوڑے کے (بخاری، مسلم)

۳۹۸۸ - (۴) وَفِي يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزٍ، قَالَ: كَتَبَ نَجْدَةُ الْحَرَوْرِيُّ - إِلَيَّ ابْنُ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنِ الْعَبْدِ وَالْمَرْأَةِ يَحْضُرَانِ الْمَعْنَمَ، هَلْ يُقَسَّمُ لَهُمَا؟ فَقَالَ لِيَزِيدَ أَكْتُبْ إِلَيْهِ أَنَّهُ لَيْسَ لَهُمَا سَهْمٌ إِلَّا أَنْ يُحْدِيَا . . . وَفِي رِوَايَةٍ: كَتَبَ إِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَنَّكَ كَتَبْتَ إِلَيَّ تَسْأَلُنِي: هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَغْزُو بِالنِّسَاءِ؟ وَهَلْ كَانَ يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ؟ فَقَدْ كَانَ يَغْزُو بِهِنَّ يُدَاوِينَ الْمَرْضَى وَيُحْدِيَنَ مِنَ الْغَنِيْمَةِ، وَأَمَّا السَّهْمُ فَلَمْ يَضْرِبْ لَهُنَّ بِسَهْمٍ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۳۹۸۸ : یزید بن ہرمز رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، نجدہ حروری نے ابن عباسؓ کی جانب ایک تحریر ارسال کی، اس نے ان سے غلام اور عورت کے بارے میں استفسار کیا تھا کہ (اگر) وہ دونوں غنیمت (تقسیم کرنے) کے وقت موجود ہوں تو کیا ان کو حصہ دیا جائے انہوں نے یزید سے کہا کہ اس کی طرف تحریر بھیجیں کہ ان دونوں کا کچھ حصہ نہیں البتہ انہیں (بطور عطیہ کے) تھوڑا سا مال دیا جا سکتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ ابن عباسؓ نے اس کی جانب لکھا کہ تو نے میری جانب تحریر بھیجی اور مجھ سے پوچھا ہے کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد کے لئے عورتوں کو لے جایا کرتے تھے؟ اور ان کو حصہ دیتے تھے؟ جواب یہ ہے کہ آپ ان کو جہاد میں لے جاتے تھے، وہ بیماروں کا علاج کرتیں اور انہیں غنیمت سے عطیہ کے طور پر کچھ مال دیا جاتا تھا مگر آپ نے ان کا کوئی خاص حصہ مقرر نہیں فرمایا تھا (مسلم)

۳۹۸۹ - (۵) وَقَدْ سَلَّمَ بِنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَظْهَرُهُ - مَعَ رِيَّاحِ غُلَامٍ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا مَعَهُ، فَلَمَّا أَصْبَحْنَا إِذَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْفَزَارِيُّ قَدْ آغَارَ عَلَيَّ ظَهْرَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقُمْتُ عَلَى أَكْمَةٍ، فَاسْتَقْبَلْتُ الْمَدِينَةَ فَنَادَيْتُ ثَلَاثًا: يَا صَبَاحَاهُ - ثُمَّ خَرَجْتُ فِي آثَارِ الْقَوْمِ أَرْمِيهِم بِالنَّبْلِ، وَارْتَجِزُوا وَقُولُوا:

أَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضْعِ
فَمَا زِلْتُ أَرْمِيهِمْ، وَأَعْقِرُ بِهِمْ حَتَّى مَا خَلَقَ اللَّهُ مِنْ بَعِيرٍ مِنْ ظَهْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَّا
خَلَفْتُهُ وَرَاءَ ظَهْرِي - ، ثُمَّ اتَّبَعْتُهُمْ أَرْمِيهِمْ، حَتَّى أَلْقَوْا أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثِينَ بُرْدَةً وَثَلَاثِينَ رُمْحًا،
يَسْتَخْفُونَ - ، وَلَا يَطْرَحُونَ شَيْئًا إِلَّا جَعَلْتُ عَلَيْهِ آرَامًا - مِنَ الْحِجَارَةِ، يَعْرِفُهَا
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ - ، حَتَّى رَأَيْتُ فَوَارِسَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلِحِقَ أَبُو قَتَادَةَ فَارِسُ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِعَبْدِ الرَّحْمَنِ - فَقَتَلَهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «خَيْرُ فُرْسَانِنَا الْيَوْمَ أَبُو قَتَادَةَ،
وَخَيْرُ رَجَالِنَا سَلْمَةُ». قَالَ: ثُمَّ أَعْطَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَهْمَيْنِ: سَهْمَ الْفَارِسِ وَسَهْمَ
الرَّاجِلِ، فَجَمَعَهُمَا إِلَيَّ جَمِيعًا، ثُمَّ أَرَدَفَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَرَأَاهُ عَلَى الْعَضْبَاءِ رَاجِعِينَ
إِلَى الْمَدِينَةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۹۸۹: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اونٹ رباح کے ساتھ بھیج دیئے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے اور میں اس کے ساتھ تھا۔ صبح کے وقت عبدالرحمن فزاری نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں پر حملہ کر دیا (اور انہیں لوٹ کر لے گیا) میں اونچی جگہ پر آن کھڑا ہوا، میں نے مدینہ منورہ کی جانب منہ کیا اور میں نے تین بار آواز دی ہائے او لوگو! صبح کے وقت ہم لوٹے گئے بعد ازاں میں نے ان کا تعاقب کیا، میں انہیں تیر مار رہا تھا اور میں یہ گیت گا رہا تھا کہ ”میں اکوع کا بیٹا ہوں اور آج کا دن کینوں (کی ہلاکت) کا دن ہے“ میں ان پر تیر پھینکتا رہا اور انہیں زخمی کرتا رہا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جتنے اونٹ تھے میں نے ان کو (چمڑا کر) اپنے پیچھے (محفوظ) کر لیا پھر میں ان کے پیچھے پیچھے تیر مارتا رہا یہاں تک کہ انہوں نے تیس چادروں اور تیس نیزوں سے زیادہ پھینک دیئے وہ خود کو ہلکا کر رہے تھے، جس چیز کو وہ پھینکتے تھے میں اس پر (بطور) علامت کے پتھر رکھتا جا رہا تھا تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام ان کو پہچان لیں یہاں تک کہ میری نظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بہادر سواروں پر پڑی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاص شاہسوار ابوقتادہ عبدالرحمن فزاری کی جگہ ملا اور اسے قتل کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، آج کے دن ہمارا بہترین (بہادر) سوار قتادہ ہے اور ہمارا بہترین بہادر پیادہ سلمہ ہے۔ راوی نے بیان کیا کہ بعد ازاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سوار اور پیادہ دونوں حصے اکٹھے عطا کئے اور جب ہم مدینہ منورہ کو واپس لوٹے تو آپ نے مجھے اپنی ”عضباء“

ناہی اونٹنی پر اپنے بیچے سوار کر لیا اور ہم مدینہ منورہ واپس لوٹے (مسلم)
وضاحت: مال غنیمت میں سے سوار کے دو حصے اور پیادہ کے لئے ایک حصہ ہوتا ہے لیکن اس لڑائی کے مہم جو
کیونکہ سلمہ بن اکوع تھے اس لئے ان کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے آپ نے انہیں سوار اور پیادہ کے دو حصے دیا۔ معلوم
ہوا کہ حاکم وقت اپنی صوابدید کے مطابق جہاد میں شریک لشکر کے کسی خاص بہادر مجاہد کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے
اسے عام مجاہدوں سے زیادہ مال دے سکتا ہے۔ تاکہ مجاہدین میں زیادہ بہادری سے لڑنے کا شوق اور جذبہ پیدا ہو۔

۳۹۹۰- (۶) وَهِنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُنْفِلُ بَعْضَ مَنْ
يَبْعَثُ مِنَ السَّرَايَا لِأَنْفُسِهِمْ خَاصَّةً - سِوَى قِسْمَةِ عَامَّةِ الْجَيْشِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۹۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جن دستوں کو بھیجتے ان میں سے بعض
(مجاہدین کو) خاص طور پر لشکر کے عام فوجیوں کے حصے کے علاوہ بھی عطیات دیتے تھے (بخاری، مسلم)

۳۹۹۱- (۷) وَهْنُهُ، قَالَ: نَفَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَفْلًا سِوَى نَصِيبِنَا مِنَ الْخُمْسِ ،
فَأَصَابِنِي شَارِفٌ، وَالشَّارِفُ: الْمُسْنُ الْكَبِيرُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۹۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ہمارے خمس میں سے حصہ
کے علاوہ زائد عطیہ دیا چنانچہ مجھے زیادہ عمر کا ایک بوڑھا اونٹ ملا (بخاری، مسلم)

۳۹۹۲- (۸) وَهْنُهُ، قَالَ: ذَهَبَتْ فَرَسٌ لِي - فَأَخَذَهَا الْعَدُوُّ، فَظَهَرَ عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُونَ
فَرَدُّ عَلَيْهِ - فِي زَمَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. وَفِي رِوَايَةٍ: أَبَقَ عَبْدٌ لِي، فَلَجِحَ بِالرُّومِ، فَظَهَرَ عَلَيْهِمُ
الْمُسْلِمُونَ، فَرَدُّ عَلَيْهِ - خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ... رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۹۹۲: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اس کا گھوڑا غائب ہو گیا، دشمن نے اسے پکڑ لیا۔ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جب مسلمان دشمنوں پر غالب آئے تو گھوڑا ابن عمر کو واپس مل گیا اور ایک روایت میں ہے
کہ ابن عمر کا غلام بھاگ کر روم چلا گیا۔ جب (رومیوں پر) مسلمانوں کا تسلط ہوا تو خالد بن ولید نے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے بعد وہ گھوڑا ابن عمر کو واپس کر دیا (بخاری)

۳۹۹۳- (۹) وَهْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَشَيْتُ أَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ
عَفَانَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَلْنَا: أَعْطَيْتَ بَنِي الْمُطَّلِبِ مِنْ خُمْسِ خَيْبَرَ، وَتَرَكْتَنَا، وَنَحْنُ بِمَنْزِلَةِ

وَاحِدَةٌ مِّنْكَ؟ فَقَالَ: «إِنَّمَا بَنُو هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ» — وَاحِدَةٌ، قَالَ جُبَيْرٌ: وَلَمْ يُقْسِمِ
النَّبِيُّ ﷺ لِبَنِي عَبْدِ شَمْسٍ وَبَنِي نَوْفَلٍ شَيْئًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۹۹۳: جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور عثمان بن عفان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہوئے۔ ہم نے عرض کیا، آپ نے خیر کے فحس سے بنو مطلب کو عطا کیا ہے لیکن ہمیں کچھ نہیں دیا حالانکہ
ہمارا اور ان کا آپ سے ایک ہی رشتہ ہے۔ آپ نے فرمایا، بنو ہاشم اور بنو مطلب (دونوں) ایک ہیں۔ جبیر نے بیان کیا
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو عبد شمس اور بنو نوفل کو مال تقسیم کرتے وقت کچھ نہ دیا (بخاری)
وضاحت: قریش اور بنو کنانہ نے بنو ہاشم اور بنو مطلب کا پائیکٹ کر رکھا تھا کہ ان کے ساتھ رشتہ داری اور
خرید و فروخت کا سلسلہ اس وقت تک منقطع رکھیں گے، جب تک وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے سپرد نہ کر دیں۔
چنانچہ بنو ہاشم اور بنو مطلب جاہلیت اور اسلام دونوں میں اکٹھے رہے جبکہ بنو نوفل اور بنو عبد شمس ان کے خلاف رہے
ہیں (زاد المعاد صفحہ ۱۹۳)

۳۹۹۴- (۱۰) وَهَنَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَيُّمَا قَرِيْبَةٍ
اتَّيَمْتُمُوهَا وَأَقْتَمْتُمْ فِيهَا، فَسَهْمُكُمْ فِيهَا. وَأَيُّمَا قَرِيْبَةٍ عَصَبِ اللَّهِ وَرَسُولُهُ؛ فَإِنَّ خُمْسَهَا لِلَّهِ
وَلِرَسُولِهِ، ثُمَّ هِيَ لَكُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۹۹۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس بستی میں تم آؤ اور اس
میں اقامت اختیار کرو تو اس میں تمہارا حصہ ہے اور جس بستی والے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کریں تو اس کا
”فحس“ اللہ اور اس کے رسول کے لئے ہے اور باقی تمہارے لئے ہے (مسلم)
وضاحت: جنگ کے بغیر جو بستی فتح ہو اور وہاں سے جو مال حاصل ہو، وہ مال فنی ہے اس سے ”فحس“ نہیں
نکالا جاتا اور نہ ہی یہ مال غنائم اور مجاہدین کے درمیان تقسیم کیا جائے گا بلکہ یہ تمام کا تمام بیت المال کا حق ہے
تفصیل کے لئے سورت الحشر کی آیت نمبر ۱ ملاحظہ فرمائیں اور جو بستی جنگ کے بعد فتح ہو تو وہاں سے حاصل ہونے والے
مال کو مال غنیمت کہا جاتا ہے اس میں سے ”فحس“ نکال کر باقی مال فوج میں تقسیم کر دیا جاتا ہے اور یہ ”فحس“ بیت
المال کا حق ہے جیسا کہ سورت الانفال کی آیت نمبر ۵ سے واضح ہے۔

۳۹۹۵- (۱۱) وَهَنَ خَوْلَةَ الْأَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
يَقُولُ: «إِنَّ رِجَالًا يَتَخَوِّضُونَ فِي مَالِ اللَّهِ بِغَيْرِ حَقِّ فَلَهُمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۹۹۵: خولہ انصاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو
لوگ اللہ کے مال میں بلا حواجز تصرف کرتے ہیں، قیامت کے دن ان کے لئے دوزخ ہوگی (بخاری)

۳۹۹۶ - (۱۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ، فَذَكَرَ الْعُلُوفَ، فَعَظَّمَهُ وَعَظَّمَ أَمْرَهُ، ثُمَّ قَالَ: «لَا أَلْفِينٌ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيَّ رَقَبَتِهِ بَعِيرٌ لَهُ رُغَاءٌ، يَقُولُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! اغْنِنِي، فَأَقُولُ: لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ أَبْلَغْتُكَ. لَا أَلْفِينٌ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيَّ رَقَبَتِهِ فَرَسٌ لَهُ حَمْحَمَةٌ، يَقُولُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! اغْنِنِي، فَأَقُولُ: لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ أَبْلَغْتُكَ. لَا أَلْفِينٌ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيَّ رَقَبَتِهِ شَاةٌ لَهَا نُغَاءٌ، يَقُولُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! اغْنِنِي، فَأَقُولُ: لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ أَبْلَغْتُكَ. لَا أَلْفِينٌ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيَّ رَقَبَتِهِ نَفْسٌ لَهَا صِبَاحٌ، يَقُولُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! اغْنِنِي، فَأَقُولُ: لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ أَبْلَغْتُكَ. لَا أَلْفِينٌ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيَّ رَقَبَتِهِ رِقَاعٌ تَخْفُقُ، يَقُولُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! اغْنِنِي، فَأَقُولُ: لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ أَبْلَغْتُكَ. لَا أَلْفِينٌ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيَّ رَقَبَتِهِ صَامِتٌ - ، يَقُولُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! اغْنِنِي، فَأَقُولُ: لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ أَبْلَغْتُكَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ، وَهُوَ أَتَمُّ.

۳۹۹۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن ہم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر (خطبہ دیا) آپ نے غنیمت کے مال میں خیانت کا ذکر کیا اور اسے عظیم (گناہ) گردانا اور اس خیانت کو کبیرہ گناہ قرار دیا۔ پھر فرمایا میں تم میں سے کسی شخص کو اس حالت میں نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن (میدان حشر میں) آئے تو اس کی گردن پر ایسا اونٹ ہو جو آواز نکال رہا ہو۔ وہ شخص کہے گا 'اے اللہ کے رسول! میری مدد فرمائیں؟ میں کہوں گا' میں تیرے لئے کچھ نہیں کر سکتا میں نے تجھ تک بات پہنچا دی تھی۔ پھر فرمایا میں تم میں سے کسی کو اس حالت میں نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن (میدان حشر میں) آئے اور اس کی گردن پر ایسا اونٹ ہو جو آواز نکال رہا ہو۔ وہ شخص کہے گا 'اے اللہ کے رسول! میری مدد فرمائیں؟ میں کہوں گا' میں تیرے لئے کچھ نہیں کر سکتا میں نے تجھ تک بات پہنچا دی تھی۔ پھر فرمایا میں تم میں سے کسی کو اس حالت میں نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن (میدان حشر میں) آئے اور اس کی گردن پر چلائی ہوئی بکری ہو۔ وہ کہے گا 'اے اللہ کے رسول! میری مدد کیجئے؟ میں کہوں گا' میں تیرے لئے کچھ نہیں کر سکتا میں نے تجھ تک بات پہنچا دی تھی۔ پھر فرمایا میں تم میں سے کسی کو اس حالت میں نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن (میدان حشر میں) آئے اور اس کی گردن پر ایسا اونٹ ہو جو آواز نکال رہا ہو۔ وہ شخص کہے گا 'اے اللہ کے رسول! میری مدد فرمائیں؟ میں کہوں گا' میں تیرے لئے کچھ نہیں کر سکتا میں نے تجھ تک بات پہنچا دی تھی۔ پھر فرمایا میں تم میں سے کسی کو اس حالت میں نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن (میدان حشر میں) آئے اور اس کی گردن پر ایسا اونٹ ہو جو آواز نکال رہا ہو۔ وہ شخص کہے گا 'اے اللہ کے رسول! میری مدد کیجئے؟ میں کہوں گا' میں تیرے لئے کچھ نہیں کر سکتا میں نے تجھ تک بات پہنچا دی تھی۔ پھر فرمایا میں تم میں سے کسی کو اس حالت میں نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن (میدان حشر میں) آئے اور اس کی گردن پر سونا چاندی وغیرہ لدا ہوا ہو وہ التجا کر رہا ہو اے اللہ کے رسول! میری مدد کیجئے؟ میں کہوں گا' میں تیرے لئے کچھ نہیں کر سکتا میں نے تجھ تک بات پہنچا دی تھی (بخاری، مسلم) اور یہ الفاظ مسلم کے ہیں اور اس کی روایت زیادہ مکمل ہے۔

۳۹۹۷ - (۱۳) **وَعَنْهُ**، قَالَ: أَهْدَى رَجُلٌ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ غُلَامًا يُقَالُ لَهُ: مِدْعَمٌ فَبَيْنَمَا مِدْعَمٌ يَحْطُرُ رَحْلًا لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ أَصَابَهُ سَهْمٌ عَائِرٌ فَفَتَلَهُ، فَقَالَ النَّاسُ: هِنِيئًا لَهُ الْجَنَّةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كَلَّا، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنْ الشَّمْلَةَ الَّتِي أَخَذَهَا يَوْمَ خَيْبَرَ مِنَ الْمَغَانِمِ لَمْ تُصِبْهَا الْمَقَاسِمُ؛ لِتَشْتَعِلَ عَلَيْهِ نَارًا». فَلَمَّا سَمِعَ ذَلِكَ النَّاسُ جَاءَ رَجُلٌ بِشِرَاكٍ أَوْ شِرَاكَيْنِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «شِرَاكٌ مِنْ نَارٍ أَوْ شِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۹۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غلام بطور ہدیہ دیا جس کا نام ”مدعم“ تھا۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ”مدعم“ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری سے کجاہہ اتار رہا تھا اچانک (اس کو نامعلوم جانب سے آنے والا) تیر لگا جس سے وہ مارا گیا۔ لوگوں نے کہا، مبارک ہو یہ شخص جنتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہرگز نہیں! اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، بے شک وہ چادر جس کو اس نے جنگ خیبر کے مال غنیمت کی تقسیم سے پہلے اٹھایا تھا وہ اس پر آگ بن کر مشتعل ہے جب لوگوں نے یہ بات سنی تو ایک شخص ایک تمہ یا دو تمہ آپ کے پاس لایا۔ آپ نے فرمایا، یہ ایک یا دو تمہ، آگ کے ہیں۔ (بخاری، مسلم)

۳۹۹۸ - (۱۴) **وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا**، قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ نَقَلَ النَّبِيَّ ﷺ - رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ كِرْكِرَةٌ، فَمَاتَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «هُوَ فِي النَّارِ، فَذَهَبُوا يَنْظُرُونَ فَوَجَدُوا عَبَاءَةً قَدْ غَلَّهَا». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۹۹۸: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامان (اٹھانے) پر ایک آدمی مقرر تھا جس کا نام ”کرکرہ“ تھا وہ فوت ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ شخص دوزخی ہے لوگ (اس کا سامان) دیکھنے لگے تو انہیں پتا چلا کہ اس نے ایک چادر کی خیانت کی تھی (بخاری)

۳۹۹۹ - (۱۵) **وَعَنِ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا**، قَالَ: كُنَّا نَصِيبُ فِي مَغَازِينِنَا الْعَسَلَ وَالْعَيْبَ فَنَأْكُلُهُ وَلَا نَرْفَعُهُ... رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۹۹۹: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم لڑائیوں میں اگر شہد اور انموں پاتے تو انہیں کھا لیتے تھے بیت المال میں جمع نہیں کراتے تھے (بخاری)

۴۰۰۰ - (۱۶) **وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ**، قَالَ: أَصَبْتُ جِرَابًا مِنْ شَحْمِ يَوْمِ خَيْبَرَ، فَالْتَزَمْتُهُ، فَقُلْتُ: لَا أُعْطَى الْيَوْمَ أَحَدًا مِنْ هَذَا شَيْئًا، فَالْتَمْتُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَبَسَّمُ إِلَيَّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَذَكَرَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ «مَا أُعْطِيكُمْ» فِي بَابِ «رِزْقِ الْوَلَاةِ».

۴۰۰۰: عبد اللہ بن مفضل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خیبر کی جنگ میں چہلی کا ایک تھیلا مجھے ملا، میں اس سے چٹ گیا اور میں نے کہا کہ آج اس چہلی سے کسی کو کچھ نہیں دوں گا میں نے گھوم کر دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری جانب (دیکھتے ہوئے) مسکرا رہے تھے (بخاری، مسلم)
ابو ہریرہ سے مروی حدیث کہ ”میں تمہیں نہیں دیتا“ (رزق الولاۃ) کے باب میں ذکر کی گئی ہے۔

الفصل الثانی

۴۰۰۱- (۱۷) وَهَنْ ابْنِي أَمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ فَضَّلَنِي عَلَى الْأَنْبِيَاءِ - أَوْ قَالَ: فَضَّلَ أُمَّتِي عَلَى الْأُمَّمِ - وَأَحَلَّ لَنَا الْغَنَائِمَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل: ۴۰۰۱: ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء علیہم السلام پر برتری عطا کی ہے یا فرمایا، میری امت کو تمام امتوں پر برتری دی گئی ہے اور ہمارے لئے غنائم جائز قرار دیے گئے ہیں (ترمذی)

۴۰۰۲- (۱۸) وَهَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ - يَعْنِي: يَوْمَ حُنَيْنٍ -: «مَنْ قَتَلَ كَافِرًا فَلَهُ سَلْبُهُ». فَقَتَلَ أَبُو طَلْحَةَ يَوْمَئِذٍ عِشْرِينَ رَجُلًا، وَأَخَذَ أَسْلَابَهُمْ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۴۰۰۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ حنین کے دن فرمایا، جو شخص کسی کافر کو قتل کر دے گا اس کا جنگی سامان اس کو ملے گا۔ چنانچہ ابو طلحہ نے بیس (کافروں) کو قتل کیا اور ان کا سامان اپنے قبضے میں لیا (دارمی)

۴۰۰۳- (۱۹) وَهَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكِ الْأَشْجَعِيِّ، وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى فِي السَّلْبِ لِلْقَاتِلِ. وَلَمْ يُخَمِّسِ السَّلْبَ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۰۰۳: عوف بن مالک اشجعی اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قانون مقرر کیا کہ مقتول کا ساز و سامان قاتل کو ملے گا اور اس سے پانچواں حصہ وصول نہیں کیا (ابوداؤد)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں اسماعیل بن عیاش راوی ضعیف ہے (میزان الاحوال جلد ۱ صفحہ ۲۳۰)

۴۰۰۴- (۲۰) وَهَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَفَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ بَدْرٍ سَيْفَ أَبِي جَهْلٍ، وَكَانَ قَتْلُهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۰۰۳: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے (جنگ) بدر کے دن ابو جہل کی تلوار کا عطیہ دیا اس لئے کہ میں نے ابو جہل کو قتل کیا تھا (ابوداؤد)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابو عبیدہ نے عبد اللہ بن مسعود سے نہیں سنا اس لئے حدیث منقطع ہے
(تفہیم الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۷۲، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۲۱)

۴۰۰۵- (۲۱) وَفَنَ عُمَيْرُ مَوْلَىٰ أَبِي اللَّحْمِ، قَالَ: شَهِدْتُ خَيْبَرَ مَعَ سَادَتِنِي، فَكَلَّمُونَا فِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكَلَّمُونَهُ أَنِّي مَمْلُوكٌ فَأَمَرَنِي فَقَلَدْتُ سَيْفًا، فَإِذَا أَنَا أَجْرُهُ - ، فَأَمَرَلِي بِشَيْءٍ مِنْ خُرْتِي الْمَتَاعِ - ، وَعَرَضْتُ عَلَيْهِ رُقِيَّةً كُنْتُ أَرْقِي بِهَا الْمَجَانِينَ، فَأَمَرَنِي بِطَرْحِ بَعْضِهَا وَحَبْسِ بَعْضِهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ إِلَّا أَنَّ رَوَايَتَهُ انْتَهَتْ عِنْدَ قَوْلِهِ. الْمَتَاعِ.

۴۰۰۵: عمیر ابی اللحم رضی اللہ عنہ کا غلام بیان کرتا ہے کہ میں اپنے مالکوں کے ساتھ خیبر (کی جنگ) میں شامل ہوا انہوں نے میرے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کی اور وضاحت کی کہ میں غلام ہوں تو آپ نے میرے بارے میں حکم دیا، مجھے تلوار پہنائی گئی جسے میں (تد کے چھوٹے ہونے کی وجہ سے) کھینچ رہا تھا تو آپ نے حکم دیا کہ اسے معمولی چیزیں دے دی جائیں اور میں نے آپ کے حضور ایک ”دم“ پیش کیا جو میں دیوانوں پر کیا کرتا تھا تو آپ نے مجھے بعض الفاظ کے حذف کرنے اور بعض کے باقی رکھنے کا حکم دیا (ترمذی، ابوداؤد) البتہ ابوداؤد کی روایت لفظ ”متاع“ تک ہے۔

وضاحت: ”ابی اللحم“ کا معنی ہے گوشت سے انکار کرنے والا یعنی زمانہ جاہلیت میں جس جانور کو بتوں کے نام پر ذبح کیا جاتا تھا، وہ اس کا گوشت نہیں کھاتا تھا۔ نیز اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جب غلام میدان جنگ میں شریک ہو تو اس کو مال غنیمت سے حصہ نہیں ملے گا البتہ یہ امام کی صوابدید پر منحصر ہے کہ اگر وہ اسے کچھ بطور انعام دینا چاہے تو دے سکتا ہے۔

۴۰۰۶- (۲۲) وَفَنَ مُجَمِّعُ بْنُ جَارِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُسِمَتْ خَيْبَرُ عَلَىٰ أَهْلِ الْحُدَيْبِيَّةِ، فَقَسَمَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَمَانِيَةَ عَشْرَ سَهْمًا - ، وَكَانَ الْجَيْشُ أَلْفًا وَخَمْسِمِائَةً، فِيهِمْ ثَلَاثُمِائَةَ فَارِسٍ، فَأَعْطَى الْفَارِسَ سَهْمَيْنِ، وَالرَّاجِلَ سَهْمًا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ. وَقَالَ: حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ أَصَحُّ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ، وَآتَى الْوَهْمُ فِي حَدِيثِ مُجَمِّعٍ أَنَّهُ قَالَ: ثَلَاثُمِائَةَ فَارِسٍ، وَإِنَّمَا كَانُوا مِائَتِي فَارِسٍ.

۴۰۰۶: مجع بن جاریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خیبر کے غنائم کو حدیبیہ میں شریک اصحاب پر تقسیم کیا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مال غنیمت کے اٹھارہ حصے کئے جبکہ لشکر کی تعداد پندرہ سو تھی ان میں تین سو سوار تھے

اور سواروں کو دو حصے دیئے گئے جبکہ پیادہ کو ایک حصہ دیا (ابوداؤد) اور امام ابوداؤد نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عمر سے مروی حدیث صحیح ہے اس پر عمل ہے اور اس حدیث میں وہم ہے کہ سواروں کی تعداد تین سو تھی جبکہ (فی الحقیقت) وہ دو سو تھے۔

وضاحت : اس حدیث کی علت یعقوب بن مجمع راوی ہے اور مجمع سے اس کے بیٹے کے علاوہ کسی دوسرے راوی نے حدیث بیان نہیں کی نیز یعقوب بن مجمع غیر معروف راوی ہے اور پھر عبداللہ بن عمر کی حدیث میں دو حصے گھوڑے کے اور ایک حصہ سوار کا مذکور ہے اور سواروں کی تعداد دو سو ہے اور پیادہ کی تعداد تیرہ سو ہے۔ ابوداؤد کی روایت میں وہم سے مقصود یہ ہے جیسا کہ علامہ ابن قیم نے اپنی کتاب زادالمعاد میں بیان کیا ہے کہ دراصل تعداد تو پندرہ سو ہے ایک سو غلام ہیں اور باقی چودہ سو میں سے دو سو سوار ہیں جن کو چھ حصے ملے اور بارہ حصے باقی پیدل فوج کو ملے جن کی تعداد بارہ سو ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۷۲)

۴۰۰۷ - (۲۳) **وَعَنْ حَبِيبِ بْنِ مَسْلَمَةَ الْفِهْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: شَهِدْتُ النَّبِيَّ ﷺ نَفَلَ الرَّبْعَ فِي الْبَدَاةِ - ، وَالثَّلْثَ فِي الرَّجْعَةِ .. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.**

۴۰۰۷: حبیب بن مسلمہ فہری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے جاتے ہوئے چوتھائی حصہ دیا اور واپس لوٹتے ہوئے تہائی حصہ دیا (ابوداؤد)

۴۰۰۸ - (۲۴) **وَقَضَاهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَنْفِلُ الرَّبْعَ بَعْدَ الْخُمْسِ ، وَالثَّلْثَ بَعْدَ الْخُمْسِ إِذَا قَفَلَ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.**

۴۰۰۸: حبیب بن مسلمہ فہری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مال غنیمت میں سے) خمس نکالنے کے بعد چوتھائی حصہ تقسیم کرتے اور واپس آتے ہوئے خمس نکالنے کے بعد تیسرا حصہ تقسیم کرتے (ابوداؤد)

وضاحت : مقصود یہ ہے کہ جب بڑے لشکر میں سے ایک چھوٹا لشکر جاتے ہوئے الگ ہوتا ہے اور وہ لشکر کے پہنچنے سے پہلے دشمن پر حملہ آور ہوتا ہے تو غنیمت میں سے اسے چوتھا حصہ دیا جائے گا اور تین چوتھائی حصہ میں باقی تمام لشکر شریک ہو گا اور واپس آتے ہوئے جب بڑے لشکر میں سے چھوٹا لشکر دشمن پر حملہ آور ہو تو انہیں مال غنیمت میں سے خمس نکالنے کے بعد تیسرا حصہ دیا جائے گا اور باقی دو تہائی سارے لشکر کو دیا جائے گا (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۷۳)

۴۰۰۹ - (۲۵) **وَعَنْ أَبِي الْجَوْزِيِّ الْجَرْمِيِّ، قَالَ: أَصَبْتُ بِأَرْضِ الرُّومِ جَرَّةَ حَمْرَاءَ، فِيهَا دَنَابِيرُ فِي إِمْرَةٍ مُعَاوَبَةٍ، وَعَلَيْنَا رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ، يُقَالُ لَهُ: مَعْنُ بْنُ يَزِيدَ، فَاتَيْنَهُ بِهَا، فَقَسَمَهَا بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَعْطَانِي مِنْهَا مِثْلَ مَا**

أَعْطَى رَجُلًا مِنْهُمْ، ثُمَّ قَالَ: لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا نَقْلَ إِلَّا بَعْدَ الْخُمْسِ لَأَعْطَيْتُكَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۰۰۹: ابوالجوریہ جری بیان کرتے ہیں معاویہ کے (دور) امارت میں روم (کے علاقے) میں مجھے سرخ رنگ کا ایک ٹکڑا ملا جس میں دینار تھے اور ہمارے امیر بنو سلیم (قبیلہ) کے ایک صحابی تھے جس کا نام معن بن یزید تھا۔ چنانچہ دینار میں ان کے پاس لایا انہوں نے ان کو (وہاں کے) مسلمانوں میں تقسیم کر دیا اور مجھے بھی اتنے ہی دینار دیئے جتنے کہ ان میں سے ایک شخص کو دیئے پھر انہوں نے بتایا کہ اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہ سنا ہوتا کہ آپ نے فرمایا، عطیہ خمس (نکالنے) کے بعد ہے تو میں تجھے کچھ مال عطیہ دے دیتا (ابوداؤد)

۴۰۱۰ - (۲۶) وَهَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمْنَا فَوَافَقَنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حِينَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ، فَأَسْهَمَ لَنَا. أَوْ قَالَ: فَأَعْطَانَا مِنْهَا. وَمَا قَسَمَ لِأَحَدٍ غَابَ عَنْ فَتْحِ خَيْبَرَ مِنْهَا شَيْئًا، إِلَّا لِمَنْ شَهِدَ مَعَهُ، إِلَّا أَصْحَابَ سَفِينَتِنَا جَعْفَرًا وَأَصْحَابَهُ، أَسْهَمَ لَهُمْ مَعَهُمْ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۰۱۰: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم خیبر کے فتح ہونے کے وقت (جسٹ سے ہجرت کر کے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں آئے۔ آپ نے ہمیں خیبر (کے غنائم) سے حصہ دیا اور خیبر کے فتح کرنے میں جو لوگ موجود تھے انہیں آپ نے حصہ دیا اور جو موجود نہ تھے ان کو حصہ نہیں دیا البتہ ہم لوگ جعفر اور اس کے رفقاء جو (جسٹ سے) کشتی میں سوار ہو کر آئے تھے ان کو حصہ دیا (ابوداؤد)

وضاحت: ابن حبان رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ آپ نے ان کو خمس میں سے عطیہ دیا تھا تاکہ ان کے دل اسلام کی جانب مزید جھک جائیں اور انہیں غنیمت میں سے حصہ نہیں دیا لیکن یہ توجیہ صحیح معلوم نہیں ہوتی حقیقت یہ ہے کہ آپ نے اصحاب السیف کے ساتھ یہ خصوصی سلوک کیا تھا اور انہیں غنیمت میں سے حصہ دیا تھا حالانکہ وہ فتح خیبر میں شریک نہ تھے (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۷۳)

۴۰۱۱ - (۲۷) وَهَنْ يَزِيدَ بْنِ خَالِدٍ: أَنَّ رَجُلًا مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تُوْفِيَ يَوْمَ خَيْبَرَ، فَذَكَرُوا لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: «صَلُّوا عَلَيَّ صَاحِبِكُمْ» فَتَغَيَّرَتْ وَجْوهُ النَّاسِ لِذَلِكَ. فَقَالَ: «إِنَّ صَاحِبَكُمْ عَلٌّ فِي سَبِيلِ اللَّهِ» فَفَتَشْنَا مَتَاعَهُ فَوَجَدْنَا خَرْزًا مِّنْ خَرْزِ يَهُودَ لَا يُسَاوِي دِرْهَمَيْنِ. رَوَاهُ مَالِكٌ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتَّسَائِيُّ.

۴۰۱۱: یزید بن خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جنگ خیبر میں ایک صحابی فوت ہو گیا تو صحابہ کرام نے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا، تم اس کا جنازہ ادا کرو۔ صحابہ کرام کے چہرے خنجر ہو گئے آپ نے فرمایا، تمہارے اس ساتھی نے مال غنیمت میں سے خیانت کی ہے صحابہ کرام کہتے ہیں کہ ہم نے اس کے سامان کی تلاشی لی تو ہمیں یہودیوں کے منکوں میں سے ایک منکا ملا جو دو درہم کا بھی نہ تھا (مالک، ابوداؤد، نسائی)
وضاحت: ابوداؤد کی روایت کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۶۳)

۴۰۱۲- (۲۸) **وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَصَابَ غَنِيمَةً، أَمَرَ بِلَالًا فَنَادَى فِي النَّاسِ، فَيَجِئُونَ بِغَنَائِمِهِمْ، فَيُخَمِّسُهُ وَيُقْسِمُهُ، فَجَاءَ رَجُلٌ يَوْمًا بَعْدَ ذَلِكَ بِزِمَامٍ مِّنْ شَعْرِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَذَا فِيمَا كُنَّا أَصَبْنَاهُ مِنَ الْغَنِيمَةِ، قَالَ: «أَسَمِعْتَ بِلَالًا نَادَى ثَلَاثًا؟» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «فَمَا مَنَعَكَ أَنْ تَجِيءَ بِهِ؟» فَأَعْتَذَرَ. قَالَ: «كُنْ أَنْتَ تَجِيءُ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ - ، فَلَنْ أَقْبَلَهُ عَنْكَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.**

۴۰۱۳: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب غنیمت ملتی تو بلالؓ کو حکم دیتے اور وہ لوگوں میں منادی کرتا تو لوگ غنیمت کا مال لے آتے۔ آپ اس سے پانچواں حصہ نکال کر باقی مال لوگوں میں تقسیم فرما دیتے۔ ایک روز ایک شخص مال غنیمت کے تقسیم ہونے کے بعد بالوں سے (بنی ہوئی) لگام لایا اس نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! یہ ہمیں مال غنیمت میں ملا تھا آپ نے پوچھا، کیا تو نے بلال کی آواز سنی تھی، جب اس نے تین بار منادی کی تھی؟ اس نے اثبات میں جواب دیا۔ آپ نے فرمایا، تو اسے کیوں نہ لایا۔ اس نے معذرت کی۔ آپ نے فرمایا، اب تو قیامت کے دن اسے لائے گا، میں (کسی صورت میں) تجھ سے اسے قبول نہیں کر سکتا (ابوداؤد)

۴۰۱۳- (۲۹) **وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ حَرَقُوا مَتَاعَ الْغَالِ وَضَرَبُوهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.**

۴۰۱۳: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ابو بکرؓ اور عمرؓ نے خیانت کرنے والے کے مال کو جلا دیا اور اسے کوڑے بھی لگائے (ابوداؤد)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں زہیر بن محمد تمیمی راوی کے بارے میں امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ شامی راوی اس سے منکر روایات بیان کرتے ہیں اور امام بخاریؒ نے صحیح بخاری میں اس حدیث کے ضعف کی طرف اشارہ کیا ہے نیز امام نسائی اور دیگر محدثین نے بھی اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۷۳، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۷۳-۱۷۴، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۶۶)

۴۰۱۴- (۳۰) **وَعَنْ سَمُرَةَ بِنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ يَكْتُمَ غَالًا - فَإِنَّهُ مِثْلُهُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.**

۴۰۱۳: سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص خیانت کرنے والے کی پردہ پوشی کرتا ہے وہ بھی خائن جیسا ہے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں سلیمان بن موسیٰ اور جعفر بن سعد اور خبیب بن سلیمان راوی متکلم فیہ ہیں (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۷۳، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۶۶)

۴۰۱۵ - (۳۱) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ شَرَى الْمَغَانِمِ - حَتَّى تُقَسَّم. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۰۱۵: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غنائم کو تقسیم کرنے سے پہلے فروخت کرنے سے منع فرمایا (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن ابراہیم باہلی مجہول راوی ہے۔ (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۷۳، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۷۳)

۴۰۱۶ - (۳۲) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: نَهَى أَنْ تُبَاعَ السِّهَامُ حَتَّى تُقَسَّم. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۴۰۱۶: ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے غنیمت کے حصول کو تقسیم کرنے سے پہلے فروخت کرنے سے منع فرمایا (دارمی)

۴۰۱۷ - (۳۳) وَعَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ هَذِهِ الْمَالَ خَضِرَةٌ خُلُوعٌ، فَمَنْ أَصَابَهُ بِحَقِّهِ بُورِكْ لَهُ فِيهِ، وَرُبَّ مُتَخَوِّضٍ - فِيمَا شَاءَتْ بِهِ نَفْسُهُ مِنْ مَالِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ لَيْسَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا النَّارُ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۰۱۷: خولہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، بلاشبہ مال خوشنما (اور) لذیذ ہے جو شخص اس کو درست طریقہ سے حاصل کرے گا اس کے لئے اس میں برکت ہوگی اور بہت سے ایسے لوگ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول کے مال میں اپنی چاہت کے مطابق تصرف کرتے ہیں، قیامت کے دن ان کے لئے صرف آگ ہوگی (ترمذی)

۴۰۱۸ - (۳۴) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَنَفَّلَ سَيْفَهُ ذَا الْفَقَارِ يَوْمَ بَدْرٍ. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ: وَهُوَ الَّذِي رَأَى فِيهِ الرُّوْيَا يَوْمَ أُحُدٍ.

۴۰۱۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر کے موقع پر ذوالفقار نامی تلوار اپنے لئے مخصوص کر لی (ابن ماجہ) ترمذی میں اضافہ ہے کہ یہ وہی تلوار ہے جس کے بارے میں آپ نے احد کے دن خواب دیکھا تھا۔

وضاحت: دراصل یہ تلوار عاص بن منبہ کی تھی جو جنگ بدر میں بحالت کفر قتل ہوا تھا اس کے بعد یہ تلوار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہی بعد ازاں علیؑ کے قبضہ میں رہی (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۷۴)

۴۰۱۹ - (۳۵) وَعَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَرْكَبُ دَابَّةً مِنْ فِئَةِ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى إِذَا أَعْجَفَهَا - رَدَّهَا فِيهِ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَلْبَسُ ثَوْبًا مِنْ فِئَةِ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى إِذَا أَخْلَقَهُ - رَدَّهُ فِيهِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۰۱۹: رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جس شخص کا اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان ہے وہ مسلمانوں کے مال فئی میں سے کسی چارپائے پر سوار نہ ہو کہ جب وہ لاغر ہو جائے تو اسے واپس کر دے اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ مسلمانوں کے مال فئی میں سے کوئی کپڑا اپنے استعمال میں نہ لائے کہ جب وہ بوسیدہ ہو جائے تو اسے واپس لوٹا دے (ابوداؤد)

۴۰۲۰ - (۳۶) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْمَجَالِدِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى، قَالَ: قُلْتُ: هَلْ كُنْتُمْ تَخْمِسُونَ الطَّعَامَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: أَصَبْنَا طَعَامًا يَوْمَ خَيْبَرَ، فَكَانَ الرَّجُلُ يَجِيءُ فَيَأْخُذُ مِنْهُ مِقْدَارَ مَا يَكْفِيهِ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۰۲۰: محمد بن ابی الجاہد، عبداللہ بن ابی اوفی سے بیان کرتا ہے کہ میں نے عبداللہ بن ابی اوفی سے دریافت کیا، تم (صحابہ کرام) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ”کھانے والی اشیاء“ میں سے پانچواں حصہ نکالتے تھے؟ اس نے بیان کیا کہ ہمیں جنگ خیبر میں کھانے کی چیزیں ملیں، ہر شخص آتا اور اپنی ضرورت کے مطابق اس میں سے لے لیتا اور واپس چلا جاتا (ابوداؤد)

وضاحت: ”کھانے کی اشیاء“ میں سے تقسیم اور ”پانچواں حصہ“ نکالنے سے پہلے مجاہدین، امیر کی اجازت سے ضرورت کے مطابق کھانے پینے کی اشیاء اپنے اور چوپایوں کے استعمال میں لاسکتے ہیں (واللہ اعلم)

۴۰۲۱ - (۳۷) وَعَنْ ابْنِ عَمْرِو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ جَيْشًا غَنِمُوا فِي زَمَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ طَعَامًا وَعَسَلًا، فَلَمْ يُؤْخَذْ مِنْهُمْ الْخُمْسُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۰۲۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک لشکر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کھانے کا سامان اور شہد حاصل کیا تو ان سے ”پانچواں حصہ“ نہیں لیا گیا (ابوداؤد)

۴۰۲۲ - (۳۸) وَعَنِ الْقَاسِمِ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: كُنَّا نَأْكُلُ الْجَزُورَ فِي الْغَزْوِ، وَلَا نُقْسِمُهُ، حَتَّى إِذَا كُنَّا لَنَرْجِعَ إِلَى رِحَالِنَا وَأَخْرَجْتَنَا مِنْهُ - مَمْلُوءَةً. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۰۲۲: قاسم، عبدالرحمن کا غلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ کرام سے بیان کرتا ہے کہ بعض صحابہ کرام نے اسے بتایا کہ ہم جہاد میں اونٹ کا گوشت بغیر تقسیم کے اپنے استعمال میں لاتے تھے اور جب ہم اپنے گھروں کو واپس لوٹتے تو ہماری خورجیاں گوشت سے بھری ہوتی تھیں (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں قاسم راوی متکلم فیہ اور ابن حشرف غایت درجہ مجہول راوی ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۶۷، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۷۵، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۶۲)

۴۰۲۳ - (۳۹) وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ: «أَدُّوا الْخِيَاطَ وَالْمَخِيْطَ - ، وَأَيَّاكُمْ وَالْغُلُولَ، فَإِنَّهُ عَارٌ عَلَى أَهْلِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۴۰۲۳: عبادة بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ دھاگے اور سوئی کو بھی مال غنیمت میں پہنچا دو اور خود کو خیانت سے دور رکھو، اس لئے کہ خیانت قیامت کے دن خائن کیلئے (باعث) رسوائی ہوگی (دارمی)

۴۰۲۴ - (۴۰) وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ.

۴۰۲۴: نیز اس حدیث کو امام نسائی نے عمرو بن شعیب سے اس نے اپنے والد سے اس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے۔

۴۰۲۵ - (۴۱) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: دَنَا النَّبِيُّ ﷺ مِنْ بَعِيرٍ فَأَخَذَ وَبِرَةً مِنْ سَنَامِهِ، ثُمَّ قَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّهُ لَيْسَ لِي مِنْ هَذَا الْفَيْءِ شَيْءٌ وَلَا هَذَا - وَرَفَعَ أَصْبَعَهُ - إِلَّا الْخُمْسَ، وَالْخُمْسُ مَرْدُودٌ عَلَيْكُمْ، فَأَدُّوا الْخِيَاطَ وَالْمَخِيْطَ» فَقَامَ رَجُلٌ فِي يَدِهِ كُبَّةٌ مِنْ شَعْرٍ، فَقَالَ: أَخَذْتُ هَذِهِ لِأَصْلِحَ بِهَا بَرْدَعَةً. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَمَّا مَا كَانَ لِي وَوَلِيَّتِي عَبْدُ الْمُطَّلِبِ فَهُوَ لَكَ» فَقَالَ: «أَمَّا إِذَا بَلَغْتَ مَا أَرَى فَلَا أَرَبَ لِي فِيهَا، وَنَبَذَهَا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۰۲۵: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک اونٹ کے قریب گئے۔ آپ نے اس کی کوہان سے کچھ بال (ہاتھ میں) لئے اور فرمایا، اے لوگو! مل نئی میں سے میرے لئے کوئی چیز جائز نہیں حتیٰ کہ یہ بھی نہیں اور اپنی انگلی کو بلند فرمایا (اور کہا) سوائے ”پانچویں حصے“ کے اور ”پانچواں حصہ“ بھی تم پر ہی تقسیم ہو گا پس دھاگا اور سوئی تک کو بھی بل غنیمت میں پہنچاؤ (آپ کی یہ بات سن کر ایک شخص کھڑا ہوا جس کے ہاتھ میں بالوں کا گچھا تھا۔ اس نے عرض کیا کہ میں نے اس کو اس لئے حاصل کیا ہے تاکہ میں اس کے ساتھ اونٹ کی جھل کو درست کروں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں اپنا حصہ اور نبی عبدالمطلب کا حصہ تو تجھے معاف کر سکتا ہوں۔ اس نے کہا، جب معاملہ اس حد تک (سکین) ہے جس کا میں مشاہدہ کر رہا ہوں تو مجھے اس کی ضرورت نہیں۔ چنانچہ اس نے اس کو پھینک دیا (ابوداؤد)

۴۰۲۶ - (۴۲) وَقَدْ رَضِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِلَى بَعِيرٍ مِنَ الْمُغَنِمِ، فَلَمَّا سَلَّمَ أَخَذَ وَبِرَةً مِنْ جَنْبِ الْبَعِيرِ، ثُمَّ قَالَ: «وَلَا يَجُلُّ لِي مِنْ غَنَائِمِكُمْ مِثْلُ هَذَا إِلَّا الْخُمْسُ، وَالْخُمْسُ مَرْدُودٌ فِيكُمْ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۰۲۶: عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت کے ایک اونٹ کو (سترہ یا کر) نماز کی امامت کرائی۔ جب آپ نے سلام پھیرا تو آپ نے اونٹ کے پہلو سے کچھ بال (ہاتھ میں) لئے اور فرمایا، تمہارے غنائم سے میرے لئے ”پانچویں حصے“ کے علاوہ اس قدر بھی جائز نہیں اور وہ بھی تمہیں لوٹا دیا جاتا ہے (ابوداؤد)

۴۰۲۷ - (۴۳) وَقَدْ جُبِّرَ بِنِ مَطْعِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَهْمَ ذِي الْقُرْبَى بَيْنَ بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ أَتَيْتُهُ أَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَؤُلَاءِ إِخْوَانُنَا مِنْ بَنِي هَاشِمٍ، لَا نُنْكِرُ فَضْلَهُمْ لِمَكَانِكَ الَّذِي وَضَعَكَ اللَّهُ مِنْهُمْ، أَرَأَيْتَ إِخْوَانَنَا مِنْ بَنِي الْمُطَّلِبِ أَعْظَمْتَهُمْ وَتَرَكْتَنَا، وَإِنَّمَا قَرَابَتُنَا وَقَرَابَتُهُمْ وَاحِدَةٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّمَا بَنُو هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَاحِدٌ هَكَذَا» وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ. رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ. وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيِّ نَحْوَهُ وَفِيهِ: «إِنَّا وَبَنُو الْمُطَّلِبِ لَا نَفْتَرِقُ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا إِسْلَامٍ، وَإِنَّمَا نَحْنُ وَهُمْ شَيْءٌ وَاحِدٌ» وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ.

۳۰۲۷: جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ”ذی القربی“ کا حصہ بنو ہاشم اور بنو مطلب کے درمیان تقسیم کر دیا تو میں اور عثمان بن عفان آپ کے پاس آئے اور ہم نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! یہ ہمارے حاشی بھائی ہیں ہم آپ کی وجہ سے ان کی عظمت کا انکار نہیں کر سکتے اس لئے کہ اللہ

نے آپ کو ان میں رکھا ہے (لیکن) آپ یہ بتائیں کہ آپ نے ہمارے بھائیوں بنو مطلب کو (ذوی القربیٰ کا) حصہ دیا ہے اور ہمیں نہیں دیا حالانکہ قرابت داری میں ہم اور وہ برابر ہیں (یہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیوں کو ایک دوسری میں داخل کرتے ہوئے اشارہ کیا اور فرمایا، بلاشبہ بنو حاشم اور بنو مطلب اس طرح ایک ہیں (شافعی) اور ابو داؤد اور نسائی کی روایت میں اس کی مثل ہے نیز اس میں مذکور ہے بلاشبہ ہم اور بنو مطلب جاہلیت اور اسلام میں الگ الگ نہیں ہوئے بلاشبہ ہم اور وہ ایک شے ہیں اور آپ نے اپنی انگلیوں کو ایک دوسری میں داخل فرما کر سمجھایا۔

الفصل الثالث

۴۰۲۸ - (۴۴) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، قَالَ: إِنِّي وَاقِفٌ فِي الصُّبْحِ يَوْمَ بَدْرٍ، فَنظَرْتُ عَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي، فَإِذَا بِغُلَامَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ حَدِيثَةَ أَسْنَانُهُمَا - ، فَمَتَّيْتُ أَنْ أَكُونَ بَيْنَ أَضْلَعِ مِنْهُمَا - ، فَعَمَزَنِي أَحَدُهُمَا، فَقَالَ: يَا عَمِ! هَلْ تَعْرِفُ أَبَا جَهْلٍ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَمَا حَاجَتَكَ إِلَيْهِ يَا ابْنَ أَخِي؟ قَالَ: أُخْبِرْتُ أَنَّهُ يُسَبُّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَئِنْ رَأَيْتَهُ لَا يُفَارِقُ سَوَادِي سَوَادَهُ حَتَّى يَمُوتَ الْأَعْجَلُ مِنَّا - ، فَتَعَجَّبْتُ لِذَلِكَ، قَالَ: وَعَمَزَنِي الْآخَرُ، فَقَالَ لِي مِثْلَهَا، فَلَمْ أَنْسُبْ - أَنْ نَظَرْتُ إِلَى أَبِي جَهْلٍ يَجُولُ فِي النَّاسِ، فَقُلْتُ: أَلَا تَرِيَانِ؟ هَذَا صَاحِبُكُمَا الَّذِي تَسْأَلَانِي عَنْهُ. قَالَ: فَابْتَدَرَاهُ سَيْفَيْهِمَا، فَضْرَبَاهُ حَتَّى قَتَلَاهُ، ثُمَّ أَنْصَرَفَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَأَخْبَرَاهُ، فَقَالَ: «أَيُّكُمَا قَتَلَهُ؟» فَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا: أَنَا قَتَلْتُهُ، فَقَالَ: «هَلْ مَسَحْتُمَا سَيْفَيْكُمَا؟» فَقَالَا: لَا. فَنَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَيَّ السَّيْفَيْنِ، فَقَالَ: «كِلَاكُمَا قَتَلَهُ». وَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِسَلْبِهِ لِمُعَاذِ بْنِ عَمْرٍو وَبِالنَّجْمِ وَالرُّجْلَانِ - : مُعَاذُ بْنُ عَمْرٍو وَبِالنَّجْمِ وَالرُّجْلَانِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل : ۴۰۲۸ : عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں (جنگ) بدر کے دن صبح میں کھڑا تھا (اچانک) میں نے اپنے دائیں بائیں دیکھا تو دو انصاری لڑکے کھڑے تھے جن کی عمر کچھ زیادہ نہ تھی میں نے آرزو کی کہ میں ان سے زیادہ قوی آدمیوں کے درمیان ہوتا۔ ان میں سے ایک نے مجھے دبا کر دریافت کیا، اے چچا! کیا آپ ابو جہل کو پہچانتے ہیں (عبدالرحمان کہتے ہیں) کہ میں نے اثبات میں جواب دیا (اور کہا) اے بھتیجے! تیرا اس سے کیا مطلب؟ اس نے بتایا، مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برا بھلا کہتا ہے۔ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اگر میں نے اس کو دیکھ لیا تو میں اس سے الگ نہیں ہوں گا جب تک ہم میں سے وہ شخص مرنے جائے جس کی موت کا وقت زیادہ قریب ہے۔ عبدالرحمان کہتے ہیں کہ (اس کی یہ بات سن کر) میں متعجب ہوا۔ انہوں نے کہا کہ دوسرے جوان نے بھی مجھے دبا کر وہی بات کہی، جو پہلے جوان نے کہی تھی۔ زیادہ عرصہ نہ گزرا تھا کہ میں نے ابو جہل کو دیکھا، وہ لوگوں میں چکر لگا رہا ہے میں نے (ان دونوں لڑکوں سے) کہا، کیا تم دیکھ نہیں رہے ہو، وہ

(فخص) تمہارا مقصود ہے جس کے بارے میں تم دونوں مجھ سے دریافت کر رہے تھے (عبدالرحمان کہتے ہیں) کہ وہ (لڑکے) نہایت سرعت کے ساتھ اپنی تلواریں لے کر اس کی طرف لپکے اور مار مار کر اسے ختم کر دیا۔ بعد ازاں وہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں پہنچے اور آپ کو بتایا۔ آپ نے دریافت کیا، تم دونوں میں سے کس نے اسے قتل کیا ہے؟ ان میں سے ہر ایک نے کہا، میں نے اسے قتل کیا ہے۔ آپ نے دریافت کیا، تم نے اپنی تلواروں کو صاف تو نہیں کیا؟ انہوں نے نفی میں جواب دیا آپ نے دونوں کی تلواروں کی جانب دیکھ کر فرمایا، تم دونوں نے اسے قتل کیا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ابو جہل کے) ”جنگلی اسباب“ کا فیصلہ معاذ بن عمرو بن جموح کے حق میں فرمایا۔ دونوں نوخیز جوانوں سے مقصود معاذ بن عمرو بن جموح اور معاذ بن عفراء ہیں (بخاری، مسلم)

وضاحت: چونکہ معاذ بن عمرو بن جموح کی تلوار پر قتل کرنے کے آثار زیادہ نمایاں تھے اس لئے جنگلی اسباب اس کو دیا اور دونوں کو خوش کرتے ہوئے فرمایا کہ تم دونوں نے قتل کیا ہے اس لئے کہ دونوں نے بیک وقت حملہ کیا تھا اور اس کے قتل میں بھرپور کردار ادا کرنے کی کوشش کی تھی (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۷۶)

۴۰۲۹ - (۴۵) وَفَنَّ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ بَدْرٍ: «مَنْ

يَنْظُرُ لَنَا مَا صَنَعَ أَبُو جَهْلٍ؟» فَاَنْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَوَجَدَهُ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتَّى بَرَدَ - قَالَ: فَأَخَذَ بِلَحْيَتِهِ، فَقَالَ: أَنْتَ أَبُو جَهْلٍ. فَقَالَ: وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوهُ. وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ: فَلَوْ غَيْرَ أَكَّارٍ - قَتَلْتَنِي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۰۲۹: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں، جنگ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کون دیکھ کر ہمیں (بتائے گا) کہ ابو جہل کا کیا ہوا؟ (آپ کا ارشاد سن کر) عبداللہ بن مسعود چلے۔ انہوں نے دیکھا کہ ابو جہل کو عفراء (ہامی عورت) کے بیٹوں نے تلواریں ماری ہیں اور وہ قریب الرگ ہے انہوں نے اس کی داڑھی کو پکڑ کر دریافت کیا، تو ابو جہل ہے؟ اس نے جواب دیا، اس شخص سے بڑھ کر جسکو تم نے قتل کیا ہے، کوئی سردار نہیں۔ اور ایک روایت میں ہے اس نے کہا، کاش! زراعت پیشہ لوگوں کے علاوہ (کوئی دوسرا شخص) مجھے قتل کرتا (بخاری، مسلم)

۴۰۳۰ - (۴۶) وَفَنَّ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

رَهْطًا وَأَنَا جَالِسٌ، فَتَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْهُمْ رَجُلًا وَهُوَ أَعْجَبُهُمْ إِلَيَّ، فَقُمْتُ، فَقُلْتُ: مَا لَكَ عَنْ فَلَانٍ؟ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَوْ مُسْلِمًا» ذَكَرَ ذَلِكَ - سَعْدٌ ثَلَاثًا وَأَجَابَهُ بِمِثْلِ ذَلِكَ، ثُمَّ قَالَ: «إِنِّي لَأَعْطِي الرَّجُلَ وَغَيْرَهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ خَشْيَةً أَنْ يُكَبَّ فِي النَّارِ عَلَيَّ وَجْهَهُ»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا: قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَتَرَى: أَنَّ الْإِسْلَامَ الْكَلِمَةُ، وَالْإِيمَانُ الْعَمَلُ الصَّالِحُ.

۴۰۳۰: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند افراد کو عطیہ دیا جبکہ میں بیٹھا ہوا تھا آپ نے ان میں سے ایک شخص کو (عطیہ) نہ دیا حالانکہ وہ (مفخص) مجھے ان سب سے زیادہ پسندیدہ تھا چنانچہ میں نے کھڑے ہو کر عرض کی، کیا بات ہے آپ نے فلاں کو نہیں دیا۔ اللہ کی قسم! میں اسے مومن سمجھتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مومن نہیں مسلم کو، سحڑ نے اپنی بات کو تین بار دہرایا آپ نے بھی اپنے ارشاد کو تین بار دہرایا۔ بعد ازاں آپ نے وضاحت کی کہ بے شک میں ایک مفخص کو عطیہ دیتا ہوں حالانکہ اس کی بجائے (دوسرا مفخص) مجھے زیادہ بہتر لگتا ہے اس خدشہ کے پیش نظر کہ کہیں یہ مفخص اس بات سے اوندھے منہ دونخ میں نہ گرایا جائے (بخاری، مسلم) اور ان دونوں کی ایک اور روایت میں ہے کہ زہریؒ راوی نے بیان کیا کہ اس بات سے ہم نے سمجھا کہ ”اسلام“ صرف کلمہ شہادت کے اقرار کا نام ہے جبکہ ”ایمان“ عمل صالح کا نام ہے۔

وضاحت: بظاہر اس حدیث کا مفہوم جبریل علیہ السلام کی حدیث کے خلاف ہے زہریؒ کا مقصود یہ ہے کہ جب کوئی مفخص کلمہ شہادت کا اقرار کرے تو اس پر مسلمان ہونے کا حکم لگایا جائے گا اور مومن اس کو اس وقت کہا جائے گا جب وہ شریعت اسلامی کے مطابق عمل کرے گا اور عمل میں دل اور اعضاء کے اعمال شامل ہیں اور جبریل علیہ السلام کی حدیث میں اسلام سے مقصود کامل اسلام ہے جس کا ذکر اس آیت میں ہے، جس کا ترجمہ ہے ”جو مفخص اسلام کے علاوہ (کوئی اور) دین اپنائے گا تو اس سے اس کو قبول نہیں کیا جائے گا“ حدیث کے مفہوم کا خلاصہ یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کی تالیف قلبی کرتے ہوئے انہیں عطیات سے نوازتے تھے جو بظاہر اسلام لاتے تو جب آپ نے تالیف قلب کے لئے لوگوں کو عطیات دیئے اور ”جھیل“ نامی انسان کو محروم کیا حالانکہ وہ مہاجرین میں سے تھا تو سحڑ سے نہ رہا گیا انہوں نے اس سلسلہ میں آپ سے گفتگو کی وہ سمجھتے تھے کہ ”جھیل“ ان سے زیادہ مستحق ہے تو آپ نے سحڑ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا، کہ دوسرے لوگوں کو عطیہ دینے کی وجہ یہ ہے کہ کہیں یہ لوگ مرتد نہ ہو جائیں (فتح الباری)

۴۰۳۱- (۴۷) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ - يَعْينِي يَوْمَ بَدْرٍ - فَقَالَ: «إِنَّ عُثْمَانَ أَنْطَلَقَ فِي حَاجَةِ اللَّهِ، وَحَاجَةِ رَسُولِهِ، وَإِنِّي أَبِيعُ لَهُ، فَضَرَبَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِسَهْمٍ، وَلَمْ يَضْرِبْ بِشَيْءٍ لِأَحَدٍ غَابَ غَيْرُهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۰۳۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جنگ بدر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا، بلاشبہ عثمانؓ اللہ اور اس کے رسول کے کام گئے ہوئے ہیں اور میں ان کی طرف سے بیعت کرتا ہوں چنانچہ آپ نے ان کو (غنیمت سے) حصہ عطا کیا وگرنہ اس کے علاوہ جو لوگ موجود نہ تھے، انہیں حصہ نہیں دیا گیا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں کلب بن وائل راوی مختلف فیہ ہے اور اس کا استاذ حانی بن قیس مستور ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۷۷) نیز ابن عمرؓ سے مروی روایت میں ہے کہ عثمانؓ اس لئے جنگ بدر میں شریک نہ ہوئے کہ ان کی بیوی رقیہؓ بیمار تھیں لیکن عثمانؓ کے لئے آپ نے جو ہاتھ نکالا اور کہا یہ عثمانؓ کا ہاتھ ہے اور اسکی بیعت کا ذکر کیا، یہ صلح حدیبیہ کے موقع پر ہوا تھا اس حدیث میں آپ کے بیعت لینے کے بارے میں عثمانؓ کا ذکر بعض رواۃ کا وہم ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۷۷)

۴۰۳۲ - (۴۸) وَفَن رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَجْعَلُ فِي قَسِمِ الْمَغَانِمِ عَشْرًا مِّنَ الشَّيْءِ بِيَعِيرٍ. رَوَاهُ التَّنَائِيُّ.

۴۰۳۲: رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غنائم کی تقسیم میں دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر قرار دیتے تھے (نسائی)

وضاحت: مغانم لفظ صحیح نہیں ہے، غنائم کا لفظ صحیح ہے (تصحیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۷۷)

۴۰۳۳ - (۴۹) وَفَن أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «عَرَانِيٌّ مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ، فَقَالَ لِقَوْمِهِ: لَا يَتَّبِعُنِي رَجُلٌ مَّلَكَ بُضْعَ امْرَأَةٍ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَبْنِيَ بِهَا وَلَمَّا يَبْنِي بِهَا - وَلَا أَحَدٌ بَنَى بِيُوتًا وَلَمْ يَرْفَعْ سُقُوفَهَا، وَلَا رَجُلٌ، اشْتَرَى غَنَمًا أَوْ خِلْفَاتٍ - وَهُوَ يَنْتَظِرُ وَلَا دَهًا، فَغَزَا، فَدَنَا مِنَ الْقَرْيَةِ صَلَاةَ الْعَصْرِ أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذَلِكَ، فَقَالَ لِلشَّمْسِ: إِنَّكَ مَأْمُورَةٌ وَأَنَا مَأْمُورٌ، اللَّهُمَّ أَحْسِنْهَا عَلَيْنَا، فَحُبِسَتْ حَتَّى فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ، فَجَمَعَ الْغَنَائِمَ، فَجَاءَتْ - يَعْنِي النَّارُ - لِتَأْكُلَهَا، فَلَمْ تَطْعَمَهَا، فَقَالَ: إِنْ فِيكُمْ غُلُولًا، فَلْيُنَابِعُنِي مِنْ كُلِّ قَبِيلَةٍ رَجُلٌ. فَلَزِقَتْ يَدُ رَجُلٍ بِيَدِهِ، فَقَالَ: فِيكُمْ الْغُلُولُ، فَجَاؤُوا بِرَأْسٍ مِّثْلِ رَأْسِ بَقْرَةٍ مِنْ الذَّهَبِ، فَوَضَعَهَا، فَجَاءَتْ النَّارُ فَأَكَلَتْهَا». زَادَ فِي رِوَايَةٍ: «فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِأَحَدٍ قَبْلَنَا، ثُمَّ أَحَلَّ اللَّهُ لَنَا الْغَنَائِمَ، رَأَى ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا فَأَحَلَّهَا لَنَا... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۰۳۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام میں سے ایک پیغمبر جہاد کے لئے نکلے۔ انہوں نے اپنی قوم سے کہا، میرے ساتھ وہ شخص نہ چلے جو کسی عورت کے ساتھ نکاح کر چکا ہے، اس کا ارادہ اسے گمراہی کا ہے لیکن ابھی تک گمراہ نہیں لایا اور وہ شخص بھی نہ چلے، جس نے گمراہی کر لیا ہے اور ابھی چھت نہیں ڈال سکا اور وہ شخص بھی نہ چلے جس نے (حاملہ) بکریاں یا حاملہ اونٹیاں خریدی ہوئی ہیں اور وہ ان کے (بچے) جننے کا منتظر ہے اس (پیغمبر) نے جہاد کیا۔ وہ (پیغمبر) نماز عصر کے وقت یا اس کے قریب ہستی کے نزدیک ہوا۔ اس نے سورج سے کہا، بلاشبہ تو حکم کا پابند ہے اور مجھے بھی حکم ملا ہے۔ اے اللہ! سورج کو ہمارے لئے ٹھہرا دے چنانچہ سورج ٹھہر گیا۔ یہاں تک کہ اللہ نے اس کو فتح سے ہمتا کر دیا۔ اس نے غنائم کو جمع کرنے کا حکم دیا چنانچہ آگ غنائم کو بھسم کرنے آئی لیکن اس نے مال غنیمت کو نہ جلا دیا۔ اس پیغمبر نے کہا یقیناً تم میں خیانت ہے، ہر قبیلہ میں سے ایک شخص میرے ہاتھ پر بیعت کرے۔ چنانچہ ایک شخص کی ہتھیلی اس پیغمبر کی ہتھیلی سے چٹ گئی۔ پیغمبر نے بتایا، تم میں خیانت ہے۔ چنانچہ وہ لوگ گائے کے سر کے برابر سونے کا ایک گولہ لائے اور اسے غنیمت میں شامل کر دیا (اس کے رکینے کے بعد) آگ آئی اس نے غنیمت کے مال کو جلا دیا۔ ایک روایت میں اضافہ ہے کہ ہم سے پہلے کسی

کے لئے غنم طلال نہ تھے۔ اللہ نے ہمارے لئے غنم کو جائز قرار دیا۔ اللہ نے ہمارے ضعف اور ہماری عاجزی کو معلوم کیا تو غنم کو ہمارے لئے طلال قرار دیا (بخاری، مسلم)

وضاحت: پیغمبر سے مقصود یوش بن نون ہیں۔ مسند احمد کی روایت میں وضاحت موجود ہے اس کی سند حسن ہے لیکن اس میں حصر ہے کہ سورج کسی پیغمبر کے لئے اپنی رفتار سے نہیں رکا لیکن صرف یوش بن نون پیغمبر کے لئے رکا ہے۔ یہی اور دیگر کتب میں مذکور ہے کہ اسماء بنت عمیس بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی کے گھنے پر ٹپک لگا کر سوئے ہوئے تھے آپ سے عصر کی نماز فوت ہو گئی تو سورج کو واپس لوٹایا گیا یہاں تک کہ آپ نے نماز ادا کی۔ امام احمد نے اس حدیث کو بے اصل کہا ہے۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے اپنی کتاب منہاج السنہ جلد ۴ صفحہ ۱۸۶-۱۹۰ پر اس کو موضوع قرار دیتے ہوئے نہایت عمدہ بحث کی ہے۔

۴۰۳۴- (۵۰) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَا كَانَ يَوْمَ خَيْبَرَ أَقْبَلَ نَفَرٌ مِّنْ صَحَابَةِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا: فُلَانٌ شَهِيدٌ، وَفُلَانٌ شَهِيدٌ، حَتَّى مَرُّوا عَلَى رَجُلٍ، فَقَالُوا: فُلَانٌ شَهِيدٌ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كَلَّا إِنِّي رَأَيْتُهُ فِي النَّارِ فِي بُرْدَةٍ غَلَّهَا - أَوْ عَبَاءَةً -» ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا ابْنَ الْخَطَّابِ! إِذْهَبْ فَنَادِ فِي النَّاسِ: إِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُونَ ثَلَاثًا، قَالَ: فَخَرَجْتُ فَنَادَيْتُ: أَلَا أَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُونَ، ثَلَاثًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۰۳۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں مجھے عمر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جنگ خیبر کے دن صحابہ کرام میں سے کچھ لوگ آئے انہوں نے کہا 'فلاں شہید ہے' فلاں شہید ہے یہاں تک کہ انہوں نے ایک شخص کا ذکر کیا اور کہا 'فلاں شہید ہے' (یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'ہرگز نہیں۔ چادر یا چننے کی خیانت کے سبب میں نے اسے دوزخ میں دیکھا ہے۔ بعد ازاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'خطاب کے بیٹے! جاؤ لوگوں میں تین بار اعلان کر دو کہ جنت میں صرف ایماندار لوگ داخل ہوں گے۔ عمر نے بیان کیا' میں گیا اور میں نے تین بار اعلان کیا کہ جنت میں صرف ایماندار لوگ داخل ہوں گے (مسلم)

بَابُ الْجَزِيَّةِ (جزیہ کا بیان)

الفصل الأول

۴۰۳۵ - (۱) فَهَنْ بَجَالَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ كَاتِبًا لِحُزْرِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَمِّ الْأَخْنَفِ، فَاتَانَا كِتَابُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَبْلَ مَوْتِهِ بِسَنَةٍ: فَرَفُّوا بَيْنَ كُلِّ ذِي مَحْرَمٍ مِنَ الْمُجُوسِ - . وَلَمْ يَكُنْ عُمَرُ أَخَذَ الْجَزِيَّةَ مِنَ الْمُجُوسِ حَتَّى شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَخَذَهَا مِنْ مُجُوسِ هَجَرَ... رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.
وَذَكَرَ حَدِيثُ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، إِذَا أَمَرَ أَمِيرًا عَلَى جَيْشٍ فِي «بَابِ الْكِتَابِ إِلَى الْكُفَّارِ».

پہلی فصل : ۴۰۳۵ : بجا لہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں احنف کے چچا جزہ بن معلویہ کا نشی تھا۔ ہمارے پاس عمر کا کتاب ان کی وقت سے ایک سال قبل پہنچا کہ مجوسیوں کے محرم (جوڑوں) کے درمیان علیحدگی کروا دو اور عمر نے اس وقت تک مجوسیوں سے ٹیکس وصول نہ کیا جب تک عبدالرحمن بن عوف نے گواہی نہ دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ”ہجر“ (شر) کے مجوسیوں سے ٹیکس لیا تھا (بخاری)
اور بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث (جس میں ہے) کہ ”جب کسی شخص کو کسی لشکر پر امیر مقرر کرتے ہیں۔۔۔“ کفار کی جانب خطوط روانہ کرنے کے باب میں ذکر ہو چکی ہے۔

وضاحت : عمر رضی اللہ عنہ نے خبر واحد پر یقین کیا معلوم ہوا کہ جلیل القدر صحابی سے بھی بعض چیزیں مخفی رہ سکتی ہیں جیسا کہ مجوسیوں سے ٹیکس وصول کرنے کا مسئلہ عمر کو معلوم نہ تھا انہیں عبدالرحمن بن عوف نے اس کے بارے میں مطلع کیا مجوسیوں میں بن، بیٹی سے نکاح جائز ہے۔ حج فعل کو انہوں نے ختم کروا دیا (المستصفیٰ جلد ۱، التمهید جلد ۳ صفحہ ۸۶، الاحکام لابن حزم جلد ۱ صفحہ ۱۵۵، تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۷۸)

الفصل الثاني

۴۰۳۶ - (۲) فَهَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا وَجَّهَهُ إِلَى الْيَمَنِ أَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ كُلِّ حَالِمٍ - يَعْنِي: مُحْتَلِمٍ - دِينَارًا أَوْ عِدْلَهُ مِنَ الْمُعَاوِرِيِّ: ثِيَابٌ تَكُونُ بِالْيَمَنِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

دوسری فصل : ۴۰۳۶: معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب انیس یمن کی جانب روانہ کیا تو ان کو حکم دیا کہ وہ ہر بلخ سے ایک دنار یا اس کے برابر (یعنی) معافری کپڑے وصول کرے (ابوداؤد)

۴۰۳۷ - (۳) **وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَصْلُحُ قِبْلَتَانِ فِي أَرْضٍ وَاحِدَةٍ -، وَلَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ جَزِيَةٌ».** رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۴۰۳۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک ملک میں دو قبیلے درست نہیں ہیں اور کسی مسلمان پر جزیہ نہیں ہے (احمد، ترمذی، ابوداؤد)

وضاحت : مقصود یہ ہے کہ یہودیوں اور عیسائیوں کو جزیرۃ العرب سے نکال دیا جائے جیسا کہ ایک دوسری حدیث میں اس کا ذکر ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۷۹)

۴۰۳۸ - (۴) **وَقَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى أَكْبِيدِ دُومَةَ فَأَخَذُوهُ، فَأَتَوْا بِهِ، فَحَقَنَ لَهُ دَمَهُ، وَصَالِحَهُ عَلَى الْجَزِيَةِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.**

۴۰۳۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید کو "اکبیر دومہ" کی جانب بھیجا کہ وہ اسے گرفتار کر کے لائے تو آپ نے اس کی جان بخش دی اور اس سے جزیہ ادا کرنے پر مصالحت ہو گئی (ابوداؤد)

۴۰۳۹ - (۵) **وَقَالَ حَرْبُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَبِي أُمِّهِ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّمَا الْعُسُورُ - عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى، وَلَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ عُسُورٌ»... رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ.**

۴۰۳۹: حرب بن عبید اللہ اپنے نانا سے وہ اپنے والد سے بیان کرتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تجارتی مال سے محمول یہودیوں اور عیسائیوں سے لیا جائے، مسلمانوں کے مال پر محمول نہیں ہے (احمد، ابوداؤد)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں اضطراب ہے۔ اس لئے حدیث صحیح نہیں ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۷۹)

ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۰۴

۴۰۴۰ - (۶) **وَقَالَ عَقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا نَمُرُّ بِقَوْمٍ، فَلَا هُمْ يُضَيِّفُونَا، وَلَا هُمْ يُؤَدُّونَ مَا لَنَا عَلَيْهِمْ مِنَ الْحَقِّ، وَلَا نَحْنُ نَأْخُذُ مِنْهُمْ. فَقَالَ**

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ أَبَوًا إِلَّا أَنْ تَأْخُذُوا كُرْهًا فَخُذُوا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۰۳۰: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ہمارا گزرتا ایسے لوگوں کے پاس سے ہوتا ہے، وہ نہ ہماری مہمان نوازی کرتے ہیں اور نہ ہی وہ ہمارے حقوق کی ادائیگی کرتے ہیں جو ان کے ذمہ ہیں اور ہم بھی ان سے (زبردستی) نہیں لیتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر وہ حقوق دینے سے انکار کریں تو تم ان سے جبراً اپنے حقوق حاصل کرو (ترمذی)

الفصل الثالث

۴۰۴۱ - (۷) عَنْ أَسْلَمَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، ضَرَبَ الْجِزْيَةَ عَلَى أَهْلِ الذَّهَبِ أَرْبَعَةَ دِينَائِرٍ، وَعَلَى أَهْلِ الْوَرِقِ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا، مَعَ ذَلِكَ أَرْزَاقُ الْمُسْلِمِينَ. وَضِيَافَةٌ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ — رَوَاهُ مَالِكٌ.

تیسری فصل: ۳۰۳۱: اسلم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عمر نے سونا (Gold) رکنے والوں کو چار دینار اور چاندی رکنے والوں پر چالیس درہم جزیہ لگایا۔ اس کے علاوہ مسلمانوں کے کھانے کے اخراجات اور تین دن کی مہمان نوازی ان کے ذمہ لگائی (مالک)

بَابُ الصُّلْحِ (صَلْحِ كَلْبَانَ)

الفصل الأول

٤٠٤٢ - (١) فِي الْمَسُورِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكِيمِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ عَامَ الْحُدَيْبِيَّةِ فِي بَضْعِ عَشْرَةِ مِائَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَلَمَّا أَتَى ذَا الْحُلَيْفَةَ - ، قَلَّدَ الْهَدْيَ - ، وَأَشْعَرَ - ، وَأَحْرَمَ مِنْهَا بِعُمْرَةٍ، وَسَارَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالثَّنِيَّةِ الَّتِي يُهْبَطُ عَلَيْهِمْ مِنْهَا، بَرَكْتُ بِهِ رَاحِلَتَهُ، فَقَالَ النَّاسُ: حَلَّ حَلٌّ - ، خَلَّاتِ - الْقَصْوَاءُ - ! خَلَّاتِ الْقَصْوَاءُ! فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَا خَلَّاتِ الْقَصْوَاءُ، وَمَا ذَاكَ لَهَا بِخُلُقٍ، وَلَكِنْ حَبَسَهَا حَابِسُ الْفِيلِ» ثُمَّ قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَسْأَلُونِي خُطَّةً يُعْظَمُونَ فِيهَا حُرْمَاتِ اللَّهِ إِلَّا أَعْطَيْتُهُمْ أَيَّاهَا، ثُمَّ زَجَرَهَا، فَوَثَبْتُ، فَعَدَلْتُ عَنْهُمْ، حَتَّى نَزَلَ بِأَقْصَى الْحُدَيْبِيَّةِ عَلَيَّ ثَمْدٌ - قَلِيلُ الْمَاءِ يَتَبَرَّضُهُ النَّاسُ تَبْرُضًا - ، فَلَمْ يُلْبِثُهُ النَّاسُ حَتَّى نَزَحُوهُ - ، وَشَكِيَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْعَطَشُ، فَانْتَزَعَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهِ، ثُمَّ أَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوهُ فِيهِ، فَوَاللَّهِ مَا زَالَ يَجِيئُ لَهُمْ بِالرَّيِّ حَتَّى صَدَرُوا عَنْهُ، فَبَيْنَا هُمْ كَذَلِكَ، إِذْ جَاءَ بَدِيلُ بْنُ وَرْقَانَ الْخَزَاعِيُّ فِي نَفْرِ فِي خُزَاعَةَ، ثُمَّ آتَاهُ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ إِلَيَّ أَنْ قَالَ: إِذْ جَاءَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اُكْتُبْ: هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ». فَقَالَ سُهَيْلٌ: وَاللَّهِ لَوْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ مَا صَدَدْنَاكَ عَنِ الْبَيْتِ، وَلَا قَاتَلْنَاكَ؛ وَلَكِنْ اكْتُبْ: مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَاللَّهِ إِنِّي لِرَسُولِ اللَّهِ وَإِنْ كَذَّبْتُمُونِي. اُكْتُبْ: مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ» فَقَالَ سُهَيْلٌ: وَعَلَى أَنْ لَا يَأْتِيكَ مِنَّا رَجُلٌ وَإِنْ كَانَ عَلَى دِينِكَ إِلَّا رَدَدْتُهُ عَلَيْنَا. فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قِضِيَةِ الْكِتَابِ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَصْحَابِهِ: «قَوْمُوا فَانْحَرُوا، ثُمَّ احْلِقُوا» ثُمَّ جَاءَ نِسْوَةٌ مُؤْمِنَاتٌ فَانزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمْ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ﴾ - الْآيَةَ، فَنَهَاَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى أَنْ يَرُدُّوهُنَّ، وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَرُدُّوا الصِّدَاقَ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الْمَدِينَةِ، فَجَاءَهُ أَبُو بَصِيرٍ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ وَهُوَ مُسْلِمٌ، فَأَرْسَلُوا فِي طَلْبِهِ رَجُلَيْنِ، فَدَفَعَهُ إِلَى الرَّجُلَيْنِ، فَخَرَجَا بِهِ، حَتَّى إِذَا بَلَغَا ذَا الْحُلَيْفَةَ. نَزَلُوا يَأْكُلُونَ مِنْ تَمْرٍ لَهُمْ، فَقَالَ أَبُو بَصِيرٍ لِأَحَدِ الرَّجُلَيْنِ: وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَى سَيْفَكَ هَذَا يَا فَلَانَ جَيِّدًا، أَرِنِي أَنْظُرَ إِلَيْهِ فَمَا كُنْتُ مِنْهُ، فَضْرَبَهُ حَتَّى بَرَدَ - وَفَرَّ الْآخَرُ حَتَّى أَتَى الْمَدِينَةَ، فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ يَعْلُو، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَقَدْ رَأَى هَذَا ذُعْرًا؟» فَقَالَ: قَتِيلٌ وَاللَّهِ صَاحِبِي، وَإِنِّي لَمَقْتُولٌ. فَجَاءَ أَبُو بَصِيرٍ، فَقَالَ

النَّبِيُّ ﷺ: «وَيْلٌ لِّأُمَّهِمْ مَسْعَرُ حَرْبٍ - لَوْ كَانَ لَهُ أَحَدٌ - فَلَمَّا سَمِعَ ذَلِكَ عَرَفَ أَنَّهُ سَيْرُهُ إِلَيْهِمْ، فَخَرَجَ حَتَّى أَتَى سَيْفَ الْبَحْرِ -، قَالَ: وَأَنْفَلْتُ أَبُو جَنْدَلٍ بَيْنَ سُهَيْلٍ، فَلَجِقَ بِأَبِي بَصِيرٍ، فَجَعَلَ لَا يَخْرُجُ مِنْ قَرَيْشٍ رَجُلٌ قَدْ أَسْلَمَ إِلَّا لَجِقَ بِأَبِي بَصِيرٍ، حَتَّى اجْتَمَعَتْ مِنْهُمْ عِصَابَةٌ، فَوَاللَّهِ مَا يَسْمَعُونَ بِعَيْرِ خَرَجَتْ لِقَرَيْشٍ إِلَى الشَّامِ إِلَّا اعْتَرَضُوا لَهَا، فَفَقَتَلُوهُمْ، وَأَخَذُوا أَمْوَالَهُمْ. فَأَرْسَلْتُ قَرَيْشًا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ تُنَادِيهِ اللَّهُ وَالرَّجِمَ لَمَّا أَرْسَلَ إِلَيْهِمْ -، فَمَنْ آتَاهُ فَهُوَ آمِنٌ، فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيْهِمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل: ۳۰۴۲: مسور بن مخزوم رضی اللہ عنہ اور مروان بن حکم رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ حدیبیہ کے سال نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ہزار سے کچھ زیادہ صحابہ کرام کے ساتھ نکلے جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذوالحلیفہ (ٹائی) بستی میں پہنچے تو قریشی کے جانوروں کی گردلوں میں پٹے ڈالے (اور) اونٹوں کا شمار کیا کیلکہ وہاں سے عمرہ کا احرام باندھا اور چل پڑے۔ جب اس گھٹائی میں پہنچے، جس کے آگے کنار کا سامنا تھا تو آپ کی سواری بیٹھ گئی۔ لوگوں نے آواز لگائی اٹھ کھڑی ہو، اٹھ کھڑی ہو۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، قصواء ٹائی اونٹنی کبھی رکھی نہیں ہے، نہ ہی اس کی یہ علت ہے۔ البتہ اسے اس ذات نے روکا ہے جس نے ”ایرہ“ کے ہاتھی کو روکا تھا۔ بعد ازاں آپ نے فرمایا، اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، وہ مجھ سے اگر ایسی کسی بات کا مطالبہ کریں گے جس میں وہ اللہ کی حرمتوں کی تعظیم کرتے ہوں گے تو میں ان کی وہ بات تسلیم کر لوں گا۔ بعد ازاں آپ نے قصواء (اونٹنی) کو ڈانٹا تو وہ اچھلی (اور کھڑی ہو گئی) آپ مکہ والوں کے راستے سے ہٹ کر (روانہ ہوئے) اور حدیبیہ کے آخری کنارے پر اترے جہاں معمولی پانی والا کنواں تھا۔ لوگ وہاں سے تھوڑا تھوڑا پانی حاصل کر رہے تھے تھوڑی دیر میں لوگوں نے اس کا تمام پانی تھوڑا تھوڑا حاصل کر کے ختم کر دیا۔ (جب) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیاس کی شکایت پہنچی تو آپ نے اپنے ترکش سے ایک تیر نکالا اور لوگوں کو حکم دیا کہ یہ اس تیر کو اس (کتوں) میں رکھیں۔ (راوی نے کہا) اللہ کی قسم! (تیر رکھنے سے) بہت زیادہ پانی مسلسل جوش سے نکلنے لگا۔ یہاں تک کہ لوگ سیراب ہو کر واپس لوٹے وہ اسی حال میں تھے کہ بدیل بن ورقاء خزاعی، بنو خزاعہ کی ایک جماعت کے ساتھ آیا۔ بعد ازاں آپ نے پاس عروہ بن مسعود آیا اور سارا واقعہ بیان کرتے ہوئے کہا کہ جب سہیل بن عمرو آیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا، لکھو کہ یہ وہ معاہدہ ہے جو محمد اللہ کے رسول کے ساتھ کیا ہے۔ سہیل نے (اعتراض کرتے ہوئے) کہا، اللہ کی قسم! اگر ہم اس بات پر یقین رکھتے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں تو آپ کو بیت اللہ میں داخل ہونے سے نہ روکتے اور نہ آپ سے لڑائی کرتے البتہ آپ محمد بن عبد اللہ تحریر کریں (یہ سن کر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ کی قسم! میں اللہ کا پیغمبر ہوں اگرچہ تم مجھے جھٹلاتے ہو۔ (اگر تم اصرار کرتے ہو) تو ”محمد بن عبد اللہ“ ہی لکھ دو۔ سہیل نے کہا، (لکھا جائے) ہماری طرف سے جو شخص آپ کے پاس آئے گا اگرچہ وہ آپ کے دین پر ہو تو آپ اسے ہماری طرف واپس کرنے کے پابند ہوں گے۔ جب ”صلح نامہ“ کی تحریر لکھنے سے فارغ ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رفقاء سے فرمایا، اٹھو! قریشیاں فزع کرو، پھر سر کے بال منڈواؤ۔ بعد میں چند عورتیں آئیں جو ایمان لا چکی تھیں۔ اس پر

اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) ”اے ایمان والو! جب تمہارے پاس مومن عورتیں (دارالحرب سے) ہجرت کر کے آئیں تو تم ان کا امتحان کر لیا کرو، ان کے ایمان کو اللہ خوب جانتا ہے۔ پس اگر تم کو معلوم ہو جائے کہ وہ مومنات ہیں تو ان کو کفار کے پاس واپس نہ بھیجو، کیونکہ نہ تو وہ عورتیں ان کافروں کے لئے حلال ہیں اور نہ وہ کافر ان عورتوں کے لئے حلال ہیں اور جو کچھ ان کافروں نے (ان پر) خرچ کیا ہو وہ ان کو ادا کر دو اور تم پر کچھ گناہ نہیں کہ ان عورتوں کو حق مہر واپس کر دو۔“ بعد ازاں آپؐ مدینہ منورہ واپس آ گئے (اس دوران) آپؐ کے پاس قریش قبیلہ سے ”ابوبصیر“ نامی ایک آدمی مسلمان ہو کر آیا۔ کفار مکہ نے اس کو واپس لانے کے لئے دو آدمیوں کو بھیجا۔ آپؐ نے ”ابوبصیر“ کو ان دونوں کے حوالے کر دیا چنانچہ وہ اس کو لے کر مکہ مکرمہ کی جانب چل پڑے۔ جب وہ ذوالحلیفہ (بستی) میں پہنچے تو وہ (دونوں آدمی) وہاں رک کر کھجوریں کھانے لگے تو ”ابوبصیر“ نے ان دونوں میں سے ایک آدمی سے کہا، اے فلاں! اللہ کی قسم! مجھے یہ تلوار بہت عمدہ معلوم ہوتی ہے، ذرا مجھے دکھاؤ، میں اسے غور سے دیکھنا چاہتا ہوں۔ اس نے وہ تلوار (ابوبصیر) کو پکڑا دی چنانچہ اس نے اس کو تلوار ماری اور وہ مر گیا اور دوسرا آدمی بھاگ کر مدینہ منورہ پہنچ گیا اور دوڑتا ہوا مسجد نبویؐ میں داخل ہوا۔ (اسے دیکھ کر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس شخص نے کسی خوف کا مشاہدہ کیا ہے؟ اس نے (جلدی سے) کہا، اللہ کی قسم! میرا ساتھی قتل ہو چکا ہے بلاشبہ میں بھی قتل ہو جاؤں گا (اتنے میں) ”ابوبصیر“ بھی آ پہنچا اس کو دیکھ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ”اس کی ماں مرے“ یہ شخص تو لڑائی بھڑکانے والا ہے۔ اگر کوئی شخص اس کا معاون ہو جائے۔ جب (ابوبصیر) نے اس بات کو سنا تو اسے یقین ہو گیا کہ آپؐ ضرور اسے کفار کی طرف واپس کر دیں گے۔ چنانچہ وہ وہاں سے نکلا اور ساحل سمندر پر پہنچا (اس دوران) ”ابوجندل“ بن سہیل بھی بیڑیاں توڑ کر نکلا اور ”ابوبصیر“ سے آ ملا۔ پھر جو شخص بھی قریش مکہ سے مسلمان ہو کر نکلتا، وہ ”ابوبصیر“ کے ساتھ آ ملتا۔ یہاں تک کہ وہاں ان کی ایک جماعت قائم ہو گئی (راوی نے بیان کیا) اللہ کی قسم! جب وہ قریش کے کسی قافلے کے بارے میں سنتے کہ وہ شام کی جانب جا رہا ہے تو اس قافلے پر حملہ کرتے، قافلے والوں کو موت کے گھاٹ اتار دیتے اور ان کے مالوں پر قبضہ کر لیتے۔ (چنانچہ) قریش نے گھبرا کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پیغام بھیجا، آپؐ کو اللہ اور رشتہ داری کا واسطہ دے کر کہا کہ آپؐ ان کو پیغام بھیجیں اور (مدینہ منورہ بلا لیں) جو بھی شخص آپؐ کے پاس آ جائے وہ امن والا ہے۔ چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف پیغام بھیجا (کہ وہ مدینہ منورہ آ جائیں) (بخاری)

۴۰۴۳- (۲) وَقَدْ بَرَّأَ بَنُ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ الْمَشْرِكِينَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ عَلَى ثَلَاثَةِ أَشْيَاءَ: عَلَى أَنْ مَنْ آتَاهُ مِنَ الْمَشْرِكِينَ رَدَّهُ إِلَيْهِمْ، وَمَنْ آتَاهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ لَمْ يَرُدُّهُ، وَعَلَى أَنْ يَدْخُلَهَا مِنْ قَابِلٍ - وَوَقَّيْمَ بِهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، وَلَا يَدْخُلَهَا إِلَّا بِجُلْبَانِ السَّلَاحِ وَالسَّيْفِ وَالْقَوْسِ - وَنَحْوِهِ، فَجَاءَ أَبُو جَنْدَلٍ يَحْتَجِلُ فِي قِيُودِهِ، فَرَدَّهُ إِلَيْهِمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۰۴۳: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں صلح حدیبیہ کے موقع پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین

سے تین باتوں پر مصالحت کی کہ جو مشرک آپ کے پاس آئے گا آپ اس کو ان کی جانب واپس لوٹا دیں گے اور جو مسلمان ان کے پاس جائے گا وہ اسے واپس نہیں لوٹائیں گے نیز اس بات پر کہ آپ آئندہ سال مکہ مکرمہ میں داخل ہوں گے اور وہاں تین دن قیام کریں گے اور ہتھیار، تلوار، کمان وغیرہ میان میں ڈال کر آئیں گے چنانچہ (اس کے بعد) جب ابو جندل بیڑوں میں چلتا ہوا آیا تو آپ نے اس کو کفار کی جانب واپس کر دیا (بخاری، مسلم)

۴۰۴۴ - (۳) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ قُرَيْشًا صَالَحُوا النَّبِيَّ ﷺ فَاشْتَرَطُوا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنْ مَنْ جَاءَ مِنْكَ لَمْ نُرُدَّهُ عَلَيْكُمْ، وَمَنْ جَاءَكُمْ مِنَّْا رَدَدْتُمُوهُ عَلَيْنَا فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَنْكَتَبُ هَذَا؟ قَالَ: «نَعَمْ! إِنَّهُ مَنْ ذَهَبَ مِنْنا إِلَيْهِمْ فَأَبَعَهُ اللَّهُ، وَمَنْ جَاءَنَا مِنْهُمْ سَيَجْعَلُ اللَّهُ لَهُ فَرْجًا وَمَخْرَجًا»... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۰۴۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قریش نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس شرط پر مصالحت کی کہ تمہاری جانب سے جو شخص ہمارے پاس آئے گا ہم اسے تمہاری جانب واپس نہیں لوٹائیں گے اور ہماری جانب سے جو شخص تمہارے پاس پہنچے گا تمہیں اسے ہماری جانب واپس بھیجنا ہوگا۔ صحابہ کرام نے (آپ سے) دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! کیا ہم یہ شرط تحریر کریں؟ آپ نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے فرمایا، ہماری جانب سے جو شخص ان کے پاس چلا گیا اللہ نے اسے دور کر دیا اور ان کی جانب سے جو شخص ہمارے پاس آیا یقیناً اللہ اس کے لئے کشادگی اور راستہ نکالے گا (مسلم)

۴۰۴۵ - (۴) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ فِي بَيْعَةِ النِّسَاءِ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَمْتَحِنُهُنَّ بِهَذِهِ الْآيَةِ: ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعُنَكَ﴾ - فَمَنْ أَقْرَبَتْ بِهَذَا الشَّرْطِ مِنْهُنَّ قَالَ لَهَا: «قَدْ بَايَعْتُكَ» كَلَامًا يُكَلِّمُهَا بِهِ، وَاللَّهُ مَا مَسَّتْ يَدُهُ يَدَ امْرَأَةٍ فَظَفَّ فِي الْمُبَايَعَةِ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۰۴۵: عائشہ رضی اللہ عنہا نے عورتوں کی بیعت کے بارے میں بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی روشنی میں ان کا امتحان لیا (جس کا ترجمہ ہے) ”اے پیغمبر! جب تمہارے پاس مومن عورتیں اس بات پر بیعت کرنے کو آئیں کہ وہ اللہ کے ساتھ نہ تو شرک کریں گی، نہ چوری کریں گی، نہ بدکاری کریں گی، نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی نہ اپنے ہاتھ پاؤں میں کوئی بہتان باندھ لائیں گی اور نہ نیک کاموں میں تمہاری نافرمانی کریں گی تو ان سے بیعت لے لو اور ان کے لئے اللہ سے بخشش مانگو، بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے“ پس ان میں سے جو عورت اس شرط کا اقرار کرتی تو آپ اس سے (مخاطب ہو کر) فرماتے، میں نے تجھ سے بیعت لے لی ہے آپ اس کے ساتھ (صرف) زبانی کلام فرماتے (عائشہ کہتی ہیں) اللہ کی قسم! بیعت لیتے ہوئے کبھی آپ کا ہاتھ کسی عورت کے ہاتھ کو نہیں لگا (بخاری، مسلم)

الفصل الثانی

۴۰۴۶ - (۵) عَنْ الْمَسُورِ، وَمَرْوَانَ: أَنَّهُمَا اصْطَلَحَا عَلَيَّ وَضِعَ الْحَرْبُ عَشْرَ سِنِينَ يَأْمَنُ فِيهَا النَّاسُ، وَعَلَى أَنْ بَيْنَنَا عَيْبَةٌ مَكْفُوفَةٌ - ، وَأَنَّهُ لَا إِسْلَالَ - وَلَا إِغْلَالَ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

دوسری فصل: ۴۰۴۶: مسور بن مخزوم اور مروان بن حکم بیان کرتے ہیں کہ قریش نے (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ) دس برس تک لڑائی بند کرنے پر مصالحت کی تاکہ لوگوں کو اس دوران امن میسر آئے اور یہ کہ ہم اس عہد کی حفاظت کریں گے۔ نیز پوشیدہ چوری اور خیانت نہ کرنے پر بھی مصالحت ہوئی (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن اسحاق راوی مدلس ہے اور اس نے لفظ ”عن“ کے ساتھ روایت کی ہے۔ اس صلح کے وقت بنو خزاعہ قبیلہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور بنو بکر قریش کے ساتھ شامل ہو گئے لیکن بنو بکر نے رات کی تاریکی میں بنو خزاعہ پر حملہ کر دیا اور قریش نے بھی بنو بکر کی معاونت کی۔ اس طرح انہوں نے اس معاہدہ کی خلاف ورزی کی۔ اس سلسلہ میں عمرو بن سالم خزاعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فریاد رسی کیلئے پہنچا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لشکر لے کر مکہ پر چڑھائی کر دی اور مکہ فتح ہو گیا۔ یہ واقعہ سن ۸ ہجری کا ہے جبکہ صلح حدیبیہ سن ۶ ہجری میں قرار پائی اور ”عمرة القضاء“ سن ۷ ہجری میں ادا کیا گیا (الجرح و التعديل جلد ۷ صفحہ ۱۰۸، القضاء والمتروكين جلد ۹ صفحہ ۳۸، میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۱۷۴، زاد المعاد صفحہ ۱۵۱-۱۵۸، فتح الباری جلد ۷ صفحہ ۴۴۰)

۴۰۴۷ - (۶) وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَوْلِيَاءِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، عَنْ آبَائِهِمْ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «الْأَمَنْ ظَلَمَ مَعَاهِدًا، أَوْ انْتَقَصَهُ، أَوْ كَلَّفَهُ فَوْقَ طَاقَتِهِ، أَوْ أَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا بِغَيْرِ طَيْبِ نَفْسٍ؛ فَإِنَّا حَجِجُجُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۰۴۷: صفوان بن سلیم رضی اللہ عنہ صحابہ کرام کے بیٹوں میں سے کسی ایک سے بیان کرتے ہیں، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا، خبردار! جس شخص نے کسی ذمی کافر پر ظلم کیا یا اس سے عہد شکنی کی یا (جزیہ وغیرہ میں) اسے طاقت سے زیادہ تکلیف پہنچائی یا اس کی رضامندی کا خیال نہ رکھتے ہوئے اس سے کچھ چھین لیا تو قیامت کے دن میں اس کی طرف سے جھگڑا کروں گا۔ (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ایک سے زائد مجہول راوی ہیں (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۸۱)

۴۰۴۸ - (۷) وَعَنْ أُمِّمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: بَايَعْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي نِسْوَةٍ، فَقَالَ لَنَا: «فِيَمَا اسْتَطَعْتُنَّ وَأَطَقْتُنَّ» قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَرْحَمُ بِنَا مِنَّا بِأَنْفُسِنَا، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! بَايَعْنَا - تَعْنِي: صَافِحْنَا - قَالَ: «إِنَّمَا قَوْلِي لِمِائَةِ امْرَأَةٍ كَقَوْلِي لِامْرَأَةٍ وَاحِدَةٍ»

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَمَالِكٌ فِي الْمَوْطَأِ كُلَّهُمْ مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُكَدِّرِ أَنَّهُ سَمِعَ مِنْ أَيْمَةَ الْحَدِيثِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا يُعْرَفُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ الْمُكَدِّرِ قَالَهُ ابْنُ الْجَزَرِيِّ.

۴۰۴۸: امیر بنت رقیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے چند عورتوں کی بیعت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی چنانچہ آپ نے ہمیں کہا ”جہاں تک تم سے ہو سکے اور تم طاقت رکھو“ (یعنی بیعت میں شامل تمام باتوں پر عمل اگلی اپنی طاقت کے مطابق کرنے کا حکم دیا تاکہ انہیں آسانی رہے اور وہ خوش ہو جائیں) امیر نے دل میں کہا اللہ اور اس کے رسول ہماری جانوں پر ہم سے زیادہ رحیم ہیں (امیر کہتی ہیں) میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! ہم سے بیعت لیں یعنی ہم سے مصافحہ کریں۔ آپ نے فرمایا ایک سو (۱۰۰) عورتوں سے زبانی بیعت لینا اسی طرح ہے جیسے ایک عورت سے بیعت لینا اس حدیث کو بیان کیا.....

وضاحت: مشکوٰۃ کے تمام نسخوں میں خالی جگہ ہے۔ یہ بیان نہیں کیا گیا کہ یہ حدیث کس کتاب میں ہے لیکن ابن جوزی نے حاشیہ میں ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اور مالک کا ذکر کیا ہے۔ ان سب نے محمد بن منکدر سے روایت کیا ہے۔ اس نے امیر سے سنا ہے۔ امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۸۲)

الفصل الثالث

۴۰۴۹ - (۸) عن البراء بن عازب، قال: اعتمر رسول الله ﷺ في ذي القعدة فابى أهل مكة أن يدعوه يدخل مكة، حتى قاضاهم على أن يدخل - يعنى: من العام المقبل - يقيم بها ثلاثة أيام. فلما كتبوا الكتاب، كتبوا: هذا ما قاضى عليه محمد رسول الله. قالوا: لا نقر بها، فلونعلم أنك رسول الله ﷺ ما منعناك، ولكن أنت محمد بن عبد الله. فقال: «أنا رسول الله، وأنا محمد بن عبد الله». ثم قال لعلي بن أبي طالب: «أمح رسول الله» - قال: لا والله، لا أمحوك أبدا. فأخذ رسول الله ﷺ وليس يحسن يكتب، فكتب: «هذا ما قاضى عليه محمد بن عبد الله: لا يدخل مكة بالسلاح إلا السيف في القرباب، وأن يخرج من أهلها بأحد إن أراد أن يتبعه، وأن لا يمنع من أصحابه أحدا إن أراد أن يقيم بها» فلما دخلها، ومضى الأجل، أتوا عليا، فقالوا: قل لصاحبك: أخرجنا، فقد مضى الأجل، فخرج النبي ﷺ. متفق عليه.

تیسری فصل: ۴۰۴۹: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالقعدہ میں عمو ادا کرنا چاہا لیکن مکہ والوں نے آپ کو مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے روک دیا۔ یہاں تک کہ ان سے طے ہوا

کہ آپؐ آئندہ سال آئیں اور مکہ مکرمہ میں تین دن قیام فرمائیں۔ جب کنارے صلح نامہ تحریر کرنا چاہا تو آپؐ نے تحریر کروانا چاہا کہ اس معاہدے پر ”محمد رسول اللہ“ نے صلح کی ہے۔ انہوں نے اعتراض کیا کہ ہم آپؐ کی رسالت تسلیم نہیں کرتے، اگر ہم آپؐ کو اللہ کا رسول تسلیم کرتے تو آپؐ کو ہرگز منع نہ کرتے، آپؐ تو بس محمد بن عبد اللہ ہیں۔ (یہ سن کر آپؐ نے فرمایا، میں اللہ کا رسول ہوں اور محمد بن عبد اللہ بھی ہوں۔ اس کے بعد آپؐ نے علیؑ کو حکم دیا کہ وہ ”رسول اللہ“ کے الفاظ مٹا دے۔ انہوں نے جواب دیا نہیں، اللہ کی قسم! میں ہرگز ان الفاظ کو نہیں مٹاؤں گا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قلم ہاتھ میں لیا، آپؐ بہتر انداز میں نہیں لکھ سکتے تھے لیکن آپؐ نے تحریر کیا کہ یہ صلح محمد بن عبد اللہ نے کی ہے کہ (آئندہ برس) جب وہ مکہ مکرمہ میں داخل ہونگے تو تکوار کو میان میں رکھیں گے اور مکہ والوں میں سے آپؐ کسی شخص کو اپنے ساتھ نہیں لے جائیں گے اگرچہ وہ آپؐ کے ساتھ جانا بھی چاہے اور اگر آپؐ کے صحابہ کرامؓ میں سے کوئی شخص مکہ مکرمہ میں رہنا چاہے تو آپؐ اسے نہیں روکیں گے۔ جب آپؐ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور مدت اقامت ختم ہوگئی تو کفار، علیؑ کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ اپنے پیغمبر کو کہیں کہ وہ یہاں سے نکل جائیں کیونکہ مدت (اقامت) ختم ہو چکی ہے۔ چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر فرمایا۔ (بخاری مسلم)

وضاحت: ابوولید باہجیؒ نے اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے کہا ہے کہ آپؐ پہلے لکھتا نہیں جانتے تھے لیکن بعد میں آپؐ نے لکھنا سیکھ لیا۔ ”اندلس“ کے اس دور کے علماء نے انکی اس بات کو شیخ قرار دیا اور اسے زندقہ کہا اور اس کے بارے میں اس رائے کا اظہار کیا کہ ان کی یہ بات نص قرآن کے خلاف ہے۔ علامہ باہجیؒ نے انہیں یہ کہہ کر خاموش کرا دیا کہ قرآن پاک کی آیت کا مفہوم واضح ہے کہ آپؐ قرآن پاک کے نازل ہونے سے پہلے لکھنا پڑھنا نہیں جانتے تھے، اگر آپؐ لکھنا پڑھنا جانتے ہوتے تو آپؐ کا قرآن پاک کو پیش کرنا غیر معمولی کام نہ ہوتا۔ اسی لئے اسے معجزہ قرار دیا گیا ہے اور اگر نزول قرآن کے بعد آپؐ کو لکھنا پڑھنا آگیا تھا اس میں کچھ مضائقہ بھی نہیں۔ نیز بخاری کی اس حدیث سے بھی یہی بات معلوم ہو رہی ہے۔ (واللہ اعلم)

بَابُ إِخْرَاجِ الْيَهُودِ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ

(جزیرہ عرب سے یہودیوں کے نکالنے کا بیان)

الفصل الأول

۴۰۵۰ - (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ، خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «انْطَلِقُوا إِلَى يَهُودَ» فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى جِئْنَا بَيْتَ الْمَدْرَاسِ - ، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «يَا مَعْشَرَ يَهُودَ! أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا، إَعْلَمُوا أَنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ، وَأَتَى أُرِيدُ أَنْ أُجْلِبِكُمْ مِنْ هَذِهِ الْأَرْضِ، فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ بِمَالِهِ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ» ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل : ۴۰۵۰ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک دفعہ کا ذکر ہے، ہم مسجد میں تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ نے حکم دیا کہ یہودیوں کی جانب چلیں۔ ہم آپ کی معیت میں چلے اور ان کے مدرسہ میں پہنچے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں زور دے کر کہا، اے یہودیو! مسلمان ہو جاؤ تم محفوظ رہو گے اور یقین کر لو کہ یہ زمین اللہ اور اس کے رسول (کے قبضہ) میں ہے اور میں تمہیں اس سرزمین سے جلاوطن کرنا چاہتا ہوں۔ پس تم میں سے جس شخص کو اس کے مال کے بدلے کچھ دستیاب ہوتا ہے تو وہ اسے فروخت کر دے (بخاری، مسلم)

۴۰۵۱ - (۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَامَ عُمَرُ خَطِيْبًا، فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ عَامِلَ يَهُودَ خَيْرَ عَلَى أَمْوَالِهِمْ، وَقَالَ: «نُقِرُّكُمْ مَا أَقْرَكُمُ اللَّهُ». وَقَدَرَأَيْتُ إِجْلَاءَهُمْ. فَلَمَّا أَجْمَعَ عُمَرُ عَلَى ذَلِكَ آتَاهُ أَحَدُ بَنِي أَبِي الْحَقِيقِ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! أَنْخَرَجْنَا وَقَدْ أَقْرْنَا مُحَمَّدٌ وَعَامَلْنَا عَلَى الْأَمْوَالِ؟ فَقَالَ عُمَرُ: أَظَنَنْتَ أَنِّي نَسِيتُ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: «كَيْفَ بَكَ إِذَا أَخْرَجْتَ مِنْ خَيْرٍ، تَعْدُو بِكَ قُلُوبُكَ - لَيْلَةٌ بَعْدَ لَيْلَةٍ؟» - فَقَالَ: هَذِهِ كَانَتْ هُرَيْلَةَ - مِنْ أَبِي الْقَاسِمِ. فَقَالَ: كَذَبْتَ يَا عَدُوَّ اللَّهِ! فَاجْلَاهُمْ عُمَرُ، وَأَعْطَاهُمْ قِيَمَةَ مَا كَانَ لَهُمْ مِنَ الشَّمْرِ مَالًا، وَإِبِلًا، وَعَرُوضًا مِنْ أَقْتَابٍ - وَجِبَالٍ وَغَيْرِ ذَلِكَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۰۵۱ : ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عتر کھڑے ہوئے، خطبہ دیا اور بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے یہودیوں سے ان کی زمینوں کے پارے میں مزارعت کا معاملہ کیا اور کہا کہ جب تک تمہیں اللہ برقرار رکھے گا ہم بھی تمہیں برقرار رکھیں گے۔ عتر نے کہا، میری رائے ہے کہ تمہیں (اس جگہ سے) جلاوطن کر دوں جب عتر

نے ان کو جلاوطن کرنے کا پختہ ارادہ کر لیا تو ان کے پاس ابوالحقیق کے بیٹوں میں سے ایک آیا۔ اس نے کہا: اے امیرالمومنین! آپ ہمیں (اس جگہ سے) جلاوطن کر رہے ہیں حالانکہ (اس جگہ پر) ہمیں محمدؐ نے آباد کر رکھا تھا اور زمینوں میں کام کرنے کا معاملہ کیا تھا تو عمرؓ نے کہا: تیرا کیا خیال ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی کو فراموش کر گیا ہوں، جب تجھ سے انہوں نے فرمایا تھا کہ تیرا اس وقت کیا حال ہوگا جب تجھے خیبر سے جلاوطن کیا جائے گا؟ تیری جوان اونٹنی مسلسل کئی راتیں تجھے اٹھا کر تیز چلتی رہے گی۔ اس نے کہا: یہ تو آپ کا مزاحیہ جملہ تھا۔ عمرؓ نے (دور دے کر) کہا: اللہ کے دشمن! تو جھوٹ بولتا ہے۔ چنانچہ عمرؓ نے انہیں جلاوطن کر دیا اور انہیں پھلوں کی قیمت کے بدلے مال، اونٹ، سامان، پالان اور رسیاں وغیرہ دیں (بخاری)

وضاحت: عمرؓ نے انہیں اس وجہ سے جلاوطن کیا کہ انہوں نے اپنے بیٹے عبداللہؓ کو ان کی جانب بھیجا تھا تاکہ خیبر کے پھلوں کو ان کے اور مسلمانوں کے درمیان تقسیم کرے لیکن رات کے وقت عبداللہؓ پر حملہ کیا گیا اور ان کے دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں کے جوڑ اکھاڑ دیے گئے تو عمرؓ نے ان کی شرارتوں سے بچاؤ کے لئے یہی مناسب سمجھا کہ انہیں جلاوطن کر دیا جائے چنانچہ انہیں تماء اور اریحاء کی جانب جلاوطن کر دیا گیا۔ (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۸۳)

۴۰۵۲ - (۳) وَفِي ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَوْصَى بِثَلَاثَةِ:

قَالَ: أَخْرِجُوا الْمُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ، وَأَجِيزُوا الْوَفْدَ نَحْوَمَا كُنْتُ أُجِيزُهُمْ. — قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَسَكَتَ عَنِ الثَّلَاثَةِ. أَوْ قَالَ: فَأَنْسَيْتُهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۰۵۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں کی وصیت فرمائی، آپؐ نے حکم دیا کہ مشرکین کو جزیرہ عرب سے نکال دینا اور وفد کو اسی طرح عطیات دینا جس طرح میں انہیں عطیات دیتا ہوں۔ ابن عباسؓ نے کہا کہ تیسری بات سے آپؐ نے خاموشی اختیار کی یا انہوں نے بتایا کہ تیسری بات مجھے یاد نہیں رہی (بخاری، مسلم)

وضاحت: موطا امام مالک میں تیسری بات کا اشارہ ملتا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: میری قبر کو میلہ گاہ نہ بنانا کہ اس کی عبادت ہونے لگے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۸۳)

۴۰۵۳ - (۴) وَفِي جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا تُخْرِجَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ، حَتَّى لَا أَدَعَ فِيهَا إِلَّا مُسْلِمًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَفِي رِوَايَةٍ: «لَنْ عِشْتُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَأُخْرِجَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ».

۴۰۵۳: جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے عمر بن خطاب نے بتایا، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، یقیناً میں یہودیوں اور عیسائیوں کو جزیرہ العرب سے نکال دوں گا، یہاں تک کہ اس میں صرف مسلمانوں کو رہنے دوں گا (مسلم) اور ایک روایت میں ہے کہ (آپ نے فرمایا) اگر میں زندہ رہا اور اللہ نے چاہا تو میں یہودیوں اور عیسائیوں کو جزیرہ العرب سے نکال دوں گا۔

الفصلُ الثانی

لَيْسَ فِيهِ إِلَّا حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ «لَا تَكُونُ قِبْلَتَانِ» وَقَدْ مَرُّ فِي بَابِ الْجَزِيرَةِ.

دوسری فصل: اس فصل میں ذکر کے لائق ابن عباس سے مروی حدیث جس میں ہے کہ ”ایک ملک میں دو قبیلے نہیں ہو سکتے...“ کے سوا کوئی حدیث نہیں اور وہ جزیرہ کے باب میں گزر چکی ہے۔

الفصلُ الثالث

۴۰۵۴ - (۵) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَجْلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَمَّا ظَهَرَ عَلَى أَهْلِ خَيْبَرَ أَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ الْيَهُودَ مِنْهَا، وَكَانَتِ الْأَرْضُ لَمَّا ظَهَرَ عَلَيْهَا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُسْلِمِينَ، فَسَأَلَ الْيَهُودَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَتْرُكَهُمْ عَلَى أَنْ يَكْفُوا الْعَمَلَ وَلَهُمْ نِصْفُ الثَّمَرِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «نُقِرُّكُمْ عَلَى ذَلِكَ مَا شِئْنَا». فَأَقْرَبُوا حَتَّى أَجْلَاهُمْ عُمَرُ فِي إِمَارَتِهِ إِلَى تَيْمَاءَ وَارْيَحَاءَ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل: ۴۰۵۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عمر نے یہودیوں اور عیسائیوں کو حجاز کے علاقے سے جلاوطن کر دیا اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر والوں پر غالب آئے تو انہوں نے ارادہ کیا کہ وہاں سے یہودیوں کو جلاوطن کر دیا جائے اور اس علاقے پر جب غلبہ حاصل ہوا تھا تو یہ زمین اللہ اس کے رسول اور مسلمانوں کی تھی۔ (یعنی اسلامی حکومت کی ملکیت تھی) یہودیوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں درخواست پیش کی کہ وہ (زمینوں اور باغات میں) کام کریں گے اور انہیں پھلوں سے نصف حصہ دیا جائے اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تک ہم پسند کریں گے تمہیں یہاں رہنے دیں گے چنانچہ وہ وہاں آباد رہے یہاں تک کہ عمر نے ان کو اپنے دور خلافت میں (شام کے ملک) میں ”تیماء اور اریحاء“ بستیوں کی جانب جلاوطن کر دیا (بخاری، مسلم)

بَابُ الْفَيْءِ (مالِ فِئِي كَابِيَانِ)

الفصل الأول

۴۰۵۵ - (۱) عَنْ مَالِكِ بْنِ أَبِي بَلِيَةَ بْنِ الْحَدَثَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِنَّ اللَّهَ قَدْ خَصَّ رَسُولَهُ ﷺ فِي هَذَا الْفَيْءِ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطِهِ أَحَدًا غَيْرَهُ، ثُمَّ قَرَأَ ﴿وَمَا آفَاءَ اللَّهِ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿قَدِيرٌ﴾ - فَكَانَتْ هَذِهِ خَالِصَةً لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةً سَتَيْهِمْ مِنْ هَذَا الْمَالِ، ثُمَّ يَأْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهُ مَجْعَلِ مَالِ اللَّهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل : ۴۰۵۵ : مالک بن ابی بلیہ بن الحدثنان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب نے بیان کیا بلاشبہ اللہ نے مال فئی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاص کیا تھا۔ آپ کے سوا کسی اور کو یہ اختیار نہ دیا گیا۔ بعد ازاں انہوں نے یہ آیت تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) ”اور جو مال اللہ نے اپنے پیغمبر کو ان لوگوں سے (بغیر لڑائی کے) دلویا ہے اس میں تمہارا کچھ حق نہیں۔ کیونکہ اس کے لئے نہ تم نے گھوڑے دوڑائے اور نہ اونٹ۔ لیکن اللہ اپنے پیغمبروں کو جزا دہا ہوتا ہے مسلط کرتا ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے“ چنانچہ یہ مال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے خاص تھا۔ آپ اس مال سے اپنے اہل کے لئے سال کا خرچ لیتے تھے اور بقیہ مال آپ اللہ کے مال کی طرح خرچ کرتے تھے (بخاری، مسلم)

۴۰۵۶ - (۲) وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا آفَاءَ اللَّهِ عَلَى رَسُولِهِ مِمَّا لَمْ يُوجِبِ الْمُسْلِمُونَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ، فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ خَاصَّةً، يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةً سَتَيْهِمْ، ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ فِي السَّلَاحِ وَالْكَرَاعِ - عُدَّةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۰۵۶ : عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بنو نضیر کا مال وہ مال تھا جو اللہ نے اپنے رسول کو خاص طور پر عطا کیا تھا اس لئے کہ مسلمانوں نے اس کے حصول کے لئے گھوڑے، اونٹ (وغیرہ) نہیں دوڑائے تھے چنانچہ یہ مال خالصتاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تھا۔ آپ سال بھر اس مال سے اپنے گھروالوں پر خرچ کرتے تھے اور باقی مال کو جہاد کی تیاری کے لئے ہتھیاروں اور گھوڑوں کی خرید پر صرف فرماتے تھے۔ (بخاری، مسلم)

الفصل الثانی

۴۰۵۷ - (۳) عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا آتَاهُ الْفَيْءُ قَسَمَهُ فِي يَوْمِهِ، فَأَعْطَى الْأَهْلَ - حَطِّينَ، وَأَعْطَى الْأَعْرَبَ حَطًّا، فَدُعِيْتُ فَأَعْطَانِي حَطِّينَ، وَكَانَ لِي أَهْلٌ، ثُمَّ دُعِيَ بَعْدِي عَمَارُ بْنُ يَاسِرٍ فَأَعْطَى حَطًّا وَاحِدًا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

دوسری فصل : ۴۰۵۷ : عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب مال فئی آتا تو آپ اسی دن اسے تقسیم فرما دیتے تھے، شادی شدہ کو دو حصے اور غیر شادی شدہ کو ایک حصہ دیتے۔ مجھے بلایا گیا تو آپ نے مجھے دو حصے عطا کیے کیونکہ میں شادی شدہ تھا بعد ازاں میرے بعد عمار بن یاسر کو بلایا گیا، اسے آپ نے ایک حصہ دیا (ابوداؤد)

۴۰۵۸ - (۴) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَوَّلَ مَا جَاءَهُ شَيْءٌ بَدَأَ بِالْمُحَرَّرِينَ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۰۵۸ : عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ کے پاس مال آتا تو پہلے ان غلاموں کو دیتے جو آزاد ہو چکے تھے (ابوداؤد) وضاحت : اس حدیث کی سند میں ہشام بن سعد راوی متکلم فیہ ہے۔ (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۸۳)

۴۰۵۹ - (۵) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَتَى بِظَبْيَةٍ - فِيهَا خَرَزٌ، فَقَسَمَهَا لِلْحُرَّةِ وَالْأَمَةِ. قَالَتْ عَائِشَةُ: كَانَ أَبِي يَقْسِمُ لِلْحُرِّ وَالْعَبِيدِ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۰۵۹ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چھوٹی سی قبیل لائی گئی، جس میں موتی تھے۔ آپ نے آزاد عورتوں اور لونڈیوں میں تقسیم فرما دیے۔ عائشہ نے بیان کیا کہ میرے والد، آزادوں اور غلاموں میں تقسیم فرماتے تھے۔ (ابوداؤد)

۴۰۶۰ - (۶) وَعَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - يَوْمًا الْفَيْءَ، فَقَالَ: مَا أَنَا أَحَقُّ بِهَذَا الْفَيْءِ مِنْكُمْ، وَمَا أَحَدٌ مِنَّا بِأَحَقُّ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا أَنَا عَلَى مَنَازِلِنَا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَسِمَ رَسُولُهُ ﷺ، فَالرَّجُلُ

وَقَدَّمَهُ - ، وَالرَّجُلُ وَبِلَاؤُهُ، وَالرَّجُلُ وَعِيَالُهُ، وَالرَّجُلُ وَحَاجَتُهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۰۶۰: مالک بن اوس بن حدثان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب نے ایک دن مال فنی کا ذکر کیا اور فرمایا، میں اس مال کا تم سے زیادہ حقدار نہیں اور ہم میں سے کوئی شخص کسی دوسرے سے اس کا زیادہ حقدار نہیں ہے۔ البتہ ہم سب کتاب اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تقسیم کے مطابق اپنے اپنے مراتب پر ہیں۔ ایک شخص کو اس کے قدیم مسلمان ہونے اور دوسرے شخص کو اس کی آزمائشوں کا خیال رکھتے ہوئے، تیسرے شخص کو اس کے اہل و عیال کے لحاظ سے اور چوتھے شخص کو اس کی ضروریات کے پیش نظر (مال فنی میں سے حصہ دیا جائے گا) (ابوداؤد) وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن اسحاق راوی مدلس ہے اور وہ لفظ ”عن“ کے ساتھ بیان کر رہا ہے (البحر والتعديل جلد ۷ صفحہ ۱۰۰۸۷، تہذیب التہذیب جلد ۹ صفحہ ۳۸، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۴۶۸، الضعفاء والمتروکین صفحہ ۵۱۳)

۴۰۶۱ - (۷) وَقَفَهُ، قَالَ: قَرَأَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: ﴿إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسْكِينِ﴾ حَتَّى بَلَغَ ﴿عَلَيْمٌ حَكِيمٌ﴾ - فَقَالَ: هَذِهِ لَهُؤُلَاءِ. ثُمَّ قَرَأَ ﴿وَأَعْلَمُوا أَنَّ مَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ﴾ حَتَّى بَلَغَ ﴿وَأَبْنِ السَّبِيلِ﴾ - ثُمَّ قَالَ: هَذِهِ لَهُؤُلَاءِ. ثُمَّ قَرَأَ ﴿مَا آفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرَى﴾ حَتَّى بَلَغَ ﴿لِلْفُقَرَاءِ﴾ - ثُمَّ قَرَأَ ﴿وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ﴾ - ثُمَّ قَالَ: هَذِهِ اسْتَوْعَبَتِ الْمُسْلِمِينَ عَامَّةً، فَلَيْتُنَّ عِشْتُ فَلَيَاتِيَنَّ الرَّاعِي وَهُوَ بَسْرٌ وَجَمِيرٌ - نَصِيْبُهُ مِنْهَا، لَمْ يَعْرِقْ فِيهَا جَبِيْنَهُ. رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۴۰۶۱: مالک بن اوس بن حدثان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب نے اس آیت کو تلاوت فرمایا (جس کا ترجمہ ہے) ”صدقات (یعنی زکوٰۃ و خیرات) تو مفلسوں، محتاجوں اور جو کارکن صدقات پر متعین ہیں (ان کا حق ہے) اور ان لوگوں کا جن کی تالیف قلب مقصود ہے اور غلاموں کو آزاد کرانے میں اور قرضداروں کے قرض ادا کرنے میں اور اللہ کی راہ میں اور مسافروں کی مدد کیلئے (یہ مال خرچ کرنا چاہیے)“ یہ حقوق اللہ کی طرف سے مقرر کئے گئے ہیں اور اللہ تعالیٰ بڑا جاننے والا اور بڑی حکمت والا ہے ”بعد ازاں عمر نے اس آیت کو تلاوت کیا (جس کا ترجمہ ہے) ”اور جان رکھو کہ جو چیز تم (کفار سے) لوٹ کر لاؤ، اس میں سے پانچواں حصہ اللہ اور اس کے رسول کا، اہل قرابت کا، یتیموں کا، مسافروں کا اور محتاجوں کا ہے۔“ اور پھر فرمایا، یہ مال ان کے لئے ہے۔ پھر عمر نے اس آیت کو تلاوت فرمایا (جس کا ترجمہ ہے) ”جو مال اللہ نے اپنے پیغمبر کو دیات والوں سے دلویا ہے، وہ اللہ اور اس کے رسول، قرابت داروں، یتیموں، حاجت مندوں اور مسافروں کے لئے ہے۔“ پھر عمر نے یہ آیت تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) ”اور ان کے لئے بھی جو ان کے بعد آئے، جو دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے ہیں، (ان کے) گناہ معاف فرما۔ اس کے بعد عمر نے کہا، ان آیات نے تمام مسلمانوں کو اپنے اندر لے لیا ہے۔ اگر میں زندہ رہا تو

”سردجیر“ (مقام) میں رہائش پذیر چڑھا ہے کو بھی اس کا حصہ پہنچے گا حالانکہ اس مال کے حصول میں اس کی پیشانی تک عرق آلود نہیں ہوئی۔ (شرح السنہ)

وضاحت: عمر کا مقصد یہ ہے کہ مال فنی سے پانچواں حصہ نہ نکالا جائے بلکہ تمام مال کو مسلمانوں کے عام مصالح میں صرف کیا جائے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۸۳)

۴۰۶۲ - (۸) وَفَضْلُهُ، قَالَ: كَانَ فِيمَا احْتَجَّ بِهِ عُمَرُ أَنْ قَالَ: كَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثُ صَفَايَا — بَنُو النَّضِيرِ وَخَيْبِرُ وَفَدَكُ — ؛ فَأَمَّا بَنُو النَّضِيرِ فَكَانَتْ حُسْبًا لِنَوَائِبِهِ — ، وَأَمَّا فَدَكُ فَكَانَتْ حُسْبًا لِأَبْنَاءِ السَّبِيلِ ، وَأَمَّا خَيْبِرُ فَجَزَأُهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ: جُزْءٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ ، وَجُزْءٌ أَنْفَقَهُ لِأَهْلِهِ ، فَمَا فَضَّلَ عَنْ نَفَقَةِ أَهْلِهِ جَعَلَهُ بَيْنَ فَقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ .

۴۰۶۲: مالک بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (مال فنی کو تقسیم نہ کرنے کے بارے میں) عمر کا استدلال یہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین جائدادیں اپنے لئے مختص کیں، وہ بنو نضیر، خیبر اور فدک کی زمینیں تھیں۔ بنو نضیر کی زمین آپ کی ضروریات (مہمانداری وغیرہ) کے لئے اور فدک کی زمین مسافروں کے لئے وقف تھی اور خیبر کی زمینوں کو آپ نے تین حصوں میں تقسیم کیا۔ دو تہائی مسلمانوں کے درمیان اور ایک تہائی گھریلو اخراجات کیلئے اور جو مال گھریلو اخراجات سے زائد ہوتا، اسے فقیر مہاجرین میں تقسیم فرماتے (ابوداؤد)۔

وضاحت: اس حدیث میں اسامہ بن زید لیشی راوی متکلم فیہ اور ضعیف ہے (المرجح والتعدیل جلد ۲ صفحہ ۱۰۳۲ النفعاء والمتروکین صفحہ ۵۲، تہذیب الکمال جلد ۲ صفحہ ۳۳۲، میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۱۷۴)

الفصل الثالث

۴۰۶۳ - (۹) عَنْ الْمُغِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنْ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، جَمَعَ بَنِي مَرْوَانَ حِينَ اسْتُخْلِفَ، فَقَالَ: إِنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَانَتْ لَهُ فَدَكُ، فَكَانَ يُنْفِقُ مِنْهَا، وَيَعُودُ مِنْهَا عَلَى صَغِيرِ بَنِي هَاشِمٍ، وَيُزَوِّجُ مِنْهَا أَيْمَهُمْ، وَإِنْ فَاطِمَةُ سَأَلَتْهُ أَنْ يَجْعَلَهَا لَهَا فَابِي، فَكَانَتْ كَذَلِكَ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ، فَلَمَّا وُلِّيَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَمِلَ فِيهَا بِمَا عَمِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حَيَاتِهِ حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ، فَلَمَّا أَنْ وُلِّيَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ — ، عَمِلَ فِيهَا بِمِثْلِ مَا عَمِلَ حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ، ثُمَّ أَقْطَعَهَا مَرْوَانَ ، ثُمَّ صَارَتْ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، فَرَأَيْتُ أُمَّرَأَةً رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، لَيْسَ لِي بِحَقٍّ — ، وَإِنِّي أَشْهَدُكُمْ إِنِّي رَدَدْتُهَا عَلَى مَا كَانَتْ: يَعْنِي: عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ .

تیسری فصل : ۴۰۶۳ : منیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز جب خلیفہ مقرر ہوئے تو انہوں نے ”بنو مروان“ کو اکٹھا کیا اور کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ”ذک“ کی آمدنی سے خرچ کرتے تھے نیز ”بنو ہاشم“ کے نابالغ بچوں کو دیتے رہتے، اس سے ان کی بیوہ عورتوں کا نکاح کرتے اور جب فاطمہؓ نے آپ سے مطالبہ کیا کہ آپ ”ذک“ (کے مل) ان کے لیے خاص کر دیں تو آپ نے انکار کیا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں یہی کیفیت رہی یہاں تک کہ آپ انتقال فرما گئے اور جب ابو بکر خلیفہ مقرر ہوئے تو انہوں نے اس مل کو اسی طرح خرچ کیا جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندگی بھر صرف فرماتے رہے یہاں تک کہ وہ انتقال فرما گئے اور جب عمر بن خطاب خلیفہ مقرر ہوئے تو انہوں نے بھی اس مل میں اسی طرح تصرف کیا جیسا کہ (ان کے) دونوں پیشروؤں نے کیا تھا، یہاں تک کہ وہ بھی انتقال فرما گئے۔ بعد ازاں مروان نے اسے اپنی جاگیر بنا لیا پھر (وہ مل) عمر بن عبدالعزیز کی تحویل میں آیا (تو انہوں نے کہا) میں سمجھتا ہوں کہ جب آپ نے (اپنی بیٹی) فاطمہؓ کی تحویل میں اسے نہیں دیا تو میرا بھی اس مل پر کچھ استحقاق نہیں اور میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں اس مل کو اسی حیثیت پر لے جا رہا ہوں جس پر یہ مل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ابو بکرؓ اور عمرؓ کے زمانے میں تھا (ابوداؤد)

وضاحت : اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۹۴)

کِتَابُ الصَّيْدِ وَالذَّبَائِحِ

(شکار اور حلال جانوروں کا بیان)

الفصل الأول

۴۰۶۴ - (۱) عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ فَادْكُرْ اسْمَ اللَّهِ، فَإِنْ أَمْسَكَ عَلَيْكَ فَادْرَكْتَهُ حَيًّا فَادْبَحْهُ، وَإِنْ أَدْرَكْتَهُ قَدْ قَتَلَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ فَكُلْهُ، وَإِنْ أَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ؛ فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَيَّ نَفْسِيهِ، فَإِنْ وَجَدْتَّ مَعَ كَلْبِكَ كَلْبًا غَيْرَهُ وَقَدْ قُتِلَ فَلَا تَأْكُلْ؛ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَيُّهُمَا قَتَلَ. وَإِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَادْكُرْ اسْمَ اللَّهِ؛ فَإِنْ غَابَ عَنْكَ يَوْمًا فَلَمْ تَجِدْ فِيهِ إِلَّا أَثَرَ سَهْمِكَ فَكُلْ إِنْ شِئْتَ، وَإِنْ وَجَدْتَهُ غَرِيفًا فِي الْمَاءِ فَلَا تَأْكُلْ»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل : ۴۰۶۳ : عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتایا کہ جب تم اپنا کتا (شکار کے لئے) چھوڑو تو بسم اللہ پڑھو، اگر کتا شکار کو تمہارے لئے پکڑے رہے اور شکار تمہیں زندہ مل جائے تو تب تمہیں چاہیے کہ اسے ذبح کرو اور اگر شکار زندہ نہیں ہے اور کتے نے اس سے کھایا بھی نہیں ہے تو تمہارے لئے اس کو کھانا جائز ہے اگر اس نے (شکار میں سے کچھ) کھایا ہے تو تب تمہیں چاہیے کہ اسے نہ کھاؤ اس لئے کہ کتے نے اپنے لئے شکار کیا ہے اور اگر تمہارے کتے کے ساتھ کوئی دوسرا کتا شامل ہو گیا اور شکار زندہ نہیں بچا تو اسے نہ کھاؤ اس لئے کہ تمہیں نہیں معلوم کہ کس کتے نے اسے مارا ہے؟ اور جب تم (شکار کی جانب) تیر پھینکو تو ”بسم اللہ“ پڑھو۔ اگر شکار تم سے ایک دن او جھل رہا اور اس میں تمہارے تیر کے علاوہ (کسی دوسری چیز کا) اثر نہیں ملا تو اس شکار کو کھاؤ اور اگر تم شکار کو اس حال میں پاؤ کہ وہ پانی میں ڈوبا ہوا ہے تو اسے نہ کھایا جائے۔ (بخاری، مسلم)

وضاحت : اگر شکاری کتا خود بخود شکاری کے چھوڑے بغیر شکار کرتا ہے تو وہ شکار جائز نہیں اور اگر شکاری ”بسم اللہ“ پڑھ کر اسے چھوڑتا ہے تو شکار حلال ہے۔ یاد رہے کہ شکاری کتا وہ ہے جسے شکاری جب چھوڑے تو وہ شکار کرے اور جب وہ اسے واپس بلائے تو پلٹ آئے اور خود شکار سے نہ کھائے۔ شکاری کتے کو شکار کیلئے چھوڑنا چھری یا تیر چلانے کے مترادف ہے۔ شرط یہ ہے کہ اسے چھوڑتے وقت ”بسم اللہ“ پڑھی جائے۔ اگر شکار زندہ ہو تو اسے ذبح کیا جائے اور اگر مرچکا ہو تو بھی اسکا کھانا جائز ہے (القواعد فی الفقہ الاسلامی صفحہ ۱۲)

۴۰۶۵ - (۲) وَصْنَهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا نُرْسِلُ الْكِلَابَ الْمَعْلَمَةَ -، قَالَ: «كُلْ مَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ» قُلْتُ: وَإِنْ قَتَلْنَا؟ قَالَ: «وَإِنْ قَتَلْنَا» قُلْتُ: إِنَّا نُرْمِي بِالْمِعْرَاضِ - قَالَ: «كُلْ مَا خَرَقَ، وَمَا أَصَابَ بِعَرَضِهِ فَقَتَلَ فَإِنَّهُ وَقِيدٌ فَلَا تَأْكُلْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۰۶۵: عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ہم سدھائے ہوئے کتے (شکار پر) چھوڑتے ہیں۔ آپ نے فرمایا، جس شکار کو وہ تمہارے لئے روک لیں اسے تم کھاؤ۔ میں نے دریافت کیا، اگرچہ شکار مر جائے؟ آپ نے فرمایا، اگرچہ مر جائے (پھر) میں نے دریافت کیا، ہم بھالا (بار کر شکار) کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا، اگر بھالا شکار میں سوراخ کر دے تو اسے کھاؤ اور اگر اس کا تیز حصہ نہ لگے اور شکار اس کے لگنے سے مر جائے تو وہ چوٹ کھا کر مرا تصور ہوگا، ایسے شکار کو نہیں کھانا چاہیے۔ (بخاری، مسلم)

۴۰۶۶ - (۳) وَفَعْنُ أَبِي نُعْلَبَةَ الْخُسَيْنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: . قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! إِنَّا بَارِضٌ قَوْمٌ أَهْلُ الْكِتَابِ. أَفَنَأْكُلُ فِي آبِنَيْتِهِمْ: وَبَارِضٌ صَيْدٌ أَصِيدُ بِقَوْسِي وَبِكَلْبِي الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلِّمٍ وَبِكَلْبِي الْمُعَلِّمِ، فَمَا يَصْلُحُ؟ قَالَ: «أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ آبِنَةِ أَهْلِ الْكِتَابِ، فَإِنَّ وَجَدْتُمْ غَيْرَهَا فَلَا تَأْكُلُوا فِيهَا، وَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَاعْسِلُوهَا وَكُلُوا فِيهَا، وَمَا صِدَّتْ بِقَوْسِكَ فَذَكَرْتَ إِسْمَ اللَّهِ فَكُلْ، وَمَا صِدَّتْ بِكَلْبِكَ الْمُعَلِّمِ فَذَكَرْتَ إِسْمَ اللَّهِ فَكُلْ، وَمَا صِدَّتْ بِكَلْبِكَ غَيْرِ مُعَلِّمٍ فَادْرَكْتَ ذَكَاتَهُ— فَكُلْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۰۶۶: ابو نعلبہ خسنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپ سے دریافت کیا، اے اللہ کے پیغمبر! ہم اہل کتاب کے علاقے میں ہوتے ہیں، تو کیا ان کے برتنوں میں کھا سکتے ہیں؟ اور (جب) ہم شکار کے علاقے میں ہوتے ہیں۔ تو (ہم) کمان اور ایسے کتے کے ساتھ شکار کرتے ہیں جو سدھایا ہوا نہیں ہوتا نیز اس کتے کے ساتھ بھی جو سدھایا ہوا ہوتا ہے تو ان حالات میں مجھے کیا کرنا چاہیے۔ آپ نے فرمایا، اگر اہل کتاب کے برتنوں کے علاوہ تمہیں اور برتن دستیاب ہوں تو ان کے برتنوں کو استعمال میں نہ لاؤ اور اگر ان کے برتنوں کے علاوہ تمہیں کوئی اور برتن دستیاب نہ ہوں تو انہیں صاف کر کے ان میں کھاؤ اور جب تم کمان کے ساتھ شکار کرو اور ”بسم اللہ“ پڑھی ہو تو (شکار) کو کھاؤ اور اگر سدھائے ہوئے کتے کے ساتھ شکار کرو اور ”بسم اللہ“ پڑھی ہو تو (شکار) کو کھاؤ اور اگر ایسے کتے کے ساتھ شکار کرو جو سدھایا ہوا نہیں ہے لیکن شکار زندہ ہے تو اس کو ذبح کر کے کھاؤ (بخاری، مسلم)

۴۰۶۷ - (۴) وَفَعْنُهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَعَابَ عَنْكَ فَادْرَكْتَهُ فَكُلْ مَا لَمْ يُنْتِنُ»... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۰۶۷: ابو نعلبہ خسنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم شکار کو تیر مارو لیکن تیر لگنے کے بعد اگر شکار نہ مل سکے اور تلاش کے بعد وہ مل جائے تو اگر وہ بدبودار نہیں ہوا تو اسے کھا لو (مسلم)

۴۰۶۸ - (۵) وَفَعْنُهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فِي الْبَدِيِّ يُدْرِكُ صَيْدَهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ: «فَكُلْهُ مَا لَمْ يُنْتِنُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۰۶۸ : ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر کوئی شخص تین روز کے بعد اپنے شکار کو پائے اور وہ بدبودار نہیں ہوا تو اسے کھالیں (مسلم)

۴۰۶۹ - (۶) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ هِنَا أَقْوَامًا حَدِيثُ عَهْدِهِمْ بِبَشْرِكَ - يَأْتُونَنَا بِلُحْمَانٍ لَا نَدْرِي أَيْذُكُرُونَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا أَمْ لَا؟ قَالَ: «اذْكُرُوا أَنْتُمْ اسْمَ اللَّهِ وَكُلُوا». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۰۶۹ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ صحابہ کرام نے آپ سے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! یہاں کچھ لوگ ہیں جو نئے مسلمان ہیں۔ وہ ہمارے پاس گوشت لاتے ہیں۔ ہم نہیں جانتے کہ انہوں نے ذبح کرتے وقت اس پر ”بسم اللہ“ پڑھی ہے یا نہیں؟ آپ نے فرمایا، تم اس پر ”بسم اللہ“ پڑھو اور اسے کھاؤ۔ (بخاری)

وضاحت: اس حدیث سے یہ نہ سمجھا جائے کہ کھانے کے وقت ”بسم اللہ“ پڑھ لیتا، ذبح کے وقت ”بسم اللہ“ نہ پڑھنے سے کفایت کرے گا۔ بلکہ مقصد یہ ہے کہ کھانے کے وقت ”بسم اللہ“ پڑھنا مستحب ہے۔ اگر ذبح کرنے والے ایسے لوگ ہیں جن کا ذبیحہ کھانا حلال ہے اور ان کے بارے میں علم نہیں کہ انہوں نے ذبح کرتے وقت ”بسم اللہ“ پڑھی ہے یا نہیں، تو اس کے کھانے میں کچھ مضائقہ نہیں۔ اس لئے کہ مسلمان کے بارے میں ”حسن ظن“ رکھنا چاہیے لیکن اس حدیث سے یہ استدلال کرنا کہ ذبیحہ پر ”بسم اللہ“ پڑھنا ضروری نہیں، غلط ہے۔ نیز یہ حدیث اس قاعدہ کی دلیل بھی ہے کہ تصرفات کو صحت پر محمول کیا جائے گا جب تک صحت کے خلاف دلیل نہ ہو۔ (فتح الباری جلد ۸ صفحہ ۷۲، ۷۳)

۴۰۷۰ - (۷) وَعَنْ أَبِي الطَّفِيلِ، قَالَ: سُئِلَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: هَلْ خَصَّكُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِشَيْءٍ؟ فَقَالَ: مَا خَصَّنَا بِشَيْءٍ لَمْ يَعْصِ بِهِ النَّاسُ إِلَّا مَا فِي قِرَابِ سَيْفِي هَذَا، فَأَخْرَجَ صَحِيفَةً فِيهَا: «لَعَنَ اللَّهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللَّهِ، وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ سَرَقَ مَنَارَ الْأَرْضِ - وَفِي رِوَايَةٍ مَنْ غَيْرَ مَنَارِ الْأَرْضِ - وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهُ، وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ آوَى مُحَدِّثًا»... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۰۷۰ : ابو الطفیل رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ علیؑ سے دریافت کیا گیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں کوئی خاص چیز بتائی ہے؟ انہوں نے کہا کہ آپ نے ہمیں کوئی خاص چیز نہیں بتائی جو آپ نے عام لوگوں کو نہ بتائی ہوں سوائے اس (تحریر) کے جو میری اس تلوار کی میان میں ہے۔ چنانچہ انہوں نے اس میں سے ایک لکھا ہوا کاغذ نکالا، اس میں تحریر تھا کہ اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جو ”غیر اللہ“ کے نام پر ذبح کرتا ہے نیز اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جو زمین کی حد بندی میں چوری کرتا ہے اور ایک روایت میں ہے، جو شخص زمین کی حد بندی کی علامت کو مٹاتا ہے اور اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جو اپنے والد پر لعنت کرتا ہے نیز اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جو کسی ”بدعتی“ کو جگہ دیتا ہے۔ (مسلم)

۴۰۷۱ - (۸) وَهَنَّ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا لَأَقْوَا الْعَدُوِّ عَدًّا، وَلَيْسَتْ مَعَنَا مَدَى — أَفَنَذِجُ بِالْقَصَبِ؟ قَالَ: «مَا أَنْهَرَ الدَّمَ — وَذَكَرَ اسْمُ اللَّهِ؛ فَكُلْ لَيْسَ الْبَسَنُ وَالظُّفْرُ، وَسَاحِدُكَ عَنْهُ: «أَمَّا الْبَسَنُ فَعَظْمٌ، وَأَمَّا الظُّفْرُ فَمَدَى الْحَبْسِ»، وَأَصْبْنَا نَهَبَ إِبِلٍ وَعَنَمٍ فَنَدَّ — مِنْهَا بَعِيرٌ، فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنْ لِهَذِهِ الْإِبِلِ أَوْابِدٌ — كَأَوْابِدِ الْوَحْشِ، فَإِذَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا شَيْءٌ فَأَفْعَلُوا بِهِ هَكَذَا»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۰۷۱: رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ہم کل کے دن دشمن سے لٹنے والے ہیں، ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں۔ کیا ہم سرکنڈوں کے کناروں کے ساتھ ذبح کر سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا، جو چیز خون بمائے اور اس پر ”بسم اللہ“ پڑھی جائے تو اسے کھانا جائز ہے۔ البتہ دانت اور ناخن نہ ہوں اور میں تمہیں اس کے بارے میں بتاتا ہوں، دانت ہڈی ہے اور ناخن ”جھبہ“ کی چھریاں ہیں۔ (راوی نے کہا) اور ہمیں لوٹ میں اونٹ اور بکریاں ہاتھ لگیں، جن میں سے ایک اونٹ بھاگ گیا تو ایک شخص نے اس کو ایک تیر مارا اور اسے روک لیا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ اونٹ بھاگ جاتے ہیں جیسا کہ جنگلی جانور ہوتے ہیں۔ اگر ان میں سے کوئی قابو نہ آئے تو اسے اس طرح تیر مارا جائے۔ (بخاری، مسلم)

۴۰۷۲ - (۹) وَهَنَّ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ كَانَتْ لَهُ عَنَمٌ تَرَعَى بَسَلَعًا —، فَأَبْصَرَتْ جَارِيَةً لَنَا بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِنَا مَوْتًا — فَكَسَّرَتْ حَجْرًا فَذَبَحَتْهَا بِهِ، فَسَأَلَ النَّبِيُّ ﷺ، فَأَمَرَهُ بِأَكْلِهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۰۷۲: کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری چند بکریاں تھیں جو ”سلح“ نامی پہاڑی پر (جو مدینہ منورہ میں ہے) چرا کرتی تھیں۔ اس نے بتایا کہ ہماری لونڈی نے ایک بکری پر موت (کے آثار) دیکھے تو اس نے ایک پتھر کو توڑا اور اس کے ساتھ اس بکری کو ذبح کر دیا۔ پھر اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے اس کے کھانے کا حکم دیا۔ (بخاری)

وضاحت: معلوم ہوا کہ عورت جانور ذبح کر سکتی ہے نیز پتھر کے ساتھ ذبح کرنا درست ہے۔ نیز جب کوئی خطرہ نہ ہو تو لڑکیاں تن تھما بکریاں چرانے کا کام بھی کر سکتی ہیں۔ (واللہ اعلم)

۴۰۷۳ - (۱۰) وَهَنَّ شَدَادُ بْنُ أَوْسٍ، عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ، فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ، وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ، وَلِيُجِدَّ أَحَدُكُمْ شُفْرَتَهُ وَلِيُرِحَ ذَبِيحَتَهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۰۷۳: شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، بے شک اللہ نے ہر چیز کے ساتھ احسان کو واجب قرار دیا ہے۔ جب تم قتل کرو تو اس میں بھی احسان کا خیال رکھو اور جب تم ذبح کرو تو اچھی طرح ذبح کرو۔ اپنی چھری کو تیز کر لو اور ذبیحہ کو آرام پہنچاؤ (مسلم)

۴۰۷۴- (۱۱) **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَنْهَى أَنْ تُصَبَّرَ — بِهَيْمَةَ أَوْ غَيْرَهَا لِلْقَتْلِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۴۰۷۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے چار پائے وغیرہ کو باندھ کر قتل کرنے اور انہیں باندھ کر ان پر نشانہ لگانے سے منع فرمایا (بخاری، مسلم)

۴۰۷۵- (۱۲) **وَفَضَهُ،** أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَعَنَ مَنْ اتَّخَذَ شَيْئًا فِيهِ الرُّوحُ غَرَضًا... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۴۰۷۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص پر لعنت کی ہے جو ذی روح چیز کو نشانہ بناتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

۴۰۷۶- (۱۳) **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا تَتَّخِذُوا شَيْئًا فِيهِ الرُّوحُ غَرَضًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۴۰۷۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کسی ذی روح چیز کو نشانہ نہ بناؤ (البتہ شکار پر نشانہ لگانا درست ہے) (مسلم)

۴۰۷۷- (۱۴) **وَعَنْ** جَابِرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الضَّرْبِ فِي الْوَجْهِ، وَعَنِ الْوَسِيمِ فِي الْوَجْهِ... رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۴۰۷۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرے پر مارنے اور چہرے پر داغ لگانے سے منع فرمایا ہے (مسلم)

۴۰۷۸- (۱۵) **وَفَضَهُ،** أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ عَلَيْهِ جِمَارٌ وَقَدْ وَسِمَ فِي وَجْهِهِ، قَالَ: «لَعَنَ اللهُ الَّذِي وَسَمَهُ»... رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۴۰۷۸: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک گدھا گزرا جس کے چرے کو داغا گیا تھا آپ نے فرمایا، اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو، جس نے اس کو داغا ہے۔ (مسلم)

۴۰۷۹ - (۱۶) **وَعَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: غَدَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَعْبِدَ اللَّهِ بْنِ أَبِي ظَلْحَةَ لِيُحَيِّكَه، فَوَافَيْتُهُ فِي يَدِهِ الْيَمِينِ - يَسْمُ إِبِلَ الصَّدَقَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

۴۰۷۹: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں عبداللہ بن ابی ظہر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گیا تاکہ آپ اسے کھتی دیں۔ جب میں آپ کے پاس پہنچا تو آپ کے ہاتھ میں داغے کا ٹپہ تھا، آپ زکوٰۃ کے اونٹوں کو نشان لگا رہے تھے (بخاری، مسلم)

۴۰۸۰ - (۱۷) **وَعَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ فِي مَرْبِدٍ - فَرَأَيْتُهُ يَسْمُ شَاءً، حَسِبْتُهُ قَالَ: فِي آذَانِهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

۴۰۸۰: ہشام بن زید، انس رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ (جانوروں کے) باڑے میں بکریوں کو میرے خیال میں ان کے کانوں پر داغ رہے تھے۔ (بخاری، مسلم)

الفصل الثانی

۴۰۸۱ - (۱۸) **عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ، أَحَدُنَا أَصَابَ صَيْدًا وَلَيْسَ مَعَهُ سِكِّينٌ، أَيْذِيحُ بِالْمَرْوَةِ - وَشِقَّةِ الْعَصَا؟ - فَقَالَ: «أَمْرٌ الدَّمُ بِمِ شَتَّ - وَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.**

دوسری فصل: ۴۰۸۱: عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! آپ بتائیں اگر ہم میں سے کسی کو شکار مل جائے اور اس کے پاس چھری نہ ہو تو کیا وہ تیز پتھر اور لاشی کے تیز ٹکڑے کے ساتھ اسے ذبح کر سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا، خون بہاؤ جیسے بھی ممکن ہو اور "بسم اللہ" پڑھو۔ (ابوداؤد، نسائی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں مری بن قطری راوی غیر معروف ہے اور سہاک بن حرب راوی ضعیف ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۸۸، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۳۲)

۴۰۸۲ - (۱۹) **وَعَنْ أَبِي الْعُشْرَاءِ عَنِ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَمَا تَكُونُ الذَّكَاءُ إِلَّا فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ؟ فَقَالَ: «لَوْ طَعَنْتَ فِي فِجْذِهَا لَأَجَزَا عَنْكَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ، وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَهَذِهِ ذَكَاةُ الْمُتْرَدِيِّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا فِي الصَّرْوَرَةِ.**

۴۰۸۲: ابو العشاء اپنے والد سے بیان کرتے ہیں اس نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! کیا ذبح (کا مقام) گلہ لور (پینے سے اوپر کا) گڑھا نہیں ہے؟ آپ نے فرمایا، اگر تم جانور کی ران میں بھی نیزہ مارو تو تب بھی کافی ہے (ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، درائی) ابوداؤد کا قول ہے کہ یہ اس جانور کے ذبح کا ذکر ہے جو اونچائی سے گر جائے نیز امام ترمذی نے بیان کیا ہے کہ یہ ضرورت کے پیش نظر ہے۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس حدیث کے راوی مجہول ہیں اور ابوالعشاء کا کچھ علم نہیں کہ وہ کون ہے؟ پس حدیث قابل حجت نہیں ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۸۹، ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۲۶۹، ارواء الغلیل ۲۵۳۵، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۷۷، ضعیف ترمذی صفحہ ۵۲۳)

۴۰۸۳- (۲۰) وَفَنَّ عِدَّتِي بِنِ حَاتِمِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَا عَلَّمْتَ مِنْ كَلْبٍ، أَوْ بَازٍ، ثُمَّ أَرْسَلْتَهُ، وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَكُلَّ مِمَّا أَمْسَكَ عَلَيْكَ». قُلْتُ: «وَأَنْ قَتَلَ؟» قَالَ: «إِذَا قَتَلَهُ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ شَيْئًا فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۰۸۳: عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس ”کتے“ یا ”باز“ کو تو نے (شکار کرنے کی) تربیت دی ہے بعد ازاں اسے بسم اللہ پڑھ کر چھوڑا تو جس شکار کو وہ تیرے لئے روک لے تو تجھے چاہیے کہ اسے کھالے۔ میں نے دریافت کیا، اگر وہ اسے مار ڈالے؟ آپ نے فرمایا، جب وہ اسے مار ڈالے اور اس میں سے کچھ نہ کھائے تو اس نے اس کو تیرے لئے روکا ہے۔ (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں مجالد بن سعید راوی ضعیف ہے۔ (الضعفاء والمتروکین صفحہ ۵۵۳، الجرح والتعديل جلد ۸ صفحہ ۲۱۵۳، ترقیب التذیب جلد ۲ صفحہ ۲۲۹، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۳۹، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۷۹)

۴۰۸۴- (۲۱) وَفَنَّهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرْمِي الصَّيْدَ فَاجِدُ فِيهِ مِنَ الْعَيْدِ سَهْمِي. قَالَ: «إِذَا عَلِمْتَ أَنَّ سَهْمَكَ قَتَلَهُ وَلَمْ تَرَفِيهِ أَثَرِ سَبْعٍ فَكُلْ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۰۸۳: عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میں شکار کو تیرا مارتا ہوں اور دوسرے دن اس میں تیرا ہاتا ہوں؟ آپ نے فرمایا، جب تجھے یقین ہے کہ تیرے تیر نے ہی اسے مارا ہے اور تجھے اس میں کسی دردے کا نشان بھی نہیں ملتا تو تجھے چاہیے کہ اسے کھالے۔ (ابوداؤد)

۴۰۸۵- (۲۲) وَفَنَّ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نُهِنَا عَنْ صَيْدِ كَلْبِ الْمَجُوسِ — رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۰۸۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں مجوسیوں کے کتے کے شکار سے روکا گیا ہے۔ (ترمذی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں شریک بن عبداللہ اور حجاج بن ارطابہ راوی متکلم فیہ ہیں (المجرع والتعذیل جلد ۳ صفحہ ۳۰۲، تذکرۃ الحفاظ جلد ۱ صفحہ ۲۳۲، الجرحین جلد ۱ صفحہ ۲۲۵، میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۳۵۸)

۴۰۸۶ - (۲۳) **وَمَنْ أَبِي نَعْلَبَةَ الْخُسَيْنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا أَهْلُ سَفَرٍ، نَمْرُ بِالْيَهُودِ وَالنَّصَارَى وَالْمَجُوسِ، فَلَا نَجِدُ غَيْرَ آبَائِهِمْ. قَالَ: «فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا غَيْرَهَا، فَأَغْسِلُوهَا بِالْمَاءِ ثُمَّ كُلُوا فِيهَا وَاشْرَبُوا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.**

۳۰۸۶: ابو نعلبہ خسنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! بے شک ہم سفر کرنے والے لوگ ہیں ہم یہودیوں، عیسائیوں اور مجوسیوں کے پاس سے گزرتے ہیں ہمیں ان کے برتنوں کے علاوہ اور برتن دستیاب نہیں ہوتے؟ آپ نے فرمایا، اگر تمہیں ان کے علاوہ برتن دستیاب نہ ہوں تو انہیں پانی کے ساتھ صاف کر دو بعد ازاں ان میں کھاؤ پیو۔ (ترمذی)

۴۰۸۷ - (۲۴) **وَمَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هَلْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ طَعَامِ النَّصَارَى - وَفِي رِوَايَةٍ: سَأَلَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: «إِنْ مِنَ الطَّعَامِ طَعَامًا أَنْتَ تَخْرُجُ مِنْهُ - فَقَالَ: «لَا يَتَخَلَّجَنَّ فِي صَدْرِكَ شَيْءٌ ضَارَعَتْ فِيهِ النَّصْرَانِيَّةُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.**

۳۰۸۷: قبصہ بن ہلب اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عیسائیوں کے کھانے کے بارے میں دریافت کیا؟ اور ایک روایت میں ہے کہ ایک شخص نے آپ سے دریافت کیا، بلاشبہ کچھ کھانے ایسے ہیں جن سے میں نذرت کرتا ہوں؟ آپ نے فرمایا، تمہارے دل میں کوئی ایسا دوسرہ نہیں آنا چاہیے، جس سے تو نصاریٰ کی مانند ہو جائے۔ (ترمذی، ابو داؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ساک بن حرب اور قبصہ بن ہلب ضعیف راوی ہیں (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۸۳، جلد ۲ صفحہ ۲۳۲)

۴۰۸۸ - (۲۵) **وَمَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ الْمُجْتَمَةِ - وَهِيَ الَّتِي تُصَبَّرُ بِالنَّبْلِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.**

۳۰۸۸: ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جانور کے کھانے سے منع کیا جس کو ہاندھا گیا ہو اور ہاندھ کر اس پر تیر چلائے گئے ہوں۔ (ترمذی)

۴۰۸۹ - (۲۶) وَهْنِ الْعَرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ، وَعَنْ كُلِّ ذِي مَخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ، وَعَنْ لُحُومِ الْحُمْرِ الْأَهْلِيَّةِ، وَعَنْ الْمُجْتَمَةِ، وَعَنْ الْخَلِيسَةِ، وَأَنْ تُوْطَأَ الْحُبَالَى حَتَّى يَضَعْنَ مَا فِي بُطُونِهِنَّ - قَالَ: مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: سُئِلَ أَبُو عَاصِمٍ عَنِ الْمُجْتَمَةِ، فَقَالَ: أَنْ يُنْصَبَ الطَّيْرُ أَوْ الشَّيْءُ فَيُرْمَى وَسُئِلَ عَنِ الْخَلِيسَةِ، فَقَالَ: أَلِذِّبُ أَوْ السَّبْعُ يُدْرِكُهُ الرَّجُلُ فَيَأْخُذُ مِنْهُ، فَيَمُوتُ فِي يَدِهِ قَبْلَ أَنْ يُدْكِيَهَا.. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۰۸۹: عریاض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ”خیبر“ کے موقع پر ہر چکی والے درندے، ہر ہنچے والے پرندے، گھریلو گدھوں کے گوشت، وہ جانور جس پر باندھ کر تیر برسائے گئے ہوں اور (وہ جانور) جسے درندے کے منہ سے نکالا گیا ہو، کے کھانے سے منع فرمایا، نیز آپ نے غنیمت سے ملنے والی حاملہ عورتوں کے ساتھ جماع کرنے سے منع فرمایا، جب تک کہ ان کا وضع حمل نہ ہو جائے۔ محمد بن یحییٰ نے بیان کیا کہ ابو عاصم سے ”مُجْتَمَةُ“ کے بارے میں دریافت کیا گیا؟ اس نے بتایا کہ پرندے یا کسی اور چیز کو باندھ دیا جائے اور اسے تیر مارے جائیں اور ”خَلِيسَة“ کے بارے میں دریافت کیا گیا؟ تو اس نے بتایا کہ کوئی شخص بھیڑیے یا درندے سے کسی جانور کو چھڑائے لیکن ذبح کرنے سے پہلے وہ چھڑانے والے کے ہاتھ میں ہی مر جائے۔ (ترمذی)

۴۰۹۰ - (۲۷) وَهْنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَابْنِ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ شَرِيْطَةِ الشَّيْطَانِ: زَادَ ابْنُ عِينَسِي: هِيَ الذَّبِيْحَةُ يُقَطَّعُ مِنْهَا الْجِلْدُ وَلَا تُفْرَى الْأَوْدَاجُ، ثُمَّ تُتْرَكُ حَتَّى تَمُوتَ ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۰۹۰: ابن عباس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شیطان کے ”شَرِيْطَةُ“ سے منع کیا۔ ابن عینی نے اضافہ کیا کہ ”شَرِيْطَةُ“ سے مراد وہ جانور ہے جس کی کھال کاٹ دی جائے لیکن اس کی رگیں نہ کاٹی جائیں پھر اسے چھوڑ دیا جائے یہاں تک کہ وہ مر جائے۔ (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عمرو بن عبد اللہ صنعانی راوی متکلم فیہ ہے (المخرج والتعديل جلد ۶ صفحہ ۳۳۸، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۲۷۰، تذکرۃ الحفاظ جلد ۱ صفحہ ۱۱۳)

۴۰۹۱ - (۲۸) وَهْنُ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «ذَكَاءُ الْجَيْنِ ذَكَاءُ أُمَّه». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۴۰۹۱: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پیٹ کے نیچے کا ذبح ہونا اس کی ماں کے

ذبح ہونے کے ساتھ ہے۔ (ابوداؤد، داری)

وضاحت: بچہ پیٹ سے زندہ نکلے یا مرا ہوا، دونوں صورتوں میں حلال ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۹۰)

۴۰۹۲ - (۲۹) وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ.

۴۰۹۲: نیز ترمذی نے اس حدیث کو ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔

۴۰۹۳ - (۳۰) وَفَنَ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! نَنْحَرُ النَّاقَةَ، وَنَذْبِحُ الْبُقْرَةَ وَالشَّاةَ، فَنَجِدُ فِي بَطْنِهَا الْجَيْنِينَ، أُنَلِّقِيهِ أَمْ نَأْكُلُهُ؟ قَالَ: «كُلُوهُ إِنْ شِئْتُمْ، فَإِنَّ ذَكَاتَهُ ذَكَاءُ أُمِّهِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۴۰۹۳: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! ہم اونٹنی کو نحر کرتے ہیں، گائے اور بکری کو ذبح کرتے ہیں اور ان کے پیٹ میں بچہ پاتے ہیں، کیا ہم بچے کو پھینک دیں یا اسے کھائیں؟ آپ نے فرمایا، اگر پسند کرو تو اسے کھاؤ اس لئے کہ اس کی ماں کا ذبح ہونا اس کا ذبح ہونا ہے۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

۴۰۹۴ - (۳۱) وَفَنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ قَتَلَ عُصْفُورًا فَمَا فَوْقَهَا بِغَيْرِ حَقِّهَا؛ سَأَلَهُ اللَّهُ عَنْ قَتْلِهِ» قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَا حَقُّهَا؟ قَالَ: «أَنْ يَذْبَحَهَا فَيَأْكُلَهَا، وَلَا يَقْطَعُ رَأْسَهَا فَيَرْمِي بِهَا» ... رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالنَّسَائِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

۴۰۹۴: عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے چڑیا یا اس سے بھی چھوٹے پرندے کو اس کا حق ادا کئے بغیر مارا تو اللہ اس سے اس کے قتل کے بارے میں دریافت کرے گا۔ عرض کیا گیا، اے اللہ کے رسول! ”پرندے کا حق“ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا، اسے ذبح کرے اور کھائے لیکن اس کے سر کو کاٹ کر اسے پھینک دینا درست نہیں۔ (احمد، نسائی، داری)

۴۰۹۵ - (۳۲) وَفَنَ أَبِي وَقِيدٍ اللَّيْثِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يَجْبُونَ أَسِنَّةَ الْإِبِلِ، وَيَقْطَعُونَ أَلْيَاتِ الْعَنَمِ. فَقَالَ: «مَا يَقْطَعُ مِنَ الْبَيْهِنَةِ وَهِيَ حَيَّةٌ فَهِيَ مَيْتَةٌ لَا تُؤْكَلُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابُو دَاوُدَ.

۴۰۹۵: ابوقدید لیثی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (جب) نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو وہ یعنی مدینہ والے لوگ اونٹوں کی کوبائیں کاٹ لیتے اور دنبوں کی پکیاں کاٹ لیتے (اور کھاتے تھے) آپ نے فرمایا، زندہ جانور سے جو گوشت کاٹا جائے وہ مردار ہے، اسے نہ کھایا جائے۔ (ترمذی، ابوداؤد)

الفصل الثالث

۴۰۹۶ - (۳۳) عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي حَارِثَةَ، أَنَّهُ كَانَ يَرْعَى لِقِحَّةً بِشَعْبٍ مِنْ شُعَابِ أُحُدٍ، فَرَأَى بِهَا الْمَوْتَ، فَلَمْ يَجِدْ مَا يَنْحَرُهَا بِهِ، فَأَخَذَ وَتَدَا فَوَجَأَ بِهِ فِي لَبْتِهَا حَتَّى أَهْرَاقَ دَمَهَا، ثُمَّ أَخْبَرَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَمَرَهُ بِأَكْلِهَا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَمَالِكٌ. وَفِي رِوَايَتِهِ: قَالَ: فَذَكَّاهَا بِشِطَّاطٍ.

تیسری فصل : ۴۰۹۶ : عطاء بن یسار ”بنو حارثہ“ کے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ وہ احد کی گھاٹیوں میں سے ایک گھاٹی میں اونٹنی چرا رہا تھا۔ اس نے محسوس کیا کہ اونٹنی مرنے کے قریب ہے، اس نے اس کو ذبح کرنے کیلئے کسی چیز کو نہ پایا تو اس نے ایک میخ لی اور اس کے سینے کے گڑھے میں زور کیا تاکہ دبایا یہاں تک کہ اس کا خون نکل آیا بعد ازاں اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلع کیا۔ آپ نے اسے حکم دیا کہ وہ اسے کھا سکتا ہے۔ (ابوداؤد، مالک) اور مالک کی روایت میں ہے، اس نے بیان کیا کہ اس نے اس کو تیز نوک والی لکٹری کیا تاکہ ذبح کیا۔

۴۰۹۷ - (۳۴) وَقَدْ ذَكَّاهَا اللَّهُ لِبَنِي آدَمَ. رَوَاهُ الدَّارِقُطْنِيُّ. قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ ذَابِيَةٍ فِي الْبَحْرِ — إِلَّا وَقَدْ ذَكَّاهَا اللَّهُ لِبَنِي آدَمَ». رَوَاهُ الدَّارِقُطْنِيُّ.

۴۰۹۷ : جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ”سندر کے تمام جانوروں کو اللہ تعالیٰ نے انسانوں کیلئے ذبح کر دیا ہے۔ یعنی انہیں ذبح کرنے کی ضرورت نہیں (دارقطنی) وضاحت : اس حدیث کی سند میں کئی مجہول راوی ہیں (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۹۱)

بَابُ ذِكْرِ الْكَلْبِ (کتے کے احکام کا بیان)

الفصل الأول

۴۰۹۸ - (۱) وَهْنُ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَقْتَنَى كَلْبًا إِلَّا كَلَبَ مَاشِيَةً أَوْ ضَارًّا، نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلِّ يَوْمٍ قَيْرَاطَانِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۴۰۹۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے چوپایوں کی حفاظت یا شکار کی خاطر رکھے ہوئے کتے کے علاوہ کوئی کتاب رکھا تو روزانہ اس کے عمل میں سے دو "قیراط" کم ہوتے رہیں گے (بخاری، مسلم)

۴۰۹۹ - (۲) وَهْنُ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ اتَّخَذَ كَلْبًا إِلَّا كَلَبَ مَاشِيَةً أَوْ صَيْدًا أَوْ زَرْعًا، انْتَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلِّ يَوْمٍ قَيْرَاطًا... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ...»

۴۰۹۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے چوپایوں کی حفاظت، شکار یا کھیتی کی رکھوالی کی غرض کے علاوہ کوئی کتاب رکھا تو روزانہ اس کے عمل میں سے ایک "قیراط" کم ہو گا۔ (بخاری، مسلم)

وضاحت: بظاہر دونوں حدیثوں میں تعارض ہے لیکن ایک قیراط دو قیراط میں شامل ہے (واللہ اعلم)

۴۱۰۰ - (۳) وَهْنُ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقَتْلِ الْكِلَابِ، حَتَّىٰ إِنْ الْمَرْأَةُ تَقَدَّمَتْ مِنَ الْبَادِيَةِ بِكَلْبَيْهَا فَتَقْتُلْهُ، ثُمَّ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ قَتْلِهَا، وَقَالَ: «عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ الْبَيْهِيمِ — ذِي النَّقْطَتَيْنِ — فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۱۰۰: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کتوں کے قتل کرنے کا حکم دیا حتیٰ کہ اگر کوئی عورت جنگل سے آئی اور اس کے ساتھ کتاب ہوتا تو ہم اس (کتے) کو بھی قتل کر دیتے تھے۔ بعد ازاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کو قتل کرنے سے منع کر دیا اور فرمایا، تم ایسے کتے کو قتل نہ کرو جو سیاہ رنگ کا ہو اور اس میں سفیدی نہ ہو بلکہ جس کی دونوں آنکھوں کے اوپر سفید نقطے ہوں۔ بیشک وہ شیطان ہے۔ (مسلم)

۴۱۰۱ - (۴) وَفِي ابْنِ عَمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ كَلْبَ غَنَمٍ أَوْ مَاشِيَةٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۱۰۱ : ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شکاری اور بکریوں یا چارہایوں کی حفاظت کی غرض سے پالے گئے کتوں کے علاوہ دیگر کتوں کو قتل کرنے کا حکم دیا (بخاری، مسلم)

الفصل الثلثی

۴۱۰۲ - (۵) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لَوْلَا أَنَّ الْكِلَابَ أُمَّةٌ مِنَ الْأُمَّمِ، لَأَمَرْتُ بِقَتْلِهَا كُلِّهَا، فَأَقْتُلُوا مِنْهَا كُلَّ أَسْوَدَ بَيْهِيمٍ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ. وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ، وَالشَّيْخَانِيُّ: «وَمَا مِنْ أَهْلِ بَيْتٍ يَرْتَبُطُونَ كَلْبًا إِلَّا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِمْ كُلِّ يَوْمٍ قَيْرَاطٌ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ كَلْبَ حَرْبٍ أَوْ كَلْبَ غَنَمٍ».

دوسری فصل : ۴۱۰۲ : عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا 'اگر کتے اللہ کی مخلوقوں میں سے ایک مخلوق نہ ہوتے تو میں ان سب کے قتل کرنے کا حکم دے دیتا۔ پس تم ہر انتہائی سیاہ رنگ کے کتے کو قتل کرو (ابوداؤد) داری، ترمذی اور نسائی میں اضافہ ہے کہ جس گھروالے، شکار، کھیت اور بکریوں کے حفاظتی کتے کے علاوہ کوئی کتا رکھتے ہیں تو ان کے اعمال میں سے روزانہ ایک "قیراط" کی کمی ہوتی ہے۔

۴۱۰۳ - (۶) وَفِي ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ التَّحْرِيشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ.

۴۱۰۳ : ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چارہایوں کو آپس میں لڑانے سے منع فرمایا ہے (ترمذی، ابوداؤد)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں ابو یحییٰ ثقات راوی ہیں الحدیث ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۹۳)

بَابُ مَا يَحِلُّ أَكْلُهُ وَمَا يَحْرُمُ

(ان اشیاء کا بیان جن کا کھانا حلال اور جن کا کھانا حرام ہے)

الفصل الأول

۴۱۰۴ - (۱) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كُلُّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ فَآكُلُهُ حَرَامٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل : ۴۱۰۴ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر پکلی والے درندے کا کھانا حرام ہے (مسلم)

۴۱۰۵ - (۲) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ، وَكُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۱۰۵ : ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر پکلی والے درندے اور ہر بچے والے پرندے (کے کھانے) سے منع فرمایا (مسلم)

۴۱۰۶ - (۳) وَهْنُ أَبِي ثَعْلَبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لُحُومَ الْحُمْرِ الْأَهْلِيَّةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۱۰۶ : ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھریلو گدھوں کا گوشت حرام قرار دیا ہے (جبکہ جنگی گدھوں کا گوشت حلال ہے) (بخاری، مسلم)

۴۱۰۷ - (۴) وَهْنُ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمْرِ الْأَهْلِيَّةِ، وَأَيْضًا فِي لُحُومِ الْخَيْلِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۱۰۷ : جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا اور گھوڑوں کا گوشت کھانے کی اجازت دی (بخاری، مسلم)

۴۱۰۸ - (۵) وَهْنُ أَبِي قَتَادَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ رَأَى جِمَارًا وَحَشِيًّا فَعَقَرَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ؟» قَالَ: مَعَنَا رِجْلُهُ، فَأَخَذَهَا فَآكَلَهَا، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۱۰۸ : ابو قلادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے جنگی گدھا دیکھا اور اسے ذبح کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تمہارے پاس اس کے گوشت میں سے کچھ باقی ہے۔ ابو قلادہ نے جواب دیا ہمارے پاس اس کی ٹانگ ہے۔ آپ نے اس کو اس سے لیا اور تناول فرمایا (بخاری، مسلم)

۴۱۰۹ - (۶) وَقَدْ أَنَسَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَنْفَجْنَا أَرْنَبًا - بِمَرِّ الظُّهْرَانِ - ، فَأَخَذْتُهَا فَاتَيْتُ بِهَا أَبَا طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا وَبَعَثَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِوَرِكَيْهَا وَفَخَذَهَا فَقَبِلَهُ. مَتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۱۰۹ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے ”مرانظران“ (داری میں) خرگوش کو بھگایا میں اسے لے کر ابو طلحہ کے پاس آیا۔ انہوں نے اسے ذبح کیا اور اس کی سرین اور ٹانگیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجیں تو آپ نے اسے قبول فرمایا (بخاری، مسلم)

۴۱۱۰ - (۷) وَقَدْ ابْنُ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الضَّبُّ لَسْتُ أَكَلُهُ وَلَا أُحْرِمُهُ». مَتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۱۱۰ : ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ”گھوہ“ (جانور) کو میں کھاتا ہوں اور نہ اسے حرام قرار دیتا ہوں (بخاری، مسلم)

۴۱۱۱ - (۸) وَقَدْ ابْنُ عَبَّاسٍ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى مَيْمُونَةَ وَهِيَ خَالَتُهُ وَخَالَتُ ابْنِ عَبَّاسٍ ، فَوَجَدَ عِنْدَهَا ضَبًّا مَحْنُودًا - ، فَقَدِمَتِ الضَّبَّ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَهُ عَنِ الضَّبِّ. فَقَالَ خَالِدٌ: أَحْرَامُ الضَّبُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «لَا، وَلَكِنْ لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِي، فَأَجِدُنِي أَعَافَهُ» قَالَ خَالِدٌ: فَأَجْتَرَرْتَهُ - فَأَكَلْتَهُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْظُرُ إِلَيَّ. مَتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۱۱۱ : ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ خالد بن ولید نے انہیں بتایا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں میمونہ کے ہاں گئے (جبکہ) میمونہ ان کی اور ابن عباس (دونوں) کی خالہ ہیں، انہوں نے ان کے پاس بھیجی ہوئی ”گھوہ“ دیکھی۔ میمونہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ”گھوہ“ پیش کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ”گھوہ“ کے تناول کرنے سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ خالد نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! کیا ”گھوہ“ حرام ہے؟ آپ نے فرمایا، نہیں البتہ میری قوم کے علاقے میں نہیں ہوتی، اس لیے میں (اس کے کھانے سے) نفرت کرتا ہوں۔ خالد نے بیان کیا میں نے اسے اٹھایا اور کھا گیا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری جانب دیکھ رہے تھے (بخاری، مسلم)

۴۱۱۲ - (۹) وَهْنُ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْكُلُ لَحْمَ الدَّجَاجِ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۱۱۳: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرغی کا گوشت تناول فرما رہے تھے (بخاری، مسلم)

۴۱۱۳ - (۱۰) وَهْنُ ابْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَبْعَ غَزَوَاتٍ كُنَّا نَأْكُلُ مَعَهُ الْجَرَادَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۱۱۳: ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں سات غزوات میں شریک ہوئے ہم آپ کے ہمراہ کڑی کھاتے تھے (بخاری، مسلم)

۴۱۱۴ - (۱۱) وَهْنُ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: غَزَوْتُ جَيْشَ الْخَبِيطِ —، وَأُمِرَ عَلَيْنَا أَبُو عُبَيْدَةَ فَجَعَلْنَا جُوعًا شَدِيدًا، فَالْقَى الْبَحْرُ حُوتًا مَيْتًا لَمْ نَرِ مِثْلَهُ يُقَالُ لَهُ: الْعَنْبَرُ —، فَأَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ، فَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ عَظْمًا مِنْ عِظَامِهِ فَمَرَّ الرَّأْيِبُ تَحْتَهُ، فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَكَرْنَا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «كُلُوا رِزْقًا أَخْرَجَهُ اللَّهُ إِلَيْكُمْ، وَأَطِيعُونَا إِنْ كَانَ مَعَكُمْ» قَالَ: فَأَرْسَلْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْهُ فَأَكَلَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۱۱۴: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ”جیش الخبیط“ کی جنگ لڑی، ہمارے امیر ابو عبیدہ تھے، ہم نے شدید بھوک محسوس کی تو سمندر نے (سائل پر) مردہ مچھلی بھیجی ہم نے اتنی بڑی مچھلی نہیں دیکھی تھی اس کا نام ”عنبر“ تھا ہم اسے پندرہ روز تک کھاتے رہے تو ابو عبیدہ نے اس کی ہڈیوں میں سے ایک ہڈی اٹھائی تو (سواری پر) سوار اس کے نیچے سے گزر گیا جب ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو ہم نے آپ کے سامنے اس کا تذکرہ کیا۔ آپ نے فرمایا، اللہ نے ہمارے لئے جو رزق نکالا اسے تناول کرو بلکہ اگر تمہارے پاس ہے تو ہمیں بھی کھلاؤ۔ راوی نے بتایا کہ ہم نے اس میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا تو آپ نے اسے تناول فرمایا (بخاری، مسلم)

وضاحت: ایک روایت میں اٹھارہ روز، دوسری روایت میں ایک ماہ اور تیسری روایت میں پندرہ روز کا ذکر ہے ان میں مطابقت کی صورت یہ ہے کہ اٹھارہ دن کی روایت زیادہ درست ہے کسی راوی نے زائد دن حذف کر کے پندرہ دن بیان کر دیئے جبکہ دوسرے راوی نے اس میں وہ مدت بھی شامل کر دی جو مچھلی ہلنے سے پہلے گزری تھی۔

(تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۴۳)

۴۱۱۵ - (۱۲) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي إِيَّائِهِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهُ ثُمَّ لِيَطْرَحْهُ؛ فَإِنَّ فِي أَحَدِ جَنَاحَيْهِ شِفَاءً وَفِي الْآخَرِ دَاءٌ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۱۱۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کسی کے برتن میں مکھی گر جائے تو اس کو اچھی طرح ڈبو دے بعد ازاں اسے نکال دے۔ اس میں کچھ شبہ نہیں کہ اس کے ایک پر میں شفاء اور دوسرے میں بیماری ہے (بخاری)

وضاحت: شمد کی مکھی، بھڑ اور کڑی وغیرہ کو بھی مکھی پر محمول کیا جائے گا (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۹۵)

۴۱۱۶- (۱۳) وَفَن مِّمُونَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ فَارَةَ وَقَعَتْ فِي سَمْنٍ، فَمَاتَتْ، فَسُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «الْقُوَهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُّوهُ». . . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۱۱۶: میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک چوہا گھی میں گر گیا اور مر گیا (اس کے بارے میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا؟ آپ نے فرمایا، چوہے اور اس کے گرد گھی کو پھینک دیں اور (بقیہ) گھی کو کھالیں (بخاری)

وضاحت: ایک روایت میں ہے کہ اگر گھی جما ہوا ہے تو چوہے اور اس کے ارد گرد کے گھی کو پھینک دیں اور بقیہ گھی کو کھالیں لیکن اگر گھی جما ہوا نہیں ہے تو اسے نہ کھائیں البتہ کسی اور استعمال میں لا سکتے ہیں۔ عبداللہ بن عمر سے ”بیہقی“ میں موقوف روایت ہے کہ اگر گھی جما ہوا نہیں ہے تو اسے نہ کھائیں البتہ استعمال کریں اور اگر تیل میں چوہا گر جائے تو اسے چراغ میں جلایا جا سکتا ہے اور بدن پر بھی لگایا جا سکتا ہے۔

۴۱۱۷- (۱۴) وَفَن ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «أَقْتُلُوا الْحَيَّاتِ، وَأَقْتُلُوا ذَا الطُّفَيْتَيْنِ - وَالْأَبْتَرَ - فَإِنَّهُمَا يَطْمِسَانِ الْبَصَرَ، وَيَسْتَسْقِطَانِ الْحَبْلَ - . قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَبَيْنَا أَنَا أَطَارِدُ حَيَّةً أَقْتُلُهَا، نَادَانِي أَبُو لُبَابَةَ: لَا تَقْتُلْهَا. فَقُلْتُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ. فَقَالَ: إِنَّهُ نَهَى بَعْدَ ذَلِكَ عَنِ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ - ، وَهُنَّ الْعَوَامِرُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۱۱۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، دھاری دار سانپوں کو قتل کرو یعنی جن کی پشت پر دو سفید لکیریں ہوتی ہیں نیز دم کٹے سانپ کو قتل کرو، ان دو قسموں کے سانپ نظر کو ختم کر دیتے ہیں اور حمل کو گرا دیتے ہیں۔ ابن عمر نے بیان کیا ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں ایک سانپ کو مارنے کیلئے اس کے پیچھے دوڑ رہا تھا (کہ اچانک) مجھے ابولبابہ نے آواز دی (اور کہا) اسے قتل نہ کرنا۔ میں نے اسے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سانپوں کو قتل کا حکم دیا ہے۔ ابولبابہ نے وضاحت کی کہ اس کے بعد آپ نے گھروں میں رہنے والے سانپوں (کو قتل کرنے) سے منع کر دیا (بخاری)

وضاحت: سانپوں کی مختلف قسمیں ہیں کچھ سانپ ایسے ہیں کہ انسان ان کی جانب صرف دیکھنے سے ہی اندھا

ہو جاتا ہے اور اگر حاملہ عورت دیکھے تو اس کا حمل گر جاتا ہے اور بعض اتنے زہریلے ہوتے ہیں کہ ان کو ہاتھ لگانے والا انسان مر جاتا ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۹۵/۱۹۷)

۴۱۱۸ - (۱۵) وَفَنَ أَبِي السَّائِبِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ، فَبَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ، إِذْ سَمِعْنَا تَحْتَ سِرِيرِهِ حَرَكَةً فَنظَرْنَا، فَإِذَا فِيهِ حَيَّةٌ، فَوَبَّتْ لِأَقْتَلَهَا وَأَبُو سَعِيدٍ يُصَلِّي، فَأَشَارَ إِلَيَّ أَنْ أَجْلِسَ، فَجَلَسْتُ، فَلَمَّا انْصَرَفَ، أَشَارَ إِلَيَّ بَيْتٍ فِي الدَّارِ، فَقَالَ: أَتَرَى هَذَا الْبَيْتَ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ. فَقَالَ: كَانَ فِيهِ فَتَىٰ مِنَّا حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُرسٍ، قَالَ: فَخَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْخَنْدَقِ، فَكَانَ ذَلِكَ الْفَتَىٰ يَسْتَأْذِنُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِأَنْصَافِ النَّهَارِ، فَيَرْجِعُ إِلَىٰ أَهْلِهِ، فَاسْتَأْذَنَهُ يَوْمًا، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «خُذْ عَلَيْكَ سِلَاحَكَ فَإِنِّي أَخْشَىٰ عَلَيْكَ قُرَيْظَةَ»، فَآخَذَ الرَّجُلُ سِلَاحَهُ، ثُمَّ رَجَعَ، فَإِذَا امْرَأَتُهُ بَيْنَ الْبَابَيْنِ قَائِمَةٌ، فَأَهْوَىٰ إِلَيْهَا بِالرُّمْحِ لِيَطْعَمَهَا بِهِ، وَأَصَابَتْهُ غَيْرَةٌ. فَقَالَتْ لَهُ: أَكْفَفَ عَلَيْكَ رُمْحُكَ، وَأَدْخِلِ الْبَيْتَ حَتَّىٰ تَنْظُرَ مَا الَّذِي أَخْرَجَنِي! فَدَخَلَ فَإِذَا بِحَيَّةٍ عَظِيمَةٍ مُنْطَوِيَةٍ عَلَى الْفِرَاشِ، فَأَهْوَىٰ إِلَيْهَا بِالرُّمْحِ، فَانْتَظَمَهَا بِهِ -، ثُمَّ خَرَجَ فَرَكْرَهُ فِي الدَّارِ، فَاضْطَرَبَتْ عَلَيْهِ -، فَمَا يُدْرِي أَيُّهُمَا كَانَ أَسْرَعَ مَوْتًا: الْحَيَّةُ أَمْ الْفَتَىٰ؟ قَالَ: فَجِئْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَذَكَّرْنَا ذَلِكَ لَهُ، وَقُلْنَا: أَدْعُ اللَّهَ يُجِيبْهُ لَنَا. فَقَالَ: «اسْتَغْفِرُوا لِصَاحِبِكُمْ» ثُمَّ قَالَ: «إِنْ لِهَذِهِ الْبُيُوتِ عَوَامِرٌ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهَا شَيْئًا فَجَرِّجُوا - عَلَيْهَا ثَلَاثًا، فَإِنْ ذَهَبَ وَإِلَّا فَاقْتُلُوهُ فَإِنَّهُ كَافِرٌ» وَقَالَ لَهُمْ: «إِذْهَبُوا فَادْفِنُوا صَاحِبِكُمْ». وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ: «إِنَّ بِالْمَدِينَةِ جِنًّا قَدْ أَسْلَمُوا، فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهُمْ شَيْئًا فَادْنُوهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، فَإِنْ بَدَأَ لَكُمْ بَعْدَ ذَلِكَ فَاقْتُلُوهُ، فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۱۱۸ : ابوالسائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ابوسعید خدریؓ کے ہاں گئے، ہم وہاں بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ہم نے ان کی چارپائی کے نیچے آہٹ سنی۔ ہم نے غور کیا تو وہاں سانپ تھا، میں اسے مارنے کے لئے اٹھا اور ابوسعیدؓ نماز پڑھ رہے تھے۔ انہوں نے مجھے اشارہ کیا کہ تم بیٹھ جاؤ۔ میں (ان کے اشارے پر) بیٹھ گیا۔ جب وہ (نماز سے) فارغ ہوئے تو انہوں نے گھر کے ایک کمرے کی جانب اشارہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ تمہیں وہ کمرہ نظر آ رہا ہے؟ میں نے جواب دیا، جی ہاں! (ابوسعیدؓ) نے بیان کیا کہ اس میں ایک نوجوان تھا، جس کی نئی شادی ہوئی تھی (ابوسعیدؓ) نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں خندق کی جانب روانہ ہوئے تو یہ نوجوان دوپہر کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لے کر اپنے گھر آ جاتا چنانچہ ایک روز اس نے اجازت طلب کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اجازت عطا کرتے ہوئے فرمایا، اپنے ہتھیار ساتھ لے جایا کر، میں تیرے بارے میں ہنوں بظلمہ سے خطرہ محسوس کرتا ہوں چنانچہ اس شخص نے ہتھیار لئے اور اپنے گھر کی جانب چل دیا (جب وہ اپنے گھر کے قریب پہنچا) تو

اس نے دیکھا کہ اس کی بیوی (گھر) کے دروازے میں کھڑی ہے۔ اس نے بیوی کو مارنے کے لئے اس کی جانب نیزہ بڑھایا، دراصل اس کی غیرت نے اسے (ایسا کرنے پر) اکسایا۔ اس نے اپنے خاوند سے کہا، اپنے نیزے کو روک لے اور گھر میں داخل ہو تاکہ تجھے معلوم ہو سکے کہ میں کیوں گھر سے باہر آئی ہوں۔ وہ (اپنے گھر) میں داخل ہوا تو اچانک اس کی نگاہ ایک سانپ پر پڑی جو بستر پر کٹلی مارے بیٹھا تھا۔ اس نے سانپ کی جانب نیزہ بڑھایا اور اس کو نیزے میں پھونکا بعد ازاں وہ کمرے سے باہر نکلا اور نیزے کو صحن میں گاڑ دیا۔ سانپ اس پر پیچ و تاب کھانے لگا لیکن یہ علم نہ ہو سکا کہ سانپ اور نوجوان میں سے پہلے کون فوت ہوا۔ راوی نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ واقعہ آپ کے گوش گزار کیا اور ہم نے عرض کیا، آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے ہمارے لئے زندہ فرمائے۔ آپ نے فرمایا، اپنے ساتھی کے لئے استغفار کرو۔ بعد ازاں آپ نے فرمایا، بلاشبہ ان گھروں میں سانپ رہتے ہیں جب اپنے گھروں میں کسی سانپ کو محسوس کرو تو تین بار اسے وہاں سے چلے جانے پر مجبور کرو۔ اگر وہ چلا جائے تو ہمزہ ورنہ اسے مار ڈالو، وہ کافر ہے۔ نیز آپ نے ان سے فرمایا، جاؤ اور اپنے ساتھی کو دفن کرو اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا، بے شک مدینہ منورہ میں کچھ ”جن“ مسلمان ہو چکے ہیں، جب تم ان میں سے کسی کو دیکھو تو انہیں تین دن تک مطلع کرتے رہو اگر اس کے بعد بھی وہ تمہیں نظر آئے تو اسے مار ڈالو، یقیناً وہ شیطان ہے (مسلم)

وضاحت: یہ حکم مدینہ منورہ کے سانپوں کیلئے خاص ہے جبکہ دیگر شہروں کے لئے یہ حکم نہیں ہے وہاں اگر سانپ نظر آجائے تو تین دن وارنگ دینے کی ضرورت نہیں، اسے دیکھتے ہی مارا جاسکتا ہے۔ بعض علماء اس حکم کو عام قرار دیتے ہیں (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۹۶)

۴۱۱۹ - (۱۶) **وَمَنْ أُمَّ شَرِيكَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزْغِ - وَقَالَ: «كَانَ يَنْفَعُ عَلِيَّ ابْرَاهِيمَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

۴۱۱۹: ام شریک رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گرگٹ کو مارنے کا حکم دیا نیز آپ نے واضح کیا کہ یہ ابراہیم علیہ السلام کی آگ میں پھونک مارا تھا (بخاری، مسلم)

۴۱۲۰ - (۱۷) **وَمَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي وَقَائِسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزْغِ وَسَمَاءُ فَوْرَيْسًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.**

۴۱۲۰: سعید بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گرگٹ کو مارنے کا حکم دیا اور اس کو بدترین ضرر پہنچانے والا قرار دیا (مسلم)

۴۱۲۱ - (۱۸) **وَمَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ قَتَلَ وَزْغًا فِي أَوَّلِ صَرَبَةٍ كُتِبَتْ لَهُ مِائَةٌ حَسَنَةً، وَفِي الثَّانِيَةِ دُونَ ذَلِكَ، وَفِي الثَّلَاثَةِ دُونَ ذَلِكَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.**

۳۳۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے پہلی چوٹ سے ہی گرگٹ کو مار دیا تو اس کے لئے سونئیاں مثبت ہو جاتی ہیں اور دوسری بار میں (مارنے سے) اس سے کم اور تیسری بار (میں مارنے سے) اس سے بھی کم نیکیاں مثبت ہوتی ہیں (مسلم)

۴۱۲۲- (۱۹) وَفَنَّهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «قَرَصَتْ نَمْلَةٌ نَبِيًّا مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ فَأَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ فَأَحْرَقَتْ، فَأَوْحَى اللَّهُ تَعَالَى إِلَيْهِ: أَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ أَحْرَقْتَ أُمَّةً مِّنَ الْأُمَمِ تُسَبِّحُ؟». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک چوٹی نے ایک پیغمبر کو کاٹا اس نے چوٹیوں کے گھروندے کو جلانے کا حکم دیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی جانب وحی کی ”عجیب بات ہے کہ تجھے ایک چوٹی نے کاٹا تھا لیکن تو نے ایک جماعت کو جلا دیا؟ جو (اللہ تعالیٰ کی) تسبیح بیان کیا کرتی تھی (بخاری، مسلم)

الفصل الثانی

۴۱۲۳- (۲۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا وَقَعَتِ الْفَارَةُ فِي السَّمَنِ فَإِنْ كَانَ جَامِدًا فَالْقُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا، وَإِنْ كَانَ مَائِعًا فَلَا تَقْرَبُوْهُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ.

دوسری فصل: ۳۳۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب چوہا گھی میں گر جائے، اگر گھی جما ہوا ہے تو چوہے اور اس کے ارد گرد کے گھی کو پھینک دو لیکن اگر گھی مائع ہو تو اس کے نزدیک نہ جاؤ یعنی اسے نہ کھاؤ (احمد، ابوداؤد)

وضاحت: ابوداؤد کی روایت کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد ص ۳۸۰)

۴۱۲۴- (۲۱) وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

۳۳۴: نیز دارمی نے اس حدیث کو ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

۴۱۲۵- (۲۲) وَفَنُ سَفِيْنَةً، قَالَ: أَكَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَحْمَ حُبَّازِي . . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۳۵: سفینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ”حبلاوی“ (پرندے)

کا گوشت تناول کیا (ابوداؤد)

وضاحت: اس کا اطلاق نہ مادہ دونوں پر ہوتا ہے یہ پرندہ خاکستری رنگ اور لمبی گردن والا، مرغابی سے مماثل

ہوتا ہے نیز اس حدیث کی سند میں ابراہیم بن عمر بن سفینہ مستور و ضعیف راوی ہے اور بریہ نے اپنے والد سے منکر روایات بیان کی ہیں (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۹۷، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۷۴)

۴۱۲۶ - (۲۳) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ الْجَلَالَةِ - وَالْبَانِيهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ: قَالَ: نَهَى عَنْ زَكُوبِ الْجَلَالَةِ.

۴۱۲۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جانور کا گوشت اور اس کا دودھ پینے سے منع فرمایا جو گندگی کھاتا ہے (ترمذی) اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ آپ نے گندگی کھانے والے جانور کی سواری سے منع فرمایا۔

وضاحت: ابن عمر سے مروی روایت میں محمد بن اسحاق کا عنعنہ ہے اور ابوداؤد والی روایت میں عبداللہ بن مسلم رازی اور اس کے استاد عمرو بن قیس الازرق الکوفی دونوں راوی ضعیف ہیں۔ کثرت شواہد اور تعدد طرق کی بناء پر یہ روایت صحیح ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۴۰۴، جلد ۳ صفحہ ۲۸۵)

۴۱۲۷ - (۲۴) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شَيْبَلٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ أَكْلِ لَحْمِ الضَّبِّ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۱۲۷: عبدالرحمان بن شبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ”گھوہ“ کا گوشت کھانے سے منع فرمایا (ابوداؤد)

وضاحت: آناز اسلام میں گھوہ کا گوشت کھانے سے منع فرمایا جبکہ یہ خیال تھا کہ ایک امت ”گھوہ“ کی شکل میں مسخ ہو گئی تھی جبکہ صحیح حدیث یہ ہے کہ کسی مسخ شدہ امت کی نسل نہیں تو اس کے نہ کھانے کا حکم ختم ہو گیا آپ نے اس کے کھانے کی اجازت دے دی لیکن خود کراہت محسوس کرتے ہوئے اسے نہیں کھایا (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۹۴)

۴۱۲۸ - (۲۵) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ أَكْلِ الْبَهْرَةِ وَأَكْلِ ثَمَنِهَا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۴۱۲۸: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بلی (کا گوشت) کھانے اور اس کی قیمت کھانے سے منع فرمایا (ابوداؤد، ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عمر بن زید صنعانی راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۹۸)

۴۱۲۹ - (۲۶) **وَعَنْهُ حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ - يَعْنِي يَوْمَ خَيْبَرَ - الْحُمْرَ الْإِنْسِيَّةَ، وَلِحُومَ الْبِغَالِ، وَكُلَّ ذِي نَابٍ مِّنَ السَّبَاعِ، وَكُلَّ ذِي مِخْلَبٍ مِّنَ الطَّيْرِ.** رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۴۱۲۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن گھریلو گدھوں، بچر کے گوشت، کچلی والے درندوں اور بچوں والے پرندوں (کا گوشت) کھانے سے منع فرمایا (ترمذی) امام ترمذی نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۴۱۳۰ - (۲۷) **وَعَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْخَيْلِ وَالْبِغَالِ وَالْحَمِيرِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.**

۴۱۳۰: خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑوں، بچروں اور گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا (ابوداؤد، نسائی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں بقیہ بن ولید راوی متکلم فیہ ہے اور صالح بن یحییٰ مقدم راوی کے بارے میں امام بخاری نے فرمایا ہے ”فیہ نظر“ (الجرح والتعديل جلد ۲ صفحہ ۱۷۲۸، تہذیب الکمال جلد ۳ صفحہ ۱۹۲، تقریب التہذیب، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۰۴)

۴۱۳۱ - (۲۸) **وَعَنْهُ، قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرَ، فَاتَتْ الْيَهُودُ، فَشَكَوْا أَنَّ النَّاسَ قَدْ أَسْرَعُوا إِلَيَّ خَضَائِرِهِمْ — فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَلَا لَا يَجِلُّ أَمْوَالُ الْمُعَاهِدِينَ إِلَّا بِحَقِّهَا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.**

۴۱۳۱: خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے خیبر کی لڑائی میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں جہاد کیا۔ یہودی آئے، انہوں نے شکایت کی کہ فوج ان کی کھجوروں کے پھل پر پل پڑی ہے (یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خبردار! ذمیوں کا مال سوائے شرعی جواز کے لینا جائز نہیں (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں صالح بن یحییٰ بن مقدم راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۰۴)

۴۱۳۲ - (۲۹) **وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَجَلَّتْ لَنَا مَيْتَانِ وَدَمَانِ. الْمَيْتَانِ: الْحَوْتُ وَالْجَرَادُ، وَالِدَمَانِ: الْكَبِدُ وَالطَّحَالُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالِدَّارِقُطْنِيُّ.**

۴۱۳۲: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہمارے لئے دو مردار اور دو خون حلال ہیں۔ دو مردار، مچلی اور مکڑی ہیں اور دو خون جگر اور تلی ہیں (احمد، ابن ماجہ، دارقطنی)

۴۱۳۳ - (۳۰) **وَمَنْ** أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا أَلْقَاهُ الْبَحْرُ وَجَزَرَ - عَنْهُ الْمَاءُ فَكُلُّوهُ. وَمَا مَاتَ فِيهِ وَطَفَا فَلَا تَأْكُلُوهُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ. وَقَالَ مُحْيِي السُّنَّةِ: الْأَكْثَرُونَ عَلَى أَنَّهُ مَوْقُوفٌ عَلَى جَابِرٍ.

۴۱۳۳: ابو الزبیر رحمہ اللہ، جابر رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس جانور کو سمندر باہر پھینک دے یا جس جانور کو سمندر کا پانی خشکی پر چھوڑ جائے اور اتر جائے تو اس جانور کو کھائیں اور جو جانور سمندر میں مر کر پانی پر تیرنے لگے اسے نہ کھائیں (ابوداؤد، ابن ماجہ) امام محی السنہ نے بیان کیا ہے کہ اکثر محدثین کی رائے ہے کہ یہ حدیث جابر پر موقوف ہے۔
وضاحت: اس حدیث کے ضعیف ہونے پر تمام آئمہ حدیث کا اتفاق ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۹۹، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۷۷، ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۲۶۹)

۴۱۳۴ - (۳۱) **وَمَنْ** سَلَمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْجَرَادِ، فَقَالَ: «أَكْثَرُ جُنُودِ اللَّهِ، لَا أَكْلَهُ وَلَا أُجْرِمُهُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ. وَقَالَ مُحْيِي السُّنَّةِ: ضَعِيفٌ.

۴۱۳۴: سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مکڑی کے بارے میں دریافت کیا گیا؟ آپ نے جواب دیا، اللہ کے لشکروں میں یہ سب سے زیادہ تعداد میں ہے، میں اسے کھاتا ہوں نہ حرام کہتا ہوں (ابوداؤد) اور امام محی السنہ نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔
وضاحت: یہ حدیث مرسل ہے، سلمان کا ذکر بعض روایات نے نہیں کیا اور امام محی السنہ کا اس حدیث کو ضعیف قرار دینے سے مقصود اس کا مرسل ہونا ہے یعنی یہ مرفوع صحیح نہیں ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۰۰)

۴۱۳۵ - (۳۲) **وَمَنْ** زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ سَبِّ الدِّيَكِ، وَقَالَ: «إِنَّهُ يُؤْذِنُ لِلصَّلَاةِ». رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۴۱۳۵: زید بن خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرغ کو گالی دینے سے روکا ہے اور فرمایا، بے شک وہ نماز کے لئے اذان کہتا ہے (شرح السنہ)

۴۱۳۶ - (۳۳) **وَمَنْ**، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَسْبُوا الدِّيَكَ فَإِنَّهُ يُوقِظُ لِلصَّلَاةِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۱۳۶: زید بن خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مرغ کو گالی نہ دو (اس لئے) کہ وہ نماز کے لئے بیدار کرتا ہے (ابوداؤد)

۴۱۳۷ - (۳۴) **وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى**، قَالَ: قَالَ أَبُو لَيْلَى: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا ظَهَرَتِ الْحَيَّةُ فِي الْمَسْكَنِ فَقُولُوا لَهَا: إِنَّا نَسَأُكَ بِعَهْدِ نُوحٍ وَبِعَهْدِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ أَنْ لَا تُؤْذِنَا، فَإِنْ عَادَتْ فَاقْتُلُوهَا». رَوَاهُ الْبُرْهَانِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۴۱۳۷: عبد الرحمن بن ابولیلی بیان کرتے ہیں کہ ابولیلی نے بیان کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب گھر میں سانپ دکھائی دے تو اسے کہو، ہم تجھ سے نوح علیہ السلام اور سلیمان علیہ السلام کے وعدہ کا حوالہ دے کر کہتے ہیں کہ تو ہمیں تکلیف نہ دے (اس کے باوجود) اگر وہ دوبارہ نظر آئے تو اسے قتل کر دو (ترمذی، ابوداؤد) وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن عبد الرحمن بن ابولیلی راوی حافظہ کی کمزوری کی بناء پر ضعیف ہے (العلل و معرفتہ الرجال جلد ۱ صفحہ ۱۳۳، النفعاء والمتروکین صفحہ ۵۲۰، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۶۱۳، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۱۸۳)

۴۱۳۸ - (۳۵) **وَعَنْ عِكْرَمَةَ**، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا رَفَعَ الْحَدِيثَ: أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ، وَقَالَ: «مَنْ تَرَكَهِنَّ خَشِيَةً نَائِرٍ — فَلَيْسَ مِنَّا». رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَنِ».

۴۱۳۸: عکرمہ رحمہ اللہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے حدیث کو مرفوع بیان کیا ہے کہ بلاشبہ آپ نے سانپوں کے قتل کا حکم دیا نیز فرمایا، جس شخص نے بدلہ لینے والے سانپ کے خوف سے انہیں قتل نہ کیا تو وہ ہم میں سے نہیں ہے (شرح السنہ)

۴۱۳۹ - (۳۶) **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ**، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا سِيَّالْمَنَاهُمْ مِنْذُ حَارَبْنَاهُمْ —، وَمَنْ تَرَكَ شَيْئًا مِنْهُمْ خَيْفَةً فَلَيْسَ مِنَّا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

۴۱۳۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب سے ہم نے سانپوں کے ساتھ جنگ شروع کی ہے اس وقت سے ان کے ساتھ صلح نہیں کی اور جو شخص ان میں سے کسی سانپ کو (بدلہ) کے ڈر سے قتل نہ کرے، وہ ہم میں سے نہیں ہے (ابوداؤد)

۴۱۴۰ - (۳۷) **وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَقْتُلُوا الْحَيَّاتِ كُلَّهِنَّ، فَمَنْ خَافَ نَارَهُنَّ فَلَيْسَ مِنِّي». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۴۱۴۰: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر قسم کے سانپ کو قتل کرو (اور) جو شخص ڈرا کہ سانپ انتقام لیں گے۔ اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں (ابوداؤد، نسائی)

۴۱۴۱- (۳۸) **وَعَنِ الْعَبَّاسِ** ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ، قَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ! إِنَّا نُرِيدُ أَنْ نَكْنِسَ زَمْزَمَ وَإِنَّ فِيهَا مِنْ هَذِهِ الْجِنَانِ — يَعْنِي : الْحَيَاتِ الصَّغَارَ - فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِقَتْلِهِنَّ .
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ .

۴۱۴۱ : عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں انہوں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ہم زمزم (کنوئیں) کو صاف کرنا چاہتے ہیں اور اس میں کچھ چھوٹے چھوٹے سانپ ہیں تو آپ نے ان کو مارنے کا حکم دیا (ابوداؤد) وضاحت : اس حدیث کی سند منقطع ہے کیونکہ عبدالرحمان بن سابط نے عباس سے نہیں سنا۔ (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۰۰، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۵۱۷)

۴۱۴۲- (۳۹) **وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ** ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ : «أَقْتُلُوا الْحَيَاتِ كُلَّهَا إِلَّا الْجَانَّ الْاَبْيَضَ الَّذِي كَانَهُ قَضِيبُ فِضَّةٍ» . . . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ .

۴۱۴۲ : ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، چاندی کی سلاخ کی مانند سفید سانپوں کے علاوہ سبھی سانپوں کو مار ڈالو (ابوداؤد) وضاحت : اس حدیث کی سند منقطع ہے، ابراہیم نے ابن مسعود سے نہیں سنا (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۰۱)

۴۱۴۳- (۴۰) **وَعَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ** ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي إِنْاءٍ أَحَدِكُمْ فَاْمَقْلُوهُ» ، فَإِنْ فِي أَحَدِ جَنَاحَيْهِ دَاءٌ وَفِي الْآخَرِ شِفَاءٌ ، فَإِنَّهُ يَبْقَى بِجَنَاحِهِ الَّذِي فِيهِ الدُّعَاءُ ، فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهُ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ .

۴۱۴۳ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کسی شخص کے برتن میں کھسی گر جائے تو وہ اسے ڈبوئے۔ اس لئے کہ اس کے دونوں پروں میں سے ایک پر میں بیماری اور دوسرے میں شفا ہوتی ہے اور کھسی پہلے اس پر کو ڈالتی ہے جس میں بیماری ہے، اس لئے کھسی کو مکمل طور پر ڈبو دیں (ابوداؤد)

۴۱۴۴- (۴۱) **وَعَنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ** ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي الطَّعَامِ فَاْمَقْلُوهُ فَإِنْ فِي أَحَدِ جَنَاحَيْهِ سَمٌّ ، وَفِي الْآخَرِ شِفَاءٌ ، وَإِنَّهُ يُقَدِّمُ السَّمَّ وَيُؤَخِّرُ الشِّفَاءَ» . رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَنِ» .

۴۱۴۴ : ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، جب کھسی کھانے میں گر پڑے تو اسے ڈبو دیں۔ اس لئے کہ اس کے دونوں پروں میں سے ایک میں بیماری اور دوسرے میں شفا ہوتی ہے اور وہ اس پر کو آگے کرتی ہے جس میں بیماری ہے اور شفا والے پر کو پیچھے رکھتی ہے (شرح السنہ)

۴۱۴۵- (۴۲) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ قَتْلِ أَرْبَعٍ مِنَ الدَّوَابِّ : النَّمْلَةِ ، وَالنَّحْلَةِ ، وَالْهُدْهِدِ ، وَالصُّرْدِ . . . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ، وَالدَّارِمِيُّ .

۴۱۴۵ : ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار جانوروں چوٹی، شد کی مکھی، ہدہد اور لٹویے کو مارنے سے منع فرمایا (ابوداؤد، داری)

الفصل الثالث

۴۱۴۶- (۴۳) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَأْكُلُونَ أَشْيَاءَ وَيَتْرَكُونَ أَشْيَاءَ تَقَدَّرًا ، فَبَعَثَ اللَّهُ نَبِيَّهُ ، وَأَنْزَلَ كِتَابَهُ ، وَأَحَلَّ حَلَالَهُ ، وَحَرَّمَ حَرَامَهُ ، فَمَا أَحَلَّ فَهُوَ حَلَالٌ ، وَمَا حَرَّمَ فَهُوَ حَرَامٌ ، وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ عَفْوٌ ، وَتَلَا ﴿ قُلْ لَا أَجِدُ فِيمَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا ﴾ - الْآيَةَ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ .

تیسری فصل : ۴۱۴۶ : ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جاہلیت (کے دور میں) لوگ چند چیزیں کھاتے تھے اور چند چیزوں سے نفرت کرتے تھے۔ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو مبعوث فرمایا اور ان پر کتاب نازل کی تو اس میں حلال چیزوں کو حلال قرار دیا اور حرام چیزوں کو حرام قرار دیا۔ پس جن چیزوں کو حلال قرار دیا، وہ حلال ہیں اور جن کو حرام قرار دیا، وہ حرام ہیں اور جن چیزوں سے خاموشی اختیار کی، وہ معاف ہیں اور پھر ابن عباس نے یہ آیت تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) ”کہو کہ جو احکام مجھ پر نازل ہوئے ہیں میں ان میں سے کوئی چیز جسے کھانے والا کھائے، حرام نہیں پاتا مگر یہ کہ وہ مردار جانور ہو، بہتا ہوا خون ہو یا خنزیر کا گوشت ہو کیونکہ یہ سب ناپاک ہیں یا کوئی گناہ کی چیز ہو کہ اس پر اللہ تعالیٰ کے غیر کا نام لیا گیا ہو اور اگر کوئی مجبور ہو جائے تو اسے چاہیے کہ نافرمانی نہ کرے اور نہ حد سے باہر نکل جائے، تمہارا پروردگار بخشنے والا مہربان ہے۔“ (ابوداؤد)

۴۱۴۷- (۴۴) وَعَنْ زَاهِرِ الْأَسْلَمِيِّ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : إِنِّي لَأَوْقُدُ تَحْتَ الْقُدُورِ بِلُحُومِ الْحُمْرِ - إِذْ نَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَنْهَاكُمْ عَنْ لُحُومِ الْحُمْرِ . . . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

۴۱۴۷ : زاهر اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ان دیگچوں کے نیچے آگ جلا رہا تھا جن میں گھریلو گدھوں کا گوشت تھا۔ اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے منادی کرنے والے نے منادی کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کر دیا ہے (بخاری)

۴۱۴۸ - (۴۵) وَقَدْ أَبَى ثَعْلَبَةُ الْخُسَيْنِي، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَرْفَعُهُ: «الْجِنُّ ثَلَاثَةٌ
 أَصْنَافٌ: صِنْفٌ لَهُمْ أَجْبِحَةٌ يَطِيرُونَ فِي الْهَوَاءِ، وَصِنْفٌ حَيَاتٌ وَكِلَابٌ، وَصِنْفٌ يَحْلُونَ
 وَيَنْظَعُونَ». رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۴۱۴۸: ابو ثعلبہ خسنی رضی اللہ عنہ حدیث کو مرفوع بیان کرتے ہیں کہ ”جن“ تین اقسام کے ہیں (پہلی قسم) ان
 جنوں کی ہے جن کے پر ہوتے ہیں اور وہ فضا میں پرواز کرتے ہیں اور (دوسری قسم) سانپ اور کتوں کی شکل والے ہیں
 اور (تیسری قسم) ان جنوں کی ہے جو ڈیرے لگاتے ہیں اور پھر وہاں سے کوچ کر جاتے ہیں (شرح السنہ)

بَابُ الْعَقِيْقَةِ (عقیقہ اور اس کے احکام)

الفصل الأول

۴۱۴۹ - (۱) عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَعَ الْغُلَامِ عَقِيْقَةٌ، فَأَهْرِيقُوا عَنْهُ دَمًا، وَأَمِيطُوا عَنْهُ الْأَذَى»... رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل : ۴۱۴۹ : سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا: بچے کی ولادت پر عقیقہ کا حکم ہے اس کی جانب سے خون بہاؤ اور اس سے پلیدی کو دور کرو (بخاری) وضاحت : عقیقہ ساتویں دن کرنا مسنون ہے جو علماء اس کو مسنون قرار نہیں دیتے وہ احادیث صحیحہ کی مخالفت کرتے ہیں (فتح الباری جلد ۸ صفحہ ۵۸۸)

۴۱۵۰ - (۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُؤْتِي بِالصَّبِيَّانِ فَيَبْرِكُ عَلَيْهِمْ، وَيُحَنِّكُهُمْ... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۱۵۰ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بچے لائے جاتے تو آپ ان کے حق میں برکت کی دعا فرماتے اور انہیں گھٹی دیتے (مسلم)

۴۱۵۱ - (۳) وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ، قَالَتْ: فَوَلَدْتُ بِقُبَاءٍ ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَوَضَعْتَهُ فِي حَجْرِهِ، ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَغَهَا، ثُمَّ تَفَلَ فِي فِيهِ، ثُمَّ حَنَنَهُ، ثُمَّ دَعَا لَهُ وَبَرَكَ عَلَيْهِ، فَكَانَ أَوَّلَ مَوْلُودٍ وُلِدَ فِي الْإِسْلَامِ... مَتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۱۵۱ : اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں کہ وہ مکہ میں تھی اور عبد اللہ بن زبیر اس کے پیٹ میں تھے۔ اسماء نے کہا کہ میرے ہاں قباء میں بچہ پیدا ہوا تو میں بچے کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی چنانچہ میں نے بچے کو آپ کی گود میں بٹھایا۔ آپ نے ایک کھجور منگوائی، اسے چبایا اور اس کے منہ میں (تھوڑی سی) تھوک کے ساتھ ڈال دیا۔ بعد ازاں اس کے حلق کے ساتھ لگا کر اسے چٹایا اور اس کے حق میں برکت کی دعا کی۔ یہ پہلا بچہ تھا جو مدینہ منورہ میں مہاجرین میں سے کسی مسلمان کے ہاں پیدا ہوا۔ (بخاری، مسلم)

الفصل الثانی

۴۱۵۲ - (۴) عَنْ أُمِّ كُرَيْزٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «أَقْرَبُوا الطَّيْرَ عَلَى مَكَانَتِهَا...» قَالَتْ: وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: «عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ...» وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةً، وَلَا يَضُرُّكُمْ ذُكْرَانَا كُنَّ أَوْ إِنَانَا... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ مِنْ قَوْلِهِ: يَقُولُ: «عَنِ الْغُلَامِ» إِلَى آخِرِهِ... وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

دوسری فصل: ۴۱۵۲: اُمّ کرز رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، پرندوں کو ان کے آشیانوں میں رہنے دو۔ اُمّ کرز نے (مزید) کہا کہ میں نے آپ سے سنا، آپ نے فرمایا، بچے کی جانب سے (حقیقہ میں) دو بکریاں اور بچی کی جانب سے ایک بکری ہے اور اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ جانور نہ ہوں یا مادہ۔ (ابوداؤد) اور ترمذی اور نسائی میں روایت کا آغاز حدیث کے دوسرے حصے ”بچے کی جانب سے دو بکریاں....“ کے جملہ سے آخر حدیث تک ہے اور امام ترمذی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

وضاحت: پرندوں کے بارے میں حکم دیا گیا ہے کہ انہیں آشیانوں سے نہ اڑایا جائے۔ منع کی وجہ یہ ہے کہ دور جاہلیت میں جب کسی شخص کو کوئی اہم کام سرانجام دینا ہوتا تو وہ درختوں سے پرندے اڑاتا۔ اگر پرندے اڑانے والے کے دائیں جانب سے گزر جاتے تو وہ سمجھتا کہ میرے لئے کام کرنا درست ہے اور اگر بائیں جانب سے گزرتے تو وہ یہ سمجھتا کہ میرا کام پائیہ تکمیل تک نہیں پہنچے گا۔ اس وجہ سے آپ نے پرندوں کو ان کے گھونسلوں سے اڑانے سے منع فرمایا (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۰۲)

۴۱۵۳ - (۵) وَهِنَّ الْحَسَنُ، عَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْغُلَامُ مُرْتَهَنٌ بِعَقِيْقَتِهِ تُذْبِحُ عَنْهُ يَوْمَ السَّابِعِ، وَيُسْمَى، وَيُحَلَّقُ رَأْسَهُ...» رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ لَكِنْ فِي رَوَايَتَيْهِمَا «رَهِيْنَةٌ» بَدَلُ «مُرْتَهَنٌ». وَفِي رَوَايَةٍ لِأَحْمَدَ وَأَبِي دَاوُدَ: «وَيُدْمَى» مَكَانَ: «وَيُسْمَى». وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ: «وَيُسْمَى» أَصْح.

۴۱۵۳: حسن رحمہ اللہ، سمرہ رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بچہ اپنے عقیقہ کے سبب رهن ہے۔ ساتویں روز اس کی جانب سے عقیقہ کا جانور ذبح کیا جائے اور اس کا نام رکھا جائے نیز اس کے سر کے بل مونڈے جائیں (احمد، ترمذی، ابوداؤد، نسائی) البتہ ان دونوں کی روایت میں لفظ ”رَهِيْنَةٌ“ ”مُرْتَهَنٌ“ کے بدل ہے۔ جس کا معنی ”گروی رکھا گیا“ ہے۔ احمد اور ابوداؤد کی روایت میں نام رکھنے کے بدل یہ ہے کہ اس سے اس کے سر پر خون لگایا جائے لیکن ابوداؤد نے بیان لیا کہ نام رکھنے کا لفظ زیادہ صحیح ہے۔

وضاحت: حدیث میں لفظ ”یدمى“ راوی کا وہم ہے جبکہ لفظ ”يسمى“ صحیح ہے یہ حدیث حسن نے سمرہ سے سنی ہے اس حدیث میں بچے کے گروی ہونے سے مقصود یہ ہے کہ جس بچے کا عقیقہ نہیں ہوا وہ بچہ اپنے والدین کے لئے

سفارش نہیں کرے گا۔ بعض علماء اس لفظ سے یہ استدلال کرتے ہیں کہ عقیقہ فرض ہے البتہ نام ساتویں دن رکھنا ضروری نہیں۔ امام بخاری نے اس مضمون کا باب منعقد کیا ہے کہ جس روز بچہ پیدا ہو اسی روز اس کا نام رکھنا درست ہے۔ بیہقی اور طبرانی صغیر میں اس مضمون کی روایت مذکور ہے کہ اگر ساتویں روز عقیقہ نہیں ہوا تو چودھویں روز اور اگر چودھویں روز بھی عقیقہ نہیں ہوا تو اکیسویں روز عقیقہ کیا جائے لیکن اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔ اس حدیث میں اسماعیل بن مسلم کی راوی ضعیف ہے۔ (فتح الباری جلد ۹ صفحہ ۵۸۷، العلل و معرفتہ الرجال جلد ۱ صفحہ ۳۷۲، البحر و التحدیل جلد ۲ صفحہ ۹۴۹، تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۷۴)

۴۱۵۴ - (۶) وَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ حُسَيْنٍ - ، عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : عَقَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْحَسَنِ بِشَاةٍ ، وَقَالَ : « يَا فَاطِمَةُ ! احْلِقِي رَأْسَهُ ، وَتَصَدَّقِي بِزِنَةِ شَعْرِهِ فِضَّةً » فَوَزَنَاهُ فَكَانَ وَزْنُهُ دِرْهَمًا أَوْ بَعْضَ دِرْهَمٍ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ، وَقَالَ : هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ ، وَاسْنَادُهُ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ ، لِأَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ بْنِ حُسَيْنٍ لَمْ يُدْرِكْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ .

۴۱۵۴ : محمد بن علی بن حسین رحمہ اللہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسنؑ کے عقیقہ میں ایک بکری ذبح کی اور فرمایا، اے فاطمہ! اس کا سر مونڈ اور اس کے بالوں کے وزن کے برابر چاندی کا صدقہ کر۔ چنانچہ ہم نے بالوں کا وزن کیا تو وزن ایک درہم یا درہم کا کچھ حصہ تھا (ترمذی) امام ترمذی نے بیان کیا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے اور اس کی سند متصل نہیں ہے اس لئے کہ محمد بن علی بن حسین نے علی بن ابی طالب کا زمانہ نہیں پایا۔

وضاحت : اس حدیث کی سند میں محمد بن اسحاق راوی مدلس ہے نیز سند منقطع ہے نیز محمد بن علی سے مراد محمد باقر بن علی زین العابدین بن حسین بن ابی طالب ہیں۔ البحر و التحدیل جلد ۷ صفحہ ۱۰۸۷، تہذیب التہذیب جلد ۹ صفحہ ۳۸، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۶۸، مشکوٰۃ سعید اللحام جلد ۳ صفحہ ۴۴۱)

۴۱۵۵ - (۷) وَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا - كَبْشًا كَبْشًا . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ، وَعِنْدَ النَّسَائِيِّ : كَبْشَيْنِ كَبْشَيْنِ .

۴۱۵۵ : ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسنؑ اور حسینؑ کی جانب سے ایک ایک مینڈھا عقیقہ کیا (ابوداؤد) اور نسائی کی روایت میں ہے کہ دو دو مینڈھے عقیقہ کیا۔

۴۱۵۶ - (۸) وَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْعَقِيقَةِ . فَقَالَ : « لَا يُحِبُّ اللَّهُ الْعُقُوقَ » كَأَنَّهُ كَرِهَ الْإِسْمَ ، وَقَالَ : « مَنْ وُلِدَ لَهُ وَلَدٌ فَآحَبٌ أَنْ يَنْسُكَ عَنْهُ فَلْيَنْسُكَ عَنِ الْغُلَامِ سَاتِنِينَ ، وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةً » . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ، وَالنَّسَائِيُّ .

۴۱۵۶ : عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیقہ کے بارے میں دریافت کیا گیا آپ نے فرمایا، اللہ ”عقوق“ (نافرمانی) کو اچھا نہیں جانتا گویا آپ نے (اس) نام کو نامناسب سمجھا اور وضاحت کی کہ جس شخص کے ہاں بچہ تولد ہو تو وہ بچے کی طرف سے جانور قربان کرے۔ لڑکے کی جانب سے دو بکریاں اور لڑکی کی جانب سے ایک بکری ذبح کرے (ابوداؤد، نسائی)

۴۱۵۷- (۹) وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَذِنَ فِي أُذُنِ الْحَسَنِ - بَنِ عِلْيَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا - ، حِينَ وَلَدَتْهُ فَاطِمَةُ بِالصَّلَاةِ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ، وَأَبُو دَاوُدَ . وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ : هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

۴۱۵۷ : ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب فاطمہؑ کے ہاں حسنؑ پیدا ہوئے تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے کان میں نماز والی اذان کے کلمات کے (ترمذی، ابوداؤد) امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے۔

وضاحت : اس حدیث کی سند میں عبید اللہ بن عاصم راوی ضعیف ہے اور مسند ابویعلیٰ میں مرفوع حدیث ہے کہ جس شخص کے ہاں لڑکا پیدا ہو تو اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں میں اقامت کہی جائے تو وہ ”ام الصبیان“ کی بیماری سے محفوظ رہتا ہے لیکن اس کی سند میں مروان بن سالم غفاری راوی متروک ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۰۳)

الفصل الثالث

۴۱۵۸- (۱۰) هُنَّ بُرَيْدَةٌ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا وُلِدَ لِأَحَدِنَا غُلَامٌ ذَبَحَ شَاةً وَلَطَّخَ رَأْسَهُ بِدِمِّهَا، فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامَ كُنَّا نَذْبَحُ الشَّاةَ يَوْمَ السَّبَاعِ، وَنَحْلِقُ رَأْسَهُ، وَنَلْبِطُخُهُ بِزَعْفَرَانٍ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَزَادَ رَزِينٌ: وَنُسَمِّيهِ.

تیسری فصل : ۴۱۵۸ : بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دور جاہلیت میں جب ہم میں سے کسی کے ہاں بچہ پیدا ہوتا تو وہ بکری ذبح کرتا اور بچے کے سر پر اس کا خون لگاتا۔ جب اسلام آیا تو ہم ساتویں دن بکری ذبح کرتے اور اس بچے کے سر کے بال منڈاتے اور اس پر زعفران لگاتے (ابوداؤد) اور رزین میں اضافہ ہے ”اور ہم اس کا نام رکھتے“

کِتَابُ الْأَطْعِمَةِ (کھانے پینے کے آداب کا بیان)

الفصل الأول

۴۱۵۹- (۱) عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ غُلَامًا فِي حِجْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكَانَتْ يَدِي تُطَيِّسُ فِي الصَّحْفَةِ. فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «سَمِ اللَّهَ وَكُلْ بِبِمِينِكَ، وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل : ۴۱۵۹ : عمرو بن ابی سلمہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سرپرستی میں بچپن کی زندگی بسر کر رہا تھا اور میرا ہاتھ (کھانے کے دوران) پیٹ میں (ادھر ادھر) گھومتا رہتا تھا تو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت کی کہ کھانا کھانے سے پہلے ”بسم اللہ“ پڑھا کرو اور دائیں ہاتھ سے کھانا کھاؤ اور اپنے قریب سے کھاؤ (بخاری، مسلم)

۴۱۶۰- (۲) وَفَن حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَجِلُّ الطَّعَامَ أَنْ لَا يُذَكَّرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۱۶۰ : حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، شیطان اس کھانے کو اپنے لئے حلال گردانتا ہے جس پر ”بسم اللہ“ نہ پڑھی جائے (مسلم)

۴۱۶۱- (۳) وَعَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَذَكَرَ اللَّهَ عِنْدَ دَخُولِهِ، وَعِنْدَ طَعَامِهِ؛ قَالَ الشَّيْطَانُ: لَا مَبِيتَ لَكُمْ وَلَا عَشَاءَ. وَإِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ عِنْدَ دَخُولِهِ؛ قَالَ الشَّيْطَانُ: أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ. وَإِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ عِنْدَ طَعَامِهِ؛ قَالَ: أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ وَالْعَشَاءَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۱۶۱ : جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب کوئی شخص اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت اور کھانا کھاتے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان (اپنے ساتھیوں سے) کہتا ہے کہ تمہارے لئے اس گھر میں کوئی جگہ نہیں ہے اور نہ کوئی کھانا ہے اور جب کوئی شخص داخل ہوتے وقت اللہ کا ذکر نہیں کرتا تو شیطان (اپنے ساتھیوں سے) کہتا ہے کہ تم نے رات رہنے کی جگہ پالی اور جب کوئی شخص کھانا کھاتے وقت اللہ کا نام نہ لے تو شیطان (اپنے ساتھیوں سے) کہتا ہے کہ تم نے رات رہنے کے لئے جگہ حاصل کر لی اور کھانا بھی حاصل کر لیا (مسلم)

۴۱۶۲ - (۴) وَعَنْ أَبِي عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَأْكُلْ بِيَمِينِهِ، وَإِذَا شَرِبَ فَلْيَشْرِبْ بِيَمِينِهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۱۶۲: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے جب کوئی شخص کھائے تو دائیں ہاتھ سے کھائے اور جب وہ پئے تو بھی دائیں ہاتھ سے پئے (مسلم)

۴۱۶۳ - (۵) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَأْكُلَنَّ أَحَدُكُمْ بِشِمَالِهِ وَلَا يَشْرَبَنَّ بِهَا؛ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِهَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۱۶۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے کوئی شخص بھی اپنے بائیں ہاتھ کے ساتھ نہ کھائے اور نہ پئے، اس لئے کہ شیطان بائیں ہاتھ کے ساتھ کھاتا اور پیتا ہے (مسلم)

۴۱۶۴ - (۶) وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْكُلُ بِثَلَاثَةِ أَصَابِعٍ، وَيَلْعَقُ يَدَهُ قَبْلَ أَنْ يَمْسَحَهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۱۶۴: کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین انگلیوں کے ساتھ تناول فرماتے اور (انگلیوں کو) صاف کرنے سے پہلے اپنے ہاتھ کو چاٹ لیا کرتے تھے (مسلم)

۴۱۶۵ - (۷) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِلَعْقِ الْأَصَابِعِ وَالصَّحْفَةِ، وَقَالَ: «إِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ: فِي آيَةِ الْبَرَكَاتِ؟». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۱۶۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیوں اور پلٹ کو چاٹنے کا حکم دیا اور فرمایا، تمہیں کیا معلوم کہ کس (انگلی) میں برکت ہے (مسلم)

۴۱۶۶ - (۸) وَعَنْ أَبِي عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَمْسَحُ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يَلْعِقَهَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۱۶۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی شخص کھانے سے پہلے فارغ ہو جائے تو اسے چاہیے کہ اپنے ہاتھ صاف کرنے سے پہلے خود ان کو چاٹ لے یا کسی (دوسرے) کو چنا دے (بخاری، مسلم)

۴۱۶۷ - (۹) وَعَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ

الشَّيْطَانُ يَحْضُرُ أَحَدَكُمْ عِنْدَ كُلِّ شَيْءٍ مِنْ شَأْنِهِ حَتَّى يَحْضُرَهُ عِنْدَ طَعَامِهِ، فَإِذَا سَقَطَتْ مِنْ أَحَدِكُمْ اللَّقْمَةُ فَلْيَمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ أَدَى ثُمَّ لِيَأْكُلْهَا وَلَا يَدْعُهَا لِلشَّيْطَانِ، فَإِذَا فَرَّغَ فَلْيَلْعَقْ أَصَابِعَهُ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي: فِي أَيِّ طَعَامِهِ يَكُونُ الْبَرَكَةُ؟». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۱۶۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا، بلاشبہ شیطان تمہارے کاموں کے وقت حاضر ہوتا ہے یہاں تک کہ (کھانا) کھانے کے وقت (بھی) حاضر ہوتا ہے۔ جب تم میں سے کسی شخص (کے ہاتھ) سے لقمہ گر جائے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے صاف کر کے کھالے اور اسے شیطان کے لئے نہ چھوڑے اور جب (کھانے سے) فارغ ہو جائے تو اپنی انگلیوں کو چاٹے کیونکہ تمہیں معلوم نہیں کہ کھانے کے کس لقمہ میں برکت ہے (مسلم)

۴۱۶۸- (۱۰) وَفَنَ أَبِي جُحَيْفَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا أَكُلُ مَتَكِنًا». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۱۶۸: ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں تکیہ لگا کر کھانا نہیں کھاتا (بخاری)

۴۱۶۹- (۱۱) وَفَنَ قَتَادَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ أَنَسِ، قَالَ: مَا أَكَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيَّ خَوَانٍ—، وَلَا فِي سَكْرَجَةٍ— وَلَا خُبْزٍ لَهُ مُرَقَّقٌ. قِيلَ لِقَتَادَةَ: عَلَيَّ مَا يَأْكُلُونَ؟ قَالَ: عَلَيَّ الشُّفْرُ... رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۱۶۹: قتادہ رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چوکی یا میز پر کھانا نہیں کھایا اور نہ طشتری میں کھانا کھایا ہے اور نہ ہی آپ کے لئے میدے کی مدولی تیار کی گئی۔ قتادہ سے دریافت کیا گیا کہ آپ کس چیز پر رکھ کر کھانا کھایا کرتے تھے؟ اس نے بتایا کہ زمین پر دسترخوان وغیرہ بچھا کر کھانا تناول فرماتے تھے۔ (بخاری)

وضاحت: میز پر یا طشتری وغیرہ میں آپ کھانا تناول نہیں فرمایا کرتے تھے۔ اس لئے کہ اس انداز سے تکبر لوگ کھانا کھاتے ہیں اور تکبرین کے طور طریقے کی مخالفت کرنا چاہیے۔ (واللہ اعلم)

۴۱۷۰- (۱۲) وَفَنَ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا أَعْلَمُ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى رَغِيْفًا مُرَقَّقًا حَتَّى لِحَقَّ بِاللَّهِ، وَلَا رَأَى شَاةً سَمِيْطًا— بِعَيْنِهِ قَطُّ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۱۷۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، مجھے معلوم نہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات کے وقت تک میدے کی روٹی کو دیکھا ہو اور نہ کبھی آپ نے سالم بھی ہوئی بکری کو دیکھا۔ (بخاری)

۴۱۷۱- (۱۳) وَفَنَّ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا زَايَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النَّبِيَّ - مِنْ حِينَ ابْتَعَثَهُ اللَّهُ حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ. وَقَالَ: مَا زَايَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْخَلًا مِنْ حِينَ ابْتَعَثَهُ اللَّهُ حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ. قِيلَ: كَيْفَ كُنْتُمْ تَأْكُلُونَ الشَّعِيرَ غَيْرَ مَنْخُولٍ؟ قَالَ: كُنَّا نَطْحَنُهُ وَنَنْفُخُهُ، فَيَطِيرُ مَا طَارَ، وَمَا بَقِيَ ثَرِيئًا، فَأَكَلْنَاهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۱۷۱: سهل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو مبعوث فرمایا تو اس وقت سے فوت ہونے تک آپ نے کبھی میدے کی چپاتی دیکھی اور نہ چھلتی دیکھی۔ دریافت کیا گیا کہ تم ”جو“ کے آنے کو بغیر چھانے کیسے کھاتے تھے؟ اس نے بتایا کہ ہم اسے پیٹے اور اس میں پھونکیں مارتے۔ پھونکوں سے جو کچھ اڑتا ہوتا اڑ جاتا اور جو بچ جاتا تو اسے ہم گوندھ کر پکاتے اور کھا لیتے۔ (بخاری)

۴۱۷۲- (۱۴) وَفَنَّ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا عَابَ النَّبِيُّ ﷺ طَعَامًا قَطُّ، إِنْ اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ، وَإِنْ كَرِهَهُ تَرَكَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۱۷۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے میں کبھی عیب نہیں نکالا اگر چاہت ہوئی تو کھا لیتے اور اگر ناپسند جانتے تو اسے چھوڑ دیتے (بخاری، مسلم)

۴۱۷۳- (۱۵) وَفَنَّ، أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَأْكُلُ أَكْلًا كَثِيرًا، فَاسْلَمَ، وَكَانَ - يَأْكُلُ قَلِيلًا، فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: «إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَأْكُلُ فِي مَعَى وَاحِدٍ، وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةٍ»... رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۱۷۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص بہت کھانا کھایا کرتا تھا۔ وہ مسلمان ہو گیا (تو پھر) کم کھانے لگا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں اس کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا، مومن ایک انتڑی میں کھاتا ہے اور کافر سات انتڑیوں میں کھاتا ہے۔ (بخاری)

وضاحت: حدیث کے منہوم کو ظاہر پر محمول کیا جائے گا اس لئے کہ مومن حرمیں نہیں ہوتا اس میں قناعت ہوتی ہے جبکہ کافر میں حرص و لالچ زیادہ ہوتا ہے اور یہ بھی درست ہے کہ مومن کھانے سے پہلے ”بسم اللہ“ پڑھتا ہے شیطان اس کے ساتھ شریک نہیں ہوتا اور کافر کے ساتھ شیطان شریک ہوتا ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۰۵)

۴۱۷۴- (۱۶) و ۴۱۷۵- (۱۷) وَرَوَى مُسْلِمٌ عَنْ أَبِي مُوسَى ، وَابْنِ عَمْرِو الْمُسَنَّدِ مِنْهُ

فَقَطُّ .

۴۱۷۴-۴۱۷۵: امام مسلم نے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کیا ہے۔

۴۱۷۶- (۱۸) وَفِي أُخْرَى لَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ضَافَهُ ضَيْفٌ وَهُوَ كَافِرٌ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِشَاةٍ فَجَلِبَتْ، فَشَرِبَ جِلَابَهَا، ثُمَّ أُخْرِيَ فَشَرِبَهُ، ثُمَّ أُخْرِيَ فَشَرِبَهُ حَتَّى شَرِبَ جِلَابَ سَبْعِ شِيَاهٍ، ثُمَّ إِنَّهُ أَصْبَحَ فَاسْلَمَ، فَأَمَرَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِشَاةٍ فَجَلِبَتْ، فَشَرِبَ جِلَابَهَا، ثُمَّ أَمَرَ بِأُخْرَى. فَلَمْ يَسْتَمِّهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْمُؤْمِنُ يَشْرَبُ فِي مَعَى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَشْرَبُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ».

۴۱۷۶: اور امام مسلم کی دوسری روایت جو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، اس میں ذکر ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سمان بنا جب کہ وہ کافر تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ بکری کا دودھ دہا جائے چنانچہ دودھ دہا گیا، اس نے وہ دودھ پی لیا پھر دوسری بکری کا دودھ دہا گیا اس نے اس کا (دودھ) بھی پی لیا یہاں تک کہ وہ سات بکریوں کا دودھ پی گیا۔ پھر صبح ہوئی تو وہ مسلمان ہو گیا چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے ایک بکری کا دودھ دہنے کے لئے حکم دیا۔ چنانچہ دودھ دہا گیا اور وہ اسے پی گیا پھر آپ نے دوسری بکری کا دودھ دہنے کا حکم دیا (اور اسے پلانے کو کہا) لیکن وہ دودھ نہ پی سکا (اس پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، 'مومن ایک انتڑی میں پیتا ہے جب کہ کافر سات انتڑیوں میں پیتا ہے۔'

۴۱۷۷- (۱۹) وَهَنَهُ، قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «طَعَامُ الْإِثْنَيْنِ كَافِي الثَّلَاثَةِ، وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِي الْأَرْبَعَةِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۱۷۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، 'دو آدمیوں کا کھانا تین کو کفایت کرتا ہے اور تین کا کھانا چار کو کفایت کرتا ہے (بخاری، مسلم)'

۴۱۷۸- (۲۰) وَهَنَ جَابِرٌ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْإِثْنَيْنِ، وَطَعَامُ الْإِثْنَيْنِ يَكْفِي الْأَرْبَعَةَ، وَطَعَامُ الْأَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۱۷۸: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، ایک شخص کا کھانا دو کو کفایت کرتا ہے اور دو کا کھانا چار کو کفایت کرتا ہے اور چار کا کھانا آٹھ کو کفایت کرتا ہے (مسلم)

۴۱۷۹ - (۲۱) وَهَنَ عَائِشَةُ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «التَّلْبِينَةُ - مُجِمَّةٌ - لِفُؤَادِ الْمَرِيضِ، تَذْهَبُ بِبَعْضِ الْحُزَنِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

- ۴۱۷۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، ہریہ (جو کالیہ) بیمار کے دل کو آرام پہنچاتا ہے اور غم کو کم کرتا ہے (بخاری، مسلم)

۴۱۸۰ - (۲۲) وَهَنَ أَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنْ خَيَّطَا دَعَا النَّبِيَّ ﷺ لِيَطْعِمَ صَنْعَةً، فَذَهَبَتْ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَرَّبَ خُبْرَ شَعِيرٍ وَمَرَقًا فِيهِ دُبَاءٌ - وَقَدِيدٌ - فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَتَّبِعُ الدُّبَاءَ مِنْ حَوَالِي الْقِضْعَةِ، فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّ الدُّبَاءَ بَعْدَ يَوْمَيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۱۸۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک درزی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے پر بلایا جو اس نے خود تیار کیا تھا میں بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلا گیا اس نے جو کی روٹی اور شوربا جس میں کدو اور گوشت کے خشک کئے ہوئے کھڑے تھے آپ کے سامنے رکھے۔ میں نے ملاحظہ کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیالے میں ادھر ادھر سے کدو تلاش کر رہے تھے، اس روز سے میں ہمیشہ کدو کو محبوب جانتا رہا (بخاری، مسلم)

۴۱۸۱ - (۲۳) وَهَنَ عَمْرُ بْنُ أُمَيَّةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يَخْتَرُّ مِنْ كَيْفِ شَاةٍ فِي يَدِهِ، فَذَعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ فَأَلْقَاهَا وَالسَّكِينِ الَّتِي يَخْتَرُّ بِهَا، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى، وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۱۸۱: عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کے ہاتھ میں بکری کی دستی کا گوشت تھا، آپ اس سے (کٹ کر) کھا رہے تھے۔ جب آپ کو نماز کی جانب بلایا گیا تو آپ نے گوشت کے کھڑے اور چھری کو رکھ دیا جس کے ساتھ آپ اسے کٹ رہے تھے۔ بعد ازاں آپ نے کھڑے ہو کر نماز ادا کی اور (نیا) وضو نہیں کیا (بخاری، مسلم)

۴۱۸۲ - (۲۴) وَهَنَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُجِبُّ الْحُلُوءَ وَالْعَسَلِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۱۸۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میٹھی چیز اور شہد کو پسند فرماتے تھے (بخاری)

۴۱۸۳- (۲۵) وَقَدْ جَابِرٌ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَأَلَ أَهْلَهُ الْإِدَمَ. فَقَالُوا: مَا عِنْدَنَا إِلَّا خَلٌّ، فَدَعَا بِهِ، فَجَعَلَ يَأْكُلُ بِهِ وَيَقُولُ: «نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ، نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۱۸۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گھروالوں سے سالن طلب کیا۔ انہوں نے جواب دیا 'ہمارے پاس تو بس سرکہ ہے۔ آپ نے اسے منگوا یا اور اس کے ساتھ کھانا کھانے لگے اور فرمایا 'سرکہ کتنا اچھا سالن ہے (مسلم)

۴۱۸۴- (۲۶) وَقَدْ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «الْكَمَاءُ مِنَ الْمَنِّ، وَمَا وَهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: «مِنَ الْمَنِّ الَّذِي أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ».

۴۱۸۴: سعید بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'کھمبیں 'من' میں سے ہے اور اس کا پانی آنکھوں کے لیے شفا بخش ہے (بخاری، مسلم) اور مسلم کی روایت میں ہے کہ اس 'من' سے ہے جس کو اللہ نے موسیٰ علیہ السلام پر نازل فرمایا۔

۴۱۸۵- (۲۷) وَقَدْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْكُلُ الرُّطْبَ بِالْقِنَاءِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۱۸۵: عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کجور کو گڑی کے ساتھ ملا کر کھاتے تھے (بخاری، مسلم)

۴۱۸۶- (۲۸) وَقَدْ جَابِرٌ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِمَرِّ الظُّهْرَانِ نَجْنِي الْكَبَاثَ، فَقَالَ: «عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ مِنْهُ؛ فَإِنَّهُ أَطْيَبُ» فِقِيلٌ: أَكُنْتَ تَرَعَى الْغَنَمَ؟ قَالَ: «نَعَمْ، وَهَلْ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا رَعَاهَا؟». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۱۸۶: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ "مرالظہران" (مقام) میں تھے ہم پیلو چن رہے تھے۔ آپ نے فرمایا 'سیاہ رنگ کے پیلو چننا' اس لئے کہ وہ بہت عمدہ ہوتے ہیں۔ آپ سے دریافت کیا گیا۔ کیا آپ بکریاں چرایا کرتے تھے؟ آپ نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے فرمایا 'ہر پیلو چننے والی بکریاں چرائی ہیں۔ (بخاری، مسلم)

۴۱۸۷- (۲۹) وَفِي رِوَايَةٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ مُقْعِبًا يَأْكُلُ تَمْرًا.
وَفِي رِوَايَةٍ: يَأْكُلُ مِنْهُ أَكْلًا ذَرِيعًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۱۸۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ اکڑوں بیٹھے کجوریں تناول فرما رہے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ آپ کجوریں جلدی جلدی تناول فرما رہے تھے (مسلم)

۴۱۸۸- (۳۰) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَقْرَنَ الرَّجُلُ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ حَتَّى يَسْتَاذِنَ أَصْحَابَهُ. . . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۱۸۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ کوئی شخص اپنے رفقاء کی اجازت کے بغیر دو کجوریں ملا کر نہ کھائے (بخاری، مسلم)

۴۱۸۹- (۳۱) وَفِي رِوَايَةِ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا يَجُوعُ أَهْلُ بَيْتٍ عِنْدَهُمُ التَّمْرُ... وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ: «يَا عَائِشَةُ! بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيهِ، جِيَاعُ أَهْلِهِ، قَالَهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.»

۴۱۸۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایسے گھر والے جن کے پاس کجوریں ہیں وہ بھوکے نہیں رہتے اور ایک روایت میں ہے آپ نے فرمایا، اے عائشہ! وہ گھر جس میں کجوریں نہیں ہیں وہ بھوکے ہیں۔ آپ نے یہ جملہ دو یا تین بار دہرایا۔ (مسلم)
وضاحت: جس گھر میں کجور کے علاوہ کوئی اور شے نہ ہو تو ان کے لئے کجوریں خوراک سے نعم الہی ہیں۔

۴۱۹۰- (۳۲) وَفِي رِوَايَةِ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ تَصَبَّحَ بِسَبْعِ تَمْرَاتٍ عَجْوَةٍ لَمْ يَضُرَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ سُمٌّْ وَلَا سِحْرٌ.» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۱۹۰: سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، جو شخص صبح کے وقت سات ”عجوة“ کجوریں تناول کرتا ہے، اس روز اسے زہر اور جادو نقصان نہیں دے گا۔ (بخاری، مسلم)

۴۱۹۱- (۱۳) وَفِي رِوَايَةِ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ فِي عَجْوَةِ الْعَالِيَةِ شِفَاءً، وَإِنَّهَا تَرِيأَقُ أَوْلَ الْبُكَرَةِ.» . . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۱۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ ”عالیہ“ کی مجھ کجیوں میں شفا ہے، علی الصبح نماز منہ ان کا کھانا تریاق ہے یعنی زہر کے لئے نافع ہے (مسلم) وضاحت: عالیہ مدینہ کے گرد کی بستیوں کو کہتے ہیں۔

۴۱۹۲ - (۳۴) **وَمِنْهَا**، قَالَتْ: كَانَ يَأْتِي عَلَيْنَا الشَّهْرُ مَا نُوْقِدُ فِيهِ نَارًا، إِنَّمَا هُوَ التَّمْرُ وَالْمَاءُ، إِلَّا أَنْ يُؤْتَى بِاللَّحِيمِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۱۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ پورا مہینہ گزر جاتا اور ہمارے ہاں آگ نہ جلتی، بس کجیوں اور پانی پر گزارہ ہوتا البتہ (کبھی سے) کچھ گوشت آجاتا (بخاری، مسلم)

۴۱۹۳ - (۳۵) **وَمِنْهَا**، قَالَتْ: مَا شَبَعَ آلُ مُحَمَّدٍ يَوْمَئِذٍ مِنْ خُبْزِ بَرٍّ إِلَّا وَاحِدَهُمَا تَمْرٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۱۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آل محمد نے کبھی مسلسل دو روز تک سیر ہو کر گندم کی روٹی نہیں کھائی ہر دوسرے روز ضرور کجیوں ہوتیں (بخاری، مسلم)

۴۱۹۴ - (۳۶) **وَمِنْهَا**، قَالَتْ: تُوْفِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَمَا شَبَعْنَا مِنَ الْأَسْوَدِيِّينَ — مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۱۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے اور ہم (آپ کی زندگی میں) کجیوں اور پانی سے سیر نہیں ہوئے یعنی وہ بھی بہت تھوڑی سی مدتیں (بخاری، مسلم)

۴۱۹۵ - (۳۷) **وَمِنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ**، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَلَسْتُمْ فِي طَعَامٍ وَشَرَابٍ مَا شَبَعْتُمْ؟ لَقَدْ رَأَيْتُ نَبِيَّكُمْ ﷺ وَمَا يَجِدُ مِنَ الدَّقْلِ — مَا يَمَلَأُ بَطْنَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۱۹: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ تم جو چاہتے ہو وہی کچھ کھاتے پیتے ہو؟ لیکن میں نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ تو ردی کجیوں بھی اس قدر نہیں پاتے تھے کہ پیٹ بھر کر کھائیں (مسلم)

۴۱۹۶ - (۳۸) وَفَنَ أَبِي أَيُّوبَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَتَى بِطَعَامٍ أَكَلَ مِنْهُ، وَبَعَثَ بِفَضْلِهِ إِلَيَّ، وَإِنَّهُ بَعَثَ إِلَيَّ يَوْمًا بِقِصْعَةٍ لَمْ يَأْكُلْ مِنْهَا لِأَنَّ فِيهَا ثَوْمًا، فَسَأَلْتُهُ: أَحْرَامٌ هُوَ؟ قَالَ: «لَا، وَلَكِنْ أَكْرَهُهُ مِنْ أَجْلِ رِيحِهِ» قَالَ: فَإِنِّي أَكْرَهُ مَا كَرِهْتَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۱۹۶: ابو ایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں جب کھانا لایا جاتا تو آپ اس سے تناول فرماتے اور باقی ماندہ میری جانب بھیج دیتے۔ آپ نے ایک روز میری جانب ایک بڑا پیالہ بھیجا، آپ نے اس سے تناول نہیں کیا تھا، اس لئے کہ اس میں لسن تھا۔ میں نے آپ سے دریافت کیا، بھلا لسن حرام ہے؟ آپ نے جواب دیا، نہیں! البتہ اس کی بدبو کی وجہ سے میں اسے ناپسند جانتا ہوں۔ میں نے کہا، جس چیز کو آپ ناپسند جانتے ہیں، میں بھی اسے ناپسند جانتا ہوں (مسلم)

۴۱۹۷ - (۳۹) وَفَنَ جَابِرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَكَلَ ثَوْمًا أَوْ بَصَلًا—، فَلْيَعْتَزَلْنَا» أَوْ قَالَ: «فَلْيَعْتَزَلْ مَسْجِدَنَا. أَوْ لِيَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ». وَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَتَى بِقَدْرِ فِيهِ خَضِرَاتٌ مِنْ بُقُولٍ، فَوَجَدَ لَهَا رِيحًا، فَقَالَ: «قَرَّبُوهَا» - إِلَى بَعْضِ أَصْحَابِهِ -، وَقَالَ: «كُلْ، فَإِنِّي أَنَا جِيءُ مَنْ لَا تَنَاجِيَّ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۱۹۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص لسن یا پیاز کھائے وہ ہماری مسجد سے دور رہے یا اپنے گھر میں رہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں ایک ہنڈیا لائی گئی جس میں سبزیاں تھیں۔ آپ نے اس میں سے بدبو محسوس کی تو آپ نے فرمایا، اسے فلاں شخص کے پاس لے جاؤ اور اسے کہو کہ وہ اسے کھائے، اس لئے کہ جس ذات سے میں سرگوشی کرتا ہوں اس ذات سے وہ سرگوشی نہیں کرتا (بخاری، مسلم)

وضاحت: بدبو دار حلال چیزیں کھا کر مسجد میں نہیں جانا چاہیے تاکہ نمازیوں کو تکلیف نہ ہو لسن، پیاز کی طرح موی سے بھی بدبو آتی ہے۔ اس سے بھی پرہیز کرنا چاہیے نیز حقہ اور سگریٹ پینے والے کا بھی یہی حکم ہے (واللہ اعلم)

۴۱۹۸ - (۴۰) وَفَنَ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «كَيْلُوا طَعَامَكُمْ يُبَارِكْ لَكُمْ فِيهِ...» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۱۹۸: مقدم بن معدیکرب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، اپنی خوراک (والی جنس) کو ماپ لیا کرو، ایسا کرنے سے (اس میں) تمہارے لئے برکت ہوگی۔ (بخاری)

وضاحت: مقصود یہ ہے کہ خریدتے وقت جنس کو ماپ تول لیا جائے لیکن روزانہ ماپ تول کر نکالنا اور اسے

استعمال کرنا درست نہیں۔ اس لئے کہ ایک حدیث میں ہے، عائشہؓ بیان کرتی ہیں، میرے پاس ”جو“ تھے، میں ان میں سے ایک لبا عرصہ کھاتی رہی لیکن ایک روز میں نے انہیں ماپ لیا تو وہ جلد ہی ختم ہو گئے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۰۸)

۴۱۹۹ - (۴۱) وَهَنْ أَبِي أَمَامَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا رَفَعَ مَائِدَتَهُ قَالَ: «الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ، غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُودِعٍ وَلَا مُسْتَغْنَى عَنْهُ رَبَّنَا». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۱۹۹: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب آپ کے سامنے سے دسترخوان اٹھایا جاتا تو آپ دعا فرماتے کہ تمام تعریفیں، بہت زیادہ عمدہ اور برکت سے بھرپور صرف اللہ کے لئے ہیں جو ختم نہ ہوں، نہ ان کو چھوڑا جائے (بلکہ ہمیشہ ہمیشہ اس کا سلسلہ جاری رہے) اور نہ اس سے بے نیازی دکھائی جائے، اے ہمارے پروردگار! (بخاری)

۴۲۰۰ - (۴۲) وَهَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَيَرْضَى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ فَيَحْمَدُهُ عَلَيْهَا، أَوْ يَشْرِبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدُهُ عَلَيْهَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَسَنَدُ كُرْحِدَيْثِي عَائِشَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: مَا شَبِعَ آلَ مُحَمَّدٍ، وَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الدُّنْيَا فِي «بَابِ فَضْلِ الْفُقَرَاءِ» إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى.

۴۲۰۰: اس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس بندے سے خوش ہوتا ہے جو کھانا کھا کر اس کی تعریف کرتا ہے یا پانی پی کر اس کی تعریف کرتا ہے۔ (مسلم) اور آگے چل کر عائشہؓ اور ابو ہریرہؓ سے مروی دو حدیثیں (جس میں ہے) کہ ”آل محمد نے سیر ہو کر کھانا نہیں کھایا“ اور ”نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا سے کوچ کیا“ کو انشاء اللہ تعالیٰ ہم فقراء کی فضیلت کے باب میں ذکر کریں گے۔

الفصل الثلثي

۴۲۰۱ - (۴۳) هَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَرَّبَ طَعَامًا، فَلَمْ أَرِطَعَامًا كَانَ أَعْظَمَ بَرَكَةٍ مِنْهُ أَوْلَى مَا أَكَلْنَا، وَلَا أَقَلَّ بَرَكَةٍ فِي آخِرِهِ، قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ هَذَا؟ قَالَ: «إِنَّا ذَكَّرْنَا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ جِئْنَا أَكَلْنَا، ثُمَّ قَعَدْنَا مَنْ أَكَلَ وَلَمْ يُسَمِّ اللَّهَ فَأَكَلَ مَعَهُ الشَّيْطَانُ». رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَنِ».

دوسری فصل: ۴۲۰۱: ابویوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے

آپ کے سامنے کھانا رکھا گیا۔ میں نے کوئی ایسا کھانا نہیں دیکھا کہ جب ہم اسے کھانے لگے تو شروع میں وہ سب سے زیادہ برکت والا اور آخر میں وہ سب سے کم برکت والا تھا۔ ہم نے دریافت کیا 'اے اللہ کے رسول! یہ کیا ہے؟ آپ نے وضاحت کی کہ جب ہم نے کھانا شروع کیا تو ہم نے "بسم اللہ" پڑھ کر کھانا (شروع) کیا۔ اس کے بعد کچھ لوگ ایسے شریک ہو گئے جنہوں نے "بسم اللہ" نہ پڑھی تو ان کے ساتھ شیطان بھی کھانا کھانے لگا (شرح الحد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن لیسہ راوی حکم فیہ ہے (النعفاء الصغیر صفحہ ۱۹۰، الجرح والتعديل جلد ۵ صفحہ ۶۸۲، تاریخ الکبیر جلد ۵ صفحہ ۵۷۳، تقریب التہذیب جلد ۴ صفحہ ۴۴۴)

۴۲۰۲ - (۴۴) وَهَنَ عَائِشَةُ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَنَسِيَ أَنْ يَذْكُرَ اللَّهَ عَلَى طَعَامِهِ؛ فَلْيَقُلْ: بِسْمِ اللَّهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۴۲۰۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص کھانا کھانے لگے (اور) وہ کھانا کھاتے وقت (شروع میں) "بسم اللہ" پڑھنی بھول جائے تو وہ "بسم اللہ اولہ و آخرہ" کے کلمات ادا کرے (ترمذی، ابوداؤد)

۴۲۰۳ - (۴۵) وَهَنَ أُمِّيَّةُ بِنُ مَخْشِيٍّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَجُلٌ يَأْكُلُ فَلَمْ يُسَمِّ حَتَّى لَمْ يَبْقَ مِنْ طَعَامِهِ إِلَّا لُقْمَةٌ، فَلَمَّا رَفَعَهَا إِلَى فِيهِ قَالَ: بِسْمِ اللَّهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ، فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ قَالَ: «مَا زَالَ الشَّيْطَانُ يَأْكُلُ مَعَهُ، فَلَمَّا ذَكَرَ اسْمَ اللَّهِ اسْتَقَاءَ مَا فِي بَطْنِهِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۲۰۳: امیہ بن معشی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص کھانا کھانے لگا، اس نے "بسم اللہ" نہ پڑھی۔ جب اس کے کھانے سے صرف ایک لقمہ باقی رہ گیا اور اس نے لقمہ اپنے منہ کی جانب اٹھایا تو اس نے "بسم اللہ اولہ و آخرہ" پڑھا اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس دیے اور آپ نے فرمایا: شیطان اس شخص کے ساتھ کھانا کھانا رہا۔ جب "بسم اللہ" پڑھی گئی تو شیطان کے پیٹ میں جو کچھ تھا اس نے اس کی تے کر دی۔ (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔ شی بن عبدالرحمان راوی مجہول ہے۔ (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۴۳۵، مکذوبہ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۳۲۱، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۷۷۷)

۴۲۰۴ - (۴۶) وَهَنَ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا فَرَّغَ مِنْ طَعَامِهِ قَالَ: «الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِينَ»... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۴۲۰۳: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھانے سے فارغ ہوئے تو یہ دعا فرماتے ”سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، جس نے ہمیں کھلایا، پلایا اور مسلمان کیا (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ) وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے، اسماعیل بن ریح اور ریح راوی دونوں مجہول ہیں (میزان الاعتدال جلد ۲۲۸ صفحہ ۳۸۱، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۸۱، ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۲۶۳)

۴۲۰۴- (۴۷) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الطَّاعِمُ الشَّاكِرُ كَالصَّائِمِ الصَّابِرِ»... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۲۰۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ کی نعمتوں کو کھانے والا اور شکر ادا کرنے والا، اس شخص جیسا ہے جو روزہ دار ہے اور صبر کر رہا ہے (ترمذی)

۴۲۰۶- (۴۸) وَرَوَاهُ — ابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ، عَنْ سِنَانِ بْنِ سَنَةَ، عَنْ أَبِيهِ.

۴۲۰۶: اور (اوپر والی) حدیث کو ابن ماجہ اور دارمی نے سنان بن سنہ سے اس نے اپنے والد سے بیان کیا ہے۔

۴۲۰۷- (۴۹) وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَكَلَ أَوْ شَرِبَ قَالَ: «الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَ وَسَقَى، وَسَوَّغَهُ—، وَجَعَلَ لَهُ مَخْرَجًا»... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۲۰۷: ابوایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھانے پینے سے (فارغ ہو جاتے) تو یہ دعا مانگتے ”سب حمد و ثنا اللہ کے لئے ہے جس نے (ہمیں) کھلایا پلایا اور اس کو (مخارج سے) گزارا اور اس کے باہر جانے کا انتظام کیا“ (ابوداؤد)

۴۲۰۸- (۵۰) وَعَنْ سَلْمَانَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَرَأْتُ فِي التَّوْرَةِ أَنْ بَرَكَتِ الطَّعَامِ الْوُضُوءَ بَعْدَهُ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «بَرَكَتُ الطَّعَامِ الْوُضُوءُ قَبْلَهُ وَالْوُضُوءُ بَعْدَهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۴۲۰۸: سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے تورات میں پڑھا کہ کھانے میں برکت کھانے کے بعد ہاتھ منہ دھونے سے ہوتی ہے چنانچہ میں نے اس کا ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ آپ نے فرمایا، کھانے میں برکت کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ منہ دھونے سے ہوتی ہے (ترمذی، ابوداؤد) وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (مکتوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۱۳۱)

۴۲۰۹- (۵۱) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ ، فَقَدِمَ إِلَيْهِ طَعَامٌ ، فَقَالُوا : أَلَا نَاتِيكَ بِوُضُوءٍ ؟ قَالَ : « إِنَّمَا أَمَرْتُ بِالْوُضُوءِ إِذَا قُمْتُ إِلَى الصَّلَاةِ . » رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ، وَأَبُو دَاوُدَ ، وَالنَّسَائِيُّ .

۴۲۰۹ : ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضاے حاجت سے فارغ ہوئے تو آپ کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ صحابہ کرام نے دریافت کیا، ہم آپ کے پاس وضو بنانے کے لئے پانی نہ لائیں؟ آپ نے فرمایا، مجھے وضو بنانے کا حکم صرف اس وقت دیا گیا ہے جب میں نماز ادا کرنے کے لئے کھڑا ہوں (ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

۴۲۱۰- (۵۲) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ .

۴۲۱۰ : ابن ماجہ نے اس حدیث کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۴۲۱۱- (۵۳) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : أَنَّهُ اتَى بِقِصْعَةٍ مِنْ ثَرِيدٍ . فَقَالَ : « كُلُوا مِنْ جَوَانِبِهَا ، وَلَا تَأْكُلُوا مِنْ وَسْطِهَا ، فَإِنَّ الْبَرَكَةَ تَنْزِلُ فِي وَسْطِهَا . » رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ، وَابْنُ مَاجَةَ ، وَالِدَّارِمِيُّ ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ : هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ . وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ : « إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلَا يَأْكُلُ مِنْ أَعْلَى الصَّحْفَةِ ، وَلَكِنْ يَأْكُلُ مِنْ أَسْفَلِهَا ، فَإِنَّ الْبَرَكَةَ تَنْزِلُ مِنْ أَعْلَاهَا . »

۴۲۱۱ : ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں ”ثرید“ کا پیالہ لایا گیا۔ آپ نے حکم دیا کہ اس کے کناروں سے کھائیں، درمیان سے نہ کھائیں۔ اس لئے کہ درمیان میں برکت نازل ہوتی ہے۔ (ترمذی، ابن ماجہ، دارمی) امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی شخص کھانا کھائے تو پیالے کے اوپر سے نہ کھائے بلکہ اس کے نیچے سے کھائے اس لئے کہ برکت کھانے کے اوپر نازل ہوتی ہے۔

وضاحت : گوشت کے شوربے میں بھگوئے ہوئے روٹی کے ٹکڑوں کو ثرید کہا جاتا ہے (المجموع صفحہ ۳۲)

۴۲۱۲- (۵۴) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ، قَالَ : مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَأْكُلُ مُتَكَبِّتًا قَطُّ ، وَلَا يَطَأُ عَقِبَهُ رَجُلَانِ . . . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ .

۴۲۱۲ : عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی تکیہ لگا کر کھاتے ہوئے نہیں دیکھا گیا نیز جب آپ چلتے تو آپ کے پیچھے دو شخص نہیں ہوتے تھے (ابوداؤد)

۴۲۱۳ - (۵۵) وَفَنَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ جَزَاءٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِخَبْزٍ وَلَحْمٍ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ، فَأَكَلَ وَأَكَلْنَا مَعَهُ، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى، وَصَلَّيْنَا مَعَهُ، وَلَمْ نَزِدْ عَلَى أَنْ مَسَحْنَا أَيِّدِنَا بِالْحَصْبَاءِ... رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۴۲۱۳: عبد اللہ بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تھے۔ آپ کے پاس گوشت روٹی لائی گئی۔ آپ نے اسے تناول فرمایا۔ ہم نے بھی تناول کیا۔ بعد ازاں آپ کھڑے ہوئے آپ نے نماز ادا کی۔ ہم نے بھی آپ کے ساتھ نماز ادا کی اور ہم نے اس سے زیادہ کچھ نہ کیا کہ ہم نے اپنے ہاتھ (دھونے کی بجائے) نکلروں کے ساتھ صاف کئے۔ (ابن ماجہ)

وضاحت: حرمہ بن یحییٰ اور ابن اسیر دونوں راویوں میں کلام ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۴۷۲، تاریخ الخلفاء جلد ۵ صفحہ ۵۷۴، الجرح والتعديل جلد ۵ صفحہ ۶۸۲، البروجین جلد ۲ صفحہ ۱۱، الصفاء والمتروکین صفحہ ۳۴۶)

۴۲۱۴ - (۵۶) وَفَنَّ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِلَحْمٍ فَرَفَعَ إِلَيْهِ الذَّرَاعُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ، فَهَسَّ مِنْهَا... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۴۲۱۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گوشت کی دستی لائی گئی اور آپ کو دستی کا گوشت پسند تھا تو آپ نے دائیں کے ساتھ اس (دستی) سے گوشت کھایا (ترمذی، ابن ماجہ)

۴۲۱۵ - (۵۷) وَفَنَّ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَقْطَعُوا اللَّحْمَ بِالسِّكِّينِ؛ فَإِنَّهُ مِنْ صُنْعِ الْأَعَاجِمِ، وَأَنْهَسُوهُ فَإِنَّهُ أَهْنَأُ وَأَمْرَأُ». رَوَاهُ ابْنُ دَاوُدَ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ» وَقَالَا: لَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ.

۴۲۱۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، چھری کے ساتھ گوشت کاٹ کر نہ کھاؤ اس لئے کہ یہ طریقہ عجیبوں کا ہے بلکہ گوشت کو دائیں کے ساتھ کاٹ کر کھاؤ اس طرح وہ زیادہ خوشگوار اور نود ہضم ہوتا ہے۔ (ابوداؤد، بیہقی شعب الایمان) ان دونوں نے کہا کہ یہ حدیث قوی نہیں ہے۔
وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۷۲)

۴۲۱۶ - (۵۸) وَفَنَّ أُمُّ الْمُنْذِرِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَمَعَهُ عَلِيٌّ، وَلَنَا دَوَالٍ مُعَلَّقَةٌ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْكُلُ وَعَلِيٌّ مَعَهُ يَأْكُلُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِعَلِيِّ: «مَهْ يَا عَلِيُّ! فَإِنَّكَ نَاقِهٌ» - قَالَتْ: فَجَعَلْتُ لَهُمْ سِلْقًا - وَشَعِيرًا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَا عَلِيُّ! مِنْ هَذَا فَاصِبٌ؛ فَإِنَّهُ أَوْفَقَ لَكَ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۴۲۱۶: ام المنذر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ کے ہمراہ علیؑ تھے۔ ہم نے کچی پکی کجوروں کے خوشے لٹکائے ہوئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کھانا شروع کیا اور علیؑ بھی آپ کے ساتھ کھانے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؑ سے کہا۔ اے علیؑ! آپ رک جائیں، آپ تو ابھی ابھی بیماری سے اٹھے ہیں۔ ام المنذر کہتی ہیں کہ میں نے ان کیلئے چند اور جو (ملا کر) پکائے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے علیؑ! اسے تناول کریں یہ آپ کے لئے مناسب ہے (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

۴۲۱۷- (۵۹) وَهَنْ أَنَسٍ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعْجِبُهُ الثُّغْلُ... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالتَّبَهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۴۲۱۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھرچن (دہ دگی) پسند تھی (ترمذی، تہقی شعب الایمان)

۴۲۱۸- (۶۰) وَهَنْ نَيْسَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: «مَنْ أَكَلَ فِي قِصْعَةٍ فَلَحِسَهَا اسْتَعْفَرْتُ لَهُ الْقِصْعَةَ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۴۲۱۸: نیسہ رضی اللہ عنہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا، جس شخص نے پلٹ سے (کھانا) کھایا اور اسے زبان کے ساتھ چاٹ لیا تو پلٹ اس کے لئے مغفرت طلب کرتی ہے (احمد، ترمذی، ابن ماجہ، دارمی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔
وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں معنی بن راشد راوی ضعیف ہے۔ (ضعیف ترمذی صفحہ ۲۰۵، ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۲۳)

۴۲۱۹- (۶۱) وَهَنْ أَبِي مُرَيْزَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ بَاتَ وَفِي يَدَيْهِ غَمْرٌ— لَمْ يَغْسِلْهُ فَأَصَابَهُ شَيْءٌ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ»... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۴۲۱۹: ابو مریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے رات اس حال میں گزاری کہ اس کے ہاتھ چکناٹ والے تھے اس نے ان کو صاف نہیں کیا۔ اس دوران اسے کوئی تکلیف پہنچی تو پھر وہ خود کو ہی ملامت کرے (ترمذی، ابو داؤد، ابن ماجہ)

۴۲۲۰- (۶۲) وَهَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ أَحَبَّ الطَّعَامِ إِلَيَّ

رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الثَّرِيدُ مِنَ الْخُبْزِ، وَالثَّرِيدُ مِنَ الْحَيْسِ ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۲۲۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام کھانوں سے زیادہ محبوب شوربے میں ڈوبی ہوئی روٹی (ثرید) اور کجور، پنیر اور گھی سے تیار شدہ چوری (ثرید) تھی۔ (ابوداؤد) وضاحت: اس حدیث کی سند میں ایک راوی مجہول ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۸)

۴۲۲۱- (۶۳) وَهَنْ أَبِي أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كُلُوا الزَّيْتِ وَأَدْهِنُوا بِهِ؛ فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرَةِ مُبَارَكَةٍ» ... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۴۲۲۱: ابو اسید انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تیل کھاؤ اور اپنے جسم پر لگاؤ کیونکہ وہ مبارک درخت سے لگا ہے (ترمذی، ابن ماجہ، دارمی) وضاحت: یہ حدیث غایت درجہ ضعیف ہے (ضعیف ابن ماجہ علامہ البانی صفحہ ۲۶۷)

۴۲۲۲- (۶۴) وَهَنْ أُمِّ هَانِئٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «أَعِنْدِكَ شَيْءٌ؟» قُلْتُ: لَا، إِلَّا خُبْزٌ يَابَسٌ وَخَلٌّ. فَقَالَ: «هَاتِي، مَا أَفْقَرَيْتِ مِنْ أَدَمٍ فِيهِ خَلٌّ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۴۲۲۲: ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے ہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، آپ نے دریافت کیا، تمہارے پاس کچھ کھانے کے لئے ہے؟ میں نے کہا نہیں! ہاں مگر سوکھی روٹی اور سرکہ ہے۔ آپ نے فرمایا، لاؤ! وہ گھر سالن سے خالی نہیں، جس میں سرکہ ہے۔ (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

۴۲۲۳- (۶۵) وَهَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَخَذَ كِسْرَةً مِنْ خُبْزِ الشَّعِيرِ، فَوَضَعَ عَلَيْهَا تَمْرَةً، فَقَالَ: «هَذِهِ أَدَامُ هَذِهِ» وَأَكَلَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۲۲۳: یوسف بن عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ نے جو کی روٹی کا ٹکڑا پکڑا اس پر ایک کجور رکھی اور فرمایا، اس کا یہ سالن ہے (چنانچہ) آپ نے تناول فرمایا۔ (ابوداؤد) وضاحت: اس حدیث کی سند میں یزید بن ابوامیہ راوی مجہول ہے۔ (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۸) ضعیف ابوداؤد (صفحہ ۳۷۷)

۴۲۲۴- (۶۶) وَهَنْ سَعْدٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَضْتُ مَرَضًا أَتَانِي النَّبِيُّ ﷺ يَعُوذُنِي، فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ ثَدْيِي حَتَّى وَجَدَتْ بُرْدَهَا عَلَى فُوَادِي، وَقَالَ: «إِنَّكَ رَجُلٌ مَقْوُودٌ»

أَتَى الْحَارِثَ بْنَ كَلْدَةَ أَخَا ثَقِيفٍ فَإِنَّهُ رَجُلٌ يَتَطَبَّبُ، فَلْيَأْخُذْ سَمْعَ تَمْرَاتٍ مِنْ عَجْوَةِ الْمَدِينَةِ،
فَلْيَجَاهُنْ — بِنَوَاهُنْ، ثُمَّ لِيَلِدْكَ — بِهِنَّ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۲۲۳: سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں بیمار ہو گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم میری بیمار پرسی کے لئے میرے پاس تشریف لائے۔ آپ نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر رکھا میں نے اپنے دل میں (آپ کے) ہاتھ کی ٹھنڈک محسوس کی۔ آپ نے فرمایا، تم اختلاج قلب کے مریض ہو۔ تم حارث بن کلدہ ثقفی کے پاس جاؤ، وہ شخص فن طب سے واقف ہے، وہ سینہ کی سات مجھ کھجوریں لے کر انہیں گھلیوں سمیت باریک کرے پھر وہ انہیں تیرے منہ کے کنارے سے تیرے (حلق) میں ان کو اتار دے۔ (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۸۳)

۴۲۲۵ - (۶۷) وَهَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَأْكُلُ الْبَطِيخَ
بِالرُّطْبِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَزَادَ أَبُو دَاوُدَ: وَيَقُولُ: «يُكْسَرُ حَرُّ هَذَا يَبْرِدُ هَذَا، وَيَبْرُدُ هَذَا يَحْرُ
هَذَا». وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۴۲۲۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تربوز کو کھجور کے ساتھ ملا کر کھایا کرتے تھے۔ (ترمذی) ابوداؤد میں اضافہ ہے آپ نے فرمایا، اس کی گرمی اس کی ٹھنڈک سے کم ہو جائے گی اور اس کی ٹھنڈک اس کی گرمی سے کم ہو جائے گی۔ امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔
وضاحت: ابوداؤد کی روایت کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۷۲)

۴۲۲۶ - (۶۸) وَهَنْ أَنَيْسَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِتَمْرٍ عَتِيقٍ، فَجَعَلَ
يُقْتِسُهُ وَيُخْرِجُ الشُّوسَ مِنْهُ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۲۲۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پرانی کھجوریں لائی گئیں۔ آپ ان سے ڈھونڈ ڈھونڈ کر کیڑے نکالتے تھے (ابوداؤد)

۴۲۲۷ - (۶۹) وَهَنْ ابْنِ عَمْرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِجُبْنَةٍ فِي
تَبُوكَ، فَذَعَا بِالسِّكِّينِ، فَسَمَّى وَقَطَعَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۲۲۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ”تبوک“ میں پیر کا کھڑا لایا گیا آپ نے چھری طلب کی اور ”بسم اللہ“ پڑھ کر اسے کاٹا (ابوداؤد)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابراہیم حلالی راوی قوی نہیں ہے (میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۵۵)

۴۲۲۸- (۷۰) **وَمِنْ سَلْمَانَ**، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ السَّمَنِ وَالْجُبْنِ وَالْفِرَاءِ—؛ فَقَالَ: «الْحَلَالُ مَا أَحَلَّ اللهُ فِي كِتَابِهِ، وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمَ اللهُ فِي كِتَابِهِ، وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ مِمَّا عَفَا عَنْهُ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. وَمَوْقُوفٌ عَلَى الْأَصَحِّ.

۴۲۲۸: سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کھی، پیر اور رنگے ہوئے چمڑے کے استعمال کے بارے میں دریافت کیا گیا۔ آپ نے جواب دیا، وہ چیزیں حلال ہیں جن کو اللہ نے اپنی کتاب میں حلال قرار دیا ہے اور وہ چیزیں حرام ہیں جن کو اللہ نے اپنی کتاب میں حرام قرار دیا ہے اور جن چیزوں سے خاموشی اختیار کی ہے وہ معاف ہیں۔ (ابن ماجہ، ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔ صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث موقوف ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں سیف بن ہارون برجمی راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۵۸)

۴۲۲۹- (۷۱) **وَمِنْ ابْنِ عُمَرَ**، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَدِدْتُ أَنْ عِنْدِي خُبْزَةٌ بِيضَاءَ سَمْرَاءَ مُلْبَقَةٌ بِسَمْنٍ وَلَبَنٍ، فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَاتَّخَذَهَا، فَجَاءَ بِهِ، فَقَالَ: «فِي أَبِي شَيْءٍ كَانَ هَذَا؟» — قَالَ: «فِي عُكَّةٍ صَبَّتِ — قَالَ: «ارْفَعَهُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ. وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ: هَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ»

۴۲۲۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ مجھے سفید گندم کی روٹی میسر ہو جو کھی اور دودھ سے گوندھ کر تیار کی گئی ہو۔ (آپ کی یہ آرزو سن کر قوم میں سے ایک صحابی کھڑا ہوا، وہ اسے تیار کر کے لے آیا۔ آپ نے دریافت کیا، کھی کس برتن میں تھا؟ اس نے بتایا ”گھوہ“ کے چمڑے کی کچی میں تھا۔ آپ نے حکم دیا، اسے اٹھا لو۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ) ابوداؤد نے اس حدیث کو منکر قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ایوب بن وائل راوی ضعیف اور مجہول ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۹۵) ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۷۸، ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۲۷۰، ضعیف الجامع الصغیر (۳۸۹)

۴۲۳۰- (۷۲) **وَمِنْ عَلِيٍّ**، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ الثُّومِ إِلَّا مَطْبُوحًا. . . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۴۲۳۰: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچا پسن کھانے سے منع کیا البتہ پکا ہوا کھانا درست ہے۔ (ترمذی، ابوداؤد)

۴۲۳۱ - (۷۳) وَمَنْ أَبِي زِيَادٍ، قَالَ: سئِلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ الْبَصْلِ .
فَقَالَتْ: إِنَّ آخِرَ طَعَامٍ أَكَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ طَعَامٌ فِيهِ بَصْلٌ . . . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ .

۴۲۳۱: ابو زیاد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں عائشہ رضی اللہ عنہا سے پیاز کے بارے میں دریافت کیا گیا، انہوں نے جواب دیا کہ آخری کھانا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھایا، اس میں پیاز تھا۔ (ابوداؤد)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں بقیہ بن ولید راوی پر کلام ہے (المرجح والتعديل جلد ۲ صفحہ ۱۷۲۸، تہذیب الکمال جلد ۴ صفحہ ۱۴۲، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۳۱، تہذیب جلد ۱ صفحہ ۱۰۵)

۴۲۳۲ - (۷۴) وَمَنْ ابْنِ بُسْرِ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَدَمْنَا زُبْدًا وَتَمْرًا، وَكَانَ يُحِبُّ الزُّبْدَ وَالتَّمْرَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ .

۴۲۳۲: بُر کے دو مہلی بیٹے رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے ہم نے (آپ کی خدمت میں) مکھن اور کھجوریں پیش کیں۔ آپ مکھن اور کھجوروں کو پسند فرماتے تھے (ابوداؤد)

۴۲۳۳ - (۷۵) وَمَنْ عِكْرَاشِ بْنِ ذُوَيْبٍ، قَالَ: أَتَيْنَا بِحَفْنَةٍ — كَثِيرَةِ الشَّرْبِيدِ وَالْوَذْرِ —، فَخَبَطْتُ يَدَيْ فِي نَوَاحِيهَا، وَأَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ، فَقَبَضَ بِيَدِهِ الْيُسْرَى عَلَى يَدِي الْيُمْنَى. ثُمَّ قَالَ: «يَا عِكْرَاشُ! كُلْ مِنْ مَوْضِعٍ وَاحِدٍ؛ فَإِنَّهُ طَعَامٌ وَاحِدٌ» — ثُمَّ أَتَيْنَا بِطَبَقٍ فِيهِ الْوَانُ التَّمْرُ، فَجَعَلْتُ أَكُلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْ، وَجَالَتْ يَدُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الطَّبَقِ، فَقَالَ: «يَا عِكْرَاشُ! كُلْ مِنْ حَيْثُ شِئْتَ؛ فَإِنَّهُ غَيْرُ لَوْنٍ وَاحِدٍ» — ثُمَّ أَتَيْنَا بِمَاءٍ فَغَسَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَيْهِ وَمَسَحَ قَبْلَلُ كَفَيْهِ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَرَأْسَهُ، وَقَالَ: «يَا عِكْرَاشُ! هَذَا الْوُضُوءُ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

۴۲۳۳: عکراش بن ذؤیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہمارے پاس ایک بڑا پیالہ لایا گیا جس میں کثیر مقدار میں شربید اور گوشت کا قیمہ تھا، میں اس میں ادھر ادھر ہاتھ مار رہا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سامنے سے کھا رہے تھے۔ آپ نے اپنے بائیں ہاتھ کے ساتھ میرا دایاں ہاتھ پکڑا اور فرمایا، اے عکراش! ایک جگہ سے کھا، کیوں کہ کھانا ایک ہی ہے۔ اس کے بعد ہمارے پاس ایک تھال لایا گیا جس میں مختلف قسم کی کھجوریں تھیں میں اپنے سامنے سے کھا رہا تھا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ تمام تھال میں گھوم رہا تھا، آپ نے آواز دی، اے عکراش! جہاں سے جی چاہے کھا۔ کیونکہ یہ ایک طرح کا نہیں ہے اس کے بعد (ہمارے سامنے) پانی لایا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اپنے دونوں ہاتھ صاف کئے اور دونوں ہاتھوں کی تری کو اپنے چہرے، کلائیوں اور سر پر پھیرا اور فرمایا، اے

عکراش! یہ وضو ہے جو آگ سے تیار کردہ چیزوں کے کھانے کے بعد کیا جاتا ہے۔ (ترمذی)
وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں علاء بن فضل راوی ضعیف ہے۔ (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۰۳، ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۲۳۳)

۴۲۳۴ - (۷۶) وَعَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَخَذَ أَهْلَهُ الْوَعَكُ - أَمَرَ بِالْحَسَاءِ - فَصُنِعَ، ثُمَّ أَمَرَهُمْ فَحَسَوْا مِنْهُ، وَكَانَ يَقُولُ: «إِنَّهُ لَيَرْتَوُ - فُوَادَ الْحَزِينِ، وَيَسْرُو عَنْ فُوَادِ السَّقِيمِ - كَمَا تَسْرُو أَحْدَاكُنَّ الْوَسَخَ بِالْمَاءِ عَنْ وَجْهِهَا». رَوَاهُ الْبُرَيْدِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۲۳۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں کو بخار ہو جاتا تو آپ حکم دیتے کہ حریرہ تیار کیا جائے بعد ازاں آپ انہیں حکم دیتے کہ وہ اسے گھونٹ گھونٹ لیں۔ آپ نے فرمایا: حریرہ ٹمکن (مٹھس) کے دل کو تقویت دیتا ہے اور بیمار کے دل سے تنگی کو ختم کرتا ہے۔ جیسے تم میں سے کوئی عورت پانی کے ساتھ اپنے چہرے کے میل پگیل کو دور کرتی ہے۔ (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا۔
وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۲۲۸)

۴۲۳۵ - (۷۷) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَفِيهَا شِفَاءٌ مِنَ السِّمِّ، وَالْكَمَاءُ مِنَ الْمَنِّ، وَمَا وَهَا شِفَاءٌ لِللَّعِينِ». رَوَاهُ الْبُرَيْدِيُّ.

۲۲۳۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”عجوة“ کھجور جنت سے ہے۔ اس کے استعمال سے زہر دور ہو جاتا ہے اور ”کھمبہ“ من (دسلوی) سے ہے اور اس کا پانی آگہ کو شفا بخشتا ہے (ترمذی)

الفصل الثالث

۴۲۳۶ - (۷۸) عَنْ الْمَغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: ضِفَّتْ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَأَمَرَ بِجَنْبِ فُسْوَى، ثُمَّ أَخَذَ الشَّفْرَةَ فَجَعَلَ يُحْزِلِي بِهَا مِنْهُ، فَجَاءَ بِلَالٌ يُؤَذِّنُهُ بِالصَّلَاةِ، فَالْقَى الشَّفْرَةَ، فَقَالَ: «مَا لَهُ تَرَبَّتْ يَدَاهُ؟» قَالَ: وَكَانَ شَارِبُهُ وَفَاءً. فَقَالَ لِي: «أَقْصُهُ عَلَى سِوَاكِ؟ - أَوْ - قُصَّهُ عَلَى سِوَاكِ» ... رَوَاهُ الْبُرَيْدِيُّ.

تیسری فصل: ۲۲۳۶: مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مسمان تھا۔ آپ نے دستی کے گوشت کے بارے میں حکم دیا (کہ اسے بھونا جائے) اسے بھونا گیا۔ بعد ازاں آپ نے چھری لی۔ (آپ) مجھے اس چھری کے ساتھ اس سے کاٹ کاٹ کر دے رہے تھے کہ بلال! آپ کو نماز کی

اطلاع دینے آیا۔ آپ نے چھری رکھ دی اور فرمایا، 'اسے کیا ہے؟ اس کے دونوں ہاتھ خاک آلود ہو جائیں۔ مغیرہ کے لیوں (موٹھوں) کے بال بڑے تھے۔ (مغیرہ کہتے ہیں کہ) آپ نے مجھ سے کہا، میں سواک رکھ کر تیرے بال کاٹ دوں یا تو خود سواک رکھ کر اپنے بال کاٹ لے گا؟ (ترمذی)

وضاحت: بلالؓ سے آپ نے فرمایا، 'اسے کیا ہے؟ اس سے قصود یہ تھا کہ نماز کا وقت خاصاً فراغ ہے، اتنی جلدی کی کیا ضرورت ہے۔ معلوم ہوا کہ کسی ضرورت کے پیش نظر نماز میں تاخیر کرنا درست ہے نیز چھری کے ساتھ گوشت کاٹ کر کھانا بھی درست ہے (واللہ اعلم)

۴۲۳۷ - (۷۹) وَهَنَ حُذَيْفَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا إِذَا حَضَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ طَعَامًا - لَمْ نَضْعُ أَيْدِينَا حَتَّى يَبْدَأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَيَضَعُ يَدَهُ، وَإِنَّا حَضَرْنَا مَعَهُ مَرَّةً طَعَامًا، فَجَاءَتْ جَارِيَةٌ كَانَتْهَا تُدْفَعُ - فَذَمَبَتْ لِنَضْعَ يَدَهَا فِي الطَّعَامِ، فَأَخَذَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدَهَا، ثُمَّ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ كَأَنَّمَا يُدْفَعُ، فَأَخَذَهُ بِيَدِهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَجِلُّ الطَّعَامَ أَنْ لَا يُذَكَّرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ، وَإِنَّهُ جَاءَ بِهَذِهِ الْجَارِيَةَ لِيَسْتَجِلَّ بِهَا، فَأَخَذْتُ يَدَهَا، فَجَاءَ بِهَذَا الْأَعْرَابِيُّ لِيَسْتَجِلَّ بِهِ، فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنْ يَدَهُ فِي يَدِي مَعَ يَدَهَا. زَادَ فِي رِوَايَةٍ: ثُمَّ ذَكَرَ اسْمَ اللهِ وَآكَلَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.»

۴۲۳۷: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب کبھی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں کسی کھانے کی مجلس میں حاضر ہوتے تو (اس وقت تک) جب تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھانے میں اپنا ہاتھ نہ ڈالتے ہم بھی نہ ڈالتے۔ (حذیفہ کہتے ہیں) ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ہم آپ کی رفاقت میں کھانے پر مدعو تھے۔ ایک لونڈی آئی، یوں محسوس ہو رہا تھا کہ اسے دھکیلا جا رہا ہے۔ وہ کھانے میں (اپنا) ہاتھ ڈالنے لگی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ہاتھ کو پکڑ لیا۔ اس کی بعد ایک جنگلی آیا یوں محسوس ہو رہا تھا کہ اسے دھکیلا جا رہا ہے۔ آپ نے اس کا ہاتھ بھی پکڑ لیا اور فرمایا، 'شیطان اس کھانے کو حلال گردانتا ہے، جس پر "بسم اللہ" نہ پڑھی جائے۔ شیطان اس لونڈی کو لایا تاکہ اس کے ذریعہ اپنے لئے کھانا جائز کرے۔ میں نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔ پھر اس جنگلی کو لایا گیا تاکہ اس کے ذریعہ کھانا حلال کر لے۔ میں نے اس کا بھی ہاتھ پکڑ لیا۔ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ بلاشبہ شیطان کا ہاتھ میرے ہاتھ میں لونڈی کے ہاتھ کے ساتھ ہے۔ ایک روایت میں یہ اضافہ ہے کہ بعد ازاں آپ نے "بسم اللہ" پڑھی اور کھانا تناول فرمایا (مسلم)

۴۲۳۸ - (۸۰) وَهَنَ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَ غُلَامًا. فَالْقَى بَيْنَ يَدَيْهِ تَمْرًا فَآكَلَ الْغُلَامُ، فَآكَّرَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ كَثْرَةَ الْأَكْلِ سُؤْمٌ، وَأَمْرٌ بِرَبِّهِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۴۲۳۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غلام خریدنے کا ارادہ کیا۔ آپ نے (اسٹحان لینے کی غرض سے) اس کے سامنے کھجوریں رکھوائیں۔ غلام نے کثرت کے ساتھ کھجوریں کھائیں (اس پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ زیادہ کھانا نحوست ہے۔ پھر آپ نے اس (غلام) کو واپس کرنے کا حکم دیا (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند معلوم نہیں ہو سکی (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۳۳)

۴۲۳۹- (۸۱) وَهَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «سَيِّدُ إِدَائِكُمُ الْمِلْحُ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۴۲۳۹: انس بن مالک رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہارے سالنوں کا سردار نمک ہے (ابن ماجہ)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے۔ اس کی سند میں عیسیٰ بن ابی عیسیٰ خیاط راوی متروک ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۲۰، ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۲۶۷)

۴۲۴۰- (۸۲) وَهَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا وَضِعَ الطَّعَامُ فَاخْلَعُوا نِعَالَكُمْ؛ فَإِنَّهُ أَرَوْحٌ لِأَقْدَامِكُمْ».

۴۲۴۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب کھانا رکھا جائے تو تم اپنے جوتے اتار دو کیوں کہ جوتے اتارنے سے تمہارے پاؤں کو راحت پہنچے گی (داری)

۴۲۴۱- (۸۳) وَهَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّهَا كَانَتْ إِذَا أُتِيَتْ بِشَرِيْدٍ أَمَرَتْ بِهِ فَعُطِيَتْ، حَتَّى تَذْهَبَ فَوْرَةٌ دُخَانِيهِ، وَتَقُولُ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «هُوَ أَعْظَمُ لِلْبُرْكََةِ»... رَوَاهُمَا الدَّارِمِيُّ.

۴۲۴۱: اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں کہ جب ان کے پاس ”شرید“ لایا جاتا تو وہ اس کے بارے میں حکم دیتی (کہ اسے ڈھانپ دیا جائے) چنانچہ اسے ڈھانپ دیا جاتا یہاں تک کہ اس کی بھاپ کا جوش ختم ہو جاتا اور وہ بیان کیا کرتی تھیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا، بھاپ نکلنے سے برکت میں اضافہ ہوتا ہے۔ (داری)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں قرہ بن عبدالرحمن معافری راوی مکر الحدیث ہے (المجرح والتعديل جلد ۵ صفحہ ۷۵، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۸۸، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۳۵)

۴۲۴۲- (۸۴) وَهَنْ نُبَيْشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَكَلَ فِي

قِصَّةِ نَمِّ حَسَّهَا، تَقُولُ لَهُ الْقِصَّةُ: اَعْتَقَكَ اللهُ مِنَ النَّارِ كَمَا اَعْتَقْتَنِي مِنَ الشَّيْطَانِ... رَوَاهُ
رَزِينٌ

۴۴۴: ہمیشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص پلیٹ میں کھائے پھر اسے
چاٹ لے تو پلیٹ اس کے حق میں یہ دعا کرتی ہے کہ اللہ تجھے دوزخ سے چمڑائے جیسا کہ تو نے مجھے شیطان سے چمڑایا
(رزین)

بَابُ الضِّيَافَةِ

(مہمان نوازی کا بیان)

الفصل الأول

۴۲۴۳ - (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ. وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ». وَفِي رِوَايَةٍ: بَدَلِ «الْجَارِ»: وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَصِلْ رَجْمَهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل : ۴۲۴۳ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کی عزت کرے اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف میں مبتلا نہ کرے اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اچھی بات کے یا خاموش رہے اور ایک روایت میں پڑوسی کی بجائے یہ ہے کہ جو شخص اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ صلہ رحمی کرے (بخاری، مسلم)

۴۲۴۴ - (۲) وَعَنْ أَبِي شَرِيحٍ الْكَعْبِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، جَائِزَتَهُ يَوْمًا وَلَيْلَةً»، وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ، فَمَا بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ، وَلَا يَجِلُّ لَهُ أَنْ يَثْرَى عِنْدَهُ - حَتَّى يُحْرِجَهُ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۲۴۴ : ابو شریح کعبی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔ ایک دن ایک رات خوب اہتمام کرے اور مہمان نوازی تین دن تک ہے اس کے بعد صدقہ ہے اور اس کے لئے جائز نہیں کہ وہ اس کے ہاں مقیم رہے یہاں تک کہ اسے تنگی میں ڈال دے (بخاری، مسلم)

۴۲۴۵ - (۳) وَفِي عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنَّكَ تَبْعُنَا فَتَنْزِلُ بِقَوْمٍ لَا يَقْرُونَنَا، فَمَا تَرَى؟ فَقَالَ لَنَا: «إِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَأَمَرُوا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ فَأَقْبَلُوا؛ فَإِنْ لَمْ يَفْعَلُوا فَخَذُوا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِي يَنْبَغِي لَهُمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۲۳۵: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا، آپ! ہمیں بھیجتے ہیں تو ہم ایسے لوگوں کے پاس ٹھہرتے ہیں جو ہماری مہمان نوازی نہیں کرتے، آپ! کیا حکم ہے؟ آپ! نے ہمیں حکم دیا کہ اگر تم کسی قوم کے مہمان بنو، وہ تمہارے لئے مہمان نوازی کا مناسب اہتمام کریں تو تم اسے قبول کرو، اگر وہ مناسب اہتمام نہ کریں تو ان سے مہمان نوازی کا مناسب حق وصول کر سکتے ہو (بخاری، مسلم)

۴۲۴۶- (۴) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ أَوْ لَيْلَةٍ، فَإِذَا هُوَ بِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ: «مَا أَخْرَجَكُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ هَذِهِ السَّاعَةَ؟» قَالَ: الْجُوعُ. قَالَ: «وَأَنَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا أَخْرَجَنِي الَّذِي أَخْرَجَكُمْ، قَوْمُوا» فَقَامُوا مَعَهُ، فَأَتَى رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ، فَإِذَا هُوَ لَيْسَ فِي بَيْتِهِ، فَلَمَّا رَأَتْهُ الْمَرْأَةُ قَالَتْ: مَرْحَبًا وَأَهْلًا. فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَيْنَ فُلَانٌ؟» قَالَتْ: ذَهَبَ يَسْتَعِذُّ لَنَا مِنَ الْمَاءِ. إِذْ جَاءَ الْأَنْصَارِيُّ فَنَظَرَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَصَاحِبِيهِ، ثُمَّ قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ، مَا أَحَدٌ الْيَوْمَ أَكْرَمَ أَضْيَافًا مِنِّي، قَالَ: فَانْطَلَقَ فَجَاءَهُمْ بَعْدَ قِيَامِهِ بِسُرٍّ وَرَطْبٍ، فَقَالَ: «كُلُوا مِنْ هَذِهِ، وَاجْزِئُوا الْمُدِيَةَ،» فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِيَّاكَ وَالْحَلُوبَ» - فَذَبَحَ لَهُمْ، فَأَكَلُوا مِنَ الشَّاةِ وَمِنْ ذَلِكَ الْعِدْقِ، وَشَرِبُوا، فَلَمَّا أَنْ شَبِعُوا وَرَوُوا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَسْأَلُنَّ عَنْ هَذَا النَّعِيمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، أَخْرَجَكُمْ مِنْ بُيُوتِكُمُ الْجُوعُ، ثُمَّ لَمْ تَرْجِعُوا حَتَّى أَصَابَكُمْ هَذَا النَّعِيمُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَذَكَرَ حَدِيثُ أَبِي مَسْعُودٍ: كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي «بَابِ الْوَلِيْمَةِ».

۴۲۳۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک دن یا ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (گھر سے) باہر تشریف لائے تو آپ! کی ملاقات ابو بکر اور عمر سے ہوئی آپ! نے (ان سے) دریافت کیا، اس وقت تم کیوں گھروں سے نکلے ہو؟ ان دونوں نے جواب دیا، بھوک کی وجہ سے! آپ! نے فرمایا، اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے مجھے بھی اسی چیز نے نکالا ہے جس نے تمہیں نکالا ہے۔ (آپ! نے فرمایا) چلیں! چنانچہ وہ آپ! کے ساتھ روانہ ہوئے۔ آپ! ایک انصاری کے ہاں گئے وہ گھر پر نہ تھا۔ جب اس کی بیوی نے آپ! کو دیکھا تو اس نے کہا، آپ! کا تشریف لانا مبارک ہے۔ آئیں، خوش آمدید! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا، فلاں شخص کہاں ہے؟ اس نے جواب دیا، وہ ہمارے لئے بیٹھا پائی لینے گیا ہے اسی وقت انصاری بھی آگیا۔ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ! کے دونوں ساتھیوں کی جانب (سرت بھری نگاہ سے) دیکھا۔ بعد ازاں اس نے کہا، اللہ کا شکر ہے کہ آج مہمانوں کے لحاظ سے کوئی شخص مجھ سے زیادہ عزت والا نہیں ہے۔ راوی نے بیان کیا، وہ گیا اور ان کے پاس کھجور کے درخت کی ایک شاخ لایا جس میں کچی، کچی عمدہ قسم کی کھجوریں تھیں۔ اس نے عرض کیا، آپ! انہیں تناول فرمائیں اور اس

(انصاری) نے چمڑی (ہاتھ میں) لی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مشورہ دیا کہ دودھ والا جا اور نہ ذبح کرنا۔ اس نے ان کیلئے بکری ذبح کی۔ آپ نے اور آپ کے دونوں ساتھیوں نے بکری کا گوشت اور کھجوریں تناول کیں اور پانی پیا۔ جب وہ (اچھی طرح) کھاپی کر سیر ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر اور عمر کو (مخاطب کرتے ہوئے) فرمایا، اس ذات کی قسم! جس کی ہاتھ میں میری جان ہے تم سے قیامت کے دن ان نعمتوں کے بارے میں سوال ہو گا تم بھوکے گروں سے نکلے تھے۔ واپس لوٹنے سے پہلے تمہیں یہ نعمتیں نصیب ہوئیں۔ (مسلم) اور ابو مسعود سے مروی حدیث جس میں ایک انصاری کا تذکرہ ہے۔ ولیمہ کے باب میں بیان ہو چکی ہے۔

الفصل الثانی

۴۲۴۷ - (۵) **فَنِ الْمَقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرَبَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «أَيُّمَا مُسْلِمٍ ضَافَ قَوْمًا، فَأَصْبَحَ الضَّيْفُ مَحْرُومًا؛ كَانَ حَقًّا عَلَيَّ كُلِّ مُسْلِمٍ نَصْرُهُ حَتَّى يَأْخُذَ لَهُ بِقَرَاهُ مِنْ مَالِهِ وَزَرْعِهِ». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ.**
وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ: «وَأَيُّمَا رَجُلٍ ضَافَ قَوْمًا فَلَمْ يَقْرُوهُ، كَانَ لَهُ أَنْ يُعَقِبَهُمْ — بِمِثْلِ قَرَاهُ».

دوسری فصل : ۴۲۴۷ : مقدم بن معدی کرب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، جو مسلمان کسی قوم کا مہمان بنا اور وہ مہمان، مہمان نوازی سے محروم رہا تو ہر مسلمان پر فرض ہے کہ اس کی مدد کرے یہاں تک کہ مہمان کو اس کی ضیافت کے بقدر، میزان کے مال اور اس کی کھیتی سے وصول کر کے دے۔ (دارمی، ابوداؤد)

اور اس کی ایک روایت میں ہے جو شخص کسی قوم کا مہمان بنا انہوں نے اس کی مہمان نوازی نہیں کی تو اس کو حق پہنچتا ہے کہ وہ مہمان نوازی کے بقدر ان سے وصول کرے۔

۴۲۴۸ - (۶) **وَقَنَّ أَبِي الْأَحْوَصِ الْجُسَمِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ إِنْ مَرَرْتُ بِرَجُلٍ فَلَمْ يَقْرِنِي وَلَمْ يُضْفِنِي ثُمَّ مَرَّ بِى بَعْدَ ذَلِكَ، أَقْرِيهِ أَمْ أَجْزِيهِ؟ — قَالَ: «بَلْ أَقْرِهِ»... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.**

۴۲۴۸ : ابوالاحوص جشمی اپنے والد سے بیان کرتا ہے اس نے بیان کیا کہ میں نے (آپ کی خدمت میں) عرض کیا، اے اللہ کے رسول! آپ مجھے بتائیں، اگر میں کسی شخص کے پاس سے گزروں اور وہ میری مہمان نوازی نہ کرے پھر اس کے بعد اس کا گزرنا میرے پاس سے ہو جائے تو کیا میں اس کی مہمان نوازی کروں یا اسی جیسا سلوک کروں؟ آپ نے جواب دیا، نہیں! تم اس کی مہمان نوازی کرو (ترمذی)

۴۲۴۹ - (۷) وَعَنْ أَنَسٍ - أَوْغَيْرِهِ - أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اسْتَأْذَنَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ، فَقَالَ: «السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ» فَقَالَ سَعْدٌ: وَعَلَيْكُمْ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ، وَلَمْ يُسْمِعِ النَّبِيَّ ﷺ حَتَّى سَلَّمَ ثَلَاثًا، وَرَدَّ عَلَيْهِ سَعْدٌ ثَلَاثًا، وَلَمْ يُسْمِعْهُ، فَرَجَعَ النَّبِيُّ ﷺ، فَاتْبَعَهُ سَعْدٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! يَا أَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، مَا سَلَّمْتَ تَسْلِيمَةَ الْإِهْيَ بِإِذْنِي: وَلَقَدْ رَدَدْتُ عَلَيْكَ وَلَمْ أُسْمِعْكَ، أَحْبَبْتُ أَنْ اسْتَكْثِرَ مِنْ سَلَامِكَ وَمِنْ الْبَرَكَةِ، ثُمَّ دَخَلُوا الْبَيْتَ، فَقَرَّبَ لَهُ زَبِيئًا، فَأَكَلَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ، فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: «أَكَلْ طَعَامَكُمْ الْأَبْرَارُ، وَصَلَّتْ عَلَيْكُمْ الْمَلَائِكَةُ، وَأَفْطَرَ عِنْدَكُمْ الصَّائِمُونَ». رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَنِ».

۴۲۴۹: انس رضی اللہ عنہ سے یا کسی دوسرے شخص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن عبادہ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی اور کہا ”السلام علیکم ورحمۃ اللہ“ سعد نے (جواب دیتے ہوئے) کہا ”وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ“ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (یہ الفاظ) نہ سنائے یعنی بلند آواز سے جواب نہ دیا یہاں تک کہ آپ نے تین بار سلام کہا اور سعد نے تین بار آپ کو جواب دیا، لیکن آپ کو نہ سنایا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واپس لوٹ گئے تو سعد آپ کے پیچھے گئے اور عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قرآن ہوں۔ آپ نے جتنی بار سلام کہا، میرے کانوں نے سنا اور میں آپ کے سلام کا جواب دیتا رہا۔ البتہ میں نے آپ کو نہیں سنایا۔ میں پسند کرتا تھا کہ میں آپ کے سلام و برکت کو زیادہ سے زیادہ حاصل کروں بعد ازاں آپ (بمعد صحابہ کے) سعد کے گھر میں داخل ہوئے اور سعد نے آپ کی خدمت میں ”منقہ“ پیش کیا، جسے نبی نے تناول فرمایا۔ جب آپ کھانے سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا، خدا کرے کہ تمہارا کھانا نیک لوگ کھائیں اور فرشتے تمہارے حق میں استغفار کریں اور روزے دار تمہارے پاس روزہ افطار کریں (شرح السنہ)

۴۲۵۰ - (۸) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَثَلُ الْمُؤْمِنِ وَمَثَلُ الْإِيمَانِ كَمَثَلِ الْفَرَسِ فِي آخِيَّتِهِ يَجُولُ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى آخِيَّتِهِ -، وَإِنَّ الْمُؤْمِنَ يَسْهُوُ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى الْإِيمَانِ؛ فَاطْعَمُوا طَعَامَكُمْ الْأَتَقِيَاءَ، وَأَوْلُوا مَعْرُوفَكُمْ الْمُؤْمِنِينَ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ» وَأَبُو نَعِيمٍ فِي «الْحِلْيَةِ».

۴۲۵۰: ابوسعید رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا، ایماندار شخص اور ایمان کی مثال اس گھوڑے جیسی ہے جو کھوٹے کے ساتھ بندھا ہوا ہے، وہ اچھلتا کودتا ہے لیکن اپنے کھوٹے کی طرف ہی واپس آتا ہے۔ اسی طرح ایمان دار شخص بھول جاتا ہے پھر ایمان کی جانب واپس آتا ہے۔ پس تم اپنا کھانا پرہیزگار لوگوں کو کھلاؤ اور ایماندار لوگوں سے بھلائی کرو۔ (بیہقی شعب الایمان، ابو نعیم فی الحلیۃ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابوسلیمان لیشی راوی بھول ہے۔ (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۱۵)

۴۲۵۱ - (۹) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسَيْرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ قَصْعَةٌ، يَحْمِلُهَا أَرْبَعَةُ رِجَالٍ، يُقَالُ لَهَا: الْغَرَاءُ، فَلَمَّا اضْطَحُوا وَسَجَدُوا الصُّحَى، أُتِيَ بِتِلْكَ الْقَصْعَةِ وَقَدْ تَرَدَّ فِيهَا، فَالْتَفُوا عَلَيْهَا، فَلَمَّا كَثُرُوا، جَثَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. فَقَالَ اعْرَابِي: مَا هَذِهِ الْجِلْسَةُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ جَعَلَنِي عَبْدًا كَرِيمًا، وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا عَنِيدًا» ثُمَّ قَالَ: «كُلُّوا مِنْ جَوَابِهَا، وَدَعُوا ذِرْوَتَهَا— يُبَارِكُ فِيهَا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۲۵۱: عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک پیالہ تھا جسے چار شخص اٹھاتے تھے۔ اس کا نام ”غراء“ تھا۔ جب صحابہ چاشت کے نفل ادا کرتے تو اسے لایا جاتا اس میں ”ثرید“ بنا ہوا ہوتا تھا۔ تمام صحابہ اس کے گرد جمع ہو جاتے۔ جب (افراد) زیادہ ہوتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھٹنوں کے بل بیٹھتے۔ ایک (بدوی) نے آپ سے دریافت کیا، یہ کیسی بیٹھک ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا، بلاشبہ اللہ نے مجھے تواضع کرنے والا بندہ بنایا ہے اور مجھے تکبر، سرکش نہیں بنایا۔ اس کے بعد آپ نے حکم دیا کہ اس (پیالے) کے کناروں سے کھائیں اور اس کے درمیان کو نہ چھیڑیں، اس میں برکت ہوگی (ابوداؤد)

۴۲۵۲ - (۱۰) وَعَنْ وَحْشِيِّ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ: أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا نَأْكُلُ وَلَا نَشْبَعُ. قَالَ: «فَلَعَلَّكُمْ تَفْتَرِقُونَ؟» — قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: «فَاجْتَمِعُوا عَلَى طَعَامِكُمْ، وَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ يُبَارِكُ لَكُمْ فِيهِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۲۵۲: وحشی بن حرب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ہم کھانا کھاتے ہیں لیکن سیر نہیں ہوتے۔ آپ نے فرمایا، شائد تم الگ الگ کھاتے ہو؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔ آپ نے فرمایا، تم اجتماعی شکل میں کھانا کھایا کرو اور (کھانا شروع کرتے وقت) ”بسم اللہ“ پڑھا کرو۔ اس سے تمہارے لئے برکت ہوگی۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں وحشی تابعی ”لین الحدیث“ ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۴۲۱)

الفصل الثالث

۴۲۵۳ - (۱۱) عَنْ أَبِي عَسِيبٍ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْلًا، فَمَرَّ بِ فَدَعَانِي، فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ، ثُمَّ مَرَّ بِ أَبِي بَكْرٍ فَدَعَا، فَخَرَجَ إِلَيْهِ، ثُمَّ مَرَّ بِ عُمَرَ فَدَعَا، فَخَرَجَ إِلَيْهِ، فَانْطَلَقَ حَتَّى دَخَلَ حَائِطًا— لِبَعْضِ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ لِصَاحِبِ الْحَائِطِ: «أَطْعِمْنَا بُسْرًا» فَجَاءَ بِعَدْقٍ، فَوَضَعَهُ، فَأَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ بَارِدٍ، فَشَرِبَ فَقَالَ: «لَسْأَلُنَّ عَنْ هَذَا

النَّبِيِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، قَالَ: فَأَخَذَ عُمَرُ الْعِنَقَ فَضَرَبَ بِهِ الْأَرْضَ حَتَّى تَنَاطَرَ الْبَسْرَ قَبْلَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا لَمَسْئُورُونَ عَنْ هَذَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: «نَعَمْ، إِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ: خِرْقَةٌ لَفَّ بِهَا الرَّجُلُ عَوْرَتَهُ—، أَوْ كِسْرَةٌ سَدَّ بِهَا جُوعَتَهُ، أَوْ حَجْرٌ يَتَدَخَّلُ فِيهِ مِنَ الْحَرِّ وَالْقُرِّ».. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَابْنُ أَبِي عَرِينَةَ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ» مُرْسَلًا.

تیسری فصل : ۳۲۵۳ : ابو عیوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت گھر سے باہر تشریف لائے۔ آپ میرے ہاں سے گزرے، آپ نے مجھے بلایا۔ میں آپ کی خدمت میں پہنچ گیا۔ اس کے بعد آپ ابو بکر کے ہاں سے گزرے، ان کو بلایا وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ آپ چلتے رہے یہاں تک کہ آپ ایک انصاری کے باغ میں داخل ہوئے۔ آپ نے باغ کے مالک سے کہا کہ ہمیں کچی کچی کھجوریں کھلا۔ اس نے کھجوروں کا خوشہ لاکر آپ کی خدمت میں پیش کر دیا چنانچہ آپ نے اور آپ کے صحابہ کرام نے کھجوریں تناول کیں۔ اس کے بعد آپ نے ٹھنڈا پانی طلب کیا اور اسے نوش فرمایا اور واضح کیا کہ قیامت کے روز ہم سے نعمتوں کے بارے میں سوال ہوگا راوی نے کہا کہ عترنے (یہ سن کر) خوشہ اٹھایا اور زمین پر دے مارا یہاں تک کہ کھجوریں ٹوٹ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بکھر گئیں۔ پھر عترنے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ہم سے قیامت کے روز اس کے بارے میں سوال ہوگا؟ آپ نے فرمایا، ضرور ہوگا۔ البتہ تین چیزوں کے بارے میں سوال نہیں ہوگا۔ وہ کپڑا جس کے ساتھ انسان نے اپنی شرمگاہ کو چھپایا یا روٹی کا وہ ٹکڑا جس کو کھا کر اپنی بھوک کو دور کیا یا وہ تل (چھوٹا سا مکان) جس میں گرمی اور سردی سے بچاؤ کیلئے داخل ہوا (احمد، بیہقی شعب الایمان)

وضاحت : اس حدیث میں زاہدانہ زندگی بسر کرنے کی تزییب دی گئی ہے اور اگر ”حجر“ پڑھا جائے یعنی حرف ”حاء“ پہلے ہو تو اس کا معنی جھونپڑی ہے اور اگر حرف ”جیم“ پہلے ہے تو علامہ طہیبی کی وضاحت کے مطابق جنگلی جانوروں کا تل یعنی نہایت تنگ و تاریک مسکن مراد ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۲)

۴۲۵۴ - (۱۲) وَفَن ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا وَضَعْتَ الْمَائِدَةَ فَلَا يَقُومُ رَجُلٌ حَتَّى تُرْفَعَ الْمَائِدَةُ، وَلَا يُرْفَعُ يَدُهُ وَإِنْ شَبِعَ حَتَّى يَفْرُغَ الْقَوْمُ—، وَلْيُعْذِرْ فَإِنَّ ذَلِكَ يَخْجَلُ جَلِيسَهُ، فَيَقْبِضُ يَدَهُ، وَعَسَى أَنْ يَكُونَ لَهُ فِي الطَّعَامِ حَاجَةٌ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ، وَابْنُ أَبِي عَرِينَةَ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۳۲۵۳ : ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب دسترخوان بچھا دیا جائے تو جب تک دسترخوان اٹھانہ لیا جائے کوئی شخص کھڑا نہ ہو اور اگر کوئی شخص سیر ہو گیا ہے تو کھانے سے ہاتھ نہ روکے جب تک کہ تمام شرکاء فارغ نہ ہو جائیں اور اگر اٹھ کھڑا ہو یا ہاتھ روک لے تو معذرت کا اظہار کرے کیونکہ اس کا یہ انداز اس کے ساتھی کو شرمندگی دلائے گا اور وہ بھی اپنا ہاتھ کھانے سے روک لے گا جب کہ ممکن ہے کہ اسے کھانے

کی ابھی ضرورت ہو (ابن ماجہ، بیہقی شعب الایمان)
وضاحت: یہ حدیث غایت درجہ ضعیف ہے اس کی سند میں عبدالاعلیٰ بن امین راوی ضعیف اور منکر الحدیث
ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۲۹، ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۲۶۲)

۴۲۵۵- (۱۳) **وَمَنْ جَعَفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَكَلَ مَعَ قَوْمٍ كَانَ آخِرَهُمْ أَكْلًا. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ» مُرْسَلًا.**

۴۲۵۵: جعفر بن محمد اپنے والد سے بیان کرتے ہیں اس نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے ساتھ کھانا کھاتے تو آپ سب سے آخر تک کھاتے رہتے۔ (بیہقی شعب الایمان)
وضاحت: یہ حدیث مرسل ہے نیز سند کا حال معلوم نہیں نیز جعفر صادق بن محمد باقر بن علی زین العابدین ہے۔ (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۴۱۲)

۴۲۵۶- (۱۴) **وَمَنْ أَسْمَاءُ بِنْتُ يَزِيدٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ بَطْعَامٍ فَعَرَضَ عَلَيْنَا، فَقُلْنَا: لَا نَشْتَهِيهِ. قَالَ: «لَا تَجْتَمِعَنَّ جُوعًا وَكَذِبًا».. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.**

۴۲۵۶: اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ آپ نے ہمارے سامنے کھانا رکھ دیا۔ ہم نے عرض کیا کہ ہمیں (کھانے کی) چاہت نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا، جھوٹ اور بھوک کو جمع نہ کرو (ابن ماجہ)
وضاحت: یہ حدیث حسن درجہ کی ہے (صحیح ابن ماجہ صفحہ ۲۳۰)

۴۲۵۷- (۱۵) **وَمَنْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كُلُوا جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا، فَإِنَّ الْبَرَكَةَ مَعَ الْجَمَاعَةِ».. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.**

۴۲۵۷: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، آپ اجتماعی شکل میں کھائیں، الگ الگ نہ کھائیں اس لئے کہ برکت جماعت کے ساتھ ہے (ابن ماجہ)
وضاحت: اس حدیث کی سند غایت درجہ ضعیف ہے، سند میں عمرو بن دینار راوی ضعیف ہے (الجرح والتعديل جلد ۶ صفحہ ۶۹، ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۲۶۲، التعلیق الرغیب جلد ۳ صفحہ ۱۲۱) البتہ پہلا جملہ ثابت ہے (احادیث صحیحہ صفحہ ۲۶۹)

۴۲۵۸- (۱۶) **وَمَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مِنَ السُّنَّةِ أَنْ يَخْرُجَ الرَّجُلُ مَعَ ضَيْفِهِ إِلَى بَابِ الدَّارِ».. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.**

۴۲۵۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ بھی سنت ہے کہ میزان، مہمان کے ساتھ گھر کے دروازے تک جائے (ابن ماجہ)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں علی بن عروہ قرشی راوی متروک الحدیث ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۴۴)

۴۲۵۹ - (۱۷) وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ» عَنْهُ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ وَقَالَ: فِي إِسْنَادِهِ ضَعْفٌ.

۴۲۵۹: امام بیہقی نے اس حدیث کو شعب الایمان میں ابو ہریرہ اور عباس سے روایت کیا اور بیان کیا ہے کہ اس کی سند میں ضعف ہے۔

۴۲۶۰ - (۱۸) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «الْخَيْرُ أَسْرَعُ إِلَى الْبَيْتِ الَّذِي يُؤْكَلُ فِيهِ مِنَ الشَّفْرَةِ إِلَى سَنَامِ الْبَعِيرِ» . . . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ .

۴۲۶۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، چھری جتنی تیزی سے اونٹ کی کوہان کی طرف جاتی ہے اس سے زیادہ تیزی سے خیر و برکت اس گھر میں داخل ہوتی ہے جہاں کھانا کھلایا جاتا ہے (ابن ماجہ)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں جبارہ بن مفلس اور عبدالرحمان بن نسل راوی ضعیف ہیں۔
(میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۸۷، ضعیف ابن ماجہ ۲، التعلیق الرغیب جلد ۳ صفحہ ۲۴۳)

بَابُ فِي مَتَى يَكُونُ الْمَرْءُ مُضْطَرًا لِتَحِلِّ لَهُ الْمَيْتَةُ

(اضطراری حالت میں حرام چیز کے کھانے کی اجازت کا بیان)

الفصل الثانی

۴۲۶۱- (۱) هُنَّ الْفَجِيعُ الْعَامِرِيُّ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ مَا يَحِلُّ لَنَا مِنَ الْمَيْتَةِ؟ قَالَ: «مَا طَعَامُكُمْ؟» قُلْنَا: نَغْتَبِقُ وَنَصْطَبِحُ. قَالَ أَبُو نُعَيْمٍ: فَسَرَهُ لِي عُقْبَةُ: قَدَحٌ غَدَوَةٌ، وَقَدَحٌ عَشِيَّةٌ... قَالَ: «ذَلِكَ وَأَبَى الْجُوعُ» فَاحْلُ لَهُمُ الْمَيْتَةُ عَلَى هَذِهِ الْحَالِ— رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

دوسری فصل: ۴۲۶۱: فجیع عامری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے دریافت کیا، ہمارے لئے مردار (کا گوشت) کس قدر حلال ہے؟ آپ نے دریافت کیا، تمہاری خوراک کیا ہے؟ ہم نے بیان کیا کہ صبح و شام (ایک ایک پیالہ) دودھ پیتے ہیں ابو نعیم (روای) نے بیان کیا کہ عقبہ نے مجھ سے اس کی وضاحت کرتے ہوئے کہا، ایک پیالہ صبح ایک پیالہ شام۔ آپ نے فرمایا، میرے والد کی قسم! یہ تو بھوک ہے۔ چنانچہ آپ نے ایسی حالت میں ان کیلئے مردار کو حلال قرار دیا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عقبہ بن وہب راوی مقبول ہے جبکہ وہب بن عقبہ راوی مستور ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا والد کی قسم اٹھانا نبی سے پہلے ہے یا حسب عادت قسم اٹھائی یا جلدی میں زبان سے نکل گئی (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۸۷، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۱، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۷۸)

۴۲۶۲- (۲) وَهَنَّ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا نَكُونُ بَارِضِينَ فَتُصَيِّنَا بِهَا الْمَخْمَصَةَ—، فَمَتَى يَحِلُّ لَنَا الْمَيْتَةُ؟ قَالَ: «مَا لَمْ تَصْطَبِحُوا أَوْ تَغْتَبِقُوا أَوْ تَخْتَفِنُوا— بِهَا بَقْلًا، فَسَانَكُمْ بِهَا» مَعْنَاهُ: إِذَا لَمْ تَجِدُوا صَبُوحًا أَوْ غُبُوقًا وَلَمْ تَجِدُوا بَقْلَةً تَأْكُلُونَهَا حَلَّتْ لَكُمْ الْمَيْتَةُ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۴۲۶۲: ابو واللیثی بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! ہم ایسی سرزمین میں ہوتے ہیں جہاں ہمیں بھوک ستاتی ہے، تو ہمارے لئے مردار گوشت کب حلال ہوگا؟ آپ نے فرمایا، جب تک تم صبح و شام دودھ کا پیالہ نہیں پیتے یا تمہیں ساگ پات کھانے کو نہیں ملتا تو (اس وقت) تم مردار گوشت کھا سکتے ہو۔ اس سے مقصود یہ ہے کہ جب تمہیں صبح و شام دودھ کا پیالہ میسر نہ آئے اور ساگ پات بھی کھانے کیلئے نہ ملے تو تمہارے لئے مردار حلال ہے۔ (دارمی)

وضاحت: مردار کا گوشت اسی قدر جائز ہے جس کے کھانے سے جسم و روح کا رشتہ قائم رہے۔ پیٹ بھر کر کھانا جائز نہیں (واللہ اعلم)

بَابُ الْأَشْرِبَةِ (مشروبات کے پینے کے آداب)

الفصل الأول

۴۲۶۳ - (۱) وَهْنُ أَنَسِ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَنَفَّسُ فِي الشَّرَابِ ثَلَاثًا . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ . وَزَادَ مُسْلِمٌ فِي رِوَايَةٍ وَيَقُولُ : «إِنَّهُ أَرَوَى وَأَبْرَأُ وَأَمْرًا» .

پہلی فصل : ۴۲۶۳ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کوئی مشروب) پیتے ہوئے تین بار سانس لیتے تھے (بخاری، مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں اضافہ ہے، آپ فرماتے تھے کہ اس طرح زیادہ سیرابی حاصل ہوتی ہے، صحت میں اضافہ ہوتا ہے اور ہضم کا فعل قوی ہوتا ہے۔

۴۲۶۴ - (۲) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الشَّرْبِ مِنْ فِي السَّقَاءِ . . . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۴۲۶۳ : ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزوں کے منہ سے پانی پینے سے منع فرمایا (بخاری، مسلم) وضاحت : مشکیزے کے منہ سے پانی پینے سے روکنے میں یہ حکمت ہے کہ کہیں ناگمانی طور کوئی موذی یا مضر چیز منہ میں داخل ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے جبکہ کھلے برتن یا ہاتھ سے پینے میں یہ بات نہیں ہوتی، ہر چیز صاف و شفاف نظر آتی ہے (واللہ اعلم)

۴۲۶۵ - (۳) وَهْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ اخْتِنَاتِ الْأَسْقِيَةِ زَادَ فِي رِوَايَةٍ : وَاخْتِنَاتُهَا : أَنْ يُقَلَّبَ رَأْسُهَا ثُمَّ يُشْرَبَ مِنْهُ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۴۲۶۵ : ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزے کے منہ کو موڑ کر پانی پینے سے منع فرمایا۔ ایک روایت میں اضافہ ہے کہ اختنات یہ ہے کہ اس کے منہ کو الٹ کر اس سے پیا جائے (بخاری، مسلم)

۴۲۶۶ - (۴) وَهْنُ أَنَسِ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۴۲۶۷: انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، آپ نے منع کیا کہ کوئی شخص کھڑے ہو پانی پئے (مسلم)

وضاحت: یہ نمی تنہا ہی ہے۔ کھڑے ہو کر پانی نہیں پینا چاہیے لیکن کھڑے ہو کر پینے کا جواز ہے (واللہ اعلم)

۴۲۶۷- (۵) وَهَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يُشْرِبَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ قَائِمًا، فَمَنْ نَسِيَ مِنْكُمْ فَلْيَسْتَقِمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۲۶۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے کوئی شخص کھڑے ہو کر پانی نہ پئے، تم میں سے جو شخص بھول کر کھڑے ہو کر پانی پی لے تو وہ تے کرے (مسلم)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عمر بن حمزہ راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۲۵۵)

۴۲۶۸- (۶) وَهَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: آتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ زَمَّزَمَ، فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ.. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۲۶۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آب زم زم کا ڈول پیش کیا۔ آپ نے کھڑے ہو کر پانی پیا (بخاری، مسلم)

وضاحت: ضروری نہیں کہ آب زم زم کھڑے ہو کر پیا جائے بیٹھ کر بھی پیا جاسکتا ہے (واللہ اعلم)

۴۲۶۹- (۷) وَهَنْ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ قَعَدَ فِي حَوَائِجِ النَّاسِ فِي رَحْبَةِ الْكُوفَةِ، حَتَّى حَضَرَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ، ثُمَّ أَتَى بِمَاءٍ، فَشَرِبَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَبَدْيِهِ، وَذَكَرَ رَأْسَهُ وَرِجْلَيْهِ -، ثُمَّ قَامَ فَشَرِبَ فَضْلَهُ وَهُوَ قَائِمٌ، ثُمَّ قَالَ: «إِنْ أَنَا سَأَلْتُكُمْ هَوْنَ الشَّرْبِ قَائِمًا، وَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.»

۴۲۶۹: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے عصر کی نماز ادا کی بعد ازاں لوگوں کی ضرورتوں (کو حل کرنے) کے لئے کوفہ کے کھلے میدان میں تشریف فرما ہو گئے۔ یہاں تک کہ عصر کی نماز کا وقت ہو گیا بعد ازاں (علی) کے پاس پانی لایا گیا، انہوں نے اسے پیا اور اپنے چہرے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو دھویا۔ راوی نے ذکر کیا کہ (اسی طرح) سر اور دونوں پاؤں کو بھی دھویا۔ بعد ازاں آپ نے کھڑے ہو کر باقی ماندہ پانی پیا۔ بعد ازاں فرمایا، کچھ لوگ کھڑے ہو کر پانی پینے کو کمرہ جانتے ہیں جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (بالکل) اسی طرح کیا جیسا کہ میں نے کیا (بخاری)

۴۲۷۰- (۸) وَعَنْ جَابِرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، وَمَعَهُ صَاحِبٌ لَهُ، فَسَلَّمَ فَرَدَّ الرَّجُلُ وَهُوَ يُحَوِّلُ الْمَاءَ فِي حَائِطٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ فِي شَيْءٍ - وَالْأَكْرَعَانَا؟» - فَقَالَ: عِنْدِي مَاءٌ بَاتَ فِي شَيْءٍ، فَاذْطَلِقْ إِلَى الْعَرِيشِ - فَسَكَبَ فِي قَدَحٍ مَاءً، ثُمَّ حَلَبَ عَلَيْهِ مِنْ دَاجِنٍ - ، فَشَرِبَ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ أَعَادَ فَشَرِبَ الرَّجُلُ الَّذِي جَاءَ مَعَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۲۷۰: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے ہاں گئے۔ آپ کے ساتھ آپ کا ایک صحابی بھی تھا۔ آپ نے ”السلام علیکم“ کہا، اس شخص نے (آپ کے سلام کا) جواب دیا جبکہ وہ باغ میں پانی لگا رہا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس سے) دریافت کیا، اگر تیرے پاس رات کا پانی پرانے مشکدے میں ہے (تو ہم پی لیتے ہیں) ورنہ ہم منہ لگا کر پانی پی لیں گے۔ اس نے جواب دیا، میرے ہاں پرانے مشکدے میں رات کا (رکھا ہوا) پانی ہے وہ چھپر کی جانب چل دیا اور اس نے پیالے میں پانی ڈالا پھر اس میں گھریلو بھری کا دودھ دوبا (چنانچہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا پھر اس نے اور پانی اور دودھ ڈالا تو اس شخص نے پیا جو آپ کے ساتھ تھا (بخاری) وضاحت: آپ کو رات کا باسی پانی بہت محبوب تھا (واللہ اعلم)

۴۲۷۱- (۹) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «الَّذِي يَشْرَبُ فِي آيَةِ الْفِضَّةِ إِنَّمَا يُجْرَجُ فِي بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: «إِنَّ الَّذِي يَأْكُلُ وَيَشْرَبُ فِي آيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ».

۴۲۷۱: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص چاندی کے برتن میں پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ داخل کرتا ہے (بخاری، مسلم) اور مسلم کی روایت میں ہے کہ جو شخص چاندی اور سونے کے برتنوں میں کھاتا پیتا ہے (وہ اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ داخل کرتا ہے)

۴۲۷۲- (۱۰) وَعَنْ حُذَيْفَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ وَلَا الدِّيَابِجَ، وَلَا تَشْرَبُوا فِي آيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَلَا تَأْكُلُوا فِي صِحَافِهَا؛ فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَهِيَ لَكُمْ فِي الْآخِرَةِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۲۷۲: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، باریک، موٹا (کسی قسم کا بھی) ریشم نہ پہنو اور سونے چاندی کے برتنوں میں نہ پیو اور نہ ان کی ہلیٹوں میں کھاؤ۔ بے شک یہ چیزیں دنیا میں ان کیلئے ہیں اور آخرت میں تمہارے لئے ہیں (بخاری، مسلم) وضاحت: ریشم پہننا عورتوں کے لئے جائز ہے ایک دوسری حدیث میں اس کی وضاحت ہے۔

۴۲۷۳- (۱۱) وَعَنْ أَنَسٍ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : حُلِبَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَاةٌ دَاجِنٌ ، وَشِيبٌ — لَبَنَهَا بِمَاءٍ مِنَ الْبَيْتِ الَّتِي فِي دَارِ أَنَسٍ ، فَأَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْقَدَحَ ، فَشَرِبَ وَعَلَى يَسَارِهِ أَبُو بَكْرٍ ، وَعَنْ يَمِينِهِ أَعْرَابِيُّ ، فَقَالَ عُمَرُ : اعْطِ أَبَا بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ ! فَأَعْطَى الْأَعْرَابِيَّ الَّذِي عَنْ يَمِينِهِ ، ثُمَّ قَالَ : «الْأَيْمَنُ فَالْأَيْمَنُ» وَفِي رِوَايَةٍ : «الْأَيْمَنُونَ الْأَيْمَنُونَ ، الْأَيْمَنُوا... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۳۲۷۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک گھریلو بکری کا دودھ دیا گیا اور دودھ میں اس کنوئیں سے پانی ملایا گیا جو انس کے گھر میں تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیالہ دیا گیا آپ نے پیا۔ آپ کی بائیں جانب ابو بکر تھے اور دائیں جانب ایک بدوی تھا۔ عمر نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! آپ ابو بکر کو پکڑائیں لیکن آپ نے بدوی کو پکڑایا جو آپ کی دائیں جانب تھا۔ بعد ازاں آپ نے فرمایا، دائیں جانب والا پس دائیں جانب والا (مقدم ہے) اور ایک روایت میں ہے دائیں جانب والے پس دائیں جانب والے (مقدم ہیں) خبردار! تم دائیں جانب والوں کو مقدم کرو (بخاری، مسلم)

۴۲۷۴- (۱۲) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِقَدَحٍ ، فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ أَصْغَرُ الْقَوْمِ ، وَالْأَشْيَاخُ عَنْ يَسَارِهِ . فَقَالَ : «يَا غُلَامُ ! أَنَا ذَنْ أَنْ أُعْطِيَهُ الْأَشْيَاخُ؟» فَقَالَ : مَا كُنْتُ لِأُوْثِرَ بِفَضْلِ مِنْكَ أَحَدًا يَا رَسُولَ اللَّهِ ! فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَحَدِيثُ أَبِي قَتَادَةَ سَنَدُكَرُهُ فِي «بَابِ الْمُعْجَزَاتِ» إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى .

۳۲۷۴: سهل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں پانی کا ایک پیالہ لایا گیا آپ نے اس سے پیا آپ کے دائیں جانب ایک نوجوان لڑکا تھا اور عمر رسیدہ لوگ آپ کی بائیں جانب تھے۔ آپ نے دریافت کیا، برخوردار! کیا تو مجھے اجازت دیتا ہے کہ میں یہ پیالہ عمر رسیدہ لوگوں کو دے دوں اس نے جواب دیا، اے اللہ کے رسول! میں آپ کے بچے ہوئے پانی کے بارے میں (خود پر) کسی کو ترجیح نہیں دوں گا چنانچہ آپ نے پیالہ لڑکے کو پکڑا دیا (بخاری، مسلم) اور ابو قتادہ سے مروی حدیث کا ذکر ہم انشاء اللہ ”باب المعجزات“ میں کریں گے۔

الفصل الثاني

۴۲۷۵- (۱۳) عَنْ ابْنِ عُمَرَ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : كُنَّا نَأْكُلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ نَمْسِي وَنَشْرِبُ وَنَحْنُ قِيَامٌ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ، وَابْنُ مَاجَةَ ، وَالدَّارِمِيُّ . وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ : هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ .

دوسری فصل : ۴۲۷۵ : ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہم چلے پھرتے اور کھڑے ہو کر کھاتے پیتے تھے (ترمذی، ابن ماجہ، داری) اور امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح غریب قرار دیا ہے۔

۴۲۷۶ - (۱۴) **وَمَنْ عَمِرُو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَشْرَبُ قَائِمًا وَقَاعِدًا... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.**

۴۲۷۶ : عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں، میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر اور بیٹھے ہوئے پیتے تھے (ترمذی)

۴۲۷۷ - (۱۵) **وَمَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُتَنَفَّسَ فِي الْإِنَاءِ، أَوْ يُنْفَخَ فِيهِ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.**

۴۲۷۷ : ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن میں سانس لینے یا برتن میں پھونک مارنے سے منع فرمایا (ابوداؤد، ابن ماجہ)

۴۲۷۸ - (۱۶) **وَمَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَشْرَبُوا وَاحِدًا — كَشْرَبِ الْبَعِيرِ، وَلَكِنْ اشْرَبُوا مَشْنَى وَثَلَاثَ، وَسَمُوا — إِذَا أَنْتُمْ شَرِبْتُمْ، وَاحْمَدُوا إِذَا أَنْتُمْ رَفَعْتُمْ»... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.**

۴۲۷۸ : ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اونٹ کی طرح ایک ہی سانس میں نہ پیو۔ البتہ دو یا تین سانس میں پیو۔ اور پیتے وقت ”بسم اللہ“ پڑھو اور جب برتن اٹھاؤ تو ”الحمد للہ“ کہو (ترمذی)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں یزید بن سنان جزری راوی ضعیف ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۹)

۴۲۷۹ - (۱۷) **وَمَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ. فَقَالَ رَجُلٌ: «الْقَدَاةُ أَرَاهَا فِي الْإِنَاءِ». قَالَ: «أَهْرَقَهَا». قَالَ: فَابْنِي لِأَرْوِي مِنْ نَفْسٍ وَاحِدٍ. قَالَ: «فَابْنِ الْقَدَحَ — عَنْ فَيْكٍ، ثُمَّ تَنَفَّسْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.**

۴۲۷۹ : ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (پانی وغیرہ) پیتے وقت پھونک مارنے

سے منع فرمایا۔ ایک شخص نے دریافت کیا کہ اگر مجھے برتن میں تنکا نظر آئے؟ آپ نے فرمایا، اسے نکال دے اس نے دریافت کیا، میں ایک سانس سے سیراب نہیں ہو پاتا؟ آپ نے فرمایا، منہ سے پیالہ ہٹا کر سانس لے (ترمذی، دارمی) وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابوالمنشی جہنی راوی کی عدالت ثابت نہیں ہے (مکتوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۱۳۳)

۴۲۸۰ - (۱۸) وَقَعْنُهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الشَّرْبِ مِنْ ثُلْمَةٍ - الْقَدَحِ، وَأَنْ يُنْفَخَ فِي الشَّرَابِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۲۸۰: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیالے کی ٹوٹی ہوئی جگہ سے (پانی وغیرہ) پینے اور پانی میں پھونک مارنے سے منع فرمایا (ابوداؤد) وضاحت: اس حدیث کی سند میں قرہ بن عبدالرحمان راوی مکر الحدیث ہے (الجرح والتعديل جلد ۵ صفحہ ۷۵، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۸۸، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۱۲۵)

۴۲۸۱ - (۱۹) وَمَنْ كَبَشَتْهُ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَشَرِبَ مِنْ فِي قِرْبَةٍ مُعَلَّقَةٍ قَائِمًا، فَقُمْتُ إِلَى فِيهَا فَقَطَعْتُهُ... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ.

۳۲۸۱: کبشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے۔ آپ نے لگتے ہوئے مشکیزے کے منہ سے کھڑے ہو کر پانی پیا۔ میں کھڑی ہوئی (اور) میں نے مشکیزے کے منہ کو کاٹ کر (اپنے ہاں) رکھ لیا (ترمذی، ابن ماجہ) امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب صحیح قرار دیا ہے۔

وضاحت: ایک دوسری حدیث میں مشکیزے کے منہ سے پانی پینے کی ممانعت ہے، اس کو نہی تنزیہی پر محمول کیا جائے گا اس حدیث میں کبشہ نے مشکیزے کے اس حصے کو کاٹ کر اپنے پاس رکھ لیا جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منہ مبارک لگا تھا تاکہ اس سے ہر شخص نہ پینے لگ جائے۔ اس کو محفوظ کر لیا اور تمبر کا اپنے پاس رکھ لیا۔ آپ کے تمبر کاٹ شرعاً ثابت ہیں لیکن آپ کے علاوہ امت کے کسی دوسرے فرد کے تمبر کاٹ یوں رکھنا جائز نہیں ہیں۔ (واللہ اعلم)

۴۲۸۲ - (۲۰) وَمِنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ أَحَبَّ الشَّرَابِ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْحَلْوُ الْبَارِدُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: وَالصَّحِيحُ مَا رَوَى عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلًا.

۳۲۸۲: زہری رحمہ اللہ، عروہ سے وہ عائشہ سے بیان کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کا محبوب مشروب ٹھنڈا میٹھا تھا (ترمذی) امام ترمذی نے واضح کیا ہے کہ یہ روایت زہری سے مرسلہ صحیح ہے۔

۴۲۸۳ - (۲۱) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَاطْعِمْنَا خَيْرًا مِنْهُ. وَاِذَا سَقَى لَبَنًا فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ، وَزِدْنَا مِنْهُ؛ فَاِنَّهُ لَيْسَ شَيْءٌ يُجْزَىءُ مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ اِلَّا اللَّبَنُ» - رَوَاهُ ابْنُ تَرْمِذِيٍّ، وَابُو دَاوُدَ.

۴۲۸۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے کوئی شخص جب کھانے سے فارغ ہو جائے تو وہ یہ دعا کرے، اے اللہ! ہمارے لئے اس میں برکت عطا فرما اور ہمیں اس سے بہتر کھلا اور جب کسی کو دودھ پلایا جائے (تو دودھ پینے کے بعد) یہ دعا کرے، اے اللہ! ہمارے لئے اس میں برکت عطا کر اور ہمیں یہ مزید عطا فرما کیونکہ دودھ کے علاوہ کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو کھانے اور پینے کا نعم البدل ہو۔ (ترمذی، ابوداؤد) وضاحت: اس حدیث کی سند میں علی بن زید بن جدعان راوی ضعیف ہے (الجرح والتعديل جلد ۶ صفحہ ۱۰۲، الجروحين جلد ۲ صفحہ ۱۰۳، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۲، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۳۷)

۴۲۸۴ - (۲۲) وَعَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُسْتَعَذَّبُ لَهُ الْمَاءُ مِنَ السَّقِيَا. قِيلَ: هِيَ عَيْنٌ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْمَدِيْنَةِ يَوْمَانِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۲۸۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے "سقیما" (ناہی چشمہ) سے میٹھا پانی لایا جاتا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ یہ ایک چشمہ ہے، اس چشمے اور مدینہ منورہ کے درمیان دو دن کی مسافت ہے (ابوداؤد)

الفصل الثالث

۴۲۸۵ - (۲۳) عَنْ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ شَرِبَ فِيْ اِنَاءٍ ذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ، اَوْ اِنَاءٍ فِيْهِ شَيْءٌ مِنْ ذَلِكَ فَاِنَّمَا يُجْرَجُ فِيْ بَطْنِهِ نَارُ جَهَنَّمَ» ... رَوَاهُ الدَّارِقُطْنِيُّ.

تیسری فصل: ۴۲۸۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص سونے چاندی کے برتن میں یا ایسے برتن میں، جس میں سونا چاندی لگا ہوا ہے (پانی وغیرہ) پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ داخل کر رہا ہے (دارقطنی)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (مکتوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۱۲۳۳) نیز انس سے مروی حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پیالہ ٹوٹ گیا۔ آپ نے چاندی کی سلاخ لگا کر اس کو درست کیا (بخاری) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایسے برتن جس میں سونے، چاندی کا جوڑ لگا ہو، کھانا پینا درست ہے۔ اسی طرح چاندی کے ٹین وغیرہ استعمال کرنے بھی درست ہیں اس میں کوئی صریح نص وارد نہیں ہے۔ (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۲۰)

بَابُ النَّقِيعِ وَالْأَنْبِذَةِ

(منقہ اور کھجور سے تیار کردہ نبیذ کا بیان)

الفصل الاول

۴۲۸۶ - (۱) عَنْ أَنَسٍ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : لَقَدْ سَقَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِقَدَحِي هَذَا الشَّرَابَ كُلَّهُ : الْعَسَلُ ، وَالنَّبِيذُ ، وَالْمَاءُ ، وَاللَّبَنُ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

پہلی فصل : ۴۲۸۶ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے اس پیالے کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر قسم کا مشروب یعنی شہد، نبیذ، پانی اور دودھ پلایا (مسلم)

۴۲۸۷ - (۲) وَعَنْ عَائِشَةَ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ، قَالَتْ : كُنَّا نُنْبِذُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سِقَاءِ يَوْمِكَأِ أَعْلَاهُ ، وَلَهُ عَزْلَاءٌ — نَبِذُهُ غُدُوَّةً ، فَيَشْرَبُهُ عِشَاءً ، وَنَبِذُهُ عِشَاءً فَيَشْرَبُهُ غُدُوَّةً . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۴۲۸۷ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم مشکیزے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نبیذ تیار کر رہے تھے۔ مشکیزے کے اوپر کے منہ کو رسی کے ساتھ بند کر دیا جاتا اور اس کے نچلے حصے میں بھی ایک سوراخ ہوتا۔ ہم صبح کے وقت نبیذ بناتے تو آپؐ اسے شام کے وقت نوش فرماتے اور جب ہم شام کے وقت نبیذ بناتے تو آپؐ صبح کے وقت اسے نوش فرماتے (مسلم)

۴۲۸۸ - (۳) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُنْبِذُ لَهُ أَوَّلَ اللَّيْلِ ، فَيَشْرَبُهُ ، إِذَا أَصْبَحَ يَوْمَهُ ذَلِكَ ، وَاللَّيْلَةَ الَّتِي تَجِيءُ ، وَالْغَدَا ، وَاللَّيْلَةَ الْآخِرَى ، وَالْغَدَا إِلَى الْعَصْرِ ؛ فَإِنْ بَقِيَ شَيْءٌ سَقَاهُ الْخَادِمُ ، أَوْ أَمَرَ بِهِ فَصَبَّ . . . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۴۲۸۸ : ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے شروع رات میں نبیذ تیار کی جاتی۔ جب صبح ہوتی تو آپؐ اسے تمام دن، اگلی رات، دوسرے دن، اس سے اگلی رات اور تیسرے روز عصر کے وقت تک پیتے رہتے اور اگر کچھ باقی رہ جاتی تو اسے خادم کو پلا دیتے یا بہا دینے کا حکم دیتے (مسلم)

۴۲۸۹ - (۴) وَعَنْ جَابِرٍ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : كَانَ يُنْبِذُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سِقَائِهِ ، فَإِذَا لَمْ يَجِدُوا سِقَاءً يُنْبِذُ لَهُ فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۴۲۸۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے آپ کے مشکیزے میں نیبہ بنائی جاتی اور جب مشکیزہ نہ ملتا تو آپ کے لئے پتھر کے برتن میں نیبہ بنائی جاتی۔ (مسلم)

۴۲۹۰ - (۵) وَهْنُ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الدُّبَاءِ وَالْحَنْتَمِ، وَالْمَرْفَتِ، وَالنَّقِيرِ—، وَأَمَرَ أَنْ يُنْبَذَ فِي أَسْقِيَةِ الْآدَمِ... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۲۹۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو، سبز بھلے، چینی کے برتن اور کھجور کے تنے کو کھود کر بنائے گئے برتن میں نیبہ بنانے سے منع فرمایا اور حکم دیا کہ چڑے کے مشکیزوں میں نیبہ بنائی جائے (مسلم)

۴۲۹۱ - (۶) وَهْنُ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «نَهَيْتُكُمْ عَنِ الظُّرُوفِ، فَإِنَّ ظُرْفًا لَا يُجِلُّ شَيْئًا وَلَا يُحَرِّمُهُ—، وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ». وَفِي رَوَايَةٍ: قَالَ: «نَهَيْتُكُمْ عَنِ الْأَشْرِبَةِ إِلَّا فِي ظُرُوفِ الْآدَمِ، فَاشْرَبُوا فِي كُلِّ وَعَاءٍ غَيْرِ أَنْ لَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۲۹۱: بريدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں نے تمہیں چند برتنوں کے استعمال سے منع کیا تھا لیکن کوئی برتن کسی چیز کو حلال یا حرام نہیں کرتا اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا، میں نے تمہیں چڑے کے برتنوں کے سوا دوسرے برتنوں میں پینے سے منع کیا تھا۔ اب تمہیں ہر برتن کے استعمال کی اجازت ہے۔ البتہ تم نشہ آور مشروب نہ پیو (مسلم)

الفصل الثاني

۴۲۹۲ - (۷) هَنَّ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَيْشَرَبَنَّ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي الْخَمْرَ، يُسْمَوْنَ بِهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا»... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

دوسری فصل: ۴۲۹۲: ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، میری امت میں سے کچھ لوگ شراب نوشی کریں گے اور وہ اس کا نام کچھ اور رکھ دیں گے (ابوداؤد، ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں حاتم بن حرث طائی، راوی غیر معروف ہے (میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۴۲۸)

الفصل الثالث

۴۲۹۳ - (۸) هَنَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ الْأَخْضَرِ۔ قُلْتُ: أَنْشَرَبُ فِي الْأَبْيَضِ؟ قَالَ: «لَا». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

تیسری فصل : ۴۶۳ : عبد اللہ بن ابی اونی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سبز ٹکے میں تیار شدہ نیمز کے استعمال سے منع فرمایا۔ (عبد اللہ بن ابی اونی کہتے ہیں کہ) میں نے پوچھا، کیا ہم سفید ٹکے میں نیمز بنا کر پی سکتے ہیں؟ تو آپ نے نفی میں جواب دیا (بخاری)۔

وضاحت : نشہ آور مشروب خواہ سفید ٹکے میں ہو یا سبز میں، اس کا پینا حرام ہے اور اگر نیمز نشہ آور نہ ہو تو خواہ وہ کسی بھی برتن میں ہو، اس کا پینا جائز ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۲۲)

بَابُ تَغْطِيَةِ الْأَوَانِي وَغَيْرِهَا

(برتنوں کو ڈھانپنے، دروازے بند کرنے اور چراغ بجھانے وغیرہ کا بیان)

الفصل الأول

۴۲۹۴ - (۱) عَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ أَوْ أَمْسَيْتُمْ فَكَفُّوا صَبِيَانَكُمْ - فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَتَسَرُّ حَيْثُذُ، فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ فَخَلَوْهُمْ وَأَغْلِقُوا الْأَبْوَابَ وَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ؛ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا، وَأَوْكُوا قَرَبِكُمْ وَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ، وَخَمِّرُوا آيَاتِكُمْ - وَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ، وَلَوْ أَنَّ تَعَرَّضُوا عَلَيْهِ شَيْئًا، وَأَطْفَنُوا مَصَابِيحَكُمْ... مُتَّقُوا عَلَيْهِ».

پہلی فصل : ۴۲۹۴ : جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب رات چھا جائے یا شام ہو جائے تو اپنے بچوں کو گھروں سے باہر نکلنے سے روکو کیونکہ اس وقت شیطان گھومنے پھرنے لگ جاتے ہیں اور جب رات کا کچھ حصہ گزر جائے تو اپنے بچوں کو پابند نہ کرو اور دروازے بند رکھو اور انہیں بند کرتے وقت بسم اللہ پڑھو۔ کیونکہ شیطان بند دروازے کو نہیں کھولتا اور بسم اللہ پڑھ کر مشکیزے کے منہ پر رسی باندھا کرو اور اپنے برتن کو بسم اللہ پڑھ کر ڈھانپا کرو اگرچہ ان پر کوئی معمولی چیز ہی کیوں نہ رکھ دو نیز سوتے وقت چراغوں کو بجھا دیا کرو (بخاری مسلم)

۴۲۹۵ - (۲) وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ، قَالَ: «خَمِّرُوا الْأَنْيَةَ، وَأَوْكُوا الْأَسْقِيَةَ، وَأَجْبِفُوا - الْأَبْوَابَ، وَاكْفَتُوا - صَبِيَانَكُمْ عِنْدَ الْمَسَاءِ؛ فَإِنَّ لِلْجِنِّ انْتِسَارًا وَخَطْفَةً، وَأَطْفَنُوا الْمَصَابِيحَ عِنْدَ الرَّقَادِ؛ فَإِنَّ الْفَوَيْسِقَةَ - رُبَّمَا اجْتَرَّتِ الْفَتِيلَةَ فَأَحْرَقَتْ أَهْلَ الْبَيْتِ».

۴۲۹۵ : اور بخاری کی روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا، برتن کو ڈھانپو، مشکیزے کے منہ بند کرو، دروازوں کو بند رکھو اور شام کے وقت بچوں کو (گھر سے) باہر جانے سے روکو۔ اس لئے کہ (اس دوران شیطان) جن پھیل جاتے ہیں اور وہ بچوں کو اچک لیتے ہیں یعنی بچوں کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ اور سوتے وقت چراغوں کو بجھا دیا کرو، اس لئے کہ بعض اوقات چوبیا چراغ کی بتی کھینچ لے جاتی ہے اور اہل خانہ کو جلانے کا ذریعہ بنتی ہے۔

۴۲۹۶ - (۳) وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ، قَالَ: «غَطُّوا الْإِنَاءَ، وَأَوْكُوا السَّقَاءَ، وَأَغْلِقُوا الْأَبْوَابَ، وَأَطْفَنُوا السِّرَاجَ؛ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يُجِلُّ سِقَاءً، وَلَا يَفْتَحُ بَابًا، وَلَا يَكْشِفُ إِنَاءً. فَإِنَّ

لَمْ يَجِدْ أَحَدَكُمْ إِلَّا أَنْ يَعْرِضَ عَلَىٰ إِيَّاهِ عَوْدًا وَيَذْكُرَ اسْمَ اللَّهِ فَلْيَفْعَلْ، فَإِنَّ الْفَوَيْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلَىٰ أَهْلِ الْبَيْتِ بَيْتَهُمْ».

۴۲۹۶: اور مسلم کی روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا، برتنوں کو ڈھانپ کر رکھو، مشکیزوں کے منہ کو رسی سے باندھو، دروازوں کو بند رکھو اور چراغ بجھاؤ۔ اس لئے کہ شیطان بند مشکیزوں اور بند دروازے کو نہیں کھولتا نیز ڈھانپے ہوئے برتن کو بھی نہیں کھولتا۔ اگر تمہیں ڈھانپنے کے لئے لکڑی ملے تو اسے برتن پر بسم اللہ پڑھ کر رکھو۔ بے شک چوبیا گھروالوں سمیت ان کے گھر پر آگ بھڑکا دیتی ہے۔

۴۲۹۷ - (۴) وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ، قَالَ: «لَا تُرْسِلُوا مَوَاشِيَكُمْ — وَصِيَّانَكُمْ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتَّى تَذْهَبَ فَحَمَّةُ الْعِشَاءِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يُعْتُّ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتَّى تَذْهَبَ فَحَمَّةُ الْعِشَاءِ».

۴۲۹۷: اور اس کی ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا، سورج غروب ہونے کے وقت اپنے چارباہوں یا اپنے بچوں کو آزاد نہ چھوڑو جب تک کہ شام کا اندھیرا نہ چھٹ جائے۔ اس لئے کہ شیطان سورج غروب ہونے کے وقت سے عشاء کے اندھیرے کے ختم ہونے تک گھومتے پھرتے رہتے ہیں۔

۴۲۹۸ - (۵) وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ، قَالَ: «عَطُوا الْإِنَاءَ، وَأَوْكُوا السِّقَاءَ؛ فَإِنَّ فِي السَّنَةِ لَيْلَةً يَنْزِلُ فِيهَا وَبَاءٌ لَا يَمُرُّ بِإِنَاءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ غِطَاءٌ أَوْ سِقَاءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ وَكَاءٌ إِلَّا نَزَلَ فِيهِ مِنْ ذَلِكَ الْوَبَاءِ».

۴۲۹۸: اور اس کی ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا، برتنوں کو ڈھانپ کر رکھو، مشکیزوں کا منہ بند کر کے رکھو۔ اس لئے کہ سال میں ایک رات ایسی آتی ہے، جس میں وباء نازل ہوتی ہے۔ جس برتن پر ڈھکنا نہ ہو یا جس مشکیزے کا منہ بند نہ ہو، اس میں اس وباء میں سے کچھ اتر پڑتی ہے۔

۴۲۹۹ - (۶) وَهَنُهُ، قَالَ: جَاءَ أَبُو حَمِيدٍ - رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ - مِنَ النَّبِيعِ — بِإِنَاءٍ مِنْ لَبَنِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «الْأ — خَمْرَتُهُ وَلَوْ أَنَّ تَعْرِضَ عَلَيْهِ عَوْدًا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۲۹۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابو حمید انصاری "نقیع" مقام سے دودھ کا بھرا ہوا ایک برتن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا۔ چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تجھے اس کو ڈھانپنا چاہیے اگرچہ اس پر عرضا "لکڑی رکھ لے۔" (بخاری، مسلم)

۴۳۰۰ - (۷) وَهْنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لَا تَتْرَكُوا النَّارَ

فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۳۰۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، سوتے وقت اپنے گروں میں آگ جلتی نہ چھوڑا کرو۔ (بخاری، مسلم)

۴۳۰۱ - (۸) وَهَذَا مِنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: احْتَرَقَ بَيْتٌ بِالْمَدِينَةِ عَلَى أَهْلِهِ مِنَ اللَّيْلِ، فَحَدَّثَ بِشَأْنِهِ النَّبِيُّ ﷺ، قَالَ: «إِنَّ هَذِهِ النَّارَ إِنَّمَا هِيَ عَدُوٌّ لَكُمْ، فَإِذَا نِمْتُمْ فَأَطْفِئُوهَا عَنْكُمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۳۰۱: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رات کے وقت مدینہ منورہ میں ایک گھراہل خانہ سمیت آگ کی لپیٹ میں آگیا۔ اس واقعہ کا تذکرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا۔ آپ نے فرمایا، آگ تمہاری دشمن ہے اس لئے سوتے سے پہلے آگ بجھا دیا کرو (بخاری، مسلم)

الفصل الثانی

۴۳۰۲ - (۹) عَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا سَمِعْتُمْ نَبَاحَ الْكِلَابِ وَنَهْيَ الْحَمِيرِ مِنَ اللَّيْلِ فَتَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ؛ فَإِنَّهُنَّ يَرِينَ مَا لَا تَرَوْنَ. وَأَقْلُوا الْخُرُوجَ إِذَا هَدَّاتِ الْأَرْجُلُ -؛ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْثُ مِنْ خَلْقِهِ فِي لَيْلَتِهِ مَا يَشَاءُ. وَاجْبِفُوا الْأَبْوَابَ، وَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ؛ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا إِذَا أُجِيفَ وَذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ. وَغَطُّوا الْجِرَارَ، وَاكْفِئُوا الْأَبْيَةَ، وَأَوْكُوا الْقِرْبَ». رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَنِ».

دوسری فصل: ۴۳۰۲: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا، جب تم رات کے وقت کتوں اور گدھوں کی آواز سناؤ تو اللہ کی شیطاں مردود سے پناہ طلب کرو۔ کیونکہ وہ جن چیزوں کو دیکھتے ہیں، تم انہیں نہیں دیکھتے اور جب پاؤں کے چلنے کی آہٹ ختم ہو جائے تو باہر کم نکلو۔ کیونکہ رات کے وقت اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے جسے چاہتا ہے پھیلا دیتا ہے اور بسم اللہ پڑھ کر دروازوں کو بند کرو۔ شیطاں اس دروازے کو نہیں کھولتا جو بند ہو اور اس پر ”بسم اللہ“ پڑھی گئی ہو۔ نیز (آپ نے فرمایا) منکوں کو ڈھانپ کر رکھو، برتن کو الٹا کر کے رکھو اور مشکدے کے منہ کو رسی سے باندھ لیا کرو (شرح السنہ)

۴۳۰۳ - (۱۰) وَهَذَا مِنْ أَبِي عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: جَاءَتْ فَارَةَ تَجْرُ الْفَيْتِلَةَ، فَالْقَتْهَا بَيْنَ يَدَيَّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْخُمْرَةِ الَّتِي كَانَ قَاعِدًا عَلَيْهَا، فَاحْرَقَتْ مِنْهَا مِثْلَ مَوْضِعِ الدَّرْهِمِ. فَقَالَ: «إِذَا نِمْتُمْ فَأَطْفِئُوا سُرُجَكُمْ؛ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدُلُّ مِثْلَ هَذِهِ عَلَى هَذَا، فَيَحْرِقُكُمْ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۳۰۳ : ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک چوبیا چراغ کی بتی کھینچ کر لے گئی اور اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے جائے نماز پر رکھ دیا، جس پر آپ تشریف فرما تھے۔ جائے نماز درہم کے بقدر جل گیا۔ اس پر آپ نے فرمایا، سوتے وقت چراغ گل کر دیا کرو کیونکہ شیطان اس جیسے (غبیٹ جانوروں) کو ایسا کام سمجھاتا ہے، جو تمہیں آگ کی پیٹ میں لے آتا ہے (ابوداؤد)

کتاب اللباس

(لباس اور اس کے آداب کا بیان)

الفصل الاول

۴۳۰۴ - (۱) عَنْ أَنَسٍ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنْ يَلْبَسَهَا الْجَبْرَةَ ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

پہلی فصل : ۴۳۰۴ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس لباس کو پہننا زیادہ محبوب جانتے تھے وہ دھاری دار کپڑے کا تھا (بخاری، مسلم)

۴۳۰۵ - (۲) وَهِنَّ الْمُغَيَّرَةُ بِنِ شُعْبَةَ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَيْسَ جُبَّةً رُومِيَّةً صَبِيغَةَ الْكُمَيْنِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۴۳۰۵ : مغیو بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ”روی جبہ“ زیب تن فرمایا۔ جس کی آستین تک تھیں (بخاری، مسلم)

۴۳۰۶ - (۳) وَهِنَّ أَبِي بَرْدَةَ ، قَالَ : أَخْرَجَتْ إِلَيْنَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كِسَاءً مُلَبَّدًا وَإِزَارًا غَلِيظًا ، فَقَالَتْ : قُبِضَ رُوحُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي هَذَيْنِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۴۳۰۶ : ابو بردہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عائشہ نے ہمیں ایسی چادر نکال کر دکھائی، جس میں پیوند لگے ہوئے تھے اور ایسا تمہ بند دکھایا جو موٹے سوت سے بنا ہوا تھا اور بتایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک قبض کی گئی تو آپ نے یہ دو چادریں زیب تن کر رکھی تھیں (بخاری، مسلم)

۴۳۰۷ - (۴) وَهِنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ، قَالَتْ : كَانَ فِرَاشُ النَّبِيِّ ﷺ الَّذِي يَنَامُ عَلَيْهِ أَدَمًا ، حَشْوُهُ لَيْفٌ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۴۳۰۷ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر مبارک، جس پر آپ سویا کرتے تھے، چمڑے کا تھا اور اس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی (بخاری، مسلم)

۴۳۰۸ - (۵) وَعَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ وَسَادُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الَّذِي يَتَكَبَّرُ عَلَيْهِ مِنْ آدَمَ، حَشْوُهُ لَيْفٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۳۰۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس تکبیر پر ٹیک لگاتے تھے، وہ چڑے کا تھا اور اس میں کجور کی چھال بھری ہوئی تھی (مسلم)

۴۳۰۹ - (۶) وَمَنْهَا، قَالَتْ: بَيْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ فِي بَيْتِنَا فِي حَرِّ الظَّهْرِ، قَالَ قَائِلٌ لِأَبِي بَكْرٍ: هَذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُقْبِلًا مُتَقَنَّعًا... رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۳۰۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ہم اپنے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے، دوپہر کی شدید گرمی تھی۔ کسی کسے والے نے ابو بکرؓ کو خبر دی، یہ اللہ کے رسولؐ تشریف لے آئے ہیں۔ آپؐ نے اپنا سر مبارک ڈھانپا ہوا تھا (بخاری)

۴۳۱۰ - (۷) وَعَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَهُ: «فِرَاشُ الرَّجُلِ وَفِرَاشُ لِمَرَاتِهِ، وَالثَّالِثُ لِلصَّيْفِ، وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطَانِ»... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۳۱۰: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے خبردار کیا کہ ایک بستر خاوند کا، دوسرا بیوی کا، تیسرا مہمان کا اور چوتھا شیطان کا ہے۔
وضاحت: اس حدیث کو ظاہر پر محمول کیا جائے گا۔ بلا ضرورت بستر جتنے بھی ہوں گے وہ شیطان کے کام آئیں گے۔

۴۳۱۱ - (۸) وَهَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَنْظُرُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ بَطْرًا»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۳۱۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس شخص کی جانب نہیں دیکھے گا جو تکبر کے ساتھ چادر لٹکا کر چلتا ہے (بخاری، مسلم)

۴۳۱۲ - (۹) وَعَنْ ابْنِ عَمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خِيَلًا لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۳۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص تکبر کے ساتھ چادر کھینچ کر چلا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی جانب نہیں دیکھے گا (بخاری، مسلم)

۴۳۱۳- (۱۰) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «بَيْنَمَا رَجُلٌ يَجْرُ إِزَارَهُ مِنَ الْخِيَلَاءِ خَسِيفَ بِهِ، فَهُوَ يَتَجَلَجَلُ فِي الْأَرْضِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۳۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک شخص تکبر کے ساتھ چادر لٹکا کر چل رہا تھا تو اسے زمین میں دھسا دیا گیا۔ پس قیامت کے دن تک وہ زمین میں دھستا رہے گا (بخاری)

۴۳۱۴- (۱۱) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبِيِّنَ مِنَ الْإِزَارِ فِي النَّارِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۳۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ٹخنوں سے نیچے چادر دونوں میں ہے (بخاری)

۴۳۱۵- (۱۲) وَعَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَأْكُلَ الرَّجُلُ بِشِمَالِهِ، أَوْ يَمْسِيَ فِي نَعْلِ وَاحِدَةٍ، وَأَنْ يَشْتَمَلَ الصَّمَاءَ، أَوْ يَحْتَبِيَ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ - كَأَشْفَا عَنْ فَرْجِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۳۱۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی شخص اپنے بائیں ہاتھ کے ساتھ نہ کھائے یا ایک جوتے میں نہ چلے اور اس طرح چادر نہ لپیٹے کہ ہاتھ باہر نہ نکل سکیں یا ایک کپڑے کو اس طرح استعمال کرے کہ اس کی شرمگاہ نظر آنے لگے (مسلم)

۴۳۱۶- (۱۳)، ۴۳۱۷- (۱۴)، ۴۳۱۸- (۱۵)، ۴۳۱۹- (۱۶) وَعَنْ عُمَرَ وَأَنَسِ وَابْنِ الزُّبَيْرِ، وَأَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ لَبَسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا؛ لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۳۱۶- ۴۳۱۷- ۴۳۱۸- ۴۳۱۹: عمر، انس، ابن زبیر اور ابوامامہ رضی اللہ عنہم، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، جو شخص دنیا میں ریشمی لباس پہنے گا اسے آخرت میں ایسا لباس نہیں پہنایا جائے گا (بخاری، مسلم)

وضاحت: یہ حکم مردوں کے لئے خاص ہے، عورتیں اس سے مستثنیٰ ہیں۔

۴۳۲۰- (۱۷) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا مَنْ لَا خَلْقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۳۲۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دنیا میں وہی لوگ ریشم پہنتے ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا (بخاری، مسلم)

۴۳۲۱- (۱۸) وَعَنْ حُدَيْفَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَشْرَبَ فِي آيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ وَأَنْ نَأْكُلَ فِيهَا، وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالذِّيَّاجِ، وَأَنْ نَجْلِسَ عَلَيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۳۲۱: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے، ریشم پہننے اور اس پر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے (بخاری، مسلم)

۴۳۲۲- (۱۹) وَعَنْ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أُهْدِيْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ حُلَّةً سِيرَاءُ— فَبَعَثَ بِهَا إِلَيَّ فَلَبَسْتُهَا، فَعَرَفْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ، فَقَالَ: «إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ بِهَا إِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا، إِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتُشَقِّقَهَا حُمْرًا بَيْنَ النِّسَاءِ»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۳۲۲: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ریشم کا ”جبہ“ حدیہ دیا گیا۔ آپ نے اسے میری جانب بھیجا تو میں نے اسے پہن لیا۔ میں نے آپ کے چہرے پر ناراضگی کے آثار دیکھے۔ آپ نے فرمایا، میں نے اسے تیری جانب اس لئے نہیں بھیجا تھا کہ تو اسے پہن لے، میں نے تو اسے تیری طرف اس لئے بھیجا تھا کہ تو اسے پھاڑ کر عورتوں کے لئے دوپٹے بنا لے۔ (بخاری، مسلم)

وضاحت: یہ کپڑا خالص ریشمی نہ تھا معلوم ہوتا ہے کہ جہاں مردوں کے لیے خالص ریشم پہننا ممنوع ہے وہاں عورتوں کو ریشم پہننا بھی ناجائز ہے۔ علیؑ کے گھر میں اس وقت چار خواتین تھیں۔ حسن اتفاق سے ان تمام خواتین کے نام فاطمہ تھے۔ ان کے اسماء گرامی یہ ہیں۔ ۱۔ فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۲۔ فاطمہ بنت اسد ۳۔ فاطمہ بنت حزہ ۴۔ فاطمہ بنت شیبہ (تفصیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۲۵)

۴۳۲۳- (۲۰) وَعَنْ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ إِلَّا هَكَذَا، وَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِصْبَعِيهِ: الْوُسْطَى وَالسَّبَابَةَ وَضَمَّهُمَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۳۲۳: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف دو انگلیوں کے بقدر ریشم پہننے کی اجازت دی۔ آپ نے درمیانی اور انگوٹھ شہادت کو ملا کر اور انہیں بلند کرتے ہوئے (اشارے کے ساتھ) اس کی وضاحت فرمائی (بخاری، مسلم)

۴۳۲۴ - (۲۱) وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ : أَنَّهُ خَطَبَ بِالْجَابِيَةِ - ، فَقَالَ : نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ إِلَّا مَوْضِعَ اِضْبَعَيْنِ أَوْ ثَلَاثٍ أَوْ أَرْبَعٍ .

۴۳۲۴ : اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے شام کے علاقے ”جابیہ“ میں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف دو، تین یا چار انگلیوں کے بقدر ریشم پہننے کی اجازت دی ہے۔

۴۳۲۵ - (۲۲) وَمَنْ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَنَّهَا أَخْرَجَتْ جُبَّةً طَيَالِسَةً - كِسْرًا وَابْنَةً - لَهَا لِبْنَةِ - دِيْبَاجٍ ، وَفُرْجِيهَا - مَكْفُوفِينَ بِالْدِّيْبَاجِ ، وَقَالَتْ : هَذِهِ جُبَّةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ فَلَمَّا قَبِضَتْ قَبِضْتُهَا ، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَلْبَسُهَا ، فَتَحْنُ نَغْسِلُهَا لِلْمَرْضَى نَسْتَشْفِي بِهَا . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۴۳۲۵ : اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا نے گاڑھا کسروانی جبہ نکالا۔ جس کے گریبان اور دونوں چاکوں کی پٹی ریشمی تھی۔ نیز اسماء نے وضاحت کی کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جبہ ہے اور یہ عائشہ کے پاس تھا۔ جب وہ وفات پا گئیں تو میں نے اسے اپنے قبضہ میں لے لیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسے پہنا کرتے تھے اور ہم اسے دھو کر (اس کا پانی) بیماروں کو شفا یابی کے لئے پلاتے (مسلم)

وضاحت : خوبصورت لباس پہننا مستحب ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار سے تبرک حاصل کرنا اور شفا طلب کرنا جائز ہے۔ جب آپ کی خدمت میں کوئی وفد آتا تو اس وقت یا جمعۃ المبارک کے روز آپ اس جبہ کو پہنا کرتے تھے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۲۹)

۴۳۲۶ - (۲۳) وَمَنْ أَنَسٌ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلزُّبَيْرِ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ لِحِكْمَةٍ بِهِمَا . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ . وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ : أَنَّهُمَا شَكَّوْا الْقُمَّلَ ، فَرَخَّصَ لَهُمَا فِي قُمَّصِ الْحَرِيرِ .

۴۳۲۶ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر اور عبدالرحمن کو خارش کی وجہ سے ریشم پہننے کی اجازت دی (بخاری، مسلم) اور مسلم کی روایت میں انس بیان کرتے ہیں کہ ان دونوں نے جوڑوں کی شکایت کی تو آپ نے انہیں ریشمی قمیض پہننے کی اجازت دی۔

۴۳۲۷ - (۲۴) وَمَنْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى ثَوْبَيْنِ مُعْصَفَرَيْنِ - . فَقَالَ : «إِنَّ هَذِهِ مِنْ ثِيَابِ الْكُفَّارِ ، فَلَا تَلْبَسُهَا» .

وَفِي رِوَايَةٍ: قُلْتُ: أَغْسِلُهُمَا؟ قَالَ: «بَلْ أَحْرِقُهُمَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.
 وَسَنَدُكُمْ حَدِيثُ عَائِشَةَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ ذَاتَ غَدَاةٍ فِي «بَابِ مَنَاقِبِ أَهْلِ بَيْتِ
 النَّبِيِّ ﷺ».

۴۳۲۷: عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر زرد
 رنگ کی دو چادریں دیکھیں تو آپ نے فرمایا: یہ تو کافروں کا لباس ہے، تم انہیں نہ پہنا کرو اور ایک دوسری روایت میں
 عبد اللہ بن عمرو کہتے ہیں کہ میں نے آپ سے پوچھا: کیا میں انہیں دھو ڈالوں؟ تو آپ نے فرمایا: بلکہ انہیں جلا دے۔
 (مسلم) اور عائشہ سے مروی حدیث کہ ”نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک صبح نکلے“ کو ہم اہل بیت کے مناقب کے باب میں
 ذکر کریں گے۔

وضاحت: صحیح بات یہ ہے کہ کسبہ اور زرد رنگ کے کپڑے پہننا حرام ہیں بلکہ سرخ رنگ کے کپڑے پہننا
 بھی جائز نہیں ہیں جیسا کہ علامہ ابن قیم نے وضاحت کی ہے لیکن صحیح روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سرخ رنگ کا لباس پہنتے تھے۔ معلوم ہوا کہ خاص قسم کا سرخ رنگ جو زرد رنگ کی آمیزش سے تیار کیا گیا ہے اس سے
 منع کیا گیا ہے۔ اگر آپ نے اسے پہنا بھی ہے، تو یہ آپ کے ساتھ خاص ہے۔ امت مسلمہ کو نہیں پہننا چاہیے کیونکہ
 آپ نے اسے پہننے سے منع فرمایا ہے نیز سلف صالحین بھی زرد رنگ کے کپڑے پہننے کو ناپسند کرتے تھے (فتح الباری جلد ۱۰
 صفحہ ۳۰۴، ۳۰۵، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۲۶)

الفصل الثانی

۴۳۲۸ - (۲۵) هُنَّ أُمَّ سَلَمَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ أَحَبُّ الثِّيَابِ إِلَيَّ
 رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْقَمِيصَ... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

دوسری فصل: ۴۳۲۸: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں تمام کپڑوں
 میں سے زیادہ محبوب قمیص تھا (ترمذی، ابوداؤد)

۴۳۲۹ - (۲۶) وَهِنَّ أَسْمَاءُ بِنْتُ يَزِيدَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَتْ: كَانَ كُمْ قَمِيصٍ
 رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى الرُّصْغِ.. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ
 حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۴۳۲۹: اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص کی آستین نیچے تک
 تھی (ترمذی) نیز امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں شربن حوشب راوی میں کلام ہے (التاریخ الکبیر جلد ۳ صفحہ ۲۷۳۰، البروجین جلد ۳ صفحہ ۳۱۱، تقریب التہذیب جلد ۳ صفحہ ۳۵۵، النفعاء والمتروکین صفحہ ۲۹۳)

۴۳۳۰- (۲۷) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا لَبَسَ قَمِيصًا بَدَأَ بِمِيَامِنِهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۳۳۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب قمیض زیب تن کرتے تو آٹار دائیں جانب سے کرتے (ترمذی)

۴۳۳۱- (۲۸) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ [رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ]، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِزْرَةُ الْمُؤْمِنِ إِلَى أَنْصَابِ سَاقَيْهِ، لَا جُنَاحَ عَلَيْهِ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَعْبَيْنِ، مَا اسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ فَفِي النَّارِ» - قَالَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ «وَلَا يَنْظُرُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى مَنْ جَرَّ إِزْرَهُ بَطْرًا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ.

۴۳۳۱: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا (آپ نے فرمایا) مومن کا تمہ بند نصف پنڈلی تک ہونا چاہیے اگر ٹخنوں تک ہو جائے تب بھی کچھ گناہ نہیں لیکن اس سے نیچے دونوں میں جانے کا باعث ہے۔ آپ نے یہ بات تین مرتبہ فرمائی کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس شخص کی جانب نہیں دیکھے گا جو تکبر کے ساتھ تمہ بند لٹکا کر چلتا ہے (ابوداؤد، ابن ماجہ)

۴۳۳۲- (۲۹) وَعَنْ سَالِمٍ، عَنِ أَبِيهِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْأَسْبَالُ فِي الْإِزَارِ وَالْقَمِيصِ وَالْعِمَامَةِ، مَنْ جَرَّ مِنْهَا شَيْئًا خُبَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۴۳۳۲: سالم رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہ بند، قمیض اور پگڑی کو تکبر کے ساتھ لٹکانا گناہ ہے۔ جو شخص ان میں سے کسی ایک کو تکبر کے ساتھ لٹکاتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

۴۳۳۳- (۳۰) وَعَنْ أَبِي كَبْشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ كِمَامَ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَطْحًا... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ.

۴۳۳۳: ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کی ٹوپیاں سر سے لی ہوتی تھیں (ترمذی) نیز امام ترمذی نے اس حدیث کو منکر قرار دیا ہے۔
وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن بسریر اور محمد بن حمران راوی ضعیف ہیں (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۹۶، جلد ۳ صفحہ ۵۲۸، ضعیف ترمذی صفحہ ۲۰۲)

۴۳۳۴- (۳۱) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ حِينَ ذَكَرَ الْإِزَارَ: فَالْمَرْأَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَتْ: «تُرْجِي شَيْبَرًا» فَقَالَتْ: إِذَا تَنَكَّشْتُ عَنْهَا. قَالَ: «فَدِرَاعًا لَا تَزِيدُ عَلَيْهِ». رَوَاهُ مَالِكٌ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۴۳۳۳: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب آپ نے تمہ بند کا ذکر کیا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا، اے اللہ کے رسول! عورت کے لئے تمہ بند میں کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا، وہ ایک بالشت لٹکائے۔ ام سلمہ نے عرض کیا، اس طرح تو اس کے پاؤں ننگے ہو جائیں گے۔ آپ نے فرمایا، پھر ایک ہاتھ سے زیادہ نہ لٹکائے (مالک، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

۴۳۳۵- (۳۲) وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ، وَالنَّسَائِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَقَالَتْ: إِذَا تَنَكَّشْتُ أَقْدَامُهُنَّ، قَالَ: «فَيُرْجِي دِرَاعًا لَا يَزِيدَنَّ عَلَيْهِ».

۴۳۳۵: ترمذی اور نسائی میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ام سلمہ نے عرض کیا کہ ”اس وقت ان کے پاؤں ننگے ہو جائیں گے“ آپ نے فرمایا، ایک ہاتھ سے زیادہ نہ لٹکائیں۔

۴۳۳۶- (۳۳) وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنِ ابْنِهِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: آتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي رَهْطٍ مِنْ مَزِينَةَ، فَبَيَّهَوُهُ وَأَنَّهُ لَمَطْلَقُ الْإِزْرَارِ، فَادْخَلْتُ يَدِي فِي جَيْبِ قَمِيصِهِ، فَمَسِسْتُ الْخَاتَمَ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۳۳۶: معاویہ بن قرۃ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے ذکر کیا کہ میں ”مزینہ“ قبیلے کی ایک جماعت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ انہوں نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی، جب کہ آپ کی قمیض کے بٹن کھلے ہوئے تھے۔ تو میں نے اپنا ہاتھ آپ کی قمیض کے گریبان میں ڈالا اور مہربوت کو ہاتھ لگایا (ابوداؤد)
وضاحت: اس حدیث کو عروہ بن قشیر ابو محل سے زہیر بن معاویہ کے سوا کسی نے روایت نہیں کیا۔ اس لئے وہ مجہول العین ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۷۷)

۴۳۳۷- (۳۴) وَعَنْ سَمْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: «الْبَسُوا الشِّيَابَ

الْبَيْضَ، فَإِنَّهَا أَطْهَرُ وَأَطْيَبُ، وَكَفِنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۴۳۳۷: سرور رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سفید لباس پہنو! اس لئے کہ سفید لباس پاکیزہ اور عمدہ ہوتا ہے اور اسی میں اپنے مردوں کو کفنایا کرو (احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

۴۳۳۸- (۳۵) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اغْتَمَّ سَدَلَ عِمَامَتَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۴۳۳۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پگڑی باندھتے تو اس کے ٹٹلے کو دونوں کندھوں کے درمیان لٹکاتے تھے (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔
وضاحت: اس حدیث کی سند میں یحییٰ بن محمد مدنی راوی صدوق، خطا والا ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۷۷)۔

۴۳۳۹- (۳۶) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: عَمَّنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَسَدَلَهَا بَيْنَ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۳۳۹: عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میرے سر پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پگڑی باندھی۔ اس کے ایک کنارے کو میرے آگے اور دوسرے کو پیچھے لٹکایا (ابوداؤد)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں ایک مجہول راوی ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۲۸، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۰۵)

۴۳۴۰- (۳۷) وَعَنْ رُكَانَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «فَرَّقْ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ الْعَمَائِمُ عَلَى الْقَلَابِيسِ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، وَإِسْنَادُهُ لَيْسَ بِالْقَائِمِ

۴۳۴۰: رکانہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا، ہمارے اور مشرکین کے درمیان فرق لیبیوں پر پگڑیاں باندھنا ہے۔ (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے اور اس حدیث کی سند صحیح نہیں ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابوالحسن عسقلانی راوی مجہول ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۲۸، ضعیف ترمذی صفحہ ۲۰۳)

۴۳۴۱- (۳۸) وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «أُحِلَّ
الذَّهَبُ وَالْحَرِيرُ لِلنَّائِبِ مِنْ أُمَّتِي، وَحُرِّمَ عَلَيَّ ذُكُورُهَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالثَّعَالِبِيُّ،
وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۴۳۴۱: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سونا اور ریشم میری امت
کی عورتوں کے لئے حلال اور مردوں کے لئے حرام ہے (ترمذی، نسائی) امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا
ہے۔

۴۳۴۲- (۳۹) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
إِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا - سَمَاهُ بِاسْمِهِ، عَمَامَةً أَوْ قَمِيصًا، أَوْ رِدَاءً، ثُمَّ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ لَكَ
الْحَمْدُ، كَمَا كَسَوْتَنِيهِ أَسْأَلُكَ خَيْرَهُ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهُ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ
لَهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۴۳۴۲: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کبھی نیا لباس زیب تن
فرماتے تو اس کا نام لیتے (یعنی کہتے) پگڑی، قمیض یا چادر... پھر یہ دعا کرتے ”اے اللہ! میں تیری تعریف بیان کرتا ہوں
کہ تو نے مجھے یہ لباس عطا کیا“ میں تجھ سے اس کی بھلائی اور جس مقصد کے لئے اسے تیار کیا گیا، اس کی بھلائی کا سوال
کرتا ہوں اور میں تجھ سے اس کے شر اور جس مقصد کے لئے اسے بنایا گیا ہے اس کے شر سے پناہ طلب کرتا ہوں“
(ترمذی، ابو داؤد)

۴۳۴۳- (۴۰) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ
أَكَلَ طَعَامًا، ثُمَّ قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هَذَا الطَّعَامَ، وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا
قُوَّةَ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَزَادَ أَبُو دَاوُدَ: «وَمَنْ لَبَسَ ثَوْبًا فَقَالَ:
الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي هَذَا، وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةَ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا
تَأَخَّرَ».

۴۳۴۳: معاذ بن انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص کھانا کھائے
پھر (یہ) دعا کرے ”تمام تعریف اللہ کے لئے ہے، جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور مجھے میری کوشش اور میری طاقت کے
بغیر رزق عطا کیا“ تو اس کے پہلے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں (ترمذی) اور ابو داؤد میں اضافہ ہے کہ جس شخص نے
لباس زیب تن کیا اور (یہ) دعا کی ”تمام تعریف اللہ کے لئے ہے، جس نے مجھے یہ لباس عطا کیا اور میری کوشش اور
طاقت کے بغیر مجھے اس سے لوازا“ تو اس کے پہلے اور پچھلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔“

وضاحت: اس حدیث کی سند میں سہل بن معاذ راوی ضعیف ہے۔ ابو مرحوم عبدالرحمن بن میمون بھی قابل

حجت نہیں۔ پس یہ حدیث ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۳۱، تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۲۸)

۴۳۴۴ - (۴۱) **وَمِنْ عَائِشَةَ**، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا عَائِشَةُ! إِذَا أَرَدْتَ اللَّحُوقَ بِي - فَلْيَكْفِكَ مِنَ الدُّنْيَا كَزَادِ الرَّايِبِ، وَإِيَّاكَ وَمُجَالَسَةَ الْأَغْنِيَاءِ، وَلَا تَسْتَخْلِقِي - ثَوْبًا حَتَّى تُرْقِعِيهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ صَالِحِ بْنِ حَسَّانَ. قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ -: صَالِحُ بْنُ حَسَّانَ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ.

۴۳۴۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے عائشہ! اگر تو میرے ساتھ ملنے کا ارادہ رکھتی ہے تو تجھے دنیا سے صرف سوار کا زاد راہ کافی ہے اور خود کو مال داروں کی مجلس سے بچا اور کسی لباس کو پرانا نہ سمجھ، جب تک اسے پیوند نہ لگا لے۔ (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ اس حدیث کو ہم صرف صالح بن حسان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ امام بخاری نے صالح بن حسان کو منکر الحدیث قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۲۰۱)

۴۳۴۵ - (۴۲) **عَنْ أَبِي أُمَامَةَ** أَيَّاسِ بْنِ ثَعْلَبَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَلَا تَسْمَعُونَ؟ أَلَا تَسْمَعُونَ أَنَّ الْبِدَاذَةَ - مِنَ الْإِيْمَانِ، أَنَّ الْبِدَاذَةَ مِنَ الْإِيْمَانِ؟». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۳۴۵: ابوامامہ ایاس بن سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا تم سنتے نہیں ہو؟ کیا تم سنتے نہیں ہو؟ سادگی ایمان کا حصہ ہے، سادگی ایمان کا حصہ ہے۔ (ابوداؤد)

وضاحت: یہ حدیث سند کے لحاظ سے صحیح نہیں ہے، اس میں محمد بن اسحاق راوی مدلس ہے۔ (الجرح والتعديل جلد ۱ صفحہ ۱۰۸، تہذیب التہذیب جلد ۹ صفحہ ۳۸، الفعفاء والمتروکین صفحہ ۵۱۳، میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۱۷۴، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۲۹)

۴۳۴۶ - (۴۳) **وَمِنْ ابْنِ عُمَرَ**، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ لَبَسَ ثَوْبَ شَهْرَةٍ - فِي الدُّنْيَا أَلْبَسَهُ اللهُ ثَوْبَ مَذَلَّةٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۴۳۴۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے دنیا میں شہرت کا لباس زیب تن کیا، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو ذلت کا لباس پہنائے گا (احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ)

۴۳۴۷ - (۴۴) **وَمِنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ تَشَبَهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۴۳۴۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص کسی قوم کے ساتھ مشابہت اختیار کرتا ہے وہ انہی میں سے ہے (احمد، ابوداؤد)

۴۳۴۸- (۴۵) وَهَنَّ سُوَيْدُ بْنُ وَهَبٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَبْنَاءِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ تَرَكَ لُبْسَ ثَوْبِ جَمَالٍ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ - وَفِي رِوَايَةٍ: تَوَاضَعًا - كَسَاهُ اللَّهُ حُلَّةَ الْكِرَامَةِ، وَمَنْ تَزَوَّجَ لِلَّهِ - تَوَجَّهَ اللَّهُ تَاجَ الْمَلِكِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۳۴۸: سوید بن وہب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کے بیٹوں میں سے کسی شخص سے بیان کرتے ہیں اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے خوبصورت لباس پہننا چھوڑ دیا جبکہ وہ اسے پہننے پر قادر ہو اور ایک روایت میں ہے کہ اس نے (خوبصورت لباس کو) تواضع اختیار کرتے ہوئے چھوڑ دیا تو اللہ تعالیٰ اس کو کرامت کا ”جبہ“ پہنائے گا اور جس شخص نے اللہ کی رضا کے لئے نکاح کیا تو اللہ تعالیٰ اس کو بادشاہت کا تاج پہنائے گا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں سہل بن معاذ راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۴۱)

۴۳۴۹- (۴۶) وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ مِنْهُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ حَدِيثَ اللَّبَاسِ.

۴۳۴۹: اور ترمذی نے اس سے اس نے معاذ بن انس سے لباس کی حدیث بیان کی ہے۔

۴۳۵۰- (۴۷) وَهَنَّ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ أَنْ يَرَى أَثَرَ نِعْمَتِهِ عَلَى عَبْدِهِ»... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۳۵۰: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے کہ اس کی نعمتوں کے آثار اس کے بندہ پر نظر آئیں (ترمذی)

۴۳۵۱- (۴۸) وَهَنَّ جَابِرٌ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: آتَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَائِرًا، فَرَأَى رَجُلًا شَعْبًا قَدْ تَفَرَّقَ شَعْرُهُ، فَقَالَ: «مَا كَانَ يَجِدُ هَذَا مَا يُسْكِنُ بِهِ رَأْسَهُ؟». وَرَأَى رَجُلًا عَلَيْهِ ثِيَابٌ وَسِخَةٌ فَقَالَ: «مَا كَانَ يَجِدُ هَذَا مَا يَغْسِلُ بِهِ ثَوْبَهُ؟!». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتَّسَائِيُّ.

۴۳۵۱: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ آپ نے ایک شخص کو دیکھا جو پرانہ حال تھا، اس کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا، کیا یہ شخص ایسا انتظام نہیں کر سکتا کہ اپنے سر کے بال درست کر سکے؟ اور ایک دوسرا شخص دیکھا، جس کے کپڑے میلے کچیلے تھے تو آپ نے فرمایا، کیا یہ شخص اپنے لباس کو صاف کرنے کا انتظام نہیں کر سکتا؟ (احمد، نسائی)

۴۳۵۲ - (۴۹) **وَمَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ** ، عَنْ أَبِيهِ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَعَلَى ثَوْبٍ دُونَ ، فَقَالَ لِي : «أَلَيْكَ مَالٌ؟» قُلْتُ : نَعَمْ . قَالَ : مِنْ أَيِّ الْمَالِ؟ قُلْتُ : مِنْ كُلِّ الْمَالِ ، قَدْ أَعْطَانِي اللَّهُ مِنَ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَالْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ . قَالَ : «فَإِذَا آتَاكَ اللَّهُ مَالًا فَلْيُرْ اثْرُ نِعْمَةِ اللَّهِ عَلَيْكَ وَكَرَامَتِهِ» . رَوَاهُ أَحْمَدُ ، وَالتَّسَائِي ، وَفِي «شَرْحِ السُّنَّةِ» بَلْفَظٍ «الْمَصَابِيحِ» .

۴۳۵۲ : ابوالاحوص اپنے والد سے بیان کرتے ہیں اس نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، میرا لباس (میرے حال کے لحاظ سے) گھنیا تھا۔ آپ نے مجھ سے پوچھا، کیا تم مالدار ہو؟ میں نے اثبات میں جواب دیا (پھر) آپ نے دریافت کیا، کس قسم کا مال ہے؟ میں نے جواب دیا، اللہ تعالیٰ نے مجھے اونٹ، گائے، بکری، گھوڑے اور غلام ہر طرح کے مال سے نوازا ہے۔ آپ نے فرمایا، جب اللہ تعالیٰ نے تجھ کو ہر قسم کے مال سے نوازا ہے تو اللہ کے انعام و اکرام کے اثرات تجھ پر دکھائی دینا چاہئیں (احمد، نسائی) اور شرح السنہ میں مصابیح کے الفاظ ہیں۔

۴۳۵۳ - (۵۰) **وَمَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو** ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : مَرَّ رَجُلٌ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَحْمَرَانِ — ، فَسَلَّمَ عَلَيَّ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يَرُدُّ عَلَيَّ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ، وَأَبُو دَاوُدَ .

۴۳۵۳ : عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک شخص گزرا اس نے سرخ جوڑا پہن رکھا تھا۔ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں السلام علیکم کہا۔ آپ نے اس کے سلام کا جواب نہ دیا (ترمذی، ابوداؤد) وضاحت : اس حدیث کی سند میں ابویحییٰ ثقات راوی ضعیف ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۳۰)

۴۳۵۴ - (۵۱) **وَمَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ** ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ : «لَا أَرْكَبُ الْأَرْجُوَانَ — ، وَلَا أَلْبَسُ الْمُعْضَفَرَ ، وَلَا أَلْبَسُ الْقَمِيصَ الْمُكْفَفَ بِالْحَرِيرِ» ، وَقَالَ : «لَا وَطِيبُ الرِّجَالِ رِيحٌ لَا لَوْنٌ لَهُ ، وَطِيبُ النِّسَاءِ لَوْنٌ لَا رِيحٌ لَهُ» . . . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ .

۴۳۵۴ : عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں سرخ رنگ کی زین پر سوار نہیں ہوتا نہ میں کسبہ رنگ کا کپڑا پہنتا ہوں اور نہ میں وہ قمیض پہنتا ہوں جس کے کف ریشم کے ہوں۔ نیز آپ نے فرمایا، خبردار! مردوں کی خوشبو وہ ہے جس میں رنگ نہ ہو بلکہ مک ہو اور عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس میں رنگ ہو لیکن اس میں مک نہ ہو (ابوداؤد)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں انقطاع ہے، حسن نے عمران بن حصین سے نہیں سنا (تنقیح الرواة جلد ۳

۴۳۵۵ - (۵۲) وَهَنْ أَبِي رَنْحَانَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ عَشْرٍ: عَنِ الْوَشْرِ—، وَالْوَشْمِ—، وَالنَّتْفِ—، وَعَنْ مُكَامَعَةَ الرَّجُلِ الرَّجُلُ بِغَيْرِ شِعَارٍ—، وَمُكَامَعَةَ الْمَرْأَةِ الْمَرْأَةُ بِغَيْرِ شِعَارٍ—، وَأَنْ يَجْعَلَ الرَّجُلُ فِي أَسْفَلِ نِيبِهِ حَرِيرًا مِثْلَ الْأَعَاجِمِ، أَوْ يَجْعَلَ عَلَى مَنْكِبَيْهِ حَرِيرًا مِثْلَ الْأَعَاجِمِ، وَعَنِ النَّهْبِيِّ—، وَعَنْ زُكُوبِ النُّمُورِ—، وَلُبُوسِ الْخَاتِمِ الْأَلْدِيِّ سُلْطَانٍ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۴۳۵۵: ابو ریحانہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس کاموں سے منع فرمایا: دانت باریک کرنے، جسم میں سرمہ بھرنے، چہرے سے بال اکھاڑنے، مرد کو مرد کے ساتھ بے لباس لینے، عورت کو عورت کے ساتھ لباس اتار کر لینے، اپنے لباس کے نچلے حصے میں بھیموں کی طرح ریشم لگانے یا بھیموں کی طرح دونوں کندھوں پر ریشم لگانے اور مسلمانوں کا مال لوٹنے، چیتے کے چمڑے پر سوار ہونے اور بادشاہ کے علاوہ کسی دوسرے انسان کو انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا (ابوداؤد، نسائی)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۴۰۲، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۲۷)

۴۳۵۶ - (۵۳) وَهَنْ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ، وَعَنْ لُبْسِ الْقَبَسِيِّ— وَالْمِيَاثِرِ... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ. وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ وَقَالَ: نَهَى عَنْ مِيَاثِرِ الْأُرْجُونَ.

۴۳۵۶: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سونے کی انگوٹھی، ریشمی دھاری دار "قی" نامی کپڑے اور سرخ گدوں کے استعمال سے منع فرمایا (ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ) اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ آپ نے سرخ نکلیوں اور گدوں سے منع فرمایا۔

۴۳۵۷ - (۵۴) وَهَنْ مُعَاوِيَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَزَكَّبُوا الْخَزْرَ— وَلَا التِّمَارَ—». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۴۳۵۷: معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ریشم اور چیتوں کی کھال پر نہ بیٹھو (ابوداؤد، نسائی)

وضاحت: کیونکہ ان پر بیٹھنے سے تکبر پیدا ہوتا ہے۔

۴۳۵۸ - (۵۵) وَهَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْمَيْثِرَةِ الْحَمْرَاءِ. رَوَاهُ فِي «شَرْحِ الشُّنَّةِ».

۴۳۵۸: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سرخ رنگ کے ریشمی گدے کے استعمال سے منع فرمایا (شرح السنہ)

۴۳۵۹- (۵۶) وَهَنْ أَبِي رَمَثَةَ التَّمِيمِي، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: آتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَحْضَرَانِ، وَلَهُ شَعْرٌ قَدْ عَلَاهُ الشَّيْبُ وَشَيْبُهُ أَحْمَرٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ: وَهُوَ ذُو وَفْرَةٍ — وَبِهَا رَدْعٌ مِنْ جَنَاءٍ.

۴۳۵۹: ابورث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ کا لباس دو سبز کپڑوں کا تھا اور آپ کے تھوڑے سے بال بڑھاپے کی وجہ سے سفید تھے لیکن مندی لگانے سے سرخ تھے (ترمذی) اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ (آپ کے سر کے بال) کانوں کے نچلے کنارے تک تھے اور ان بالوں پر مندی کا رنگ تھا۔

۴۳۶۰- (۵۷) وَهَنْ أَنَسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ شَاكِيًا، فَخَرَجَ يَتَوَكَّأُ عَلَى أُسَامَةَ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ قَطْرٌ — قَدْ تَوَشَّحَ بِهِ — فَصَلَّى بِهِمْ. رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَنِ».

۴۳۶۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیمار تھے۔ آپ اسامہ کے سارے باہر نکلے، آپ پر چادر تھی جس کو آپ نے جسم پر لپیٹا ہوا تھا۔ پھر آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی (شرح السنہ)

۴۳۶۱- (۵۸) وَهَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ عَلِيُّ النَّبِيِّ ﷺ ثَوْبَانِ قَطْرِيَّانِ غَلِيظَانِ، وَكَانَ إِذَا قَعَدَ فَعَرَقَ ثِقْلًا عَلَيْهِ، فَقَدِمَ بَزْمًا مِنَ الشَّامِ لِفُلَانٍ الْيَهُودِيِّ. فَقُلْتُ: لَوْ بَعَثْتَ إِلَيْهِ فَأَشْتَرَيْتَ مِنْهُ ثَوْبَيْنِ إِلَى الْمَيْسَرَةِ. فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ، فَقَالَ: قَدْ عَلِمْتُ مَا تُرِيدُ، إِنَّمَا تُرِيدُ أَنْ تَذَهَبَ بِمَالِي. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كَذَبَ، قَدْ عَلِمَ أَنِّي مِنْ أَنْقَاهُمْ وَأَدَاهُمْ — لِلْأَمَانَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ.

۴۳۶۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو موٹی چادریں پہن رکھی تھیں۔ جب آپ تشریف فرما ہوتے اور آپ کو پینہ آتا تو اس وقت دونوں چادریں آپ پر بھاری ہو جاتیں۔ چنانچہ فلاں یہودی کا کپڑا شام سے آیا تو میں نے عرض کیا، اگر آپ اس کی طرف پیغام بھیجیں اور اس سے دو چادریں اس وعدہ پر خرید لیں کہ جب ہو سکے گا تو رقم دے دیں گے۔ چنانچہ آپ نے اس کی طرف پیغام بھیجا۔ یہودی نے کہا، میں جانتا ہوں، آپ کا مقصد کیا ہے؟ آپ تو میرا مال ہضم کرنا چاہتے ہیں۔ یہ بات سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ شخص جھوٹ کہتا ہے، اسے یقین ہے کہ میں تمام لوگوں سے زیادہ پرہیزگار ہوں اور سب سے زیادہ امانت کا حق ادا کرنے والا ہوں (ترمذی، نسائی)

۴۳۶۲ - (۵۹) وَفَنَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَعَلَى ثَوْبٍ مَصْبُوعٌ بِعُصْفُرٍ مُورِدٍ - ، فَقَالَ: «مَا هَذَا؟» فَعَرَفْتُ مَا كَرِهَ، فَأَنْطَلَقْتُ، فَأَحْرَقْتُهُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَا صَنَعْتَ بِثَوْبِكَ؟» قُلْتُ: أَحْرَقْتُهُ. قَالَ: «أَفَلَا كَسَوْتَهُ بِبَعْضِ أَهْلِكَ؟ فَإِنَّهُ لَا بَأْسَ بِهِ لِلنِّسَاءِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۳۶۲: عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ میں نے گلابی رنگ کا لباس پہن رکھا ہے۔ آپ نے دریافت کیا یہ کیا ہے؟ میں جان گیا کہ آپ اس کو کرمہ جان رہے ہیں۔ چنانچہ میں وہاں سے گیا اور اسے جلا دیا۔ بعد ازاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا تیرا لباس کہاں ہے؟ میں نے عرض کیا اسے میں نے جلا دیا ہے۔ آپ نے فرمایا تو اپنے گھر میں کسی عورت کو پہنا دیتا کیونکہ اس کے پہننے میں عورتوں کے لئے کچھ حرج نہیں (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں اسماعیل بن عیاش اور شریل بن مسلم ضعیف راوی ہیں (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۳۲، المرح والتحویل جلد ۲ صفحہ ۶۵۰، تقریب التہذیب جلد ۳ صفحہ ۷۳؛ میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۶۸)

۴۳۶۳ - (۶۰) وَفَنَ هِلَالُ بْنُ عَامِرٍ، عَنِ أَبِيهِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ عَلَى بَغْلَةٍ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ أَحْمَرٌ، وَعَلِيَّ أَمَامَهُ يُعَيِّرُهُ عَنْهُ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۳۶۳: حلال بن عامر اپنے والد سے بیان کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے منیٰ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ فخر پر سوار تھے۔ آپ کے اوپر سرخ چادر تھی اور آپ خطبہ دے رہے تھے۔ جب کہ علیؑ آپ کے آگے آپ کی باتیں لوگوں تک پہنچا رہے تھے (ابوداؤد)

۴۳۶۴ - (۶۱) وَفَنَ عَائِشَةُ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: صُنِعَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ بُرْدَةٌ سَوْدَاءٌ، فَلَيْسَهَا، فَلَمَّا عَرِقَ فِيهَا وَجَدَ رِيحَ الصُّوفِ، فَقَذَفَهَا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۳۶۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سیاہ رنگ کی چادر تیار کی گئی۔ آپ نے اسے پہنا۔ جب آپ کو اس میں پسینہ آیا اور آپ نے اون کی بو کو محسوس کیا تو آپ نے اسے اتار دیا (ابوداؤد)

وضاحت: سیاہ کپڑا پہننا جائز ہے۔ آپ نے اسے رنگ کی وجہ سے نہیں اتارا بلکہ بو کی وجہ سے اتارا تھا (واللہ اعلم) نیز اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۴۰۳)

۴۳۶۵ - (۶۲) وَفَنَ جَابِرٌ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: آتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ مُخْتَبِئٌ بِشِمْلَةٍ قَدْ وَقَعَ هَدْبُهَا عَلَى قَدَمَيْهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۳۶۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ گوٹھ مار کر بیٹھے ہوئے تھے۔ آپؐ نے بہت بڑی چادر اپنے جسم مبارک پر لپیٹ رکھی تھی۔ اس کے کنارے آپؐ کے قدموں پر گر رہے تھے (ابوداؤد)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں عبیدہ ابو خداش راوی مجہول ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۳۲، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۰۴، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۱۴۳۹)

۴۳۶۶ - (۶۳) وَهَنْ دِحْيَةَ بْنِ خَلِيفَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِقَبَاطِيٍّ —، فَأَعْطَانِي مِنْهَا قُبَيْطِيَّةً، فَقَالَ: «إِصْذَعَهَا صَدْعَيْنِ —، فَأَقْطَعْ أَحَدَهُمَا قَمِيصًا، وَأَعْطِ الْآخَرَ امْرَأَتَكَ تَخْتِمُ بِهِ». فَلَمَّا أَدْبَرَ، قَالَ: «وَأَمْرُ امْرَأَتِكَ أَنْ تَجْعَلَ تَحْتَهُ ثَوْبًا لَا يَصِفُهَا»... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۳۶۶: وحیہ بن خلیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ”مصر“ سے سفید مٹل کا کپڑا لایا گیا۔ آپؐ نے مجھے اس سے ایک چادر عطا کی اور فرمایا، اس کے دو کلوے کر لے، ایک کلوے کی اپنے لئے قبض بنا اور دوسرا کھلا اپنی بیوی کو دے کہ وہ اس کا دوشہ بنا لے۔ جب میں جانے لگا تو آپؐ نے فرمایا، اپنی بیوی سے کہنا کہ اس کے نیچے دوسرا کپڑا لگائے تاکہ اس کا جسم نظر نہ آئے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے اس میں ابن اسیر راوی حکم فیہ ہے (المرج والتحدیل جلد ۵ صفحہ ۲۸۲، البروجین جلد ۲ صفحہ ۱۰۱، تاریخ الکبیر جلد ۵ صفحہ ۵۷۳، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۷۵، ترقیب التہذیب جلد ۴ صفحہ ۴۴۴)

۴۳۶۷ - (۶۴) وَهَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا وَهِيَ تَخْتِمُ فَقَالَ: «لَيْتَنِي لَا لَيْتَنِي»... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۳۶۷: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ہاں تشریف لائے اور وہ دوشہ اوڑھ رہی تھیں۔ آپؐ نے فرمایا، ایک بیچ کافی ہے دو کی ضرورت نہیں ہے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں وہب موٹی ابواحمد بن جہش راوی مجہول ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۳۳، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۰۸)

الْفَضْلُ الثَّلَاثُ

۴۳۶۸ - (۶۵) هَنَّ ابْنُ عَمْرٍو، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَرَرْتُ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَفِي إِزَارِي إِسْتِرْحَاءً. فَقَالَ: «يَا عَبْدَ اللَّهِ! اِرْفَعْ إِزَارَكَ، فَرَفَعْتُهُ، ثُمَّ قَالَ: «يَزِدُّ» فَرِذْتُ. فَمَا زِلْتُ اتَّحَرَّاهَا بَعْدُ. فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: إِلَى آيِنٍ؟ قَالَ: «إِلَى أَنْصَافِ السَّاقَيْنِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

تیسری فصل : ۴۳۶۸ : ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا جب کہ میرا تمہ بند نیچے گر رہا تھا۔ آپ نے فرمایا، اے عبد اللہ! تمہ بند اونچا کر۔ چنانچہ میں نے اپنا تمہ بند اونچا کیا۔ آپ نے فرمایا، مزید اونچا کر، میں نے مزید اونچا کر لیا۔ اس کے بعد میں ہمیشہ محتاط رہا۔ کچھ لوگوں نے دریافت کیا کہ آپ نے کہاں تک اونچا کیا۔ انہوں نے جواب دیا، نصف پٹلی تک (مسلم)

۴۳۶۹ - (۶۶) وَعَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خِيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِزَارِي يَسْتَرْخِي، إِلَّا أَنْ أَتَعَاهَدَهُ — فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّكَ لَسْتَ مِمَّنْ يَفْعَلُهُ خِيَلَاءَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۳۶۹ : ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص تکبر کے ساتھ اپنی چادر نیچے لٹکاتا ہے، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف نہیں دیکھے گا۔ ابو بکرؓ نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! احتیاط کرنے کے باوجود میرا تمہ بند لٹک جاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے خبردار کیا کہ تیرا شمار ان لوگوں میں نہیں ہے جو تکبر کے ساتھ چادر لٹکاتے ہیں (بخاری)

۴۳۷۰ - (۶۷) وَفَنَ عِكْرَمَةَ، قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَأْتِرُ فَيَضَعُ حَاشِيَةَ إِزَارِهِ مِنْ مُقَدِّمِهِ عَلَى ظَهْرِ قَدَمِهِ، وَيَرْفَعُ مِنْ مُؤَخَّرِهِ، قُلْتُ: لِمَ تَأْتِرُ هَذِهِ الْإِزْرَةَ؟ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْتِرُهَا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۳۷۰ : عکرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن عباسؓ کو دیکھا کہ وہ تمہ بند باندھتے اور اس کے نچلے کنارے کو اگلی جانب سے پاؤں کے اوپر رکھتے تھے اور پچھلی جانب سے اٹھا کر رکھتے تھے۔ میں نے دریافت کیا، کہ آپ اس طرح تمہ بند کیوں باندھتے ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اسی طرح تمہ بند باندھا کرتے تھے (ابوداؤد)

۴۳۷۱ - (۶۸) وَعَنْ عُبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «عَلَيْكُمْ بِالْعَمَائِمِ؛ فَإِنَّهَا سِيمَاءُ الْمَلَائِكَةِ، وَارْخُوهَا خَلْفَ ظَهْرِكُمْ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ.

۴۳۷۱ : عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سر پہ گھڑی باندھیں، یہ فرشتوں کی علامت ہے اور اس کے کنارے کو کمر کی جانب لٹکائیں (بیہقی)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں الاحوص بن حکیم راوی ضعیف ہے (الجرم والتعديل جلد ۲ صفحہ ۳۵۲، النفعاء والمتروكين صفحہ ۶۳، التاريخ الكبير جلد ۲ صفحہ ۱۶۸۰، تہذیب الکمال جلد ۲ صفحہ ۲۸۹، میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۲۸)

۴۳۷۲ - (۶۹) **وَمِنْ عَائِشَةَ**، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا دَخَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَعَلَيْهَا ثِيَابٌ رِفَاقٌ، فَأَعْرَضَ عَنْهَا - وَقَالَ: «يَا أَسْمَاءُ! إِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا بَلَغَتِ الْمَحِيضَ لَنْ يَصْلُحَ أَنْ يُرَى مِنْهَا إِلَّا هَذَا وَهَذَا» وَأَشَارَ إِلَى وَجْهِهِ وَكَفْيِهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۳۷۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا نے ان سے روگردانی کی اور خبردار کیا، اے اسماء! جب عورت بالغ ہو جائے تو اس کے جسم کے کسی عضو کو دیکھنا درست نہیں۔ یہ اور یہ..... اور آپ نے اپنے چہرے اور ہتھیلیوں کی طرف اشارہ کیا (ابوداؤد)

وضاحت: خالد بن دریک نے عائشہ کا زمانہ نہیں پایا، اس لئے اس حدیث کی سند منقطع اور ضعیف ہے۔

(تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۳۳)

۴۳۷۳ - (۷۰) **وَمِنْ أَبِي مَطَرٍ**، قَالَ: إِنَّ عَلِيًّا اشْتَرَى ثَوْبًا بِثَلَاثَةِ دَرَاهِمٍ، فَلَمَّا لَبَسَهُ قَالَ: «الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي رَزَقَنِي مِنَ الرِّيَاشِ مَا أَتَجَمَّلُ بِهِ فِي النَّاسِ وَأُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي» ثُمَّ قَالَ: هَكَذَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۴۳۷۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ علی نے ایک کپڑا تین درہم میں خریدا۔ جب اسے زیب تن کیا تو انہوں نے یہ دعا کی ”تمام تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے لباس عطا کیا کہ میں اس زینت کی وجہ سے لوگوں میں خوبصورت دکھائی دیتا ہوں اور اس کے ساتھ اپنی شرمگاہ کو چھپاتا ہوں“ بعد ازاں علی نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے اسی طرح فرمایا (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں مختار بن نافع راوی ضعیف اور ابوسلمہ مجہول ہے (تنقیح الرواة جلد ۳

صفحہ ۲۳۳)

۴۳۷۴ - (۷۱) **وَمِنْ أَبِي أَمَامَةَ**، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: لَيْسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، ثَوْبًا جَدِيدًا، فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي مَا أُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي وَأَتَجَمَّلُ بِهِ فِي حَيَاتِي، ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ لَبَسَ ثَوْبًا جَدِيدًا فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي مَا أُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي وَأَتَجَمَّلُ بِهِ فِي حَيَاتِي، ثُمَّ عَمَدَ إِلَى الثَّوْبِ الَّذِي أَخْلَقَ فَتَصَدَّقَ بِهِ، كَانَ فِي كَنْفِ اللهِ وَفِي حِفْظِ اللهِ وَفِي سِرِّ اللهِ حَيًّا وَمَيِّتًا». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۴۳۷۳: ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب نے نیا لباس زیب تن کیا اور دعا کی ”تمام تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے لباس عطا کیا۔ جس کے ساتھ میں اپنی شرمگاہ کو چھپاتا ہوں اور جس کے ساتھ میں اپنی زندگی میں خوبصورت بنتا ہوں“ بعد ازاں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ جو شخص نیا کپڑا پہنے اور مذکورہ دعا پڑھے پھر پرانے کپڑے کو صدقہ کرے تو وہ زندگی میں اور فوت ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ کی مگرانی، حفاظت اور پردے میں رہتا ہے (احمد، ترمذی، ابن ماجہ) امام ترمذی نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے۔
وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابو العلاء راوی مجہول ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۳۴)

۴۳۷۵- (۷۲) وَفَنَّ عَلْقَمَةَ بْنِ أَبِي عَلْقَمَةَ، عَنْ أُمِّهِ، قَالَتْ: دَخَلْتُ حَفْصَةَ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَلَى عَائِشَةَ وَعَلَيْهَا خِمَارٌ رَقِيقٌ، فَشَقَّتْهُ عَائِشَةُ وَكَسَتْهَا خِمَارًا كَثِيفًا. رَوَاهُ مَالِكٌ.

۴۳۷۵: ملقمہ بن ابو ملقمہ اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حفصہ بنت عبد الرحمن عائشہ کے ہاں گئیں جبکہ انہوں نے باریک دوپٹہ اوڑھ رکھا تھا۔ عائشہ نے اسے پھاڑ ڈالا اور اسے موٹا دوپٹہ پہنایا (مالک)
وضاحت: حفصہ بنت عبد الرحمن عائشہ کی بھتیجی تھیں نیز ملقمہ کی والدہ کا نام مرجانہ تھا (مشکوٰۃ سعید اللحلم جلد ۳ صفحہ ۲۷۹)

۴۳۷۶- (۷۳) وَفَنَّ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ أَيْمَنَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ وَعَلَيْهَا دِرْعٌ قَطْرِيٌّ ثَمَنٌ — خَمْسَةَ دَرَاهِمَ فَقَالَتْ: أَرْفَعُ بَصْرَكَ الَّتِي جَارِيَتِي، أَنْظُرَ إِلَيْهَا، فَإِنَّهَا تُزْهِمِي أَنْ تَلْبَسَهُ فِي الْبَيْتِ، — وَكَانَ لِي مِنْهَا دِرْعٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَمَا كَانَتْ امْرَأَةً تُقِينُ — بِالْمَدِينَةِ إِلَّا أَرْسَلْتُ إِلَيْ تَسْتَعِيرَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۳۷۶: عبد الواحد بن ایمن اپنے والد سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں عائشہ کے ہاں گیا، انہوں نے موٹے سوت کا قیض پہن رکھا تھا۔ جس کی قیمت پانچ درہم تھی۔ عائشہ نے کہا کہ آپ میری اس لونڈی کی طرف دیکھیں وہ گھر میں بھی ایسا لباس پہننے سے نفرت کرتی ہے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں میرا اس طرح کا ایک قیض تھا، مدینہ منورہ میں جس کسی عورت کو رخصتی کے وقت خوبصورت بنانا مقصود ہوتا تو وہ میری طرف پیغام بھیجتی اور اس قیض کو عاریتاً طلب کرتی تھی (بخاری)

۴۳۷۷- (۷۴) وَفَنَّ جَابِرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَبَسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا قَبَاءَ دِيْبَاجٍ أَهْدَى لَهُ، ثُمَّ أَوْشَكَ أَنْ نَزَعَهُ، — فَأَرْسَلَ بِهِ إِلَى عُمَرَ، فَقِيلَ: قَدْ أَوْشَكَ مَا أَنْتَزَعْتَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ: «نَهَانِي عَنْهُ جِبْرَائِيلُ» — فَجَاءَ عُمَرُ يَبْكِي، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَرِهْتَ

أَمْرًا وَأَعْطَيْتَنِيهِ، فَمَا لِي؟ — فَقَالَ: «إِنِّي لَمْ أُعْطِكَ تَلْبَسُهُ، إِنَّمَا أُعْطَيْتَكَ تَبِيعَهُ». فَبَاعَهُ بِالْفَنَى دِرْهَمًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۳۷۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم کا کوٹ زیب تن فرمایا، جو آپ کو حدیہ ملا تھا۔ آپ نے جلد ہی اسے اتار دیا اور اسے عمر کی جانب بھیج دیا۔ آپ سے دریافت کیا گیا، اے اللہ کے رسول! آپ نے جلد ہی اسے اتار دیا۔ آپ نے فرمایا، جبرائیل علیہ السلام نے مجھے اس کے پھینے سے منع کیا ہے۔ آپ کی یہ بات سن کر عمر روتے ہوئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا، اے اللہ کے رسول! آپ نے ایک چیز کو ناپسند فرمایا اور مجھے وہ چیز دے دی، ایسا کیوں ہے؟ آپ نے فرمایا، میں نے تجھے یہ کوٹ اس لئے نہیں دیا کہ تو اسے پھینے میں نے محض اس لئے دیا ہے تاکہ تو اسے فروخت کرے۔ چنانچہ عمر نے اسے دو ہزار درہم میں فروخت کر دیا (مسلم)

۴۳۷۸ - (۷۵) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: إِنَّمَا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ تَوْبِ الْمُضْمَتِ مِنَ الْحَرِيرِ، فَأَمَّا الْعَلَمُ، وَسَدَى الثَّوْبِ فَلَا بَأْسَ بِهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۳۷۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خالص ریشمی کپڑا زیب تن کرنے سے منع فرمایا۔ البتہ ریشم کے کنارے وغیرہ اور ریشم کے تانے والے کپڑے کا کچھ حرج نہیں۔ (ابوداؤد) وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے البتہ یہ حدیث سند احمد میں صحیح سند کے ساتھ مذکور ہے، (ارواء الغلیل صفحہ ۲۷۳) نیز اس حدیث کی سند میں ضعیف بن عبد الرحمن راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۶۵۳، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۳۳، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۴۰۲)

۴۳۷۹ - (۷۶) وَعَنْ أَبِي رَجَاءٍ، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، وَعَلَيْهِ مِطْرَفٌ — مِنْ حَرِيرٍ، وَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ أُنْعِمَ اللَّهُ عَلَيْهِ نِعْمَةً فَإِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ أَنْ يَرَى أَثَرَ نِعْمَتِهِ عَلَى عَبْدِهِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۴۳۷۹: ابو رجاء بیان کرتے ہیں کہ عمران بن حصین میرے ہاں تشریف لائے۔ ان پر ریشمی شال تھی۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص پر اللہ پاک احسان فرمائے تو اللہ پاک پسند کرتا ہے کہ اس کے احسان کا اس پر نشان نظر آئے (احمد) وضاحت: اون اور ریشم کے سوت سے تیار شدہ کپڑے کو ”نمز“ کہتے ہیں (المسند صفحہ ۲۷۰)

۴۳۸۰ - (۷۷) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُلُّ مَا شِئْتَ، وَالْبَسَ مَا شِئْتَ مَا أَخْطَأَتْكَ اثْنَتَانِ: سَرَفٌ وَمَخِيلَةٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي تَرْجَمَةِ بَابِ.

۴۳۸۰ : ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، کھاؤ اور پیو جو تم چاہتے ہو بشرطیکہ دو چیزوں، فضول خرچی اور غرور سے بچے رہو (بخاری)

وضاحت : یہ اجازت ان اشیاء کے بارے میں ہے جو شرعاً "مباح" ہیں (واللہ اعلم)

۴۳۸۱ - (۷۸) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كُلُوا، وَاشْرَبُوا، وَتَصَدَّقُوا، وَابْسُوا، مَا لَمْ يُخَالِطِ اسْرَافٌ وَلَا مَخِيلَةٌ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۴۳۸۱ : عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کھاؤ، پیو، صدقہ دو اور لباس پہنو لیکن اسراف اور فخر سے دور رہو (احمد، نسائی، ابن ماجہ)

۴۳۸۲ - (۷۹) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ أَحْسَنَ مَا زُرْتُمُ اللَّهَ فِي قُبُورِكُمْ - وَمَسَاجِدِكُمُ الْبَيَاضُ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۴۳۸۲ : ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ بہت عمدہ لباس، جس میں تمہیں قبروں اور مسجدوں میں اللہ سے ملاقات کرنا چاہیے، وہ سفید لباس ہے (ابن ماجہ)

وضاحت : یہ حدیث سند کے لحاظ سے غایت درجہ ضعیف ہے البتہ درایت کے لحاظ سے اس کا مفہوم سمرۃ سے مروی حدیث (۲۳۳۷) کے مطابق ہے جو سند کے لحاظ سے صحیح ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۳۵) نیز یہ حدیث موضوع ہے (ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۲۹۱، التعلیق الرغیب جلد ۳ صفحہ ۹۷)

بَابُ الْخَاتَمِ (انگوٹھی پہننے کے احکام)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۴۳۸۳ - (۱) عَنْ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اتَّخَذَ النَّبِيُّ ﷺ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ، وَفِي رِوَايَةٍ: وَجَعَلَهُ فِي يَدِهِ الْيُمْنَى، ثُمَّ أَلْقَاهُ، ثُمَّ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ نُقِشَ فِيهِ: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَقَالَ: «لَا يَنْقُشَنَّ أَحَدٌ عَلَيَّ نَقِشَ خَاتَمِي هَذَا» - وَكَانَ إِذَا لَبَسَهُ جَعَلَ فَصَّهُ - مِمَّا يَلِي بَطْنَ كَفِّهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل : ۴۳۸۳ : ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی تیار کروائی اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے اسے دائیں ہاتھ میں پہنا بعد ازاں اسے پھینک دیا۔ اس کے بعد آپ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی جس پر ”محمد رسول اللہ“ نقش تھا۔ آپ نے حکم دیا کہ کوئی شخص میری اس انگوٹھی جیسا نقش نہ بنوائے اور آپ جب اسے پہنتے تو اس کا ہمینہ ہتھیلی کے اندر کی جانب رکھتے تھے (بخاری، مسلم)

وضاحت : چونکہ آپ جب بادشاہوں کی جانب خطوط تحریر فرماتے تو اس انگوٹھی سے اس پر مر لگاتے تھے اس لئے آپ نے منع فرمایا کہ اس جیسا نقش کسی دوسرے شخص کی انگوٹھی پر ہو تاکہ کسی قسم کی گڑبگڑ کا اندیشہ نہ ہو۔ مذکورہ انگوٹھی جس کا ہمینہ عقین کا تھا، استنبول (ترکی) کے توپ کاپی عجائب گھر میں بیچ آپ کی تلواریں مبارک اور دیگر اشیاء کے محفوظ ہے۔ (واللہ اعلم)

۴۳۸۴ - (۲) وَهَنَّ عَلِيٌّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ لُبْسِ الْقَسَبِيِّ، وَالْمَعْضَفِرِ، وَعَنْ تَحْتِمِ الذَّهَبِ، وَعَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الرُّكُوعِ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۳۸۳ : علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ”قسی“ اور ”زرد“ رنگ کے لباس، سونے کی انگوٹھی اور رکوع کی حالت میں قرآن پاک کی تلاوت کرنے سے منع فرمایا۔ (مسلم)

وضاحت : رکوع و سجد میں قرآن پاک کی تلاوت سے اس لئے منع فرمایا تاکہ ان میں صرف اللہ کی عظمت اور تسبیح بیان کی جائے۔

۴۳۸۵ - (۳) وَهَنَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فِي يَدِ رَجُلٍ، فَتَزَعَهُ، فَطَرَحَهُ، فَقَالَ: «يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ إِلَى جَمْرَةٍ مِنْ نَارِ

فَيَجْعَلُهَا فِي يَدَيْهِ؟! فَقِيلَ لِلرَّجُلِ بَعْدَمَا ذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: خُذْ خَاتَمَكَ انْتَفِعْ بِهِ — قَالَ: لَا وَاللَّهِ، لَا آخِذُهُ أَبَدًا وَقَدْ طَرَحَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۳۸۵: عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو آپ نے اسے اتار کر پھینک دیا اور اسے سرزنش کی کہ تم آگ کے شعلے کو ہاتھ میں لیتے ہو؟ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لے جانے کے بعد اس شخص سے کہا گیا کہ تم اپنی انگوٹھی اٹھا لو اور اس سے فائدہ حاصل کرو۔ اس شخص نے بر ملا کہا، میں ہرگز ایسی چیز کو نہیں اٹھاؤں گا جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھینکا ہے۔ (مسلم)

۴۳۸۶ - (۴) وَمَنْ أَنَسَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى كِسْرَى وَقَبِصَرَ وَالنَّجَاشِي، فَقِيلَ: إِنَّهُمْ لَا يَقْبَلُونَ كِتَابًا إِلَّا بِخَاتِمِ، فَصَاغَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَاتَمًا حَلَقَةً فِضَّةً نُقِشَ فِيهِ: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ: كَانَ نَقْشُ الْخَاتِمِ ثَلَاثَةَ أَسْطُرٍ: مُحَمَّدٌ سَطْرٌ، وَرَسُولٌ سَطْرٌ، وَاللَّهُ سَطْرٌ.

۴۳۸۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسری، قیصر اور نجاشی کی جانب خطوط لکھنے کا ارادہ کیا۔ آپ کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ وہ لوگ ہر کے بغیر خطوط وصول نہیں کرتے۔ اس وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی جس میں ”محمد رسول اللہ“ نقش تھا۔ (مسلم) اور بخاری کی روایت میں ہے کہ انگوٹھی کا نقش تین سطروں پر مشتمل تھا۔ محمد، پہلی سطر میں۔ رسول، دوسری سطر میں اور (لفظ) اللہ، تیسری سطر میں تھا۔

۴۳۸۷ - (۵) وَمَنْهُ، أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ كَانَ خَاتَمَهُ مِنْ فِضَّةٍ، وَكَانَ فَضُّهُ مِنْهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۳۸۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا حکینہ بھی چاندی کا تھا (بخاری)

۴۳۸۸ - (۶) وَمَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ خَاتَمَ فِضَّةٍ فِي يَمِينِهِ، فِيهِ فَصٌّ حَبَشِيٌّ، كَانَ يَجْعَلُ فَضُّهُ مِمَّا يَلِيهِ كَفَّهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۳۸۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دائیں ہاتھ میں چاندی کی انگوٹھی پہنی، جس کا حکینہ حبشی طرز کا تھا۔ آپ اس کے حکینے کو ہتھیلی کی جانب رکھتے تھے (بخاری، مسلم)

۴۳۸۹- (۷) وَعَنْهُ، قَالَ: كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ ﷺ فِي هَذِهِ، وَأَشَارَ إِلَى الْخِنْصَرِ مِنْ يَدِهِ الْيُسْرَى. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۳۸۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی ”اس“ انگلی میں ہوتی تھی اور انہوں نے اپنے بائیں ہاتھ کے چھگی کی طرف اشارہ کیا (مسلم)

۴۳۹۰- (۸) وَهَنْ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أَتَخْتَمَ فِي إِصْبَعِي هَذِهِ أَوْ هَذِهِ، قَالَ: فَأَوْمَأَ إِلَى الْوُسْطَى وَالَّتِي تَلِيهَا... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۳۹۰: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کہ میں اس یا اس انگلی میں انگوٹھی پہنوں اور آپ نے درمیانی انگلی اور اس کے ساتھ والی انگلی کی جانب اشارہ کیا (مسلم)

الفصل الثاني

۴۳۹۱- (۹) هَنَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَخْتَمُ فِي يَمِينِهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

دوسری فصل: ۴۳۹۱: عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے (ابن ماجہ)

وضاحت: بعض دیگر صحیح احادیث سے آپ کا بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننا بھی ثابت ہے البتہ ترجیح اس بات کو ہے کہ دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنی جائے کیونکہ بائیں ہاتھ کے ساتھ استنجا وغیرہ کیا جاتا ہے، اس طرح دائیں ہاتھ میں پہننے سے انگوٹھی نجاست سے محفوظ رہے گی (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۳۶)

۴۳۹۲- (۱۰) وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ عَنْ عَلِيٍّ.

۴۳۹۲: نیز ابوداؤد اور نسائی نے اس حدیث کو علی رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔

۴۳۹۳- (۱۱) وَهَنَّ ابْنُ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَخْتَمُ فِي يَسَارِهِ، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۳۹۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے

۴۳۹۴ - (۱۲) **وَعَنْ عَلِيٍّ**، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَخَذَ حَرِيرًا فَجَعَلَهُ فِي يَمِينِهِ، وَأَخَذَ ذَهَبًا فَجَعَلَهُ فِي شِمَالِهِ، ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ هَذَيْنِ حَرَامٌ عَلَيَّ ذُكُورِ أُمَّتِي». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۴۳۹۴: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ریٹم کو اپنے دائیں ہاتھ میں اور سونے کو اپنے بائیں ہاتھ میں لیا اور پھر فرمایا، بلاشبہ یہ دونوں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں (احمد، ابوداؤد، نسائی)

۴۳۹۵ - (۱۳) **وَعَنْ مُعَاوِيَةَ**، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ رُكُوبِ النُّمُورِ، وَعَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ إِلَّا مُقَطَّعًا... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۴۳۹۵: معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھتے کے چڑے پر سوار ہونے اور سونا پہننے سے منع فرمایا ہے البتہ چھوٹی چھوٹی ٹکڑیوں میں (زیورات کی صورت میں پہننا) جائز ہے (ابوداؤد، نسائی)

۴۳۹۶ - (۱۴) **وَعَنْ بُرَيْدَةَ**، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ عَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ شَبِّهِ: «مَالِي أَجْدُ مِنْكَ رِيحَ الْأَضْنَامِ؟» فَطَرَحَهُ. ثُمَّ جَاءَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ حَدِيدٍ، فَقَالَ: «مَالِي أَرَى عَلَيْكَ جَلِيَّةَ أَهْلِ النَّارِ؟!» فَطَرَحَهُ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! مِنْ أَيِّ شَيْءٍ آتَخِذُهُ؟ قَالَ: «مِنْ وَرِقٍ وَلَا تُتِمَّهُ مِثْقَالًا». . . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

وَقَالَ مُخَيَّبُ السَّنَّةِ، رَحِمَهُ اللهُ: وَقَدْ صَحَّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ فِي الصِّدَاقِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ: «الْتِمَسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ»

۴۳۹۶: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے کہا، جس نے پتیل کی انگوٹھی پہن رکھی تھی، کیا وجہ ہے کہ میں تجھ سے بتوں کی بو پاتا ہوں؟ اس شخص نے انگوٹھی پھینک دی پھر وہ آیا اور اس نے لوہے کی انگوٹھی پہن رکھی تھی۔ آپ نے فرمایا، کیا وجہ ہے، میں دیکھ رہا ہوں کہ تو نے دوزخیوں کا زیور پہن رکھا ہے؟ اس شخص نے انگوٹھی کو پھینک دیا اور عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میں کس دعات سے انگوٹھی بناؤں؟ آپ نے فرمایا، چاندی سے۔ لیکن اس کا وزن ایک مثقال سے کم ہو۔ (ترمذی، ابوداؤد، نسائی) امام محی السنہ رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ سل بن سعد سے حق مر کے بارے میں صحیح حدیث مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے کہا، تلاش کرو اگرچہ لوہے کی انگوٹھی مل جائے۔

وضاحت ۱: لوہے کی انگوٹھی پہننے سے ممانعت کی حدیث ہے بلکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سونے کی انگوٹھی سے بھی زیادہ برا سمجھا ہے اور آپ کا ایک شخص سے یہ کہنا کہ تلاش کرو اگرچہ لوہے کی انگوٹھی دستیاب ہو جائے، اس کا یہ مطلب نہیں کہ لوہے کی انگوٹھی پہننا جائز ہے (آداب الزفاف صفحہ ۱۳۳، ۱۳۶)

۴۳۹۷- (۱۵) وَهْنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَكْرَهُ عَشْرَ خِلَالَ: الصُّفْرَةَ- يَعْنِي: الْخَلْقُوقَ — وَتَغْيِيرَ الشَّيْبِ —، وَجَرُّ الْإِزَارِ، وَالتَّخْتُمَ بِالذَّهَبِ، وَالتَّبْرُخَ بِالزِّيْنَةِ لِغَيْرِ مَحَلِّهَا، وَالضَّرْبَ بِالْكَعَابِ —، وَالرُّقْمَ إِلَّا بِالمُعَوَّذَاتِ، وَعَقْدَ التَّمَائِمِ، وَعَزَلَ المَاءَ لِغَيْرِ مَحَلِّهِ —، وَفَسَادَ الصَّبِيِّ — مُحْرَمِهِ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ.

۴۳۹۷: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دس باتوں کو میوہ گردانتے تھے۔ ۱۔ مفران لگانا، بدھاپے کو سیاہ رنگ کے ساتھ تبدیل کرنا، تمہ بند لگانا، سونے کی انگوٹھی پہننا، عورت کا بے محل نسب و نعت کا اظہار کرنا، ظہن کھینا، معززات کے علاوہ دیگر دعاؤں کے ساتھ دم کرنا، تعویذات لگانا، منی کے پانی کو شرم گاہ سے باہر گرانا اور بچے (کے دودھ) کو خراب کرنا لیکن آپ اسے حرام قرار نہیں دیتے تھے (ابوداؤد، نسائی) وضاحت: اس حدیث کی سند میں قاسم بن حسان راوی منکر الحدیث ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۶۹)

۴۳۹۸- (۱۶) وَهْنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ —، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ مَوْلَاةً لَهُمْ ذَهَبَتْ بِابْنَةِ الزُّبَيْرِ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَفِي رَجُلَيْهَا أَجْرَاسٌ، فَقَطَعَهَا عُمَرُ [رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ] —، وَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَعَ كُلِّ جَرَسٍ شَيْطَانٌ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۳۹۸: ابن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کی ایک لونڈی زبیر کی بیٹی کو عمر بن خطاب کے پاس لے گئی اس کے پاؤں میں پائل بندھی ہوئی تھی۔ عمر نے ان کو کاٹ دیا اور بیان کیا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ ہر پائل کے ساتھ ایک شیطان ہوتا ہے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے، روایت بیان کرنے والی لونڈی مجہول ہے ابن زبیر سے مراد عامر بن عبد اللہ بن زبیر ہے، عامر کی عمر سے ملاقات ثابت نہیں (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۳۷، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۴۱۸، مشکوٰۃ سعید الخمام جلد ۲ صفحہ ۴۸۳)

۴۳۹۹- (۱۷) وَهْنُ بُنَانَةَ مَوْلَاةِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَيَّانَ الْأَنْصَارِيِّ، كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، إِذْ دُخِلَتْ عَلَيْهَا بِجَارِيَةٍ، وَعَلَيْهَا جَلَا جِلُّ يُصَوِّتُنَ —. فَقَالَتْ: لَا تَدْخِلْنَهَا عَلَيَّ إِلَّا أَنْ تُقَطَّعَنَّ جَلَا جِلَّهَا، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ جَرَسٌ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۳۹۹: عبدالرحمان کی لونڈی ”بنانہ“ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھی کہ عائشہ کے پاس ایک لڑکی لائی گئی جس نے آواز کرنے والے ٹھکرو پہن رکھے تھے۔ عائشہ نے حکم دیا کہ ایسی لڑکیوں کو میرے پاس نہ لایا کرو البتہ ان کے ٹھکروؤں کو کاٹنے کے بعد انہیں آنے کی اجازت ہے۔ (عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا، اس گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے جس میں آواز کرنے والی کوئی چیز ہو (ابوداؤد) وضاحت: ”بنانہ“ لونڈی مجہول راویہ ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۵۳)

۴۴۰۰ - (۱۸) وَهَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ طَرْفَةَ، أَنَّ جَدَّهُ عَزْفَجَةَ بْنَ أَسْعَدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَطَعَ أَنْفَهُ يَوْمَ الْكَلَابِ — ، فَاتَّخَذَ أَنْفًا مِنْ وَرِقٍ، فَأَتَتْهُ عَلَيْهِ، فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَتَّخِذَ أَنْفًا مِنْ ذَهَبٍ ... رواه الترمذی، وابوداؤد، والنسائی .

۴۴۰۰: عبدالرحمان بن طرفہ بیان کرتے ہیں کہ اس کے دادا عرفجہ بن اسعد رضی اللہ عنہ کی ناک جنگ کلاب کے دن کٹ گئی تھی چنانچہ اس نے چاندی کی ناک بنوائی لیکن وہ بدبو دار ہو گئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اجازت دی کہ وہ سونے کی ناک بنوائے (ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

۴۴۰۱ - (۱۹) وَهَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُحَلِقَ حَبِيْبَهُ — حَلَقَةً مِنْ نَارٍ فَلْيُحَلِقْهُ حَلَقَةً مِنْ ذَهَبٍ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُطَوِّقَ حَبِيْبَهُ طَوْقًا مِنْ نَارٍ فَلْيُطَوِّقْهُ طَوْقًا مِنْ ذَهَبٍ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُسَوِّرَ حَبِيْبَهُ سِوَارًا مِنْ نَارٍ فَلْيُسَوِّرْهُ سِوَارًا مِنْ ذَهَبٍ؛ وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِالْفِضَّةِ فَالْعَبُوا بِهَا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۴۰۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص اپنے کسی پیارے کو آگ کا چھلا پہنانا چاہتا ہے تو وہ اسے سونے کا چھلا پہنادے اور جو شخص اپنے کسی پیارے کو آگ کا ہار پہنانا چاہتا ہے تو وہ اسے سونے کا ہار پہنادے اور جو شخص اپنے کسی پیارے کو آگ کا کنگن پہنانا چاہتا ہے تو وہ اسے سونے کا کنگن پہنادے، البتہ چاندی کا کھلے بندوں استعمال کرو (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۴۳۲)

۴۴۰۲ - (۲۰) وَهَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «أَيُّمَا امْرَأَةٍ تَقَبَّلَتْ قِلَادَةً مِنْ ذَهَبٍ قَلَّدَتْ فِي عُنُقِهَا مِثْلَهَا مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَأَيُّمَا امْرَأَةٍ جَعَلَتْ فِي أُذُنِهَا خُرْصًا — مِنْ ذَهَبٍ جَعَلَ اللَّهُ فِي أُذُنِهَا مِثْلَهُ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۴۴۰۲: اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو عورت گلے میں سونے کا ہار لٹکاتی ہے تو قیامت کے دن اس کی گردن میں آگ کا ہار لٹکایا جائے گا اور جو عورت اپنے کانوں میں سونے کی بالیاں پہنتی ہے تو قیامت کے دن اللہ اس کے کان میں آگ کی بالیاں پہنائے گا (ابوداؤد، نسائی)

وضاحت: علماء نے اس مضمون کی احادیث کو منسوخ قرار دیا ہے، عورتوں کے لئے سونے کے زیورات پہننا جائز ہیں لیکن کسی حدیث کو منسوخ قرار دینا اس وقت درست ہے جب ناسخ حدیث کا علم ہو کہ وہ بعد کی ہے لیکن اس کا کوئی

علم نہیں۔ بعض علماء نے کہا ہے کہ یہ حدیث ان عورتوں کے بارے میں ہے جو زیورات کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتیں۔ محتاط صورت یہ معلوم ہوتی ہے کہ بالعموم مردوں اور عورتوں کو سونے کے زیورات سے دور رہنا چاہیے نیز آپ کا فرمان ہے کہ شکوک و شبہات کو چھوڑ دینا چاہیے (التعلیقات السلفیہ علی سنن النسائی جلد ۲ صفحہ ۲۷۷، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۴۱۹)

۴۴۰۳ - (۲۱) **وَمَنْ أَحْبَبَ لِحَدِيثَةٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ! أَمَا لَكُنَّ فِي الْفِضَّةِ مَا تُحْلِينَ بِهِ؟ أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ مِنْكُمْ امْرَأَةٌ تُحَلِّي ذَهَبًا تُظْهِرُهُ إِلَّا عُذِبَتْ بِهِ».** رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ. وَالنَّسَائِيُّ.

۴۴۰۳: حدیث کی بہن بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے عورتوں کی جماعت! خیروار! تمہارے لئے چاندی کا زیور پہننا درست ہے لیکن اگر تم میں سے کوئی سونے کا زیور پہن کر اس کا اظہار کرے گی تو اسے عذاب میں مبتلا کیا جائے گا (ابوداؤد، نسائی)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے، حدیث کی بہن مجہول راویہ ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۳۹، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۱۲۵)

الفصل الثالث

۴۴۰۴ - (۲۲) **عَنْ عُقَبَةَ بْنِ عَامِرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَمْنَعُ أَهْلَ الْحِلْيَةِ وَالْحَرِيرِ، وَيَقُولُ: «إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ حِلْيَةَ الْجَنَّةِ وَحَرِيرَهَا فَلَا تَلْبَسُوهَا فِي الدُّنْيَا».** رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

تیسری فصل: ۴۴۰۴: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زیور اور ریشم پہننے والوں کو روکتے اور فرماتے، اگر تم جنت کا زیور اور اس کا ریشم پہننا پسند کرتے ہو تو دنیا میں انہیں نہ پہنو (نسائی)

۴۴۰۵ - (۲۳) **وَمَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِتَّخَذَ خَاتَمًا، فَلَبَسَهُ، قَالَ: «شَغَلَنِي هَذَا عَنْكُمْ مُنْذُ الْيَوْمِ، إِلَيْهِ نَظْرَةٌ، وَإِلَيْكُمْ نَظْرَةٌ، ثُمَّ أَلْقَاهُ».** رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۴۴۰۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی بنوائی اور اسے پہنا۔ آپ نے فرمایا، اس انگوٹھی نے مجھے تم سے مشغول کر دیا، میں سارا دن ایک نظر اس کی جانب اور ایک نظر تمہاری جانب ڈالتا رہا۔ بعد ازاں آپ نے اسے پھینک دیا (نسائی)

وضاحت: اس حدیث میں جس انگوٹھی کے پھینکنے کا ذکر ہے یہ سونے کی بنی ہوئی ہوگی یا زہنی دنیا کے پیش نظر آپ نے اسے پھینک دیا (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۳۹)

۴۴۰۶- (۲۴) وَفَنَ مَالِكٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: أَنَا أَكْرَهُ أَنْ يُلْبَسَ الْغُلَمَانُ شَيْئًا مِنَ
الذَّهَبِ، لِأَنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ التَّحْتِمِ بِالذَّهَبِ، فَأَنَا أَكْرَهُهُ — لِلرِّجَالِ،
الْكَبِيرِ مِنْهُمْ وَالصَّغِيرِ. رَوَاهُ فِي «الْمَوْطَأِ»

۴۴۰۶: مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ لڑکوں کو سونا پہنایا جائے کیونکہ مجھے
یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا ہے، پس میں بڑی عمر اور چھوٹی
عمر والوں کے لئے اس کے پہننے کو مکروہ جانتا ہوں (موطأ)

بَابُ النِّعَالِ (جوتوں کی کیفیت اور ان کے احکام کا بیان)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۴۴۰۷ - (۱) عَنْ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا شَعْرٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل: ۴۴۰۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ وہ جوتا پہنتے تھے جس میں بال نہیں ہوتے تھے۔ (بخاری)

۴۴۰۸ - (۲) وَهْنُ أَنَسِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنْ نَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ كَانَ لَهَا قِبَالَانِ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

۴۴۰۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتے کے دو تھے تھے۔ (بخاری)

۴۴۰۹ - (۳) وَهْنُ جَابِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي عَزْوَةٍ غَزَاهَا يَقُولُ: «اسْتَكْبِرُوا مِنَ النِّعَالِ؛ فَإِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ رَاكِبًا مَا انْتَعَلَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۴۰۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک جنگ کے دوران سنا جس میں آپ نے شمولت فرمائی تھی۔ آپ نے فرمایا، اکثر جوتے پہنے رہو، اس لئے کہ جب تک انسان جوتے پہنے رکھتا ہے وہ سوار ہوتا ہے (مسلم)

۴۴۱۰ (۴) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا انْتَعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيَمَنِ، وَإِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ، لِتَكُنَّ الْيَمَنِ أَوْلَهُمَا تُنْعَلُ وَأَخْرَهُمَا تُنْزَعُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۴۱۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب کوئی شخص جوتا پہنے تو پہلے دائیں پاؤں میں پہنے اور جب جوتا اتارے تو پہلے بائیں پاؤں کا اتارے۔ دائیں پاؤں میں پہلے جوتا پہنا جائے اور دائیں پاؤں سے سے آخر میں اتارا جائے۔ (بخاری، مسلم)

۴۴۱۱ - (۵) وَهْنُهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَمْسِسُ أَحَدُكُمْ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ، لِيُحْفِيَهُمَا - جَمِيعًا أَوْ لِيُنْعِلَهُمَا جَمِيعًا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۴۱۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی شخص ایک جوتا پہن کر نہ چلے، دونوں کو اتار دے یا دونوں کو پہنے رکھے (بخاری، مسلم)

۴۴۱۲ - (۶) وَهَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنْ قَطَعَ شَيْعٌ - نَعْلِهِ فَلَا يَمْشِ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ حَتَّى يُضْلِحَ شَيْعَهُ، وَلَا يَمْشِ فِي خُفٍّ وَاحِدٍ، وَلَا يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ، وَلَا يَحْتَبِي بِالثُّوبِ الْوَاحِدِ، وَلَا يَلْتَحِفُ الصَّمَاءَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۴۱۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کسی شخص کے جوتے کا تمہ لوث جائے تو وہ ایک پاؤں میں جوتا پہن کر نہ چلے اسے چاہیے کہ وہ تمہ درست کرے۔ نیز کوئی شخص ایک مونہ پہن کر نہ چلے اور بائیں ہاتھ کے ساتھ کھانا بھی نہ کھائے اور ایک کپڑے میں گوٹھ نہ مارے اور چادر کو اس طرح نہ لپیٹے کہ ہاتھ باہر نہ نکل سکیں (مسلم)

وضاحت: ایک کپڑے میں گوٹھ مارنے کی ممانعت اس وقت ہے جب شرمگاہ کے عریاں ہونے کا خطرہ ہو۔

الْفَصْلُ الثَّلَاثِي

۴۴۱۳ - (۷) هَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ لِنَعْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَبَالَانِ، مُشَيَّ شِرَاكُهُمَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل: ۴۴۱۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتے کے دو تھے (ترمذی)

۴۴۱۴ - (۸) وَهَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَنْتَعِلَ الرَّجُلُ قَائِمًا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۴۱۴: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی شخص کھڑے ہو کر جوتا پہنے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابوالزہیر راوی مدلس ہے اور ”عن“ کے ساتھ روایت کر رہا ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۳۰)

۴۴۱۵ - (۹) وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

۴۴۱۵: نیز ترمذی اور ابن ماجہ نے اس حدیث کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۴۴۱۶- (۱۰) وَقَنَّ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، قَالَتْ: رَبَّمَا مَشَى النَّبِيُّ ﷺ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ. وَفِي رِوَايَةٍ: أَنَّهَا مَشَتْ بِنَعْلٍ وَاحِدَةٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا أَصَحُّ.

۳۳۲۸: قاسم بن محمد رحمہ اللہ، عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ کبھی کبھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک پاؤں میں جو تا پن کر چلتے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا ایک پاؤں میں جو تا پن کر چلیں (ترمذی) امام ترمذی نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس مرفوع روایت میں لیث بن ابی سلیم راوی مضرب الحدیث ہے جبکہ موقوف روایت صحیح ہے (العلل و معرفۃ الرجال جلد ۱ صفحہ ۳۸۹، تاریخ الکبیر جلد ۱ صفحہ ۱۰۵۱، الجرح والتعديل جلد ۱ صفحہ ۱۰۱۳، النفعاء والمتروکین صفحہ ۵۵۱، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۲۰، تقريب التذیب جلد ۲ صفحہ ۳۳۸، ضعیف ترمذی صفحہ ۲۰۱)

۴۴۱۷- (۱۱) وَقَنَّ ابْنُ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مِنَ السُّنَّةِ إِذَا جَلَسَ الرَّجُلُ أَنْ يَخْلَعَ نَعْلَيْهِ فَيَضَعُهُمَا بِجَنْبِهِ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۳۱۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، سنت طریقہ یہ ہے کہ جب کوئی شخص بیٹھے تو جوئے اتار کر اپنے پہلو میں رکھے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن ہارون مجازی مقبول راوی ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۸۱)

۴۴۱۸- (۱۲) وَقَنَّ ابْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّجَاشِيَّ أَهْدَى إِلَى النَّبِيِّ ﷺ خُفَيْنِ إِسْوَدَيْنِ سَادَجَيْنِ، فَلَبِسَهُمَا. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ. وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ: ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا.

۳۳۱۸: ابن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نجاشی بادشاہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب دو سادہ سیاہ موزے بھیجے تو آپ نے انہیں پہنا۔ (ابن ماجہ) اور ترمذی نے ابن بریدہ کی روایت میں یہ اضافہ کیا ہے کہ ابن بریدہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ بعد ازاں آپ نے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں دلم بن صالح راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۸۰) اور یہ باب تیسری فصل سے خالی ہے۔

بَابُ التَّرَجُّلِ

(بالوں پر کنگھی کرنے، انہیں خوبصورت بنانے اور سنوارنے کا بیان)

الفصل الأول

۴۴۱۹ - (۱) عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كُنْتُ أُرَجِّلُ - رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا حَائِضٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل : ۴۴۱۹ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں حائضہ ہونے کی حالت میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک میں کنگھی کیا کرتی تھی (بخاری، مسلم)

۴۴۲۰ - (۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْفِطْرَةُ خَمْسٌ: الْخِتَانُ، وَالْإِسْتِحْدَادُ، وَقَصُّ الشَّارِبِ، وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ، وَنَتْفُ الْأَبِطِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۴۲۰ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پانچ کام فطرت سے ہیں۔ ختنہ کرانا، زیر ناف بال مونڈنا، مونچھیں تراشنا، ناخن کاٹنا اور بزل کے بال اکھیڑنا (بخاری، مسلم)

۴۴۲۱ - (۳) وَعَنْ ابْنِ عَمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «خَالِفُوا الْمُشْرِكِينَ: أَوْفِرُوا اللَّحْيَ، وَأَحْفُوا الشَّوَارِبَ» - وَفِي رِوَايَةٍ: «إِنْهَكُوا الشَّوَارِبَ - وَأَعْفُوا اللَّحْيَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۴۲۱ : ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مشرکوں کی مخالفت کرو، داڑھیوں کو بھساؤ اور مونچھوں کو تراشو اور ایک روایت میں ہے کہ مونچھوں کو خوب اچھی طرح تراشو اور داڑھیوں کو بھساؤ (بخاری، مسلم)

۴۴۲۲ - (۴) وَعَنْ أَنَسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: وَقَيْتَ لَنَا فِي قَصِّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيمِ الْأَظْفَارِ وَنَتْفِ الْأَبِطِ وَحَلْقِ الْعَانَةِ أَنْ لَا نَتْرِكَ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۴۲۲ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے لئے مونچھوں کے تراشنے، ناخنوں کے کاٹنے، بزل کے بال اکھیڑنے اور زیر ناف بالوں کے مونڈنے کے لئے یہ حکم مقرر کیا گیا ہے کہ چالیس راتوں سے زیادہ نہ گزرنے پائیں (مسلم)

۴۴۲۳ - (۵) وَهَنَّ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْيَهُودَ
وَالنَّصَارَى لَا يَصْبِغُونَ فَخَالِفُوهُمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۴۲۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہودی اور عیسائی ہاں نہیں رنگتے تم
ان کی مخالفت کرو (بخاری، مسلم)
وضاحت: اس حدیث میں امر وجوب کے لئے نہیں بلکہ استحباب کے لئے ہے (واللہ اعلم)

۴۴۲۴ - (۶) وَهَنَّ جَابِرٌ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَيْتُ بِأَبِي قُحَافَةَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ،
وَرَأْسُهُ وَلِحْيَتُهُ كَالثَّغَامَةِ بِيَاضًا... فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «غَيِّرُوا هَذَا بِشْيٍ بِي، وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ».
رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۴۲۴: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن ابو قحافہ کو لایا گیا ان کے سر اور داڑھی کے بال
تقلہ ہوئی کے پھولوں کی مانند سفید تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس سفیدی کو کسی دوسرے رنگ میں تبدیل کر دو
البتہ سیاہ رنگ سے اجتناب کرو (مسلم)

۴۴۲۵ - (۷) وَهَنَّ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ
أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيهِ، وَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يُسْأَلُونَ أَشْعَارَهُمْ، وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ
يَفْرِقُونَ رُؤُوسَهُمْ، فَسَدَّلَ النَّبِيُّ ﷺ نَاصِيَتَهُ، ثُمَّ فَرَّقَ بَعْدُ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۴۲۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جن امور میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی حکم نہیں دیا گیا
تھا، ان میں آپ اہل کتاب کی موافقت کو پسند فرماتے تھے اور اہل کتاب اپنے سر کے بال مانگ نکالے بغیر نکالتے تھے اور
مشرک لوگ سر کے بالوں میں مانگ نکالتے تھے۔ آپ نے اپنی پیشانی کے بالوں کو لھکتے چھوڑا بعد ازاں آپ نے مانگ
نکالنا شروع کیا (بخاری، مسلم)

وضاحت: بالوں کو لھکتے چھوڑنا جائز ہے لیکن مانگ نکالنا افضل ہے۔ آپ نے مشرکین کی مخالفت کرتے ہوئے
بالوں کو لھکتے چھوڑا، فتح مکہ کے بعد آپ نے اپنی قوم کی عادت کے مطابق مانگ نکالنی شروع کر دی (تفہیم الرواۃ جلد ۳
صفحہ ۲۳۱، مکتبۃ سعید المحکم جلد ۲ صفحہ ۴۸۸)

۴۴۲۶ - (۸) وَهَنَّ ابْنُ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَنْهَى عَنِ
الْقَرْعِ. قِيلَ لِنَافِعٍ: مَا الْقَرْعُ؟ قَالَ: يُحْلَقُ بَعْضُ رَأْسِ الصَّبِيِّ، وَيَتْرَكَ الْبَعْضُ. مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ. وَالْحَقُّ بَعْضُهُمُ التَّفْسِيرُ بِالْحَدِيثِ.

۴۳۲۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے ”قرع“ سے منع کیا۔ نافع سے دریافت کیا گیا کہ ”قرع“ کیا ہے؟ اس نے بتایا، بچے کے سر کے کچھ حصے کو مونڈنا اور کچھ حصے کو چھوڑ دینا۔ (بخاری، مسلم) بعض محدثین نے اس تفسیر کو حدیث میں شامل کر دیا ہے۔
وضاحت: اس انداز کے مطابق بال رکھنے حرام ہیں (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۳۲)

۴۴۲۷- (۹) وَهْنِ ابْنِ عُمَرَ: رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى صَبِيًّا قَدْ حُلِقَ بَعْضُ رَأْسِهِ وَتَرَكَ بَعْضَهُ، فَهَاهُمْ عَنْ ذَلِكَ، وَقَالَ: «إِخْلِقُوا كُلَّهُ أَوْ ائْتِرْكُوا كُلَّهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۳۲۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بچے کو دیکھا جس کے سر کا کچھ حصہ منڈا ہوا تھا اور کچھ حصہ اسی طرح تھا۔ آپ نے اسے ایسا کرنے سے منع کیا اور فرمایا، سر کے تمام بالوں کو منڈا دو یا سب کو رہنے دو (مسلم)

۴۴۲۸- (۱۰) وَهْنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَعَنَ النَّبِيُّ ﷺ الْمُخْتَشِينَ مِنَ الرِّجَالِ، وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ، وَقَالَ: «أَخْرِجُوهُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۳۲۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مردوں کو ملعون قرار دیا جو عنق لوگوں کا روپ دھارتے ہیں اور ان عورتوں کو بھی ملعون قرار دیا جو مردوں کا روپ دھارتی ہیں نیز آپ نے حکم دیا کہ عنق لوگوں کو گھروں سے نکال دو (بخاری)

۴۴۲۹- (۱۱) وَهْنُهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَعَنَ اللَّهُ الْمُتَشَبِهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ، وَالْمُتَشَبِهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ». ... رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۳۲۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ان مردوں پر اللہ کی لعنت ہے جو عورتوں کے ساتھ مشابہت کرتے ہیں اور ان عورتوں پر اللہ کی لعنت ہے جو مردوں کے ساتھ مشابہت کرتی ہیں (بخاری)

۴۴۳۰- (۱۲) وَهْنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَعَنَ اللَّهُ الْوَاصِلَةَ، وَالْمُسْتَوَصِلَةَ، وَالْوَاشِمَةَ، وَالْمُسْتَوَشِمَةَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۳۳۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس عورت پر اللہ کی لعنت ہو جو اپنے سر میں منوعی بال لگاتی ہے اور لگواتی ہے، سرمہ بھرتی ہے اور بھرواتی ہے (بخاری، مسلم)
وضاحت: البتہ بالوں کو بکھرنے سے محفوظ رکھنے کے لئے دھاگہ یا پرائڈ وغیرہ باندھنا جائز ہے۔

۴۴۳۱- (۱۳) **وَمَنْ عَبَدَ اللَّهَ بِنِ مَسْعُودٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَعَنَ اللَّهُ الْوَائِسِمَاتِ، وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ، وَالْمُتَنَمِّصَاتِ، وَالْمُتَفَلِّجَاتِ - لِلْحُسْنِ، الْمَغِيرَاتِ خَلَقَ اللَّهُ، فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ، فَقَالَتْ: إِنَّهُ بَلَّغَنِي أَنَّكَ لَعَنْتَ كَيْتَ وَكَيْتَ. فَقَالَ: مَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَمَنْ هُوَ فِي كِتَابِ اللَّهِ. فَقَالَتْ: لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ، فَمَا وَجَدْتُ فِيهِ مَا تَقُولُ. قَالَ: لَيْنَ كُنْتُ قَرَأْتِيهِ لَقَدْ وَجَدْتِيهِ، أَمَا قَرَأْتَ: ﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمُ عَنْهُ فَانْتَهُوا﴾ -؟ قَالَتْ: بَلَى. قَالَ: فَإِنَّهُ قَدْ نَهَى عَنْهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

۴۴۳۱: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سرمہ بھرنے والیوں اور بھروانے والیوں، بھنوں اور رخسار سے بال اکھڑنے والیوں اور خوب صورتی کے لئے دانتوں کو باریک بنانے والیوں (اور) اللہ کی تخلیق کردہ بیبت اور شکل کو تبدیل کرنے والیوں پر اللہ کی لعنت ہو۔ چنانچہ ایک عورت ابن مسعود کے پاس حاضر ہوئی اور کہا کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ نے فلاں فلاں عورت کو ملعون قرار دیا ہے ابن مسعود نے جواب دیا، میں کیوں اس شخص پر لعنت نہ کروں جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے اور جس پر اللہ کی کتاب میں لعنت کی گئی ہے۔ اس عورت نے کہا کہ میں نے دونوں تختیوں کے درمیان قرآن پاک کی تلاوت کی ہے مجھے اس میں وہ بات نہیں ملی جو آپ کہہ رہے ہیں۔ ابن مسعود نے واضح کیا کہ اگر تو نے قرآن پاک کی تلاوت کی ہوئی تو تو اس میں اس حکم کو پالیتی، کیا تو نے قرآن پاک میں نہیں پڑھا کہ ”تمہیں جس بات کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجازت دیں اس پر عمل کرو اور جس بات سے منع کریں اس سے رک جاؤ“؟ اس عورت نے جواب دیا بالکل۔ ابن مسعود نے کہا تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان باتوں سے منع فرمایا ہے (بخاری، مسلم)

۴۴۳۲- (۱۴) **وَمَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْعَيْنُ حَقٌّ، وَنَهَى عَنِ الْوَشْمِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.»**

۴۴۳۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، نظر کا لگ جانا صحیح ہے نیز آپ نے جسم میں سرمہ بھرنے سے منع فرمایا (بخاری)

۴۴۳۳- (۱۵) **وَمِنْ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مُلْبَدًا... رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.**

۴۴۳۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے گوند وغیرہ سے سر کے بالوں کو چپکایا ہوا تھا (بخاری)

وضاحت: تاکہ حالت احرام میں آپ کے بال بکھرنے نہ پائیں نیز سر کو دھوپ نہ پہنچے (واللہ اعلم)

۴۴۳۴ - (۱۶) وَهَنْ أَنَسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۴۳۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو زعفران لگانے سے منع فرمایا ہے (بخاری)

۴۴۳۵ - (۱۷) وَهَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كُنْتُ أُطِيبُ النَّبِيَّ ﷺ بِأَطِيبٍ مَا نَجِدُ، حَتَّى أَجِدُ وَيَبِضَ الطِّيبُ - فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۴۳۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دستیاب خوشبوؤں میں سے سب سے عمدہ خوشبو لگاتی تھاں تک کہ میں خوشبو کو آپ کے سر اور داڑھی میں محسوس کرتی تھی (بخاری مسلم)

۴۴۳۶ - (۱۸) وَهَنْ نَافِعٍ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عَمْرٍَا إِذَا اسْتَجَمَرَ -؛ اسْتَجَمَرَ بِاللُّوَةِ - غَيْرَ مَطْرَأَةٍ، وَيَكْفُورُ يَطْرَحُهُ مَعَ الْأَلْوَةِ، ثُمَّ قَالَ: هَكَذَا كَانَ يَسْتَجِمِرُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۴۳۶: نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما جب دھونی لیتے تو کبھی کافور کی آمیزش کے بغیر اور کبھی کافور بلا کر دھونی لیتے۔ پھر بیان کرتے کہ اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دھونی لیا کرتے تھے (مسلم)

الفصل الثانی

۴۴۳۷ - (۱۹) هَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْصُ، أَوْ يَأْخُذُ مِنْ شَارِبِهِ، وَكَانَ إِبْرَاهِيمُ مَخْلِيلُ الرَّحْمَنِ صَلَوَاتُ الرَّحْمَنِ عَلَيْهِ يَفْعَلُهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل: ۴۴۳۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مونچھیں کاٹا کرتے تھے یا تراشا کرتے تھے یا ہلکی کیا کرتے تھے، اور ابراہیم خلیل الرحمان علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی اسی طرح کیا کرتے تھے (ترمذی)

۴۴۳۸ - (۲۰) وَهَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ لَمْ يَأْخُذْ مِنْ شَارِبِهِ فَلَيْسَ مِنَّا»... رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ.

۴۴۳۸: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص اپنی مونچھیں نہیں کٹاتا، وہ ہم میں سے نہیں ہے (احمد، ترمذی، نسائی)

۴۴۳۹- (۲۱) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَأْخُذُ مِنْ لِحْيَتِهِ مِنْ عَرَضِهَا وَطَوَّلِهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۴۴۳۹: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ریش مبارک کی چوڑائی اور لمبائی سے کچھ بال تراشتے تھے (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔
وضاحت: یہ حدیث غایت درجہ ضعیف ہے اس کی سند میں عمر بن ہارون راوی ضعیف اور متروک ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۳۳، الجرح والتعديل جلد ۶ صفحہ ۷۶۵، الضعفاء والمتروكين صفحہ ۳۷۵، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۲۲۸، تقريب التهذيب جلد ۲ صفحہ ۶۲، تاريخ بغداد جلد ۱۱ صفحہ ۱۹۰)

۴۴۴۰- (۲۲) وَعَنْ يَعْلَى بْنِ مَرْثَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى عَلِيَّهٗ خَلُوقًا، فَقَالَ: «أَلَيْكَ امْرَأَةٌ؟» قَالَ: لَا، قَالَ: «فَاغْسِلْهُ، ثُمَّ اغْسِلْهُ، ثُمَّ لَا تَعُدُّ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

۴۴۴۰: يعلى بن مرثه رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر زعفران کا رنگ دیکھا آپ نے دریافت کیا، تیری عورت ہے؟ اس نے نفی میں جواب دیا۔ آپ نے فرمایا، اسے صاف کر، پھر صاف کر، پھر صاف کر، پھر دوبارہ نہ لگانا (ترمذی، نسائی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابو حفص بن عمرو راوی مجہول ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۳۳، الجرح والتعديل جلد ۶ صفحہ ۵۳۲، الضعفاء والمتروكين صفحہ ۳۶۱، الجرحون جلد ۲ صفحہ ۸۳، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۸۹)

۴۴۴۱- (۲۳) وَعَنْ أَبِي مُوسَى، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَلَاةَ رَجُلٍ فِي جَسَدِهِ شَيْءٌ مِنْ خَلْقٍ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۴۴۱: ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ اس شخص کی نماز قبول نہیں فرماتا جس کے جسم پر تھوڑا سا بھی زعفران لگا ہو (ابوداؤد)
وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے، اس میں ابو جعفر رازی ثقہ راوی نہیں (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۱۲۶۳)

۴۴۴۲ - (۲۴) وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى أَهْلِي مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ تَشَقَّقَتْ يَدَايَ، فَخَلَقُونِي بِزَعْفَرَانٍ، فَغَدَوْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدُّ عَلَيَّ وَقَالَ: «إِذْهَبْ فَاغْسِلْ هَذَا عَنْكَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۴۴۲: عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں سفر سے واپس اپنے گھر آیا جبکہ میرے دونوں ہاتھ پھٹے ہوئے تھے، گھر والوں نے مجھے زعفران لگا دیا۔ صبح میں نے نبی صلی اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا تو آپ نے میرے سلام کا جواب نہ دیا اور حکم دیا کہ جا اور زعفران اتار دے (ابوداؤد) وضاحت: اس حدیث کی سند میں عطاء خراسانی ضعیف راوی ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۷۳)

۴۴۴۳ - (۲۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «طِيبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيحُهُ وَخَفِيَ لَوْنُهُ، وَطِيبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَخَفِيَ رِيحُهُ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

۴۴۴۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کی مہک ہو اور رنگ نہ ہو اور عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ ہو اور مہک نہ ہو (ترمذی، نسائی)

۴۴۴۴ - (۲۶) وَعَنْ أَنَسِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَكَّةٌ يَتَطَيَّبُ مِنْهَا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۴۴۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عمدہ قسم کی خوشبو تھی جس سے آپ خوشبو لگاتے تھے (ابوداؤد)

۴۴۴۵ - (۲۷) وَفَنَّهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُكْتَرُ دُهْنُ رَأْسِهِ، وَتَسْرِيحَ لِحْيَتِهِ، وَكُثْرُ الْقِنَاعِ، كَانَ ثَوْبَهُ ثَوْبُ زِيَّاتٍ. رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ.

۴۴۴۵: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کثرت کے ساتھ سر کو تیل لگاتے، داڑھی میں کٹھنی کرتے اور پگڑی کے نیچے اکثر کپڑا رکھتے یوں معلوم ہوتا جیسے آپ کے کپڑے تیل بیچنے والے آدمی کے جیسے ہیں (شرح السنہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ربیع بن صبیح اور یزید بن ابان دونوں راوی ضعیف ہیں (الاعل و معرفۃ الرجال جلد ۱ صفحہ ۱۳۵، الداری صفحہ ۳۳۲، الجرح والتعديل جلد ۳ صفحہ ۲۰۸۲، النفعاء الصغیر صفحہ ۲۶، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۱، تقریب التذیب جلد ۱ صفحہ ۲۳۵)

۴۴۴۶ - (۲۸) **وَمِنْ أُمَّ هَانِيٍّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْنَا بِمَكَّةَ، قَدَمَةً، وَلَهُ أَرْبَعُ غَدَائِرٍ... رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.**

۴۴۴۶: ام حانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس مکہ میں تشریف لائے تو (اس وقت) آپ کے سر کے بالوں کی چار میڈیاں تھیں (احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

۴۴۴۷ - (۲۹) **وَمِنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: إِذَا فَرَّقْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَأْسَهُ صَدَعْتُ فَرْقَهُ عَنْ يَافُوحِهِ، وَأَرْسَلْتُ نَاصِيَتَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.**

۴۴۴۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے بالوں کی مانگ نکالی تو میں نے سر کے درمیان سے بالوں کو دو حصوں میں تقسیم کیا اور سر کے اگلے حصے کے بال آپ کی آنکھوں کے سامنے لٹکتے چھوڑ دیے (ابوداؤد)

۴۴۴۸ - (۳۰) **وَمِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ التَّرَجُّلِ الْأَغْبَاءِ... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتَّسَائِيُّ.**

۴۴۴۸: عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن کٹھنی کرنے اور ایک دن نہ کرنے کا حکم دیا ہے (ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

وضاحت: اس حدیث میں نئی تنزیہی ہے، یعنی اس کے مطابق عمل کرنا بہتر ہے وگرنہ روزانہ کٹھنی کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ (واللہ اعلم)

۴۴۴۹ - (۳۱) **وَمِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِفُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ: مَا لِي أَرَاكَ شَعِيثًا، قَالَ: إِنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَنْهَانَا عَنْ كَثِيرٍ مِنَ الْأَرْفَاهِ... قَالَ: مَا لِي لَا أَرَى عَلَيْكَ حِذَاءً؟ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُنَا أَنْ نَحْتَفِيَ أَحْيَانًا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.**

۴۴۴۹: عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے فضالہ بن عبید نے دریافت کیا، کیا وجہ ہے کہ میں تجھے پرانندہ حال دیکھ رہا ہوں؟ اس نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں پر آسائش زندگی بسر کرنے سے روکا کرتے تھے۔ اس شخص نے پھر دریافت کیا کہ تو نے جو تا کیوں نہیں پہن رکھا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم دیا کرتے تھے کہ ہم کبھی نیچے پاؤں بھی چلا کریں (ابوداؤد)

۴۴۵۰ - (۳۲) **وَمِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ كَانَ لَهُ شَعْرٌ فَلْيُكْرِمْهُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.**

۳۳۵۰ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے بال رکھے ہوئے ہیں وہ ان کو سنوار کر رکھے (ابوداؤد)

۴۴۵۱ - (۳۳) وَهَنَّ أَبِي ذَرِّرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنْ أَحْسَنَ مَا غَيَّرَ بِهِ الشَّيْبُ الْجِنَاءَ وَالْكَتْمَ»... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۳۳۵۱ : ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سب سے اچھا رنگ، جس سے پودھ پائے کو تبدیل کیا جائے مندی اور دسمہ ملا کر لگانا ہے (ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

۴۴۵۲ - (۳۴) وَهَنَّ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «يَكُونُ قَوْمٌ فِي آخِرِ الزَّمَانِ يَخْضِبُونَ بِهَذَا السَّوَادِ، كَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ، لَا يَجِدُونَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۳۳۵۲ : ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا، آخر زمانہ میں کچھ لوگ ہوں گے جو کبوتروں کے سینے کے رنگ کی مانند سیاہ رنگ کے ساتھ خضاب لگائیں گے، وہ جنت کی خوشبو کو نہیں پائیں گے (ابوداؤد، نسائی)

۴۴۵۳ - (۳۵) وَهَنَّ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَلْبَسُ النِّعَالَ السَّبْتِيَّةَ، وَيُصْفِرُ لِحْيَتَهُ بِالْوَرْسِ - وَالزَّرْعَفَرَانِ، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذَلِكَ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۳۳۵۳ : ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بالوں سے پاک چڑے کے جوتے پہنا کرتے تھے اور اپنی داڑھی کو ”ورس“ اور ”زرعفران“ کے ساتھ رنگتے تھے (راوی کتا ہے) اور عبد اللہ بن عمر بھی ایسا ہی کرتے تھے (نسائی)

وضاحت : آپ ”ورس“ اور ”زرعفران“ کو بطور خضاب ہمیشہ استعمال نہیں کرتے تھے البتہ کبھی کبھار رنگتے تھے، جس، ادوی نے جیسے دیکھا ویسے ہی بیان کر دیا (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۴)

۴۴۵۴ - (۳۶) وَهَنَّ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ رَجُلٌ قَدْ خَضَبَ بِالْجِنَاءِ. فَقَالَ: «مَا أَحْسَنَ هَذَا». قَالَ: فَمَرَّ آخَرَ قَدْ خَضَبَ بِالْجِنَاءِ وَالْكَتْمِ. فَقَالَ: «هَذَا أَحْسَنُ مِنْ هَذَا». ثُمَّ مَرَّ آخَرَ قَدْ خَضَبَ بِالصُّفْرَةِ. فَقَالَ: «هَذَا أَحْسَنُ مِنْ هَذَا كُلِّهِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۳۵۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک شخص گزرا جس نے بالوں کو مندی کے ساتھ رنگا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا: یہ بہت اچھا ہے۔ راوی نے بیان کیا کہ پھر ایک اور شخص گزرا جس نے مندی اور سسہ کے ساتھ بالوں کو رنگا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا: یہ پہلے سے بھی اچھا ہے۔ اس کے بعد ایک اور شخص گزرا جس نے زرد رنگ کے ساتھ بالوں کو رنگا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا: یہ ان سب سے اچھا ہے (ابوداؤد) وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۴۱۳)۔

۴۴۵۵ - (۳۷) وَهَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «غَيَّرُوا الشَّيْبَ، وَلَا تَشْبَهُوا بِالْيَهُودِ»... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۳۵۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سفید بالوں کو رنگ کر تبدیل کرو، یہودیوں کے ساتھ مشابہت نہ کرو۔ (ترمذی)

۴۴۵۶ - (۳۸)، ۴۴۵۷ - (۳۹) وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَالزُّبَيْرِ.

۳۳۵۶: ۳۳۵۷: نیز نسائی نے اس حدیث کو ابن عمر رضی اللہ عنہما اور زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۴۴۵۸ - (۴۰) وَهَنْ عَمْرٍو بْنِ شَعِيبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَتَّبِعُوا الشَّيْبَ؛ فَإِنَّهُ نُورُ الْمُسْلِمِ. مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ؛ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً، وَكَفَّرَ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً، وَرَفَعَهُ بِهَا دَرَجَةً»... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۳۵۸: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سفید بال نہ اکھاڑو، یہ تو مسلمان کے لئے نور ہیں جو شخص اسلام میں بوڑھا ہو گیا تو اللہ اس کے نامہ اعمال میں ایک نیکی ثبت فرماتے ہیں۔ اس کی ایک خطا دور فرماتے ہیں اور اس کی وجہ سے اس کا ایک درجہ بلند فرماتے ہیں (ابوداؤد)

۴۴۵۹ - (۴۱) وَهَنْ كَعْبِ بْنِ مَرَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ؛ كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ.

۳۳۵۹: کعب بن مرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: جو شخص اسلام میں بوڑھے کو پہنچا تو قیامت کے دن بڑھاپا اس کے لئے روشنی کا باعث ہوگا (ترمذی، نسائی)

۴۴۶۰ - (۴۲) وَهَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كُنْتُ أَعْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ، وَكَانَ لَهُ شَعْرٌ فَوْقَ الْجُمَّةِ، وَدُونَ الْوُفْرَةِ... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۳۶۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کیا کرتے تھے، آپ کے سر کے بال کندھوں سے اونچے اور کانوں کی لو کے برابر تھے (ترمذی، نسائی)

۴۴۶۱- (۴۳) وَعَنِ ابْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «نِعْمَ الرَّجُلُ خُرَيْمُ الْأَسَدِيُّ، لَوْلَا طُولُ جُمَّتِهِ، وَإِسْبَالُ إِزَارِهِ». فَبَلَغَ ذَلِكَ خُرَيْمًا، فَأَخَذَ شَفْرَةً، فَقَطَعَ بِهَا جُمَّتَهُ إِلَى أُذُنَيْهِ، وَرَفَعَ إِزَارَهُ إِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۳۶۱: ابن الحنظلیہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ایک آدمی ہیں، کہتے ہیں نبی صلی اللہ وسلم نے فرمایا کہ خرم اسدی اچھا آدمی ہے، اگر اس کے سر کے بال لمبے نہ ہوتے، اس کا تمہ بند نیچا نہ ہوتا۔ آپ کی یہ بات خرم کو پہنچی تو اس نے استر لیا اور اس کے ساتھ اپنے بال کانوں تک کاٹ دیے اور تمہ بند کو نصف پنڈلی تک کر لیا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ہشام بن سعد راوی ضعیف ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۷۴)

۴۴۶۲- (۴۴) وَعَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَتْ لِي ذُوَابَةٌ، فَقَالَتْ لِي أُمِّي: لَا أَجْزُهَا، كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمُدُّهَا، وَيَأْخُذُهَا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۳۶۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری پیشانی کے بال لگے ہوئے تھے تو میری والدہ نے مجھ سے کہا کہ میں انہیں کانوں کی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں کھینچتے اور پکڑا کرتے تھے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں میمون بن عبد اللہ راوی مجہول ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۳۸، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۴۱۳)

۴۴۶۳- (۴۵) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَهْمَلَ آلَ جَعْفَرٍ ثَلَاثًا، ثُمَّ أَنَاهُمْ، فَقَالَ: «لَا تَبْكُوا عَلَيَّ أَحَىُّ بَعْدَ الْيَوْمِ». ثُمَّ قَالَ: «أُدْعُوا لِي بَنِيَّ أَحَىُّ، فَجِئْنَا بِنَا كَانَا أَفْرُخًا». فَقَالَ: «أُدْعُوا لِي الْحَلَّاقَ» فَأَمَرَهُ فَحَلَّقَ رُؤُوسَنَا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتَّسَائِي.

۴۳۶۳: عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آل جعفر کو تین دن تک سوگ منانے کی اجازت دی۔ پھر آپ ان کے پاس آئے اور حکم دیا کہ آج کے بعد تمہیں میرے بھائی پر رونا نہیں ہوگا۔ بعد ازاں آپ نے فرمایا، میرے بھتیجوں کو میرے پاس بلاؤ، چنانچہ ہمیں لایا گیا گویا ہم پرندے کے بچوں کی طرح ہیں۔ آپ نے فرمایا، حجام کو بلاؤ۔ آپ نے اسے ہمارے سر کے بال مونڈنے کا حکم دیا (ابوداؤد، نسائی)

۴۴۶۴ - (۴۶) وَهَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ، الْأَنْصَارِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تَخْتَنُ -
بِالْمَدِينَةِ. فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ: وَلَا تُنْهَكِي - فَإِنَّ ذَلِكَ أَحْظَى لِلْمَرْأَةِ -، وَأَحَبُّ إِلَيَّ
الْبَعْلِ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَقَالَ: هَذَا الْحَدِيثُ ضَعِيفٌ، وَرَوَاهُ مَجْهُولٌ.

۴۴۶۳: ام عطیہ انصاریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں کہ مدینہ منورہ میں ایک عورت ختنے کیا کرتی تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مشورہ دیا کہ ختنہ مبالغہ سے نہ کیا کر، اس لئے کہ اس سے عورت کو لذت حاصل ہوتی ہے اور خاوند کو زیادہ پسند ہے (ابوداؤد) امام ابوداؤد نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے اور اس میں ایک راوی مجہول ہے۔
وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن حسان راوی مجہول ہے۔ اس مسئلہ میں ایک بھی حدیث صحیح نہیں ہے
(تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۳۸، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۵۸)

۴۴۶۵ - (۴۷) وَهَنْ كَرِيمَةَ بِنْتِ هَمَامٍ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: عَنْ
خِضَابِ الْحِجَابِ. فَقَالَتْ: لَا بَأْسَ، وَلَكِنِّي أَكْرَهُهُ، كَانَ حَبِيبِي يَكْرَهُ رِيحَهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ،
وَالنَّسَائِيُّ.

۴۴۶۵: کرمہ بن حمام بیان کرتی ہیں کہ ایک عورت نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے مندی کے خضاب کے بارے میں دریافت کیا؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا، کچھ حرج نہیں البتہ میں اسے پسند نہیں کرتی کیونکہ میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم اس کی بو کو ناپسند سمجھتے تھے (ابوداؤد نسائی)

۴۴۶۶ - (۴۸) وَهَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ هِنْدًا بِنْتَ عُثْبَةَ قَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ!
بَايَعْنِي. فَقَالَ: «لَا أَبَايَعُكَ حَتَّى تُغَيِّرِي كَفْنِيكَ، فَكَانَتْهُمَا كَفَا سَبْعٍ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۴۶۶: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہند بن عتبہ نے عرض کیا، اے اللہ کے نبی! میری بیعت لیں۔ آپ نے فرمایا، جب تک تو اپنی ہتھیلیوں کو نہ رنگے گی، میں بیعت نہیں لوں گا، تیری ہتھیلیاں تو ایسی ہیں جیسے درندے کی ہتھیلیاں (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ام الحسن اور اس کی دادی دونوں مجہول ہیں (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۳۸)
ضعیف ابوداؤد صفحہ ۴۰۹

۴۴۶۷ - (۴۹) وَهَنْهَا، قَالَتْ: أَوَمْتُ امْرَأَةً مِنْ وِزَاءِ سِثْرٍ، بِسِدِّهَا كِتَابٌ إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَبَضَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ. فَقَالَ: «مَا أَدْرِي أَيْدُ رَجُلٍ أَمْ يَدُ امْرَأَةٍ؟» قَالَتْ: بَلْ
يَدُ امْرَأَةٍ. قَالَ: «لَوْ كُنْتُ امْرَأَةً لَغَيَّرْتُ أَظْفَارَكَ، يَعْنِي بِالْحِجَابِ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۴۳۶۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک عورت نے پردے کے پیچھے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب اشارہ کیا، اس کے ہاتھ میں کتاب تھی۔ آپ نے اپنا ہاتھ روک لیا اور کہا مجھے معلوم نہیں، یہ ہاتھ مروکا ہے یا عورت کا؟ عورت نے کہا، عورت کا ہے۔ آپ نے فرمایا، اگر تو عورت ہے تو تجھے ہندی کے ساتھ اپنے ناخنوں کو رنگنا چاہیے تھا (ابوداؤد نسائی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں صفیہ بنت عمرو راویہ مجہول ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۳۸)

۴۴۶۸ - (۵۰) وَهْنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لُعِنَتِ الْوَاصِلَةُ وَالْمُسْتَوِصِلَةُ، وَالنَّامِصَةُ، وَالْمُتَنَبِّصَةُ، وَالْوَاشِمَةُ، وَالْمُسْتَوِشِمَةُ مِنْ غَيْرِ دَاءٍ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۳۶۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ بغیر بیماری کے بالوں کے ساتھ بال طمانے والی اور طوانے والی، رخسار کے بال اکھاڑنے والی اور اکھڑوانے والی، سرمہ بھرنے والی اور بھروانے والی طحون عورتیں ہیں (ابوداؤد)

۴۴۶۹ - (۵۱) وَهْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الرَّجُلَ يَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْأَةِ، وَالْمَرْأَةَ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۳۶۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص پر لعنت کی ہے جو عورتوں کا لباس پہنتا ہے اور اس عورت پر لعنت کی ہے جو مردوں کا لباس پہنتی ہے (ابوداؤد)

۴۴۷۰ - (۵۲) وَهْنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: قِيلَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: إِنَّ امْرَأَةً تَلْبَسُ النُّعْلَ... قَالَتْ: لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الرَّجُلَةَ مِنَ النِّسَاءِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۳۷۰: ابن ابی ملیکہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا گیا، ایک عورت مردوں والا جوتا پہنتی ہے؟ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان عورتوں کو طحون قرار دیا ہے جو مردوں جیسا جوتا پہنتی ہیں (ابوداؤد)

۴۴۷۱ - (۵۳) وَهْنِ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَافَرَ، كَانَ آخِرَ عَهْدِهِ بِإِنْسَانٍ مِنْ أَهْلِهِ فَاطِمَةً، وَأَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ عَلَيْهَا فَاطِمَةً، فَقَدِمَ مِنْ غَزَاةٍ وَقَدْ عَلِقَتْ مِسْحًا — أَوْ سِتْرًا عَلَى بَابِهَا، وَحَلَّتِ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ قَلْبَيْنِ — مِنْ فِضَّةٍ، فَقَدِمَ فَلَمْ يَدْخُلْ، فَظَنَّتْ أَنْ مَا مَنَعَهُ أَنْ يَدْخُلَ مَا رَأَى، فَهَتَكَ السِتْرَ، وَفَكَتِ الْقَلْبَيْنِ عَنِ الصَّبِيِّينَ، وَقَطَعَتْهُ مِنْهُمَا، فَاذْهَبَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَبْكِيَانِ، فَأَخَذَهُ مِنْهُمَا فَقَالَ: يَا ثَوْبَانُ! إِذْهَبْ

بِهَذَا إِلَى فُلَانٍ، إِنَّ هُوَ لِأَهْلِ أَكْرَهُ أَنْ يَأْكُلُوا طَبِيبَاتِهِمْ فِي حَيَاتِهِمُ الدُّنْيَا. يَا ثَوْبَانَ! اشْتَرِ لِفَاطِمَةَ فِلَانَةَ مِنْ عَصَبٍ —، وَسِوَارِينَ مِنْ عَاجٍ... رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۴۴۷۱: ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر کے لئے روانہ ہوتے تو آپ کے گھروالوں میں سے سب سے آخر میں آپ کی ملاقات جس ہستی ہوتی تھی وہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ہوتیں اور واپسی پر سب سے پہلے آپ جس سے ملاقات کرتے وہ بھی فاطمہ ہوتیں۔ ایک مرتبہ آپ ایک غزوہ سے واپس تشریف لائے تو فاطمہ نے اپنے دروازے پر ٹاٹ یا پردہ لٹکا رکھا تھا اور حسن و حسین کو چاندی کے دو کنگن پہنا رکھے تھے۔ آپ فاطمہ کے ہاں نہ گئے، فاطمہ نے محسوس کیا کہ آپ کو میرے پاس آنے سے پردے اور ان کنگنوں نے روکا ہے چنانچہ انہوں نے پردے کو پھاڑ ڈالا اور دونوں بچوں کے کنگن اتار دیے اور ان دونوں کو توڑ دیا۔ وہ دونوں روتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے۔ آپ نے ان دونوں سے کنگن لئے اور فرمایا: اے ثوبان! اسے فلاں شخص کے پاس لے جاؤ، یہ میرے اہل بیت ہیں، میں پسند نہیں کرتا کہ میرے اہل بیت دنیاوی زندگی میں عمدہ چیزیں استعمال کریں (پھر آپ نے فرمایا) اے ثوبان! فاطمہ کے لئے منکوں کا ایک ہار اور ہاتھی دانت کے دو کنگن خرید لینا (احمد، ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں حمید شامی اور سلیمان منبہی دونوں راوی مجہول ہیں (میزان الاعتدال جلد ۶)

صفحہ ۶۱ و جلد ۲ صفحہ ۲۲۹، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۴۱۵

۴۴۷۲ - (۵۴) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «اِكْتَجَلُوا بِالْإِثْمِ، فَإِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ، وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ». وَزَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَتْ لَهُ مَكْحَلَةٌ يَكْتَجِلُ بِهَا كُلَّ لَيْلَةٍ، ثَلَاثَةَ فِي هَذِهِ وَثَلَاثَةَ فِي هَذِهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۴۷۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اصفہانی سرمہ لگاؤ بلاشبہ وہ بینائی کو روشن کرتا ہے اور پلکوں کے بالوں کو اگاتا ہے نیز ابن عباس نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک سرمہ داتی تھی، آپ ہر رات اس سے تین بار سرمہ اس آنکھ میں اور تین بار اس آنکھ میں لگاتے تھے (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کے دونوں جملوں کی سند میں عباد بن منصور، راوی مختلف فیہ ہے (التاریخ الکبیر جلد ۲)

صفحہ ۱۷۸۱، الجرح والتعديل جلد ۲ صفحہ ۱۳۸۹، النفعاء والمتروکین صفحہ ۸۵، الجردین جلد ۱ صفحہ ۱۹۶، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۳۲، ضعیف ترمذی صفحہ ۱۱۹

۴۴۷۳ - (۵۵) وَصَنَّهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَكْتَجِلُ قَبْلَ أَنْ يَنَامَ بِالْإِثْمِ ثَلَاثًا فِي كُلِّ عَيْنٍ. قَالَ: وَقَالَ: «إِنْ خَيْرَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ: اللَّدُّودُ، وَالسَّعُوطُ، وَالْحِجَامَةُ، وَالْمَشِيُّ». وَخَيْرَ مَا اِكْتَحَلْتُمْ بِهِ الْإِثْمُ، فَإِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ، وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ، وَإِنْ خَيْرَ مَا

تَحْتَجْمُونَ فِيهِ يَوْمَ سَبْعِ عَشْرَةَ، وَيَوْمَ تِسْعِ عَشْرَةَ، وَيَوْمَ أَحَدَى وَعِشْرِينَ، وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَيْثُ عُرِجَ بِهِ، مَا مَرَّ عَلَيَّ مَلًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا قَالُوا: عَلَيْكَ بِالْحِجَامَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۴۴۷۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سونے سے پہلے ہر آنکھ میں تین بار سرمہ لگاتے۔ راوی نے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا، بلاشبہ بہترین علاج منہ کے کنارے سے دوا داخل کرنا، ناک میں دوا پکانا، سینگی لگوانا اور جلاب لینا ہے نیز بہترین سرمہ اصفہانی ہے، وہ بینائی کو روشن کرتا ہے اور بال اگاتا ہے اور تمہارے سینگی لگوانے کے بہترین دن چاند کی سترہ، انیس اور اکیس تاریخیں ہیں اور آپ کو جب معراج کرایا گیا تو آپ فرشتوں کی جس جماعت کے پاس سے گزرتے تو وہ آپ کی خدمت میں عرض کرتے کہ آپ سینگی لگوائیں (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۲۲۹)

۴۴۷۴ - (۵۶) وَهَنَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى الرَّجَالَ وَالنِّسَاءَ عَنِ دُخُولِ الْحَمَّامَاتِ، ثُمَّ رَخَّصَ لِلرِّجَالِ أَنْ يَدْخُلُوا بِالْمِيَازِرِ ... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۴۴۷۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں اور عورتوں کو حماموں میں داخل ہونے سے منع فرمایا ہے۔ بعد ازاں مردوں کو اس شرط کے ساتھ اجازت مرحمت فرمائی کہ وہ بند باندھ کر جائیں (ترمذی، ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے، ابوعزہ راوی مجہول ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۳۹، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۹۷)

۴۴۷۵ - (۵۷) وَهَنَ أَبِي الْمَلِیحِ، قَالَ: قَدِمَ عَلَيَّ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، نِسْوَةً مِنْ أَهْلِ حِمَاصٍ. فَقَالَتْ: مِنْ أَيْنَ أَنْتِ؟ قُلْنَ: مِنَ الشَّامِ قَالَتْ: - فَلَعَلَّكُمْ مِنَ الْكُورَةِ - الَّتِي تَدْخُلُ نِسَاؤُهَا الْحَمَّامَاتِ؟ قُلْنَ: بَلَى. قَالَتْ: فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا تُخْلَعُ امْرَأَةٌ ثِيَابَهَا فِي غَيْرِ بَيْتِ رَوْحِهَا؛ إِلَّا هَتَكَتِ السِّتْرَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ رَبِّهَا». وَفِي رِوَايَةٍ: «فِي غَيْرِ بَيْتِهَا؛ إِلَّا هَتَكَتِ سِتْرَهَا فِيمَا - بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۴۴۷۵: ابوالملیح بیان کرتے ہیں کہ ”حمص“ کی رہنے والی چند عورتیں عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں آئیں۔ عائشہ نے دریافت کیا، آپ کہاں سے آئی ہیں؟ انہوں نے جواب دیا، شام سے۔ عائشہ نے کہا، شاید تم اس علاقے سے ہو جہاں کی عورتیں حماموں میں جاتی ہیں؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔ عائشہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا، جس عورت نے اپنے خاوند کے گھر کے سوا کسی دوسری جگہ اپنے کپڑے اتارے تو اس نے اپنے اور اپنے رب کے درمیان حائل پردے کو پھاڑ ڈالا اور ایک روایت میں ہے کہ ”اپنے گھر کے سوا.....“ تو اس نے اپنے اور اللہ عزوجل کے درمیان حائل پردہ کو پھاڑ دیا (ترمذی، ابوداؤد)

۴۴۷۶ - (۵۸) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «سَتُفْتَحُ لَكُمْ أَرْضُ الْعَجَمِ، وَسَتَجِدُونَ فِيهَا بِيُوتًا، يُقَالُ لَهَا: الْحَمَّامَاتُ، فَلَا يَدْخُلْنَهَا الرَّجَالُ إِلَّا بِالْأُزْرِ، وَامْنَعُوهَا التِّسَاءَ، إِلَّا مَرِيضَةً، أَوْ نَفْسَاءَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۴۷۶: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عجم کی زمین کو تم عنقریب فتح کرو گے اور وہاں ایسے محل دیکھو گے، جن کو حماموں کا نام دیا گیا ہوگا ان میں صرف مردتہ بند باندھ کر جائیں۔ بیمار اور نفاس والی عورتوں کے سوا دوسری عورتوں کو وہاں جانے سے منع کرو (ابوداؤد) وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے اس میں عبدالرحمان بن رافع تنوخی راوی ضعیف ہے۔ (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۶۰، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۱۲۶۹)

۴۴۷۷ - (۵۹) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ؛ فَلَا يَدْخُلُ الْحَمَّامَ بغيرِ إِزَارٍ. وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ؛ فَلَا يَدْخُلُ حَلِيلَتَهُ — الْحَمَّامَ. وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ؛ فَلَا يَجْلِسُ عَلَى مَائِدَةٍ تُدَارُ عَلَيْهَا الْخَمْرُ... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ.»

۴۴۷۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنی بیوی کو حمام میں داخل نہ ہونے دے اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ ایسے دسترخوان پر نہ بیٹھے جس میں شراب کا دور چلتا ہو۔ (ترمذی، نسائی)

الفصل الثالث

۴۴۷۸ - (۶۰) هُنَّ ثَابِتٌ، قَالَ: سُئِلَ أَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ خِصَابِ النَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ: لَوْ شِئْتُ أَنْ أَعِدَّ شَمَطَاتٍ — كُنُّ فِي رَأْسِهِ؛ فَعَلْتُ. قَالَ: وَلَمْ يَخْتَضِبْ زَادَ فِي رِوَايَةٍ: وَقَدْ اخْتَضَبَ أَبُو بَكْرٍ بِالْحِنَاءِ وَالْكَتَمِ، وَاخْتَضَبَ عُمَرُ بِالْحِنَاءِ بَحْتًا. . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل: ۴۴۷۸: ثابت رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ انس رضی اللہ عنہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

مندى لگانے کے بارے میں دریافت کیا گیا؟ انہوں نے کہا، اگر میں چاہتا کہ آپ کے سر کے سفید بالوں کو شمار کروں تو کر سکتا تھا۔ انہوں نے کہا، آپ نے بالوں کو مندى نہیں لگائی۔ ایک روایت میں اضافہ ہے کہ ابو بکر نے مندى اور وسہ کے ساتھ بالوں کو خضاب کیا اور عمر نے خالص مندى کے ساتھ بالوں کو خضاب کیا (بخارى) وضاحت: انس رضی اللہ عنہ اپنے علم کی بناء پر کہہ رہے ہیں جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے بالوں کو مندى لگانا ثابت ہے (تفہیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۵۰)

۴۴۷۹ - (۶۱) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ كَانَ يُصْفِرُ لِحْيَتَهُ بِالصُّفْرَةِ حَتَّى تَمْتَلِيءَ ثِيَابَهُ مِنَ الصُّفْرَةِ فَقِيلَ لَهُ: لِمَ تَصْبِغُ بِالصُّفْرَةِ؟ قَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَصْبِغُ بِهَا، وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْهَا، وَقَدْ كَانَ يَصْبِغُ بِهَا ثِيَابَهُ كُلَّهَا، حَتَّى عِمَامَتَهُ، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ. وَالنَّسَائِيُّ.

۴۴۷۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اپنی داڑھی کو زرد رنگ لگاتے یہاں تک کہ زرد رنگ سے ان کے کپڑے رنگین ہو جاتے۔ ان سے دریافت کیا گیا کہ آپ زرد رنگ کیوں لگاتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ زرد رنگ لگاتے تھے اور آپ کو اس رنگ سے زیادہ کوئی دوسرا رنگ محبوب نہ تھا۔ آپ اپنے تمام کپڑوں کو اسی رنگ کے ساتھ رنگ لیا کرتے تھے، یہاں تک کہ اپنی پگڑی کو بھی (ابوداؤد، نسائی)

۴۴۸۰ - (۶۲) وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فَأَخْرَجَتْ إِلَيْنَا شَعْرًا مِنَ شَعْرِ النَّبِيِّ ﷺ مَخْضُوبًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۴۸۰: عثمان بن عبد اللہ بن موهب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے رنگین بال نکال کر دکھائے (بخاری) وضاحت: معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بال، کپڑے اور دیگر استعمال میں آنے والی دوسری چیزیں بطور تبرک رکھی جاسکتی ہیں۔ آپ کے علاوہ امت کی کسی بڑی سے بڑی متدین اور صالح شخصیت کو ہرگز یہ مقام حاصل نہیں کہ اس کے استعمال میں آنے والی اشیاء، کپڑے اور برتن وغیرہ بطور تبرک رکھے جائیں (واللہ اعلم)

۴۴۸۱ - (۶۳) وَعَنْ أَبِي حُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أُنِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمُحَنَّبٍ، قَدْ خَضَبَ يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ بِالْحِنَاءِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا بَالُ هَذَا؟» قَالُوا: يَتَشَبَّهُ بِالنِّسَاءِ فَأَمَرَ بِهِ فَنُفِيَ إِلَى النَّقِيعِ. فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلَا تَقْتُلُهُ؟ فَقَالَ: «إِنِّي نَهَيْتُ عَنْ قَتْلِ الْمُصَلِّينَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۳۸۱ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ہجرا لایا گیا جس نے اپنے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں مندی کے ساتھ رگٹے ہوئے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا، اس شخص کو کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ عورتوں کے ساتھ مشابہت کرتا ہے۔ آپ نے اس کے بارے میں حکم دیا۔ چنانچہ اسے ”تقیح“ کی جانب جلاوطن کر دیا گیا۔ آپ سے دریافت کیا گیا، اے اللہ کے رسول! ہم اسے قتل نہ کر دیں؟ آپ نے فرمایا، میں نمازیوں کو قتل کرنے سے روکا گیا ہوں (ابوداؤد)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں ابویار قرشی اور اس کا استاد ابوبہشم دوسی دونوں راوی مجہول ہیں۔ اس لئے یہ حدیث غایت درجہ ضعیف ہے (تقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۵۵)

۴۴۸۲ - (۶۴) **وَمِنْ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا فَتَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَكَّةَ، جَعَلَ أَهْلُ مَكَّةَ يَأْتُونَهُ بِصَبِيَّانِهِمْ، فَيَدْعُو لَهُمْ بِالْبَرَكَةِ، وَيَمْسَحُ رُؤُوسَهُمْ، فَجِئْتُ بِبَنِي إِلَيْهِ وَأَنَا مُخَلَّقٌ، فَلَمْ يَمَسِّنِي مِنْ أَجْلِ الْخَلْقِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.**

۳۳۸۲ : ولید بن عقبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ فتح کر لیا تو مکہ مکرمہ کے باشندے آپ کے پاس اپنے بچوں کو حصول برکت کے لئے لا رہے تھے۔ آپ ان کے لئے برکت کی دعا فرماتے اور ان کے سروں پر ہاتھ پھیرتے تھے۔ چنانچہ مجھے بھی آپ کی خدمت میں لایا گیا تو مجھے زعفران لگا ہوا تھا۔ آپ نے زعفران کی وجہ سے مجھے ہاتھ نہ لگایا (ابوداؤد)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں عبداللہ ہمدانی مجہول راوی ہے اور اس کی بیان کردہ حدیث منکر ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۲۹، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۱۲)

۴۴۸۳ - (۶۵) **وَمِنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ لِي جُمَةً، أَفَارْجِلُهَا؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «نَعَمْ، وَآكْرِمُهَا». قَالَ: فَكَانَ أَبُو قَتَادَةَ رَبَّمَا دَهَنَهَا فِي الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ مِنْ أَجْلِ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: «نَعَمْ، وَآكْرِمُهَا». رَوَاهُ مَالِكٌ.**

۳۳۸۳ : ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ میں نے کانوں کے لو کے برابر بال رکھے ہوئے ہیں، کیا میں ان میں کنگھی کر سکتا ہوں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اثبات میں جواب دیا اور فرمایا، بالوں کو سنوار کر رکھو۔ راوی نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کی وجہ سے کہ ”بالوں کو سنوار کر رکھو“ ابو قتادہ دن میں دو مرتبہ سر پر تیل لگایا کرتے تھے (مالک)

۴۴۸۴ - (۶۶) **وَمِنْ الْحَجَّاجِ بْنِ حَسَّانَ، قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ**

عَنْهُ، فَحَدَّثَنِي أُحْتَى الْمُغِيرَةُ، قَالَتْ: وَأَنْتَ يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ، وَلَكَ قَرْنَانِ، أَوْ قُصَّتَانِ، فَمَسَحَ رَأْسَكَ، وَبَرَكَ عَلَيْكَ، وَقَالَ: «إِخْلِقُوا هَذَيْنِ أَوْ قُصُّوهُمَا؛ فَإِنَّ هَذَا زِيُّ الْيَهُودِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۳۸۳: حجاج بن حسان رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ہاں گئے تو مجھے میری بہن ”مغیرہ“ نے بتایا کہ جن دونوں تو نابالغ لڑکا تھا اور تیرے بالوں کی دو مینڈھیاں تھیں تو تب انسؓ نے تیرے سر پہ ہاتھ پھیرا تھا اور تیرے لئے برکت کی دعا کی تھی اور کہا تھا، ان مینڈھیوں کو مونڈ دو یا کاٹ ڈالو، یہ تو یہودیوں کا نشان ہیں (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۴۱۳)

۴۴۸۵- (۶۷) وَمَنْ عَلِيَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تَحْلِقَ الْمَرْأَةُ رَأْسَهَا. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۴۴۸۵: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو سر کے بال مونڈوانے سے منع فرمایا (نسائی)

وضاحت: اس حدیث کی سند منقطع ہے، خلاص بن عمرو نے علی رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا لہذا یہ حدیث ضعیف ہے اگرچہ اس مفہوم کی روایت صحیح سند کے ساتھ موجود ہے کہ مناسک حج میں بھی عورتیں سر کے بال نہ منڈوائیں، مناسک حج میں حلال ہونے کے لئے عورتوں کو چاہیے کہ وہ اپنے بالوں کی ایک لٹ کاٹ دیں (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۵۱)

۴۴۸۶- (۶۸) وَمَنْ عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ، فَدَخَلَ رَجُلٌ نَائِرُ الرَّأْسِ وَاللَّحْيَةِ، فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِهِ، كَأَنَّهُ يَأْمُرُهُ بِاصْلَاحِ شَعْرِهِ وَلِحْيَتِهِ، فَفَعَلَ، ثُمَّ رَجَعَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَلَيْسَ هَذَا خَيْرًا مِنْ أَنْ يَأْتِيَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ نَائِرُ الرَّأْسِ كَأَنَّهُ شَيْطَانٌ». رَوَاهُ مَالِكٌ.

۴۴۸۶: عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے۔ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا، جس کے سر اور داڑھی کے بال پراگندہ تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ کے ساتھ اس کی طرف اشارہ کیا گویا آپؐ اسے بالوں اور داڑھی کی اصلاح کا حکم دے رہے ہیں چنانچہ اس نے بال اور داڑھی ٹھیک کی اور پھر آپؐ کی خدمت میں واپس آیا، اس کو دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا یہ حالت اس حالت سے بہتر نہیں کہ تم میں سے کوئی شخص اس طرح آئے کہ اس کے سر کے بال پراگندہ ہوں، گویا وہ شیطان ہے (مالک)

۴۴۸۷- (۶۹) وَهْنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، سَمِعَ يَقُولُ: «إِنَّ اللَّهَ طَيِّبٌ يُحِبُّ الطَّيِّبَ، نَظِيفٌ يُحِبُّ النَّظَافَةَ، كَرِيمٌ يُحِبُّ الْكِرَمَ، جَوَادٌ يُحِبُّ الْجُودَ؛ فَتَظْفَرُوا- أَرَاهُ قَالَ: أَفَنَيْتَكُمْ - ، وَلَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ».

قَالَ - : فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِمُهَاجِرِ بْنِ مِسْمَارٍ، فَقَالَ: حَدَّثَنِيهِ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: «نَظْفَرُوا أَفَنَيْتَكُمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۴۸۷: ابن مسیب رحمہ اللہ سے سنا گیا انہوں نے بیان کیا 'بلاشبہ اللہ پاک ہے پاکیزگی کو پسند کرتا ہے۔ نفاقت والا ہے 'صغالیٰ کو پسند کرتا ہے۔ اچھے اخلاق والا ہے' اچھے اخلاق کو پسند کرتا ہے۔ سخی ہے 'سختوں کو محبوب جانتا ہے۔ پس تم اپنے گھروں (کے محضوں) کو صاف ستھرا رکھو۔ راوی کو "اپنے محضوں کو" کے لفظ میں تردد ہے۔ اور کہا کہ یہودیوں سے مشابہت نہ کرو۔ سننے والے نے بتایا کہ میں نے اس حدیث کا ذکر ماجربن مسار سے کیا۔ اس نے بیان کیا کہ مجھے یہ حدیث عامربن سعد نے اپنے والد سے اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل بیان کی۔ البتہ اس نے کہا کہ اپنے محضوں کو صاف ستھرا رکھو (ترمذی)

وضاحت: یہ حدیث مرسل اور سند دونوں طریقوں سے ضعیف ہے۔ سند میں خالد بن الیاس روای متروک الحدیث ہے (میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۶۲)

۴۴۸۸- (۷۰) وَهْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: كَانَ إِبْرَاهِيمُ خَلِيلَ الرَّحْمَنِ أَوَّلَ النَّاسِ ضَيْفًا، وَأَوَّلَ النَّاسِ اخْتَنًا، وَأَوَّلَ النَّاسِ قَصُّ شَارِبَهُ، وَأَوَّلَ النَّاسِ رَأَى الشَّيْبَ. فَقَالَ: يَا رَبِّ: مَا هَذَا؟ قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: وَقَارًا يَا إِبْرَاهِيمُ. قَالَ: رَبِّ زِدْنِي وَقَارًا. رَوَاهُ مَالِكٌ.

۴۴۸۸: یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ بیان کرتے ہی کہ اس نے سعید بن مسیب سے سنا 'اس نے بتایا کہ ابراہیم خلیل الرحمن وہ پہلے فحش ہیں، جنہوں نے مہمان نوازی کا آغاز کیا اور وہ پہلے فحش ہیں، جنہوں نے ختنہ کیا، وہ پہلے فحش ہیں جنہوں نے اپنی مونچھیں کٹوائیں، وہ پہلے فحش ہیں جنہوں نے اپنے بالوں میں سفیدی دیکھی اور عرض کیا 'اے میرے پروردگار! یہ کیا ہے؟ اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا 'اے ابراہیم! یہ وقار ہے۔ ابراہیم علیہ السلام نے دعا فرمائی 'اے میرے پروردگار! میرے اس وقار میں اضافہ فرما (مالک)

بَابُ التَّصَاوِيرِ

(تصویر بنانے اور اس کے استعمال، وغیرہ کا بیان)

الفصل الأول

۴۴۸۹ - (۱) عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ، وَلَا تَصَاوِيرٌ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل : ۴۴۸۹ : ابو طلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتے اور تصویریں ہوں (بخاری، مسلم)

۴۴۹۰ - (۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنْ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَصْبَحَ يَوْمًا وَاجِمًا، وَقَالَ: «إِنَّ جِبْرَائِيلَ — كَانَ وَعَدَنِي أَنْ يَلْقَانِي اللَّيْلَةَ، فَلَمْ يَلْقَنِي، أَمْ — وَاللَّهِ، مَا أَخْلَفَنِي». ثُمَّ وَقَعَ فِي نَفْسِهِ جَزُؤُ كَلْبٍ تَحْتَ فُسْطَاطِ لَهْ، فَأَمَرَ بِهِ، فَأَخْرَجَ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِهِ مَاءً، فَنَضَّحَ مَكَانَهُ، فَلَمَّا أَمْسَى لَقِيَهُ جِبْرَائِيلُ — فَقَالَ: «لَقَدْ كُنْتَ وَعَدْتَنِي أَنْ تَلْقَانِي الْبَارِحَةَ». قَالَ: أَجَلٌ، وَلَكِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ، وَلَا صُورَةٌ، فَأَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ، فَأَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ، حَتَّى أَنَّهُ يَأْمُرُ بِقَتْلِ كَلْبِ الْحَائِطِ الصَّغِيرِ، وَيَتْرُكُ كَلْبَ الْحَائِطِ الْكَبِيرِ... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۴۹۰ : ابن عباس رضی اللہ عنہما میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن غمگین دکھائی دیے۔ آپ نے بتایا کہ جبرائیل علیہ السلام نے مجھ سے اس رات ملاقات کرنے کا وعدہ کیا تھا لیکن انہوں نے مجھ سے ملاقات نہیں کی۔ آپ نے فرمایا، خبردار! اللہ کی قسم! اس نے مجھ سے کبھی وعدہ خلافی نہیں کی۔ بعد ازاں آپ کے ذہن میں خیال ابھرا کہ آپ کی چارپائی کے نیچے کتیا کا چھوٹا سا بچہ ہے۔ آپ نے اس کے بارے میں حکم دیا کہ اسے نکال دیا جائے، چنانچہ اسے نکال دیا گیا بعد ازاں آپ نے خود اپنے ہاتھ سے اس جگہ پر پانی کا چھڑکاؤ کیا جب شام کا وقت ہوا تو جبرائیل علیہ السلام نے آپ سے ملاقات کی۔ آپ نے دریافت کیا کہ تو نے گزشتہ رات مجھ سے ملاقات کا وعدہ کیا تھا؟ اس نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے وضاحت کی کہ ہم ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا اور تصویر ہو۔ صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کے مارنے کا حکم دیا یہاں تک کہ آپ نے حکم نافذ

کر دیا کہ چھوٹے باغ کے کتے کو بھی مار دیا جائے البتہ بڑے باغ کے (رکھوالے) کتے کو چھوڑ دیا جائے (مسلم)
وضاحت: بالعموم کتوں کے مارنے کا حکم منسوخ ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۵۲)

۴۴۹۱- (۳) وَمَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَتْرُكُ فِي بَيْتِهِ شَيْئًا فِيهِ تَصَالِيْبٌ — إِلَّا نَقَضَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۴۹۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں موجود ہر ایسی چیز کو توڑ دیتے تھے جس پر صلیب اور تصویر بنی ہوتی تھی۔ (بخاری)

وضاحت: کسی جاندار شے کی تصویر بنانا اور اس کو گھر میں رکھنا حرام ہے خواہ اس تصویر کا سایہ ہو یا نہ ہو، وہ تصویر پاؤں کے نیچے روندی جاتی ہو یا نہ روندی جاتی ہو۔ تصویر خواہ کپڑے میں بنی ہو یا دیوار، فرش یا کاغذوں پر بنی ہو۔ ان سب کا ایک ہی حکم ہے نیز ان سے بچیوں کے کھیلنے کی گزیاں مستثنیٰ ہیں (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۵۲)

۴۴۹۲- (۴) وَمَنْهَا، أَنَّهُ اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً — فِيهَا تَصَاوِيرُهُ، فَلَمَّا رَأَتْهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَامَ عَلَى الْبَابِ، فَلَمْ يَدْخُلْ، فَعَرَفَتْ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ. قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! اتُوبُ إِلَى اللَّهِ وَالْإِلَهِ رَسُوْلِهِ، فَمَاذَا — أَذْنَبْتُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا بَالُ هَذِهِ النُّمْرُقَةِ؟» قُلْتُ: اشْتَرَيْتَهَا لَكَ لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا، وَتَوَسَّدَهَا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّوْرِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَيُقَالُ لَهُمْ: «أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ». وَقَالَ: «إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ الصُّورَةُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۴۹۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اس نے ایک تکیہ خریدا، جس پر تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا اور دروازے پر کھڑے رہے، اندر داخل نہ ہوئے عائشہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے آپ کے چہرے پر ناراضگی کے آثار محسوس کئے تو میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میں اللہ اور آپ کے حضور میں توبہ کرتی ہوں، میں نے کیا گناہ کیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ تکیہ کیسا ہے؟ میں نے عرض کیا، میں نے اسے آپ کے لئے خریدا ہے کہ آپ اس پر تشریف فرما ہوں اور اس کے ساتھ ٹیک لگائیں۔ یہ بات سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تصویریں بنانے والے قیامت کے دن عذاب میں گرفتار ہوں گے اور ان سے مطالبہ کیا جائے گا کہ جن تصویروں کو تم نے بنایا ہے ان میں زندگی پیدا کرو نیز آپ نے فرمایا، جس گھر میں تصویر ہے اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے (بخاری، مسلم)

۴۴۹۳ - (۵) **وَمِنْهَا**، أَنَّهَا كَانَتْ اتَّخَذَتْ عَلَى سَهْوَةٍ — لَهَا سِتْرًا فِيهِ تَمَاثِيلٌ — فَهَتَكَهُ النَّبِيُّ ﷺ، فَاتَّخَذَتْ مِنْهُ نَمْرُقَتَيْنِ، فَكَانَتَا فِي الْبَيْتِ، يَجْلِسُ عَلَيْهِمَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۴۹۳: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اس نے اپنی کوٹھڑی کے سامنے تصویروں والا پردہ لٹکا دیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پھاڑ ڈالا تو عائشہ نے اس کے دو ٹیکے بنا لئے چنانچہ وہ ٹیکے گھر میں تھے، آپ ان پر بیٹھا کرتے تھے (بخاری، مسلم)

وضاحت: تصویر والے کاغذ یا کپڑے کو احرام کے ساتھ لٹکانا ہرگز جائز نہیں البتہ وہ تصویریں پاؤں تلے روندی جا رہی ہوں تو کسی حد تک درست ہے (واللہ اعلم)

۴۴۹۴ - (۶) **وَمِنْهَا**، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ فِي غَزَاةٍ، فَاتَّخَذَتْ نَمَطًا — فَسَتَرَتْهُ عَلَى الْبَابِ، فَلَمَّا قَدِمَ، فَرَأَى النَّمَطَ، فَجَذَبَهُ حَتَّى هَتَكَهُ، ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَأْمُرْنَا أَنْ نَكْسُوَ الْحِجَابَةَ وَالطِّينَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۴۹۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنگ میں تشریف لے گئے، میں نے ایک چادر دروازے پر بطور پردہ لٹکا دی۔ جب آپ تشریف لائے، آپ نے چادر دیکھی تو اسے کھینچ کر پھاڑ ڈالا اور واضح کیا کہ اللہ نے ہمیں یہ حکم نہیں دیا ہے کہ ہم پتھروں اور مٹی کو لباس پہنائیں (بخاری، مسلم)

۴۴۹۵ - (۷) **وَمِنْهَا**، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُضَاهُونَ بِخَلْقِ اللَّهِ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۴۹۵: عائشہ رضی اللہ عنہا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں آپ نے فرمایا، قیامت کے دن تمام لوگوں سے زیادہ عذاب میں وہ لوگ مبتلا ہوں گے جو اللہ کی تخلیق میں اللہ کی مشابہت کرتے ہیں (بخاری، مسلم)

۴۴۹۶ - (۸) **وَمِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ كَخَلْقِي، فَلِيَخْلُقُوا ذَرَّةً، أَوْ لِيَخْلُقُوا حَبَّةً، أَوْ شَعِيرَةً». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

۴۴۹۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا، ارشاد باری تعالیٰ ہے یعنی حدیث قدسی ہے کہ اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہے جو میرے پیدا کرنے کی جگہ پیدا کرتا ہے؟ انہیں چاہیے کہ وہ ایک ذرہ یا ایک دانہ یا ایک جوہی پیدا کر کے دکھائیں (بخاری، مسلم)

۴۴۹۷- (۹) **وَمَنْ عَبْدَ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللَّهِ الْمُصَوِّرُونَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

۳۳۹۷: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا، اللہ کے نزدیک تمام لوگوں میں سے زیادہ عذاب میں مبتلا مصور لوگ ہوں گے (بخاری، مسلم)

۴۴۹۸- (۱۰) **وَمِنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «كُلُّ مُصَوِّرٍ فِي النَّارِ، يُجْعَلُ لَهُ بِكُلِّ صُورَةٍ صَوَّرَهَا نَفْسًا، فَيُعَذَّبُ فِي جَهَنَّمَ». قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَإِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَاصْنَعِ الشَّجَرَ وَمَا لَا رُوحَ فِيهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

۳۳۹۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، ہر مصور دوزخ میں ہوگا اس کی ہر تصویر کے بدلے ایک وجود بنایا جائے گا جو جہنم میں اس کو عذاب دیتا رہے گا۔ ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ اگر آپ ضرور تصویریں بنانا چاہتے ہیں تو درختوں اور غیر ذی روح چیزوں کی (تصویریں) بنائیں (بخاری، مسلم)

۴۴۹۹- (۱۱) **وَمِنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ تَحَلَّمَ بِحُلْمٍ لَمْ يَزِهِ؛ كَلَّفَ أَنْ يَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيرَتَيْنِ، وَلَنْ يَفْعَلَ، وَمَنْ اسْتَمَعَ إِلَى حَدِيثِ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ، أَوْ يَفْرُونَ مِنْهُ، صُبَّ فِي أُذُنِهِ الْآنُكُ — يَوْمَ الْقِيَامَةِ. وَمَنْ صَوَّرَ صُورَةَ عَذَبٍ وَكَلَّفَ أَنْ يَنْفُخَ فِيهَا، وَلَيْسَ بِنَافِخٍ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.**

۳۳۹۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا، جس شخص نے ایسا خواب بیان کیا جو اسے دکھائی نہیں دیا تو اسے تکلیف دی جائے گی کہ وہ جو کے دو دانوں کے درمیان گرہ لگائے لیکن وہ گرہ نہیں لگا سکے گا اور جو شخص کسی قوم کی باتیں (چوری) سنتا ہے جبکہ وہ لوگ اس کے سننے کو ناپسند کرتے ہیں یا اس سے کنارہ کش رہتے ہیں تو سننے والے انسان کے دونوں کانوں میں قیامت کے دن رگہ پھلا کر ڈالا جائے گا اور جو شخص کسی ذی روح کی تصویر بناتا ہے تو اسے عذاب میں مبتلا کیا جائے گا اور اس پر دہلا ڈالا جائے گا کہ وہ اس میں روح ڈالے جبکہ وہ اس میں کبھی روح نہیں ڈال سکے گا (بخاری)

۴۵۰۰- (۱۲) **وَمِنْ بَرِيذَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ لَعِبَ بِالْتَّرْدِشِيرِ فَكَأَنَّمَا صَبَغَ يَدَهُ فِي لَحْمِ خَنْزِيرٍ وَدَمِهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.**

۳۵۰۰: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص ”زرد شیر“ کھیلتا ہے گویا وہ اپنا ہاتھ خنزیر کے گوشت اور اس کے خون میں ڈبو رہا ہے (مسلم)
وضاحت: ”زرد شیر“ شطرنج کی قسم کا ایک کھیل ہے۔

الفصل الثانی

۴۵۰۱ - (۱۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَتَانِي جِبْرَائِيلُ - عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: آتَيْتَكَ الْبَارِحَةَ، فَلَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَكُونَ دَخَلْتُ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ عَلَى الْبَابِ تَمَائِيلُ، وَكَانَ فِي الْبَيْتِ قِرَامٌ - سِتْرُهُ، فِيهِ تَمَائِيلُ، وَكَانَ فِي الْبَيْتِ كَلْبٌ، فَمَرَّ بِرَأْسِ التَّمَائِيلِ الَّذِي عَلَى بَابِ الْبَيْتِ فَيَقْطَعُ، فَيَصِيرُ كَهَيْئَةِ الشَّجَرَةِ، وَمَرَّ بِالسِّتْرِ فَلْيُقْطَعُ، فَلْيُجْعَلْ وَسَادَتَيْنِ مَنبُودَتَيْنِ تُوْطَّانِ، وَمَرَّ بِالْكَلْبِ فَلْيُخْرَجْ. فَفَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

دوسری فصل: ۳۵۰۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے انہوں نے بتایا کہ گزشتہ رات میں آیا تھا لیکن آپ کے پاس اس لئے نہ آیا کہ دروازے پر کچھ ذی روح کی تصاویر تھیں اور آپ کے گھر میں باریک پردہ تھا جس پر ذی روح کی تصاویر تھیں نیز گھر میں کتابھی موجود تھا۔ آپ گھر کے دروازے پر موجود تصویروں کے سروں کے بارے میں حکم دیں، انہیں کاٹ دیا جائے تاکہ وہ درخت کی مانند ہو جائیں اور پردے کی چادر کے بارے میں حکم دیں کہ اسے اتار دیا جائے، اس کے دو ٹکے بنا لئے جائیں جنہیں روندنا جائے اور پھینکا جائے اور کتے کے بارے میں حکم دیں کہ اسے نکال دیا جائے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا (ترمذی، ابوداؤد)

۴۵۰۲ - (۱۴) وَفَنَّهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَخْرُجُ عُنُقٌ - مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَهَا عَيْنَانِ تَبْصُرَانِ، وَأُذُنَانِ تَسْمَعَانِ، وَلِسَانٌ يَنْطِقُ يَقُولُ: إِنِّي وَكَلْتُ بِثَلَاثَةِ: بِكَلِّ جَبَّارٍ عَيْنِي، وَكَلِّ مَنْ دَعَا مَعَ اللَّهِ إِلَيْهَا آخِرًا، وَبِالْمُصَوِّرِينَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۵۰۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن دوزخ سے ایک گردن نکلے گی اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن کے ساتھ وہ دیکھ رہی ہوگی اور دو کان ہوں گے جن کے ساتھ وہ سن رہی ہوگی اور اس کی زبان ہوگی جس کے ساتھ وہ بات کرے گی۔ وہ کے گی مجھے تین انسانوں کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ ہر وہ شخص جو سرکش اور ہٹ دھرم تھا اور ہر وہ شخص جو اللہ کے ساتھ کسی کو معبود گردانتا تھا اور وہ لوگ جو ذی روح کی تصویریں بنانے والے تھے (ترمذی)

۴۵۰۳ - (۱۵) **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى حَرَّمَ الْخَمْرَ، وَالْمَيْسِرَ، وَالْكَؤُوبَةَ، وَقَالَ: كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ». قِيلَ: الْكَؤُوبَةُ الطَّبْلُ — رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».**

۴۵۰۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا، بلاشبہ اللہ نے شراب، قمار اور طبلہ کو حرام قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ بیان کیا گیا ہے کہ ”کووتہ“ سے مراد طبلہ ہے (بیہقی شعب الایمان)

۴۵۰۴ - (۱۶) **وَعَنِ ابْنِ عَمْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْخَمْرِ، وَالْمَيْسِرِ، وَالْكَؤُوبَةِ، وَالغَيْبِرَاءِ. وَالغَيْبِرَاءُ: شَرَابٌ يَغْمَلُهُ الْخَبْثَةُ مِنَ الذَّرَّةِ، يُقَالُ لَهُ: السُّكْرَكَةُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.**

۴۵۰۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب، قمار، طبلہ اور جشیوں کی مکئی سے تیار شدہ شراب جس کو ”سکرکہ“ کہا جاتا ہے، سے منع فرمایا (ابوداؤد) وضاحت: اس حدیث کی سند میں ولید بن عبدہ راوی مجہول ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۵۴)

۴۵۰۵ - (۱۷) **وَعَنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ» رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ.**

۴۵۰۵: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص ”نرد شیر“ کھیلتا ہے وہ اللہ اور اس کے رسول کا نافرمان ہے (احمد، ابوداؤد) وضاحت: یہ حدیث منقطع ہے، سعید بن ابی ہند کی ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے ملاقات ثابت نہیں ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۵۴)

۴۵۰۶ - (۱۸) **وَعَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى رَجُلًا يَتَّبِعُ حَمَامَةً فَقَالَ: «شَيْطَانٌ يَتَّبِعُ شَيْطَانَةً». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».**

۴۵۰۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ کبوتر کے تعاقب میں ہے۔ آپ نے فرمایا، شیطان شیطان کے پیچھے لگا ہوا ہے (احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ، بیہقی شعب الایمان) وضاحت: کبوتر بازی شرعاً حرام ہے۔ (واللہ اعلم)

الفصل الثالث

۴۵۰۷ - (۱۹) عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ! إِنِّي رَجُلٌ، إِنَّمَا مَعِيشَتِي مِنْ صُتْعَةِ يَدَيَّ، وَإِنِّي أَصْنَعُ هَذِهِ التَّصَاوِيرَ. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَا أَحَدِثُكَ إِلَّا مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، سَمِعْتُهُ يَقُولُ: «مَنْ صَوَّرَ صُورَةً؛ فَإِنَّ اللَّهَ مُعَذِّبُهُ حَتَّى يَنْفُخَ فِيهِ الرُّوحَ، وَلَيْسَ يَنْفُخُ فِيهَا أَبَدًا» - . فَرَبَا الرَّجُلُ رُبُوعًا شَدِيدَةً - ، وَاصْفَرَ وَجْهُهُ، فَقَالَ: وَيْحَكَ! إِنْ آبَيْتَ إِلَّا أَنْ تَصْنَعَ، فَعَلَيْكَ بِهَذَا الشَّجَرِ وَكُلِّ شَيْءٍ لَيْسَ فِيهِ رُوحٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

تیسری فصل: ۴۵۰۷: سعید بن ابوالحسن رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس تھا۔ ان کے پاس ایک شخص آیا جس نے کہا: اے ابن عباس! میں ایسا شخص ہوں کہ میرا گزارہ میرے ہاتھ کے فن سے ہے اور میں تصویریں بناتا ہوں۔ ابن عباس نے بیان کیا کہ میں تجھے صرف وہ حدیث سناتا ہوں جس کو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آپ نے فرمایا: جو شخص تصویریں بناتا ہے اللہ اس کو عذاب دے گا کہ وہ اس تصویر میں روح ڈالے جبکہ وہ کبھی اس میں روح نہیں ڈال سکے گا۔ یہ سن کر اس شخص نے زور دار آہ بھری اور اس کا چہرہ زرد ہو گیا۔ ابن عباس نے کہا: تیرا بھلا ہو اگر تجھے ضرور تصویریں بنانا ہیں تو درختوں اور غیر ذی روح اشیاء کی تصویریں بنانا کر۔ (بخاری)

۴۵۰۸ - (۲۰) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمَّا اشْتَكَى النَّبِيُّ ﷺ، ذَكَرَ بَعْضُ نِسَائِهِ كَنِيْسَةً يُقَالُ لَهَا: مَارِيَّةُ، وَكَانَتْ أُمَّ سَلْمَةَ وَأُمَّ حَبِيبَةَ اتْنَا أَرْضَ الْحَبَشَةِ، فَذَكَرْنَا مِنْ حُسْنِهَا وَتَّصَاوِيرِ فِيهَا، فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: «أُولَئِكَ إِذَا مَاتَ فِيهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلَيَّ قَبْرَهُ مَسْجِدًا، ثُمَّ صَوَّرُوا فِيهِ تِلْكَ الصُّورَ، أُولَئِكَ شَرَارُ خَلْقِ اللَّهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۵۰۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیمار تھے تو آپ کی ایک بیوی نے ”ماریہ“ نامی ایک ”گرجے“ کا ذکر کیا۔ ام سلمہ اور ام حبیبہ چونکہ حبشہ کے ملک گئی تھیں اس لئے انہوں نے اس گرجے کے حسن اور اس میں موجود تصاویر کا تذکرہ کیا۔ آپ نے سر اونچا فرمایا، اور واضح کیا کہ ان لوگوں میں سے جب کوئی نیک آدمی فوت ہو جاتا تو وہ اس کی قبر پر عبادت خانہ تعمیر کر دیتے تھے بعد ازاں اس میں تصویریں بنا دیتے، وہ لوگ اللہ کی بدترین مخلوق ہیں (بخاری، مسلم)

وضاحت: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ قبر پر نماز پڑھنا، قبروں پر مسجدیں بنانا یا نیک لوگوں کی قبروں کو عبادت گاہ بنانا سب ناجائز ہیں۔ (واللہ اعلم)

۴۵۰۹- (۲۱) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، مَنْ قَتَلَ نَبِيًّا، أَوْ قَتَلَ أَحَدًا وَالِدَيْهِ، وَالْمُصَوِّرُونَ، وَعَالِمٌ لَمْ يَنْتَفِعْ بِعِلْمِهِ»

۳۵۰۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن سب سے سخت عذاب اس شخص کو ہوگا جس نے کسی پیغمبر کو قتل کیا یا اسے کسی پیغمبر نے قتل کیا یا جس نے اپنے والدین میں سے کسی ایک کو قتل کیا نیز مصور اور وہ عالم، جس نے اپنے علم سے فائدہ حاصل نہیں کیا (بیہقی شعب الایمان) وضاحت: اس حدیث کی سند معلوم نہیں ہو سکی البتہ مسند احمد میں اس سے ملتی جلتی حدیث موجود ہے جس کی سند صحیح ہے (مسند احمد جلد ۵ صفحہ ۳۳۲)

۴۵۱۰- (۲۲) وَعَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: الشَّطْرُنْجُ هُوَ مَيْسِرُ الْأَعَاجِمِ.

۳۵۱۰: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ شطرنج عجمیوں کا قمار ہے (بیہقی شعب الایمان) وضاحت: یہ حدیث مرسل ہے، امام بیہقی کی السنن الکبریٰ جلد ۱۰ صفحہ ۲۱۲ میں اس حدیث کی سند موجود ہے۔

۴۵۱۱- (۲۳) وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ قَالَ: لَا يَلْعَبُ بِالشَّطْرُنْجِ إِلَّا خَاطِئٌ.

۳۵۱۱: ابن شہاب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، ابو موسیٰ اشعریؓ نے بیان کیا کہ شطرنج صرف وہ لوگ کھیلتے ہیں جو خطاکار ہیں (بیہقی شعب الایمان)

۴۵۱۲- (۲۴) وَعَنْهُ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ لَعِبِ الشَّطْرُنْجِ، فَقَالَ: هِيَ مِنَ الْبَاطِلِ، وَلَا يُحِبُّ اللَّهُ الْبَاطِلَ... رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيثَ الْأَرْبَعَةَ فِي «شُعْبِ الْإِيمَانِ».

۳۵۱۲: ابن شہاب رحمہ اللہ سے شطرنج کے بارے میں دریافت کیا گیا؟ انہوں نے بتایا کہ یہ کھیل باطل ہے اور اللہ باطل کو محبوب نہیں جانتا (بیہقی شعب الایمان)

۴۵۱۳- (۲۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْتِي دَارَ قَوْمٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، وَدُونَهُمْ دَارٌ، فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! تَأْتِي دَارَ فُلَانٍ، وَلَا تَأْتِي دَارَنَا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا فِي دَارِكُمْ كَلْبًا». قَالُوا: إِنَّ فِي دَارِهِمْ سِنُورًا. فَقَالَ: النَّبِيُّ ﷺ: «السِّنُورُ سَبْعٌ... رَوَاهُ الدَّارِقُطْنِيُّ».

۴۵۱۳ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے گھر تشریف لے جاتے، ان کے گھر سے پہلے ایک گھر تھا۔ انہیں آپ کا ان کے ہاں آنا ناگوار گزرتا۔ انہوں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! آپ فلاں شخص کے گھر تشریف لے جاتے ہیں مگر ہمارے گھر تشریف نہیں لاتے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس لئے کہ تمہارے گھر میں کتا ہے انہوں نے ذکر کیا کہ ہمارے گھر میں بلی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلی درندہ ہے (دارقطنی)

وضاحت : اس حدیث کی سند ضعیف ہے، اس میں عیسیٰ بن مسیب راوی ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البہاکی جلد ۱۲ صفحہ ۷۷۷)

کِتَابُ الطِّبِّ وَالرُّقَى

(بیماریوں کا ادویات اور دم وغیرہ کے ساتھ علاج کرنے کا بیان)

الفصل الأول

۴۵۱۴ - (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا أَنْزَلَ اللَّهُ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل: ۴۵۱۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسی بیماری نازل نہیں کی، جس کا علاج نازل نہ کیا ہو (بخاری)

۴۵۱۵ - (۲) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ، فَإِذَا أُصِيبَ دَوَاءُ الدَّاءِ؛ بَرَأَ بِإِذْنِ اللَّهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۵۱۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر بیماری کا علاج ہے جب علاج بیماری کے مطابق ہو جاتا ہے تو اللہ کے حکم کے ساتھ تندرستی حاصل ہو جاتی ہے (مسلم)

وضاحت: جب علاج تشخیص کے مطابق تجویز ہو جاتا ہے تو صحت دوا سے نہیں بلکہ اللہ کی مشیت سے ہوتی ہے البتہ موت ایسی بیماری ہے، جس کا علاج ممکن نہیں (واللہ اعلم)

۴۵۱۶ - (۳) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الشِّفَاءُ فِي ثَلَاثٍ: فِي شَرْطَةِ مِحْجَمٍ، أَوْ شَرْبَةِ عَسَلٍ، أَوْ كَيْةٍ بِنَارٍ، وَأَنَا أَنهَى أُمَّتِي عَنِ الْكَيْ» — رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۵۱۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تین چیزوں میں شفاء ہے۔ سینگلی لگوانے کے لئے چھینے لگوانے میں، شہد پینے میں یا گرم لوہے کے ساتھ داغنے میں۔ (نیز فرمایا) میں اپنی امت کو داغنے سے منع کرتا ہوں (بخاری)

۴۵۱۷ - (۴) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رُمِيَ أَبِي يَوْمَ الْأَحْزَابِ عَلَى أَكْحَلِهِ، فَكَوَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۵۱۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جنگ احزاب کے دن ابی بن کعب کی ”رگِ زندگی“ پر تیر آگ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو داغنے کا حکم دیا (مسلم)
وضاحت: گرم لوہے کے داغنے سے وہ رگ جل جائے گی اور خون چلنا بند ہو جائے گا، ایسا کرنے سے مریض اللہ کے فضل سے موت سے ہٹنا نہیں ہوگا (واللہ اعلم)

۴۵۱۸ - (۵) وَفَنَّهُ، قَالَ: رُمِيَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فِي أَعْجَلِهِ، فَحَسَمَهُ النَّبِيُّ بِيَدِهِ بِمِشْقَصٍ —، ثُمَّ وَرِمَتْ، فَحَسَمَهُ الثَّانِيَةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۵۱۸: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی ”رگِ زندگی“ میں تیر لگا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو تیر کے پھل کے ساتھ داغا، پھر اس پر ورم آگیا تو آپ نے دوبارہ اسے داغا (مسلم)

۴۵۱۹ - (۶) وَفَنَّهُ، قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى أَبِي بِنِ كَعْبٍ طَبِيْبًا، فَقَطَعَ مِنْهُ عِرْقًا، ثُمَّ كَوَاهُ عَلَيْهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۵۱۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب کی جانب طیب بھیجا، اس نے اس کی رگ کو کاٹا بعد ازاں اس کو داغا (مسلم)

۴۵۲۰ - (۷) وَمَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «فِي الْحَبَّةِ السُّودَاءِ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ، إِلَّا السَّامَ». قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: السَّامُ: الْمَوْتُ. وَالْحَبَّةُ السُّودَاءُ: السُّونْبِزُ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۲۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا: کلونجی کا استعمال موت کے سوا ہر بیماری سے شفا دیتا ہے۔ ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ ”السام“ سے مراد موت اور ”الْحَبَّةُ السُّودَاءُ“ سے مراد کلونجی ہے (بخاری، مسلم)

۴۵۲۱ - (۸) وَمَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: أَخِي اسْتَطْلَقَ بَطْنَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اسْقِهِ عَسَلًا». فَسَقَاهُ، ثُمَّ جَاءَ، فَقَالَ: سَقَيْتُهُ فَلَمْ يَزِدْهُ إِلَّا اسْتَطْلَقًا — فَقَالَ لَهُ: «ثَلَاثَ مَرَّاتٍ». ثُمَّ جَاءَ الرَّابِعَةَ، فَقَالَ: «اسْقِهِ عَسَلًا». فَقَالَ: لَقَدْ سَقَيْتُهُ، فَلَمْ يَزِدْهُ إِلَّا اسْتَطْلَقًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «صَدَقَ اللَّهُ، وَكَذَبَ بَطْنُ أَخِيكَ». فَسَقَاهُ، فَبَرَأَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۲۱: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے شکوہ کیا کہ میرے بھائی کا پیٹ کھل گیا ہے یعنی اس کو جلاب آرہے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اسے شمد پلاؤ اس شخص نے اس کو شمد پلایا پھر وہ آپ کے پاس حاضر ہوا اور بتایا کہ میں نے اس کو شمد پلایا ہے لیکن شمد پلانے سے مزید جلاب آرہے ہیں۔ آپ نے اسے تین بار شمد پلانے کے لئے کہا۔ پھر وہ چوتھی بار آیا۔ آپ نے فرمایا، اسے شمد پلاؤ۔ اس نے بتایا کہ میں نے شمد پلایا تھا لیکن پھر بھی جلاب میں کوئی افاتہ نہیں ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ سچا ہے اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے۔ پھر اس شخص نے اس کو مزید شمد پلایا تو وہ تندرست ہو گیا (بخاری، مسلم)

۴۵۲۲ - (۹) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنْ أَمَّسَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحَجَامَةُ، وَالْقُسْطُ الْبَحْرِيُّ»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۲۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سب سے بہتر علاج ”سیگی“ لگانا اور ”قط بحری“ کا استعمال کرنا ہے (بخاری، مسلم)
وضاحت: قط بحری ایک مشہور دوا ہے جس کو کٹو کے نام کے ساتھ پکارا جاتا ہے۔

۴۵۲۳ - (۱۰) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَعْدَبُوا صَبْيَانَكُمْ بِالْعَمَزِ مِنَ الْعُذْرَةِ -، عَلَيْكُمْ بِالْقُسْطِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۲۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم بچوں کو طلق کی گھنڈی کے دبانے کے ساتھ تکلیف میں نہ ڈالو بلکہ قط بحری کا استعمال کرو (بخاری، مسلم)

۴۵۲۴ - (۱۱) وَعَنْ أُمِّ قَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «عَلَى مَا تَدْعُرْنَ - أَوْلَادَكُمْ بِهَذَا الْعَلَاقِ -؟ عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ؛ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ، مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ يُسْعَطُ مِنَ الْعُذْرَةِ -، وَيُلْدُّ مِنَ ذَاتِ الْجَنْبِ». ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۲۴: ام قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم کس لئے اپنی اولاد کو طلق کی گھنڈی دبانے کے ساتھ تکلیف میں ڈالتے ہو؟ تم عود ہندی استعمال کرو، اس میں سات بیماریوں سے شفاء ہے، ان میں نمونیا بھی ہے۔ گھنڈی کی وجہ سے ناک میں عود ہندی کا عرق پٹکایا جائے اور نمونیا کی وجہ سے اسے منہ کے کنارے سے ڈالا جائے (بخاری، مسلم)

۴۵۲۵- (۱۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: **«الْحُمَى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ، فَأَبْرِدُوهَا بِالْمَاءِ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.»**

۴۵۲۵: عائشہ اور رافع بن خدیج رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بخار جنم کے جوش مارنے کی مانند ہے، تم اسے پانی کے ساتھ ٹھنڈا کرو (بخاری، مسلم)

۴۵۲۶- (۱۳) وَهَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الرُّقِيَةِ مِنَ الْعَيْنِ، وَالْحَمَةِ -، وَالنَّمْلَةِ... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۵۲۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر لگنے، بچھو کے ڈسنے اور پھوڑوں کے سبب دم کرنے کی اجازت دی ہے (مسلم)

۴۵۲۷- (۱۴) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ نَسْتَرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۵۲۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ہم نظر لگنے سے دم کراؤ (بخاری، مسلم)

۴۵۲۸- (۱۵) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى فِي بَيْتِهَا جَارِيَةً فِي وَجْهِهَا سُفْعَةً - تَعْنِي صُفْرَةً -، فَقَالَ: «اسْتَرْقُوا لَهَا؛ فَإِنَّ بِهَا النَّظْرَةَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۵۲۸: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے گھر میں ایک لونڈی دیکھی، جس کا چہرہ زرد تھا۔ آپ نے فرمایا، اس کو دم کراؤ اسے نظر لگی ہوئی ہے (بخاری، مسلم)

۴۵۲۹- (۱۶) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الرُّقِيِّ، فَجَاءَ آلَ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّهُ كَانَتْ عِنْدَنَا رُقِيَةٌ نَزَقْنَا بِهَا مِنَ الْعَقْرِبِ، وَأَنْتَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقِيِّ، فَعَرَضُوهَا عَلَيْهِ، فَقَالَ: «مَا أَرَى بِهَا بَأْسًا، مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَنْفَعَ أَخَاهُ فَلْيَنْفَعْهُ... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.»

۴۵۲۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دم کرنے سے منع فرمایا۔ چنانچہ عمرو بن حزم کے گھروالے آئے انہوں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ہمارے پاس ایک دم ہے جس کے ساتھ ہم بچھو

کے ڈسے کو دم کرتے ہیں حالانکہ آپ نے دم کرنے سے منع کیا ہے۔ انہوں نے آپ پر وہ دم پیش کیا۔ آپ نے فرمایا، میں اس دم میں کچھ حرج نہیں پاتا، تم میں سے جو شخص اپنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکتا ہے، وہ اسے ضرور پہنچائے (مسلم)

۴۵۳۰- (۱۷) وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا نَرْقِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ تَرَى فِي ذَلِكَ؟ فَقَالَ: «أَعْرِضُوا عَلَيَّ رُقَاكُمْ، لَا بَأْسَ بِالرُّقَى مَسَالِمَ يَكُنْ فِيهِ شِرْكٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۵۳۰: عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم جاہلیت میں دم کیا کرتے تھے۔ ہم نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے؟ آپ نے فرمایا، تم مجھ پر اپنے دم پیش کرو۔ ایسا دم کرنے میں کچھ حرج نہیں، جس میں شرک نہ ہو (مسلم)

۴۵۳۱- (۱۸) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «الْعَيْنُ حَقٌّ، فَلَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابِقَ الْقَدَرِ سَبَقْتَهُ الْعَيْنُ، وَإِذَا اسْتَعْسَلْتُمْ فَأَغْسِلُوا»... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۵۳۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا، نظر کا لگ جانا حق ہے اگر کوئی چیز تقدیر پر غالب آسکتی تو نظر غالب آجاتی ہے۔ (نظر بد کے دفع کرنے کے بارے میں) اگر کوئی تم سے غسل کے پانی (دھوون) کا مطالبہ کرے تو تم اس کیلئے غسل کرو (مسلم)

الفصل الثانی

۴۵۳۲- (۱۹) عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ، قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! آفْتَدَاوَى؟ قَالَ: «نَعَمْ، يَا عِبَادَ اللَّهِ! تَدَاوُوا، فَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يَضَعْ دَاءً إِلَّا وَضَعَ لَهُ شِفَاءً، غَيْرَ دَاءٍ وَاحِدٍ، أَلْهَرَمِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

دوسری فصل: ۴۵۳۲: اسامہ بن شریک بیان کرتے ہیں، صحابہ کرام نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! کیا ہم علاج معالجہ کریں۔ آپ نے فرمایا، ضرور کرو۔ اے اللہ کے بندو علاج معالجہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے بڑھاپے کی بیماری کے علاوہ ہر بیماری کا علاج بنایا ہے (احمد، ترمذی، ابوداؤد)

۴۵۳۳- (۲۰) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تُكْرَهُوا مَرَضَاكُمْ عَلَى الطَّعَامِ—؛ فَإِنَّ اللَّهَ يُطْعِمُهُمْ وَيَسْقِيهِمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ، هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۴۵۳۳: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنے پیاروں کو کھانے پر مجبور نہ کرو کیونکہ اللہ انہیں کھلاتا اور پلاتا ہے (ترمذی، ابن ماجہ) اور امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں بکر بن یونس بکیر راوی ضعیف اور مکر الحدیث ہے (میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۳۴۸)

۴۵۳۴ - (۲۱) وَعَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَوَىٰ أَسْعَدَ بْنَ زُرَّارَةَ مِنَ الشُّوْكَةِ... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۴۵۳۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسعد بن زرارہ کو ”سرخ بادہ“ بیماری کا علاج کرتے ہوئے داغا۔ (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

۴۵۳۵ - (۲۲) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَتَدَاوَى مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ - بِالْقُسْطِ الْبَحْرِيِّ، وَالزَّيْتِ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۵۳۵: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم نمونیا بخار کا علاج ”قسط بحرّی“ اور ”زیتون“ کے ساتھ کریں (ترمذی)

۴۵۳۶ - (۲۳) وَعَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَنْعَتُ الزَّيْتِ وَالْوَرَسَ - مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۵۳۶: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نمونیا بخار کے لئے ”زیتون“ اور ”ورس“ بولی تجویز کرتے تھے (ترمذی)

۴۵۳۷ - (۲۴) وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَأَلَهَا: «بِمَ تَسْتَمِشِينَ؟» - قَالَتْ: بِالشُّبْرَمِ - قَالَ: «حَارٌّ جَارٌّ» قَالَتْ: ثُمَّ اسْتَمَشَيْتُ بِالسَّنَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَوْ أَنَّ شَيْئًا كَانَ فِيهِ الشِّفَاءُ مِنَ الْمَوْتِ؛ لَكَانَ فِي السَّنَا»... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۴۵۳۷: اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا کہ تو

جلاب کے لئے کون سی دوا استعمال کرتی ہے؟ اس نے بتایا کہ کالا دانہ۔ آپ نے فرمایا، تیز گرم ہے۔ اس نے بیان کیا کہ اس کے بعد میں ”سناسکی“ کے ساتھ جلاب لیتی۔ آپ نے فرمایا، اگر موت سے کوئی چیز بچا سکتی تو وہ ”سناسکی“ ہوتی ہے (ترمذی، ابن ماجہ) امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عتبہ بن محمد اللہ راوی مجہول ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۲۸، ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۲۸۲)

۴۵۳۸ - (۲۵) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ الدَّاءَ وَالدَّوَاءَ، وَجَعَلَ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءً، فَتَدَاوَوْا، وَلَا تَدَاوَوْا بِحَرَامٍ...» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۵۳۸: ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ نے بیماری اور اس کا علاج اتارا ہے اور ہر بیماری کا علاج موجود ہے پس تم علاج کراؤ البتہ حرام چیز کے ساتھ علاج نہ کراؤ (ابوداؤد) وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے، اس میں اسماعیل بن عیاش راوی متکلم فیہ ہے (الجرح والتعديل جلد ۲ صفحہ ۶۵۰، تہذیب الکمال جلد ۳ صفحہ ۲۱۳، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۲۳۰، تقریب التہذیب جلد ۳ صفحہ ۷۳، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۸۳)

۴۵۳۹ - (۲۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الدَّوَاءِ الْخَبِيثِ... رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۴۵۳۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام دوا کے استعمال سے منع فرمایا ہے (احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

۴۵۴۰ - (۲۷) وَعَنْ سَلْمَى خَادِمَةِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَتْ: مَا كَانَ أَحَدٌ يَشْكِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَجَعًا فِي رَأْسِهِ إِلَّا قَالَ: «إِحْتَجِمْ»، وَلَا وَجَعًا فِي رِجْلَيْهِ إِلَّا قَالَ: «إِحْتَضِبْهُمَا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۵۴۰: سلمیٰ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خادمہ بیان کرتی ہے کہ اگر کوئی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سردرد کی شکایت کرتا تو آپ اسے فرماتے، سینگلی لگاؤ اور جو شخص پاؤں میں درد کی شکایت کرتا تو آپ اسے فرماتے، پاؤں پر مندی لگاؤ (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبید اللہ بن علی بن ابو رافع راوی قابل حجت نہیں ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۲)

۴۵۴۱ - (۲۸) **وَمِنْهَا**، قَالَتْ: مَا كَانَ يَكُونُ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَرْحَةً - وَلَا نَكْبَةً - إِلَّا أَمَرَنِي أَنْ أَصْعَ عَلَيْهَا الْجَنَاءَ. رواه التِّرْمِذِيُّ.

۳۵۳۱: سلفی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بھی زخم یا چوٹ وغیرہ لگتی تو آپ مجھے وہاں ہندی لگانے کا حکم دیتے (ترمذی)

۴۵۴۲ - (۲۹) **وَمَنْ** أَبِي كَبْشَةَ الْأَنْمَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَحْتَجِمُ عَلَى هَامَتِهِ، وَيَبِينُ كَتِفَيْهِ، وَهُوَ يَقُولُ: «مَنْ أَهْرَاقَ مِنْ هَذِهِ الدِّمَاءِ، فَلَا يَصْرُهُ أَنْ لَا يَتَذَوَى بِشَيْءٍ لِشَيْءٍ». رواه أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۵۳۲: ابو کبشہ انماری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر پر اور اپنے کندھوں کے درمیان سیٹگی لگواتے۔ آپ فرماتے، جو شخص سیٹگی لگوا کر خون نکلواتا ہے، اسے کسی بیماری کا کسی دوا سے علاج کرنے کی ضرورت نہیں (ابوداؤد ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبدالرحمان بن ثابت راوی متکلم فیہ ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۵۱)

۴۵۴۳ - (۳۰) **وَمَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اِحْتَجَمَ عَلَى وَرِكِهِ مِنْ وَثٍ - كَانَ بِهِ. رواه أَبُو دَاوُدَ.

۳۵۳۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مویج آجانے کی وجہ سے اپنے کولے پر سیٹگی لگوائی (ابوداؤد)

۴۵۴۴ - (۳۱) **وَمَنْ** ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: حَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ لَيْلَةَ أُسْرِي بِهِ: إِنَّهُ لَمْ يَمُرْ عَلَى مَلَأٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا أَمْرُوهُ: «مُرْ أُمَّتَكَ بِالْحِجَامَةِ». رواه التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۳۵۳۳: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "اسراء" کی رات کے بارے میں بتایا کہ وہ فرشتوں کی جس جماعت پر سے گزرتے وہ آپ کو مشورہ دیتے کہ اپنی امت کو سیٹگی لگوانے کا حکم دیں (ترمذی، ابن ماجہ) اور امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں احمد بن بدیل راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۸۳)

۴۵۴۵ - (۳۲) **وَمَنْ** عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ: أَنَّ طَبِيئًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ ضِفْدَعٍ يَجْعَلُهَا فِي دَوَاءٍ، فَنَهَاهُ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ قَتْلِهَا. رواه أَبُو دَاوُدَ.

۴۵۴۵ : عبدالرحمان بن عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک طبیب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مینڈک کے بارے میں دریافت کیا کہ کیا اس کو دوا میں ڈالا جا سکتا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مارنے سے منع فرمایا (ابوداؤد)

۴۵۴۶ - (۳۳) وَمَنْ أَنَسِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَحْتَجِمُ فِي الْأَخْدَعَيْنِ - وَالْكَاهِلِ . . . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ. وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ: وَكَانَ يَحْتَجِمُ سَبْعَ

۴۵۴۶ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی گردن کی دونوں رگوں اور کندھوں کے درمیان سیٹگی لگواتے (ابوداؤد) ترمذی اور ابن ماجہ میں اضافہ ہے کہ آپ چاند کی سترہ، انیس اور اکیس تاریخ کو سیٹگی لگواتے۔

وضاحت : امام ابن القیم "زاد المعاد" میں فرماتے ہیں کہ گردن کی رگوں پر سیٹگی لگوانے سے سر، چہرے، دانت، کان اور ناک کی بیماریوں کا ازالہ ہوتا ہے، اگر یہ بیماریاں خون کے غلبہ یا خون کے فاسد ہونے کی وجہ سے ہوں اور ان تاریخوں میں چونکہ خون کا دوران تیز نہیں ہوتا اس لئے سیٹگی لگانا مضر نہیں ہوتا (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۶۱)

۴۵۴۷ - (۳۴) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَسْتَحِبُّ الْحِجَامَةَ لِسَبْعَ عَشْرَةَ، وَتِسْعَ عَشْرَةَ، وَاحِدَى وَعِشْرِينَ. رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ». عَشْرَةَ، وَتِسْعَ عَشْرَةَ، وَاحِدَى وَعِشْرِينَ.

۴۵۴۷ : ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم چاند کی سترہ، انیس اور اکیس تاریخ کو سیٹگی لگانا مستحب جانتے تھے (شرح السنہ)

۴۵۴۸ - (۳۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: «مَنْ احْتَجَمَ لِسَبْعَ عَشْرَةَ، وَتِسْعَ عَشْرَةَ، وَاحِدَى وَعِشْرِينَ؛ كَانَ شِفَاءً لَهُ مِنْ كُلِّ دَاءٍ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۵۴۸ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، جس نے چاند کی سترہ، انیس اور اکیس تاریخ کو سیٹگی لگوائی، وہ ہر بیماری سے بچا رہے گا (ابوداؤد)

۴۵۴۹ - (۳۶) وَعَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ أَبَاهَا كَانَ يَنْهَى أَهْلَهُ عَنِ الْحِجَامَةِ يَوْمَ الثَّلَاثَاءِ، وَيَرْعَمُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: «أَنَّ يَوْمَ الثَّلَاثَاءِ يَوْمُ الدَّمِّ، وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يَرِقُّ» . . . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۵۴۹: کبشہ بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اس کے والد اپنے اہل خانہ کو منگل کے روز سینگی لگوانے سے روکتے نیز وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کرتے تھے کہ منگل کا روز خون کی تیزی کا دن ہے اور اس دن میں ایک ایسی گھڑی ہے جس میں خون بند نہیں ہوتا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابوبکر بکار بن عبدالعزیز راوی مجہول ہے۔ ابن الجوزی نے اس حدیث کو موضوعات میں ذکر کیا ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۴۱)

۴۵۵۰- (۳۷) وَعَنِ الزُّهْرِيِّ، مَرْسَلًا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «مَنْ احْتَجَمَ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ، أَوْ يَوْمَ السَّبْتِ، فَأَصَابَهُ وَضَعٌ؛ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَقَالَ: وَقَدْ أُسْنِدَ وَلَا يَصِحُّ

۳۵۵۰: امام زہری سے مرسل روایت ہے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ جو شخص بدھ وار یا ہفتہ کے روز سینگی لگواتا ہے اور اسے برص کی بیماری لاحق ہو جاتی ہے تو وہ اپنے آپ کو ہی ملامت کرے (احمد، ابوداؤد) اور امام ابوداؤد نے کہا ہے کہ یہ حدیث مسنداً بھی روایت کی گئی ہے لیکن وہ صحیح نہیں ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں سلیمان بن ارقم روای متروک الحدیث ہے نیز روایت میں انقطاع بھی ہے (العلل و معرفۃ الرجال جلد ۱ صفحہ ۲۳۶، الجرح والتعديل جلد ۳ صفحہ ۳۵۰، الجرحین جلد ۱ صفحہ ۳۲۸، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۱۹۶، تہذیب جلد ۱ صفحہ ۳۲۱)

۴۵۵۱- (۳۸) وَعَنْهُ، مَرْسَلًا، قَالَ: رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ احْتَجَمَ أَوْ اَطْلَى - يَوْمَ السَّبْتِ أَوْ الْأَرْبِعَاءِ؛ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ، فِي الْوَضْعِ». رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۳۵۵۱: زہری سے مرسل روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص ہفتہ یا بدھ کے روز سینگی لگواتا ہے یا لپ کرتا ہے تو وہ برص کی بیماری میں مبتلا ہونے کی صورت میں صرف اپنے آپ کو ملامت کرے۔ (شرح السنہ)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۶۲)

۴۵۵۲- (۳۹) وَعَنْ زَيْنَبِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ رَأَى فِي عُنُقِي خَيْطًا، فَقَالَ: مَا هَذَا؟ فَقُلْتُ: خَيْطُ رُقِي لِي فِيهِ قَالَتْ: فَأَخَذَهُ فَقَطَعَهُ، ثُمَّ قَالَ: أَنْتُمْ آلُ عَبْدِ اللهِ لَا غِنَاءَ عَنِ الشِّرْكِ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ الرُّقِيَّ وَالتَّمَائِمَ وَالتَّوَلَةَ - شِرْكٌ» فَقُلْتُ: لِمَ تَقُولُ هَكَذَا؟ لَقَدْ كَانَتْ عَيْنِي تُقَذِّفُ -، وَكُنْتُ أَحْتَلِفُ إِلَى فُلَانِ الْيَهُودِيِّ فَإِذَا رَقَاهَا سَكَتَتْ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: إِنَّمَا ذَلِكَ عَمَلُ الشَّيْطَانِ، كَانَ يَنْحُسُّهَا

بِيَدِهِ، فَإِذَا رُقِيَ كَفَّ عَنْهَا، إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَقُولِي كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «أَذْهِبِ
الْبَاسَ، رَبَّ النَّاسِ! وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي، لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ، شِفَاءٌ لَا يُغَادِرُ سَقَمًا».
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۵۵۲: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی زینب بیان کرتی ہیں کہ عبد اللہ نے میری گردن میں ایک دھاگہ
دیکھا، انہوں نے دریافت کیا، یہ کیا ہے؟ میں نے جواب دیا، دھاگہ ہے، جس پر دم کر کے مجھے دیا گیا تھا۔ زینب کہتی ہیں
کہ عبد اللہ نے دھاگے کو کاٹ دیا اور ڈانٹ پلائی کہ تم آل عبد اللہ شرک سے بے پرواہ ہو۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آپ نے فرمایا، بے شک دم کرنا، منکے، ہڈیاں وغیرہ لٹکانا اور جادو کرنا شرک ہیں (زینب کہتی ہیں)
میں نے اعتراض کیا کہ آپ یہ بات کیسے کہتے ہیں جبکہ میری آنکھ میں شدید درد ہوتا تو میں فلاں یہودی کی طرف جاتی
جب وہ دم کرتا تو درد رک جاتا؟ عبد اللہ نے واضح کیا کہ یہ تو شیطان کا کارنامہ ہے وہ اپنا ہاتھ آنکھ پر مارتا ہے اور جب
دم کیا جاتا ہے تو وہ آنکھ پر ہاتھ مارنے سے رک جاتا ہے۔ تجھے بس یہی بات کافی تھی کہ تو دعا کرتی جیسا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم دعا کیا کرتے تھے ”اے لوگوں کے رب! بیماری دور فرما اور شفاء عطا کر“ تو شفاء دینے والا ہے تیری
شفاء کے علاوہ کوئی شفاء نہیں، ایسی شفاء عطا کر، جو بیماری کو باقی نہ چھوڑے“ (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں مجمل راوی ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۶۲)

۴۵۵۳- (۴۰) وَمَنْ جَابِرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ النَّشْرَةِ —، فَقَالَ:
«هُوَ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۵۵۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جادو اتارنے کے عمل کے بارے میں
دریافت کیا گیا؟ آپ نے فرمایا، یہ شیطان کا کام ہے (ابوداؤد)

وضاحت: چونکہ اس دم میں شرک کے الفاظ تھے اس لئے روک دیا گیا، اگر دم اللہ کے اسماء یا اللہ کی صفات
کے ساتھ کیا جائے یا قرآن پاک کی آیات کے ساتھ کیا جائے تو کچھ حرج نہیں (احکام آخرالایام صفحہ ۱۲)

۴۵۵۴- (۴۱) وَمَنْ عَبَدَ اللَّهَ بِنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
يَقُولُ: «مَا أَبَالِي مَا آتَيْتُ إِنْ أَنَا شَرِبْتُ تَرِياقًا — أَوْ تَعَلَّقْتُ تَمِيمَةً — أَوْ قُلْتُ الشَّعْرَ مِنْ قِبَلِ
نَفْسِي». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۵۵۳: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے
فرمایا، پھر کچھ فرق نہیں میں جو چاہے کروں، اگر میں تریاق استعمال کروں یا جاہلیت کا تعویذ لٹکاؤں یا اپنی جانب سے اشعار
کہوں (ابوداؤد)

وضاحت ۱: اس حدیث کے صحیح راوی عبد اللہ بن عمرو ہیں جیسا کہ ابوداؤد میں ہے۔ مشکوٰۃ میں عبد اللہ بن عمر

غلط درج ہے نیز اس حدیث کی سند میں عبدالرحمان تنوخی منکر الحدیث ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۶۰، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۸۲)

وضاحت ۲ : تریاق چونکہ شراب اور سانپ کے گوشت سے تیار ہوتا تھا اس لئے آپؐ نے اس کو ناپسند فرمایا اور بحیثیت پیغمبر کے شرکیہ دم اور تعویذات سے آپؐ کو نفرت تھی اور اشعار بھی آپؐ کے مزاج نبوت کے خلاف تھے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۶۳)

۴۵۵۵ - (۴۲) **وَمِنْ الْمُغَيَّرَةِ بْنِ شَعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ اِكْتَوَىٰ اَوْ اسْتَرْقَىٰ، فَقَدْ بَرِيَءَ مِنَ التَّوَكُّلِ».** رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۵۵۵ : مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے داغ لگوایا یا (جاہلیت کا) دم کروایا وہ توکل سے دور ہے (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

۴۵۵۶ - (۴۳) **وَمِنْ عَيْسَىٰ بْنِ حَمْرَةَ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَىٰ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَكِيمٍ وَبِهِ حُمْرَةٌ، فَقُلْتُ: أَلَا تَعْلِقُ تَمِيمَةً؟ فَقَالَ: نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ ذَلِكَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ تَعَلَّقَ شَيْئًا وَكَلَّ إِلَيْهِ».** رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۵۵۶ : عیسیٰ بن حمزہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں عبداللہ بن عکیم کے ہاں گیا تو اس کے بدن پر ”سرخ بادہ“ تھا۔ میں نے مشورہ دیا کہ آپ تعویذ باندھیں۔ انہوں نے جواب دیا، ہم اس سے اللہ کی پناہ طلب کرتے ہیں چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص تعویذ لگاتا ہے وہ اسی کے حوالہ کر دیا جاتا ہے (ابوداؤد) وضاحت ۱ : (تیسرے) صرف لکھے ہوئے تعویذ کو نہیں کہتے بلکہ ہڈی، منکے اور پتھر وغیرہ کو بھی کہتے ہیں۔ وضاحت ۲ : اس حدیث کی سند میں محمد بن عبدالرحمان بن ابولیلی راوی سنی الحفظ ہے (العلل ومعرفۃ الرجال جلد ۱ صفحہ ۱۳۳، النفعاء والمتروکین صفحہ ۵۲۹، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۶۱۳، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۱۸۳)

۴۵۵۷ - (۴۴) **وَمِنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا رُقِيَةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ»...** رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۳۵۵۷ : عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، صرف نظر دیا زہری شے کے ڈسنے پر دم کیا جائے (احمد، ترمذی، ابوداؤد)

۴۵۵۸ - (۴۵) **وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ، عَنْ بُرَيْدَةَ.**

۳۵۵۸ : نیز ابن ماجہ نے اس حدیث کو بریدہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔

۴۵۵۹- (۴۶) **وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا رُقِيَةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ حَمَةِ أَوْ دَمٍ» . . . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.**

۴۵۵۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، نظرد لکنے، کسی زہریلے شے کے ڈسنے یا نکسیر پھوٹنے سے دم کیا جائے (ابوداؤد)
وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۸۵، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۱۲۸۵)

۴۵۶۰- (۴۷) **وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا. قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنْ وُلِدَ جَعْفَرٌ تَسْرَعُ إِلَيْهِمُ الْعَيْنُ، أَفَأَسْتَرِقِي لَهُمْ؟ قَالَ: «نَعَمْ، فَإِنَّهُ لَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابَقَ الْقَدَرَ لَسَبَقْتَهُ الْعَيْنُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.**

۴۵۶۰: اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! جعفر کے بچوں کو جلدی نظر لگ جاتی ہے، کیا میں انہیں دم کراؤں؟ آپ نے فرمایا، ہاں! کیونکہ اگر کوئی چیز تقدیر پر غالب آنے والی ہوتی تو نظر غالب آجاتی (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

۴۵۶۱- (۴۸) **وَعَنِ الشِّفَاءِ بِنْتِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا عِنْدَ حَفْصَةَ، فَقَالَ: «أَلَا تَعْلَمِينَ هَذِهِ رُقِيَةُ النَّمْلَةِ كَمَا عَلَّمْتِيهَا الْكِتَابَةَ؟» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.**

۴۵۶۱: شفاء بنت عبد اللہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس بیٹھی ہوئی تھی۔ آپ نے فرمایا، تو اسے پھوڑے پھنسی کا دم کیوں نہیں سکھاتی جیسا کہ تو نے اسے سکھاتا سکھایا؟ (ابوداؤد)

وضاحت: وہ دم، جس کے الفاظ کتاب و سنت کی تعلیمات کے متافی نہ ہوں درست ہیں اور لڑکیوں کو پڑھانا، سکھانا بھی جائز ہے۔ وہ حدیث جس میں ہے کہ ”انہیں سکھانا نہ سکھاؤ اور انہیں بالا خانوں میں نہ رہنے دو“ غایت درجہ ضعیف ہے اور اس کی سند میں عبد الوہاب بن ضحاک راوی کذاب ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۶۴)

۴۵۶۲- (۴۹) **وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ بْنِ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَى عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ يَغْتَسِلُ، فَقَالَ: وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ، وَلَا جِلْدَ مُحَبَّابَةٍ . . . قَالَ: فَلَبِطُ - سَهْلٌ، فَاتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَقِيلَ لَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَلْ لَكَ فِي سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ؟ وَاللَّهِ مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ. فَقَالَ: «هَلْ تَتَّهَمُونَ لَهُ أَحَدًا». فَقَالُوا: نَتَّهَمُ عَامِرَ بْنَ رَبِيعَةَ.**

قَالَ: فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَامِرًا، فَتَغَلَّظَ عَلَيْهِ -، وَقَالَ: «عَلَامٌ يَقْتُلُ أَحَدَكُمْ أَخَاهُ؟ أَلَا بُرُكْتَ؟ - اِغْتَسِلْ لَهُ». فَغَسَلَ لَهُ عَامِرٌ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَمِرْفَقَيْهِ وَرُكْبَتَيْهِ وَأَطْرَافَ رِجْلَيْهِ وَدَاخِلَةَ إِزَارِهِ فِي قَدَحٍ، ثُمَّ صَبَّ عَلَيْهِ، فَرَأَى مَعَ النَّاسِ لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ. رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۴۵۶۲: ابو امامہ بن سل بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے کہ عامر بن ربیعہ نے سل بن حنیف کو غسل کرتے ہوئے دیکھا اور کہا، اللہ کی قسم! آج کے دن کی مانند میں نے کوئی دن نہیں دیکھا اور نہ کوئی خوبصورت بدن۔ ابو امامہ کہتے ہیں چنانچہ سل بن حنیف نے زمین پر گر پڑے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے گئے۔ کہا گیا کہ اے اللہ کے رسول! آپ کو خبر ہے کہ اللہ کی قسم! سل بن حنیف اپنا سر نہیں اٹھاتے؟ آپ نے دریافت کیا، تم اس کے بارے میں کس شخص کو متہم کرتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم عامر بن ربیعہ کو متہم کرتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے عامر بن ربیعہ کو بلایا اور اسے ڈانٹ پلائی اور فرمایا، تم لوگ کیوں اپنے بھائی کو قتل کرتے ہو، تم نے اس کو دیکھ کر اس کے حق میں برکت کی دعا کیوں نہ کی؟ اس کے لئے غسل کر کے (دھوون) دو۔ چنانچہ عامر نے اپنا چہرہ، اپنے دونوں ہاتھ، اپنی دونوں کہنیاں، اپنے گھٹنے اور دونوں پاؤں کے کناروں اور چادر کے اندر کو دھویا اور پانی پیالے میں ڈالا، وہ پانی سل بن حنیف پر ڈالا گیا تو وہ لوگوں کے ساتھ اٹھ کر چلنے لگا، اسے کچھ تکلیف نہ رہی (شرح السنہ، مالک)

۴۵۶۳ - (۵۰) وَرَوَاهُ مَالِكٌ. وَفِي رِوَايَتِهِ: قَالَ: «إِنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ. تَوَضَّأَ لَهُ فَتَوَضَّأَ لَهُ».

۴۵۶۳: اور مالک کی روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا، نظر کا لگ جانا حق ہے، اس کے لئے اعضاء دھو کر پانی دے چنانچہ اس نے اس کے لئے وضو کر کے پانی دیا۔

۴۵۶۴ - (۵۱) وَهَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجَانِّ وَعَيْنِ الْإِنْسَانِ، حَتَّى نَزَلَتِ الْمَعْوِذَاتَانِ، فَلَمَّا نَزَلَتْ أَخَذَ بِهِمَا وَتَرَكَ مَا سِوَاهُمَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۴۵۶۴: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنات سے اور انسانوں کی نظر سے پناہ طلب کیا کرتے تھے یہاں تک کہ ”معوذتین“ سورتیں نازل ہوئیں جب وہ نازل ہوئیں تو آپ نے ان کے ساتھ دم کرنا شروع کیا اور ان کے علاوہ تمام دموں کو چھوڑ دیا (ترمذی، ابن ماجہ) اور امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

۴۵۶۵ - (۵۲) وَهَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «هَلْ رُبِّيَ فِيكُمْ الْمُغْرَبُونَ؟» قُلْتُ: وَمَا الْمُغْرَبُونَ؟ قَالَ: «الَّذِينَ يَشْتَرِكُ فِيهِمُ الْجَنُّ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

وَذَكَرَ حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ : «خَيْرَ مَا تَدَلُّوْ بِتَمُّ» فِي «بَابِ التَّرَجُّلِ» .

۳۵۶۵ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت کیا کہ کیا تم میں بیگانے لوگ ہیں؟ میں نے دریافت کیا، بیگانے کون؟ آپ نے فرمایا، وہ لوگ جن میں ”جن“ شریک ہوتے ہیں۔ یعنی وہ ”شیطان“ جو جماع کے وقت مردوں کے ساتھ شریک ہوتے ہیں (ابوداؤد) اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث جس میں ذکر ہے ”تمہارا بہترین علاج.....“ کٹکھی پھیرنے کے باب میں ذکر ہو چکی ہے۔

وضاحت ۱ : اس لئے انسان کو چاہیے کہ وہ ہر کام کے شروع میں بسم اللہ ضرور پڑھے تاکہ اس کام میں شیطان اس کا ساتھی نہ ہو۔

وضاحت ۲ : اس حدیث کی سند ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۱۳۸۶)

الفصل الثالث

۴۵۶۶ - (۵۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْمَعِدَةُ حَوْضُ الْبَدَنِ، وَالْعُرْوُوقُ إِلَيْهَا وَارِدَةٌ، فَإِذَا صَحَّتِ الْمَعِدَةُ صَدَرَتِ الْعُرْوُوقُ بِالصِّحَّةِ، وَإِذَا فَسَدَتِ الْمَعِدَةُ صَدَرَتِ الْعُرْوُوقُ بِالسَّقَمِ» .

تیسری فصل : ۳۵۶۶ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، معدہ جسم کا حوض ہے۔ تمام رگیں اس میں اترتی ہیں۔ اگر معدہ صحیح ہوگا تو رگیں تندرستی لے کر لوٹیں گی اور اگر معدہ فاسد ہوگا تو رگیں بیماری لے کر لوٹیں گی۔ (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے، درحقیقت یہ حارث بن کلمہ طبیب کا قول ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۶۵)

۴۵۶۷ - (۵۴) وَهَنَّ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيَّنَّا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ يُصَلِّي، فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى الْأَرْضِ، فَلَدَغَتْهُ عَقْرَبٌ، فَنَاولَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِنَعْلِهِ فَمَقَتَلَهَا. فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: «لَعَنَ اللَّهُ الْعَقْرَبَ، مَا تَدْعُ مُصَلِّيًا وَلَا غَيْرَهُ - أَوْ نَبِيًّا وَغَيْرَهُ» - ثُمَّ دَعَا بِمِلْحٍ وَمَاءٍ - فَجَعَلَهُ فِي إِنَاءٍ، ثُمَّ جَعَلَ يَصُبُّهُ عَلَى إِصْبَعِهِ حَيْثُ لَدَغَتْهُ وَيَمْسَحُهَا وَيُعَوِّذُهَا بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ. رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ» .

۳۵۶۷ : علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز ادا کر رہے تھے۔ آپ نے اپنا ہاتھ زمین پر رکھا، چنانچہ بچھو نے آپ کو دس لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جوتے کے ساتھ اسے مار ڈالا اور جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا، بچھو پر اللہ کی لعنت ہو۔ نمازی غیر نمازی، پیغمبر

غیر پیئیر یہ کسی کو معاف نہیں کرتا۔ بعد ازاں آپ نے پانی اور نمک منگوا یا، اسے برتن میں ڈالا، آپ وہ پانی اپنی انگلی پر گرا رہے تھے جہاں پھونے ڈس لیا تھا، نیز اس جگہ پر ہاتھ پھیر رہے تھے اور ”معوذ تین“ سورتوں کے ساتھ دم کر رہے تھے (بیہقی شعب الایمان)

۴۵۶۸- (۵۵) **وَمَنْ عَثَمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ، قَالَ: أَرْسَلَنِي أَهْلِي إِلَىٰ أُمِّ سَلَمَةَ بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ، وَكَانَ إِذَا أَصَابَ الْإِنْسَانَ عَيْنًا أَوْ شَيْءًا بَعْثَ إِلَيْهَا مِخْضَبَةً - ، فَأَخْرَجَتْ مِنْ شَعْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَكَانَتْ تُمْسِكُهُ فِي جُلْجُلٍ مِنْ فِضَّةٍ، فَخَضَخَتْهُ لَهُ - ، فَشَرِبَ مِنْهُ، قَالَ: فَاطَّلَعْتُ فِي الْجُلْجُلِ فَرَأَيْتُ شَعْرَاتِ حَمْرَاءَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.**

۴۵۶۸: عثمان بن عبد اللہ بن موهب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میرے گھر والوں نے مجھے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی جانب پانی کا پیالہ دے کر بھیجا اور جب بھی کسی انسان کو نظر لگ جاتی یا کوئی تکلیف لاحق ہوتی تو وہ ان کی جانب پانی کا برتن بھیج دیتے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک نکالتیں، جن کو انہوں نے چاندی کی ڈبیا میں رکھا ہوا تھا اور وہ ان کو پانی میں ہلاتیں اور بیمار شخص انہیں پی لیتا۔ راوی نے بیان کیا کہ میں نے ڈبیا کو غور سے دیکھا تو اس میں کچھ سرخ بال تھے (بخاری)

۴۵۶۹- (۵۶) **وَمَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالُوا لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: الْكَمَاءُ جُدْرِي الْأَرْضِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْكَمَاءُ مِنَ الْمَنِّ، وَمَاوَهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ، وَالْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَهِيَ شِفَاءٌ مِنَ السِّمِّ». قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَأَخَذْتُ ثَلَاثَةَ أَكْمُوٍ أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا فَعَصَّرْتُهُنَّ، وَجَعَلْتُ مَاءَهُنَّ فِي قَارُورَةٍ، وَكَحَلْتُ بِهِ جَارِيَةَ لِي عَمَّشَاءَ - ، فَبَرَأَتْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.**

۴۵۶۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ کرام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ کھنبی تو زمین کی چمک ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، نہیں! کھنبی تو من (دسلوی) ہے اور اس کا پانی آنکھوں کے لئے شفاء ہے اور عجمہ کجور جنت سے ہے اور اس سے زہر کا ازالہ ہوتا ہے۔ ابو ہریرہ نے بیان کیا کہ میں نے تین، پانچ یا سات کھنبیاں حاصل کیں، میں نے انہیں نچوڑا اور ان کا پانی میں نے ایک شیشی میں محفوظ کر لیا اور میں نے اپنی لونڈی کی آنکھوں میں پانی کے قطرات ڈالے، جس کی آنکھوں سے پانی بہتا رہتا تھا اور اس کی نظر کمزور تھی تو وہ تندرست ہو گئی (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن کہا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں شہر بن حوشب راوی میں کلام ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۶۵، تاریخ الکبیر

جلد ۳ صفحہ ۲۷۳۰، الجرح والتعديل جلد ۳ صفحہ ۲۶۸، الفعفاء والمتروکین صفحہ ۲۹۲، الجردین جلد ۱ صفحہ ۳۶۱، میزان الاعتدال

جلد ۲ صفحہ ۲۸۳، تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۳۵۵)

۴۵۷۰- (۵۷) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ لَعِقَ الْعَسَلَ ثَلَاثَ غَدَوَاتٍ فِي كُلِّ شَهْرٍ لَمْ يُصِبْهُ عَظِيمٌ مِنَ الْبَلَاءِ».

۳۵۷۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے ہر ماہ تین روز نماز نہ شد چاٹ لیا تو اسے کوئی بڑی بیماری لاحق نہیں ہوگی (ابن ماجہ، بیہقی شعب الایمان)
وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں عبدالمجید بن سالم راوی مجہول ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۳۰، ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۲۸۰، احادیث ضعیفہ ۷۳، ضعیف الجامع الصغیر ۵۸۳)

۴۵۷۱- (۵۸) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «عَلَيْكُمْ بِالشِّفَاءِ يَنْ: الْعَسَلِ وَالْقُرْآنِ». رَوَاهُمَا ابْنُ مَاجَةَ، وَالبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ» وَقَالَ: وَالصَّحِيحُ أَنَّ الْأَخِيرَ مَوْقُوفٌ عَلَى ابْنِ مَسْعُودٍ.

۳۵۷۱: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دو شفاء دینے والی چیزوں کو اختیار کرو۔ وہ شہد اور قرآن پاک ہیں (ابن ماجہ، بیہقی شعب الایمان)
امام بیہقی نے کہا ہے کہ یہ حدیث موقوف ہے۔

۴۵۷۲- (۵۹) وَعَنْ أَبِي كَبْشَةَ الْأَنْمَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِحْتَجَمَ عَلَى هَامَتِهِ مِنَ الشَّأَةِ الْمَسْمُومَةِ. قَالَ مَعْمَرٌ: فَأَحْتَجَمْتُ أَنَا مِنْ غَيْرِ سِمٍّ كَذَلِكَ فِي يَافُوحِي، فَذَهَبَ حُسْنُ الْحِفْظِ عَنِّي، حَتَّى كُنْتُ أَلْقَنُ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ فِي الصَّلَاةِ. رَوَاهُ رَزِينٌ.

۳۵۷۲: ابو کبشہ انماری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ زہر آلود بکری کے سبب آپ نے اپنے داغ پر سینگ لگوائی۔ معمر راوی نے بیان کیا کہ میں نے زہر سے متاثر نہ ہونے کے باوجود اسی طرح اپنے داغ میں سینگ لگوائی تو میرا حافظہ جاتا رہا یہاں تک کہ مجھے نماز میں سورت فاتحہ کا بھی لقمہ دیا جاتا تھا (رزین)

۴۵۷۳- (۶۰) وَعَنْ نَافِعٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: يَا نَافِعُ! يَنْبَغُ بِي الدَّمُ، فَأَتَيْتُ بِحِجَامٍ وَاجْعَلْهُ شَابًا، وَلَا تَجْعَلْهُ شَيْخًا وَلَا صَبِيًّا. قَالَ: وَقَالَ ابْنُ عَمْرٍو: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «الْحِجَامَةُ عَلَى الرَّيِّقِ أَمْثَلُ، وَهِيَ تَزِيدُ فِي الْعَقْلِ، وَتَزِيدُ فِي الْحِفْظِ، وَتَزِيدُ الْحَافِظَ حِفْظًا، فَمَنْ كَانَ مُحْتَجِمًا فَيَوْمَ الْخَمِيسِ عَلَى اسْمِ اللَّهِ تَعَالَى، وَاجْتَنَبُوا الْحِجَامَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَوْمَ السَّبْتِ وَيَوْمَ الْأَحَدِ، فَأَحْتَجِمُوا يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَيَوْمَ

الثَّلَاثَاءِ، وَاجْتَنَبُوا الْحِجَامَةَ يَوْمَ الْأَرْبَعَاءِ؛ فَإِنَّهُ الْيَوْمُ الَّذِي أُصِيبَ بِهِ أَيُّوبُ فِي الْبَلَاءِ. وَمَا يَبْدُو جُذَامًا وَلَا بَرَصًا إِلَّا فِي يَوْمِ الْأَرْبَعَاءِ أَوْ لَيْلَةِ الْأَرْبَعَاءِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۳۵۷۳: نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے (مجھے) کہا، اے نافع! مجھ میں خون کی چیزی ہے، میرے پاس سینگی لگانے والے کو لاؤ لیکن وہ جوان ہو، بوڑھا یا بچہ نہ ہو۔ ابن عمر نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا، صبح نہار سینگی لگوانا بہتر ہے، اس سے عقل اور حافظہ بڑھتا ہے اور اگر کوئی حافظ ہو تو اس کی قوت حافظہ میں اضافہ ہوتا ہے۔ جو سینگی لگواتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ اللہ کا نام لے کر جمعرات کے روز لگوائے۔ جمعہ، ہفتہ اور اتوار کے روز سینگی لگوانے سے بچ۔ البتہ پیر اور منگل کے روز سینگی لگواؤ اور بدھ کے روز پرہیز کرو کیونکہ اسی دن ایوب علیہ السلام کو بیماری لاحق ہوئی اور کوڑھ اور برص جیسی بیماریاں تو صرف بدھ کے روز یا صرف بدھ کی رات جنم لیتی ہیں (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۳۸۸)

۴۵۷۴ - (۶۱) وَهَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْحِجَامَةُ يَوْمَ الثَّلَاثَاءِ لِسَبْعِ عَشْرَةَ مِنَ الشَّهْرِ دَوَاءٌ لِدَاءِ السَّنَةِ». رَوَاهُ حَرْبُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْكِرْمَانِيُّ صَاحِبُ أَحْمَدَ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِذَلِكَ، هَكَذَا فِي «الْمُنْتَقَى».

۳۵۷۳: معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، چاند کی سترہ تاریخ، منگل کے روز سے سینگی لگوانا تمام سال کی بیماریوں کا علاج ہے۔ اس حدیث کو امام احمد رحمہ اللہ کے شاگرد حرب بن اسماعیل کرمانی نے بیان کیا ہے، اس کی سند صحیح نہیں ہے اور "منتقی" میں بھی اسی طرح ہے۔

وضاحت ۱: یہ حدیث غایت درجہ ضعیف ہے، اس کی سند میں زید بن ابی الحواری راوی ضعیف ہے (المرح والتعدیل جلد ۳ صفحہ ۲۵۳۵، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۱۰۲، تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۲۷۳)

وضاحت ۲: کبشہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منگل کے روز سینگی لگانے سے منع فرمایا ہے۔ اس سے مراد وہ منگل کا دن ہے جو چاند کی سترہویں تاریخ کے علاوہ ہو (واللہ اعلم)

۴۵۷۵ - (۶۲) وَرَوَى رَزِينٌ نَحْوَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

۳۵۷۵: رزین نے اس کی مثل حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

بَابُ الْفَالِ وَالطَّيْرَةِ

(نیک فال اور بد شگون کی کا بیان)

الفصل الأول

۴۵۷۶ - (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا طَيْرَةَ، وَخَيْرَهَا الْفَالُ، قَالُوا: وَمَا الْفَالُ؟ قَالَ: «الْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا أَحَدُكُمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل : ۴۵۷۶ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا، بد شگونی جائز نہیں، ایسی سب چیزوں میں سے فال بہتر ہے۔ صحابہ کرام نے دریافت کیا، نیک فال کیا ہے۔ آپ نے فرمایا، اچھا کلمہ جو تمہیں سنائی دے (بخاری، مسلم)

وضاحت : بد فالی کا آغاز اس طرح ہوا کہ دور جاہلیت میں لوگ پرندے اڑاتے تھے اگر پرندے دائیں جانب اڑ جاتے تو سمجھا جاتا کہ کام ہو جائے گا اور اس کو مبارک سمجھا جاتا۔ اگر بائیں جانب اڑ جاتے تو اس کام کو منحوس سمجھا جاتا اور اسے چھوڑ دیا جاتا۔ اسلام نے اس سے منع کر دیا اور اس فعل کو بے اصل قرار دیا (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۲۱)

۴۵۷۷ - (۲) وَفَنَّهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا عَدْوَى وَلَا طَيْرَةَ وَلَا هَامَةً — وَلَا صَفْرًا — ، وَفَرَمَنْ الْمَجْدُومِ كَمَا تَفَرُّ مِنَ الْأَسَدِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۵۷۷ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی بیماری متعدی نہیں ہے بد شگونی بھی نہیں ہے۔ الو بھی نہیں ہے اور صفر بھی نہیں ہے اور کوڑھی شخص سے اس طرح بھاگو، جس طرح شیر سے بھاگتے ہو (بخاری)

وضاحت : ”ہامہ“ ایک پرندہ ہے جسے منحوس سمجھا جاتا ہے اس کی نظردن میں کمزور رہتی ہے، وہ رات کو اڑتا ہے اور بولتا ہے، غیر آباد جگہ میں رہائش رکھتا ہے۔ دور جاہلیت میں اس پرندے کے بارے میں مشہور تھا کہ یہ پرندہ جس شخص کے گھر پر بیٹھ جائے تو اس کے مالک کی موت واقع ہو جاتی ہے۔ یہ تفسیر مالک بن انس سے مروی ہے جبکہ اکثر علماء کہتے ہیں، اہل عرب کا خیال تھا کہ قتل ہونے والے انسان کی روح الو کی شکل اختیار کر لیتی ہے اور الو اس وقت تک چننا رہتا ہے جب تک اس کا بدلہ نہ لے لیا جائے۔ حدیث میں اس نظریہ کی نفی کی گئی ہے۔ ”صفر“ سے مراد سانپ ہے جو پیٹ کو کاٹتا رہتا ہے، جب وہ بھوکا ہوتا ہے۔ بسا اوقات انسان اس سے فوت ہو جاتا ہے۔ حدیث میں اس کی نفی کی گئی ہے یا اس سے مقصود یہ ہے کہ صفر کے مینے کو منحوس نہ سمجھا جائے یا دور جاہلیت میں لوگ صفر کے مینے کو حرام اور محرم کو حلال قرار دیتے تھے (فتح المجید شرح کتاب التوحید صفحہ ۳۰۸)

۴۵۷۸ - (۳) وَصْنُهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا عَدْوَى وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفْرًا» فَقَالَ
أَعْرَابِيٌّ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَمَا بَالُ الْإِبِلِ تَكُونُ فِي الرَّمْلِ لَكَانَهَا الطَّبَاءُ فَيُخَالِطُهَا الْبَعِيرُ
الْأَجْرَبُ فَيُجْرِبُهَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۵۷۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بیماری متعدی نہیں ہے، نہ
الو بدروح ہے اور نہ صفر (کا مینہ) منحوس ہے۔ ایک اعرابی نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! اونٹوں کے بارے میں
آپ کیا فرماتے ہیں، جو ریتلے علاقے میں رہتے ہیں، ہرنیوں کی مانند نظر آتے ہیں اور جب خارش اونٹ ان کے ساتھ ملتا
ہے تو ان سب کو خارش کر دیتا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر معاملہ یوں ہے تو بتاؤ کہ پہلے اونٹ کو
کس نے خارش بنایا؟ (بخاری)

۴۵۷۹ - (۴) وَصْنُهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا عَدْوَى وَلَا هَامَةَ وَلَا نَوْءًا— وَلَا
صَفْرًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۵۷۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی مرض متعدی نہیں ہے،
الو بدروح ہے، نہ کوئی ستارہ موثر ہے اور نہ صفر (کا مینہ) منحوس ہے (مسلم)
وضاحت: ”ستارہ“ سے مقصود یہ ہے کہ یہ سمجھنا درست نہیں کہ فلاں ستارہ طلوع ہوتا ہے تو بارش ہوتی ہے،
اس نظریے کی نفی کی گئی ہے (فتح المجید شرح کتاب التوحید صفحہ ۳۲۰)

۴۵۸۰ - (۵) وَصْنُهُ جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَا عَدْوَى وَلَا
صَفْرًا وَلَا غَوْلًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۵۸۰: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا، کوئی مرض
متعدی نہیں ہے، نہ صفر (کا مینہ) منحوس ہے اور نہ کوئی بھوت ہے (مسلم)
وضاحت: ”غول“ سے مقصود یہ ہے اہل عرب کا خیال تھا کہ جنگل میں شیاطین جن رہتے ہیں، وہ مختلف شکلوں
میں نظر آتے ہیں اور سفر کرنے والوں کو صحیح راہ سے بھٹکا دیتے ہیں اور کبھی انہیں ہلاک کر دیتے ہیں۔ اس خیال کو بھی
غلط قرار دیا گیا ہے (فتح المجید شرح کتاب التوحید صفحہ ۳۱۰)

۴۵۸۱ - (۶) وَصْنُهُ عَمْرُو بْنُ الشَّرِيدِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ فِي وَفْدٍ يُقِيفُ رَجُلٌ
مَجْدُومٌ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّا قَدْ بَايَعْنَاكَ فَارْجِعْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۵۸۱: عمرو بن شریذ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں اس نے بیان کیا کہ ”قفیف“ قبیلہ کے وفد میں ایک شخص جذام

کے مرض میں مبتلا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی جانب پیغام ارسال کیا کہ ہم نے تیری بیعت قبول کر لی ہے تو واپس چلا جا (مسلم)

وضاحت: اگرچہ کوئی بیماری از خود متعدی نہیں ہوتی بلکہ اسباب کی وساطت سے ایک شخص کے جراثیم دوسرے انسان پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اگرچہ یہ جراثیم از خود منتقل نہیں ہوتے بلکہ اللہ پاک کے نظام کے مطابق جراثیم پہنچتے ہیں۔ اس لئے آپ نے اسے کھلوا بھیجا کہ تو واپس جا تاکہ کمزور ایمان والے مسلمان یہ نظریہ نہ قائم کر لیں کہ بیماری از خود متعدی ہوتی ہے (واللہ اعلم)

الفصل الثانی

۴۵۸۲ - (۷) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَفَاءَلُ وَلَا يَتَطَيَّرُ، وَكَانَ يُحِبُّ الْإِسْمَ الْحَسَنَ زَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ».

دوسری فصل: ۴۵۸۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیک فال لیتے، بدھگونی نہیں لیتے تھے اور اچھے کام کو پسند کرتے تھے (شرح السنہ)

۴۵۸۳ - (۸) وَقَدْ قَطَنَ بِنِ قَيْصَةَ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «الْعِيَاْفَةُ - وَالطَّرْقُ - وَالطَّيْرَةُ مِنَ الْجَبْتِ»... زَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۵۸۳: قطن بن قبيصة اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پرندوں کو اڑا کر فال لیتا، نکلیوں سے یا زمین پر خط کھینچ کر فال لیتا اور بدھگونی لیتا، یہ سب جادو میں سے ہیں (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں حیان بن عطاء راوی مقبول ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۱۸، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۸۷)

۴۵۸۴ - (۹) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «الطَّيْرَةُ شِرْكٌ» قَالَهُ ثَلَاثًا، وَمَا مِنَّا إِلَّا - وَلَكِنَّ اللَّهَ يُذْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ». زَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ: كَانَ سُلَيْمَانَ بْنِ حَرْبٍ يَقُولُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ: «وَمَا مِنَّا إِلَّا، وَلَكِنَّ اللَّهَ يُذْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ». هَذَا عِنْدِي قَوْلُ ابْنِ مَسْعُودٍ.

۴۵۸۴: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا، بدھگونی شرک ہے۔ آپ نے یہ بات تین بار دہرائی۔ پھر فرمایا، ہم میں سے ہر شخص کو وہم لاحق ہوتا ہے لیکن توکل کے سبب اللہ اس کو دور کرتا ہے (ابوداؤد ترمذی)

امام ترمذی نے بیان کیا کہ میں نے امام بخاری سے سنا انہوں نے فرمایا، سلیمان بن حرب راوی، اس حدیث کے اس جملہ کہ ”ہم میں سے ہر شخص کو وہم لاحق ہوتا ہے لیکن توکل کے سبب اللہ اس کو دور کر دیتا ہے“ کے بارے میں کہتے تھے کہ میرے نزدیک یہ جملہ عبد اللہ بن مسعود کا قول ہے۔

۴۵۸۵- (۱۰) **وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَخَذَ بِيَدِ مَجْدُومٍ فَوَضَعَهَا مَعَهُ فِي الْقَصْعَةِ، وَقَالَ: «كُلُّ نِقَّةٍ بِاللَّهِ، وَتَوَكَّلَا عَلَيْهِ».** رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۳۵۸۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جذام والے کے ہاتھ کو پکڑا اور اسے اپنے ساتھ پیالے میں رکھا اور حکم دیا کہ تو اللہ پر اعتماد اور توکل کر کے کھانے میں شریک ہو (ابن ماجہ) وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں مفضل بن فضالہ راوی ضعیف ہے (ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۲۸۷، احادیث ضعیفہ ۱۱۳۳)

۴۵۸۶- (۱۱) **وَعَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا هَامَةَ وَلَا عَدْوَى وَلَا طَيْرَةَ. وَإِنْ تَكُنِ الطَّيْرَةُ فِي شَيْءٍ فِي الدَّارِ وَالْفَرَسِ وَالْمَرْأَةِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.**

۳۵۸۶: سعد بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، نہ الود بروح ہوتی ہے، نہ کوئی بیماری متعدی ہوتی ہے اور نہ بدشگونی جائز ہے۔ اگر کسی چیز میں بدشگونی ہوتی تو گھر، گھوڑے اور عورت میں ہوتی (ابوداؤد)

۴۵۸۷- (۱۲) **وَعَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُعْجِبُهُ إِذَا خَرَجَ لِحَاجَةٍ أَنْ يَسْمَعَ: يَا رَاشِدُ، يَا نَجِيحُ... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.**

۳۵۸۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کام کیلئے باہر نکلتے تو آپ کو یہ بات اچھی لگتی کہ آپ (یا راشد) ”اے رشد والے“ اور (یا ناجح) ”اے مراد پانے والے“ کے کلمات سنیں (ترمذی)

۴۵۸۸- (۱۳) **وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَتَطَيَّرُ مِنْ شَيْءٍ، فَإِذَا بَعَثَ عَامِلًا سَأَلَ عَنِ اسْمِهِ فَإِذَا أَعْجَبَهُ اسْمُهُ فَرِحَ بِهِ، وَرُئِيَ بِشَرِّ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ. وَإِنْ كَرِهَ اسْمَهُ رُئِيَ كَرَاهِيَةُ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ. وَإِذَا دَخَلَ قَرْيَةً سَأَلَ عَنِ اسْمِهَا، فَإِنْ أَعْجَبَهُ اسْمُهَا فَرِحَ بِهِ وَرُئِيَ بِشَرِّ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ، وَإِنْ كَرِهَ اسْمُهَا رُئِيَ كَرَاهِيَةُ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.**

۳۵۸۸ : بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی چیز سے بدشگونی نہیں لیتے تھے۔ آپؐ جب کسی عامل کو بھیجتے تو اس کا نام پوچھتے، اگر آپؐ کو اس کا نام اچھا لگتا تو آپؐ خوش ہوتے اور خوشی کے آثار آپؐ کے چہرے پر دکھائی دیتے اور اگر اس کے نام کو ناپسند جانتے تو آپؐ کے چہرے پر ناگواری کے آثار دکھائی دیتے۔ اور جب آپؐ کسی بستی میں داخل ہوتے تو بستی کا نام دریافت فرماتے اور اگر آپؐ کو اس کا نام اچھا لگتا تو آپؐ خوش ہوتے اور خوشی کے آثار چہرے پر دکھائی دیتے۔ اور اگر اس نام کو ناپسند فرماتے تو ناگواری کے اثرات آپؐ کے چہرے پر نمایاں ہوتے (ابوداؤد)

۴۵۸۹ - (۱۴) وَفَنَّ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا كُنَّا فِي دَارٍ كَثُرَ فِيهَا عَدَدُنَا وَأَمْوَالُنَا فَتَحَوَّلْنَا إِلَى دَارٍ قَلَّ فِيهَا عَدَدُنَا وَأَمْوَالُنَا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «ذَرُوهَا ذَمِيمَةً»... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۵۸۹ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ہم ایک گھر میں رہا کرتے تھے اس میں ہمارے افراد بھی زیادہ تھے اور ہمارے پاس مال بھی وافر تھا۔ پھر ہم ایسے گھر میں منتقل ہوئے جس میں ہمارے افراد کم ہو گئے اور ہمارے مال میں بھی کمی ہو گئی۔ آپؐ نے یہ سن کر حکم دیا کہ اس گھر کو چھوڑ دو، یہ گھر اچھا نہیں ہے (ابوداؤد)

۴۵۹۰ - (۱۵) وَفَنَّ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَجِيرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ فِرْوَةَ بْنَ مُسَيْبٍ يَقُولُ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! عِنْدَنَا أَرْضٌ يُقَالُ لَهَا أَبَيْنٌ، وَهِيَ أَرْضٌ رَيْفْنَا وَمِيرَتْنَا، وَإِنَّ وِبَاءَهَا شَدِيدٌ. فَقَالَ: «دَعَهَا عَنكَ؛ فَإِنَّ مِنَ الْقَرْفِ التَّلَفَ»... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۵۹۰ : یحییٰ بن عبد اللہ بن بکیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے اس شخص نے خبر دی، جس نے فرہ بن مسیب سے سنا، وہ کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ہماری زمین کا نام "ابین" ہے ہماری یہ زمین زرخیز ہے اور اسی سے ہمارا غلہ پیدا ہوتا ہے مگر شدید وبا والی ہے۔ آپؐ نے زمین کو چھوڑ دینے کا حکم دیا کیونکہ بیماری کے اثرات کے قریب رہنا ہلاکت کا باعث ہے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۸۸، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۱۲۹۲)

الفصل الثالث

۴۵۹۱ - (۱۶) عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: ذُكِرَتِ الطَّيْرَةُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «أَحْسَنُهَا الْفَالُ، وَلَا تَرُدُّ مُسْلِمًا، فَإِذَا رَأَى أَحَدَكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُلْ:

اللَّهُمَّ لَا يَأْتِنِي بِالْحَسَنَاتِ إِلَّا أَنْتَ، وَلَا يَدْفَعُ السَّيِّئَاتِ إِلَّا أَنْتَ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

تیسری فصل : ۴۵۹ : عروہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بدشگونی کا تذکرہ ہوا۔ آپ نے فرمایا، نیک فال اچھی چیز ہے اور بدشگونی کسی مسلمان کو کام کرنے سے نہ روکے، جب تم میں سے کوئی شخص ناپسندیدہ بات دیکھے تو یہ دعا کرے۔ اے اللہ! عمدہ چیزیں دینے والا صرف تو ہے اور خرابیوں کو دور کرنے والا بھی تو ہی ہے۔ برائی سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت صرف اللہ کی توفیق سے ہی ملتی ہے (ابوداؤد)

وضاحت : اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۸۷)

بَابُ الْكُهَانَةِ (کہانت کا بیان)

الفصل الأول

۴۵۹۲ - (۱) عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أُمُورًا كُنَّا نَصْنَعُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، كُنَّا نَأْتِي الْكُهَانَ. قَالَ: «فَلَا تَأْتُوا الْكُهَانَ». قَالَ: قُلْتُ: كُنَّا نَنْتَطِرُ. قَالَ: «ذَلِكَ شَيْءٌ يَجِدُهُ أَحَدُكُمْ فِي نَفْسِهِ، فَلَا يَصُدُّكُمْ». قَالَ: قُلْتُ: وَمِنَّا رَجَالٌ يَخْطُونَ — قَالَ: «كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ يَخْطُ —، فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَلِكَ»... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل : ۴۵۹۲ : معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ' میں نے دریافت کیا ' اے اللہ کے رسول! کچھ کام ایسے ہیں جنہیں جاہلیت میں ہم کیا کرتے تھے، ہم کاہنوں کے پاس جایا کرتے تھے؟ آپ نے فرمایا ' تم کاہنوں کے پاس نہ جایا کرو۔ اس نے کہا کہ میں نے دریافت کیا، ہم بد شگونی پکڑا کرتے تھے؟ آپ نے فرمایا ' یہ ایسی چیز ہے جو دل میں بے اختیار پیدا ہو جاتی ہے لیکن تمہیں کام کرنے سے ہرگز نہ روکے۔ اس نے کہا کہ میں نے دریافت کیا، ہم میں سے کچھ لوگ لکیریں کھینچا کرتے تھے؟ آپ نے فرمایا ' ایک پیغمبر لکیریں کھینچا کرتے تھے پس جس شخص کی لکیریں ان کی لکیوں کے موافق ہو گئیں پھر تو ٹھیک ہے ورنہ نہیں (مسلم)

وضاحت : "کاہن" وہ ہے جو کائنات کے بارے مستقبل کی باتیں بتاتا ہے اور وہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ بہت سی پوشیدہ چیزوں کو جانتا ہے (تیسیر العزیز الحمید صفحہ ۴۰۶)

۴۵۹۳ - (۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَأَلَ أَنَسُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْكُهَانَ. فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّهُمْ لَيَسُوا بِشَيْءٍ». قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَإِنَّهُمْ يُحَدِّثُونَ أَحْيَانًا بِالشَّيْءِ يَكُونُ حَقًّا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ، يَخْطِفُهَا الْجِنُّ، فَيَقْرَأُ فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ قَرَّ الدَّجَاجَةِ، فَيَخْلِطُونَ فِيهَا أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ كَذِبَةٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۵۹۳ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ کچھ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کاہنوں کے بارے میں دریافت کیا؟ آپ نے انہیں بتایا کہ کاہن کوئی چیز نہیں ہے۔ انہوں نے عرض کیا ' اے اللہ کے رسول! کاہن کبھی کبھی ایسی بات بتاتے ہیں جو درست ہوتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ' کسی سچی بات کو کوئی جن اچک لیتا

ہے اور اپنے دوست کے کان میں مرغی کی آواز کی طرح القاء کرتا ہے، پس کاہن لوگ، اس میں سو (۱۰۰) سے زیادہ جھوٹ ملائے ہیں (بخاری، مسلم)

۴۵۹۴ - (۳) **وَمِنْهَا**، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَنْزِلُ فِي الْعَنَانِ - وَهُوَ السَّحَابُ - فَتَذَكُرُ الْأَمْرَ قُضِيَ فِي السَّمَاءِ، فَتَسْتَرِقُ الشَّيَاطِينُ السَّمْعَ فَتَسْمَعُهُ - فَتُوجِّهِهِ إِلَى الْكُهَّانِ، فَيَكْذِبُونَ مَعَهَا مِائَةَ كَذِبَةٍ مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۵۹۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا، بیشک فرشتے بادلوں میں اترتے ہیں اور جس کام کا فیصلہ آسمان میں ہو چکا ہوتا ہے اس کا تذکرہ کرتے ہیں، تو ”شیطان جن“ اسے چوری سنتے ہیں اور کاہنوں کو اس کی خبر دیتے ہیں۔ پس کاہن لوگ اپنی طرف سے اس میں سو جھوٹ کہتے ہیں (بخاری)

۴۵۹۵ - (۴) **وَمَنْ حَفِصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا**، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ آتَى عَرَا فَا فَسَّالَهُ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۵۹۵: حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص گمشدہ یا چوری کا پتہ بتانے والے کے پاس گیا اور اس سے کسی چیز کے بارے میں دریافت کیا تو اس کی چالیس روز کی نماز قبول نہیں ہوگی (مسلم)

۴۵۹۶ - (۵) **وَمَنْ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ**، قَالَ: صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الصُّبْحِ بِالْحَدِيثِيَّةِ عَلَى آثَرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ -، فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، فَقَالَ: «هَلْ تَذَرُونَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟» قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «قَالَ: أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ؛ فَأَمَّا مَنْ قَالَ: مُطَرْنَا بِفَضْلِ اللَّهِ وَرَحْمَتِهِ، فَذَلِكَ مُؤْمِنٌ بِي كَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ، وَأَمَّا مَنْ قَالَ: مُطَرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذَلِكَ كَافِرٌ بِي مُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۹۶: زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حدیبیہ مقام میں رات کی بارش کے بعد صبح کی نماز پڑھائی۔ جب آپ فارغ ہو کر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور دریافت کیا، کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے پروردگار نے کیا کہا ہے؟ انہوں نے جواب دیا، اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ راوی نے بیان کیا آپ نے فرمایا، میرے اللہ نے کہا ہے کہ بندوں میں سے صبح کے وقت کچھ مومن ہو گئے اور کچھ کافر ہو گئے۔ جن لوگوں نے کہا کہ ہم پر اللہ کے فضل اور رحمت سے بارش برسی ہے تو وہ مجھ پر ایمان رکھتے ہیں اور ستاروں کے منکر

ہیں اور جن لوگوں نے کہا کہ ہم پر فلاں فلاں ستارے کے سبب بارش ہوئی ہے تو وہ انکار کرنے والے ہیں، ستاروں پر ایمان رکھنے والے ہیں (بخاری، مسلم)

۴۵۹۷ - (۶) وَهَنَّ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ بَرَكَةٍ إِلَّا أَصْبَحَ فَرِيقٌ مِنَ النَّاسِ بِهَا كَافِرِينَ، يَنْزِلُ اللَّهُ الْغَيْثَ، فَيَقُولُونَ: بِكُوكِبٍ كَذَا وَكَذَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۵۹۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا، اللہ نے آسمان سے جب بھی برکت نازل کی ہے تو لوگوں میں سے ایک گروہ کافر ہو جاتا ہے۔ بارش اللہ برساتا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ فلاں فلاں ستارے کی برکات ہیں (مسلم)

الفصل الثانی

۴۵۹۸ - (۷) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ اقْتَبَسَ عِلْمًا مِنَ النَّجْوَمِ، اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِنَ السَّحَرِ زَادَ مَا زَادَ... رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.»

دوسری فصل: ۴۵۹۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے علم نجوم حاصل کیا، اس نے جادو کا ایک حصہ سیکھا۔ وہ جتنا زیادہ علم نجوم سیکھے گا اتنا ہی زیادہ جادو میں مبتلا ہوگا (احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ)

۴۵۹۹ - (۸) وَهَنَّ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَتَى كَاهِنًا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ، أَوْ أَتَى امْرَأَتَهُ حَائِضًا، أَوْ أَتَى امْرَأَتَهُ فِي دُبْرِهَا؛ فَقَدْ بَرِيَءٌ مِمَّا أَنْزَلَ عَلَيَّ مُحَمَّدٌ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۴۵۹۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص کابن کے پاس گیا اور اس کی باتوں کی تصدیق کی یا اپنی بیوی سے حیض کی حالت میں جماع کیا یا اپنی بیوی کی مقعد میں جماع کیا تو وہ شخص اس وحی سے دور ہے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی (احمد، ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں حکیم اثرم راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۵۹۶)

الفصل الثالث

۴۶۰۰- (۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا قَضَى اللَّهُ الْأَمْرَ فِي السَّمَاءِ ضَرَبَتِ الْمَلَائِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا— لِقَوْلِهِ، كَأَنَّهُ سِلْسِلَةٌ عَلَيَّ صَفْوَانٍ— فَإِذَا فُزِعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ— قَالُوا: مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ قَالُوا: لِلَّذِي قَالَ الْحَقُّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ. فَسَمِعَهَا مُسْتَرْقُوا السَّمْعَ، وَمُسْتَرْقُوا السَّمْعَ هَكَذَا، بَعْضُهُ فَوْقَ بَعْضٍ، وَوَصَفَ سُفْيَانٌ بِكَفِّهِ فَحَرَفَهَا، وَبَدَّدَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ— «فَيَسْمَعُ الْكَلِمَةَ فَيُلْقِيهَا إِلَى مَنْ تَحْتَهُ، ثُمَّ يُلْقِيهَا الْآخَرَ إِلَى مَنْ تَحْتَهُ، حَتَّى يُلْقِيهَا عَلَى لِسَانِ السَّاجِرِ أَوْ الْكَاهِنِ. فَرُبَّمَا أَدْرَكَ الشَّهَابُ قَبْلَ أَنْ يُلْقِيَهَا، وَرُبَّمَا الْقَاهَا قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَ، فَيَكْذِبُ مَعَهَا مِائَةَ كَذِبَةٍ. فَيَقَالُ: أَلَيْسَ قَدْ قَالَ لَنَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا: كَذَا وَكَذَا؟ فَيُصَدَّقُ بِتِلْكَ الْكَلِمَةِ الَّتِي سُمِعَتْ مِنَ السَّمَاءِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

تیسری فصل : ۴۶۰۰ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ جب آسمان پر کوئی فیصلہ صادر فرماتے ہیں، تو اللہ کے فرمان کے باعث خوف کی وجہ سے فرشتوں کے پردوں کی لرزش کی آوازیں ہوتی ہے جیسے صاف پتھر پر لوہے کی زنجیر گرنے سے پیدا ہوتی ہے۔ جب ان کے دلوں سے گمراہی دور ہوتی ہے تو وہ دریافت کرتے ہیں کہ تمہارے پروردگار نے کیا فرمایا؟ وہ اللہ کے اس ارشاد کا ذکر کرتے ہیں، جو اللہ نے فرمایا ہوتا ہے اور اس کی تصدیق کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ اس اللہ کا ارشاد ہے جو بلند ہے اور بڑا ہے چنانچہ چوری سننے والے اس فیصلے کو سن لیتے ہیں اور چوری سننے والے اس طرح ایک دوسرے کے اوپر ہوتے ہیں۔ (حدیث کے راوی) سفیان نے اپنی ہتھیلی کے ساتھ اس کو بیان کیا، ہتھیلی کو ٹیڑھا کیا اور ہتھیلی کی انگلیوں کے درمیان فاصلہ رکھا۔ گویا اوپر والا شیطان اس فیصلے کو سنتا ہے اور اپنے سے نیچے والے شیطان کی جانب اس کا القاء کرتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ شیطان جاوگریا کاہن کی زبان پر اس کا القاء کرتا ہے۔ بسا اوقات شیطان کے القاء سے پہلے اس کو شہاب ثاقب لگتا ہے اور کبھی شہاب ثاقب کے پھینچنے سے پہلے وہ اس کا القاء کر دیتا ہے اور وہ کاہن اس کے ساتھ سو جھوٹ کا اضافہ کر کے بتاتا ہے چنانچہ کہا جاتا ہے کہ کیا اس شخص نے فلاں فلاں دن فلاں فلاں بات نہیں کہی تھی؟ پس اس کلمہ کے سبب جو آسمان سے سنا گیا تھا، اس کی بات سچی ہو جاتی ہے (بخاری)

۴۶۰۱- (۱۰) وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَخْبَرَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْأَنْصَارِ: أَنَّهُمْ بَيْنَا هُمْ جُلُوسٌ لَيْلَةً مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَمَى بِنَجْمٍ وَاسْتَنَارَ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا كُنْتُمْ تَقُولُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا رُمِيَ بِمِثْلِ هَذَا؟» قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، كُنَّا نَقُولُ: «وَلِدَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ عَظِيمٌ؛ وَمَاتَ رَجُلٌ عَظِيمٌ». فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «فَإِنَّهَا لَا يُزْمَى بِهَا لَمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ؛ وَلَكِنْ رَبُّنَا تَبَارَكَ اسْمُهُ إِذَا قَضَى أَمْرًا سَبَّحَ حَمَلَةً»

الْعَرْشِ ، ثُمَّ سَبَّحَ أَهْلَ السَّمَاءِ الَّذِينَ يَلُوْنُهُمْ ، حَتَّى يَبْلُغَ التَّسْبِيْحُ أَهْلَ هَذِهِ السَّمَاءِ الدُّنْيَا ، ثُمَّ قَالَ الَّذِينَ يَلُوْنُ حَمَلَةَ الْعَرْشِ لِحَمَلَةِ الْعَرْشِ : مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ فَيُخْبِرُوْنَهُمْ مَا قَالَ فَيَسْتَخْبِرُ بَعْضُ أَهْلِ السَّمَاوَاتِ بَعْضًا حَتَّى يَبْلُغَ هَذِهِ السَّمَاءَ الدُّنْيَا ، فَيَخْطَفُ الْجِنُّ السَّمْعَ ، فَيَقْدِفُوْنَ إِلَى أَوْلِيَائِهِمْ ، وَيُرْمُوْنَ ، فَمَا جَاؤُوا بِهِ عَلَى وَجْهِهِ فَهُوَ حَقٌّ ، وَلَكِنَّهُمْ يَقْرَفُوْنَ فِيهِ — وَيَزِيدُوْنَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۳۶۰۱ : ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک انصاری شخص نے مجھے بتایا کہ ایک مرتبہ وہ رات کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے۔ ایک ستارہ ٹوٹا اور اس کی روشنی ہوئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ جب جاہلیت میں اس طرح ستارہ ٹوٹتا تھا تو تم کیا کہا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب میں عرض کیا، اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں، ہم کہا کرتے تھے کہ آج کی رات کوئی بڑا انسان پیدا ہوا ہے یا بڑا انسان فوت ہوا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ستارہ کسی شخص کی موت اور زندگی پر نہیں ٹوٹتا البتہ ہمارا پروردگار، جس کا نام برکت والا ہے، جب وہ کسی کام کا فیصلہ صادر فرماتا ہے تو حاملین عرش ”سبحان اللہ“ کہتے ہیں بعد ازاں ان سے قریب والے آسمان کے فرشتے ”سبحان اللہ“ کہتے ہیں۔ یہاں تک کہ ”سبحان اللہ“ کہنے کی آواز پہلے آسمان کے فرشتوں تک پہنچتی ہے بعد ازاں عرش کو اٹھانے والے فرشتوں کے قریب والے فرشتے، عرش کو اٹھانے والے فرشتوں سے دریافت کرتے ہیں کہ تمہارے پروردگار نے کیا فرمایا ہے؟ چنانچہ وہ انہیں اللہ کے فرمان کے بارے میں اطلاع دیتے ہیں اور پھر آسمانوں والے فرشتے دوسرے فرشتوں سے دریافت کرتے ہیں یہاں تک کہ وہ خبر جب پہلے آسمان کے فرشتوں تک پہنچتی ہے تو جن شیاطین اس خبر کو اچک لیتے ہیں اور اپنے دوستوں یعنی انسانوں تک پہنچاتے ہیں اس وقت ان پر ستارے گرائے جاتے ہیں تو خبر کے جس حصہ کو اس کی اصل شکل میں پیش کرتے ہیں اس حصہ تک تو وہ خبر سچی ہوتی ہے لیکن اس میں جھوٹ کی آمیزش کر کے اضافہ کر لیتے ہیں (مسلم)

۴۶۰۲ - (۱۱) وَهَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَلَقَ اللَّهُ تَعَالَى هَذِهِ النُّجُومَ لِثَلَاثٍ: جَعَلَهَا زِينَةً لِّلسَّمَاءِ، وَرُجُومًا لِّلشَّيَاطِينِ، وَعَلَامَاتٍ يُهْتَدَى بِهَا؛ فَمَنْ تَأَوَّلَ فِيهَا بِغَيْرِ ذَلِكَ أَخْطَأَ وَأَضَاعَ نَصِيْبَهُ، وَتَكَلَّفَ مَا لَا يَعْلَمُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا - وَفِي رِوَايَةٍ رَزِينٍ -: «وَتَكَلَّفَ مَا لَا يَعْنِيهِ وَمَا لَا عِلْمَ لَهُ بِهِ، وَمَا عَجَزَ عَنْ عِلْمِهِ الْأَنْبِيَاءُ وَالْمَلَائِكَةُ».

۳۶۰۲ : قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ستاروں کو تین مقاصد کے لئے بنایا ہے۔ آسمانوں کی زینت کے لئے، شیطانوں کو مارنے کے لئے، اور یہ ستارے ایسے نشانات ہیں جن کے ذریعے راستے معلوم کئے جاتے ہیں جس شخص نے ان کے بارے میں ان کے علاوہ وضاحت کی، اس نے غلطی کی اور اپنے ان اعمال کو ضائع کیا اور وہ خواہ مخواہ ایسی باتیں کرتا ہے جن کا اس کے پاس کوئی ثبوت نہیں۔ امام بخاری نے اس حدیث کو معلق بیان کیا ہے اور رزین کی روایت میں ہے ”اور وہ بلاوجہ ایسی باتیں کرتا ہے، جس کا اسے کوئی علم نہیں اور جن کا علم پیغمبروں اور فرشتوں کو بھی

۴۶۰۳ - (۱۲) **وَعَنِ الرَّبِيعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِثْلَهُ، وَزَادَ: وَاللَّهُ مَا جَعَلَ اللَّهُ فِي نَجْمِ حَيَاةٍ أَحَدٍ، وَلَا رِزْقَةٍ، وَلَا مَوْتَةٍ، وَإِنَّمَا يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكُذِبَ وَيَتَعَلَّلُونَ بِالنُّجُومِ.**

۴۶۰۳: اور ربیع رضی اللہ عنہ سے بھی اس طرح کی روایت ہے اور اس میں اضافہ ہے ”اللہ کی قسم! اللہ نے ستاروں میں کسی کی زندگی، کسی کا رزق اور کسی کی موت نہیں رکھی بلکہ حقیقت یہ ہے یہ لوگ اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں اور ستاروں کا ٹھنڈا ہمانہ بتاتے ہیں۔“

۴۶۰۴ - (۱۳) **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ اقْتَبَسَ بَابًا مِنْ عِلْمِ النُّجُومِ لِغَيْرِ مَا ذَكَرَ اللَّهُ؛ فَقَدْ اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِنَ السِّحْرِ، الْمُنْجِمُ كَاهِنٌ، وَالْكَاهِنُ سَاحِرٌ، وَالسَّاحِرُ كَافِرٌ». زَوَاهُ رَزِينٌ.**

۴۶۰۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے علم نجوم کا کوئی باب ان مقاصد کے علاوہ جن کا اللہ نے ذکر کیا ہے، کسی اور غرض سے سیکھا تو اس شخص نے جادو کا علم حاصل کیا۔ نجومی کاهن ہوتا ہے اور کاهن جادوگر ہوتا ہے اور جادوگر کافر ہوتا ہے (رزین) وضاحت: اس حدیث کی سند معلوم نہیں ہو سکی۔

۴۶۰۵ - (۱۴) **وَعَنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَوْ أَمْسَكَ اللَّهُ الْقَطْرَ عَنْ عِبَادِهِ خَمْسَ سِنِينَ، ثُمَّ أَرْسَلَهُ، لَأَصْبَحَتْ طَائِفَةٌ مِنَ النَّاسِ كَافِرِينَ، يَقُولُونَ: سَقَيْنَا بَنُوَءَ الْمَجْدَحِ... زَوَاهُ النَّسَائِيُّ.**

۴۶۰۵: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر اللہ اپنے بندوں سے پانچ سال تک بارش روک لے بعد ازاں بارش برسائے تو لوگوں کا ایک گروہ اللہ کے ساتھ کفر کرنے لگ جائے گا۔ وہ گروہ کے گا کہ ہم پر فلاں ستارے کی طفیل بارش برسی ہے (نسائی) وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۱۳۹۶)

کِتَابُ الرُّؤْيَا

(خواب کی شرعی حیثیت اور اس کی تعبیر کا بیان)

الفصل الأول

۴۶۰۶ - (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَمْ يَتَّقَ مِنَ النَّبُوءِ إِلَّا الْمُبَشِّرَاتِ» قَالُوا: وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ؟ قَالَ: «الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل : ۴۶۰۶ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، نبوت میں سے خوشخبری دینے والی باتوں کے سوا کچھ باقی نہیں رہا۔ صحابہ کرام نے دریافت کیا کہ خوشخبریوں سے کیا مقصود ہے؟ آپ نے فرمایا، اچھے خواب (بخاری)

وضاحت : اس حدیث سے یہ سمجھنا درست نہیں کہ سچے خواب نبوت ہیں کیونکہ اگر سچے خوابوں کو نبوت کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے تو اس سے یہ کب لازم آتا ہے کہ شبہ، شبہ یہ بن گیا ہے جیسے کوئی شخص کھڑا ہو کر بلند آواز کے ساتھ "اشمدان لالہ اللہ" کہتا ہے تو اس کو مؤذن نہیں کہا جاسکتا حالانکہ یہ کلمہ اذان کا جزو ہے اور جیسا کہ کوئی شخص کھڑا ہو کر قرآن پاک میں سے کچھ پڑھتا ہے، اس کو نہیں کہہ سکتے کہ وہ نماز پڑھ رہا ہے۔ اسی طرح اچھے خوابوں کو نبوت قرار نہیں دیا جاسکتا۔ مزید برآں ام کرڑ سے مروی حدیث کہ "نبوت ختم ہو گئی ہے اور نیک خواب باقی ہیں" بھی اس معنی کی تائید کر رہی ہے کہ اچھے خواب نبوت ہیں البتہ روایا صالحہ اور الہام سے انکار نہیں کیا جاسکتا (تنقیح الروایۃ جلد ۳ صفحہ ۲۷۲)

۴۶۰۷ - (۲) وَزَادَ مَالِكُ بِرَوَايَةِ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ: «يَرَاهَا الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ أَوْ تُرَى لَهُ».

۴۶۰۷ : عطاء بن یسار سے مروی روایت میں امام مالک نے اضافہ بتایا ہے کہ اچھے خواب (وہ ہیں) جن کو مسلمان دیکھتے ہیں یا انہیں دکھائے جاتے ہیں۔

۴۶۰۸ - (۳) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِّنَ النَّبُوءِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۶۰۸ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اچھے خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہیں (بخاری، مسلم)

وضاحت : اس سے مراد مومن کا ہر خواب نہیں بلکہ اچھے خواب مراد ہیں بشرطیکہ مومن بھی صالح ہو اس لئے کہ بعض دفعہ مومن کو ایسا خواب نظر آتا ہے، جو اچھا نہیں ہوتا۔ اس لحاظ سے لوگوں کے تین درجات ہیں۔ انبیاء علیہم السلام

السلوة والسلام کے تمام خواب سچے ہوتے ہیں البتہ ان میں سے کچھ خواب ایسے ہو سکتے ہیں جن کی تعبیر کی ضرورت ہے اور صالحین کے اکثر خواب سچے ہوتے ہیں۔ ان کے بعض خواب ایسے بھی ہوتے ہیں جن کی تعبیر کی ضرورت نہیں۔ ان کے علاوہ جو لوگ ہیں ان کے خواب سچے بھی ہو سکتے ہیں اور نفسانی توہمات بھی ہو سکتے ہیں جبکہ برے لوگوں کے خواب کم ہی سچے ہوتے ہیں۔ اور کفار کے خوابوں میں شاید ہی کوئی خواب سچا ہو۔ ایک حدیث میں ذکر ہے کہ جو لوگ سچی باتیں کرتے ہیں ان کے خواب بھی سچے ہوتے ہیں۔ کبھی کبھی بعض کفار کے خواب بھی سچے ہوتے ہیں لیکن ایسا شاذ ہے جیسا کہ یوسف علیہ السلام کے دونوں ساتھیوں کے خواب ہیں (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۷۳)

۴۶۰۹ - (۴) **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَى، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ فِي صُورَتِي». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

۴۶۰۹ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے مجھے خواب میں دیکھا، اس نے نبی الحقیقت مجھے دیکھا، اس لئے کہ شیطان میری شکل اختیار نہیں کر سکتا (بخاری، مسلم)

۴۶۱۰ - (۵) **وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ رَأَى فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

۴۶۱۰ : ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے خواب میں مجھے دیکھا، اس نے حقیقت میں مجھے دیکھا (بخاری، مسلم)

۴۶۱۱ - (۶) **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِي فِي الْبِقِظَةِ، وَلَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِي». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

۴۶۱۱ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے مجھے خواب میں دیکھا وہ عنقریب مجھے بیداری میں بھی دیکھے گا، اس لئے کہ شیطان میری شکل اختیار نہیں کر سکتا (بخاری، مسلم)

۴۶۱۲ - (۷) **وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللَّهِ، وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ؛ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يُحِبُّ فَلَا يُحَدِّثُ بِهِ إِلَّا مَنْ يُحِبُّ، وَإِذَا رَأَى مَا يَكْرَهُ فَلْيَتَوَدَّ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ، وَلْيَتَنَفَّلْ ثَلَاثًا، وَلَا يُحَدِّثُ بِهَا أَحَدًا، فَإِنَّهَا لَنْ تَنْصُرَهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

۴۶۱۲ : ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھے خواب اللہ تعالیٰ کی جانب

سے ہیں اور برے خیالات شیطان کی جانب سے ہیں۔ جب تم میں سے کوئی شخص خواب میں پسندیدہ چیز دیکھے تو اس کو صرف اس شخص کے سامنے بیان کرے، جس کو وہ اچھا جانتا ہے۔ اور اگر کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو اللہ تعالیٰ سے اس ناپسندیدہ خواب کے شر اور شیطان کے شر سے پناہ طلب کرے اور تین بار بائیں جانب تھوکے، کسی کے سامنے اس کو بیان نہ کرے، بلاشبہ برا خواب اسے نقصان نہیں پہنچائے گا (بخاری، مسلم)

۴۶۱۳ - (۸) **وَقَالَ جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا، فَلْيَبْضُقْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا، وَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلَاثًا، وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.**

۴۶۱۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی شخص برا خواب دیکھے تو وہ بائیں جانب تین بار تھوکے اور تین بار اللہ تعالیٰ کی شیطان سے پناہ طلب کرے اور جس پہلو پر وہ سویا ہوا تھا، اس کو بدل دے (مسلم)

۴۶۱۴ - (۹) **وَقَالَ ابْنُ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ يَكْذِبْ كَذِبٌ — رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ، وَرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِّنَ النَّبُوءَةِ، وَمَا كَانَ مِنَ النَّبُوءَةِ فَإِنَّهُ لَا يَكْذِبُ». قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ: وَأَنَا أَقُولُ: الرُّؤْيَا ثَلَاثٌ: حَدِيثُ النَّفْسِ، وَتَحْوِيفُ الشَّيْطَانِ، وَبُشْرَى مِنَ اللَّهِ، فَمَنْ رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلَا يَقْضُهُ عَلَى أَحَدٍ، وَلْيَقْمْ فَلْيُصَلِّ. قَالَ: وَكَانَ يَكْرَهُ الْعُلَّ فِي النَّوْمِ، وَيُعْجِبُهُمُ الْقَيْدُ. وَيُقَالُ: الْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّينِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

۴۶۱۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کا زمانہ قریب ہوگا تو مومن کا خواب جھوٹا نہیں ہوگا۔ مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے اور جو خواب نبوت کا حصہ ہے وہ جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ محمد بن سیرین رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں کہتا ہوں کہ خواب تین قسم کے ہیں۔ کچھ خواب نفس کے وسوسے ہیں، کچھ شیطان کے ڈراوے ہوتے ہیں جبکہ کچھ خواب اللہ تعالیٰ کی جانب سے خوشخبری ہوتے ہیں۔ پس جو شخص کسی ناپسندیدہ خواب کو دیکھے تو وہ اسے کسی کے پاس بیان نہ کرے بلکہ وہ نیند سے بیدار ہو جائے اور نماز پڑھنے لگے۔ نیز محمد بن سیرین حالت نیند میں گردن میں طوق دیکھنے کو ناپسندیدہ جانتے تھے البتہ پاؤں میں بیڑیاں پسند تھا۔ اور بیان کیا جاتا ہے کہ (اگر کوئی شخص) خواب میں بیڑیاں دیکھے تو اس کی تعبیر اسلام میں ثابت قدمی ہے (بخاری، مسلم)

۴۶۱۵ - (۱۰) **قَالَ الْبُخَارِيُّ: رَوَاهُ قَتَادَةُ وَوَيْهَسٌ وَهَشَامٌ وَأَبُو هِلَالٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ**

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. وَقَالَ يُونُسُ: لَا أَحْسِبُهُ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْقَيْدِ.
 وَقَالَ مُسْلِمٌ: لَا أَدْرِي هُوَ الْحَدِيثُ أَمْ قَالَهُ ابْنُ سَيْرِينَ؟
 وَفِي رِوَايَةٍ نَحْوَهُ، وَأَدْرَجَ فِي الْحَدِيثِ قَوْلَهُ: «وَأَكْرَهُ الْغُلَّ...» إِلَى تَمَامِ
 الْكَلَامِ.

۳۶۱۵ : امام بخاری فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو تادمہ، یونس، ہشام اور ابوہلال نے ابن سیرین سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ اور یونس نے بیان کیا، میرا خیال ہے کہ یہ حدیث جس میں پاؤں میں بیڑی دیکھنے کا ذکر ہے یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اور مسلم نے بیان کیا، میں نہیں جانتا کہ یہ جملہ حدیث میں ہے یا ابن سیرین کا قول ہے۔ اور ایک دوسری روایت اس کی مثل ہے۔ اور اس دوسری روایت میں اس قول کو کہ ”میں گردن میں طوق پہننے کو مکروہ جانتا ہوں...“ آخر کلام تک حدیث میں داخل کر دیا گیا ہے۔

۶۱۶-۱۱) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ رَأْسِي قُطِعَ. قَالَ: فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ: «إِذَا لَعِبَ الشَّيْطَانُ بِأَحَدِكُمْ فِي مَنَامِهِ فَلَا يَحْدِثُ بِهِ النَّاسَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۶۱۶ : جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا، اس نے بیان کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا، گویا میرا سر کاٹا گیا ہے۔ جابر نے بیان کیا، اس کا یہ خواب بن کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے اور فرمایا، جب شیطان تم میں سے کسی کے ساتھ خواب میں مذاق کرے تو وہ ایسی باتیں لوگوں کے سامنے بیان نہ کرے (مسلم)

۶۱۷-۱۲) وَعَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «رَأَيْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيمَا بَرَى النَّائِمُ كَأَنَّ فِي دَارِ عُقْبَةَ بْنِ رَافِعٍ، فَأَوْتَيْنَا بِرُطَبٍ مِنْ رُطَبِ ابْنِ طَابٍ—، فَأَوْلَتْ إِنَّ الرِّفْعَةَ لَنَا فِي الدُّنْيَا، وَالْعَاقِبَةَ فِي الْآخِرَةِ، وَأَنَّ دِينَنَا قَدْ طَابَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۶۱۷ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں نے ایک رات دیکھا، جیسا کہ سونے والا خواب دیکھتا ہے گویا ہم عقبہ بن رافع کے گھر میں ہیں اور ہمارے پاس ”ابن طاب“ قسم کی تازہ کھجوروں میں سے کچھ لائی گئیں تو میں نے اس کی تعبیروں کی کہ ہمارے لئے دنیا میں بلندی ہے اور آخرت میں اچھا انجام ہے اور ہمارا دین بہت عمدہ ہے (مسلم)

وضاحت : ”رطب ابن طاب“ کھجور کی ایک قسم ہے جو ابن طاب نامی آدمی کی طرف منسوب ہے۔

۴۶۱۸- (۱۳) وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ، فَذَهَبَ وَهَلَيْتُ — إِلَى أَنَّهَا الْيَمَامَةُ أَوْ هَجْرٌ، فَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ يَثْرُبُ. وَرَأَيْتُ فِي رُؤْيَايَ هَذِهِ: أَنِّي هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهُ، فَإِذَا هُوَ مَا أُصِيبَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ. ثُمَّ هَزَزْتُهُ أُخْرَى فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ، فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللَّهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۶۱۸: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا، میں نے خواب میں دیکھا۔ کہ میں مکہ مکرمہ سے ایسی زمین کی جانب ہجرت کر رہا ہوں جہاں کھجوریں ہیں تو میرا خیال ”یمامہ“ یا ”مجر“ شہر کی طرف گیا لیکن وہ شہر یثرب (مدینہ منورہ) نکلا اور میں نے خواب میں دیکھا کہ میں نے تلوار کو حرکت دی اس کی دھار ٹوٹ گئی، اس سے مراد وہ صحابہ کرام تھے جو میدان احد میں شہید ہوئے۔ پھر میں نے اسے دوبارہ ہلایا تو وہ پہلے سے بھی اچھی تھی اس سے مراد مومنوں کا اجتماع اور وہ فتح تھی جو اللہ نے عطا کی (بخاری، مسلم)

۴۶۱۹- (۱۴) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ آتَيْتُ — بِخَزَائِنِ الْأَرْضِ، فَوَضَعْتُ فِي كَفِّي سَوَازِينَ مِنْ ذَهَبٍ، فَكَبُرًا عَلَيَّ —، فَأَوْجِحِي إِلَيَّ أَنْ أَنْفُخَهُمَا، فَفَنَحَّخْتُهُمَا، فَذَهَبًا، فَأَوْلَتْهُمَا الْكَذَّابِينَ الَّذِينَ أَنَا بَيْنَهُمَا: صَاحِبُ صَنْعَاءَ وَصَاحِبُ الْيَمَامَةِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ — وَفِي رِوَايَةٍ: «يُقَالُ لِأَحَدِهِمَا مُسْتَيْلَمَةٌ صَاحِبُ الْيَمَامَةِ، وَالْعَنَسِيُّ صَاحِبُ صَنْعَاءَ» لَمْ أَجِدْ هَذِهِ الرِّوَايَةَ فِي «الصَّحِيحَيْنِ»، وَذَكَرَهَا صَاحِبُ «الْجَامِعِ» عَنِ التِّرْمِذِيِّ.

۴۶۱۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک بار میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس زمین کے نزانے لائے گئے، میری ہتھیلیوں میں سونے کے دو کنگن ڈالے گئے وہ مجھ پر گراں گزرتے تھے تو میری جانب وحی کی گئی کہ ان کو پھونک ماریں، میں نے پھونک ماری تو وہ دونوں غائب ہو گئے۔ میں نے ان دونوں سے مراد وہ کذاب سمجھے جن کے درمیان میں ہوں۔ ایک صنعاء والا اور دوسرا یمامہ والا۔ (بخاری، مسلم)

اور ترمذی کی ایک روایت میں ہے کہ ان میں ایک ”سيلمہ“ جو یمامہ والا ہے اور دوسرا ”عنسی“ ہے جو صنعاء والا ہے۔ (صاحب مشکوٰۃ کہتے ہیں کہ) میں نے اس روایت کو بخاری، مسلم میں نہیں پایا۔ البتہ جامع الاصول کے مؤلف نے ترمذی سے اس کو نقل کیا ہے۔

وضاحت: اسود عنسی کاہن اور شعبدہ باز تھا اس نے یمن میں نبوت کا دعویٰ کیا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ”بازان“ کو یمن کا گورنر بنایا تھا، اس کے فوت ہونے کے بعد اس کا بیٹا ”شمر“ گورنر بنا تو اسود عنسی نے ”شمر بن باذان“ کو قتل کر دیا اور اس کی بیوی سے نکاح کر لیا اور یمن کے تمام اطراف پر قابض ہو گیا چنانچہ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے یمن کے پانچ سرداروں کو اسودعنسی کے ساتھ لڑائی کرنے کا حکم دیا۔ ان میں فیروز بھی تھا، اس نے اسودعنسی کو اس کے بستر پر قتل کیا۔ آسمانوں سے اس کے قتل کی خبر رات کو ہی آپ کے پاس پہنچ گئی تھی۔ آپ نے صحابہ کرام کو خوشخبری سنائی اور فرمایا، فیروز کامیاب ہو گیا۔ اس سے دوسرے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے اور میلہ کذاب جس نے یمامہ میں نبوت کا دعویٰ کیا تھا اسے حمزہ رضی اللہ عنہ کے قاتل نے خلافت صدیقی میں قتل کیا (تفہیم الرواۃ جلد صفحہ ۲۷۵)

۴۶۲۰- (۱۵) وَعَنْ أُمِّ الْعَلَاءِ الْأَنْصَارِيَّةِ، قَالَتْ: رَأَيْتُ لِعُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ فِي النَّوْمِ عَيْنًا تَجْرِي، فَقَصَّصْتُهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: «ذَلِكَ عَمَلُهُ يَجْرِي لَهُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۶۲۰: ام العلاء انصاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے خواب میں عثمان بن مظعون کا جاری چشمہ دیکھا۔ میں نے یہ خواب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا۔ آپ نے فرمایا، یہ اس کا عمل ہے جو اس کے بعد جاری رہے گا (بخاری)

۴۶۲۱- (۱۶) وَعَنْ سَمُرَةَ بِنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا صَلَّى أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ، فَقَالَ: «مَنْ رَأَى مِنْكُمْ اللَّيْلَةَ رُؤْيَا؟» قَالَ: «فَإِنْ رَأَى أَحَدٌ قَصَّصَهَا، فَيَقُولُ مَا شَاءَ اللَّهُ. فَسَأَلْنَا يَوْمًا فَقَالَ: «هَلْ رَأَى مِنْكُمْ أَحَدٌ رُؤْيَا؟» قُلْنَا: لَا. قَالَ: «لَكِنِّي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ آتِيَانِي، فَأَخَذَا بِيَدِي، فَأَخْرَجَانِي إِلَى أَرْضٍ مُقَدَّسَةٍ، فَإِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ وَرَجُلٌ قَائِمٌ بِيَدِهِ كَلْبٌ مِنْ حَدِيدٍ، يُدْخِلُهُ فِي شِدْقِهِ، فَيَسْفُكُهُ حَتَّى يَبْلُغَ قَفَاهُ، ثُمَّ يَفْعَلُ بِشِدْقِهِ الْآخَرَ مِثْلَ ذَلِكَ، وَبَلَّتِي شِدْقُهُ هَذَا، فَيَعُودُ فَيَصْنَعُ مِثْلَهُ. قُلْتُ: مَا هَذَا؟ قَالَ: أَنْطَلِقُ، فَأَنْطَلِقْنَا، حَتَّى آتِينَا عَلَى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ عَلَى قَفَاهُ، وَرَجُلٌ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِهِ بِفِهْرٍ— أَوْ صَخْرَةٍ يَشْدُخُ بِهَا— رَأْسَهُ، فَإِذَا ضَرَبَهُ تَدَّهَدَهُ الْحَجَرُ، فَأَنْطَلِقَ إِلَيْهِ لِيَأْخُذَهُ، فَلَا يَرْجِعُ إِلَيَّ هَذَا حَتَّى يَلْتَمِسَ رَأْسَهُ، وَعَادَ رَأْسَهُ كَمَا كَانَ، فَعَادَ إِلَيْهِ فَضَرَبَهُ، فَقُلْتُ: مَا هَذَا؟ قَالَ: أَنْطَلِقُ، فَأَنْطَلِقْنَا، حَتَّى آتِينَا إِلَى ثَمْبٍ مِثْلِ التَّنُورِ أَعْلَاهُ ضَيْقٌ وَأَسْفَلُهُ وَاسِعٌ، تَتَوَقَّدُ تَحْتَهُ نَارٌ، فَإِذَا ارْتَفَعَتْ ارْتَفَعُوا حَتَّى كَادَ أَنْ يَخْرُجُوا مِنْهَا، وَإِذَا خَمَدَتْ رَجَعُوا فِيهَا، وَفِيهَا رِجَالٌ وَنِسَاءٌ عُرَاءٌ. فَقُلْتُ: مَا هَذَا؟ قَالَ: أَنْطَلِقُ. فَأَنْطَلِقْنَا، حَتَّى آتِينَا عَلَى نَهْرٍ مِنْ دَمٍ، فِيهِ رَجُلٌ قَائِمٌ عَلَى وَسْطِ النَّهْرِ. وَعَلَى شَطِ النَّهْرِ رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيْهِ حِجَارَةٌ، فَأَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِي فِي النَّهْرِ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ رَمَى الرَّجُلُ بِحَجَرٍ فِي فِيهِ فَرْدُهُ حَيْثُ كَانَ، فَجَعَلَ كُلَّمَا جَاءَ لِيَخْرُجَ رَمَى فِي فِيهِ— بِحَجَرٍ فَيَرْجِعُ كَمَا كَانَ، فَقُلْتُ: مَا هَذَا؟ قَالَ: أَنْطَلِقُ فَأَنْطَلِقْنَا، حَتَّى

إِنْتَهَيْنَا إِلَى رَوْضَةٍ خُضْرَاءَ، فِيهَا شَجَرَةٌ عَظِيمَةٌ، وَفِي أَصْلِهَا شَيْخٌ وَصِيبَانٌ، وَإِذَا رَجُلٌ قَرِيبٌ
مِّنَ الشَّجَرَةِ، بَيْنَ يَدَيْهِ نَارٌ يُوقِدُهَا، فَصَعِدَا بِي الشَّجَرَةَ، فَادْخَلَانِي دَارًا أَوْسَطَ الشَّجَرَةِ، لَمْ
أَرْقُطُ أَحْسَنَ مِنْهَا، فِيهَا رِجَالٌ شُبُوحٌ وَشَبَابٌ وَنِسَاءٌ وَصِيبَانٌ، ثُمَّ أَخْرَجَانِي مِنْهَا، فَصَعِدَا بِي
الشَّجَرَةَ، فَادْخَلَانِي دَارًا هِيَ أَحْسَنُ وَأَفْضَلُ مِنْهَا، فِيهَا شُبُوحٌ وَشَبَابٌ، فَقُلْتُ لَهُمَا: إِنَّكُمَا
قَدْ طَوَقْتُمَانِي - اللَّيْلَةَ فَاخْبِرَانِي عَمَّا رَأَيْتُ. قَالَا: نَعَمْ؛ أَمَّا الرَّجُلُ الَّذِي رَأَيْتَهُ يُشَقُّ شِدْقُهُ،
فَكَذَّابٌ، يُحَدِّثُ بِالْكَذِبَةِ فَتَحْمَلُ عَنْهُ، حَتَّى تَبْلُغَ الْآفَاقَ فَيُصْنَعُ بِهِ مَا تَرَى إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ
وَالَّذِي رَأَيْتَهُ يُشَدِّخُ رَأْسَهُ فَرَجُلٌ عَلَّمَهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَنَامَ عَنْهُ بِاللَّيْلِ وَلَمْ يَعْمَلْ بِمَا فِيهِ بِالنَّهَارِ،
يُفَعَّلُ بِهِ مَا رَأَيْتَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. وَالَّذِي رَأَيْتَهُ فِي الثَّقَبِ فَهُمُ الزُّنَاةُ، وَالَّذِي رَأَيْتَهُ فِي النَّهْرِ
أَكَلَ الرَّبَا. وَالشَّيْخُ الَّذِي رَأَيْتَهُ فِي أَصْلِ الشَّجَرَةِ إِبْرَاهِيمُ. وَالصِّيبَانُ حَوْلُهُ فَأَوْلَادُ النَّاسِ.
وَالَّذِي يُوقِدُ النَّارَ مَالِكُ خَازِنِ النَّارِ. وَالِدَّارُ الْأُولَى الَّتِي دَخَلْتَ دَارَ عَامَةِ الْمُؤْمِنِينَ. وَأَمَّا هَذِهِ
الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَاءِ. وَأَنَا جِبْرَائِيلُ - وَهَذَا مِيكَائِيلُ، فَارْفَعْ رَأْسَكَ، فَرَفَعْتُ رَأْسِي، فَإِذَا
فَوْقِي مِثْلُ السَّحَابِ - وَفِي رِوَايَةٍ -: مِثْلُ الرَّبَابَةِ الْبَيْضَاءِ - . قَالَا: ذَلِكَ مَنْزِلُكَ. قُلْتُ:
دَعَانِي أَدْخُلُ مَنْزِلِي. قَالَا: إِنَّهُ بَقِيَ لَكَ عُمْرٌ لَمْ تَسْتَكْمِلْهُ فَلِمَ اسْتَكْمَلْتَهُ أَتَيْتَ مَنْزِلَكَ. رَوَاهُ
الْبُخَارِيُّ.

وَذَكَرَ حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فِي رُؤْيَا النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمَدِينَةِ فِي «بَابِ حَرَمِ الْمَدِينَةِ».

۳۶۲۱: سرہ بن جناب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے تو آپ ہماری
جانب اپنا چہرہ پھیر کر متوجہ ہوتے۔ آپ دریافت فرماتے: آج رات تم میں سے کس شخص نے خواب دیکھا ہے؟ راوی
بیان کرتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے خواب دیکھا ہوتا تو وہ اس کو بیان کرتا۔ آپ جواب میں ”جو اللہ چاہتا ہے“
فرماتے۔ چنانچہ ایک روز آپ نے ہم سے دریافت کیا کہ تم میں سے کس نے خواب دیکھا ہے؟ ہم نے نفی میں جواب
دیا۔ آپ نے فرمایا: البتہ میں نے آج رات خواب میں دیکھا ہے کہ میرے پاس دو شخص آئے انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا
اور مجھے ارض مقدس کی جانب لے گئے وہاں ایک شخص بیٹھا ہوا تھا اور ایک کھڑا تھا۔ اس کے ہاتھ میں لوہے کی کٹھی
تھی وہ اس کو اس شخص کی ایک باجھ میں داخل کرتا اور اس کی گدی تک اس کو چیرتا تھا پھر اس کی دوسری باجھ کے
ساتھ بھی اسی طرح کرتا۔ اس دوران اس کی پہلی باجھ درست ہو جاتی تو وہ دوبارہ اسے کٹھی کے ساتھ چیرتا۔ میں نے
دریافت کیا، یہ کیا ہے؟ ان دونوں نے کہا: آپ چلیں۔ ہم چلے، یہاں تک کہ ایک شخص کے پاس پہنچے جو اپنی گدی کے
بل لیٹا ہوا تھا اور ایک دوسرا آدمی اس کے سر پر پھر لے کر کھڑا تھا اور اس کے ساتھ اس کے سر کو پھل رہا تھا جب وہ
اسے پھر مارتا تو پھر لڑھک جاتا، وہ پھر اٹھانے کے لئے اس کی جانب چلتا، اس تک پہنچتا نہیں تھا کہ اس کا سر درست
ہو جاتا اور وہ پہلے جیسا ہو جاتا۔ وہ پھر اس کی جانب جاتا اور اس کو پھر مارتا۔ میں نے دریافت کیا، یہ کیا ہے؟ ان دونوں

نے مجھ سے کہا، آپ چلیں۔ ہم چلے ہم ایک گڑھے کے پاس پہنچے جو تنور کے مشابہ تھا اس کے اوپر کا حصہ اور نچلا حصہ کھلا تھا اس کے نیچے آگ بھڑک رہی تھی جب آگ بلند ہوتی تو اس میں موجود لوگ بھی بلندی کی جانب آتے، قریب تھا کہ اس سے باہر نکل جائیں اور جب آگ نیچے جاتی تو لوگ بھی نیچے چلے جاتے۔ اس میں ننگے مرد اور ننگی عورتیں تھیں۔ میں نے دریافت کیا، یہ کیا ہے؟ ان دونوں نے کہا، آپ چلیں۔ چنانچہ ہم چلے یہاں تک کہ ہم ایک خون کی نہر پر پہنچے اس میں ایک شخص نہر کے درمیان کھڑا تھا اور ایک شخص نہر کے کنارے پر تھا اس کے آگے پھرتے، نہر میں موجود شخص جب نہر سے نکلنے کا ارادہ کرتا تو کنارے والا شخص اس کے منہ پر پتھر مارتا اور اسے واپس لوٹا دیتا وہ جب بھی باہر نکلنا چاہتا تو وہ اس کے منہ پر پتھر مارتا تو وہ وہیں لوٹ جاتا، جہاں پہلے تھا۔ میں نے دریافت کیا، یہ کیا معاملہ ہے؟ ان دونوں نے کہا، آپ چلیں۔ چنانچہ ہم چلے یہاں تک کہ ہم ایک سرسبز شاداب باغ کے قریب گئے، جس میں ایک بہت بڑا درخت تھا اور درخت کی جڑ کے قریب ایک بوڑھا انسان اور کچھ بچے تھے اور وہاں ایک شخص درخت کے قریب تھا اس کے سامنے آگ تھی جس کو وہ جلا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا، انہوں نے مجھے درخت پر چڑھایا اور درخت کے درمیان ایک مکان میں لے گئے، میں نے اس سے بہتر مکان کبھی نہیں دیکھا تھا۔ اس میں بوڑھے، جوان، عورتیں اور بچے تھے پھر انہوں نے مجھے وہاں سے نکالا اور ایک دوسرے درخت پر لے گئے، وہ مجھے ایک مکان میں لے گئے جو پہلے مکان سے بھی زیادہ خوب صورت اور بہتر تھا اس میں بوڑھے اور جوان لوگ تھے آپ نے فرمایا، میں نے ان سے دریافت کیا، آج رات تم نے مجھے سیر کرائی ہے، مجھے بتاؤ کہ میں نے کیا دیکھا ہے؟ انہوں نے جواب دیا ضرور! وہ شخص جس کو آپ نے دیکھا کہ اس کی باچھیں چیری جا رہی ہیں، وہ جھوٹا انسان تھا، جھوٹی باتیں کرتا تھا اور اس سے جھوٹی باتیں لے کر اطراف و اکناف میں پہنچائی جاتی تھیں، قیامت تک اس کے ساتھ یہی معاملہ ہوتا رہے گا۔ اور جس شخص کو آپ نے دیکھا کہ اس کا سر کچلا جا رہا ہے تو یہ وہ شخص تھا جس کو اللہ نے قرآن پاک کا علم عطا کیا لیکن وہ رات بھر سویا رہا اور دن بھر اس کے مطابق عمل نہ کیا، اس کے ساتھ قیامت تک یہی کچھ ہوتا رہے گا۔ اور جن لوگوں کو آپ نے تنور میں دیکھا ہے وہ زانی ہیں۔ اور جس شخص کو آپ نے نہر میں دیکھا وہ سود خور ہے اور وہ بوڑھا شخص، جس کو آپ نے درخت کے تنے کے پاس دیکھا وہ ابراہیم علیہ السلام ہیں اور ان کے گرد جو بچے تھے وہ لوگوں کے بچے ہیں اور جو شخص آگ جلا رہا تھا وہ دونخ کا دربان فرشتہ ہے۔ اور پہلا مکان جس میں آپ داخل ہوئے تھے، وہ عام مومنوں کی رہائش گاہ ہے اور یہ مکان شہداء کی رہائش گاہ ہے۔ میں جبرائیل ہوں اور یہ مکائیل ہیں۔ آپ سر اٹھائیں، میں نے سر اٹھایا تو میرے سر پر بادل جیسی کوئی چیز تھی۔ اور ایک روایت میں ہے کہ سفید بادل کی طرح تھی، انہوں نے بتایا کہ وہ آپ کی رہائش گاہ ہے۔ میں نے کہا، مجھے چھوڑ دیں تاکہ میں اپنی رہائش گاہ میں داخل ہو جاؤں؟ انہوں نے کہا، ابھی آپ کی عمر باقی ہے، ختم نہیں ہوئی، جب آپ کی عمر ختم ہو جائے گی تو آپ اپنی رہائش گاہ میں داخل ہو سکیں گے (بخاری)

اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث ”نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب میں مدینہ منورہ کو دیکھنا“ حرم مدینہ کے باب میں ذکر ہو چکی ہے۔

الفصل الثانی

۴۶۲۲- (۱۷) عَنْ أَبِي رَزِينٍ الْعُقَيْلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوءَةِ، وَهِيَ عَلَى رَجُلٍ طَائِرٍ— مَا لَمْ يُحَدِّثْ بِهَا، فَإِذَا حَدَّثَ بِهَا وَقَعَتْ». وَأَحْسِبُهُ قَالَ: «لَا تُحَدِّثُ إِلَّا حَبِيْبًا أَوْ لَيْبِيًّا... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ: «الرُّؤْيَا عَلَى رَجُلٍ طَائِرٍ مَا لَمْ تُعْبَرْ، فَإِذَا عُبِّرَتْ وَقَعَتْ». وَأَحْسِبُهُ قَالَ: «وَلَا تَقْصُصْهَا إِلَّا عَلَى وَاِدٍ أَوْ ذِي رَأْيٍ».

دوسری فصل : ۴۶۲۲ : ابورزین عقیلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے اور خواب پرندے کے پاؤں پر ہوتا ہے یعنی اسے استقرار حاصل نہیں ہوتا۔ جب تک کہ خواب کو بیان نہ کرے۔ جب خواب بیان کر دیا جائے تو خواب واقع ہو جاتا ہے اور میں خیال کرتا ہوں کہ آپ نے فرمایا، خواب صرف دوست یا سمجھدار شخص سے بیان کرو (ترمذی) اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا، خواب پرندے کے پاؤں پر ہوتا ہے جب تک اس کی تعبیر نہ ہو۔ اور جب تعبیر ہو جائے تو وہ وقوع پذیر ہو جاتا ہے اور میں خیال کرتا ہوں کہ آپ نے فرمایا، خواب کا ذکر کسی دوست یا سمجھدار شخص کے پاس کرو۔

۴۶۲۳- (۱۸) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ وَرَقَةٍ— فَقَالَتْ لَهُ خَدِيجَةُ: إِنَّهُ كَانَ قَدْ صَدَّقَكَ؛ وَلَكِنْ مَاتَ قَبْلَ أَنْ تَظْهَرَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أُرَيْتُ فِي الْمَنَامِ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ بَيْضٌ، وَلَوْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَكَانَ عَلَيْهِ لِبَاسٌ غَيْرُ ذَلِكَ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۴۶۲۳ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ”ورقہ“ کے بارے میں دریافت کیا گیا؟ تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو بتایا کہ ”ورقہ“ آپ کی تصدیق کرتا تھا لیکن وہ آپ کی نبوت کے ظہور سے پہلے ہی فوت ہو گیا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ مجھے خواب میں نظر آیا، اس کے بدن پر سفید لباس تھا اگر وہ دوزخی ہوتا تو اس کا لباس یہ نہ ہوتا (احمد، ترمذی)

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں عثمان بن عبدالرحمن راوی قوی نہیں ہے (الضعفاء الصغیر صفحہ ۲۵۰، الجرح والتعديل جلد ۶ صفحہ ۸۶۰، الضعفاء والمتروکین صفحہ ۳۱۸، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۴۳، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۱۱، تاریخ بغداد جلد ۱ صفحہ ۲۸۰)

۴۶۲۴- (۱۹) **وَمِنْ** ابْنِ خُرَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ عَمِّهِ أَبِي خُرَيْمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ رَأَى فِيمَا يَرَى النَّائِمُ، أَنَّهُ سَجَدَ عَلَى جَبْهَةِ النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ، فَأَصْطَجَعَ لَهُ وَقَالَ: «صَدَقَ رُؤْيَاكَ، فَسَجَدَ عَلَى جَبْهَتِهِ. رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَنِ».

وَسَنَدُكَ حَدِيثَ أَبِي بَكْرَةَ: كَانَ مِيزَانًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ. فِي بَابٍ: «مَنَابِ أَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا».

۳۶۲۳: ابن خزيمة بن ثابت اپنے چچا ابوخریمہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے خواب میں دیکھا جیسا کہ خواب دیکھنے والا دیکھتا ہے کہ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی پر سجدہ کیا ہے۔ اس نے آپ کو مطلع کیا تو آپ اس کے لئے لیٹ گئے اور فرمایا: اپنا خواب سچا کر لے۔ چنانچہ اس نے آپ کی پیشانی پر سجدہ کیا۔ (شرح السنہ) اور ہم ابو بکرؓ کی حدیث ”گویا آسمان سے ترازو اترا“ کو ابو بکرؓ اور عمرؓ کے فضائل میں بیان کریں گے۔

الفصل الثالث

۴۶۲۵- (۲۰) **فَن** سَمْرَةَ بِنْتُ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِمَّا يَكْثُرُ أَنْ يَقُولَ لِأَصْحَابِهِ: «هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْ رُؤْيَا؟» فَيَقْصُصُ عَلَيْهِ مِنْ شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقْصُصَ، وَإِنَّهُ قَالَ لَنَا ذَاتَ غَدَاةٍ: «إِنَّهُ أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتِيَانِ، وَإِنَّهُمَا ابْتَعَانِي، وَإِنَّهُمَا قَالَا لِي: انْطَلِقْ، وَإِنِّي انْطَلَقْتُ مَعَهُمَا». وَذَكَرَ مِثْلَ الْحَدِيثِ الْمَذْكُورِ فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ بِطَوِيلِهِ، وَفِيهِ زِيَادَةٌ لَيْسَتْ فِي الْحَدِيثِ الْمَذْكُورِ، وَهِيَ قَوْلُهُ: «فَاتَيْنَا عَلَى رَوْضَةٍ مُعْتَمَةٍ —، فِيهَا مِنْ كُلِّ نَوْرٍ الرَّبِيعِ —، وَإِذَا بَيْنَ ظَهْرِي الرَّوْضَةَ رَجُلٌ طَوِيلٌ، لَا أَكَادُ أَرَى رَأْسَهُ طَوِيلًا فِي السَّمَاءِ، وَإِذَا حَوْلَ الرَّجُلِ مِنْ أَكْثَرِ وُلْدَانٍ رَأَيْتُهُمْ قَطُّ. قُلْتُ لَهُمَا: مَا هَذَا، مَا هُوَ لَآءِ؟» قَالَ: «قَالَا لِي: انْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا، فَانْتَهَيْنَا إِلَى رَوْضَةٍ عَظِيمَةٍ، لَمْ أَرِ رَوْضَةً قَطُّ أَعْظَمَ مِنْهَا، وَلَا أَحْسَنَ». قَالَ: «قَالَا لِي: ارْقُ فِيهَا». قَالَ: «فَارْتَقَيْنَا فِيهَا، فَانْتَهَيْنَا إِلَى مَدِينَةٍ مَبْنِيَّةٍ بِلَبْنِ ذَهَبٍ، وَلَبْنِ فِضَّةٍ، فَاتَيْنَا بَابَ الْمَدِينَةِ، فَاسْتَفْتَحْنَا، فَفَتَحَ لَنَا، فَدَخَلْنَاهَا، فَتَلَقَانَا فِيهَا رَجَالٌ شَطْرٌ مِنْ خَلْقِهِمْ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَأَيْتَ، وَشَطْرٌ مِنْهُمْ كَأَقْبَحِ مَا أَنْتَ رَأَيْتَ». قَالَ: «قَالَا لَهُمْ: اذْهَبُوا، فَفَعَلُوا فِي ذَلِكَ النَّهْرِ». قَالَ: «وَإِذَا نَهْرٌ مُعْتَرِضٌ يَجْرِي كَأَنَّ مَاءَهُ الْمَحْضُ — فِي الْبِيَاضِ، فَذْهَبُوا، فَوَقَعُوا فِيهِ، ثُمَّ رَجَعُوا إِلَيْنَا قَدْ ذَهَبَ ذَلِكَ السُّوءُ عَنْهُمْ، فَصَارُوا فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ». وَذَكَرَ فِي تَفْسِيرِ هَذِهِ الزِّيَادَةِ: «وَأَمَّا الرَّجُلُ الطَّوِيلُ الَّذِي فِي الرَّوْضَةِ فَانَّهُ إِبْرَاهِيمُ، وَأَمَّا الْوُلْدَانُ الَّذِينَ حَوْلَهُ فَكُلُّ مَوْلُودٍ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ». قَالَ: فَقَالَ بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَأَوْلَادُ الْمُشْرِكِينَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَأَوْلَادُ الْمُشْرِكِينَ وَأَمَّا الْقَوْمُ الَّذِينَ

كَانُوا شَطْرَ مَنْهُمْ حَسَنٌ، وَشَطْرَ مَنْهُمْ قَبِيحٌ؛ فَإِنَّهُمْ قَوْمٌ قَدْ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا.
تَحَاوَزَ اللَّهُ عَنْهُمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

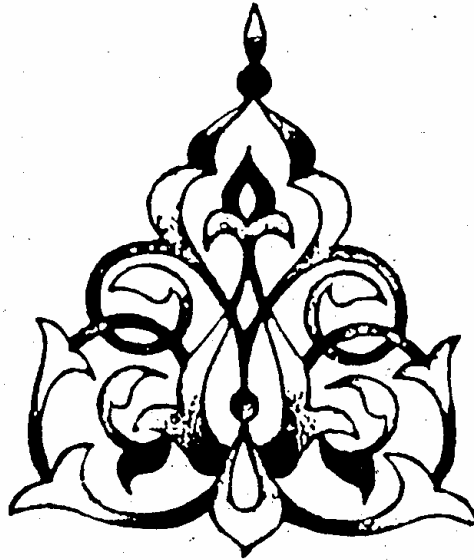
۴۶۲۵: سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر و بیشتر صحابہ کرام سے دریافت فرماتے، کیا تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے؟ پس آپ کے سامنے وہ شخص خواب بیان کرتا جس کے لئے اللہ چاہتا کہ وہ خواب بیان کرے۔ ایک صبح آپ نے ہمیں بتایا کہ آج رات میرے پاس دو آنے والے آئے، انہوں نے مجھے اٹھایا اور کہا، آپ چلیں۔ میں ان کے ہاتھ چل پڑا۔ اور پہلی فصل میں جو طویل حدیث گزر چکی ہے اس کی مثل حدیث بیان کی البتہ اس میں کچھ الفاظ زیادہ ہیں جو مذکورہ حدیث میں نہیں ہیں، وہ یہ ہیں کہ ہم نہایت سرسبز باغیچہ میں آئے، جس میں موسم بہار کے ہر طرح کے پھول تھے اور باغیچے کے درمیان ایک طویل القامت شخص تھا، اس کے طویل ہونے کی وجہ سے اس کا سر نظر نہیں آ رہا تھا اور اس شخص کے گرد بڑی تعداد میں بچے تھے۔ میں نے کبھی کسی کے گرد اتنی کثرت سے بچے نہیں دیکھے تھے (آپ نے فرمایا) میں نے ان دونوں سے دریافت کیا، یہ کون ہے؟ اور یہ بچے کون ہیں؟ انہوں نے مجھ سے کہا، آپ چلیں۔ ہم چلے تو ہم ایک بڑے باغ کے پاس پہنچے، میں نے اس سے بڑا اور خوب صورت باغ نہیں دیکھا تھا۔ انہوں نے مجھ سے کہا، آپ اس پر چڑھیں چنانچہ ہم اس پر چڑھ گئے اور ایک ایسے شہر کے قریب پہنچے جو سونے اور چاندی کی اینٹوں سے تعمیر کیا گیا تھا ہم شہر کے دروازے پر آئے اور دروازہ کھولنے کا مطالبہ کیا۔ ہمارے لئے دروازہ کھول دیا گیا، ہم اس میں داخل ہو گئے۔ ہمیں اس میں چند اشخاص ملے جن کا آدھا جسم بہت خوب صورت تھا اور آدھا جسم بہت بد صورت تھا۔ آپ نے فرمایا ان دونوں فرشتوں نے ان سے کہا کہ اس نہر میں غوطہ لگاؤ۔ آپ نے فرمایا اچانک ایک چوڑی بہتی ہوئی نہر ہماری نظر پڑی اس کا پانی دودھ کی مانند سفید تھا وہ لوگ اس میں داخل ہو گئے بعد ازاں ہماری جانب واپس لوٹے تو ان کی بد صورتی ختم ہو چکی تھی، وہ بہت زیادہ خوب صورت شکل میں تھے اور اس روایت میں جو اضافہ ہے اس کی تعبیر آپ نے یہ بیان فرمائی کہ وہ طویل القامت شخص جو باغیچے میں تھا وہ ابراہیم علیہ السلام تھے اور جو بچے ان کے گرد تھے، یہ وہ بچے تھے جو بچپن میں فطرت پر فوت ہو گئے تھے۔ بعض مسلمانوں نے سوال اٹھایا، اے اللہ کے رسول! مشرکوں کے بچے بھی؟ آپ نے فرمایا، مشرکوں کے بچے بھی، اور وہ لوگ جن کا آدھا جسم خوب صورت اور آدھا بد صورت تھا (ان کے بارے میں آپ نے فرمایا، یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے اچھے اعمال کے ساتھ برے اعمال بھی کئے تھے لیکن اللہ نے ان کو معاف کر دیا (بخاری)

۴۶۲۶- (۲۱) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مِنْ أَقْرَى الْفِرْيِ— أَنْ يُرَى الرَّجُلُ عَيْنَيْهِ مَا لَمْ تَرِيَا». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۶۲۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بہت بڑا جھوٹ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی آنکھوں کو وہ چیز دکھائے جو اس کی آنکھوں نے نہیں دیکھی (بخاری)

۴۶۲۷ - (۲۲) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «أَصْدَقُ
الرُّؤْيَا بِالْأَسْحَارِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالِدَّارِمِيُّ.

۴۶۲۷: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا، سب سے زیادہ
سچے خواب سحری کے وقت کے ہیں (ترمذی، دارمی)۔



فهرست آیات

سورت كانام	آيت نمبر	حديث نمبر	سورت كانام	آيت نمبر	حديث نمبر
سورة آل عمران	۱۰۲	۳۱۳۹	سورة آل عمران	۷۷	۳۷۵۹
سورة النساء	۱	"	سورة آل عمران	۷۷	۳۷۷۵
سورة الاحزاب	۷۱-۷۰	"	سورة الحج	۳۱-۳۰	۳۷۷۹
سورة المائدة	۸۷	۳۱۵۷	سورة آل عمران	۱۶۹	۳۸۰۳
سورة المؤمنون	۶	۳۱۵۸	سورة آل عمران	۱۷۱-۱۶۹	۳۸۵۳
سورة النساء	۲۳	۳۱۸۱	سورة البقرة	۲۶۱	۳۸۵۸
سورة النساء	۲۳	۳۱۷۰	سورة الانفال	۶۰	۳۸۶۱
سورة البقرة	۲۲۳	۳۱۸۳	سورة آل عمران	۶۳	۳۹۲۶
سورة التکویر	۸	۳۱۸۹	سورة الحشر	۵	۳۹۳۳
سورة الاحزاب	۵۱	۳۲۵۰	سورة الفتح	۲۳	۳۹۶۶
سورة الاحزاب	۲۹-۲۸	۳۲۳۸	سورة المتحنه	۱۰	۴۰۳۲
سورة التحريم	۱	۳۲۸۸	سورة "	۱۲	۴۰۳۵
سورة النور	۹-۶	۳۳۰۷	سورة الحشر	۶	۴۰۵۵
سورة الاسراء	۳۳	۳۳۷۱	سورة التوبه	۶۰	۴۰۶۱
سورة النساء	۱۰	۳۳۷۱	سورة الانفال	۳۱	۴۰۶۱
سورة البقرة	۲۲۰	۳۳۷۱	سورة الحشر	۸-۷	۴۰۶۱
سورة المائدة	۸۹	۳۳۱۷	سورة الحشر	۱۰	۴۰۶۱
سورة آل عمران	۱۰۶	۳۵۵۳	سورة الحشر	۷	۴۲۳۱
سورة آل عمران	۱۶۱	۳۷۵۰			

منشورہ المصباح

جو تمام مکاتب فکر کے مدارس میں پڑھائی جاتی ہے۔
اس کا جدید ادبی انداز میں اردو ترجمہ اور اس کے تمام
مسائل کی تحقیق مرعاة المفاتیح، مرقاۃ، التعلیق الصبیح
فتح الباری شرح صحیح بخاری و دیگر متداول شروح حدیث سے اخذ کر کے
پیش کی جا رہی ہے اور سنن کتابوں سے ماخوذ روایات کی اسنادی
تحقیق کے لیے رجال کی کتابوں بالخصوص علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ
کی کتب اور تنقیح الرواۃ کی تحقیق سے مزین فرما کر
ضعیف حدیثوں سے قارئین کو باخبر رکھنے کا خصوصی
خیال رکھا گیا ہے، تاکہ صحیح اور ضعیف احادیث میں
امتیاز ہو سکے۔



مکتبہ محمد شریف

پکٹ جیمہ وطنی، ضلع ساہیوال